Www.MadaariMedia.Com

بعونہ تعالےٰ

نسخہ

ترجمہ مطلع العلوم

بار چہارم

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں چھپا

سنہ ۱۹۱۳ء



MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

ترجمۂ مطلع العلوم و مجمع الفنون

96128

030-W
10

جلد اول

مشتمل علوم مرکبات و مفردات حروف تہجی و مصادر فارسی و ضرب المثل و نکات دلپسند پند و نصائح و اقوال حکما و فضلاء عجیب و غریب و لطائف و ظرائف و قیافہ و سیر و تواریخ و اخلاق و آداب تحریر مکاتبات و صرف و نحو و معانی و بیان و بدیع و عروض و قوافی و عقاید و فقہ و تفسیر و حدیث و طریقت و طب و جغرافیہ یعنی علم ارض و حساب و اصطلاحات ہندسہ و ہیئت و آلات برنقیل و موسیقی و حکمت و طبیعیات و منطق و مناظرہ و احکام نجوم و رمل و جفر و کیمیا و لیمیا و سیمیا و ریمیا

جلد دوم

مشتمل بر فنون یعنی تعبیر خواب و فن بیطاران و فن ملاعبت و فن جوہریان و فن مطبخان و فن جراحان و فن سیر و شکار و فن کحالان و فن قابلہ و فن فیلبانان و فن معلمان و فن ادیبان و فن اتالیقان و فن قاریان و فن خطاطان و فن چابک سواران و فن کاشتکاران و فن چھاپہ سازان و فن اہل رزم و اہل میدان و فن مصوران و نقاشان و فن تاجران و فن صرافان و ساہوکاران و فن پہلوانان و زورمندان و فن شاہد بازان و فن اہل سباقان و فن نیلگران و فن مہرکنی و فن زمینداران و فن پٹواریان و صنعتہاے متفرق

جس کو

جناب کمالات انتساب ماہر جمیع علوم و فنون واقف شرح و متون سرآمد امثال و اقران منشی واجد علیخان صاحب نے ۱۲۶۲ھ مین بزبان فارسی تصنیف و تالیف فرمایا اور سعی تمام سے اسکو اپنے مطبع خاص مین طبع بھی کرایا اور حسب سفارش اکثر بزرگان وقت مطبع نامی منشی نولکشور کو اس جامع علوم یعنی مطلع العلوم و مجمع الفنون کا حق تصنیف عطا کیا اور وہ کتاب تین مرتبہ اس مطبع مین حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی زبسکہ زمانہ کی خواہش زبان عجمی سے زبان دیسی کیطرف بہت تھی لہذا بایماے جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار عالم علوم منشی زین العابدین خان مراد آبادی نے ترجمہ اسکا بزبان اردو فرمایا اور اب بار پنجم بصد حسن و خوبی یہ ہر دو جلد کامل

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بھگوان دیال ایجنٹ نے چھاپی اور شایع کی

اعلان ... اس کتاب فیض انتساب کا بحق نولکشور پریس محفوظ ہے

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست کو چھاپے خانے سے ملسکتی ہے جسکی معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے دریافت کرسکتے ہین قیمت بھی ارزان کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب مجموعات نایاب زمانہ اردو قصہ جات نثر و نظم اردو فارسی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب مجموعات نایاب زمانہ اردو

عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات - باتصاویر و اشکال رنگین کار مختلف نئے نئے اشکال کے دیکھنے سے شان یخلق ما یشاء کی ظاہر ہے ندرت زا کتاب ہے۔

ایضاً بغیر رنگ حسب مراتب بالا۔

مطلع العجائب - باتصویر رنگین کار ترجمہ معلومات الآفاق غرائب الخلقت کا مذکور ترجمہ مولوی مہدی علیخان۔

ایضاً بغیر رنگ حسب مراتب بالا۔

نقش سلیمانی۔

حرز سلیمانی۔

عقد ثریا۔

مظہر الاعمال۔

طلسم عجائب۔

نافع الخلائق۔

مجموعہ اعجاز عیسوی - غیر مطبع۔

اندر جال - جنتر و منتر ہر قسم کے بخط اردو ناگری۔

طلسم فرنگ - علم مقناطیسی

طلسم رو۔

عجائبات فرنگ۔

رسالہ معجزات انسانی۔

نخل فریاد - مصنفہ سید علی صاحب مشتمل بر کارخانہ جات صنعت حرفت مع تدبیرات

رسالہ قیافہ - مطبوعہ ۱۸۸۶ء۔

رسالہ جواہر - جلاے برقی در فن گلٹ۔

جامع تراکیب - گلٹ سازی مین عجیب۔

جادو پرکاش۔

دریاے طلسم - غیر مطبع۔

مظہر المضامین۔

گورکھ دھندا - مسمے بہ نگارنامہ معمار۔

کشاف اسرار المشائخ - باتصویر۔

مسدس حالی - کاغذ گندہ۔

ایضاً - کاغذ رسمی۔

سرود غیبی - مسمے بہ خیابان تاریخ۔

سرمہ بینش - اندرز اور نصیحت مین عمدہ کتاب ہے۔

قصہ جات نثر

الف لیلہ - باتصویر مترجمہ ابو ناظم مولوی محمد حامد علی حامد خلف حافظ غلام علیخان شاہ آبادی مدظلہما الہادی۔

ایضاً باتصویر مترجمہ مولنا صاحب ممدوح الصدر۔

ترجمہ اخوان الصفا۔

فسانہ عجائب - جلی قلم۔

ایضاً - باتصویر متوسط قلم۔

فسانہ عجائب - خرد بغیر تصویر۔

سروش سخن - بجواب فسانہ عجائب۔

فہرست دفتر اول یعنی مطلع العلوم

بیان ابواب و فصول کا		صفحہ
دیباچہ بحالات مؤلف۔		۲ الغایت ۴
بیان سبب تالیف کتاب۔		۷
باب پہلا بیان مفردات و مرکبات حروف تہجی و تصریف مصادر فارسی ہین۔		۹
باب دوسرا ضرب المثل ہین۔		۳۳
باب تیسرا لکات دلپسند و پند و نصائح ارجمند و اقوال حکما و دانشمندان و نقلہاے عجیب و حکایات غریب ہین۔		۳۷
باب چوتھا لطائف و ظرافت ہین۔		۴۳
باب پانچوان علم قیافہ ہین۔		۵۵
باب چھٹا علم سیر و تواریخ ہین اسمین گیارہ فصلین ہین۔		۶۳
باب ساتوان علم اخلاق ہین اسمین چار فصلین ہین۔		۱۵۱
باب آٹھوان آداب تحریر مکاتبات ہین اسمین ایک مقدمہ اور تیرہ فصلین ہین۔		۱۶۳
باب نوان علم صرف و نحو فارسی ہین اس مین دو فصلین ہین۔		۲۱۶
باب دسوان علم معانی ہین اس مین ایک مقدمہ اور تین فصلین ہین۔		۲۲۹
باب گیارہوان علم بیان ہین اس مین سات فصلین ہین۔		۲۳۰
باب بارہوان علم بدیع ہین اس مین سات فصلین ہین۔		۲۳۶
باب تیرہوان علم عروض ہین اس مین سات فصلین ہین۔		۲۴۹
باب چودہوان علم قوافی ہین۔		۲۵۴
باب پندرہوان علم عقاید ہین۔		۲۵۸
باب سولہوان علم فقہ ہین اسمین اکتیس فصلین ہین۔		۲۶۲
باب سترہوان علم تفسیر ہین اسمین چار فائدے اور تفسیر سورۂ فاتحہ ہے۔		۲۷۵
باب اٹھارہوان علم حدیث ہین اس مین تین فائدے اور چالیس حدیثین ہین۔		۲۸۰
باب انیسوان علم طریقت ہین اس مین نو فصلین ہین۔		۲۸۲
باب بیسوان علم طب ہین اس مین ایک مقدمہ اور دس فصلین ہین۔		۲۹۳
باب اکیسوان علم جغرافیہ ہین اس مین سات فصلین ہین۔		۳۰۷
باب بائیسوان علم حساب ہین اس مین پانچ فصلین ہین۔		
باب تیئسوان بیان بعض اصطلاحات علم ہندسہ ہیں اس مین ایک فصل ہے۔		
باب چوبیسوان علم ہیات ہین اس مین ایک مقدمہ ہے سات فصلین ہین۔		
باب پچیسوان علم آلات حربیہ ہین ہے۔		
باب چھبیسوان علم موسیقی ہین اس مین ایک مقدمہ اور دو فصلین ہین۔		
باب ستائیسوان بیان علم حکمت طبعیات ہین اس مین سات فصلین ہین۔		

UNIVERSITY LIBRARY
6 - MAY
ALLAHABAD

فہرست دفتر اول یعنی مطلع العلوم

بیان ابواب اور فصول کا	صفحہ
باب انچاسیوان علم منطق مین اس مین ایک مقدمہ اور دو فصلین ہین۔	۳۶۰
باب اُنتیسوان علم مناظرہ مین۔	۳۷۳
باب تیسوان علم احکام نجوم مین اس مین آٹھہ فصلین ہین۔	۳۷۴
باب اکتیسوان علم رمل مین اس مین ایک مقدمہ اور سات فصلین ہین۔	۳۸۶
باب بتیسوان علم جفر مین اس مین ایک مقدمہ اور تین فصلین ہین۔	۳۹۷
باب تینتیسوان علم کیمیا مین اسمین ایک مقدمہ اور ایک فصل ہے۔	۴۰۹
باب چونتیسوان علم لیمیا مین۔	۴۱۴
باب پینتیسوان علم ہیمیا مین۔	۴۳۱
باب چھتیسوان علم سیمیا مین۔	۴۲۳
باب سنتیسوان علم ریمیا مین۔	۴۲۸

فہرست دفتر دوم یعنی مجمع الفنون

	صفحہ
باب اول بیان فنون اولے مین اسمین اڑتیس فصلین ہین۔	
فصل پہلی تعبیر خواب مین اس مین گیارہ اصلین ہین۔	۲
فصل دوسری فن بیطاران اسپ مین اس مین پندرہ اصلین ہین	۳
فصل تیسری فن ملاعبت مین اس مین چار اصلین ہین	۳۹
فصل چوتھی فن جوہر یان مین اسمین گیارہ اصلین ہین۔	۴۴
فصل پانچوین فن بادرچیون مین اس مین نو اصلین ہین۔	۵۰
فصل چھٹی فن جراحان مین اس مین گیارہ اصلین ہین۔	۶۱
فصل ساتوین فن صید و شکار مین اس مین چار اصلین ہین۔	۷۶
فصل آٹھوین فن کحالان مین اسمین پانچ اصلین ہین۔	۷۸
فصل نوین فن قابلہ مین اس مین پانچ اصلین ہین۔	۸۶
فصل دسوین فن فیلبانان مین اسمین چار اصلین ہین	۸۹
فصل گیارھوین فن معلمون مین اسمین تین اصلین ہین۔	۹۳
فصل بارھوین فن ادیبان و تالیقان مین اس مین آٹھ اصلین ہین	۹۸
فصل تیرھوین فن قدیون مین اس مین ایک مقدمہ اور چھ اصلین ہین	۱۱۰
فصل چودھوین فن خطاطون مین اس مین پانچ اصلین ہین۔	۱۱۵
فصل پندرھوین فن چابک سواران مین۔	۱۱۹
فصل سولھوین فن کاشکاروین مین اسمین چار اصلین ہین۔	۱۲۰
فصل سترھوین فن طبع مین اس مین چھ تدبیرین ہین۔	۱۲۵
فصل اٹھارھوین فن ارباب رزم و میدان مین اسمین پانچ اصلین ہین	۱۲۷
فصل انیسوین فن مصوران و نقاشان مین اسمین تین اصلین ہین	۱۳۶
فصل بیسوین فن تاجرون مین اس مین پانچ اصلین ہین۔	۱۳۸
فصل اکیسوین فن صرافان و ساہوکاران مین اسمین تیرا اصلین ہین	۱۴۳
فصل بائیسوین فن پہلوانان و زورمندان مین اس مین دو اصلین ہین	۱۴۹
فصل تیئیسوین فن شاہد بازاران مین اس مین سات اصلین ہین۔	۱۵۲
فصل چوبیسوین فن اہل سیاق مین اسمین چار اصلین ہین۔	۱۶۸
فصل پچیسوین فن نیلگران مین۔	۱۷۰
فصل چھبیسوین فن مہرکنی مین۔	۱۷۶
فصل ستائیسوین فن زمینداران مین۔	۱۸۰
فصل اٹھائیسوین فن پٹواریان مین۔	۱۸۱
فصل انتیسوین صنعت ہای عجیبہ مین۔	۱۸۳
باب دوسرا بیان فنون درجہ اوسط مین اسمین پچیس فصلین ہین اور ہر فصل مین بیان ایک قسم کے پیشہ درکار ہے۔	۱۸۷
باب تیسرا بیان فنون ادنی مین اسمین بائیس فصلین ہین اور ہر فصل مین ایک قسم پیشہ کا بیان ہے۔	۱۹۵
باب چوتھا فنون اونے مین اسمین دس فن ہین۔	۱۹۲



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنائے بیحد و ستایش و نیایش لاتعد اسی خالق ارض و سماوات کو زیبا اور سزاوار ہے کہ جسنے لفظ کن سے عالم کون و مکان کو بنایا اور ذات باصفات حضرت رسول مجتبےٰ محمد مصطفےٰ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عاصیان عالم العباد کی ہدایت کے واسطے مبعوث کرکے سید النبیین ختم المرسلین رحمۃ اللعالمین لقب فرمایا اور حضرات ائمہ طاہرین معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کو عمدۂ نیابت رسالت سید المرسلین پر مامور فرماکر تا قیام قیامت حجت اپنا گردانا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد اما بعد بندۂ بیچدان زین العابدین خان ولد شیخ کرامت علی خان ساکن مرادآباد عرض کرتا ہے کہ یہ عاصی پر معاصی تالیف کتاب تحفہ حنیفہ سے جو فارغ ہوا تو حسن اتفاق سے جناب فیضمآب معلی القاب رفعت انتساب مصدر جود و کرم مظہر لطف اتم برجیس شیم عطارد خشم صاحب علم و شعور جناب منشی **نول کشور** صاحب بہادر دام شوکتہم بطریق سیر جلوہ کنان شہر مرادآباد ہوئے بندہ کو بھی دولت قدمبوسی حاصل ہوئی قلم شکستہ رقم کو یارائے بیان نہین جو شرح الطاف و کرم مکرم لکھ سکے لہذا مختصر کرکے مطلب کی طرف رجوع کرتا ہے کہ توجہ خاطر دریا مقاطر جناب منشی صاحب موصوف پر یہ تدبیر نقش پذیر ہوئی کہ کتاب مطلع العلوم و مجمع الفنون جامع علوم و فنون عجیبہ غریبہ ہے الا بسبب ہونے زبان فارسی کے ہر فرد بشر اسکی چاشنی لطف مستفیض نہین ہوسکتا ہے البتہ اگر

زبان اردو مین ترجمہ اسکا ہو جاے تو ہر ایک اس سے لطف اٹھاے اور اکثر اہل علم و ہنر اس سے بہرہ یاب ہون اسلیے حسب الارشاد فیض بنیاد جناب ممدوح کے اس ذرۂ بے مقدار نے اس مرام کو بسر و چشم تسلیم کر کے ماہ جمادی الثانی ۱۲۱۵ھ ہجری مین ترجمہ اسکا شروع کیا واللہ المستعان وعلیہ التکلان فہو حسبی ونعم الوکیل

العصر والزمان منشی واجد علیخان دوست قدیمی و محب صمیمی بندہ اسطرح فرماتے ہین وہ حمد کہ شان خداوندی کو لائق ہو انسان ضعیف البنیان کی زبان پر کیا آسکے اور وہ شکر کہ اللہ تعالے کی نعمتون کے واسطے چاہیے انسان قاصر البیان اسکو کس طرح ادا کرے کوئی ذرہ نہین ہے کہ جسنے اللہ تعالے کے خورشید لطف سے فروغ نہین پایا اور کوئی قطرہ نہین ہے کہ جسنے اسکے دریاے احسان سے پانی نہین اٹھایا ہر پتھر مین اسکے انوار جمال سے شرارہ پیدا ہوا اور ہر رنگ مین اس کے آثار کمال سے اثر ظاہر ہے نظم مصنف ہر چہ در عالم کون و مکان ہست نشانیست ازان بے نشان ہ گل بہ چمن رنگ از و یافتہ ہ غنچہ دل تنگ از و یافتہ ہ عقل چہ داند ز کمالات او ہ فکر فرو ماندہ بآیات او ہ اے خدا اس پھرنے والے صحراے گنہگاری کے حال زار پر بخشش کر اور قید خواہش و حرص کی کشمکش سے آزاد فرما

نظم مصنف خداوندا بعصیان شرم سارم ہ گنہگارم پریشان روزگارم ہ ز شب تا روز در شوق و فجورم ہ ز سر تا پا قصورم در قصورم ہ ہمہ عمرم بسر شد در خطا ہا ہ ولے از تو ندیدم جز عطا ہا ہ کنونم سر بجیب انفعال است ہ دلم از کردۂ خود پر ملال است ہ خدایا چشم لطفے کن بکارم کہ دور زم دیدۂ دل از دو عالم ہ بجز ذکر تو ام کار مبنا شد ہ بجز درد تو آزارم بنا شد ہ ز فکر این و آن بیگانہ گردان ہ بذکر خویشتن دیوانہ گردان ہ چو فرمانت رسد بہر ہلاکم ہ اجل سازد قباے عمر چاکم ہ نیاید شر شیطان راہ در من ہ بیاد تو برآید جانکم از تن ہ سرم باشد در آندم در سجودت رسد رحمت بپا پے از وجودت ہ دو چشم من شود بینا بنورت ہ دلم مسرور باشد از سرورت ہ بذکر خود زبانم را نگہ دار ہ باین حالت زتن جانم برون آر ہ بیاد اجد بدرگاہ پیمبر بہ نعت او دہان را کن معطر ہ ہزارون درود اور سلام اس فخر انام پر کہ جہان کی سیاہی نے ان کے وجود کے آفتاب سے نور ہدایت کو پایا اور گروہ بنی آدم نے انکی ہدایت کے فیض سے جہالت اور گمراہی کے تنگ راستہ سے نکل کر میدان حقیقت اور معرفت الٰہی مین علم بلند کیا ان کے

وجود بخشش کے بھرے ہوئے سے نبوت سرافراز ہی اور انکی زبان اعجاز بیان سے شفاعت نازان ہی
نظم مصنف شہنشاہے کہ ختم المرسلین است ؛ خطابش رحمۃ اللعالمین ست ؛ ملائک جبہ سائے درگہ او
فراش دیدہ کردہ در رہ او ؛ سریر آرائے ایوان رسالت ؛ علم افراز میدان ہدایت ؛ ازو گشتہ منور خانہ
دین ؛ ازو رونق گرفتہ عدل و آئین ؛ نبوت از وجود او سرافراز ؛ شفاعت بر لب او میکند ناز ؛ شفیع
بندگان امت پناہا ؛ حبیب حق شفاعت دستگاہا ؛ اگرچہ در گناہان مبتلایم ؛ ز خبث نفس خود
اندر بلایم ؛ ولے صد چشم بر لطف تو دارم ؛ شفاعت را بجان امید وارم ؛ مگردان روی رحمت را ز
رویم ؛ نگہدارم بہ محشر آبرویم ؛ **مختصر احوال مصنف کتاب کا** کمترین بندون گنہگار
کا اور بدترین گنہگارون شرمسار کا **واجد علی** مختصراً احوال سے اور سبب تالیف اس کتاب کا
بیان کرتا ہی کہ وطن اس عاصی پر معاصی کا ہوگلی بندر ہی باپ دادا اس کمترین کے شاہان عظیم الشان
تیموریہ کے گھرانے کے بندون کے تابعدار تھے اور اس خاندان عالی کے مطیعان درگاہ کے نمک خوار
رہین ہین میرے والد نے ابتداے ایام شباب سے نواب غفران مآب نواب خان جہان خان مرحوم کے
ملازمی مین پچیس برس بسر کی اور اس مغفور خجستہ صفات کی مدت حیات تک عہدہ منشی گری پر مامور رہکر اس
جناب مغفرت مآب کی قدر دانی اور فیض رسانی سے روز بروز ترقی پاتے رہے حال زمانہ اور اہل زمانہ
کا جو ہمیشہ ایک طرح پر نہین رہتا ہی بعد انتقال نواب مغفرت مآب کہ پیرانہ سالی مین اس جہان گذران سی
لاولد رحلت فرمائی تفرقہ عظیم اور ہزار طرح کی پریشانی انکے ملازمون پر آئی یعنی سب ملازمان سرکار
نواب نامدار دفعۃً بلندی خدمت سے نشیب بیکاری مین گرکر گرفتار مکروہات زمانہ ہوگئے میرے والد
کے جو زمانہ بیکاری نے طول کھینچا تو ضرورۃً سرکار انگریزی کے حکام والا مقام کے حضور مین ملتجی ہوی
اور **اسمٹ صاحب** جو کلکتہ کے دار الامارت مین حاکم صدر دیوانی تھے انکے صفت و ثنا مین
ایک مثنوی بعبارت سلیس و بیان صاف کہ انگریزان والا جاہ کے پسند خاطر ہے نظم کی اس
قدردان اہل و علم و ہنر نے اسکے صلہ مین کمال پرورش اور مہربانی فرمائی چنانچہ چند شعر
اس مثنوی کے بطور یادگار اس مقام پر لکھے جاتے ہین **ابیات مثنوی** الٰہی عطا کن زبان
مرا ؛ فصاحت سلاست بیان مرا ؛ کہ تا من ز مقصود گویم کلام ؛ بحق محمد علیہ السلام
خدیو خردمند **اسمٹ** بنام ؛ خداوند تدبیر و راے تمام ؛ مہانے

شاکرد ؛ بعدل و کرم گوے سبقت ربود ؛ بگیتی در شادمانی کشود ؛ حق اندیش حق گو حقائق شنو ؛
جہاندیدہ بحق بینش در گرو ؛ فلاطون بہ حکمت ارسطو براے ؛ سکندر بہ طالع بہ لطف خداے ؛ غریب
آشنا ہم رعیت نواز ؛ دل بدسگالان ازو در گداز ؛ نیارد کہ پیلے قوی جثہ ؛ نہد پاے بر گردن پشہ
نماندہ چنان تاب در ہیچ شمع ؛ کہ پروانہ را بسوزد بہ جمع ؛ چنان رعب از عدل انگیختہ ؛ بہم شیر و
آہو در آمیختہ ؛ بہر جا کہ نامے ز عدلش رسید ؛ جفا بر رخ خویش معجر کشید ؛ چہ عدلست یک مہ گیتی
فروز ؛ کہ شد ظلمت ظلم را رخت سوز ؛ کسانیکہ بودند زاہل فساد ؛ بہ بازار شان پاک سر آمد کساد ؛ زبردست
را زور بازو نماند ؛ کہ با سنگ سنم در ترازو نماند ؛ ز عدلش چہ نسبت بہ نوشیروان ؛ کہ آن در نہانست
این در عیان ؛ در ایام آن عادل حق گذار ؛ گزندے ندیدہ کس از روزگار ؛ بزرگان گیتی ثنا خوان
او ؛ خداوند عالم نگہبان او ؛ دلش ہمچو خورشید آئینہ ؛ عیان اندر او راز ہر سینہ ؛ چو روزے
فراخ است اقالیم او ؛ ہمہ مست از بادۂ جام او ؛ کفش را توان گفت ابر مطیر ؛ کہ شد عالمے
ز و طراوت پذیر ؛ بہر جا دست کرم وا کند ؛ اگر قطرہ مست در با کند ؛ چو ذرہ ز دستش بود
فیضیاب ؛ زند طعنہ بر چشمۂ آفتاب ؛ شجاعے کہ در لشکر دشمنان ؛ کند چوب دستش
کارسنان ؛ جوان دلاور شجاع و دلیر ؛ کہ از بیم تیغش رمند شیر ؛ عنان انگند چون بسوے
مصاف ؛ ز بیمش فتد لرزہ در کوہ قاف ؛ امیر یکہ بر صدر نامادداد ؛ جہان را بے زیب گزار داد
ز تاشیر عدلش درین مرغزار ؛ گلے را نماندست نشولش خار ؛ ازان روز کو شد درین
دادرے ؛ بہر کار کردش فلک یاورے ؛ سد زلف انصاف را تاب داد ؛ سر فتنہ
را بالش خواب داد ؛ بہ گیتی چنین عادل نامدار ؛ ندیدہ کسے دیدہ روزگار ؛ تکلف مکن عاجز اندر
کلام ؛ کہ از راستی کار باید نظام ؛ ز آغاز و انجام کارش سخن ؛ بگو تا بود بادگارش سخن ؛ حاصل کلام
والد بزرگوار مبسری تعلیم مین بہت توجہ فرماتے تھے اور اخلاق پسندیدہ کی تعلیم اور عادات بد سے
ترک کرنے مین فدغن بلیغ کرتے تھے یہان تک کہ انکی سعی و کوشش کی برکت سے بارہ
برس کی عمر مین اکثر کتب درسیہ فارسی مثل گلستان اور اخلاق محسنی اور کلیلہ و دمنہ
اور معدن الجواہر اور ابواب الجنان اور بعضے نثر مین فائدہ بخش مثل سہ نثر ظہوری
اور طغرا اور مثنویان اور دیوان کہ مبتدیون کے ذہن کھلنے کو کفایت کرتی ہین

ہر چند کہ یہ سر نیکا وطن ایسا عادل فاضل مدبر زمانہ کی آنکھ نے کبھی نہین دیکھا تھا لیکن مؤلف کو جو خاص اس کے کلام مین کہ راستی سے آراستہ ہے اور انجام سے آسکے مانند کر اسکے کارنامہ کا بادگار اسکا سخن ہے ۱۲

مثل بوستان اور زلیخا سکندر نامہ و دیوان آصفی و دیوان ظہیر کی سیر سے فارغ ہو کر نوشت و خواند فارسے مین ایک
استعداد حاصل کی مین نے صرف اور نحو کے علم مین بھی چند کتابین درسیہ حفظ کر لین مین اور آداب صحبت نے
اور محاورات سے بھی حصہ پایا مین نے اور خط نستعلیق کی بھی استعداد مجکو حاصل ہو گئی لیکن: مصداق الصبی صبیا و
لوکان نبیا وہ سب شدتین اور تاکیدین جناب والد کی جو میری تعلیم اور تربیت مین تھین کوتاہی عقل و فہم کی علت سے
مجکو زہر قاتل سے زیادہ تر ناگوار تھین اور ہمیشہ اس فکر مین رہتا تھا کہ اس قید گران سے اور تعب و روز علمون کے سیکھنے
کے شغل کی تکلیف سے آزاد اور کھلے بندون ہو کر موافق خواہش اور آرزو اپنی کے کار بند ہون مین جو کار
پروازان کا گاہ ازل سے اور متصدیان دفتر قضا و قدر نے مسافرت کی سختی اور سفر کی تکلیف ازل کے
دن میری پیشانی کی تختی مین لکھدی تھی پندرہ یا سولہ برس کے سن مین بے اطلاع گھر سے نکلا مین اور والد
بزرگوار کے سایہ عنایت اور حمایت سے دور اور مہجور ہوا مین اور شوق جہان گردی اور صحرا نوردی کا میرے
گوشہ خاطر مین جاے گیر ہوا اور بلاد ہند کی طرف روانہ ہوا مین اور اس حالت تنہائی مین محض عنایت و تفضلات
الہی پر تکیہ اور توکل کر کے منزلین طے کرنے لگا مین ایک مدت سیر جہانگردی مین بسر کی مین نے جناب باری
تعالے کی عنایت و افضال کا شکر اور والد بزرگوار کی نرمیون کا کس زبان سے ادا کرون یعنے لڑکپن مین جو
فیض تربیت جناب والد سے اچھے لوگونکی صحبت کا خوگر فتہ تھا اسی طرح سفر مین بھی وہی طریق ادب کا اور
رسم و آئین و احتیاط میرے پیش نگاہ رہی اور صحبت اشرار کی طرف کبھی میرے طبیعت نے میل رجوع نہین کیا
اور ہر قصبہ اور گانون اور شہر و دیار مین جو مجکو کسی مکانمین چند روز قیام کا اتفاق پڑا تو رہنے والے اس مکان کے
میری سلامت روی کی راہ و رسم سے اور میرے طریق و آئین سے بہت رضامند اور شکر گذار ہو کر لطف
و شفقت سے اور عزت و حرمت سے طریقہ دوستی اور یگانگت کا مجھ بیگانہ سے صرف کرتے تھے اور وہ
بیگانہ جو ایسی شفقتین اور عنایتین میرے حال پر خرچ کرتے تھے محض عنایت الہی کا باعث اور جناب قبلہ گاہی کی
کی تاثیر تھی کہ کسی کے ساتھ مین بد نہ تھا اور بدون کی صحبت سے مجکو احتراز کلی تھا اور سفر مین باوجودیکہ آزاد اور
مطلق العنان تھا مین مگر بسبب پروردگار کے شوق تحصیل علم نے شغل اکتساب علم مین مصروف رکھا
جو کہ کمال ہر فن کا مشکل اور دشوار ہے برسین چاہیین کہ انسان ایک فن مین علم کمال کا بلند کرے ضرور کر موافق
قوت اور امکان اور ہمت اور حوصلہ اپنے کے فضل الہی کی توفیق سے اطرح طرح کے علمون سے
تھوڑا تھوڑا حاصل کیا مین نے اور جو ہنرون کی باریکیون مین غور کیا مین نے اس سے بھی جیسا کہ چاہیے

آگاہ ہوا مین القصہ اس احوال کے بیان سے یہ غرض ہے کہ یہ کتاب جو لڑکون کی تعلیم اور تربیت کے قاعدون اور
قانون پر شامل ہے اسلیے اپنے احوال کو کہ نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے بلکہ اپنے اوپر گذرا ہے تھوڑا سا ان ورقون پر
لکھا مین نے اسواسطے کہ عقلمند اور روشندل لوگ چھوٹے لڑکون کو عہد طفلی مین کہ عین وقت تعلیم اور تربیت کا ہے
ناز و نعمت سے باز رکھکر تمام ہمت لڑکون کی تربیت اور تعلیم مین صرف کرین اسواسطے کہ سب ناز و نعمت
زائل ہو جاتی ہے اور شاید ہے کہ مآل انکا بخیر نہو اور یہ نعمت بے زوال ہے کہ دنیا و عقبی مین ثمرہ نیک بخشتی ہے اور
صرف پڑھانے پر اکتفا نہ کرین بلکہ صلاحیت اور تہذیب اخلاق مین سعی بلیغ کام مین لیجاوین اسلیے کہ اگر علم
حاصل ہو جاے اور اخلاق اور اطوار بد ویسے ہی باقی رہے تو علم سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا بلکہ علم بغیر ادب کے
گمراہی اور ضلالت کی زیادتی کا سبب ہو جاتا ہے اور ایسے آدمی کی ذات سے ہزارون طرح کے شر و فساد
اور خلل و نقصان ظہور مین آتے ہین یاد رہے کہ والد کی فرزند اور مادر کی دختر پر اس سے زیادہ تر خوشتر شفقت
نہین ہوتی ہے کہ عہد طفولیت سے تعلیم اور تربیت کے شکنجہ مین کھینچین اور موقع ہاے مناسب مین کبھی نرمی اور
ملائمت سے پیش آوین اور کبھی جھڑکنا اور سرزنش کرین اسلیے کہ طبیعت لڑکونکی اخلاق حمیدہ اور اوصاف محمودہ
کی خوگر ہو جاوے اور اخلاق لڑکپن ہی سے نیک طبیعت پر جو غالب اور مستقل ہو جائین تو پھر تمام عمر مین اس
استقلال کو زوال نہین ہوگا اور جسقدر عمر زیادہ ہوگی نتیجہ اسکا بہتر حاصل ہوگا اور پناہ بخدا اگر عادتین خراب اور
خصلتین ناپسندیدہ لڑکون کے دلونپر مستقل ہو گئین تو دم زندگی تک اسکا جانا دشوار ہوگا بیت خوے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود تا بوقت مرگ از دست ؛ اور اللہ صاحب مددگار ہے بیان مین سبب تالیف اس کتاب کے عقلمندون
روشن دل پر ظاہر ہے کہ دنیا مین بہتر نتیجہ زندگانی کا اور نیک پھل حیات انسانی کا اولاد سعادتمند کا موجود ہونا
ہے کہ پروردگار نے بقاے نسل اور نام و نشان کو اس سے وابستہ کیا ہے اور جو کوئی کہ اس نعمت عظمی اور دولت
کبری سے محروم ہو یعنے صاحب اولاد نہو تو چاہیئے کہ اپنے کام کی فکر کرے یعنے اس چیز کی تدبیر مین کوشش کرے
کہ بعد اسکے یادگار رہے اور بہترین آن چیزونکا جو بعد مرنے کے نام اسکا زندہ کرین تصنیفات اور تالیفات ہے
کہ صاحب تصنیف اور تالیف اگرچہ مرجاے مگر اسکے نام کا حرف ہمیشہ لوح روزگار پر قائم رہتا ہے ضرور کر اس امر
کی فکر مین ہوا کہ عرصہ عالم مین ایک یادگار چھوڑون اور مشورہ اس امر کا خداوند کارساز بے نیاز سے کہ ناز پروردہ عام
نعمت اور نگہبانی خاص رب العالمین کا ہون ساتھ خالص ارادہ اور عقیدہ کے کیا مین نے اور امیدوار اور منتظر تھا کہ
ملہم غیبی سے کیا الہام پہونچتا ہے ایک شب اسی اندیشہ اور پریشانی مین تھا اور صداے غیب کی طرف گوشدل رکھتا تھا

کہ یکایک اللہ تعالے کے فیض سے میرے ذہن گذرا کہ بالفعل جو مبتدیون کی تعلیم کیواسطے فارسی کے مکتب خانو مین دستور
قدیمی مقرر ہے وہ نہایت خراب ہے یعنے بعض اشعار اور کتابین عشق انگیز مضمونکی کہ مبتدیونکو اس سے پرہیز چاہیے تعلیم پانے
والے انکو پڑھتے ہین اور عمر عزیز کو ضائع اور برباد کرتے ہین اور حقیقت مین استعداد علم سے بے بہرہ رہتے ہین اگر
واسطے رفع کرنے اس خرابی تعلیم مبتدیون کے اور آسانی طالبون اور شائقونکے کوئی کتاب ترتیب پاوے کہ اوسکی دو
دفترہون اول دفتر مین خلاصہ علوم دوسرے دفتر مین بیان فنون لکھا جاوے تو سیکھنے والونکو تھوڑے دنون مین اور بغیر
قلیل مین سب علمون اور فنون کی حقیقت جزئیہ اور کلیہ پر بطور مختصر اطلاع اور آگاہی حاصل ہو سکتی ہے لیکن ناسکار کو
کا سرانجام جو اس ایجدان پریشان روزگار کی قدرت اور طاقت سے باہر تھا اس امر دشوار اور مہم دراز مین کمک اور مدد
پروردگار سے چاہی مین نے اور اسکے فضل و کرم پر توکل کر کے عنایت الٰہی کی مضبوط رسی کو پکڑکر اور اللہ تعالیٰ کی
مدد پر تکیہ کر کے بیسوین تاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۱ ہجری کو اس کتاب کی تالیف مین سرگرم ہوا اور دفتر اول کا نام مطلع
العلوم اور دفتر دوم کا نام مجمع الفنون مقرر کیا اور جو موافق مرضی الٰہی کے سرانجام اس امر کا اسکی قضا و رضا کے
حوالہ تھا اس کتاب کی صورت درست ہونے سے پہلے طبع ہونا شروع ہو گیا یعنے جسقدر مسودہ کہ تیار تھا اسکے
دفترون مین طبع ہو گیا اور انجام کار یہان تک نوبت پہونچی کہ شب کو مسودہ کرتا تھا اور دنکو مطبع مین پہونچا دیتا تھا
مین اسواسطے بروقت لکھنے مسودہ کے ایک نظر اسکو دیکھتا تھا اور نظر ثانی کا اتفاق نہین پڑا شکر اللہ تعالے
کا ہے اور بر احسان اسکے کہ عنایت پروردگار اور فضل و احسان مالک نعمت دہندہ سے باوصف کثرت
کار اور زیادتی فکرونکی اور اہتمام اور انصرام امورات زبدۃ اخیار کے کہ وہ بھی اس ذرہ بے مقدار کے متعلق ہے دونون
دفتر اس کتاب کے شہر شوال المکرم سنہ ۱۲۶۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین تحریر کے شروع دن سے ایک
سال کی مدت مین تالیف اور طبع ہونے سے اتمام کو پہونچ گئے دفتر اول کو الف بے سے شروع کر کے اخیر
علم تک پہونچایا اور علوم مختلف کو کہ ابواب جداگانہ مین بیان کیا ہے ان علمونکی کتب معتبرہ سے نکالا ہے اور
مقامات مناسب مین کہ شرح اور بسط کے مقتضی تھے اپنی فکر و دانست کے موافق تفصیل اور شرح عمل مین لایا
ہین اور اس مقام پر ان کتب معتبرہ کی تفصیل کرنا محض طول دینا کلام کا ہے اسلیے اسکے بیان سے درگذرا اور دفتر
دفتر مین یعنے مجمع الفنون مین کیفیت اور کمیت ہر فن کی اور تدابیرات اور ترکیب اور فائدہ اور نقصان اور خوبی
اور نقص اور حلت اور حرمت انکی اپنے دریافت اور معلومات کے موافق درج کیے ہین اور جو ہنر اور فن موافق مراتب
کے چار مرتبہ سے زیادہ نہون یعنے اعلے اور اوسط اور ادنی اور ارادنی اسواسطے ان مراتب چہارگانہ کے فنون اور

ہنر کو مجمع العلوم کے چار بابوں مین میں نے لکھا ہے اور ہر باب مین چند فصلین ہین اور ہر فصل مین ایک فن کا بیان ہے اور
ان دونون مضمونون کو قالب اور روح کی طرح ایک شیرازہ مین کھینچا ہے مین نے اسواسطے کو بعد چند روز کے تفرقہ
دوران بسبب پریشانی اجزا اور روحون کا نہو جاے یا الٰہی بسبب اس عقیدہ اور اعتقاد کے جو تو نے اس بدترین
گنہگار پریشان روزگار کو اپنی درگاہ مین مرحمت فرمایا ہے اس مجموعہ علم و ہنر کو کہ محض تیرے عام لطف و احسان ہی سے نظم
و نظام اور لباس اختتام ملا ہے تیری حفاظت اور نگہبانی مین سپرد کرتا ہون امید وار ہون کہ اسکی جمعیت کی شیرازہ کو
ہونے زمانہ تک پریشانی کے حادثون سے اپنی حفظ اور امان مین نگاہ رکھہ اور اس کتاب کے پڑھنے والون کو علم
ہنر اور عقل اور نیکبختی اور بہتری اور دولت اور فراغت اور خوشی دونون جہانکی اور نیکی ظاہر اور باطن کی عطا فرما
اور افعال بد اور برے کامون سے باز رکھکر اپنی نیک خصلتون مین پہونچا بزرگان عقلمند کی جناب مین عرض ہے کہ اگر
اس کتاب مین خوبی دیکھین تو مدد آلہی سے جانکر شکر پروردگار بجا لائین اور کہین برائی اور خطا دیکھین تو مجھہ مہجور شراب
نادانی کی فہم و دریافت کا نقصان تصور و گمان فرماکر وہان اصلاح کر دین یا بخشش کے دامن مین چھپا لین

باب پہلا بیان مین مفردات اور مرکبات حرفون الف بے کے اور کردان مصدر کے

فارسی کے معلم کو چاہیے کہ جسوقت مبتدی کو فارسی کی الف بے کے حرف سکھاے تو عربی الف بے کے بھی
حرف جو دوسرے صفحہ پر مندرج ہین مع اسکے مرکبات کے تعلیم کرے کہ واسطے پڑھنے کلام مجید کے مفید ہین اور
جو لوگ کلام اللہ نہین پڑھتے مین انکو بھی یاد کرانا خالی فائدہ نہین ہے اسواسطے کہ جو کتابین فارسی کی عربی خط مین
چھپی ہوئی ہین انکے پڑھنے مین عاجز نہون

حرف مفردات فارسی کے

آ ب پ ت ث ج چ ح خ د ذ ر ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی

لا ی کے

آ ب پ ت ث ج چ ح خ د ذ ر ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی

اَبْ اَتْ اَثْ اَجْ اَحْ اَخْ اَدْ اَذْ اَرْ اَزْ اَسْ اَشْ اَصْ اَضْ اَطْ اَظْ اَعْ اَغْ اَفْ اَقْ
اَكْ اَلْ اَمْ اَنْ اَوْ اَهْ اَهْهْ اَلَا اَءْ اَيْ اَيْ اَبَّ اَتَّ اَثَّ
اَجَّ اَحَّ اَخَّ اَدَّ اَذَّ اَرَّ اَزَّ اَسَّ اَشَّ اَصَّ اَضَّ اَطَّ اَظَّ اَعَّ اَغَّ اَفَّ
اَقَّ اَكَّ اَلَّ اَمَّ اَنَّ اَوَّ اَهَّ اَهْهَّ اَلَّا اَءَّ اَيَّ اَيَّ

معلم کو چاہیے کہ یہ تمام لفظ جو نیچے لکھے جاتے ہین مبتدی کو با معنی یاد کرواے اور ہجے اسکے حا
حفظ کرواے الفاظ دو حرفی اب از با پا تا کج ما سر و راش ان بت پر ترکس من سم درا راہ مد پر
کم موسک دہ ازای بر پس تن کے مہ سل دو اخ اس بس پے تو کن مر مد سن مرکبات تین
حرف کے بار جان چون خوب دود رور سیم سال باز جام چاہ خوش دام رود سخن نہم باش
جاہ چرا خود داد روم سیہ سوے بام جاے چمن خون دہن روس سمن سرا شاہ شال شام کسر گام مار
مد نور شان شاد شہد کمر گاہ مور مفر نوش شاخ شتر شیر کان گذر مال مقر نفر شاد شکر شیخ کوہ گہر ماہ
مم نشہ مرکبات چار حرفی امان بدتر بر داد انا راضی عاقل فائق قاصر ارام بکتر پردہ دارا راستی
عادل فاضل قاطر آسان بستر پایہ دریا راہی عامل فاسق قاسم ادان بہتر بارہ دایہ راغب عاجز
فاسد قادر مرکبات پانچ حرف کے گلنار سرکار ناہید تمکین آرایش مرادی جوانی
کہسار جاوید نمکین آسایش پر دلی نشانی شہسوار انبار تاوان غمگین خواہش کہتری معانی دربار اطوار
سامان اسفین نمایش برتری امانی عربی کے دو حرفی لفظ اب جد حج حد رب مق فق کد اج جر حد
خط رد شر فك كل ام جف خط حف رق شط فم کم او جز حل خل زم سم فن کن لن شق
عربی کے الفاظ تین حرفون کے امل بشر عدم صفا سحق اصم اسد زمن اثر بقر ہدم
لقا بہق الم رسد صحن امر بصر مفر عفا عمق بدن محل کفن اجر تین مفر شقا
افق محن عمل عدن عربی کے چو حرفی لفظ احمر باعث افسر عادل دولت جامع اشرف
باہر ابتر عاقل صولت سامع اسرع باطل اکفر عامل شوکت رافع

اغلب باطن انور جاہل موکب دافع عربی کے پنج حرفی لفظ اعاظم بشارت مکتوب
محروم احوال ادوار کتمان اکابر بضاعت مکتوم مخدوم اعمال اطوار
نعمان اعالے بصارۃ مرفوع مضمون افعال اسرار اعوان
اسافل بطالت مضموم معلوم اقوال اخبار اذہان
فارسی کے دو لفظی فقرہ بادنند قد رعنا آسمان بلند مرد نادان گل خار مکان بلند مرد دانا اسپ
سمند خدیو زمان بال دمنقار زہر خند عاشق شیدا آفتاب روشن گل ارغوان نیک
اطوار دیو بند مردان خدا اہوی ختن شیر یزدان عالی اقتدار فارسی کے تین لفظون
کے فقرہ دلبر گل رخسار شاعر خوش بیان پسر نیک بخت باز تیز پرواز زبان گوہر
بار شاہ گیتی ستان شاہ فلک تخت میدان تنگ و تاز دل پر درد مرد سیہ درون مرد پاک
باز شجاع صف شکن ہوای نرم و سرد کار زشت و زبون گربہ حیلہ ساز خداوند زمین و زمان قصر
گردون اساس مست و بدحواس صاحب سیف و قلم آدم سیاہ بخت شاہد رنگین لباس دل پر خوف
و ہراس منشی عطار در قسم جگر لخت لخت عربی کے دو لفظی فقرے رافع السماء
غافر الذنوب قاضی الحاجات مالک الملک دافع البلاء ساتر العیوب
رافع الدرجات رافع الفلک سامع الدعاء واجب الوجود کافی المہمات
خالق الخلق واسع العطاء کاشف الزمور مجمع الحسنات قاسم الرزق
عربی کے تین لفظون کے فقرے ذو المجد والاحسان ہو الحنان والمنان
ہو الرحمن الرحیم ذو الفضل والامتنان ہو الدیان البرہان
ہو العزیز الکریم صاحب القلم والعلم وحید العصر والدہر
مظہر العجائب والغرائب مالک رقاب الامم مالک البر والبحر
ملک المشارق والمغارب + ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت
ثخذ ضظغ + فتبارک اللہ احسن الخالقین والحمد للہ رب العالمین ۵

مصدر فارسی کے مع صرف صغیر و کبیر یہ باب الف کا ہے صرف صغیر اسطرح پر لکھا ہے

مصدر	ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
آغاریدن	آغاريد	خواہد آغاريد	می آغارد	بیاغار	میاغار
آماسیدن	آماسید	خواہد آماسید	می آماسد	بیاماس	میاماس
آموختن	آموخت	خواہد آموخت	می آموزد	بیاموز	میاموز
آمیختن	آمیخت	خواہد آمیخت	می امیزد	بیامیز	میامیز
آویختن	آویخت	خواہد آویخت	می اویزد	بیاویز	میاویز
آہیختن	آہیخت	خواہد آہیخت	اس مصدر سے حال وغیرہ کی صیغہ محاورہ میں نہیں آتے ہیں		
ایستادن	ایستاد	خواہد ایستاد	می ایستد	بایست	مایست
افتادن	افتاد	خواہد افتاد	می افتد	بیفت	میفت
افراختن	افراخت	خواہد افراخت	می افراز	بیفراز	میفراز
افروختن	افروخت	خواہد افروخت	می افروزد	بیفروز	میفروز
افزودن	افزود	خواہد افزود	می افزاید	بیفزا	میفزا
آزیدن	آزید	خواہد آزید	می آزد	بیاز	میاز
آشوردن	آشورد	خواہد آشورد	می آشورد	بیاشور	میاشور
افشاندن	افشاند	خواہد افشاند	می افشاند	بیفشان	میفشان
افشردن	افشرد	خواہد افشرد	می افشارد	بیفشار	میفشار
افگندن	افگند	خواہد افگند	می افگند	بیفگن	میفگن
اپناشتن	اپناشت	خواہد اپناشت	می اپناشد	باپناش	مااپناش
انداختن	انداخت	خواہد انداخت	می اندازد	بیبداز	میبداز
اندوختن	اندوخت	خواہد اندوخت	می اندوزد	بیبندوز	میبداوز
اندودن	اندود	خواہد اندود	می اندایذ	بیبندائے	میبدائے
انگاشتن	انگاشت	خواہد انگاشت	می انگارد	بانگار	مانگار

مصدر		ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
انگیختن	انگیز	انگیخت	خواہد انگیخت	می انگیزد	بانگیزد	مانگیزد
			باب سبے کا			
بیختن		بیخت	خواہد بیخت	می بیزد	ببزد	مبیزد
بوسیدن		بوسید	خواہد بوسید	می بوسد	ببوس	مبوس
بودن		بود	خواہد بود	می باشد	بباش	مباش
بستن		بست	خواہد بست	می بندد	بیند	مبند
بریدن		برید	خواہد برید	می برد	ببر	مبر
بردن		برد	خواہد برد	می برد	ببر	مبر
برداشتن		برداشت	خواہد برداشت	می بردارد	ببردار	مبردار
بخشیدن		بخشید	خواہد بخشید	می بخشد	ببخش	مبخش
بالیدن		بالید	خواہد بالید	می بالد	ببال	مبال
بافتن		بافت	خواہد بافت	می بافد	بباف	مباف
باریدن		بارید	خواہد بارید	می بارد	ببار	مبار
باختن		باخت	خواہد باخت	می بازد	بباز	مباز
بوئیدن		بوئید	خواہد بوئید	می بوید	ببوے	مبوے
بخشودن		بخشید	خواہد بخشید	می بخشد	ببخشاے	مبخشاے
بشلیدن		بشلید	خواہد بشلید	می بشلد	ببشل	مبشل
برمجیدن		برمجید	خواہد برمجید	می برمجد	ببرمج	مبرمج
			باب پے کا			
پیوستن		پیوست	خواہد پیوست	می پیوندد	بپیوند	مپیوند

مصدر	ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
پیمودن	پیمود	خواہد پیمود	می پیماید	بہ پیمای	مپیمای
پیراستن	پیراست	خواہد پیراست	می پیراید	بہ پیرای	مپیرای
پیچیدن	پیچید	خواہد پیچید	می پیچید	بہ پیچ	مپیچ
پوئیدن	پوئید	خواہد پوئید	می پوید	بہ پوی	مپوی
پوشیدن	پوشید	خواہد پوشید	می پوشد	بپوش	مپوش
پنداشتن	پنداشت	خواہد پنداشت	می پندارد	بہ پندار	مپندار
پژوہیدن	پژوہید	خواہد پژوہید	می پژوہد	بپژوہ	مپژوہ
پریدن	پرید	خواہد پرید	می پرد	بپر	مپر
پرہیزیدن	پرہیزید	خواہد پرہیزید	می پرہیزد	بہ پرہیز	مپرہیز
پروردن	پرورد	خواہد پروریدن	می پرورد	بپرور	مپرور
پرسیدن	پرسید	خواہد پرسید	می پرسد	بپرس	مپرس
پرستیدن	پرستید	خواہد پرستید	می پرستد	بپرست	مپرست
پرداختن	پرداخت	خواہد پرداخت	می پردازد	بپرداز	مپرداز
پذیرفتن	پذیرفت	خواہد پذیرفت	می پذیرد	بپذیر	مپذیر
پختن	پخت	خواہد پخت	می پزد	بپز	مپز
پاشیدن	پاشید	خواہد پاشید	می پاشد	بپاش	مپاش
		باب سے کا			
تاختن	تاخت	خواہد تاخت	می تازد	بتاز	متاز
تافتن	تافت	خواہد تافت	می تابد	بتاب	متاب
تراشیدن	تراشید	خواہد تراشید	می تراشد	بتراش	متراش

مصدر	ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
ترسیدن	ترسید	خواہد ترسید	می ترسد	بترس	مترس
تنیدن	تنید	خواہد تنید	می تند	بتن	متن
توانستن	توانست	خواہد توانست	می تواند	بتوان	متوان
		باب جیم کا			
جستن	جست	خواہد جست	می جوید	بجوے	مجوئے
جستن	جست	خواہد جست	می جہد	بجہ	مجہ
جنگیدن	جنگید	خواہد جنگید	می جنگند	بجنگ	مجنگ
جنبیدن	جنبید	خواہد جنبید	می جنبید	بجنب	مجنب
جوشیدن	جوشید	خواہد جوشید	می جوشد	بجوش	مجوش
		باب چیم کا			
چیدن	چید	خواہد چید	می چیند	بچین	مچین
چاویدن	چاوید	خواہد چاوید	می چاود	بچاد	مچاد
چمیدن	چمید	خواہد چمید	می چمد	بچم	مچم
چشیدن	چشید	خواہد چشید	می چشد	بچش	مچش
چسپیدن	چسپید	خواہد چسپید	می چسپید	بچسپ	مچسپ
چریدن	چرید	خواہد چرید	می چرد	بچر	مچر
		باب خے کا			
خاریدن	خارید	خواہد خارید	می خارد	بخار	مخار
خوردن	خورد	خواہد خورد	می خورد	بخور	مخور
خواندن	خواند	خواہد خواند	می خواند	بخوان	مخوان
خشانیدن	خشانید	خواہد خشانید	می خشاند	بخشان	مخشان

مصدر	ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
خوابیدن	خوابید	خواہد خوابید	می خوابد	بخواب	مخواب
خندیدن	خندید	خواہد خندید	می خندد	بخند	مخند
خفتن	خفت	خواہد خفت	می خسپد	بخسپ	مخسپ
خزیدن	خزید	خواہد خزید	می خزد	بخز	مخز
خفیدن	خفید	خواہد خفید	می خفد	بخف	مخف
خنبیدن	خنبید	خواہد خنبید	می خنبد	بخنب	مخنب
خمیدن	خمید	خواہد خمید	می خمد	بخم	مخم
خموشیدن	خموشید	خواہد خموشید	می خموشد	بخموش	مخموش
خریدن	خرید	خواہد خرید	می خرد	بخر	مخر
خروشیدن	خروشید	خواہد خروشید	می خروشد	بخروش	مخروش
خراشیدن	خراشید	خواہد خراشید	می خراشد	بخراش	مخراش
خرامیدن	خرامید	خواہد خرامید	می خرامد	بخرام	مخرام
خائیدن	خائید	خواہد خائید	می خاید	بخائے	مخائے
خواستن	خواست	خواہد خواست	می خواہد	بخواہ	مخواہ
خلیدن	خلید	خواہد خلید	می خلد	بخل	مخل
خلانیدن	خلانید	خواہد خلانید	می خلاند	بخلان	مخلان
		باب دال کا			
دیدن	دید	خواہد دید	می بیند	بہ بین	مبین
دویدن	دوید	خواہد دوید	می دود	بدو	مدو
دوشیدن	دوشید	خواہد دوشید	می دوشد	بدوش	مدوش
دوختن	دوخت	خواہد دوخت	می دوزد	بدوز	مدوز

مصدر	ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
دمیدن	دمید	خواہد دمید	می دمد	بدم	مدم
دزدیدن	دزدید	خواہد دزدید	می دزدد	بدزد	مدزد
دریدن	درید	خواہد درید	می درد	بدر	مدر
درودن	درود	خواہد درود	می درود	بدرو	مدرو
درفشیدن	درفشید	خواہد درفشید	می درفشد	بدرفش	مدرفش
درخشیدن	درخشید	خواہد درخشید	می درخشد	بدرخش	مدرخش
دانستن	دانست	خواہد دانست	می داند	بدان	مدان
داشتن	داشت	خواہد داشت	می دارد	بدرا	مدار
دادن	داد	خواہد داد	می دہد	بدہ	مدہ
		باب رے کا			
رسیدن	رسید	خواہد رسید	می رسید	برس	مرس
رفتن	رفت	خواہد رفت	می رود	برو	مرو
رسیدن	رسید	خواہد رسید	می رسد	برس	مرس
رفتن	رفت	خواہد رفت	می روبد	بروب	مروب
راندن	راند	خواہد راند	می راند	بران	مران
ربودن	ربود	خواہد ربود	می رباید	برباے	مرباے
رخشیدن	رخشید	خواہد رخشید	می رخشد	برخش	مرخش
رزیدن	رزید	خواہد رزید	می رزد	برز	مرز
رستن	رست	خواہد رست	می رہد	برہ	مرہ
رستن	رست	خواہد رست	می روید	بروے	مروے

مصدر		ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
روئیدن		روئید	خواہد روئید	می روید	بروے	مروے
رسیدن		رسید	خواہد رسید	می رسد	برس	مرس
رقصیدن		رقصید	خواہد رقصید	می رقصد	برقص	مرقص
ریختن		ریخت	خواہد ریخت	می ریزد	بریز	مریز
رنجیدن		رنجید	خواہد رنجید	می رنجد	برنج	مرنج
ریدن		رید	خواہد رید	می رید	برے	مرے
			باب زے کا			
زادن		زاد	خواہد زاد	می زاید	بزاے	مزاے
زائیدن		زائید	خواہد زائید	می زاید	بزاے	مزاے
زاریدن		زارید	خواہد زارید	می زارد	بزار	مزار
زدن		زد	خواہد زد	می زند	بزن	مزن
زدودن		زدود	خواہد زدود	می زداید	بزداے	مزداے
زیستن		زیست	خواہد زیست	می زید	بزے	مزے
			باب سین کا			
سائیدن		سائید	خواہد سائید	می ساید	بساے	مساے
سوختن		سوخت	خواہد سوخت	می سوزد	بسوز	مسوز
سنجیدن		سنجید	خواہد سنجید	می سنجد	بسنج	مسنج
سگالیدن		سگالید	خواہد سگالید	می سگالد	بسگال	مسگال
سرائیدن		سرائید	خواہد سرائید	می سراید	بسراے	مسراے
ستیزیدن		ستیزید	خواہد ستیزید	می ستیزد	بستیز	مستیز
ستاندن		ستاند	خواہد ستاند	می ستاند	بستان	مستان

مصدر		ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
ساختن	متعدی	ساخت	خواہد ساخت	می سازد	بساد	مساز
			باب شین کا			
شدباریدن	متعدی	شدبارید	خواہد شدبارید	می شدمارد	بشدبار	مشدبار
شنیدن	متعدی	شنید	خواہد شنید	می شنود	بشنو	مشنو
شناختن	متعدی	شناخت	خواہد شناخت	می شناسد	بشناس	مشناس
شمردن	متعدی	شمرد	خواہد شمرد	می شمارد	بشمر	مشمر
شگافتن	متعدی	شگافت	خواہد شگافت	می شگافد	بشگاف	مشگاف
شکوخیدن	متعدی	شکوخید	خواہد شکوخید	می شکوخد	بشکوخ	مشکوخ
شکستن	متعدی	شکست	خواہد شکست	می شکند	بشکن	مشکن
شستن	متعدی	شست	خواہد شست	می شوید	بشو	مشو
شتافتن	لازمی	شتافت	خواہد شتافت	می شتابد	بشتاب	مشتاب
			باب عین کا			
غارتیدن	متعدی	غارتید	خواہد غارتید	صیغہ حال اور امر و نہی کا اس مصدر سے محاورہ میں نہیں آتا		
غلطیدن	لازمی	غلطید	خواہد غلطید	می غلطد	امر اور نہی اس مصدر سے محاورہ میں نہیں آتا	
غنودن	لازمی	غنود	خواہد غنود	می غنود	امر اور نہی اس مصدر سے محاورہ میں نہیں آتا	
			باب فے کا			
فگندن	متعدی	فگند	خواہد فگند	می فگند	بیفگن	میفگن

مصدر	ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
فشردن	فشرد	خواہد فشرد	می فشرد	بفشر	مبیفشر
فشاندن	فشاند	خواہد فشاند	می فشاند	بفشان	مبیفشان
فزودن	فزود	خواہد فزود	می فزاید	بفزا	مبیفزا
فروختن	فروخت	خواہد فروخت	می فروشد	بفروش	مفروش
فرستادن	فرستاد	خواہد فرستاد	می فرستد	بفرست	مفرست
فریفتن	فریفت	خواہد فریفت	می فریبد	بفریب	مفریب
		باب کاف کا			
کشتن	کشت	خواہد کشت	می کشد	بکش	مکش
کاشتن	کاشت	خواہد کاشت	می کارد	بکار	مکار
کشادن	کشاد	خواہد کشاد	می کشاید	بکشا	مکشا
کردن	کرد	خواہد کرد	می کند	بکن	مکن
کافتن	کافت	خواہد کافت	می کافد	بکاف	مکاف
کاستن	کاست	خواہد کاست	می کاہد	بکاہ	مکاہ
کشیدن	کشید	خواہد کشید	می کشد	بکش	مکش
کندن	کند	خواہد کند	می کند	بکن	مکن
کوفتن	کوفت	خواہد کوفت	می کوبد	بکوب	مکوب
		باب گاف کا			
گشتن	گشت	خواہد گشت	می گردد	بگرد	مگرد
گسیختن	گسیخت	خواہد گسیخت	می گسلد	بگسل	مگسل

مصدر		ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
گستردن		گسترد	خواہد گسترد	می گسترد	بگستر	مگستر
گزیدن		گزید	خواہد گزید	می گزد	بگزد	مگزد
گریستن		گریست	خواہد گریست	می گرید	بگرے	مگرے
گریختن		گریخت	خواہد گریخت	می گریزد	بگریز	مگریز
گرفتن		گرفت	خواہد گرفت	می گیرد	بگیر	مگیر
گذاشتن		گذاشت	خواہد گذاشت	می گذارد	بگذار	مگذار
گداختن		گداخت	خواہد گداخت	می گدازد	بگداز	مگداز
گفتن		گفت	خواہد گفت	می گوید	بگو	مگو
گماشتن		گماشت	خواہد گماشت	می گمارد	بگمار	مگمار
گنجیدن		گنجید	خواہد گنجید	می گنجد	بگنج	مگنج
			باب لام کا			
لیسیدن		لیسید	خواہد لیسید	می لیسد	بلیس	ملیس
لغزیدن		لغزید	خواہد لغزید	می لغزد	بلغز	ملغز
لرزیدن		لرزید	خواہد لرزید	می لرزد	بلرز	ملرز
لافیدن		لافید	خواہد لافید	می لافد	بلاف	ملاف
لائیدن		لائید	خواہد لائید	می لاید	بلاے	ملاے
			باب میم کا			
مکیدن		مکید	خواہد مکید	می مکد	بمک	مماک
مردن		مرد	خواہد مرد	می میر	بمیر	ممیر

مصدر		ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
ماندن	لازم	ماند	خواہد ماند	می ماند	بمان	مبمان
مالیدن	متعدی	مالید	خواہد مالید	می مالد	بمال	ممال
		باب نون کا				
نیوشیدن		نیوشید	خواہد نیوشید	می نیوشد	نیوش	منیوش
نہادن		نہاد	خواہد نہاد	می نہد	نہ	منہ
نوشیدن		نوشید	خواہد نوشید	می نوشد	بنوش	منوش
نوشتن		نوشت	خواہد نوشت	می نویسد	بنویس	منویس
نوردیدن		نوردید	خواہد نوردید	می نوردد	بنورد	منورد
نواختن		نواخت	خواہد نواخت	می نوازد	بنواز	منواز
نگریستن		نگریست	خواہد نگریست	می نگرد	بنگر	منگر
نگاشتن		نگاشت	خواہد نگاشت	می نگارد	بنگار	منگار
نالیدن		نالید	خواہد نالید	می نالد	بنال	منال
نازیدن		نازید	خواہد نازید	می نازد	بناز	مناز
		باب واو کا				
وزیدن		وزید	خواہد وزید	می وزد	بوز	موز
واخیدن		واخید	خواہد واخید	می واخد	بواخ	مواخ
ورغلانیدن		ورغلانید	خواہد ورغلانید	می ورغلاند	بورغلان	مورغلان
ورزیدن		ورزید	خواہد ورزید	می ورزد	بورز	مورز
		باب ہے کا				
ہراسیدن		ہراسید	خواہد ہراسید	می ہراسد	بہراس	مہراس

مصدر		ماضی	مستقبل	حال	امر	نہی
ہلیدن	[illegible]	ہلید	خواہد ہلید	می ہلد	بہل	مہل
			باب ے کا			
یافتن	[illegible]	یافت	خواہد یافت	می یابد	بیاب	میاب
			صرف کبیر			

جس مصدر سے کہ چاہین موافق اس قاعدے کے جو نیچے لکھا جاتا ہے اڑتیس صیغے نکل سکتے ہین

مصدر آغازیدن

نکلے ہوئے صیغونکے نام	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی مطلق	آغازید	آغازیدند	آغازیدی	آغازیدید	آغازیدم	آغازیدیم
ماضی استمراری	می آغازید	می آغازیدند	می اغازیدی	می آغازیدید	می آغازیدم	می آغازیدیم
ماضی بعید	آغازیده بود	آغازیده بودند	آغازیده بودی	آغازیده بودید	آغازیده بودم	آغازیده بودیم
مستقبل	خواہد آغازید	خواہند آغازید	خواہی آغازید	خواہید آغازید	خواہم آغازید	خواہیم آغازید
مضارع	آغازد	آغازند	آغازی	آغازید	آغازم	آغازیم
حال	می آغازد	می آغازند	می آغازی	می آغازید	می آغازم	می آغازیم
فاعل	آغازنده					
مفعول	آغازیده					

دوسرا باب تمثیلون مین ساتھ ترتیب حرفون الف بے کے

باب الف کا

اللہ بس باقی ہوس
اول بآخر نسبتے دارد

اول خویش بعدہ درویش
اول بسم اللہ غلط

آب آمد تیمم برخاست
آنچہ در دل ست بر زبان آید

آب نادیده موزه کشیدن آنچه در
دیگ ست به چمچه در آید آدمی خوب
حکم عنقا دارد آزموده را
نباید آزمود از ماست که بر ماست
از پسر ناخلف دختر بهتر
آن را که حساب پاک ست
از محاسبه چه باک
آمدن با راوت رفتن با جازت
ع آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت
ع از ضعف بهر جا که نشستیم وطن شد
ع از دوست یک اشاره و ز ما بسر دویدن
ع اینکار از تو آید و مردان چنین کنند
ع او از سگان گم نکند رزق گدا را
بازار مصطفی خریدار خدا
بوسه به پیغام راست نیاید
بزرگی بعقل است نه بسال
ع بر سر فرزند آدم هر چه آید بگذرد
ع با درد کسی رسد که دردی دارد
پیر من خس ست و اعتقاد من بس ست
پنج انگشت برابر نیست

اگر هوس ست همین قدر بس است
آنچه بر خود نه پسندی بر دیگری مپسند
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت
آزموده را آزمودن جهل است
از کفچهٔ مار حلوا نتوان خورد
از پای لنگ چه سیر و از دست
گرسنه چه خیر ایلچی را چه زغال
ارزان بعلت و گران بحکمت

مصرعهای تمثیلی

اسپ و زن و شمشیر وفادار که دید
از فلفل و زنجبیل سردی مطلب
آسوده کسی که خر ندارد
آسان گردد هر آنچه همت بستی

باب بی کا

باغ و بوستان لایق دوستان
بنده درگاه نادر همراه
بی نان بتوان زیست بی آب نتوان زیست
بود هم پیشه با هم پیشه دشمن

باب پی کا

پیرا نمی پرند مریدان می پرانند
پیش طبیب مر پیش کار آزموده برو

باب نی کا

تنها پیش قاضی روی راضی آئی

آدم با دم میرسد کوه بکوه نمیرسد
اسپ چوبین راه نمیرود از
خرس موی بس ست
از خردان خطا و از بزرگان عطا
آن دفتر را گاو خرد و گاو را
قصاب برد آباز قدر خویش
بشناس اول طعام بعده کلام
ابله گفت و دیوانه باور کرد

از گوشه بامی که پریدیم پریدیم
آن قدح بشکست و آن ساقی نماند
آشنا را حال اینست وای بر بیگانه
اینهم اندر عاشقی بالای غمهای دگر
ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی
بوی مشک پنهان نمی ماند
بچه تا گرید مادر شیر ندهد
برات عاشقان بر شاخ آهو
با درد کشان هر که در افتاد بر افتاد
بر رسولان بلاغ باشد و بس
پای چراغ تاریک باشد
پس خورده سگ سگ را ساید

تخم تاثیر صحبت اثر

تعظیم کاریگران معاف ؛ تا تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده شود ؛ تیشه را بتراش کار است
ع تا ریا کرا خواهد و میلش بکه باشد ع تا سال دگرے که خورد زنده که باشد ع تصنیف یا مصنف نیکو کند

باب جیم کا

جوینده یابنده ؛ جائیکه شاهین چنگ زند پای کبک در رقص نخیزد ؛ جگر جگرست دگر دگر ؛ جای استاد خالی ست
جاهل ملبس شته بست زیر جبه ؛ جویندگان اند یابندگان ؛ ع جواب جاهلان باشد خموشی ؛ ع جوے طالع زخرداری
هنر ؛ باب چے کا چاه کنده را چاه در پیش چراغ پای خود روشنی ندارد ؛ چراغ مفلسان نورے
ندارد ع چه کند بینوا همین دارد ع چرا کار کند عاقل که باز آید پشیمانی ؛ ع چاره نیست درین واقعه
الا تسلیم ع چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار ؛ چه نسبت خاک را با عالم پاک
باب حای حطی کا حکایت از نظیر بے نظیر شود ؛ حکایت از مثل بے مثل شود حرف می ماند وقت
نمی ماند ؛ حساب دوستان در دل ؛ حکمت به لقمان آموختن ؛ حکم حاکم مرگ مفاجات باب
خے کا خدا که میدهد نمی پرسد تو کیستی ؛ خدا ندهد سلیمان کے دهد ؛ خلق خدا ملک خدا ؛ خانه دیدش
یک بینی دو گوش ؛ خانه خالی را دیو میگیرد ؛ خالی دست روسیاه ؛ خاک برداری از توده کلان ؛ خس کم
جهان پاک ؛ خدا می بیند و می پوشد همسایه نمی بیند و میخروشد ؛ خانه دوستان بروب در دشمنان مکوب
خر اگر جل اطلس پوشد خرست ع خوی بد را بهانه بسیار خود را نصیحت دیگران را فضیحت ؛ خود پسند پسند
خلق نباشد ع خود پسندی دلیل نادانی است باب دال کا در خانه مور شبنمی طوفان ست ؛ در خانه اگر
کس ست یک حرف بس است ؛ دست را دست شناسد ع دست خود و دهان خود در نه خوری زبان خود
دوست شاد دشمن پائمال ؛ دل را بدل راه ست ؛ دانا باشارت ابرو کار کند ؛ دیوانه را هوئی بس ست
درد خود پیش دردمندان بگو ؛ دوای غضب خاموشی ست ؛ دروغ گو را حافظه نباشد ؛ دروغ گو هر جا دلیل
ست ع دیر آمدن و شتاب رفتن ؛ دیر آید درست آید ع دولت دران سراست که از میهمان پرست
ع در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست ؛ دست بے هنر کفچه گدائی ست ؛ دهن مخالفان نتوان ست ؛ دیوانه
بکار خود هوشیار ؛ درد را خدا بدوستان خود میدهد ؛ دروغ گو را تا بخانه اش باید رسانید ؛ درویشی زوال
نپذیرد باب رے کا ع ره راست برو اگرچه دورست ع راستی موجب رضای خداست ع راز دل را
جز بیار نتوان گفت ؛ راست و دروغ بر گردن راوی ؛ رویش به هین حالش مپرس ؛ رنگریز بریش خود

درماند ع رموز عاشقان عاشق بداند ؛ رو بنده را خریدار خدا ؛ روستائی را عقل از پس می آید باب
زے کا زندگی را عشق ست ع زر دادن و درد سر خریدن ؛ زر کار کند و مرد لاف زند ؛ زمین سخت آسمان
دور ؛ زن مرد وش به از مرد زن وش ؛ زده را می توان زد ع زر دریا میکشد صیاد دام آهسته آهسته ع
زور بر گاو ناله بر گردن ع زدیم بر صف زندان و هرچه باد اباد ؛ باب سین کا سخن شنیدن بیخ دولت
سخن راست تلخ میشود ؛ سر مار کوفته به ؛ مرغ سر بریده بانگ نمی زند ؛ سخی را در هر دو عالم سر بلند ؛ سخی و
بخیل در سال برابر می شود سگ باش برادر خرد مباش ؛ سگ حق شناس به از مردم ناحق شناس ؛
سنگ آمد سخت آمد ؛ سنگ زدن بر محل به که زر دادن غیر محل ؛ سرود بستان یاد دهانیدن ؛ سرکه مفت از
عسل شیرین تر است ؛ سگ زرد برادر شغال ؛ سوال دیگر جواب دیگر ؛ سوال از آسمان و جواب از ریسمان
باب شین کا شراب زده را شراب دواست شراب مفت قاضی هم خورد ؛ شب حامله است دوا چه زاید
ع شاگرد رفته رفته باوستاد میرسد ع شنیده کے بود مانند دیده ع شلغم پخته به ز نقره خام ؛ شمله بمقدار علم ع شدنی
شد دگر چه خواهد شد ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن باب صاد کا صفائی خانه از آب و جارو بست
صاحب عرض مجنون ؛ صلا نشد بلا نشد ؛ صدقه دادن رد بلاست ؛ صورتش به بین حالش مپرس ؛
صدر هر جا که نشیند صدر ست ؛ صاحب کرم همیشه مفلس باشد ؛ صبر مفتاح کار است ؛ صد کلاغ را یک
کلوخ بس است باب عین کا عیان را چه بیان ؛ عاقلان خوب میدانند ؛ عاقل باید که از دیگران پند گیرد ؛
عصمت بی بی از بے چادری ؛ عیب خود هرگز کس نمی بیند ؛ عوض دارد گله ندارد ؛ عیسی بدین خود موسی بدین
خودے عذر گناه بدتر از گناه ؛ علم شے به از جهل شے ؛ علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد ؛ عطاے او را بلقاے
او بخشیدم ؛ عبارت از بے نظیر بے نظر شود ؛ عاقلان در پے لفظ نشوند ؛ عجب عجب که ترا یاد دوستان آمد ؛ عمرت
دراز باد که اینهم غنیمت است باب غین کا غم نداری بز بخر ؛ غم فردا امروز بباید خورد ؛ غریب هر دل عزیز باشد
ع غلیواز را با کبوتر چه کار باب قاف کا قدر جوهری جوهری داند ؛ قاضی برشوت راضی شود ؛ قرض مقراض
محبت است قهر درویش بر جان درویش ؛ قطب از جا نمی جنبد ؛ قلم اینجا رسید و سر بشکست باب کاف کا
کار امروز بفردا نباید گذاشت ؛ کار بکثرت است کالاے زبون بریش خاوند ؛ کجا آسمان و کجا زمین ؛ کردنی
خویش آمدنی پیش ؛ کس نگوید که دوغ من ترش است ؛ کس ندیدم که گم شد از ره راست ؛
ع کرم نما و فرود آ که خانه خانه تست ؛ باب گاف کا گربه کشتن روز اول ؛ گوشت خر دندان سگ

گریۂ وقت بہ از خندۂ بیوقت ع گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ع گردن بے طمع بلند شود ع گندم از گندم بروید جو ز جو ؛
باب لام کالذت تیشہ از کوہکن باید برسید ؛ لیلی را بچشم مجنون باید دید ؛ لعنت بکار شیطان باب میم
کامردہ بدست زندہ ؛ ملا شدن آسان ست انسان شدن مشکل ؛ مرگ انبوہ جشنی دارد ؛ مال عرب
پیش عرب ؛ مال مفت دل بے رحم ؛ مال نثار جان ست وجان نثار ابرو ؛ مومن موم دل کافر سنگدل ؛
مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب ؛ من آنم کہ من دانم ؛ مشتی نمونہ از خرواری ؛ مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید
بر کلہ خود باید زد ؛ مار گزیدہ از ریسمان پیچیدہ می ترسد ؛ مفت را چہ گفت ؛ ما بخیر شما بسلامت ع مرا بخیر
تو امید نیست شر مرسان ؛ ما را چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت ع ملک خدا تنگ نیست پای گدا لنگ
نیست باب نون کا نیکی بر باد گناہ لازم ؛ نیکی نیک را بدی بد را ؛ نیکی کن و بدریا انداز ؛ نام بلند بہ از بام
بلند ؛ نیم حکیم خطرۂ جان ؛ نیم ملا کاہش ایمان ؛ نقل کفر کفر نباشد ؛ نقل عیش بہ عیش ؛ نمک خوردن نمکدان
شکستن ؛ نیاز پیران حق فقیران ؛ نادان سخن گوید دانا قیاس کند ؛ نہ روی ماندن نہ مای رفتن ع ناز بران
کن کہ خریدار تست باب ہاے ہوز کا ہمت مردان مدد خدا ؛ ہر کہ خود را بیند خدا را نہ بیند ؛ ہر کہ بے
یار بود پیوستہ بیمار بود ؛ ہر کہ از دیدہ دور از دل دور ؛ ہر کہ از بان شیرین سزاوار تحسین ست ؛ ہر دردے را
دواے ؛ ہر فرعونے را موساے ؛ ہر کارے و ہر مردے ؛ ہر کہ دیر نیاید دل بستگی را نشاید ؛ ہنوز دہلی
دور است ؛ ہزار جواب یک خاموشی ؛ ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد ع ہمسایہ بد مباد کس را
ع ہر کسی مصلحت خویش نکو میداند باب یے کا یک نظرے خوش گذرے ؛ یک در گیر محکم گیر ؛ یکی را بگیر
دیگرے را دعوی کن ؛ یک نشد دو شد یک گر را دو فاختہ ؛ یک انار و صد بیمار ؛ یک سر ہزار سودا ؛
یکے نقصان مایہ دوم شماتت ہمسایہ ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید ؛ یک من علم را دہ من عقل باید ؛ یک
لقمہ صبح نہ در لقمہ شام ؛ یک لقمہ صباحے بہ از مرغ و ماہے ؛ یک یوسف ہزار خریدار ؛ یک بام و دو ہوا ؛
یار باقی صحبت باقی ؛ یکے آمد یکے رفت کجا سلیمان کجا تخت ع یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ باب تیسرا
دل چسپ نکتون اور نیک نصیحتون کی بیانمین اور داناؤن کے قول اور عجیب و غریب
نقلین اور حکایتین نکتہ علم کہ کوئی نعمت اور دولت اعلی تر اس سے نہین ہے کمینون اور نالایقون کو سکھانا ایسا ہے
کہ بیش قیمت موتی اور لعل شبچراغ کو کیچڑ اور سنڈاس مین پھینکدینا ہی نکتہ دولت کو جسقدر خرچ کیجیے کم ہوتی ہے
اور علم کو جسقدر دیجیے زیادہ ہوتا ہی نکتہ بزرگون نے کہا ہی کہ تین چیزین بغیر تین چیزون کی قایم نہین رہتی ہین علم

بے بحث کے اور مال بغیر تجارت کے اور ملک بغیر حکومت کے نکتہ علم اور ادب کے سکھانیکا وقت لڑکپن ہے
یعنے پانچ چار برس کے سن سے حد بلوغ تک نکتہ جو کوئی کھانا کم کھاوے اور کم سووے اور بغیر ضرورت کے
کوئی بات نہ کہے تو نور علم و حکمت سے دل اسکا روشن ہوتا ہے اور نیکبختی دونون جہانکی اسکو حاصل ہوتی ہے
بیت اندرون از طعام خالی دار ؛ تا درو نور معرفت بینی ؛ خواب و خور جز پیشہ انعام نیست ؛ خفتگان بہرہ
از انعام نیست ؛ اور کسی نے کہا ہے بیت گر خوری بیش پیل باشی تو ؛ کم خوری جبرئیل باشی تو ؛ نکتہ بد آدمی
احمقون کی تعریف کرنے سے نیک نہین ہوتا اور نیک آدمی دشمنون کے برا کرنے برا کہنے سے بد نہین ہوتا نکتہ
دل کو گھر خدا کا کہا ہے کسی کے دلکو رنج دینا خانہ خدا کو توڑنا ہے قطعہ دل بدست آور کہ حج اکبر است ؛
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است ؛ کعبہ بنیاد خلیل آزر است ؛ دل گذرگاہ جلیل اکبر است نکتہ عقلمند
کو چاہیے کہ اپنے تئین نادان جانے اور جو امر کہ نہین جانتا اسکے سیکھنے مین انکار نہ کرے قطعہ آنکس کہ
بداند و بداند کہ نداند ؛ اسپ طرب خویش بافلاک رساند ؛ وانکس کہ بداند و بداند کہ بداند ؛ آن ہم
خرک لنگ بمنزل برساند ؛ وانکس کہ نداند و بداند کہ بداند ؛ در جہل مرکب ابد الدہر بماند ؛ نکتہ حالت
غضب مین تحمل لازم ہے اور زیادہ غصہ والا قسم جانور سے ہے وقت درپیش ہونے حادثون اور تردد
کے صبر چاہیے اور وقت تونگری شکر چاہیے صبر سے دریا رحمت الہی کا جوش مین آتا ہے اور شکر سے دولت
روز بروز بڑھتی ہے نکتہ غرور مرتبہ کی بلندی سے ذلت کے گڑھے مین ڈالتا ہے اور عجز نشیب ذلت سے
عزت کے رتبہ پر پہونچاتا ہے عجز اللہ تعالی کی درگاہ مین مقبول ہے اور اہل عجز کے واسطے مہربانی خدا کی ہر وقت
شامل حال ہے پند اپنے کام کارساز حقیقی کے سپرد کر اور اپنی عقل اور زور اور تدبیر اور قدرت پر تکیہ نہ رکھ
پند اپنے عیبون سے آگاہ ہو اورون کے عیبون کیطرف نجا پند دوستون کے ساتھ مہربانی چاہیے
اور دشمنون کے ساتھ رعایت لایق ہے اسلیے کہ دوست محبت سے زیادہ ہون اور دشمن دشمنی سے باز
آئین بیت بشیرین زبانی و لطف و خوشی ؛ توانی کہ پیلے بموے کشی پند ہرگز جھوٹ نہ بول اور ماراستی کی
راہ نہ چل کہ جھوٹا ہمیشہ ذلیل اور بے اعتبار رہتا ہے پند لوگون کے ناموس پر بدنظری کر اسلیے کہ تیرے ناموس پر اور
لوگ خیال بد نہ کرین بیت گندم از گندم بروید جو ز جو ؛ از مکافات عمل غافل مشو ؛ نکتہ دنیا بدلے کا گھر ہے اگر تو
کسی کے ساتھ نیکی کریگا اور لوگ بھی تیرے ساتھ نیکی کرینگے اور جو بدی کریگا تو اور لوگ بھی تیرے ساتھ بدی سے پیش
آوینگے نکتہ جو کوئی اورون کے لیے راستے مین کنوان کھودتا ہے ایک روز خود بھی اسمین اوندھے منھ گرتا ہے نکتہ بزرگون

بزرگون نے کہا ہے جو کوئی باپ نہین رکھتا ہے سر پر سایہ نہین رکھتا ہے اور جو کوئی بھائی نہین رکھتا قوت بازو نہین
رکھتا اور جو کوئی عورت نہین جسم کا آرام نہین رکھتا اور جو کوئی کچھ نہین رکھتا وہ کچھ غم نہین رکھتا نکتہ جو کسی کو رنج پہونچا
تو چاہیے کہ اسکے بدلے سے غافل نہ ہو نکتہ پروردگار اکرم الاکرمین ہے اور اکرم الاکرمین وہ ہووے کہ جب
کسی کے گناہ کو بخشے پھر ہرگز کسی دوسرے کو اس گناہ مین گرفتار نہ کرے کہ یہ وہ ہی گناہ ہے جو مین نے فلان شخص کو معاف
کر دیا ہے نکتہ خدا تعالی کے حق کو نگاہ رکھہ کہ وہ تیرے حق کو اپنے حفظ اور امان مین رکھے اور وقت نرمی اور
آسانی کے اپنے تئین اسکا آشنا کر کہ تکلیف اور سختی مین تیرا ہاتھہ پکڑے اور جو تجکو کچھ حاجت پڑے سوائے
درگاہ الہی کے اور کسی سے آرزو نکر اور سوائے پروردگار کے اور کسی سے مدد نہ مانگ اور یقین جان کہ تمام عالم
کی خلق اس بات کے درپے ہون کہ تجکو نفع پہونچائین اور تیرے مقدر مین نفع نہو تو وہ ہرگز نہ پہونچا سکینگے
اور جو چاہین کہ تجکو کوئی مضرت پہونچائین اور حکم الہی اسکے واسطے نہین ہوا تو وہ ہرگز ممکن نہو نکتہ متفکری رہ
کہ کسی کی چیز طمع نکرے اور جو کچھ دیوین منع نکرے اور جو ملے تو جمع نکرے نکتہ جو بات کہ ذکر خدا سے خالی ہو فضول
ہے اور جو خاموشی کہ فکر سے خالی ہے سہو ہے اور جو نظر کہ خوف سے خالی ہے واہیات ہے نکتہ بہادر وہ ہے کہ
جو شخص کہ لایق رنج پہونچانے کے ہوا سکو رنج نہ پہونچاوے اور کسی کے رنجیدہ کرنے سے رنجیدہ نہو نکتہ
بدبخت وہ شخص ہے کہ اسکو علم دین اور عمل دین اور ہدایت عمل کی دین اور اخلاص ندین اور نیکون کے صحبت
مین راہ دین اور قبول دین نکتہ قصد اور ارادہ اس بات کا رکھہ کہ جو اس مقام پر پہونچے کہ جہان شادی اور غم نہو
لَیْسَ عِنْدَہٗ لَیْلٌ وَّلَا صَبَاحٌ وَّلَا مَسَاءٌ اندوہ اور شادی بیان حال ہے اور وہ بیان نیا پیدا کیا ہووے اور نئے پیدا
کیئے ہوئے کو ساتھہ قدم کے راہ نہین ہے نکتہ آدمی تین طرح کے ہین ایک تو اولیا یعنے دوستان خدا کہ انکا
باطن ظاہر سے بہتر ہے دوسرے عالم یعنے جاننے والے کہ ظاہر اور باطن انکا برابر ہے تیسرے جاہل کہ ظاہر
انکا باطن سے بہتر ہے نکتہ جو شخص کہ سات چیزون کو سات چیزون پر بالا رکھے وہ مردانہ ہے یعنے تونگری پر فقیری
کو مقدم رکھے دوسرے بھونک کو سیری پر فائق رکھے تیسرے عاجزی کو زبردستی سے بہتر جانے چوتھے خواری
کو عزت یعنے ارجمندی سے عزیز سمجھے پانچوین انکسار کو غرور سے اعلی جانے چھٹے غم کو بالا جانے شادی سے
ساتوین موت کو زندگی سے برتر سمجھے نکتہ سب لوگون سے وہ شخص بہتر ہے جو عبادت سب سے اول کرے اور
خلق خدا کو نفع پہونچائے اور کسی سے بدی نکرے اور کسی سے نیکی کی امید نہ رکھے نکتہ سب آدمیون سے دانا
اس شخص کو جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی سے غافل یعنے بیخبر نہو جاوے اور موت کو ہر دم اپنے نزدیک جانے

۴

اور جن لوگون سے اسنے نیکی کی ہووے اس نیکی کا ہرگز خیال نہ رکھے بالکلیہ اسکو بھول جاوے اور جن لوگون نے کہ اسکے ساتھ
بدی کی ہووے اسکو بالکل فراموش کرے نکتہ کہ جو کوئی اسکے ساتھ بدی کرے وہ اسکے بدلے مین نیکی کرے اور
جو کوئی اس سے قطع کرے وہ اس سے جوڑے اور جو لوگ اس سے ناامید ہوین انکے ساتھ احسان کرے نکتہ جسم
انسان کے تین حصہ ہین دل اور زبان اور ہاتھ پاؤن دل اسواسطے ہی کہ خدا کو واحد جانے اور زبان توحید
کی گواہی کے واسطے ہی اور ہاتھ پاؤن واسطے عبادت کی نکتہ اللہ تعالی تین گروہ کو دشمن رکھتا ہی اور تین گروہ کو نہایت
دشمن رکھتا ہے بدکار کو دشمن رکھتا ہی اور پیر فاسق کو یعنے بڈھے بدکار کو نہایت دشمن رکھتا ہی بخیل کو نہایت دشمن رکھتا
ہے اور امیر بخیل کو نہایت دشمن رکھتا ہے اور مغرور کرنیوالیکو دشمن رکھتا ہے اور فقیر مغرور کرنیوالیکو نہایت دشمن رکھتا ہے
تین فرقہ کو دوست رکھتا ہے اور تین فرقہ کو نہایت دوست رکھتا ہے پارسا کو دوست رکھتا ہی اور جوان پارسا
کو نہایت دوست رکھتا ہے اور سخی کرم کو دوست رکھتا ہے اور سخی فقیرونکو نہایت دوست رکھتا ہی اور
تواضع کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اور جو لوگ بزرگ تواضع کرتے ہین انکو نہایت دوست رکھتا ہے
نکتہ اگر چاہے تو کہ محبت اور عداوت اپنی کسی کے دل سے معلوم کرے دیکھ کہ تیرے دل مین اسکی محبت ہے
یا عداوت اس دلیل سے دریافت کر کہ القلب یہدی الی القلب عبارت اسی سے ہے نکتہ جو کوئی
کہ بے عیب ڈھونڈھے تو دوست اسکا کم ہووے اور جو شخص دوست کے ساتھ ہر بات مین غصہ کرے
تو دشمن اسکے بہت ہون اور جو کوئی دوستون سے یہ امید رکھے کہ فائدون کی حاصل کرنے مین اسکو اپنی ذات
پر مقدم رکھین ہمیشہ غمگین رہتا ہے نکتہ جو اپنے دوست کو دشمن کا مصاحب دیکھے تو چاہیے کہ اپنے دل پر گرانی
نہ لاوے اسلیے کہ اگر دوست معتبر ہے تو مضرت کا خواستگار ہرگز نہوگا اور جو اس پر دوست ہی خیال خیانت کا
ہے تو ایسے دوست کو دشمن کے حوالے کرنا چاہیے نکتہ دو دشمن کے درمیان مین ایسی بات نہ کہ اگر وہ دوست ہو
جاوین تو پھر شرمندہ نہووے تو اور جو بھید کہ تیرا ہو دوست سے نہ بیانکر اسواسطے کہ کبھی وہ دشمن ہوجاوے اور
دشمن سے ہر ایک امر مین بدی نکر شاید کہ کبھی وہ دوست ہوجاوے نکتہ یاران موافق اور دوستان صادق سے
یاری اور دوستی کر یاران کینہ اور کاسنہ کی دوستی اور یاران بیالہ و نوالہ کی یاری کو پائداری ہرگز نہوی نکتہ دوستون
کی تین فرقے ہین ایک دوست دوسرے دوست دوست کا تیسرے دشمن دشمن کا اور دشمنونکی بھی تین گروہ ہین
دشمن تیرا اور دشمن دوست کا اور دوست تیرے دشمن کا نکتہ دوست بسبب ظلم کے دشمن بن جاتی ہین اور دشمن
احسان اور مروت سے دوست ہوجاتے ہین اگر طاقت اسکی نہین رکھتا کہ دشمنون کو بسبب احسان اور مروت کے

دوستون کے زمرہ مین لاوے تو چاہیے کہ دوستونکو برے کامون سے اپنا دشمن نہ بنا نکتہ جسکے ساتھہ مین تجکو
صحبت اور جالسہ کا اتفاق نہ پڑا ہو اس سے گرہ دوستی کی نہ باندھہ کہ نہ آزمائے ہوے کو دوستی مین نہ لینا چاہیے
نکتہ بدترین خلق وہ شخص ہے کہ لوگون کو اپنا دشمن کرے اور لوگ اسکو دشمن جانین اور آزار دینا لوگون کا روا رکھے
اور قصور کسیکا نہ معاف کرے اور عذر نہ قبول کرے نکتہ وہ شخص نہایت احمق ہے کہ جو کوئی دوست
صاحب لیاقت بہم پہونچے اسکی دوستی کے حقوق کی رعایت نہ کرکے اسکو اپنے سے رنجیدہ اور متنفر
کرے نکتہ دوست صادق وہ ہے جو تیرے عیبون پر مطلع ہوا سکے ظاہر کرنے مین کوشش نکرے اور جو
تیرے ہنر پر واقف ہوا ایک کو دس نہ ظاہر کرے اور جو تیرے ساتھہ احسان کرے پھر اسکو دل مین یاد
نہ رکھے اور جو تجھسے نفع اسکو پہونچے نہ بھولے اور جو تجھسے کوئی خطا دیکھے تیرا گریبانگیر نہو اور جو عذر کرے تو
اسکو قبول کرے نکتہ بہادرون کی بہادری لڑائی کے وقت دیکھنا چاہیے اور دیانت اہل امانت
کی وقت لین دین کے اور محبت زن و فرزند کی فاقہ اور تکلیف کے دنون مین اور کیفیت دوستونکی حالت
تنگی اور ناداری مین نکتہ بیمار کو جب تک صحت کامل نہین ہوتی مزہ کھانیکا نہین پاتا اور عاشق جب
تک دولت وصال کو نہین پہونچتا آرام نہین پکڑتا اور آدمی جب تک دشمن سے بیخوف نہوے دم
بھر آرام کے نہ مارے نکتہ دشمن جب سب مکرون سے عاجز ہوتا ہے سلسلہ دوستی کا اٹھاتا ہے اسوقت
لباس دوستی مین ایسے کام کرتا ہے جو کسی دشمن سے نہو سکین نکتہ وہ شخص عقلمند ہے کہ اگر تمام جہان اسکی دشمنی
پر آمادہ ہو وہ کسی کے ساتھہ دشمنی نہ کرے نکتہ جو شخص برا کہنے والا اور ترش روی اور بد خصلت ہوتا ہے
سب آدمی اسکو دشمن سمجھتے ہین اور جھوٹھہ نہین بولتا اور وعدہ جھوٹھا نہین کرتا اور آدمیون کو نہین ستاتا
سب لوگ اسکو دوست رکھتے ہین نکتہ بعضے دوست بمنزلہ غذا کے ہین کہ بغیر ان کے چارہ ہی
نہین اور بعضے بمنزلہ دوا کے ہین کہ کبھی کبھی انسے حاجت پڑتی ہے نکتہ اگر دنیا سے ہاتھہ اٹھاوے تو چاہیے
کہ دل طرف دوستی کے نہ لاوے اسلیے کہ حق سبحانہ تعالی تیرے ہاتھہ سے اسقدر دنیا کا ترک کرنا نہین چاہتا
ہے جسقدر تیرے دل سے ترک دوستی دینا چاہتا ہے نکتہ بیبخت دوست سے ربط بڑھاوے اور دوست
بدکار سے بھاگے اسواسطے کہ بداعمالی کی تجکو صلاح دیگا اور دوست نیکوکار اعمال پسندیدہ کی طرف
رجوع کریگا نکتہ عقلمند کو لازم ہے کہ اگر دیکھے کہ یہان لڑائی ہوگی تو وہان سے گریز کرے اور جو دیکھے
کہ صلح کا سامان ہے تو وہان ٹھہر جاوے اسلیے کہ وہان گزر ہے اور یہان لطف ہے نکتہ دوستی نہین بڑھتی مگر تواضع سے

اور مراد کو نہین پہونچسکتا مگر صبر سے اور بادشاہی نہین کرسکتا مگر عدل سے نکتہ اگر دیکھے تو کہ فوج دشمن مین
تفرقہ پڑا ہے تو خاطر جمعی سے رہ اور جو دیکھے کہ فوج دشمن جمع ہوئی ہے تو پریشانی سے اندیشہ کرنا نکتہ دو شخص ملک
اور دولت کی دشمن ہین بادشاہ غضبناک اور زاہد بغیر علم کا نکتہ تین شخصونکو بغیر تین چیزون کی گذارہ نہین
بادشاہ کو قہرناکی سے اور وزیر کو امانت داری سے اور رعیت کو تابعداری سے نکتہ چار چیزسے چار چیزین
پیدا ہوتی ہین شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور چپ رہنے سے سلامتی اور بخشش سے سرداری اور
قہرناکی سے بیخوفی نکتہ چار چیزین بادشاہت کو نقصان رکھتی ہے ادنی لوگون کے سامنے سننا اور ذلیل لوگون
سے صحبت رکھنا اور عورتون سے مشورہ کرنا اور مفسدونکو فساد کی اجازت دینا نکتہ بادشاہ کو چاہیے کہ چار شخصونکو
تربیت کرے اور اپنی صحبت مین بلایا کرے وزیر دانا کو منشی راست قلم کو اور شاعر خوش بیان کو اور نجومی
کامل کو اور مصاحب جامع فنون کو اور طبیب زیرک دانا کو نکتہ بادشاہ کے واسطے سخی اور بہادر اور عادل
ہونا بہترین صفت ہین اور نامردی اور بخل اور ظلم بدخصلتین ہین نکتہ قرفون کا فساد نہین چیزون سے ہی بادشاہ کو
فساد ظلم سے اور عالمون کا فساد لالچ سے اور فقیرون کا فساد فکر سے نکتہ تین قسم کا آرام ہے دین کا آرام
اور مال کا آرام اور جسم کا آرام دین کا آرام پرہیزگاری مین ہے اور مال کا آرام حق کے ادا کرنمین اور محتاجونکی
ساتھ رعایت کرنے مین اور جسم کی آسایش نگاہ رکھنا اعتدال کا غذا اور جماع مین ہے نکتہ چار چیزین مرد کی
پشت کو توڑتی ہین بہت دشمنونکا ہونا اور بہت قرض کا ہونا اور بہت فرزندون کا ہونا اور زن نالایق
کا مصاحب ہونا نکتہ چار چیزین دلیل بزرگی ہین علم کو عزیز رکھنا اور بد کو نیکی کرکے دفع کرنا اور غصہ کا
کھانا اور جواب باصواب دینا نکتہ چار چیزین دلیل نادانی کی ہین آپسے جو زیادہ دانا ہو اس سے لڑنا
اور ناآزمودہ کا اعتبار کرنا اور عورتون کے مکر سے غافل ہونا اور لڑکون کے ساتھ صحبت رکھنا نکتہ جو
ساتھ عذر کرے تو ماننا چاہیے اور جو کوئی ادب سکھاے تو اخذ کرنا چاہیے جسکو تعلیم ادب کردین اور
وہ نہ سیکھے تو حیوان ہے اور جس سے عذر کرین اور وہ نہ مانین وہ شیطان ہے نکتہ عقلمند کو دو آدمیون پر
افسوس آتا ہے ایک قابل کہ لیاقت تحصیل علم رکھتا ہو اور کسب کمال نکرے دوسرا ناقابل کہ کسب کمال
کے درپے ہو نکتہ جو شخص کہ لائق ہو اسکو تربیت کرنا چاہیے اور نالائق کو ہرگز تربیت نہ کرے اسلیے کہ
لائق کو تعلیم نکرنا ظلم ہے اور نالائق کو تربیت کرنا جہل ہے نکتہ جو حوادثات دنیا سے رنج و مشقت صادر ہو تو
چاہیے کہ توبہ کرے اور رجوع بحق کرے اسلیے کہ جو کوئی تادیب دنیا سے راہ صواب کی حاصل کرلیا تو غذا

آخرت مین گرفتار ہوگا نکتہ محبت دنیا اور عقبی سے جبتک دلکو پاک نہین کرتا محبت پروردگار عالم کی دلمین
جاگیر نہین ہوتی ہے اسواسطے کہ بوئی ہوئی زمین مین تخم نہین بوتے اور لکھے ہوے کاغذ پر نہین لکھتے نکتہ دنیا
کی راحت بجلی کی روشنی کیطرح محض بے ثبات ہی اور دنیا کی محبت کو مثل تاریکی ابر کے بقا نہین ہے نعمت دنیا
کے قاعدون سے محبت نہ کرنا چاہیے اور نہ رنجہاے دنیا کی سختیون سی غم کھانا چاہیے نکتہ دنیا مین انسان کی
حقیقت مثل ایک سوار کے ہے کہ گرمی کے موسم مین کسی درخت کی سایہ مین ایک لمحہ ٹھہرے اور بعد ایک ساعت
کے اس درخت کو چھوڑ کر اپنی راہ لے نکتہ تعجب ہے ان لوگون سی باوجودیکہ خوب جانتے ہین کہ عقبی دنیا سے بہتر ہے
دنیا کے عوض مین دین اپنا فروخت کرتے ہین اور یقین جانتے ہین کہ اللہ تعالی بندے کا ضامن رزق ہے اور
محنت و مزدوری پر اعتماد رکھتے ہین اور یہ بھی سمجھتے ہین کہ موت سے چارہ نہین ہے لیکن محض غافل و بیخبر زندگی
بسر کرتے ہین نکتہ علم زیور ہے اور نسب جمال ہے جسطرح کہ خوبصورت کو زیور اچھا معلوم ہوتا ہی علم شرفا کو
نہایت درجہ زیبا و سزاوار ہے یعنے علم جوہر شرافت ہی نکتہ چار چیزین انسانکو تباہ کرتی ہین سردارون کو بخل
یعنی خست اور عالمون کو شک اور عورتون کو بے شرمی اور مردون کو دروغ گوئی نکتہ چار طرح کی آدمی ہین
لئیم کہ نہ آپ کھاے نہ دوسرے کو کھانے دے بخیل کہ آپ تو کھاے لیکن دوسرے کو نہ کھانی دے تیسرے سخی
کہ آپ بھی کھاے اور دوسرے کو بھی دیوے چوتھے کریم کہ آپ نہ کھاے اور اورون کو کھلای نکتہ رتبہ عالی پر
بڑی سختیون سے پہونچنا ہوتا ہے اور ذرا سی بات مین مرتبہ عزت سی گر جاتا ہی جسطرح سے بڑا بھاری پتھر کہ
نہایت مشکل سے بلندی پر چڑھتا ہے اور ایک اشارے مین زمین پر گر جاتا ہے نکتہ مرد کو لازم ہی کہ ہر روز
صبح کو اٹھکر آئینہ دیکھے اگر شکل اپنی بہتر دیکھے تو اپنی خصلت کو نیک کرے اسواسطے کہ دونون نیک ہو جاوین
اور جو شکل اپنی بد دیکھے تو عادت اپنی نیک کرے اسلیئے کہ دو برائیان جمع نہو جائین نکتہ زشت رو برے
قول و فعل سے پرہیز لازم ہی اسواسطے کہ برائیون کا حامل نہو اور خوبصورت آدمی کو دامن خلق کا برائیون کے
لوث سے نگاہ رکھنا ضرور ہی کہ جامع خوبیون کا رہی نکتہ اگر تمام جہان کی نعمتونکو لقمہ بنا کر محتاجون کو کھلا دی تو وہ صرف بیجا
نہین ہے بلکہ وہ صرف بجا ہی جو امورات غیر مرضی پروردگار مین خرچ کرے نکتہ تین چیزونکی قدر تین شخص جانتی ہین قدر جوانی کی بوڑھے
جانتے ہین اور قدر صحت کی بیمار اور قدر نعمت کی محتاج نکتہ محتاج کو لازم ہی کہ فاقہ اور تنگدستی مین گریہ و زاری نکرے
بلکہ صبر اختیار کرے اسواسطے کہ جسطرح لذت دنیا سے بے بہرہ رہا ہے اسیطرح بوجہ بی صبری کی لذائذ عقبی سے بھی
محروم نرہے نکتہ چار چیز کی افراط کا انجام ہلاکت ہی جماع اور شراب اور قمار اور شکار نکتہ ہر شخص جب تک

زندہ ہی پاک ہی اور جب مرجاتا ہے جسم خاکی پلید ہوجاتا ہی لیکن نفس کہ جبتک زندہ ہی پلید ہے اور جب مرجاتا
ہے اور جب مرجاتا ہے پاک ہوجاتا ہے نکتہ چیز کہ بڑھتی ہے اور گھٹتی ہے نور تمر کا ہی اور بڑھتی ہے اور گھٹتی
نہین ہے وہ حرص مردم ہے اور جو کہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی مقدر کی روزی ہے نکتہ حکماء ہند کہا ہی کہ دوستی کے
چار درجے ہین درجہ اول یہ ہے کہ دوست کی گھر جاے اور دوست کو اپنے گھر لاے جب اسمرتبہ کو پہونچے تو چوتھائی
دوستی حاصل ہووے درجہ دوسرا یہ ہے کہ دوست کی گھر کچھ کھاے اور دوست کو اپنے گھر کچھ کھلاے جب یہان
تک پہونچے تو نصف رتبہ دوستی حاصل ہووے تیسرا درجہ وہ ہے کہ دوست کو کچھ دیوے اور جو دوست کچھ
چیز دیوے اسکو لے لیوے جب اس رتبہ کو پہونچ جاے تو تین حصہ دوستی حاصل ہووے درجہ چوتھا وہ ہے
کہ اپنے راز دل سے دوست کو آگاہ کرے اور دوست بھی اپنے دل کے بھید کی اسکو اطلاع دے جب اسمرتبہ
پر پہونچے تو تمام دوستی حاصل ہوگی اور اس بڑھکر مرتبہ دوستی کا نہین ہے قول حکماے ہند دنیا تین چیزون
سے اچھی گذرتی ہے بیفکری اور توانگری اور صحت جسمی اور تین چیزون سے بری گذرتی ہی خوف اور محتاجی
اور بیماری سے اور کہا ہے کہ مہمانی تین قسم کی ہے اور سوا اسکے تکلیف ہی تمام مہمانی وہ ہے کہ کوئی شخص
موافق مقدور اپنے کے کسیکو زر نقد بھیجے اسلیے کہ وہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کرے اور نصف مہمانی وہ ہی کہ جنس
اور لوازمہ بھیجدے اسلیے کہ وقت خواہش کے جو کچھ اسکے مرغوب طبع ہو تیار کرلے اور چوتھائی مہمانی یہ ہی کہ میزبان کھانا پکا
کر گرم یا سرد مہمان کے گھر بھیجدے خواہش یا بغیر خواہش کے کھانا اسکو اختیار ہی اور علاوہ اسکے اور جو کچھ ہے وہ تکلیف ہے
یعنے عزیز کے گھر جانا اور اسکے کہنے سے بیٹھنا اور رکھانا اور سونا نکتہ حکماے ہند کہا ہی کہ وسعت معیشت کی مانع
چھ چیزین ہین اول کاہلی دوسرے عورتون سے بہت رغبت رکھنا تیسرے ہمیشہ بیمار رہنا چوتھے وطن کی بہت
الفت رکھنا پانچوین بڑے رہنا چھٹے خوف نکتہ جسمین یہ چھ صفتین ہون وہ شخص قابل دوستی کی ہی اول یہ کہ عیب
پر مطلع ہو کر اسکو مخفی کرے اور ہر گز ظاہر نکرے دوسری یہ کہ جو کچھ ہنر سن لیوے تو بہوت سا اظہار کرے
تیسری یہ کہ اگر کسی پر احسان کرے تو کسی وقت اس احسان کا نام زبان پر نہ لاوے چوتھی یہ کہ اگر کسی سے وہ اپنا نفع
اور احسان ملاحظہ کرے تو اپنی عمر بھر اس احسان کو فراموش نہ کرے پانچوین یہ کہ اگر کسی سے کچھ جرم
دیکھے تو اسکا خیال نہ کرے چھٹی اگر کوئی کچھ عذر کرے تو اسکو قبول کرلیوے جو شخص ان صفتون سے
موصوف ہو وہ لائق اسکے ہے کہ اس سے دوستی کرے حکیمون سے منقول ہے کہ جو کوئی شخص باتون کے
تو علم اور جہل اسکا ظاہر ہووے اور جو خاموش بیٹھا رہی تو شناخت اسکی دشوار ہی حکماء کہا ہے کہ جو شخص خود عیب دا

ہوتا ہے وہی اورونکی عیب جوئی کرتا ہے پس عیب جوئی شیوہ عیب دارونکا ہی اور عقلمند وہ ہی کہ وقت ضرورت
کے بات کہی اور فضول گوئی سے زبان کو بچاے اور خوش نصیب وہ ہے کہ اورونکی حال سے عبرت کرے اور بد
نصیب وہ ہی کہ اور شخص اسکے حال سے عبرت کرے کسی بزرگ سے پوچھا کہ رنج و ملال کسکو زیادہ تر ہوتا ہی اسنے جواب
دیا کہ جو کوئی بدخصلت ترین خلائق ہو حکیم بو علی سینا کہتا ہی یہ دس عادتین معدن تمام نیکیونکی ہین اول سچ
بولنا راہ خدا مین دوسری انصاف تیسری قہر و غضب اپنے نفس پر چوتھی عالمونکی ساتھ صحبت رکھنا پانچوین
بزرگونکی آبرو کرنا چھٹی چھوٹون پر شفقت و مہربانی کرنا ساتوین دوستونکی ساتھ موافقت رکھنا آٹھوین دشمنون
سے حلم رکھنا نوین فقیرونکی ساتھ بخشش کرنا دسوین جاہلونکو نصیحت کرنا عقلمند سے منقول ہی کہ اگر تیرے
ہزار دوست ہون تو کم سمجھ اور جو ایک دشمن ہو بیشمار جان پس لازم ہے کہ تھوڑی سی بات مین دوست کو آزردہ
خاطر نکر بلکہ اگر کوئی خطا بھی اسکی دیکھے تو درگذر کر مقالات حکیم سولون دوست وہ ہوتی ہین کہ جسوقت ملاقات
باہمدگر ہو تو ایک دوسرے کو باہم گرامی اور باحترام رکھے اور جو علیحدہ ہون تو نیکی اور نیکنامی سے یاد کرین اور دنیا
مین بہت تحفہ اور نادر چیز انسان جو بہم پہونچا دے وہ دوست اخلاص مند ہی عبداللہ بن مقفع سے کسی نے
دریافت کیا کہ اپنے دوست کو تم دوست رکھتے ہو یا اپنے خویش کو اسنے جواب دیا کہ خویش کے دوست کو کسی
حکیم سے دریافت کیا کہ برادر بہتر ہے یا یار اسنے کہا کہ برادر اگر یار ہو تو بہتر ہے ایک حکیم کہتا ہی کہ دوست
وہ ہووے جو ہوا و ہوس مین تیرا مخالف ہو اور پیروی عقل مین تیری متابعت کرے جناب امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام فرماتی ہین عاجز ترین مردم سے وہ شخص ہے کہ جو دوست نہین رکھتا ہی اور جو کوئی
دوست بہم پہونچاتا ہے تو تھوڑے سے ملال مین اسکو چھوڑ دیتا ہے کسی حکیم نے کہا کہ بنیاد دوستی کی جو مستحکم ہووے
تو ادب و لحاظ کی شرط درمیان سے اٹھ جاتی ہے ایک حکیم سے کسی نے دریافت کیا کہ محبت کیا چیز ہے
اسنے کہا وہ چیز ہے کہ نیکی سے زیادہ ہو اور ظلم سے اسمین نقصان نہ آوے ایک حکیم نے کہا کہ دوستی کی بنیاد
استحکام نہین قبول کرتی مگر تواضع سے اور مراد نہین پہونچ سکتی مگر صبر سے کسی حکیم نے کہا ہے یگانی اس زمانے
کے مثل چشم ابرو کی ہین آنکھین باوجودیکہ نزدیک تر ہین مگر ایک دوسرے کو دیکھ نہین سکتین اور ابرو باوصف
اسقدر پیوستگی کے آپسمین کجی رکھتے ہین حکیمون نے کہا ہے کہ انسان تین قسم کے ہین ایک عاقل دوسرے نیم عاقل
تیسرے نادان اور جاہل عاقل وہ ہی کہ قبل از وقوع واقعہ یعنے کسی صدمہ کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی فکر کرکے اسکی حقیقت سے
آگاہ ہو جاے اور اسکے دفع کرنیکا علاج سوچے اور جسکو اور لوگ آخر مین کرتے ہین وہ اسکو پہلے ہی کرلے دوسرے

نیم عاقل وہ ہی کہ جب کوئی بلا ہویدا ہو یا کوئی فساد ظاہر ہوا پنے دل کو مستقل رکھکر وہم اور خوف اور نامردی اور بیقراری
اپنے پاس نہ آنے دے اور بامردی عقل و تدبیر سے اپنے تئین اس گرداب بلا سے کنارۂ نجات پر پہونچادی نیسرے نادان
وہ شخص ہے کہ وقت پیش آمی حادثے مضطر و پریشان ہوجاے اور اسکے دفع کرنیکی فکر و تدبیر سے عاجز ہوکر صحرا
حیرانی اور بیدلیشانی مین سرگردان رہے حکیم سقراط سے منقول ہی کہ بہترین امورات سی تین چیزین ہین
اول وہ کہ اپنے دشمن کو دوست کرے دوسرے یہ کہ نادان کو تعلیم اور تربیت سی دانا کردی تیسرے وہ کہ
اہل فسق و فجور کو پند نصیحت کرکے صلاح اور نیکی کی راہ پر لاوے کسی نے سقراط سے پوچھا کہ کیا چیز بہت نزدیک
ہے اسنے کہا موت پھر پوچھا کیا چیز بہت دور ہے کہا برا نا امید کا پھر اس سے پوچھا کہ کونسا شخص لائق محبت کے
ہی کہا مرد عاقل باریک بین کہ نیک عقل رکھتا ہو اور دریافت کیا کہ کیا چیز قابل تعجب کے ہی کہا وہ عقلمند جو بسبب
بے مقصدی کے افسوس کرے حکیم سقراط نے وقت مرگ اپنے شاگردونکو وصیت کی کہ ان نصیحتون کو یاد رکھنا
اور انپر عمل کرنا اول یہ کہ صبر اختیار کرو اور حرص دنیا چھوڑو دوسری یہ کہ وقت زیادتی نعمت کے پروردگار عالم کی
نعمتون کا شکر بجالاؤ اور تکلیف کی وقت صبر اختیار کرو اسلیے کہ صبر کنجی ہے واسطے کھولنے تمام کاموں کی تیسری یہ کہ
جب کوئی حادثہ واقع ہو اپنے دلونکو قوی رکھو اور بے استقلالی کو دخل نہ دو اسلیے کہ استقلال سے کام اچھی طرح
انجام پاتا ہی چوتھی یہ کہ ہر ایک کام کو ادنی اور کمتر نہ تصور کرو اسواسطے کہ جو کام اپنے کمال کو پہونچ جاتا ہی وہ قابلیت
بزرگی کی رکھتا ہی پانچوین دوستان باخلاص کے انتظام کار سے غافل نہ ہو چھٹی یہ کہ دوستون سے ایک دفعہ
اپنی دوستی و محبت کا اظہار نکرو اسواسطے کہ جسوقت تم سے دوستی مین کچھ تغیر دیکھیں گے تو وہ دوست دوستی
کو تمھاری دشمنی تصور کرینگے ساتوین یہ کہ اپنی زبان کو نگاہ مین رکھو یعنے جنگ کی باتین زبان زد نکرو کہ اس
صورت مین سلامتی بر کنار ہے اور یہ بھی حکیم سقراط سے منقول ہے کہ موت مثل نیر کے ہی کہ کمان سی چھوٹکا جاتا ہے
اور زندگی برابر پہونچنے تیر کے ہی کہ طرفۃ العین مین پہونچ جاتا ہے اور خوشی جلد رو ہی اور رنج برمین آتی ہی اور رنج
جلد آنیوالا ہی اور دیرپا ہے اور جو شخص کہ عفت اور پرہیزگاری نہین رکھتا ہی ہرچند کہ عقلمند ہو مگر عقل اسکی کمال
کو نہین پہونچتی پس عاقل کامل وہ شخص کہ عفت اور پرہیزگاری رکھتا ہو اور اس سے پرہیز کرو جو شخص بیباکانہ اپنا عیب
فخریہ برسر مجلس لوگون کی سامنے بیان کرے اور اپنے گناہونکو شمار کرے اور مقبول خدا وہ شخص ہے کہ جو خیالات
فاسد اسکے دلمین گذرین انکو پسند نکرے اور اپنی عقل کے زور سے انکو رد کرے اور فرمایا ہی کہ مجلس مین خاموش
بیٹھنا چاہیے اور زبان کو نگاہ رکھو ان لوگونکی سامنے جو اس فکر مین ہون کہ تمھاری سنکر یاد کرلین اسلیے کہ ایک

کہ ایک روز ان باتونکو سبب جنگ قرار دیکر تم سے مباحثہ اور لڑائی کرین اور بحث اور مزاح اور فضول باتین کم کرنا چاہیے
اور یہ بھی اسنے کہا ہی کہ حکمت اور ایمان خدا ہی تعالی کے نزدیک یکسان ہی اور کوئی شخص عادل نہین ہوسکتا تاوقتیکہ
در خدائے تعالی کا اسکے دلمین نہ پیٹھے اور جو کسی نیک امر کا خیال تمھارے دلمین گذرے تو اسپر جلد عمل کرنا چاہیے ایسا
نہو کہ گمان بدمی کا اس فعل نیک سے تمکو باز رکھے اور جو فعل بد کا خیال تمھارے دلمین گذرے تو اسپر عمل کرنیمین تامل کرنا
چاہیے شاید کہ دل تمھارا اس سے نفرت کرکے نیکی کی طرف رجوع کرے اور آدمی کو چاہیے کہ اپنے دلمین غور کرے اور
سمجھے کہ کونسا کام بہتر اور افضل ہی پس جس کام کو بہتر دیکھے اسمین مشغول ہووے اور انجام دے اور یہ بھی اسنے
کہا ہی کہ کسب حلال سے تحصیل مال کرنا اور محتاجون اور مسکینونکو نفقہ پہونچانا بہترین خصائل سے ہی اور وقت قہر و غضب کے
اپنی زبان اور ہاتھون کو فحش بکنے اور لوگون کے آزار پہونچانے سے نگاہ رکھے اور جو شخص کہ تمھارے عیبون سے تمکو مطلع کرے
اسکو تم نہایت عزیز اور گرامی رکھو اور جو شخص کہ تمھاری جھوٹی تعریف کرکے تمکو مغرور کرے اس سے ہرگز التفات نکرو اور
سب سے سلطنت یہ ہے کہ آدمی اپنی خواہشون پر غالب ہو اور معرفت الہی مین وہ شخص کامل ہے جس سے دشمن بخوف ہین
نہ یہ کہ دوست اسکے خوفناک ہون اور بے آبروئی سے جو انعام اور حظ حاصل ہوا سکو عزیز اور گرامی نہ رکھے اسواسطے
کہ حرمت اور آبرو جو تونے فروخت کی ہے وہ ہے اس سے بہتر کہ تو خریدا ہے یحیی ابن معاذ کہتے ہین کہ کلام صحیح زبان
فصیح سے بہترین چیز ولکا ہی اور کسی عالم سے دریافت کیا کہ بلاغت کیا چیز ہے کہا کہ اہل علم اور خاص لوگ جس سے راسکھنی
اور عوام الناس اوسکے سمجھنے سے عاری ہون مولانا شمس الدین قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ اکثر آدمی بسبب سستی اور
کاہلی کے آج کے کام کو کل پر موقوف رکھتے ہین اور نہین سوچتے کہ آج کا دن بہ نسبت کل کے روز کے فردا ہی آج ہمنے کیا
کیا ہی جو کل کرینگے نوشیروان بادشاہ کے سوال اور اسکے وزیر حکیم بزرجمہر کے جواب سوال پروردگار سے
کیا مانگنا چاہیے جواب صحت اور تندرستی دوجہان کی سوال سلوک کیا چیز ہے جواب خدا کی کامونکو مقدم جاننا
اور بندگان الہی پر مہربانی کرنا سوال کس طرح زندگی بسر کرنا چاہیے جواب خوشی اور کم آزاری کے
ساتھ مین سوال کس کام مین اپنی عمر صرف کرنا چاہیے جواب علمون کے حاصل کرنے مین
سوال علم کیا نتیجہ دیتا ہے جواب صاحب علم ادنی سے اعلی ہوجاتا ہے اور فقیر سے امیر بن
جاتا ہے سوال راہ راست کیونکر معلوم ہوتی ہے جواب روشنی علم سے سوال دنیا کسکو
کہتے ہین جواب جو کہ عقبی مین کام نہ آوے سوال راہ سلوک کی روشنی کیا ہی جواب اپنے نفس
پر غالب ہونا سوال نفس کس تدبیر سے معلوم ہوتا ہے جواب خلاف نفس کام کرنا سوال عزت

کس چیز سے زیادہ ہوتی ہے جواب کم سخنی سے سوال سب سے زیادہ کس کے ساتھ نیکی کرنا چاہیے جواب
ماں باپ کے حق مین سوال بدی کس کے ساتھ کرنا چاہیے جواب اپنے نفس کے ساتھ سوال خوشنودی
پروردگار کس چیز سے حاصل ہوتی ہے جواب والدین کی خدمت کرنے سے سوال کونسی نیکی مقبول بارگاہ
کبریائی ہے جواب اپنے ماں باپ اور اولاد اور قوم اور کنبہ سے نیکی کرنا سوال حق تعالی کے نزدیک کون سی
بدی بدتر ہے جواب اپنی اولاد کے حق مین بد دعا کرنا اور کم زورون پر ظلم روا رکھنا سوال کس دلیل سے نیکبخت
پہچانا جاتا ہے جواب تین دلیلون سے طلب علم سے از رخشش اور شگفتہ روئی سے سوال بہت بہتر کونسی
کونسی ہین جواب عالمون اور حکیمونکی صحبت مین بیٹھنا اور کچھ انسے حاصل کرنا سوال مرد عارف کی کیا نشانی
ہے جواب جو کسی کے دربے آزار نہو سوال کم آزاری کسطرح حاصل ہوتی ہے جواب کل مخلوقات سے اپنے تئین کمتر
جانے سوال یہ صفت کسطرح حاصل ہو جواب حکیمون اور عالمون کی صحبت کی برکت سے سوال فقیری مین کیا چیز
اختیار کرے جواب رضامندی خدا کی سوال عبادت الہی کی طرف دل کسطرح مائل ہوتا ہے جواب موت کے یاد
رکھنے سے سوال کس چیز سے دل سیاہ ہوتا ہے جواب مال دنیا کی محبت سے سوال روشنی دل کی کس
طرح حاصل ہو جواب دنیا کی محبت اور اسکی لذتون کے چھوڑ دینے سے سوال دنیا مین کسطرح رہنا چاہیے
جواب مثل مسافر کے کہ سرائے مین ٹھہرے جب رات گذر جاے تو صبح کو کوچ کرے سوال کون سی چیز جان سے
زیادہ عزیز ہے جواب مومن کو دین کا فکر دوسرے سوال آدمی کی بھلائی اور برائی سے کسطرح آگاہ ہونا چاہیے
جواب وقت معاملے کے سوال کیا چیز ہے کہ سچ ہو لیکن جھوٹ معلوم ہو جواب بیان زور جوانی کا عہد پیری مین
اور ذکر عیش کا فقیری مین سوال یار کسطرح پہچانا جاتا ہے جواب وقت حاجت کے یار اور غیر معلوم ہو سکتا ہے
سوال فرزند ناخلف کیسا ہوتا ہے جواب مثل چھوٹی انگلی کے کہ اگر اسکو کاٹیے تو درد معلوم ہوتا ہے اور اگر چھوڑ دیجیے
تو عیب ہو سوال مرد اور عورت مین کیا فرق ہے جواب زمین آسمان کا فرق ہے یعنے جبتک آسمان سے نہین برستا زمین
پر نہین جمتا سوال مسافر اچھا ہے یا مقیم جواب مسافر حکم آب روان رکھتا ہے اور مقیم مثل آب بستہ کے ہے سوال
گناہونکی کیا دوا ہے جواب توبہ کرنا سوال امیرون کے واسطے کونسا عمل بہتر ہے جواب محتاجونکو کھانا کھلانا اور
مہمانونکی خاطر کرنا سوال تمام وظیفون مین سے کس وظیفہ کا ورد چاہیے جواب خدا کا نام لینا اور موت کو
یاد کرنا سوال رزق کیا چیز ہے جواب جو کچھ تجکو حاصل ہو سوال وہ کون سا شخص ہے کہ جس
جگہ جاے اسکو دوست رکھین جواب صاحب ادب سوال سونا اچھا یا جاگنا جواب ظالم کے واسطے

سونا اور عادل کے واسطے بیداری سوال وہ کون شخص ہے کہ اگر سو عیب رکھتا ہو تو اسکو عیب دار نہین کہتے
جواب مرد سخی ہے سوال کے چیزین ہین جو غم کو دور کرتی ہین جواب دو چیزین ہین ایک تو موافق مزاج رفیق
کا ہونا دوسرے دوستان صادق کا منھ دیکھنا سوال عقلمند مرد کون ہے جواب وہ ہی جو مخالفت دنیا سے رنجیدہ
اور دل تنگ ہو سوال عالی ہمت کون ہی جواب وہ ہی جو نعمت دنیا سے دست کش ہو کر نعمت عقبی قبول کرے
سوال کونسا مرض ہی جسکی دوا سے طبیب عاجز ہوتا ہے جواب بیوقوفی اور حمق ہے سوال کونسا کام کرنا چاہیے
جو اہل دنیا کے شر سے امن و امان مین رہے جواب با دوستان تلطف و با دشمنان مدارا سوال وہ کیا چیزین ہین
کہ زندگی سے بہتر اور مرگ سے بدتر ہون جواب نیکنامی زندگی سے بہتر ہے اور بدنامی مرگ سی بدتر ہی سوال
آخر کار کونسا امر بہتر ہے جواب خوشنودی پروردگار کی سوال کس چیز مین جسم کی صحت ہی جواب وقت اشتہا صادق
کے کھانا اور کچھ اشتہا باقی رہنے پر ہاتھ کھانے سے کھینچنا سوال دوست کون ہے جواب دوست وہ ہی جو تیری
عیبون کو چھپائے اور ہنرون کو ظاہر کرے سوال کس عمل سے انسان ہر ایک کی دل کو عزیز ہوتا ہے جواب
راست معاملگی اور شگفتہ روئی سے سوال دنیا کی نعمتون مین کے چیزین بہتر ہین جواب اولاد سعادتمند
اور دولت جو کسب حلال سے حاصل ہو اور عورت صاحب جمال اور نیک افعال سوال دوست صادق کی
کیا نشانی ہے جواب وہ ہی کہ نیک کامون مین تیری مدد کرے اور بد کامون سی تجکو منع کرے اور باز رکھے فقط
حکیم فیثاغورث کے قول قولہ انسان کو لازم ہی کہ وقت شب جب آرام کرے تو اسدن کی سب اعمال اپنی شمار کرے
اگر کارہاے نیک ظہور مین آے ہین تو شکر الٰہی بجالاے اور جو بد افعالیان سرزد ہوئی ہین تو اپنے نفس امارہ کو ملامت کرے
اور توبہ اور استغفار کرے اور پھر کبھی گرد اس کارزبون کی نہ پھرے قولہ انسان کو چاہیے کہ ایک لحظہ معانے بلند کی فکر
سے غافل نرہے قولہ مرد بے فکر حکما اور عقلا کے نزدیک مردہ ہی اگرچہ زندہ ہے قولہ تمام عبادتون سے معرفت الٰہی کو
افضل تر جانو قولہ جو کام شروع کرے تو لازم کہ اس کام کے سرانجام کے واسطے اول حضور حق تعالے مین التجا کرے
اسلیے کہ وہ کام حسب دلخواہ جلد سرانجام پاے کہ فاعل حقیقی وہی ہے اور بغیر اسکی مدد کی کوئی کام انجام کو نہین
پہونچتا ہے قولہ شرافت نفس اسمین ہے جو رنج و راحت کو یکسان گوارا کرے نقل عجیب سلجوقیون کی تاریخ مین لکھا ہی
کہ سلطان الپ ارسلان جو ملک فارس کو اپنی تسخیر مین لایا تو قلعہ فارس سے ایک کاسہ فیروزہ کا اسکے ہاتھ آیا
اور کاسہ اسقدر بڑا تھا کہ دو من مشک و عنبر اسمین سما جاے اور بخط آتش پرستان گرد اس جام کے
نام جمشید لکھا تھا نقل عجیب سلطان زین العابدین کو ایک مرض سخت لاحق ہوا کہ سب اطبا

اسکے معالجے سے عاجز آگئے ایک روز ایک جوگی مع اپنے چیلے کے بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوا اور ملازمان
شاہی سے عرض کی کہ لمحہ کے واسطے بادشاہ کو خلوت مین لیچلو کہ مین اسکا علاج کرون ارکان دولت اس
بات کو غنیمت جانکر خلوت مین لے گئے کہ وہان بجز بادشاہ اور جوگی اور چیلے کے کوئی حاضر نہ تھا بعد چند ساعت
کے جوگی مثل مردے کے بیہوش ہوگیا اور بادشاہ نے صحت پائی چیلہ جوگی کو اپنے کندھے پر اٹھاکر مکان کو
لے گیا اور اسکے علاج مین مصروف ہوا انجام کار وہ بھی صحیح اور سالم ہوکر اپنی حالت اصلی کو پہونچا اور بادشاہ
مرض جانکاہ سے نجات پاکر مدت دراز تک زندہ رہا اسکو عمل جذب کہتے ہین کہ دوسرے کی بلا کو اپنے اوپر کھینچ
لیتے ہین اور یہ عمل اس سے ممکن ہے کہ جسنے تزکیہ نفس کیا ہو نقل عجیب تذکرہ شمشیر خانی مین لکھا ہے کہ دخمہ نوشیروان
کے صحن مین جو قلعۂ کوہ پر واقع ہی چار سوار سلاح دار تلوارین کھینچے ہوے طلسم کے بنائے ہین جو کوئی شخص لڑنے
سامنے آتا ہے اسپر حملہ کرتے ہین مامون رشید خلیفہ بغداد موافق رہبری دخمہ بان کے جو اذیت دفع طلسم سے
واقف تھا اس دخمہ مین گیا دیکھا کہ قالب نوشیروان کا ایک تخت مرصع پر بیٹھا ہی اور سب اعضا صحیح
وسالم ہین لیکن لباس کہنہ ہوگیا ہے مامون رشید نے لباس تازہ مشک وعنبر مین معطر کرکے اس قالب بے
جان کو پہنایا اسوقت ایک لوح طلائی نوشیروان کے زانون کے نیچے سے نکلی اس مین لکھا تھا کہ پیغمبر
آخر الزمان کے چچا کی اولاد مین سے ایک شخص ہمارے دیکھنے کو آئیگا اور ہمکو لباس لطیف ومعنبر پہنائیگا اسوقت
قالب بیجان ہمارا اسکی تواضع نہ کرسکیگا لہذا فلان جانب اس دخمہ کی اسکی ضیافت کی واسطے ہمنے ایک
خزانہ امانت رکھا ہے چاہیے کہ وہ اپنے تصرف مین لاوے اور ہمکو معذور رکھے مامون رشید نے وہ گنج شایگان
وہانسے اٹھوالیا کہتے ہین کہ دولت بنی عباس کی اسی خزانہ کی بدولت بیقیاس تھی نقل عجیب کشمیر کے قوانح
مین ایک پہاڑ کا درہ ہی انواع طرح کی گل وریحان اس مین بہرے ہین اگر کوئی وہان باواز بلند کلام کرتا ہے تو
برف باران بدرجہ غایت برسنے لگتا ہے لہذا سرگوشی مین وہان باتین کرتے ہین نقل عجیب جہانگیر نامہ
مین لکھا ہے کہ مرتضی خان حاکم گجرات کے پاس ایک انگشتری تھی کہ حلقہ اور خانہ نگینہ اور نگینہ اس کا
سب ایک لعل بے بہا کی تھی اور وزن مین ایک مثقال کی تھی اسنے حضور بادشاہی مین بطور نذر کے
پیشکش گذرانی بادشاہ کی نہایت مطبوع خاطر ہوئی اس وجہ سے کہ بادشاہ کے خزانہ مین اسکے برابر نہ تھی
نقل عجیب کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ اطراف ملک مشہرف مین آچین نام ایک جزیرہ ہی کہ وہان عورتین
بادشاہت کرتی ہین جو عورت تخت بادشاہی پر بیٹھتی ہی بجز باپ اور خاوند کے کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتی باشندے

وہان کے اہل مقدور اور مالدار ہین اور شغل و ریاضت ان لوگون کا کھیتی اور کاشتکاری ہے اور مسکین و گدا اس ملک مین مثل عنقا کمیاب ہین اور باغات آنبون کی بکثرت ہین اور طرفہ یہ ہے کہ دوازدہ ماہ انمین پھل آتا ہی اور بارہ مہینے مینہہ برستا ہے اور کافور کہ کسی درخت کا گوند ہے اسی جزیرے سے آتا ہے اور وہان ایک نہر ہے جو بیمار اسمین غوطہ لگاتا ہے فوراً شفا مرض سے پاتا ہے اور کچھ مطلق اثر بیماری کا باقی نہین رہتا **نقل عجیب** حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام جو تمام جن و انس بلکہ سب خلق کے بادشاہ تھے ایک روز آپ نے قصد کیا کہ سب خلق کی ضیافت کیجیے پس دیوون سے آپ نے حکم کیا دیوون نے اس حکم واجب الاذعان کو بدل و جان قبول کرکے چند عرصہ مین تمام چیزین کھانیکی جمع کین اور کنارے دریا کے ذخیرہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام تشریف لاے اور سامان ضیافت کو ملاحظہ فرماکر درگاہ باری مین دعا کی کہ رب کریم اپنی مخلوق کو میرے مہمان خانہ مین بھیج فوراً ایک جانور نے دریا کے اندر سے اپنا سر باہر نکالا اور منہہ کھول دیا دیوون نے اس عرصہ مین جسقدر جنس جمع کی تھی وہ سب اسکے حلق مین ڈال دی جب کچھ باقی نہ رہا اس جانور نے حضرت سلیمان سے کہا کہ پروردگار عالم نے آج مجکو آپ کا مہمان کیا تھا میرے واسطے جلد بھیجیے کہ میرا پیٹ ابھی نصف بھی نہین بھرا یہ سنکر حضرت سلیمان نے پروردگار کی قدرت کاملہ پر اور اپنے عجز پر اقرار کیا اور وہ جانور پانی مین چلا گیا **نقل عجیب** کوٹ کانگڑا کے پہاڑون مین ایک قسم کے کیڑے ہین نہایت چھوٹے اگر کوئی شامت زدہ بیچارہ برہنہ پا اس طرف سے گذر جاتا ہے مبتلاے بلا ہو جاتا ہے کرم مذکور اس بیچارے کے پیر کی انگلیون مین لشکر کاٹنا شروع کرتے ہین اور خون پیتے ہین ہر چند وہ ان کو چھوڑانا ہے کسی طرح جدا نہین ہوتے اور لحظہ بلحظہ بڑھکر انگلیون کو نگلجاتے ہین اور طرفۃ العین مین چوہے کے برابر آہستہ آہستہ پنڈلی کو نگلکر کتے کے برابر ہو جاتے ہین اور پھر آدمی کے سب جسم کو نگل کر مثل شیر کے بن جاتے ہین اور تمام اسکا جسم کھاکر جنگل کو روانہ ہوتے ہین اس بلاے بد سے تدبیر خلاصی کی یہ ہے کہ جسوقت وہ لپٹین فوراً اپنی انگلیان کاٹ ڈالے اور جان اپنی بچاے **نقل عجیب** یاجوج ماجوج کہ یافث بن نوح علی نبینا علیہ السلام کی نسل سے ہین کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ کثرت قوم یاجوج ماجوج کی تمام زمین کے آدمیون سے نوحصہ زیادہ ہین عمر انکی بہت دراز ہوتی ہے کہ ہر ایک اپنی اولاد مین سے نسلاً بعد نسل ہزار آدمیون تک دیکھتا ہے بزا فدا انکا ایکسو بیس گز کا ہوتا ہے اور اقل درجہ چالیس گز ہوتا ہے مسکن ابن قوم کا شمال کیطرف ہے جبکہ قیامت قریب ہوگی تو ہفت اقلیم مین آئینگے اور فساد ہاے عظیم برپا کرینگے **نقل عجیب** ملک چین کے جزیرون مین سے ایک جزیرے مین ایک قسم کے آدمی ہین کہ سر سے پاؤنتک بشکل انسان ہین اور گفتگو بھی کرتے ہین

لیکن مثل جانورون پرندکے دو پر رکھتے ہین اور بہت قلیل القامت ہین پورا جوان انہین کا مثل ہمارے چھوٹے بچونکی
ہے نقل عجیب کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ عوج بن عنق کا قد تئیس ہزار تین سو تیس گز کا تھا اور عمر اسکی سات سو
تین ہزار برس کی ہوئی پانی طوفان نوح کا اسکی نصف پنڈلی تک پہونچا تھا اور جب حضرت موسے علیہ السلام
نے بغلت کفر کو اسکے مارنے کا ارادہ کیا تو ایک پہاڑ دو کوس کا لمبا اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا اور میدان
جنگ مین آیا حضرت موسی علیہ السلام نے عصا اپنا اسکے ٹخنے پر مارا کہ وہ اسکے صدمہ سے گر کر مر گیا کہتے ہین
کہ اسکی پسلی کی ہڈی کو بطور پل کے دریا کے اوپر رکھدیا تھا اور ہزار آدمی اور گھوڑے اسپر اترتے تھے نقل
عجیب مجلس جنگیز خان مین کسی نے ذکر کیا کہ ایک صیاد نے زنبور بھر کو ایسا تعلیم کیا ہے کہ کلنگ کو پکڑ لیتی ہے جنگیز
خان نے حکم دیا کہ صیاد کو مع زنبور کے حاضر کرین بمجرد اس حکم کے صیاد ہوا اور ایک کلنگ کو سامنے بادشاہ کے
اوڑایا جسوقت کلنگ اڑا صیاد نے اپنی جیب مین سے ایک ایک نلکی نکالکر زنبور کو اسکے اندر سے نکالا اور
کلنگ کے پیچھے چھوڑا زنبور نے بکمال تیز پروازی کلنگ کے قریب پہونچکر اپنے نیش زہر آلود سے اسکی دونون
آنکھون کو مجروح کر دیا اور بالاے ہوا سے زمین پر گرا دیا اور خود صیاد کی ہاتھ پر آن بیٹھی حاضرین مجلس اس حال
عجیب و غریب کو دیکھکر متعجب اور حیران ہو گئے اور سب نے صیاد کی تعلیم اور تربیت پر آفرین کہی چنگیز خان
نے حکم دیا کہ زنبور کو پامال کرین اور صیاد کے ہاتھ کاٹ ڈالین اہل مجلس یہ سنکر سخت شدر و حیران ہوے اسلیے
کہ بالیقین جانتے تھے کہ بادشاہ صیاد کے حال پر متوجہ ہوگا اور انعام بیشمار عطا کریگا چنگیز خان نے ارباب
مجلس کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ جو کوئی چھوٹا اپنے بزرگ سے مقابلہ کرکے اسپر غلبہ کریگا ایسی ہی سزا پائیگا
اور جو شخص کسی چھوٹے کو ایسی تعلیم کریگا کہ بزرگون کے مقابلے پر آمادہ ہو اسکی بھی یہی سزا ہے نقل عجیب کسی نے
نوشیروان کی خیر خواہی مین سے عرض کیا کہ محرر اور کارپرداز سلطنت کو پہلے اپنے نفع مین کوشش کرتے ہین بعد ازان آپکے
نفع اور فائدے مین فکر کرتے ہین نوشیروان نے کہا کہ یہ بات قابل تعجب نہین ہے اسواسطے کہ زمین خشک جب تک سیراب
نہین ہوتی ہے پانی اسمین سے جاری نہین ہوتا چوتھا باب لطیفون اور خوش طبعی یعنی ہنسی کی باتون مین مقدمہ
جواز مزاح کی بیان مین واضح ہو کہ خوش طبعی بہترین عادت اور خوش ترین خصائل سے ہے اور احادیث صحیحہ اور روایات
صادقہ سے ثابت ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اولاد اطہار اور ازواج مطہرات اور اصحاب کبار سے
مزاح کیا کرتے تھے اور صحابہ بھی حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین خوش طبعی کرتے تھے اور حضرت کو ہنساتے تھے اور حضرت
کی مجلس مقدس مین اکثر شاعران خوش کلام اور راویان شیرین زبان حاضر ہو کر اشعار تحفہ اور داستان فرحت پیدا

کرنے والی بیان کرتی تھے اور حضرت دل لگا کر سنتے تھے عبداللہ بن حارث نے روایت کی ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیشتر کسی نے مزاح کی ہو اور حضرت کی مزاح سب سچ تھی اور صحیح دریافت ہوا کہ آن حضرت نہایت خندہ رو اور خوشخو تھے ایک روز اصحابون نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ ہمسے بہت خوش طبعی کرتے ہین اور یہ طریق منصب نبوت کی مناسب نہین ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی انی لا اقول الا حقا یعنی بتحقیق مین نہین کہتا ہون مگر کلام راست اور حضرت فرماتے تھے کہ حق تعالی مزاح کو دوست رکھتا ہے اور گرفت نہین کرتا ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ وای اس شخص پر جو جھوٹی باتین کرکے لوگون کو ہنساتا ہے اور یہ بات دو مرتبہ حضرت نے فرمائی وای اسپر اور وای اسپر اور اس حدیث سے خوب تحقیق ہو گیا کہ جھوٹی باتین کرکے ہنسانا بڑا گناہ ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ لڑائی کی ہنسی اپنے برادران مومن سے نہ کرو مراد اس سے یہ ہے کہ مزاح مین اسقدر مبالغہ نہ کرنا چاہیے کہ اس سے رنج اور جنگ ہو جاوے یعنے دکھنی ہنسی نہ کرنا چاہیے اور خوش طبعی اور مزاح کو اپنا شیوہ نہ کرنا چاہیے کہ بہت ہنسی اور ہر وقت کا مضحکہ باعث رنج و غلفت کا ہے اور مزاح جو حد اعتدال سے گذر جاتی ہے بہت سے نقصان پیدا کرتی ہے اور باعث گناہ کا ہوتی ہے البتہ اعتدال کی ساتھ مین جائز بلکہ مستحب ہے اسلیئے کہ دلکی تفریح اور خوشی کا باعث ہے اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مرد مومن خوش طبعی کو دوست رکھتا ہے اور شیرین سخن ہوتا ہے اور منافق ترش رو اور چین ابرو ہوتا ہے جیسا کہ شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہین شعر چو عیسی باش خندان و شگفتہ ؛ کہ خرباشد ترش روی نوشتہ

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزاح کی بیانمین روایت ہے کہ ایک روز عہد طفلی مین حضرت امام علیہ السلام نے اپنے جد بزرگوار سے عرض کیا کہ مین چاہتا ہون اونٹ پر سوار ہو کر ہر طرف سیر کرون حضرت نے فرمایا کہ اے دلبند اگر مین تیرا اونٹ بنون تو کیا خوب بات ہو حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ بہتر ہے پس آپ نے امام حسین کو دوش مبارک پر بٹھایا اور اپنے حجرہ منورہ مین اس گوشہ سے اس گوشہ کی طرف جاتے تھے اسوقت حضرت امام حسین نے عرض کی کہ جد نامدار لوگون کے اونٹون کے مہار ہوتی ہی ہمارے اونٹ کے مہار نہین ہے حضرت نے اپنے دونون گیسوے مبارک امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ مین دیکر فرمایا کہ اے لخت جگر یہ تمھارے شتر کی مہار ہے حضرت امام حسین علیہ السلام نے گیسوے مبارک اپنے ہاتھ مین لیکر پھر عرض کی کہ اے جد بزرگوار اور لوگون کے اونٹ تو باواز عف بولتے ہین ہمارا اونٹ نہین بولتا یہ سنکر آپکو ایک کیفیت عظیم پیدا ہوئی اور آواز عف آپ نے بلند کی اس اثنا مین جبرئیل بحکم رب جلیل نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلعم اپنی زبان مبارک کو روکیے آپ نے

سلم ترجمہ بانیدن حضرت عیسی کے گفتہ اورا در مہد کہ ای بندہ خدا منم کہ خدا مرا کتاب داد و مرا پیغمبر کرد و مرا بزرگ کرد ہر جا کہ باشم و نماز و زکوۃ مرا فرمود تا زندہ باشم

ایک مرتبہ عف کہنے سے دریاے رحمت الٰہی جوش مین آگیا اگر دوبارہ آپ کلمہ عف فرمائینگے تو تمام مخلوق اولین
و آخرین عذاب سے نجات پاوینگے اور طبقات دوزخ بالکل خالی ہوجائینگے **لطیفہ** ایک روز حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہایت متفکر تھے اور تفکر کے باعث سے چہرہ مبارک متغیر تھا صحابہ مین سے کسی کی
یہ مجال نہ تھی کہ سبب تغیر دریافت کرے ابوذر رضی اللہ عنہ حاضر ہوے اور بعد دعا و ثنا کے کہا کہ یارسول اللہ مین
نے سنا ہے کہ جسوقت دجال پیدا ہوگا تو بڑا قحط پڑیگا اور وہ خلق کو طرح طرح کی نعمتین دیگا اور اپنی طرف
رجوع کریگا حضرت کی کیا رائے ہے اگر مجکو ملے اول تو مین اسکی نعمتونپر تمھیا ماروں جب خوب سیر ہوجاؤ
تو اس مردود سے انحراف کروں یہ سنکر حضرت نے تبسم کیا اور آثار فرحت کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوے اور فرمایا
کہ اگر تو اسکو پاے اللہ تعالی اسکی نعمتونسے تجکو بچائے **لطیفہ** ایک روز حضرت سرور عالم صلعم نے ایک بڑھیا
سے فرمایا کہ اللہ تعالی کسی بڑھیا کو بہشت مین نہ لیجائیگا بڑھیا نے فریاد کی کہ یارسول اللہ بیچاری بڑھیونکی کیا
تقصیر ہے جو بہشت مین نہ جائینگی حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی بڑھیونکو دوشیزہ اور جوان کرکے داخل
بہشت کریگا **لطیفہ** جہاد مین ایک شخص مجروح ہوگیا تھا اسنے اپنی سواری کی واسطے حضرت رسالت مآب
صلعم سے ایک اونٹ طلب کیا آپنے فرمایا کہ مین تجکو بچہ ناقہ دیتا ہون اسنے عرض کی کہ یاحضرت بچہ لیکر مین کیا
کرونگا کہ وہ لایق سواری کبھی نہوگا آپ نے متبسم ہوکر فرمایا کہ ایسا کونسا اونٹ ہی جو زائیدہ ناقہ نہین ہے یہ کہکر ایک
اونٹ قوی اور زبردست اسکو مرحمت فرمایا **لطیفہ** باشندے ولایت عوز کی اکثر احمق ہین ایک دن کوئی
ظریف اس ولایت کی کسی گاؤنمین جا نکلا اور اس گاؤنمین سمت شمال ایک پہاڑ عظیم الشان واقع تھا کہ
سکے سبب سے ہوا اس مقام کی نہایت گرم تھی اور باشندے وہان کی اکثر مبتلاے مرض رہتے تھے ظریف نے
وہان کی لوگون سے کہا کہ اگر سال بھر برابر تم سب ہماری خدمت کرو اور تحفہ اور مرغن کھانے یعنے سنہرے فربہ
ہمکو کھلاؤ تو انشا اللہ سال آئندہ ہم اس پہاڑ کو یہان سے اکھاڑ کر دور پھینکدین عوزی کلام ظریف سنکر نہایت خوش ہوے
محظوظ ہوے اور سب سے مستعد ہوکر برابر ایک سال تک کھانے فربہ اور مہوے خوشگوار اسکو کھلاے جب سال
تمام ہوگیا تو سب نے ظریف سے کہا کہ چلیے اور ایفاے وعدہ کیجیے ظریف نے کہا بہتر ہے سب مرد و زن میرے ساتھ چلو
آخرکار وہ سب لوگ ظریف کی ہمراہ اس پہاڑ کے نیچے پہونچکر ظریف پہاڑ کی نیچے پشت خم کرکے کھڑا ہوگیا اور کہا کہ تم سب
زور کرکے اس پہاڑ کو اٹھاکر میری پشت پر رکھدو کہ مین اسکو بہت دور پھینکدون سب نے کہا کہ واہ تجکو کیا خبط
ہوگیا ہے یہ کام ہماری قبضۂ قدرت سے باہر ہے ظریف نے جواب دیا کہ دیوانے تم ہوگئے ہو ہزار آدمی ملکر پہاڑ کو

نہین اٹھا سکتے ہین بیچارہ تنہا بھلا کسطرح اسکو اٹھالون وہ لوگ اپنی بیوقوفی خود منفعل اور خجل ہوے اور ظریف چلتا ہوا **لطیفہ** ایک عورت بدصورت کسی ظریف خوش طبع لطیفہ گو کے نکاح مین آئی مرد ظریف اسکی شکل زبون سے سخت بیزار تھا ایک روز اس عورت نے کہا کہ اے مرد تیرے عزیز و اقربا بہت ہین تو کہا کہ مین کس سے پردہ کرون اور کسکے سامنے آون ظریف نے جوابدیا کہ مجھی سے پردہ کر اور میرے ہی سامنے نہ آ اور جسکے سامنے تیرا جی چاہے آ اور منہ دکھا **لطیفہ** کسی بخیل سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ تر بہادر کون شخص ہے بخیل نے جواب دیا کہ وہ شخص مردانہ ہے کہ لوگونکو کھانا کھانے کی آواز اسکے کان مین پہونچے اور پھر اسکا زہرہ آب نہو **لطیفہ** شمامہ جو نہایت بخل مین مشہور تھا اسکے پاس ایک فقیر آیا اور کچھ طلب کیا شمامہ نے کہا کہ اول تو میری ایک حاجت برلا پھر جو تو کہے گا مین اسکو قبول کرون گا فقیر نے کہا وہ کیا حاجت ہے بیان کر اس نے کہا کہ میری فقط یہی حاجت ہے کہ مجھ سے کچھ نہ طلب کر **لطیفہ** ایک چور نے کسی کا لباس چرایا اور بازار مین بیچا کر کسی دلال کو دیا کہ اسی بیچ مین اتفاقاً کوئی حریف پیدا ہوا اور اسکو چرا لیگیا چور خالی ہاتھ اپنے یارون کے پاس آیا انھون نے دریافت کیا کہ کہو کتنے کو بیچا اس نے جواب دیا کہ جتنے کو لیا تھا اتنے کو بیچا **لطیفہ** کسی متعلم نے حالت نزع مین کہا کہ ایک پرانا کفن کہین سے بہم پہونچا لوگون نے پوچھا کیا کیجیے گا اسنے جواب دیا کہ جب مین مرون تو مجکو اس کفن کہنہ مین لپیٹکر قبر مین رکھدینا سب نے کہا اس سے کیا فائدہ ہے متعلم نے کہا کہ جب منکر نکیر آینگے تو کفن کہنہ دیکھکر سمجھینگے کہ یہ مردہ پرانا ہے اور بے سوال وجواب کیے پھر جائینگے **لطیفہ** ایک لڑکا صاحب جمال خوش رفتار راہ مین جاتا تھا اور یہ مصرعہ نہایت خوش الحانی سے گاتا تھا **مصرعہ** مست شراب یوم وافتادہ خبر کسی یونانی نے سنا آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر کہا کہ افسوس مجھ سرگشتہ اور بخت برگشتہ کو اسوقت خبر نہوئی **لطیفہ** ایک عورت جوان وخوش جمال اپنے شوہر کے ہمراہ قاضی کے حضور مین آئی اور فریاد کرنے لگی کہ میرا خاوند مجھ سے کم التفاتی کرتا ہے اور میری تشفی و تسلی نہین کرتا ہے مرد نے کہا کہ ای قاضی ہر شب تین مرتبہ اسکی خدمت بجالاتا ہون اور اس سے زیادہ مجھ مین قوت و زور نہین ہے عورت نے کہا کہ مین ہر شب پانچ مرتبہ کی طلبگار ہون اور اس سے کم مین میری سیری نہین ہوتی ہے قاضی نے کہا اے عورت تیرے خاوند مین تین مرتبہ سے زیادہ تاب وطاقت نہین اور بغیر پانچ دفعہ کے تیری تسکین خاطر نہین ہوتی ہے مین کہ قاضی ہون مجھپر ناتوانون اور حاجتمندونکی رعایت بہرحال لازم ہے پس تیرے حال پر اور تیرے شوہر کے حال پر رعایت کرکے دو مرتبہ کی تکلیف مین اپنے اوپر گوارا کرتا ہون اسواسطے کہ پانچ مرتبہ کی تعمیل ہو جائے اور تیرا مطلب برآئے **لطیفہ** ایک فقیر نے کسی کے دروازے پر آکر سوال کیا کنیز خانہ نے کہا کہ اس وقت

کچھ مہیا نہین ہی اپنا رستہ لے اتفاقہ رونیان پکنے کی آواز فقیر کے کان مین پہونچی فقیر نے کہا کہ اے کنیز یہ کس کے سر پر جوتیان پڑتی ہین کنیز نے جواب دیا کہ ایک فقیر پکڑا گیا ہی اسکے سر پر جوتیان پڑتی ہین اس فقیر نے کہا کہ وہ فقیر بی بی سے پکڑا گیا ہی یا بانہ ی سے یہ کہکر روانہ ہوا **لطیفہ** کسی بادشاہ کی آنکھ مین درد تھا طبیب سے دوا پوچھی طبیب نے تجویز کی کہ منہدی کف پا پر ملنا چاہیے ایک خواجہ سرا وہان حاضر تھا اسنے کہا کہ آنکھ سے اور کف پا سے کیا نسبت ہی طبیب نے جواب دیا کہ خصیہ کو تھوڑی سے جو نسبت ہے یعنے خوجون کو جو خصی کرتے ہین تو پھر ڈاڑھی نہین نکلتی ہے بادشاہ یہ سنکر بہت ہنسا اور زر خطیر طبیب کو عطا فرمایا **لطیفہ** ایک شخص ایسا بدشکل تھا کہ دیو اسکی صورت سے بھاگ جاتا اور شیطان اسکی شکل سے نفرت کرتا ایک روز ایک عورت نے اسکے پاس آکر کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ بازار تک تکلیف کرین تو مین کمال ممنون و احسان مند ہون مرد سادہ لوح اسکے ہمراہ بازار کو روانہ ہوا اور اس عورت نے اسکو ایک مصور کی دوکان پر کھڑا کرکے اپنا رستہ لیا مصور اسکی صورت دیکھکر بہت ہنسا یہ شخص حیران ہوا اور اس مصور سے سبب ہنسی کا پوچھنے لگا مصور نے جواب دیا کہ یہ عورت ایک مدت سے میری دوکان پر آتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ ایک تصویر شیطان کی مجکو تیار کردے مین کہتا تھا جسکی شکل کبھی مین نے آئینہ خیال مین بھی نہین دیکھی اسکی شکل کھینچنا محال ہی اسنے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ مین ایک دن ایسے شخص کو تیرے سامنے لاؤنگی جو بعینہ ابلیس کے مشابہ ہوگا چنانچہ آج مجکو میرے پاس لائی ہے **لطیفہ** کوئی شخص کسی طبیب کے پاس آیا اور کہا کہ میرا جسم ہمیشہ تنک اور گرم اور خشک اور نرم رہتا ہے طبیب نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر یہ چارون علتین عورت کو بالطبع حاصل ہوتین **لطیفہ** نقش خانچین مین تین آدمیونکی تصویرین مختلف وضعونسے کھینچی ہین اور ہر تصویر کی کیفیت اسکے نیچے لکھدی ہے ایک تصویر متفکر کی کھینچی ہے اور اسکے نیچے لکھا ہے کہ یہ اس فکر مین ہے کہ مین نکاح کرون یا نکرون اور دوسری تصویر اس نسبت سی ہی کہ ایک ہاتھ سے اپنا سر پیٹ رہا ہے اور ڈاڑھی کو نوچ رہا ہے اور اسکے نیچے لکھا ہی کہ یہ شخص نکاح کرکے پشیمان ہوا ہے اور تیسری تصویر نہایت خوش و خرم ہے اور اسکے نیچے لکھا ہی کہ یہ شخص اپنی عورت کو طلاق دیکر چھوٹ گیا قید سے **لطیفہ** کسی لڑکے کم سن سے دریافت کیا کہ کلام مجید مین تجکو کونسی آیت پسند ہی اسنے کہا مالکم لاتاکلون یعنے تمکو کیا ہوا جو نہین کھاتے پھر دریافت کیا کہ قران مین کونسا حکم تجکو بہت پسند خاطر ہی اسنے جواب دیا وکلوا واشربوا یعنے کھاؤ تم اور پیو تم پھر اس سے پوچھا کہ کلام اللہ مین سے تونے کس دعا کا ورد کیا ہے اسنے کہا ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء یعنے اے پروردگار ہمارے لیئے خوان کھانے کا آسمان سے نازل کر **لطیفہ** ظریفان بصرہ مین سے کچھ لوگ رابعہ بصری کے پاس گئے اور کہا کہ اے رابعہ خدائے تعالے نے مردون کو

تین فضیلتین عنایت کی ہین کہ عورتین انسے محروم ہین اول کہ مرد کامل العقل ہین اور عورتین ناقص العقل ہین اور اسی سبب سے دو عورتون کی گواہی برابر ایک مرد کے ہے دوسرے یہ کہ عورتین دین مین محض ناقص ہین اسلیے کہ ہر مہینے مین بعلت حیض روزہ اور نماز سے عاجز ہین تیسرے یہ کہ کسی عورت کو مرتبہ نبوت نہین حاصل ہوا ربعہ نے جواب دیا کہ ہان سچ ہے مگر عورتون مین بھی تین فضیلتین ایسی ہین کہ مرد اس سے بالکل بے بہرہ ہین اول یہ کہ عورتون مین کوئی مخنث نہین ہوتا دوسرے یہ کہ کسی عورت نے خدائی کا دعوے نہین کیا تیسرے یہ کہ سب انبیا اور اولیا عورتون کی پیٹ سے پیدا ہوے ہین لطیفہ ایک روز کسی خلیفہ وقت کے وزیر نے بہلول دانا سے مزاحاً کہا کہ آج خلیفہ نے تجکو سورون اور گدھون کا سردار کیا بہلول دانا نے جواب دیا کہ اگر یہ امر صحیح ہے تو میرے تابعدارون مین تو بھی ہوا چاہیے کہ میری اطاعت کرے خلیفہ نے یہ سنکر تبسم کیا اور سب اہل مجلس بھی ہنسے اور وزیر اپنی زیادہ گوئی پر خجل اور منفعل ہوا لطیفہ ایک احمق صحرا مین اذان کہتا تھا اور فوراً دوڑ جاکر اس آواز کو کان لگاکر سنتا تھا لوگون نے اس سے پوچھا کہ تو یہ کیا حرکت کرتا ہے اسنے جواب دیا کہ میری آواز کو لوگ دور سے خوش آیند کہتے ہین اسلیے مین اذان کہکر دور جاتا ہون اور سنتا ہون کہ واقعی لوگ سچ کہتے ہین یا جھوٹ بولتے ہین لطیفہ ایک لڑکا مکتب مین معلم کے سامنے کلام مجید پڑھتا تھا اور علیک اللعنتہ کو بتکرار یاد کرتا تھا معلم نے خفا ہوکر کہا کہ لعنتہ اللہ علیک وعلی والدیک لڑکے نے بھی یاد کرلیا اور پڑھنا شروع کیا لطیفہ کسی آقا نے اپنی غلام کو انگور لینے کی واسطے بازار کو بھیجا غلام دیر مین آیا اور انگور لایا آقا نے بہ تہدید اس سے کہا کہ جب ہم تجکو کسی کام کیلیے بھیجا کرین تو چاہیے کہ ایکبار کئی کامون کو انجام دیکر جلد چلا آیا کر چند روز کے بعد آقا صاحب بیمار ہوے اور غلام کو طبیب کے بلانے کی واسطے بھیجا غلام گیا اور کئی آدمیونکو اپنی ساتھ لایا آقا نے دریافت کیا کہ یہ آدمی کسلیے آئے ہین غلام نے کہا کہ اے خواجہ اس روز آپنے فرمایا تھا کہ جب ہم ایک کام کو کہا کرین تو کئی کام یکدی تمام انجام دیا کر اسواسطے بموجب فرمانی آپکے اس فرصت قلیل مین مین نے کئی کام سرانجام دیے ہین طبیب کو بھی لایا ہون کہ آپکا معالجہ کرے اور مطرب کو اسلیے لایا ہون کہ جب آپکو صحت ہوجائے تو وہ نغمہ سرائی کرے اور غسال یعنے مردہ شو کو اسلیے لایا ہون کہ اگر آپ مرجائین تو غسل دیوے اور شاعر کو اسلیے لایا ہون کہ وہ آپکا مرثیہ نظم کرے اور نوحہ گری کرے اور گورکن کو اسلیے لایا ہون کہ قبر آپکی تیار کرے اور حافظ کو اسلیے لایا ہون کہ آپکی قبر کی سرہانی بیٹھکر قرآن خوانی کرے لطیفہ سکندر بادشاہ روم دارا سے لڑائی کی وقت ایک روز ایک گھوڑی جالاک پر سوار تھا اور لشکر کو دیکھتا پھرتا تھا یکایک ایک سوار لنگڑے گھوڑے کا بادشاہ کی سامنے آیا دیکھکر بادشاہ نہایت غضبناک ہوا اور سوار کو گھوڑے پر سے اتروایا سوار ہنسا سکندر بادشاہ نے دریافت کیا کہ محل پر ہنسے کا کیا سبب ہے اسنے کہا کہ تیری خفگی پر مجکو ہنسی

آئی ہے اسلیے کہ تو بھاگنے کی چیز پر سوار ہے اور مین لڑائی مین ٹھہرنے کی چیز پر سوار ہون یعنے چالاک گھوڑا بھاگنے کے واسطے
مستعد ہے اور لنگڑا گھوڑا لڑائی مین ٹھہرنے کے لیے درست ہی اور آپ امیر کبھی غضبناک ہوتے ہین یہ لطیفہ سوار کا سکندر کو
نہایت پسند آیا اور بایہ اور منصب اسکا بڑھایا **لطیفہ** یعقوب لیث ایام سلطنت سے پہلے ایک غریب اور محتاج
آدمی تھا اپنی سلطنت کے وقت اسنے امراے سیستان مین سے ایک امیر کو گرفتار مواخذہ کیا اور مال ومتاع
اسکی سب ضبط کرلی یہانتک کہ وہ امیر ایک ٹکڑے تک کو محتاج ہوگیا ایک روز بادشاہ کی پاس آیا یعقوب لیث
نے اس سے پوچھا کہ آج حال تیرا کسطرح ہے اسنے جواب دیا کہ جیسا کل تیرا حال تھا یعقوب لیث نے کہا کہ میرا حال
کیا تھا اسنے کہا کہ جیسا آج میرا حال ہے یعقوب نے دلمین انصاف کیا اور اسکا سب مال ومتاع واپس کیا
لطیفہ ایک اعرابی نے محکمۂ قاضی مین کسی کی گواہی دی مدعا علیہ نے چاہا کہ اس اعرابی کی گواہی کو رد کیجیے تو سوچکر
قاضی سے کہا کہ عرب نماز گذار نہین ہے اسکی گواہی آپ کسطرح معتبر رکھتے ہین عرب نے اس مدعا علیہ سے کہا کہ
تو جھوٹ بولتا ہے مین نے فلانی تاریخ حج کیا ہے اور مناسک حج مین سب بجالایا ہون قاضی نے کہا اگر تو سچا
ہے تو بتلا کہ زمزم کہان ہے اعرابی نے جواب دیا کہ ایک پیر مرد عرفات مین بیٹھا ہے قاضی نے کہا کہ اے جاہل
زمزم ایک کنوان ہے اور عرفات ایک صحرا ہے عرب نے کہا کہ جب مین حج کو گیا تھا تو وہان کنوان تھا اور
عرفات ایک باغ پر از گل وریحان تھا زمانہ کا دنگ بعد از چند روز کے دگرگون رہتا ہے شاید کہ اب ایسا ہوگیا
جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین **لطیفہ** ایک اعرابی سے پوچھا کہ یہ کیا رسم ہے تم لوگون مین کہ اپنے فرزندون کی نام اسد اور
کلب رکھتے ہو اور غلامونکی نام اسعد اور مبارک مقرر کرتے ہو اعرابی نے جواب دیا کہ فرزندون کی نام اسد اور
کلب ہم دشمنون کے واسطے رکھتے ہین اور نام غلامون کے اپنے لیے سعد ومبارک تجویز کرتے ہین **لطیفہ** ایک اعرابی
سے دریافت کیا کہ شوربے کو تم کیا کہتے ہو اسنے کہا یخنی کہتے ہین لوگون نے کہا کہ سرد شوربے کا کیا نام ہے اعرابی نے جواب
دیا کہ سرد ہونے ہی نہین دیتے جو اسکا نام کچھ مقرر ہووے **لطیفہ** ایک روز سلطان نصر اللہ شاہ سیستان کا بیٹا بادشاہ
کی مجلس مین آیا اور بادشاہ کی پہلو مین بیٹھا اسکے بعد قاضی فتح اللہ آئے اور چاہا کہ سلطان نصر اللہ سے بالاتر بیٹھے
سلطان نے قاضی کا ہاتھ پکڑکر اپنے سے زبردست بٹھایا اور کہا حق تعالی نے قرآن مجید مین میرا اور تیرا درجا اسطرح
مقرر فرمایا ہے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ **لطیفہ** ایک روز مولانا قطب الدین چلے جاتے تھے جو الفاقا
ایک شخص کوٹھے پر سے گرا اور مولانا کی گردن پر صدمہ عظیم آیا یہان تک کہ صاحب فراش ہوگئے
بہت لوگ خبر پاکر مولانا کی عیادت کے واسطے آئے اور کہا کہ مولانا کیا حال ہے مولانا نے جواب دیا کہ

کہ اس سے کیا بدتر ہوگا کہ کوئی اور تو کوٹھی پر سے گرے اور گردن مہرہ میرا ٹوٹے لطیفہ ایک شخص قاضی کے پاس فریادی
آیا اور کہا کہ فلانے شخص نے مجھکو کہا ہے کہ گوہ نہ کھا قاضی نے کہا کہ اگر تجھکو منع کرنا بد معلوم ہوا تو جا اپنے اسی کام مین
مشغول ہو لطیفہ ایک جلسہ مین حجاج بن یوسف کی ظلم تعدی کی مذمت لوگ کر رہے تھے اہل مجلس مین سے ایک
شخص نے طلاق زن کی قسم کھا کر کہا کہ حجاج ظالم بیشک دوزخی ہے اہل مجلس نے اسکو نہایت ملامت کی اور کہا
کہ حقیقت حال اور انجام کار کی تجھکو خبر صحیح مطلق نہین ہے لہذا طلاق زن تجھپر لازم آئی وہ شخص مغموم ہو کر عمر بن ابو عبیدہ
کہ اپنے زمانہ کا فقیہ تھا اور نہایت متقی اور پرہیزگار تھا اسکے پاس گیا اور طلاق زن کا ماجرا اس فقیہ کے سامنے بیان کیا
عمر ابن ابو عبیدہ فقیہ نے کہا کہ تو اپنی بی بی کو بخاطر جمعی اپنے پاس رکھ اور اگر ظلم و تعدی پر حجاج بن یوسف کو اللہ
تعالے بخشدیگا تو ایک تیرے گناہ کی واسطے ہرگز دریغ نکریگا اور بخشدیگا لطیفہ ابو منصور سے کسی نے دریافت کیا کہ
جب ہم نہانے کے واسطے کسی صحرا مین جائین تو کسطرف کو منھ رکھین اسنے کہا کہ اپنے کپڑونکی طرف منھ رکھنا چاہیے
اسلیے کہ کوئی حریف اس لباس کو نہ لیجائے اور پھر تم برہنہ رہجاؤ لطیفہ ایک جوان کسی فقیہ کے پاس آیا اور بیان
کیا کہ میری عورت کمال خوش جمال اور نازک مزاج ہے اور بسبب نزاکت کی گھر کا کام اس سے نہین ہو سکتا اور
اسقدر استطاعت نہین کہ کوئی لونڈی خرید لے ناچار مین نے ایک عورت بہم پہونچائی ہے اور عزم ہے کہ اس سے
نکاح کر لیجیے اسلیے کہ گھر کا کام خوب انجام کو پہونچے اور معشوقہ بھی تکلیف خانہ داری سے رہا ہو جائے مگر اس عورت کے
وارث کہتے ہین کہ جبتک اپنی پہلی عورت کو طلاق نہ دیگا اپنی مراد کو نہ پہونچیگا لہذا مین آپسے بطور صلاح پوچھتا ہون کوئی
تدبیر ایسی بتلائیے کہ میری محبوبہ بھی طلاق سے باز رہے اور وہ عورت بھی نکاح مین آجائے فقیہ نے جواب دیا کہ اپنی معشوقہ
کو کسی قبرستان مین بھیجدے اور بعد ازان اس عورت کی وارثون سے جاکر بیان کر کہ سوا اس عورت کے جو قبرستان مین
ہے جو کوئی میری عورت ہو مین نے اسکو طلاق دی اس عورت کی وارث سمجھینگے کہ اسنے اپنی عورت کو طلاق دیدی
جوان یہ سنکر بہت خوش ہوا اور ایسا ہی کچھ اسنے کیا اور اسی حیلہ سے اس عورت کو اپنے نکاح مین لایا لطیفہ کسی نے
حکیم سے دریافت کیا کہ تم درباب نکاح کیا فرماتے ہو حکیم نے کہا کہ نکاح مین ایک مہینے کی شادی ہے اور تمام عمر کا غم ہے
لطیفہ ایک حکیم نے بیان کیا کہ جبتک مین مجرد رہا سب قبیلہ دار گویا گونگے ہو گئے تھے یعنے کسی نے مجھکو قبیلہ داری
کی خرابیون سے آگاہ نکیا اور جب سے مین قبیلہ دار ہوا ہون تو جسقدر مجرد ہین سب بہرے ہو گئے ہین کوئی
میری نصیحت کو نہین سنتا لطیفہ نوشیروان بادشاہ کی مجلس جشن مین سب عزیز و اقربا بادشاہ کے موجود
تھے اعزہ شاہی مین سے ایک شخص بڑا ابرودار تھا اسنے جام طلائی مرصع کار بادشاہ کی آنکھون کے سامنے سے اٹھا لیا

اور اپنی جیب مین رکھ لیا نوشیروان نے جان بوجھکر بجاہل کیا جب وہ سب جلسہ برخاست ہوا ساقی نے کہا کہ کاسہ زرین
جو گم ہو گیا ہے جب تک نہ ملجائیگا کوئی شخص نہ جانے پائیگا نوشیروان نے کہا کہ سب کو جانے دو جس شخص نے چورایا ہے ہرگز
پھیر کر نہ دیگا اور جسنے اسکو لیتے دیکھا ہے وہ کسی سے نہ کہیگا القصہ بعد چند روز کے وہی شخص لباس پر تکلف پہنے
ہوے مجلس نوشیروان مین پھر آیا نوشیروان نے کنایۃً اس سے پوچھا کہ شاید یہ لباس اسمین کا ہے اسنے جواب دیا کہ ہان
یہ پائجامہ اور موزہ بھی اسمین کے ہین نوشیروان ہنسا اور ہزار مثقال زر سرخ اسکو عنایت کیا اور اپنا مقرب درگاہ
کر دیا لطیفہ کوئی شخص قاضی کے پاس گیا اور پوچھا کہ اگر مین خرما کھاؤن تو کچھ نقصان دین تو نہوگا قاضی نے کہا کہ نہین
پھر اسنے دریافت کیا کہ اگر تھوڑی سی شونیز بھی اسمین داخل کیجاوے تو کیا مضائقہ ہے قاضی نے کہا کچھ مضائقہ نہین
پھر اسنے کہا کہ اگر اسمین پانی ڈالا جاے حرام تو نہوگا قاضی نے کہا کہ نہین اسنے کہا کہ شراب بھی اسی کی بنتی ہے پھر کسلیے
حرام ہے قاضی نے کہا کہ اگر تھوڑی خاک مین تیرے سر پر پھینکون تو مجکو کچھ صدمہ بھی پہونچیگا اسنے کہا کہ نہین پھر کہا
کہ اگر اس خاک کو پانی مین ملا کر تجکو مارون تجکو کچھ تکلیف ہوگی اسنے کہا کہ نہین پھر قاضی نے کہا کہ اگر اس خاک کا خمیر
اٹھا کر اینٹ بنائی جاے اور تیرے سر پر لگائی جاے تو کیا ہوا اسنے کہا کہ میرا سر ٹوٹ جاے قاضی نے کہا کہ شراب کا
بھی ایسا ہی حکم ہے لطیفہ ہارون رشید کے عہد سلطنت مین کسی شخص نے پیمبری کا دعوے کیا ہارون رشید نے
اسکو بلایا اور پوچھا کہ تو کیا دعوے کرتا ہے اسنے کہا کہ مین پیمبری کا دعوے کرتا ہون ہارون رشید نے دریافت
کیا کہ تو کیا معجزہ رکھتا ہے اسنے جواب دیا کہ جسکو تو چاہے ممکن ہے اسنے کہا کہ جسطرح موسی معجزہ دکھلاتے تھے تو بھی
اپنی لاٹھی کو زمین پر پھینکدے کہ وہ اژدہا ہو جاے مرد ظریف نے جواب دیا کہ جس زمانہ مین فرعون نے خدائی کا دعوے
کیا تھا تو عصاے حضرت موسی علیہ السلام اژدہا ہو گیا تھا اگر تو بھی دعوے خدائی کرے تو میرا عصا بھی اژدہا ہو جاے
ہارون رشید نے کہا کہ میرے اہل مجلس خربزہ شیرین مانگتے ہین تو اپنی معجزہ سے پیدا کر اسنے کہا کہ بہت خوب مجکو تین دن کی
مہلت دیجیے ہارون رشید نے کہا نہین اسیوقت حاضر کرنا چاہیے یہ سنکر اس شخص نے کہا کہ آپ بڑے منصف
ہین پروردگار باوصف اختیار کے تین مہینے مین پیدا کرتا ہے اور آپ تین روز کا بھی صبر نہین کرتے ہارون رشید بہت
ہنسا اور سمجھا کہ یہ کوئی ظریف ہے اس سے کہا کہ اس دعوے سے توبہ کر اور بہت مال و زر دیکر رخصت کیا لطیفہ
ایک عورت اپنے خاوند کو لیکر قاضی کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ اس زندیق اور تندیق سے میرا انصاف کیجیے قاضی
نے پوچھا کہ زندیق تو مشہور لفظ ہے لیکن تندیق مین نہ سمجھا عورت نے کہا تندیق وہ ہے جو اپنی عورت کے
ساتھ پیچھے سے معاملہ کرے قاضی نے جواب دیا کہ افسوس مین خود تندیق ہون اور آج تک نہین

جانتا لطیفہ سلطان محمود غزنوی ایک دن نہایت طیش و غضب مین تھا اور یہ مجال کسیکی نہ تھی کہ سامنے جاکر آتش غضب
کو فرو کرے ایک شخص نے ملازمان شاہی مین سے بادشاہ کی حضور مین جاکر زمین کو بوسہ دیا اور کہا کہ مین قدیمی ملازم
اس آستان کا ہون مین چاہتا ہون کہ حضور کا اسم مبارک اور لقب دریافت کرون بادشاہ نے کہا کہ جا اور
وہ نکھا اس شخص ظریف نے کہا کہ شاید یہی آپ کا لقب ہی نام بھی ارشاد فرمائیے بادشاہ اس لطیفہ سے ہنسا اور
آتش غضب سرد ہو گئی لطیفہ ایک عورت نہایت مفسد اور جنگ جو تھی کہ اسنے اپنے شوہر کی زندگی تلخ کر دی تھی
اتفاق کار کسی مرض سخت مین گرفتار ہوئی اور اپنے خاوند سے کہنے لگی کہ اگر نصیب اعدا مین مر گئی تو میرے فراق مین
تمھارا کیا حال ہوگا اسنے جواب دیا کہ مین حیران ہون کہ اگر تو نہ مری تو مین اپنی زندگی کس طرح بسر کرونگا بیت
زن بد در سرائے مرد نکو ہمدرین عالم ست دوزخ او لطیفہ ایک شخص غاصب کسیکی بکری چورا کر اپنے گھر
لے آیا اور ذبح کر کے چکھ گیا کسی نے اسسے کہا کہ قیامت کے دن تجھسے اس بکری کی علت مین بدلہ لیا جاویگا اسنے
کہا کہ مین بکری چورانے کا اقرار نکرونگا اس شخص نے کہ بکری خود عرصہ محشر مین حاضر ہو کر گواہی دیگی اسنے جواب دیا
کہ جب بکری حاضر ہوگی تو مین اسکا کان پکڑ کر اسکے مالک کے حوالے کر دونگا لطیفہ دو آشنا ملکر سیر کو نکلے
چلتے چلتے دریا کے کنارے پر پہونچے تب ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی تم یہان کھڑے رہو تو مین جلدی سے
ایک غوطہ لگا لون اسنے کہا بہت بہتر یہ سن وہ بیس روپے اس سپرد کر کے آپ پانی مین بیٹھا دو چار غوطے
لگائے جب باہر نکلا کپڑے پہنے روپے طلب کئے یہ بولا حساب سن لو اسنے کہا حساب کیسا غرض دونو مین
تکرار ہوئی سو پچاس آدمی جمع ہوے حساب پوچھا کہا کہ جسوقت اسنے غوطہ لگایا مین جانا کہ مر گیا فوراً پانچ روپے
اجرت دیکر انکے گھر خبر بھیجی پھر جب صحیح و سالم باہر نکلے پانچ روپے خوشی مین خیرات کیے رہے دس روپے وہ مین نے
اپنے گھر بھیجے انکا کچھ اندیشہ ہو کچھ تمسک لکھدون لطیفہ ایک عورت حسین اور صاحب جمال نے دار القضا مین آکر
قاضی سے شکایت کی کہ میرا خاوند باوجودیکہ مالدار ہے لیکن کوئی مکان خوب کشادہ اور وسیع مجکو نہین لے دیتا
ایک مکان تنگ مین مجکو رکھ چھوڑا ہے قاضی نے کہا یہ تیری شکایت بیجا ہے عورتونکا مقام جسقدر تنگ ہو بہتر ہی لطیفہ
ایک فقیر کسی کے دروازے پر گیا اور کچھ کھانا طلب کیا ایک لڑکی اس گھر مین موجود تھی اسنے کہا کہ اسوقت روٹی تیار نہین ہے
فقیر نے تھوڑا سا نمک طلب کیا اسنے کہا کہ نمک بھی ہے فقیر نے کہا کہ تھوڑا پانی ہی لا کہ مین اپنا حلق کرون اسنے کہا
کہ سقہ ابھی پانی نہین لایا فقیر نے پوچھا کہ تیری مان کہان ہی اسنے جواب دیا کہ کسیکی ماتم پرسے کو گئی ہی فقیر نے کہا کہ جس
طرح تو نے ہر بات مین نہین نہین کہا ہی خدا کرے اور لوگ ماتم پرسے کے لیے تیرے گھر آوین لطیفہ

96128

ثعلبی نام ایک شاعر منصور خلیفہ کا ملازم تھا ایک دن ایک قصیدہ خلیفہ کی مدح و ثنا مین نظم کرکے بامید صلہ اسکے سامنے
لے گیا خلیفہ نے کہا اے ثعلبی اس قصیدہ کے صلہ مین مین تجکو تین سو دینار زرسرخ دون یا تین کلمہ حکمت تعلیم کرون
تجکو ان دونون باتون مین کیا پسند ہے ثعلبی نے بہ سبب خوشامد کے جواب دیا کہ نعمت فانی سے حکمت بہتر ہے کلمہ اول
منصور نے کہا کہ نئے کپڑون پر پرانا موزہ نہ پہنا چاہیے کہ نہایت بدزیب معلوم ہوتا ہے اس کلمہ حکمت کے سننے سے ثعلبی
کے دل سے دھوان اٹھنے لگا بے اختیار سر پیٹ کرنے لگا کہ واویلا سو دینار میرے سوخت ہوگئے خلیفہ ہنسا اور کہا کہ
کلمہ دوسرا یہ ہے کہ جب تو داڑھی مین روغن ملے تو اسطرح ملنا چاہیے کہ داڑھی کے نیچے روغن نہ پہونچے کہ گریبان اس سے
خراب ہوجائیگا ثعلبی نے کہا کہ افسوس و ہزار افسوس دو سو دینار میرے رائیگان گئے خلیفہ پھر ہنسا اور چاہتا تھا کہ
تیسرا کلمہ زبان پر لائے ثعلبی نے کہا اے خلیفہ تیرے کلمہ کی مجکو ہوس اب باقی نہین رہی معاف کیجئے اور اسکے عوض
مین سو دینار عنایت فرمایئے کہ اس کلمہ حکمت سے ہزار درجہ وہ افضل ترہین خلیفہ ہنسا اور بالسو دینار زرسرخ اسکو
عطا کیجئے لطیفہ امیر تیمور نے ولایت فارس کو فتح کیا اور شیراز مین آکر حافظ شیراز کو طلب فرمایا حافظ گوشہ تغیبی مین
فقر و فاقہ سے اپنی بسر کرتا تھا سید زین العابدین رکن آبادی مرید حافظ شیراز جو مقرب بارگاہ تیمور تھے حافظ شیراز
کو اپنی ہمراہ حضور تیمور مین لیگئے امیر نے آثار فقر و ریاضت پیشانی حافظ سے دیکھکر کہا اے حافظ سمرقند و بخارا
کے آباد کرنیکے واسطے تمام روے زمین کو مین نے زیر و زبر کردیا تو اسکو ایک خال ہندی کی عوض مین بخشتا ہے
اور کہتا ہی بیت اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را حافظ نے جواب دیا
کہ کیا کہون افسوس ہے تو نے اس بلاے فقر و فاقہ مین گرفتار ہون امیر تیمور ہنسا اور حافظ کے واسطے وظیفہ معقول
مقرر فرمایا لطیفہ ایک دن حکیم انوری شہر بلخ کے بازار مین جاتا تھا اثناء راہ مین دیکھا کہ خلق بیشمار جمع ہے یہ بھی
وہانگیا اور دیکھا کہ ایک شخص وہان کھڑا ہوا انوری کا قصیدہ اپنے نام سے پڑھتا ہے اور سب لوگ اسکی تعریف
کررہے ہین انوری نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تم انوری کو پہچانتے ہو اسنے کہا کہ تو کیا کہتا ہے انوری تو مین ہی ہون
یہ سنکر انوری ہنسا اور کہا کہ شعرونکی چوری سنی تھی اور شاعر کی چوری نہ دیکھی تھی لطیفہ ایک شخص مامون رشید کے پاس آیا
اور کہا کہ مین مرد مسافر اور محتاج ہون مامون نے کہا کہ کیا عجب ہے ہوگا اس شخص نے کہا کہ مین حج کا ارادہ رکھتا
ہون مامون نے کہا کہ چلیے جاوہ راہ صاف و شفاف ہے اسنے کہا کہ خرچ راہ میرے پاس نہین ہے مامون نے کہا کہ
تم سے حج ساقط ہوا اسلیے کہ مرد مفلس پر حج فرض نہین ہے اسنے کہا کہ مین تم سے خرچ لینے آیا ہون فتوے
پوچھنے نہین آیا ہون مامون رشید ہنسا اور اسکو بمبلغ انعام دیکر رخصت کیا لطیفہ کچھ لوگ ہمراہی مامون رشید کے

پاس آئے اور عامل وقت کی ظلم کی شکایت کرکے خواستگار انصاف ہوے مامون رشید نے کہا کہ وہ عامل ایسا راست باز اور عادل ہے کہ از سرتاپا ہر عضو اسکا عدل و انصاف سے بھرہوا ہے ایک ظریف نے انمین سے کہا کہ اے خلیفہ اگر ہر عضو اسکا انصاف سے معمور ہے تو اسکا ایک ایک عضو ہر ولایت مین بھیجدے کہ تیرا سارا ملک عدل و انصاف سے معمور ہوجائے مامون رشید ہنسا اور اس عامل کو رہا نے برخاست کیا لطیفہ ایک بادشاہ صبح کے وقت شکار کے واسطے نکلا ایک شخص نہایت بدشکل بادشاہ کے سامنے آگیا بادشاہ نے اسکی شکل کریہہ کو فال بد سمجھکر اسپر لعن طعن کی اتفاقاً اس روز بادشاہ کو بہت شکار ہاتھ آیا اور شاد و خرم پھرا اور دل مین خیال کیا کہ اس شخص کو آج مین نے ناحق ملامت کی اور رنج پہونچایا اسکو بلانا چاہیے اور عذر کرنا چاہیے پس وہ شخص بمجرد حکم حاضر ہوا اور بادشاہ نے اس سے عذر کیا اور ایک خلعت اور ہزار درم انعام دیا اس شخص نے کہا اے بادشاہ مین خلعت و انعام نہین چاہتا لیکن میری ایک عرض ہے اسکو قبول فرمایئے بادشاہ نے کہا کہ بیان کر اسنے کہا کہ آج صبح کو اول آپنے مجکو دیکھا اور مین نے اول صبح کو آپکی صورت دیکھی آپ کو تمام روز عیش و طرب مین گذرا اور مجکو رنج و تعب سے دن کٹا اب آپ ہی انصاف کرین کہ دونو مین کسکی صورت نحس ہے بادشاہ ہنسا اور خلعت دیا اور دس ہزار درم عطا فرمائے لطیفہ ایک جوان کو بعلت چوری گرفتار کرکے ہارون رشید کے پاس لیگئے جیکہ چوری اسکے ذمہ ثابت ہوگئی تو ہارون رشید نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا مادر زاد مضطرب و پریشان ہارون رشید کے پاس آئی اور کہا کہ اے خلیفہ وقت جس ہاتھ کو اللہ تعالے نے بنایا ہے تو اسکو قطع کرتا ہارون رشید نے کہا کہ مین بحکم خدا قطع کرتا ہون اور مین جد شرع مین تامل کرنیسے ڈرتا ہون بڑھیا نے کہا کہ میری روزی اسکے ہاتھ سے ہے اور تو اسکے ہاتھ کو کاٹکر میری روزی کھوتا ہے ہارون رشید نے کہا کہ اگر حد شرع اسپر جاری نہوگی تو مجھپر گناہ عظیم عائد ہوگا بڑھیا نے عاجز ہوکر کہا کہ اے خلیفہ بہت گناہ تیرے ذمہ ہین کہ شب و روز تو استغفار کرتا ہے اس گناہ کو بھی انھین مین شمار کرلے کہ بقول شخصے اینہم بر سر علم خلیفہ کو یہ فقرہ پسند آیا اور ہنسکر معاف کیا لطیفہ ایک ظریف کو کسی گناہ مین ماخوذ کرکے بادشاہ کے روبرو لیگئے بعد ثبوت جرم اسکی ناک چھیدنے کا حکم دیا مرد ظریف نے کہا کہ اے بادشاہ میری ناک مین جو دو سوراخ ہین وہی کافی ہین اب سوراخ سوم کی کیا ضرورت ہے بادشاہ ہنسا اور اسکو چھوڑ دیا لطیفہ اسحاق موصلی کا ایک غلام تھا کہ دن بھر آب کشی کیا کرتا تھا اور تھک جاتا تھا ایک روز اسحاق نے غلام سے دریافت کیا کہ کہو کیا نقشہ ہے اسنے جواب دیا کہ اس گھر مین ہم تم بڑے کمبخت ہین اسحاق نے پوچھا کس وجہ سے غلام نے کہا آپکو تو رات دن فکر نان کا ہے جان ہے اور مین بیچارہ دن بھر آب کشی مین مبتلا ہون اور گھر والونکو ہماری

اور اپکی کچھ پروا نہین صرف خدمتگار جانتے ہین اور ہمارہی اور اپکی محنت ومشقت سے کوئی خوش نہین ہے بلکہ الٹا
احسان ہمپر جتاتے ہین اسحاق نے ہنسکر کہا کہ واللہ تو سچ کہتا ہی اور اسکو آزاد کیا **لطیفہ** تاریخ فرشتہ مین
لکھا ہے کہ حضرت ہمایون بادشاہ مذہب حنفی رکھتے تھے لیکن مرزا کامران اور بعضے امرای چغتائی ان کو
شیعہ سمجھتے تھے اور انکی بدگمانی کا باعث یہ تھا کہ عہد طفلی اور شہزادگی مین مہمان عراق اور خراسان وہان جمع
رہتے تھے وہ سب شیعہ تھے علاوہ اسکے ہیرم خان کہ ہمدم اور مصاحب خاص بادشاہ کی شیعہ مذہب تھے مرزا کامران
مذہب کے باب مین بادشاہ سے اکثر گفتگو کیا کرتے تھے ایکبار بادشاہ اور مرزا کامران جارہے تھے اتفاقیہ ایک قبر پر نظر
پڑگئی تو دیکھا کہ پاؤن اٹھاکر ایک قبر پر پیشاب کرتا ہے جسطرح کتون کا دستور ہے کہ بلندی پر پیشاب کیا کرتے
ہین مرزا کامران نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قبر کا مردہ شیعہ ہے بادشاہ نے کہا صحیح ہی کہتا ہے کتا سنی معلوم ہوتا ہے
لطیفہ ایک ظریف نے دعوے کیا کہ مین اور میری والدہ دونون علم نجوم مین مہارت کامل رکھتے ہین کہ ہماری حکم مین
ہرگز خطا واقع نہین ہوتی لوگون نے کہا کہ تم کیا حکم کیا کہ جسمین خطا واقع نہین ہوتی ظریف نے کہا کہ بسوقت ابر ہوا پر ظاہر
ہوے تو مین کہون کہ بارش ہوگی اور والدہ میری کہے کہ نہوگی البتہ یا وہ ہوتا ہے کہ مین کہتا ہون وہ ہوتا ہی جو
والدہ میری کہتی ہی **لطیفہ** بیان کیا ہی کہ ایک دن کسی بزرگ سے کوئی اپنا حال کہتا تھا بزرگ ہرگز متوجہ نہوا اور اسکا
حال نہ سنا اس شخص نے مکرر سہ کرر عرض کیا بزرگ نے مطلق التفات نکیا اور کہا کہ کیون اسقدر مغز سر پھراتا ہی اور سر کھاتا
ہے اس حاجتمند نے کہا کہ سر تو تم ہو درد کہان لیجاؤن یہ لطیفہ اس بزرگ کو پسند آیا اور فورًا اسکی حاجت رفع کردی **لطیفہ**
ایک مرد غوری کی گدھے کو کوئی اچرا لیگیا غوری نے سجدہ شکر کیا لوگون نے کہا کہ اے غوری سجدہ شکر کا کیا محل ہے اسنے
جواب دیا کہ اگر مین اسپر سوار ہوتا تو خدانخواستہ مجکو بھی چرا لیجاتا **لطیفہ** خواجہ منعم نے مقبرہ اپنے واسطے بنوایا معمارون
نے ایک سال مین اسکو تیار کیا خواجہ نے معمارون کی سردار سے دریافت کیا کہ اب اس عمارت کے واسطے کیا درکار
ہے وہ استاد نہایت ظریف تھا اسنے ظرافت سے کہا کہ صرف اپکی وجود شریف کی حاجت ہے اور کچھ نہین
لطیفہ ایک شخص بدشکل نے خود نقل بیانکی کہ مین ایک روز بازار مین کھڑا تھا ایک عورت نہایت خسیس وجمیل
میرے سامنے آگئی مجکو دیکھکر کھڑی ہوگئی اور بغور دیکھنے لگی جب بہت دیر ہوگئی تو مین نے کہا کہ اے عورت تیرا
کیا ارادہ ہے جو آنکھ گاڑے ہوی میرے منھ کو نہایت غور سے دیکھ رہی ہے اسنے جواب دیا کہ میری آنکھون نے تیرا
گناہ کیا تھا مین چاہتی ہون کہ بڑے سخت عذاب مین انکو گرفتار کرون اور دنیا مین تیری شکل بد اور زشت کو دیکھنے کے
برابر اور کوئی سخت تر عذاب نہین ہی لہذا مین آنکھونکو ایذا دے رہی ہون **لطیفہ** ایک اندھا اندھیری رات مین

مشعل جلائے ہوئے گھڑا ہاتھ مین لیے جاتا تھا ایک ظریف نے اس سے کہا کہ مشعل تو تجکو نظر نہین آتی پس اس مشعل سے تو کیا دیکھیگا اندھے نے جواب دیا کہ یہ مشعل میرے لیے نہین ہے بلکہ اورون کے لیے ہی کہ راستہ چلنے مین میرے ٹھوکر نہ کھاوین لطیفہ ایک چور کسی امیر کا گھوڑا چرانے کی واسطے طویلہ مین آیا سائیس بیدار تھا چور کو اسنے پکڑ لیا اور آقا کو مطلع کیا مالک نے اگر چور سے کہا کہ تو کسطرح گھوڑے کو چرا لیجاتا اگر میرے سامنے تو اس عمل کو کرے تو مین تجکو چھوڑ دون چور نے کہا کہ بہتر یہ کہکر لگام لیکر گھوڑے کے منھ مین دی اور آگاڑی پچھاڑی کی رسیان کاٹکر گھوڑے پر سوار ہوا اور کہا کہ اسطرح گھوڑا چرا لیجاتے ہین یہ کہکر گھوڑے کو دھر پکڑا اور چشم زدن مین غائب ہو گیا ہر چند تلاش کی سراغ اسکا نہ پایا لطیفہ کسی امیرزادے نے اپنے رفیق سے کہا لفظ بان کی جسکے نام پر آتی ہے وہ برابر ذات ہوتا ہی جیسے فیلبان اور شتربان اسنے جواب دیا درست ہی مہربان پانچوان باب علم قیافے کے بیان مین جسکو علم فراست کہتے ہین ظاہر ہو کہ علم قیافہ نہایت شریف ہے علم جو لوگ اس علم مین کامل ہین آدمی کی چہرہ کو دیکھکر اسکی اچھی بری عادتون سے خبردار ہو جاتے ہین اگر وہ شخص لائق اور معقول ہے تو اس سے دوستی اور ملاقات رکھتے ہین ورنہ اس سے کنارہ کرکے اسکی شرارتون سے محفوظ رہتے ہین حکایت نقل ہے کہ کسی حکیم نے مردمان وحشی اور بہائم کی صحبت سے نفرت کرکے ایک پہاڑ پر اپنا مکان بنایا تھا اور ایک مصور مانی قلم کو دروازہ پر مقرر کیا تھا جو کوئی حکیم کی ملاقات کو جاتا مصور اول اسکی تصویر کھینچکر حکیم کے پاس بھیج دیتا حکیم ازروے علم قیافہ کو دیکھکر اگر اس شخص کو قابل صحبت جانتا تو بلاتا تھا ورنہ وہین سے اسکو رخصت کر دیتا تھا ایک روز کوئی شخص حکیم کی ملاقات کی واسطے گیا مصور نے بدستور اسکی تصویر کھینچکر حکیم کے پاس بھیجدی حکیم نے اسکی عادت بد سے آگاہ ہو کر اپنے پاس نہ بلایا اور رخصت کیا اس شخص نے کہلوا بھیجا کہ آپ نے تصویر کو دیکھکر میری برائیان معلوم کرلین واقعی بجا اور درست ہی لیکن مین نے بکمال محنت و مشقت وہ سب برائیان ترک کر دی ہین آپ مجھسے اندیشہ ضرر نہ کیجئے اور شرف خدمت سے مجکو ممتاز فرمائیے حکیم نے اسکو بلایا اور ملاقات کی اس صورت مین اس علم فراست مین دو فائدہ ہین اول کہ اپنے عیبونسے مطلع ہو کر انکو ترک کرے اور بدی اور شر سے پاک ہو جائے دوسرے یہ کہ اور لوگون کی عیبونسے واقف ہو جائے اور انکے شر سے اپنے تئین بچائے حکایت نقل ہے کہ امام برحق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایکمرتبہ اتفاق سفر ہوا ایک دن کسی شہر کے قریب ایک شخص لباس فاخرہ پہنے ہوے آپکو ملا باادب تمام آپکو جھکر سلام کیا اور نام و نشان اور وطن پوچھنے لگا جب کہ آپکا نام سنا تو رکاب کو بوسہ دیا اور بکمال اعتقاد قدمون پر گر گیا اور کہنے لگا کہ آپ میری دعوت قبول کیجیے اور میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائیے ہر چند آپ نے عذر کیا وہ شخص اور

زیادہ تر مصر ہوا اگرچہ آپ از روے علم قیافہ اسکے عیبون سے آگاہ تھے لیکن اسکی عجز وانکسار ظاہری اور جھوٹی تواضع
پر خیال کرکے اسکی دعوت قبول کی جو ان حضرت کی گھوڑے کا عکار بند پکڑے ہوئے شہر مین آیا اور اپنے مکان پہنچا کر
مہمانداری مین مصروف ہوا اور سب طرح کا سامان تیار کیا جب صبح ہوئی تو حضرت نے چلنے کا قصد کیا وہ مانع ہوا
اور کہنے لگا کہ خوشا نصیب میرے جو امام وقت اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حال پر کرم فرماے اور میرے
غریب خانہ کو اپنے نور قدم سے روشن کرے حیف ہے کہ تھوڑے دنون بھی مین آپ کی خدمت بجا نہ لاؤن اور خدمت
بابرکت سے فیضیاب نہون آخرکار اسنے اسقدر عجز وانکسار کیا کہ ناچار آپکو توقف کرنا پڑا اسی طرح ہر روز نہ
جب آپ قصد روانگی کرتے تھے تو وہ جشم پر آب ہوکر آپکے ٹھہرنے مین مبالغہ پیش کرتا بعد دو ہفتہ کے آپنے پھر قصد کیا
جبکہ آپ سوار ہونے لگے تو اس مکار نے اپنی جیب مین سے ایک کاغذ نکالکر حضرت کو دیا کہ اسمین جو کچھ آپکی مہمانی
مین صرف ہوا تھا سب درج تھا حضرت نے جو اسکو ملاحظہ کیا تو اپنے گھوڑے اور کل اسباب کی قیمت کی برابر پایا
جو کہ اسوقت زر نقد حضرت کے پاس موجود تھا ناچار تھوڑی دیر تامل کیا اور سب اسباب اپنا مع اسپ دیرینہ
اس مکار کو دیدیا اور پاپیادہ اپنے مکان کو پھر آئے سنا ہے کہ جسنے حضرت کی ساتھ یہ حرکت ناشائستہ کی تھی اسکی
آنکھین نیلی اور چھوٹی چھوٹی اندر کو بیٹھی ہوئی تھین اسطرح کی آنکھین ہونا مکر اور حیلہ وفریب اور بدنیتی اور بیایمانی کی
صاف دلیل ہے **بیان علم قیافہ** حکماے دانشمند نے اخلاق نیک اور صفات پسندیدہ کی دریافت کرنیکی واسطے
اعضاے جسم انسان وسیلہ اور واسطہ مقرر کیا ہے اور تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ ہر عضو انسان کا صفات
ظاہری اور باطنی پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اس امر کی صداقت پر یہ حدیث شریف ناطق ہے کل کھول احمق الا عمر کل
تصغیر فتنۃ الا علے نقل ہے کہ ایک شخص چراغ کی روشنی مین کتاب کا مطالعہ کرتا تھا ایک جا کتاب مین لکھا دیکھا
کہ بہت لمبی ڈاڑھی حماقت کی دلیل ہے اسنے غور وتامل کیا تو اپنی ڈاڑھی کو حد سے زیادہ دراز پایا فورًا اسنے
اپنی ڈاڑھی کو مٹھی مین خوب مستحکم پکڑ کر چراغ کی لو پر رکھدیا اسواسطے کہ جسقدر کہ حد سے زیادہ ہے جلکر حد اعتدال پر
آجاے جب شعلۂ چراغ کی قریب ڈاڑھی نہونچی یکبارگی سب جلگئی اور یہ مرد واہی بھنی سری کی شکل بن گیا پس
یہ امر اسکی حماقت اور نادانی کی دلیل تھی ربا عی اے کردہ زمحنت بجہان کسب علوم ۔ معلوم شمیر تو علوم مکتوم
روے کہ مبارکست ودیدار کہ شوم ۔ گردد بتو از علم قیافہ مفہوم ۔ علامات سر بڑا سر ہوگول وہموار ہو اور بال
سر پر بہت ہون تو عقل ودانائی اور فہم وفراست اور ہمت وسخاوت کی نشانی ہے اور چھوٹا سر اور ناہموار یعنے
بدوضع اور سر کے بھوڑے سے ہونا یہ صاف حماقت اور جہالت اور کند ذہنی کی نشانی ہے علامات پیشانی پیشانی کا

بہت بلند ہونا اور بے چین و بے شکن ہونا دشمنی اور بدذاتی اور لن ترانی اور غرور و نخوت کی نشانی ہے اور جو پیشانی کہ بلندی
اور فراخی مین متوسط ہو اور اسمین چین اور شکن بھی ہو تو محبت اور صدق اور عقل اور خوش نصیبی اور تدبیر کی علامت ہے
اور تنگ پیشانی مفلسی اور تکلیف اور بے وقوفی اور نامرادی اور افلاس اور بیحیائی کی نشانی ہے اور اگر جانب سر سے
ناک کی طرف دونون ابرو کے بیچ مین شکن اور چین ہو تو غصہ اور غضب اور رنج کی دلیل ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ
پیشانی مین چین کا ہونا زیادتی عمر کی دلیل ہے یعنے اگر ایک خط ہو تو دس برس کی دلیل ہے اور اگر دو خط ہون تو بیس برس
اور جو تین خط ہون تو تیس برس اور باقی کو اسی طرح قیاس کرنا چاہیے علامات ابرو یعنی بھوین اگر بڑی بڑی اور دور
تک کھنچی ہوئی ہون اور بال بکثرت ہون تو بدمزاجی اور خود پسندی اور مفلسی اور غرور اور جہالت کی علامت ہے اور
بھوین باہم ملی ہوئی محبت اور مہربانی کی نشانی ہے اگر مرد ہے تو عورتون سے زیادہ تر راغب ہوگا اور جو عورت ہے تو اسکو
مردونکی طرف بہت رغبت ہوگی اور عرض و طول مین متوسط ہونا خوش مزاجی اور بخشش اور عقل و دیانت کی نشانی ہے اور سر
ابرو کا اگر ناک کیطرف سے باریک ہو تو دشمنی کی دلیل ہے اور وہ شخص فتنہ ہاے عظیم برپا کریگا اور جو بلند ہو تو غرور
اور نہایت بیوقوفی کی دلیل ہے اور اگر بال بھوونکے دراز ہون تو بہادری اور ہمت اور بدمزاجی اور جنگ و جدل کی
دلیل ہے علامات چشم بڑا ہونا اور سیاہ ہونا آنکھ کا سستی اور مجہولی کی دلیل ہے اور چھوٹا ہونا آنکھ کا سبکی اور بیعقلی
کی نشانی ہے اور متوسط ہونا علامت حیا اور وفا کی ہے اور جو آنکھین اندر کو بیٹھی ہون تو غرور اور پلیدی و مکاری و بدسرشتی
کی علامت ہے اور پھٹی ہوئی اور بڑی بے نور دلیل بخل اور بیحیائی کی ہے اور بہت جلد پلک مارنا مکاری اور حیلہ سازی اور
دزد ہونیکی علامت ہے اور بڑی آنکھ کا سرخ ہونا صاف درازی عمر و شجاعت کی نشانی ہے اور سب آنکھونمین ازرق نہایت
بد ہے اور بیحیائی اور بے ہمتی و بخل کی دلیل ہے اور نیلگون آنکھ خورد و لرزان مکر و حیلہ اور شہوت پرستی کی دلیل ہے اور گول
آنکھ نحوست کی نشانی ہے اور آنکھ مائل درازی ہونا نیک بختی اور مبارک ہونیکی علامت ہے اور متوسط ہونا آنکھ کا بزرگی
اور کوچکی اور سرخی اور سیاہی اور دور درازی مین علامت اخلاق نیک کی اور عادات مبارک کی ہے علامات گوش
بڑا کان خوبی و قوت حافظہ و درازی عمر اور تندخوئی کا نشان ہے بعض اوقات اور چھوٹا کان نشان جہل و نادانی کا ہے
اور کان کا متوسط ہونا عقل و دانائی و سعادت کی نشانی ہے اور کانکی لو کا پر گوشت ہونا دلیل دولت کی ہے علامات
بینی باریک ناک ہونا سبکی اور کم عقلی کی نشانی ہے اور چوڑی ناک اور بڑے سوراخ نتھنونکی بہت شہوت اور غضب ناکی کی
نشانی ہے اور ٹیڑھی ناک نفاق و شرارت کی علامت ہے اور دراز اور کلان ناک اور نوک پر طوطی کیطرح خمدار
فراخی دولت کی دلیل ہے اور بلندی و پستی مین متوسط ہونا ناک کا حواس باطن کے صحت کی دلیل ہے اور کمر

پست ہونا ناک کا افلاس و تنگدستی کی نشانی ہے علامت لب ہونٹھوں کا موٹا ہونا حمق اور درشتی طبع اور کینہ
دری کی نشانی ہے اور باریک ہونا ہونٹھوں کا دانائی اور لطافت طبع کی نشانی ہے اور سرخی ہونٹھوں کی نیکبختی اور خوشحالی
کی دلیل ہے نیلگوں اور سیاہ ہونا ہونٹھوں کا بدذاتی اور بداصلی کا نشان ہے اور سفیدی ہونٹھوں کی بیماری کی نشانی ہے علامت
دہن منہ کا فراخ ہونا بہت دلیل شجاعت کی ہے اور تنگ ہونا منہ کا خوف و ہراس کا نشان ہے اور عورتوں کا منہ
فراخ ہونا بہت شہوت ہونیکی دلیل ہے علامت دندان بہت بڑا ہونا اور باہم متصل ہونا دانتوں کا خرارت کی دلیل
ہے اور بہت چھوٹا ہونا اور جدا جدا ہونا صحت جسمی کی دلیل ہے اور ٹیڑھا ہونا اور ناہموار ہونا مکر اور فریب کی نشانی ہے اور
جو ہموار اور متوسط ہوں یعنی نہ بڑے ہوں نہ چھوٹے ہوں تو نیکبختی اور انصاف و امانت کی دلیل اور تعداد دانتوں کی میں سے
بتیس تک دولت اور دانائی کی علامت ہے اور تیس سے کم ہونا مفلسی اور ناداری کی دلیل ہے علامت کام و زبان
سرخ ہونا تالو کا اور زبان کا نیکبختی اور نیکی کی دلیل ہے اور سیاہ اور زرد ہونا نحوست کی نشانی ہے علامت زبخ باریک
ہونا ٹھوڑی کا نیک عادت کی علامت ہے اور پر گوشت ہونا جہالت اور غرور کی نشانی ہے اور متوسط ہونا ٹھوڑی کا
عقل و ہنر کی علامت ہے علامت گردن کوتاہ گردن ہونا مکر و خیانت کی نشانی ہے اور باریک و دراز گردن ہونا
نامردی و حماقت کی دلیل ہے اور موٹی گردن راستی اور انصاف اور تدبیر کی دلیل ہے اور گردن پر اگر ایک خط
ہو تو درازی عمر کی دلیل ہے اور دو خط ہنرمندی کی اور تین خط علامت دولت کی ہے علامت چہرہ پر گوشت
کا چہرہ کا ہونا سستی و فراموشی و جہل و سخت خوئی کی نشانی ہے اور خشک و کم گوشت ہونا بدباطنی کی دلیل ہے
اور معتدل ہونا چہرہ کا نیک خوئی کی نشانی ہے اور چہرہ کا رنگ زرد ہونا پلیدی اور مرض باطنی کی علامت ہے
علامت محاسن یعنے ڈاڑھی گوسہ ڈاڑھی یعنی چکور ڈاڑھی ہوشیاری اور دانائی کی علامت ہے اور گرد
ڈاڑھی گرانباری اور ابرو کی نشانی ہے اور بہت یعنی ڈاڑھی حماقت اور نادانی کی علامت ہے اور ڈاڑھی میں
بہت بالوں کا ہونا یعنی گھنی ڈاڑھی کا ہونا کند ذہنی اور غبی ہونیکی علامت ہے علامت کتف یعنی شانہ
شانہ کا لاغر ہونا زشت عادت ہونیکی علامت ہے اور چوڑا ہونا شانہ کا نشانی حماقت کی ہے اور شانوں پر
بالوں کا ہونا بیدولتی یعنی مفلسی کی نشانی ہے اور شانوں کا صاف اور متوسط ہونا دلیل عقل و دولت و سعادت
مندی کی ہے اور ایسا آدمی لطیف مزاج ہوتا ہے علامت بغل و بازو بازو دراز اور بغل پر
گوشت نشانی نیکبختی کی ہے اور فراخ روزی کی بھی ہے اور بازو چھوٹا اور بغل خشک ہونا علامت
بے دولتی کی ہے علامت سینہ سینہ کا فراخ و پر گوشت ہونا نشان نیکبختی کا ہے اور تنگ و خالی سینہ

نحوست اور بدبختی کی علامت ہے علامت پستان دونون چھاتیون کا بہت بڑا ہونا دولت اور اولاد کی ترقی کی نشانی ہے اور ایک چھاتی بڑی اور ایک چھاتی چھوٹی ہونا علامت بدبختی کی ہے علامت شکم پیٹ بڑا ہونا علامت حماقت کی ہے اور متوسط ہونا تیزی رائے اور صفائے عقل اور تیزی ہوش کی دلیل ہے اور جسکے پیٹ پر ایک خط ہوگا اسکی تلوار سے ہوگی اور دو خط والا عورتوں کی صحبت سے نہایت رضامند ہوتا ہے اور تین یا چار یا پانچ خط پیٹ پر ہونا عقل وعلم وہوشیاری کا نشان ہے اور جسکی پیٹ پر خط کا مطلق نشان نہو تو وہ شخص صاحب اقبال ہوگا اور نرمی اور گول ناف کا ہونا دولت وسعادت کی نشانی ہے علامت پشت چوڑی پیٹھ غضب اور عزم کے قوی ہونیکی دلیل ہے اور خمدار پشت کج خلقی کی نشانی ہے اور دراز ہونا پیٹھ کا نحوست کی نشانی ہے اور متوسط ہونا نیکبختی اور سعادت کی نشانی ہے علامت رنگ بہت سرخ ہونا رنگ کا جلد بازی اور زود رنجی کی دلیل ہے اور سبز رنگ ہونا بدباطنی کی علامت ہے اور سرخ اور سفید رنگ خوش اخلاقی کی دلیل ہے اور سرخ رنگ سیاہی مائل نرم خلقی کا نشان ہے اور گندم رنگ ہونا خوش اخلاقی اور عقل ودانائی اور نیکبختی کی دلیل ہے علامت نرمی بدن جسم کا ملایم ہونا قوت عقل اور نازک مزاجی کی دلیل ہے اور جسکا بدن سخت ہو وہ شخص زبردست اور کم عقل اور غلیظ المزاج ہوگا اور جلد کا ملایم اور باریک ہونیکی اور فرخندگی کی نشانی ہے علامت موے بالون کا نہایت سخت ہونا شجاعت اور مردانگی کی دلیل ہے اور بہت نرم ہونا خوف وہراس کی علامت ہے اور جسکے بال متوسط ہون یعنے نہ بہت نرم ہون نہ سخت ہون اسکا ظاہر وباطن نیک ہوگا اور سینہ اور پیٹ پر بہت بال ہونا بیوقوفی کی نشانی ہے اور کم ہونا دانائی اور لطافت کی دلیل ہے اور بالون کا زرد رنگ ہونا حماقت کی دلیل ہے اور جو سرخ ہون تو شجاعت اور دماغ کے صحیح وسالم ہونیکی نشانی ہے اور سیاہی اور نرمی اور سختی مین متوسط ہونا مزاج کے معتدل ہونیکی اور عقل کی دلیل ہے اور جسکے ایک مسام سے ایک ہی بال پیدا ہو تو دولت کی نشانی ہے اور جو دو پیدا ہون تو ہنرمندی کی دلیل ہے اور اگر تین بال پیدا ہون تو وہ شخص صاحب عبادت ہوگا اور چار بال پیدا ہون ایک ہی جگہ سے تو مفلسی اور بے ہنری کی علامت اور باریک ہونا بالون کا مبارکی کی نشانی ہے اور گچھدہ یعنے موٹا ہونا بالون کا بدی کی دلیل ہے علامت آواز بڑا ہونا اور بلند ہونا آواز کا مردانگی کی دلیل ہے اور باریک اور نرم ہونا اخلاق حمیدہ کی علامت ہے اور ناک مین بولنا غرور اور تکبر کی نشانی ہے اور بدآواز ہونا بدنیتی اور حماقت کی دلیل ہے اور آہستگی اور ملایمت سے باتین کرنا عقل اور دانائی کی دلیل ہے اور گفتگو مین بہت جلدی کرنا کج خلقی کی علامت ہے اور وقت گفتگو کے ہاتھ کو حرکت دینا دانائی اور عقل کی نشانی ہے علامت خندہ قہقہہ مار کر ہنسنا بیحیائی اور

نالایقی کی دلیل ہے اور تبسم ہنسنا شرم اور عزت اور مرتبہ اور خوش اخلاقی کی نشانی ہے علامت قد بہت دراز ہونا قد کا
بیوقوفی کی نشانی ہے اور کبھی کا قد چھوٹا ہوتا ہے وہ فساد برپا کرتا ہے اور دوتا یعنے کبڑا ہونا دشمنی اور عداوت کی نشانی
ہے اور میانہ قد یعنے نہ دراز ہو نہ کوتاہ ہو حکمت اور عقلمندی کی نشانی ہے اور اسکے اوصاف باطنی بھی معتدل
ہونگے اور حکیمون نے کہا ہے کہ وہ قد بہت اچھا ہے جو صاحب قد کے ایک سو بیس انگشت ہو اور اس مقدار سے
جسقدر کم ہو وہ خراب ہے علامت رفتار جسکی چال ٹھہری ہوئی ہے وہ بزرگونکی پیروی کرتا رہتا ہے اور جو شخص
مگر اور سرین کو چلنے مین حرکت دیتا ہے اسکو ضرور علت آبنہ ہوتی ہے اور تیز و تند رفتار قہر و غضب
اور جہالت کی علامت ہے اور آہستگی کی رفتار غمگینی کی علامت ہے اور جو تیزی اور آہستگی مین متوسط ہو وہ علامت
ظاہر و باطن کی نیکی کی ہے اور چلنے مین زور زور زمین پر پاؤن مارنا بدبختی کی نشانی ہے اور لمبے لمبے قدم رکھنا جہالت
اور حماقت کی نشانی ہے علامت کف دست ہتھیلی کا موٹا ہونا دولت کی علامت ہے اور سرخ
رنگ ہونا خوبی اور لطیف مزاجی کی نشانی ہے اور زرد رنگی دلیل فسق و فجور ہے اور سپید و سیاہ علامت
بدبختی ہے اور کھورے پانے بہت خط ہتھیلیون پر ہونا نہایت برائی ہے مگر اوسط درجہ مین البتہ نشان نیکبختی
اور سعادت کا ہے علامت انگشتان لمبی انگلیان زیادہ عمر ہونیکی علامت ہے اور باریک نرم دلیل
نیکبختی کی ہے اور موٹی اور سخت اور ٹیڑھی ہونا انگلیونکا صاف بدبختی کی نشانی ہے اور ملا لینے مین انگلیون
کے سوراخ نمایان رہین تو بیدولتی اور فضول خرچی کی علامت ہے اور جو سوراخ معلوم نہون تو جمع ہونے
دولت کی علامت ہے علامت ناخن سرخ ہونا ناخونکا علم اور عقل اور دانائی اور فراغ دستی کی علامت
ہے اور سیاہ و زرد رنگ ہونا پریشانی اور افلاس و بدبختی کی نشانی ہے علامت ذکر عضو تناسل کا ٹیڑھا ہونا
فسق و فجور کی نشانی ہے اور سیدھا ہونا صلاح و راستی کی علامت ہے اور اسپر بہت رگونکا نمودار ہونا
حسرت و افلاس کی علامت ہے علامت خصیہ ایک خصیہ بڑا اور ایک چھوٹا ہونا غلبہ شہوت کی
نشانی ہے اور عورتونکی صحبت کی رغبت کی علامت ہے اگر داہنا خصیہ کسی شخص کا چھوٹا ہوگا تو اسکے
نطفہ سے لڑکے بہت ہونگے اور جس شخص بایان خصیہ چھوٹا ہوگا تو اسکے نطفہ سے لڑکیان
بہت ہونگی اور بعضون نے لکھا ہے کہ خوطہ کا چھوٹا ہوتا نشان دولت کا ہے اور بڑا ہونا خوطہ کا علامت
فسق و فجور کی ہے علامت ران اور ساق پر گوشت ران کا ہونا عورتون کی ساتھ عیش و عشرت کرنیکی
علامت ہے اور جسکی ران سخت ہو اور اسپر بال نہون تو دولتمندی کی نشانی ہے اور جس شخص کی پنڈلی موٹی ہو اور

اسپر بال ہون تو وہ اکثر پیادہ چلیگا اور تنگ دست رہیگا اور لمبی پنڈلی کا ہونا غرور اور بدخواہی کی علامت ہے اور
بہت چھوٹی پنڈلی نشانی افلاس کی ہے اور درازی و کوتاہی اور سطبر ہین پنڈلی کا معتدل ہونا شجاعت اور سخاوت
اور نیک بختی اور نیک طینتی کی دلیل ہے علامت کعب ٹخنہ پر گوشت کا ہونا علامت آسودگی کی ہے اور
اور اسپر بالون کا ہونا قلت اولاد کی دلیل ہے اور جسکا ایک ٹخنہ بڑا اور ایک چھوٹا ہوگا وہ شخص اکثر قید مین رہیگا
اور چھوٹا اور گول ہونا ٹخنہ کا دولت کی نشانی ہے اور ٹخنہ کا بلند اور نیڑھا ہونا بدبختی اور افلاس کی نشانی ہے
علامت عقب یعنے پاشنہ ملائم اور چھوٹی ایڑی کا ہونا علامت دولتمندی کی ہے اور بڑی اور نیچی
نحوست کی نشانی ہے اور جسکی ایڑی پر گوشت ہو اور چلنے مین چوڑی ہوجاتی ہو تو یقینی وہ شخص چور ہوگا علامت
پشت پا پشت پا بلند ہو اور اسپر بال کم ہون تو نیکبختی اور سعادت اور مبارکی کی نشانی ہے اور اگر برعکس
ہے تو نحوست کی نشانی ہے علامت کف پا پاؤن کے تلوؤن کا زرد و سیاہ ہونا قلت اولاد اور فسق و فجور کی
علامت ہے اور خطوط سے خالی ہونا کف پا کا اکثر پیادہ چلنے کی علامت ہے اور کف پا کا سرخ و نرم ہونا عقل
و دولت کی نشانی ہے اور کف پا مین جوار بیرق اور ناقوس کا نشان ہونا دولت اور حشمت کی علامت ہے اور
جسکے پاؤن باہم ایک دوسرے کی طرف پھرے ہوے ہون اور کف پا پر گوشت ہون تو ہمیشہ گھوڑیکی سواری
اسکو میسر ہوگی علامت انگشتان یا انگلیان پاؤنکی اگر باریک اور دراز ہون تو عقلمندی کی علامت ہے
اور موٹی اور چھوٹی کند ذہنی کی دلیل ہے اور جو باہم متصل ہون تو نیکی کی علامت ہے اور متفرق اور
پریشان ہونا نحوست کی نشانی ہے اور انگوٹھی کی پاس کی انگلی اگر انگوٹھے سے بڑی ہو تو نیکبختی اور اقبال
اور مالدار ہونیکی علامت ہے اور وہ شخص بہت نکاح کریگا اور اسکی عورت اسکے سامنے مرجائیگی اور جو اسکے
برعکس ہے تو خود اپنی عورت کے سامنے مرجائیگا اور اگر سب انگلیان پاؤنکی چھوٹی ہین تو بداصلی اور بدنسبی کی
دلیل ہے اور جسکا انگوٹھا بہت چوڑا ہوتا ہے تو وہ شخص بہت ملکونکی سیر کرتا ہے اور ناخن زرد اور سیاہ عیب
کی دلیل ہے اور سرخ اور صاف ہنر کی دلیل ہے اور عقلمند کو لازم ہے کہ جس شخص مین علامتین بدی کی زیادہ
اور نیکی کی علامتین کمتر ہون تو اس کی بد افعالی پر اعتبار کرے اور جس مین علامتین
نیکی کی بیشتر ہون اور بدی کی کمتر ہون تو اس کے افعال نیک کو دلیل
گرداننے اور جو دونون برابر ہون تو اکثر ایسے آدمی نیکی اور بدی مین معتدل ہوتے
ہین اور یہ علامتین اور دلائل کہ بیان ہوے عورتون اور مردون مین مشترک ہین فقط

فصل متفرق علامتون کے بیان مین پیشانی پر سیاہ خال کا ہونا بختمندی اور دولت کی نشانی ہے **کفا** یعنے پس گردن اگر مثل ہاتھی کے گردن پشت پر ایک پشتہ سا اٹھا ہوا ہو تو دولت کی علامت ہے اور جو مثل پس گردن بندر کے بدوول اور خالی اور بے مغز اور خشک ہو تو دلیل فلاکت یعنے افلاس کی ہے **دلائل استخوان** پہلو پہلو مین آٹھ پسلیون کا ہونا بادشاہی کی علامت ہے اور نو نشانی دولت کی اور دس علامت فقیری کی اور گیارہ زہد و تقوی کی نشانی ہے اور بارہ علامت رنج و غم کی ہے اور تیرہ علامت دولت اور مال ملنے کی ہے اور یاور اقبال کی بھی نشانی ہے اور چودہ علامت بدکاری اور فسق و فجور کی ہے **خال سیاہ** بر سر ذکر سیاہ تل عضو تناسل کے سر پر ہونا علامت ہے کہ عورات کی صحبت سے رغبت بہت ہو اور وصل سے عورتون کو کامیاب ہو علامت بوی منی منی مین جسکی مچھلیونکی بو آتی ہوگی اسکے اولاد بہت ہوگی اور مویشی اور مال کی اسکے پاس کثرت رہیگی اور جو منی مین بو شہد کی ہوگی تو اس مرد کو عورتونکی خواہش بہت ہوگی اور جو منی مین دہی یا دودھ کی بو آوے تو دولتمندی اور امیری کی نشانی ہے اور جو منی مین کسی کی بوے تلخ آوے تو فسق و بدکاری کی علامت ہے **دلیل مسامات** در ستن موے جسکے مسام مین ایک بال جما ہوگا دولت اور حشمت ہمیشہ اسکی گھر رہیگی اور جو ایک مسام مین دو بال جمے ہون تو علم اور زہد اور تقوی اور خدا پرستی کی علامت ہے اور جس کسیکے تن پر یا چار بال ایک مسام سے نکلینگے تو بدبختی اور افلاس کی نشانی ہے **علامت قامت** جسکا قد پاؤن کے انگوٹھے سے سر تک نوے انگشت کا طول مین اپنی انگلیون سے ہوگا اسکی تیس برسکی عمر ہوگی اور نوے سے ایک سو بیس انگشت تک ہر انگشت پر پانچ برس بڑھانا چاہیے مثلاً ایسا نو سال پر پینتیس سال اور بانوے پر چالیس برس غرض اسیطرح ایکسو بیس انگشت کو قیاس کرنا چاہیے **دلائل خطوط دست و پا و سائر اعضا بموجب اقوال** حکماء ہند ایک لنبی سے دوسری کنپٹی تک عرض مین پیشانی پر ایک خط کا ہونا دولت اور امیری کی علامت ہے اور دو خط علم و ہنر کی نشانی ہے اور تین خط سلطنت یا وزارت کا نشان ہے اور چار خط فقیری کی علامت ہے اور پانچ خط بدبختی اور افلاس کی نشانی ہے اور پیشانی پر خط کا نہونا ترک دنیا کی نشانی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ پانچ خط پیشانی پر ہون تو نوسو برسکی عمر ہو اور چار خطون سے اسی برسکی عمر اور تین خط ساٹھ برس کی علامت ہے اور دو خط چالیس برسکی علامت ہے اور ایک خط بیس برسکی عمر کی شناخت ہے اور پیشانی پر

خطوں کا نہونا علامت کم عمری کی ہے واللہ اعلم بالصواب فقط بسم اللہ الرحیم باب چھٹا علم تواریخ وسیر کے
بیانمین چند فصلون پر شامل ہے واضح ہو کہ اس علم کے فائدے بہتیرے ہین اور نفع بیشمار ہین اور اسی علم کی وسیلہ
سے سابقین کے احوال کی اطلاع آدمیون کو ہوتی ہے اور دنیاے ناکارہ وکمینہ کی ناپایداری اور بیثباتی
کی حقیقت ظاہر اور آشکار ہوتی ہے جسکا دل دانا اور آنکھون کی بینائی تیز ہو وہ احوال سابقین بچشم غور ملاحظہ
کرکے متنبہ ہو اور اس تین پانچ روز کی سراے فانی اور عمدۂ ظلمانی سے ہرگز دل نہ لگاوے اور اس علم کو انشاء اللہ
تعالے ہم چند فصلون مین بیان کرینگے فصل ابتداے پیدایش اور بعض انبیاء علیہم التحیۃ والثنا
کے احوال کے بیان مین کتاب ہدایت اسرار مین منقول ہے کہ جناب ولایت مآب حضرت علی
علیہ السلام سے قوم نصارے کے ایک عالم نے عرض کیا کہ آدم صفی اللہ کے پیدا ہونے سے پہلے کیا تھا حضرت
نے فرمایا کہ آدم اسنے مکرر پوچھا حضرت نے وہی جواب دیا پھر اسنے تیسری مرتبہ وہی سوال کیا تو پھر وہی جواب پایا
اور تاریخ خواجگی کا مورخ لکھتا ہے کہ امام برحق امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے آدم کی پیدایش کا
حال دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ آدم صفی اللہ جو میرے اور تیرے جد تھے ان کا حال دریافت کرنا
ہے یا اور آدم کا وہ شخص متعجب ہوا اور کہا کہ یا حضرت آدم صفی اللہ کے سوا اور بھی کوئی پیدا ہوے
ہین حضرت نے فرمایا کہ آدم صفی اللہ پہلے سو آدم پیدا ہوے ہین اور ہر ایک آدم کی اولاد اور فرزند
زادہ اور خادم مدتون دنیا مین رہے ہین اور یہ آدم صفی اللہ صد و یکم آدم تھے اور تاریخ طبری مین لکھا
ہے کہ موسی علیہ السلام نے پروردگار عالم سے ایک دن دریافت کیا کہ آسمان و زمین کی پیدایش
کو کسقدر مدت ہوئی حکم الہی ہوا کہ فلان صحرا مین ایک کنوان ہے اس کنوے پر اپنے تئین پہونچا
اور ایک کنکری اس کنوے مین ڈال تو حقیقت حال پھر منکشف ہوے موسی علیہ السلام اس
کنوے پر گئے اور ایک کنکری اس کنوے مین ڈالی کنوے مین سے آواز آئی کہ کون ہے کنوے کے
لب پر حضرت موسی نے کہا کہ مین ہون موسی ابن فلان بن فلان یہانتک کہ اپنے نسب کا سلسلہ
آدم صفی اللہ علیہ السلام تک کہہ گئے کنوے مین پھر آواز آئی کہ ہر زمانہ مین ایک شخص اسی نام و نسب
کا اس کنوے پر آیا ہی اور کنوے مین ایک پتھر اسے پھینکا ہے یہانتک کہ آدھا کنوان پتھرون سے بھر گیا ہے
اور اللہ جانتا ہے حقیقت حال کو اب تھوڑا سا احوال پیدایش ابوالبشر آدم صفی اللہ علیہ السلام کا لکھا جاتا
ہے ذکر پیدایش حضرت آدم صفی اللہ اور احوال بعضے انبیاء علیہم السلام کا جناب

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیغمبری تک خالق بیچون نے آدم کو جو خاک سے پیدا کیا
اور روح پاک کو قالب عنصری مین بھیجا تھا اور بہشت مین ان کو جگہ دی اور ملائک کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو سب
نے سجدہ کیا اور تعظیم و تکریم بجا لائے مگر بہ سبب غرور و تکبر کے ابلیس لعین نے حکم الٰہی سے عدول اور انحراف کیا اور
اور آدم کو سجدہ نہ کیا اور اسی نافرمانی سے شیطان مردود و ملعون پزدانی ہوا اور اسی باعث سے کینہ اور عداوت
آدم کی ابلیس لعین کے دل مین نقش پذیر ہوئی اور اللہ تعالے نے گیہون کے کھانے کے واسطے آدم کو منع
کیا تھا ابلیس لعین مکر و فریب سے آدم کو گیہون کے درخت پاس لے گیا اور اسکی رغبت اور حرص دلائی یہانتک
کہ آدم نے دانہ گیہون کا کھالیا اور بحکم ربانی اسی نافرمانی سے آدم اور حوا دونون بہشت سے خارج ہوے اور
زمین پر پھینکے گئے آدم تو ملک ہندوستان مین سراندیپ کی زمین پر گرے اور حوا متصل مکہ معظمہ جدہ مین
گرین غرض آدم چالیس دن سراندیپ کے پہاڑ پر پڑے رہے اور کچھ غذا نہ کھائی اور بعض روایات مین ہے
کہ سو برس سراندیپ کے پہاڑ پر اپنے قصور پر نالہ کرتے تھے اور روتے تھے چنانچہ بہت درخت سیاہ مرچ
کے اور سونٹھ کے آدم کے آب چشم کی تراوی سے زمین پر جم اٹھے پس جبرئیل بحکم رب جلیل نازل ہوے اور کہا
کہ حقتعالے نے تمکو درود بھیجا اور فرمایا ہے کہ مین نے تجکو قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے اور مسجود ملائکہ کیا ہے
اور زمین مین اپنا خلیفہ کیا ہے اسقدر تم کیون گریہ و زاری کرتے ہو آدم نے عرض کیا کہ مین کسطرح گریہ
نکرون کہ حق تعالے کی نافرمانی مجھ سے ظہور مین آئی اور اسی علت مین نعمت بہشت سے مہجور ہوا جبرئیل نے کہا اب
وہ وقت پہونچا ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ توبہ تمھاری قبول فرمائے یہ سنتے ہی آدم توبہ و استغفار مین
مصروف ہوے حق تعالے نے توبہ آدم کی قبول فرمائی تو آدم کو نہایت فرحت و شادمانی حاصل ہوئی پھر سو
برس برابر شکریہ مین اور خوشی مین روتے رہے اوس آب چشم سے بنفشہ اور انواع ریاحین پیدا ہوے
اور بعض تواریخ مین مذکور ہے کہ آدم نے عرض کیا کہ الٰہی مجکو کسنے پیدا کیا آواز آئی کہ مین نے پھر عرض کیا کہ مجکو
جان کس نے بخشی پھر آواز آئی کہ مین نے آدم نے کہا سوا تیرے پیدا کرنے والا اور بخشنے والا میرا کوئی اور بھی ہے
فرمایا نہین آدم نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو اب مین کسکے دروازے پر جاؤن اور اپنے گناہ کی کس سے بخشش کی درخواست
کرون آدم نے جو یہ کلام عجز کیے تو حق تعالے کو رحم آیا اور توبہ آدم کی قبول فرمائی پس آدم بطرف
بیابان روانہ ہوے چلتے چلتے بطحا مین پہونچے وہان حوا کو پایا اور اللہ تعالے سے درخواست کی کہ یہان
ہمارے واسطے قصر بہشت کی وضع کا گھر بنوا دے حق تعالے نے یاقوت رمانی کا مکان نیار کر دیا اور بیت المعمور اسکا

نام رکھا اور بعضون نے کہا ہے کہ جبرئیل کی تعلیم سے آدم نے بنایا اور مدتون وہان مقیم رہے بعد ازان ہندوستان
مین آئے اور سکونت اختیار کی اور بیت المعمور کی زیارت کو ہر سال جاتے تھے جب عمر انکی ہزار برس کی ہوئی اور بقول بعضے
نو سو تیس برس کی ہوئی تو مرض موت مین مبتلا ہوئے آدم نے جانا کہ کوچ کا وقت قریب آیا فرزندونکو اپنے جمع کیا اور کہا
کہ حکم الٰہی ایسا ہے شیث علیہ السلام وصی و خلیفہ میرے تمھارے پیغمبر ہون سب نے وصیت حضرت آدم کی قبول
کی اکیس روز آدم بیمار رہے آخر رحمت حق سے حق تعالے نے جبرئیل کو شیث کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ آدم کو غسل
دو اور تجہیز و تکفین کر کے نماز جنازہ ادا کرو بعد اسکے دفن کرو اور کی وفات کے بعد ایک سال اور بعض
کہتے ہین سات سال حوا زندہ رہین انجام کار وار آخرت کو روانہ ہوئین شیث نے حوا کو پہلوے آدم مین
دفن کیا اور آدم کی قبر مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ سراندیپ مین ہے اور بعضے مورخین نے کہا ہے کہ کوہ
ابو قبیس مین ہے اور ایک گروہ نے اسطرح کہا ہے کہ طوفان پہلے نوح نے آدم کے استخوان اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیے
تھے طوفان جب موقوف ہوا تو مقام بیت المقدس مین دفن کیا اور بعضے کہتے ہین کہ نجف مین دفن کیا جب آدم
نے دنیا سے انتقال کیا تو انکی اولاد چالیس ہزار کو پہونچی تھی پس شیث ملک اور ملت کی تدبیر مین مصروف تھے آدم
کی سب اولاد نے شیث کی اطاعت و فرمان برداری کی اور اکثرونکا قول ہے کہ اللہ تعالے نے جملہ ایکسو
چار کتاب جو انبیا علیہم التحیۃ والثنا پر نازل فرمائی ہے پچاس کتاب شیث پر نازل فرمائین اور حکما نے کہا ہے کہ
سب حکمت الٰہیات اور طبیعات اور ریاضی وغیرہ آپ پر نازل ہوئی ہے اور خاصیت سب چیزونکی آپ ہی
نے ظاہر کی ہے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد مین آپ نہایت عقلمند اور دانا تھے اور ہمیشہ خلق کو راہ حق
دکھلاتے تھے اور اکثر اوقات عبادت اور محنت مین مشغول رہتے تھے اور نیک عادتین اور خصلتین پسندیدہ اور طریقہ
نیکی آخرت کا اور تدبیر معاش کی اور تجرید اور توکل اور طہارت ظاہری اور باطنی دنیا مین اکثر انھین سے ظہور مین
آئین اور کہتے ہین کہ چرند اور پرند سب جانور انسے محبت رکھتے تھے اور کسی مخلوق کو بھی انکی ذات سے تکلیف اور آزار
نہین پہونچا اور انکی عمر جب نو سو دس برس کی ہوئی تو بہت ضعیف اور لاغر ہو گئے انوش کو جو انکی فرزندونمین تھے اپنا
وصی کیا اور بموجب حکم الٰہی کے ریاست اولاد آدم کی انکی سپرد کر کے روانہ ملک عدم ہوئے انوش نے حضرت
آدم سے پہلو مین انکو دفن کیا اور خود اپنے باپکی جگہ پر بیٹھے اور رعایت خلق اور حفاظت دین و مذہب مین
اپنے پدر بزرگوار کیطرح کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور جبکہ سن انکا ساڑھے نو سو برس کو پہونچا تو اپنے بڑے بیٹے کو جسکا نام
قینان تھا اپنا وصی کیا اور خود چاشنی گیر رحمت الٰہی ہوئے قینان نے بھی اپنے باپ دادا کی وضع اختیار کی اور انکے

طریق پر بچانوے برس تک حکومت کی یہانتک کہ عمر اسکی اٹھسو چالیس برس کی ہوئی تو مہلائیل اپنے بڑے بیٹے کو
اپنی جگہ پر بٹھایا اور آپ رہگرائے ملک عدم ہوے مہلائیل نے کثرت بنی آدم سے نہایت تنگ ہوکر خلائق کو اطراف
جہانمین متفرق کردیا اور خود حضرت شیث علیہ السلام کی اولاد کو لیکر زمین بابل پر آئے اور وہان شہر سوش
آباد کیا اور کہتے ہین کہ شہر بابل بھی اسی کا بنایا ہوا ہے اور اس سے پہلے کسی نے شہر آباد نہین کیا سب آدمی جنگل و
بیابان مین رہا کرتے تھے جب عمر انکی نوسو چھبیس سال کی ہوئی تو اپنے بیٹے یرد کو جسکا نام بروتھا اپنا ولیعہد کیا
اور خود جان بحق تسلیم ہوے عہد یرد علیہ السلام مین بنی آدم نے چار طرف ملک اور جہان کو گھیر لیا اور انکی
اور اولاد مین سے جنھون نے منازل دور دراز مین سکونت اختیار کی تھی وہ بت پرست ہوگئے جب عمر یرد
کی نوسو باسٹھ سال کو پہونچی تو اخنوخ علیہ السلام کو اپنا وصی کیا اور خود عالم بقا کو تشریف لے گئے انوش
اور قینان اور مہلائیل اور یرد پیغمبر تھے اخنوخ جنکو ادریس بھی کہتے ہین انھون نے توحید اور دینداری کے
قاعدے ظاہر کیے اور اللہ تعالے کے حکم سے کفارون پر لشکر کشی کی اور خلق کو بت پرستی سے منع کیا
اور قابیل کی اولاد کو کہ جنھون نے اول طریق فساد کا شروع کیا ہے انکو مقہور کیا اول جنھے جہاد اور غزا کی
رسم ایجاد کی ہے اخنوخ یعنے ادریس تھے اور اکثر اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ خط اور خیاطی انھین سے خلق مین
اور آشکار ہوے ہین اور علم ریاضی مین سے بھی بہت انسے ظاہر ہوا اور کہتے ہین کہ تیس کتابین آسمانی انپر
نازل ہوئین اور استقلینوس کہ حکما و اطبا کا معلم تھا انھین کا شاگرد تھا اور مخلوق کو سانھ برس
انھون نے دین حق کی دعوت کی اور کتب تواریخ سے معلوم ہوا کہ انکے تیس بیٹے تھے سب نے عہد
طفلی مین وفات پائی ہمیشہ اولاد کی ازرو رکھتے تھے اخر کار درگاہ پروردگار مین ملتجی ہوے اور نیت کی کہ اگر
رب کریم فرزند سعادت مند مجکو عنایت کرے تو مین سو بیمون کو راہ خدا مین کھانا کھلاؤن کہ وہ فرزند
اسکی برکت سے جوان ہوکر علم حکمت سیکھے حق تعالے نے انکی دعا قبول کی اور ایک فرزند عنایت
کیا کہ انکا نام منوشلخ رکھا گیا اور دس برس کے سن سب علم حکمت اسنے یاد کرلیا اور اسکے معانی
سے آگاہ ہوگیا ایک مرتبہ منوشلخ بیمار ہوا اور دفعۃ اسکا حال دگرگون ہوگیا ادریس نے اسکے احوال
پر ملال سے غمگین ہوکر درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ اے پروردگار یہ فرزند جو تو نے مجکو عنایت فرمایا ہے
مین چاہتا ہون کہ دنیا مین رہکر تیری عبادت بجالاے اور خلق کو علم حکمت سکھاے اسی وقت
حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل نازل ہوے اور کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اگر تم کو اپنے

فرزند کی منظور خاطر ہے تو پہلے ساتھ لاکھ بار میری عبادت کرو اسکے بعد پھر مانگو دعا مین اسکو حیات ابدی عطا
کرونگا ادریس نے جواب دیا کہ اگر حیات ابدی میری دعا پر منحصر ہے تو مین اپنے واسطے دعا کرون جبرئیل نے کہا آپکو
اختیار ہے اور ادریس نے ساتھ لاکھ بار تسبیح پروردگار کی اور دعا مانگی اللہ تعالے نے انکی دعا قبول کیا اور مار کر پھر
ایک لمحہ کے بعد زندہ کر دیا اور حیات ابدی سے ممتاز فرما کر بموجب اس آیت کے وَرَفَعْنَاہُ مَکَانًا عَلِیًّا داخل بہشت
کیا چنانچہ آج تک زندہ ہین اور ہمیشہ زندہ رہین اور منوشلخ بھی حکم الٰہی سے صحیح و سالم ہوگئے اور باپ انکے
جب آسمان پر تشریف لے گئے تو انکی جگہ بیٹھے اور خلق کے انتظام کار مین مصروف ہوے اور انکے فرزند بہت
ہوے یہانتک کہ شمار سے گذر گئے جب انکا سن سات سو برس کا ہوا تو انکے ایک لڑکا پیدا ہوا نام
اسکا لک رکھا اور بعد تعلیم و تربیت کے اسکو اپنا ولیعہد کیا بعد ازان نوے برس اور زندہ رہے اور دار
آخرت کو روانہ ہوے لک منوشلخ اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھے مردمان خلق کو پروردگار کی وحدانیت اور عبادت
سے مطلع کرتے تھے اور بت پرستی سے باز رکھتے تھے جب کہ سن انکا سات سو بیاسی برس کا ہوا تو دنیا سے
رحلت فرمائی نوح علیہ السلام جو انکے بیٹے تھے انکی جگہ پر مسند نشین ہوے عبد اللہ ابن عباس سے
روایت ہے کہ جب انکی عمر چار سو اسی برس کی ہوئی تو حقتعالے نے عہدۂ رسالت پر ممتاز فرمایا اور خلق
کی ہدایت کے واسطے مامور ہوے ایک سو بیس برس تک برابر آپ نے مخلوق کو سمجھایا لیکن اس
مدت دراز مین سوا اسّی آدمیون کے کوئی شخص ایمان نہ لایا تکلیف و آزار حضرت کو پہونچاتے تھے یہانتک
کہ شہر سے باہر نکال دیا اور اس قوم کو نوح علیہ السلام سے اس قدر عداوت اور دشمنی ہوگئی کہ جب انکی
اولاد سن تمیز کو پہونچتی تو حضرت کے سامنے انکو لاکر سمجھاتے تھے کہ یہ شخص بڑا جادوگر ہے اس سے ہرگز
گرویدہ نہونا اور اسکے قول و فعل پر اعتبار نہ کرنا جب حضرت نوح علیہ السلام انکی گمراہی اور غلبۂ اہل کفر
سے بہت تنگ آگئے تو درگاہ باری مین گریہ و زاری کی حقتعالے نے انکی دعا قبول فرمائی اور فرمایا کہ تم ایک
درخت سال کا لگاؤ جب وہ درخت بڑا ہو جائیگا تو ہم انکو ہلاک کرینگے نوح علیہ السلام نے جانا کہ حقتعالے
نے عذاب سے چالیس برس کی ان لوگون کو مہلت دی اس لیے کہ درخت سال کا چالیس برس
پورا ہوتا ہے حضرت نوح نے سال کے درخت لگائے اور فہرست ذیل کے نازل ہونے کی اس قوم
کے اشعار کو خبر دی جب وہ درخت بڑے ہوگئے تو اللہ تعالے نے وحی نازل فرمائی کہ درختون کو کاٹکر ایک
کشتی تیار کرنا چاہیے نوح علیہ السلام نے امتثال حکم الٰہی کیا یعنے کشتی کے بنانے مین مصروف ہوے

کہتے ہین کہ وہ کشتی طول مین بارہ سو ارش کی اور عرض مین ساٹھ ارش کی تھی اور اسمین تین درجے تھے نیچے
کے درجہ مین چارپایون کے واسطے جگہ رکھی اور بیچ کا درجہ آدمیون کے واسطے تھا اور اوپر کا درجہ پرند جانورون
کے لیے تھا جب حضرت نوح نے جانا کہ عنقریب غضب الٰہی نازل ہوا چاہتا ہی کشتی مین جا بیٹھے اور جو کہ ایمان
ایمان لائے تھے انکو اور اپنے فرزندونکو بلا کر کشتی مین بٹھا لیا اور انکی زوجہ اور ایک بیٹا جسکا نام کنعان تھا
اور برطاطل بھی کہتے ہین اور بعضون نے مام کہا ہے ان دونون نے مخالفت کی اور کشتی مین نہ بیٹھے یکایک آسمان
سے مینھ برسنا شروع ہوا اور زمین سے بھی پانی نے جوش مارا اور کشتی پانی پر تیرنے لگی اور اسقدر پانی بلند ہوا
کہ بڑے بڑے پہارونکی چوٹیون سے بھی بلند ہو گیا سب جانوران روے زمین غرق بحر فنا ہو گئے بعد چھ مہینے
کے طغیانی پانی کی موقوف ہوئی دسوین تاریخ محرم کی روز تھی جو کوہ جودی کی سرے پر جا کر کشتی ٹھہری نوح
اسی آدمیون کو ساتھ لیکر کشتی سے اترے اور وہان ایک گانون آباد کیا کہ قریہ ثمانین اسکو کہتے ہین اور یہ
بھی کہتے ہین کہ پہلے جو گانون جہان مین آباد ہوا ہے وہی ہوا ہے اور ان اسی آدمیون مین جو کشتی پر بیٹھے تھے
تین تو نوح کے بیٹے تھے اور باقی یعنے ستھتر آدمی شیث علیہ السلام کی اولاد مین سے تھے اور بعض کتابون مین اس
طرح لکھا ہے کہ نوح کے ساتھ جو گروہ کشتی مین بیٹھا تھا بعد تمام ہونے طوفان کی وہ بھی سب مر گئے صرف
نوح کے یہی تین بیٹے نوح کے ساتھ باقی رہے اور بعد طوفان کے نسل بنی آدم کی نوح علیہ السلام ہی اسلیے نوح
کو آدم ثانی کہتے ہین اور بعد طوفان کے حضرت نوح دو سو ستر سال زندہ رہے اور بعضے تین سو پچاس سال کہتے
ہین اور بعض ساٹھ سال اور بعد طوفان کے چالیس برس مین جہان آباد ہوا اور ایک روایت سی معلوم ہوا
کہ عمر حضرت نوح کی ایکہزار چار سو پچاس برس کی ہوئی اور ایک روایت سے ظاہر ہے کہ ایکہزار دو سو برس کی عمر ہوئی اور
بعد نوح کے ملوک فارس سب ملکونمین بادشاہ ہوے ہود علیہ السلام صالح بن ارفخشد بن نوح کی بیٹے تھے اور
عہد نوح سے ہود تک کوئی پیغمبر نہوا تھا حق تعالی نے انکو قوم عاد پر بھیجا کہ وہ سب بت پرست تھی ہر چند ہود علیہ السلام
نے عبادت الٰہی کی انکو ہدایت کی لیکن اس قوم نی انکے کہنے پر مطلق التفات نکیا اور کفر کی شدت سی ضلالت و عصیان مین
مبتلا رہی اسواسطے قہر الٰہی کی آگ شعلہ بلند ہوا اور ہود علیہ السلام کو حکم پہونچا وہ فوراً اپنی جماعت مطیع کو ہمراہ لیکر اس قوم
گمراہ سی علیحدہ ہوے نوریکایک ہوا ی سرد اس قوم عاد پر نازل ہوئی کہ وہ سب قوم فی النار ہو گئی بعد اسکی ہود علیہ السلام
نی ستائیس برس عبادت حق سبحانہ تعالی مین بسر کی عمر انکی چار سو ساٹھ برس کی ہوئی اور بعضے کہتے ہین ڈیڑھ سو برس کی عمر ہوئی تھی جو مکہ
معظمہ مین دار البقا کو تشریف فرما ہوے اور ہود علیہ السلام کی بعد صالح تک کوئی پیغمبر نہوا صالح علیہ السلام قوم ثمود مین سی تھی حقتعالی نے

انکو پیغمبر کیا انھون نے قوم ثمود کو عبادت آلہی کی دعوت کی اس قوم نے کچھ التفات نکیا اور انکی طرف مطلق رجوع
نہوئی صالح علیہ السلام نے ہر چند انکو عذاب آلہی کے نازل ہونے سے ڈرایا مگر کچھ اثر نہوا آخر کار وہ قوم بھی مثل
قوم عاد کے مبتلاے غضب پروردگار ہوکہ واصل جہنم ہوئی عمر حضرت صالح کی دو سو انسی برسکی ہوئی اور بعض کہتے
ہین کہ چار سو برسکی عمر ہوئی اور بعضے ایک سو اڑتالیس برسکی عمر کہتے ہین اور بعد صالح کے حضرت ابراہیم علیہ السلام
خلق کی ہدایت مین مشغول ہوے اور عہد نمرود مین پیدا ہوے نجومیون نے نمرود کو خبر دی تھی کہ اس سال مین
ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ تیری سلطنت مین اسکے ہاتھ سے زوال آجائیگا نمرود نے حکم کیا کہ جو لڑکا اس سال مین پیدا ہو
اسکو ہلاک کرین جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوے تو انکی والدہ نے ایک پہاڑ کی کھو مین لیجاکر پوشیدہ کردیا
کوئی شخص بسبب ظلمت و تاریکی کے وہان پر نہ جا سکتا تھا انکی والدہ ہر روز ایک مرتبہ وہان جاتی تھین اور دودہ
پلاتی تھین جب دو برسکی عمر ہو گئی تو والدہ انکی ہر ہفتہ مین ایک دفعہ کھانا انکو پہونچا دیتی تھین اور تاکید کرتی تھین کہ
ہرگز اس غار سے باہر نہ نکلنا ورنہ نمرود مجکو اور تجکو دونو نکو ہلاک کریگا جب عمر ابراہیم کی بارہ برسکی ہوئی تو ایک دن
اپنی مادر سے پوچھا کہ اے مادر مہربان پروردگار میرا کون ہے انھون نے جواب دیا کہ تیرا باپ تیرا پروردگار ہے ابراہیم نے کہا
میرے باپ کا پروردگار کون ہے انھون نے کہا کہ تیرے باپ کا پروردگار نمرود ہے پھر ابراہیم نے کہا کہ نمرود کا پروردگار کون ہے
انھون نے جواب دیا کہ اسکا پروردگار کوئی نہین ابراہیم کو جب اس غار مین مدت گذر گئی تو اپنے دل مین کہا کہ یہان
کب تک رہینگے اب باہر نکلکر اپنے پروردگار کی تلاش کرنا چاہیے اور اسکی عبادت مین مشغول ہونا چاہیے اسی فکر
و اندیشہ مین تھے کہ ماں باپ انکے آئے اور وہانسے انکو نکالکر لے گئے غار سے جب باہر نکلے تو رات کا وقت تھا
ایک ستارہ نظر آیا تو بطریق تصدق اور یقین کہا کہ اسکو اگر زوال نہو تو خدائی کے واسطے بہتر ہے بعد تھوڑی دیر کے وہ ستارہ
غائب ہوگیا تو ابراہیم نے کہا لا احب الآفلین یعنی بدرستیکہ مین دوست نہین رکھتا ہون اہل زوال کو جب تھوڑی سی
رات گذری تو ماہ درخشان نکلا ابراہیم علیہ السلام ایسے اسکی طرف متوجہ ہوے کہ تمام رات گذر گئی یہانتک
کہ آفتاب جہان تاب روشن ہوگیا اور نور ماہ کا آفتاب کی روشنی سے چھپ گیا ابراہیم نے اپنے قیاس مین
خورشید عالم افروز کو خالق اکبر سمجھا جب آفتاب بھی ڈھلا تو خدائی کا گمان جو اسپر تھا انکے دل پر سے دور
ہوا اور اپنے خالق کی عبادت مین مصروف ہوے اور اپنے باپ آزر کو بت پرستی سے منع کیا چند مرتبہ
فیما مین آزر ابراہیم کے مناظرہ ہوا آخر الامر آزر نے کہا کہ مین تیری باتون مین اپنے معبودون سے ہرگز
انحراف نہ کرونگا اور تو اپنی ان باتونسے جو کہتا ہے احتراز نہ کریگا تو مین تجکو سنگسار کرونگا ابراہیم نے

جو دیکھا کہ میری نصیحت ان لوگون کے دلون مین کچھ اثر نہین کرتی اسلیے انمین سے اٹھکر باہر چلے گئے اور سات برس
کوہ و بیابان مین پھرتے رہے شب و روز انکی والدہ انکے فراق مین رویا کرتی تھین آخر انکی گریہ و زاری نے آذر
کے دل مین اثر کیا تو لوگون کو بھیجکر ابراہیم کو پھر بلوایا ابراہیم نے پھر بطریق سابق سرزنش و ملامت کرنا شروع کیا
اپنی عید کے روز جو تمام مخلوق شہر کی صحرا کو جاتی تھی ابراہیم نے اپنے تئین بیمار قرار دیا اور راہ سے پھر آئے
اور ایک تیر اٹھاکر بتخانے مین چلے گئے اور سب بتون کو توڑ ڈالا اور خراب کر دیا مگر بت بزرگ کو چھوڑ دیا اور
اسکی گردن پر تیر کو رکھدیا اور وہانسے باہر چلے آئے صحرا سے جو خلق پھری اور بتخانہ مین آئی اور بتون کو
ٹوٹا دیکھا تو اس امر کے دریافت کے درپے ہوے کہ یہ کام کس نے کیا ایک شخص نے ان مین سے کہا کہ ابراہیم
ہمیشہ انپر ملامت کرتا ہے اور آج بیماری کا بہانہ کرکے راہ سے پھر آیا ہے عجب نہین جو یہ کام اسنے کیا ہو
یہ سوچکر وہ قوم نمرود کے درد دولت پر گئی اور کیفیت بیان کی نمرود نے کہا کہ جب تک اسپر گناہ ثابت کر
لونگا اسکو سزا ہرگز نہ دونگا ابراہیم کو مع گواہ حاضر کرو فورًا حاضر کیا ایک شخص نے ان مین سے گواہی دی کہ
یہ کام ابراہیم کا ہے نمرود نے کہا کہ ایک گواہ کے اظہار پر مین حکم نہین کرتا آخر الامر ابراہیم سے دریافت
کیا کہ ہمارے معبودون کے ساتھ یہ کام کس نے کیا ہے ابراہیم نے کہا کہ تمھارے بتون مین جو بت بزرگ
ہے یہ کام شاید اسنے کیا ہے تم اپنے بتون سے دریافت کرو وہ حقیقت حال سب کہدینگے ابراہیم نے جو یہ
بات کہی لوگ متردد ہوگئے اکثر آدمیون نے بت پرستی سے انکار کیا نمرود ذرا اور کہنے لگا کہ ذرا سی بات
مین تم اپنے دین سے برگشتہ ہوتے ہو مین ابراہیم کو آگ مین جلاتا ہون یہ کہکر بہت سی لکڑیان جمع کروائین اور
انمین آگ لگادی جب شعلہ آگ کا بلند ہوا تو حرارت کی شدت سے کسیکی مجال نہ ہوئی کہ اس آتش سوزان
کے قریب جاسکے اسوقت ابلیس علیہ اللعن ایک انسان ضعیف کی شکل بنکر آیا اور ان سبکو منجنیق یعنی
ڈھیرگلی بنانا بتایا آخر کار اس قوم نابکار نے ابراہیم کو منجنیق مین باندھکر اس آگ مین ڈالا حکم الٰہی سے وہ آگ فورًا
سرد ہوگئی اور حضرت ابراہیم کو کچھ ضرر نہ پہونچا اس کے چند روز کے بعد جب وہ آگ بالکل بجھگئی سب لوگ فرحان
اور شادان سیر و تماشے کے واسطے شہر سے باہر آئے دیکھا کہ ابراہیم گل و ریاحین مین صحیح و سالم بیٹھے ہین اور
وہ آگ لالہ زار ہوگئی ہے یہ خبر نمرود کو پہونچائی نمرود نے ابراہیم کو بلایا اور کہا کہ اے ابراہیم کس نے تجکو نہ جلایا ابراہیم
نے جواب دیا کہ آگ میرے پروردگار کے اختیار مین ہے جب تک وہ حکم نہین دیتا نہین جلا سکتی نمرود نے کہا
کہ یہ امر اگر راست ہے تو خدا تمھارا قابل اسکے ہے کہ اسکی پرستش کرین یہ کہکر چاہتا تھا کہ ابراہیم پر

اعتقاد لاے اور آپ سے گرویدہ ہوجاے سب نے نمرود سے کہا کہ ابراہیم آتش پرستونکی قوم مین سے ہی آگ نے
انکی خاطر سے نہین جلایا نمرود نے کہا کہ پھر کیا تدبیر کرنا چاہیے انھون نے کہا کہ آتش پرستون سے اسکی تدبیر دریافت کیجیے
بعضے کہتے ہین کہ اس عرصہ مین آزر زندہ تھا نمرود نے اسکو بلایا اور سب آتش پرستونکو جمع کرکے ابراہیم کے قتل کے
بارہ مین مشورہ کیا انھون نے صلاح کی کہ دھوئین سے مارنا چاہیے نمرود نے کہا کہ ایک کنوے مین گھاس بھر کر آگ
دینا چاہیے بعد اسکے اس کنوے مین ابراہیم کو ڈالدیا آزر اس کنوے مین سر جھکاے ہوے دیکھتا تھا ناگاہ ایک
شعلہ اسکے اندر سے نکلا اور اسکی داڑھی بالکل جلگئی اس لیے کہ اسکی قوم کو معلوم ہوجاے کہ آگ کو اگر آتش پرستونکی
پاسداری ہوتی آزر کو ہرگز نہ جلاتی بعد ازان ایک جھونکا ہوا کا پیدا ہوا اور وہ خس و خاشاک وہان سے اڑکر
اس قوم کے اوپر گرا جنھون نے جمع کی تھی سب اندھے ہوگئے اور حضرت ابراہیم صحیح و سالم اس کنوے مین سے
باہر نکلے اسی طرح نمرود اور ابراہیم سے کئی دفعہ مناظرہ واقع ہوا آخر کار نمرود اپنی لشکر کو لیکر جنگل مین آیا اور ابراہیم
سے کہنے لگا کہ اپنے خدا سے کہیے کہ لشکر لیکر آئے اور مجھسے جنگ کرے حقتعالے نے پشہ یعنی مچھر ونکو حکم کیا
طرفۃ العین مین مچھرون نے وہان جمع ہوکر اسکے لشکر تباہ کردیا اور ان مچھرون مین سے ایک مچھر نے نمرود کی ناک
مین جاکر دماغ کو کاٹنا شروع کیا اور ایک مدت تک وہ اس عذاب مین گرفتار رہا یہانتک کہ فنا ہوا اور
اور ابراہیم علیہ السلام کی ایک عورت تھین انکا نام سارہ تھا انکے اولاد نہوتی تھی انکی ایک لونڈی تھی اسکا
نام ہاجرہ تھا اسکو ابراہیم کے سپرد کیا اسلیے کہ پروردگار اسکو فرزند عنایت کرے جبکہ اسمعیل پیدا ہوے اللہ
تعالے نے سارہ کو اسحاق کے پیدا ہونے کی بشارت دی اور ابراہیم کی عمر جب زیادہ ہوگئی تو ملک شام رہتا تھا
کیا ہاجرہ کے یاور رہونے سے سارہ کو رشک پیدا ہوا ابراہیم ہاجرہ کو مکہ مین لاے اور وہان رہکر خانہ کعبہ بنایا اور
اسمعیل کو جو انکے بڑے بیٹے تھے اور نوبہ پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکی پیشانی سے ظاہر تھا اس
سبب سے ان کو بہت عزیز رکھتے تھے جب یہ خوب اس آیہ کے واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا پروردگار عالم نے ابراہیم کو
لقب خلیل سے مشرف فرمایا تو اسوقت حکم کیا کہ اے ابراہیم اگر تم دوست صادق ہو تو اپنے بیٹے اسمعیل کو ہماری
راہ مین قربان کردو یہ سنکر حضرت ابراہیم قربانی اسمعیل مین مشغول ہوے فورًا اللہ تعالے نے ایک دنبہ بہشت سے
بھیجا اور قربانی اسمعیل کو قبول کیا ابراہیم تکبیر پروردگار بجالاے اور اسمعیل اور ہاجرہ کو مکہ مین چھوڑکر ملک شام کو
تشریف لے گئے ہر سال حج کے واسطے مکہ کو تشریف لاتے تھے اور حج کے مقام پر ٹھہرتے تھے اور اس ملک کے سب
آدمی آپ ہی کے دین و مذہب پر تھے جب عمر انکی ایک سو بیس برس یا ایکسو ساٹھ برس کی ہوئی تو ملک شام مین

اسحاق کو اپنا وصی اور خلیفہ کیا اور ملک حجاز مین اسمعیل کو خلیفہ کیا اور خود ملک بقا کو تشریف لیگئے عمر اسحاق کی ایک
سو لواسی سال کی تھی اور دیار مصر اور شام و حجاز کی تمام مخلوق انکی فرمان بردار تھی اور معاملات دین مین انکی
پیروی کرتی تھی لوط علیہ السلام ابراہیم کے بھاجا زاد بھائی تھے اسوقت مین انسے زیادہ کوئی اور پرہیزگار نہ تھا
حقتعالے نے عہد رسالت پر ممتاز فرمایا کہتے ہین کہ کرمان مین ساٹھ شہر تھے باشندے وہان کے لواطت یعنے
اغلام اللہ تعالے نے حضرت لوط کو انکی ہدایت کے واسطے بھیجا کہ انکو اس فعل بد سے منع کرو لوط نے ہر چند انکو
سمجھایا کہ کام سے باز آؤ اور قہر آلہی سے ڈرو کہ تمسے پہلے کسی قوم نے یہ حرکت نہین کی ہے اس قوم نے مطلقاً
انکی نصیحت کو نہ سنا اور انکی کہنے پر کچھ التفات کیا یہانتک کہ لوط علیہ السلام کو اسی پند و نصیحت مین بیس برس
یا سینتیس برس گذر گئے اور اس قوم کو کچھ اثر نہ ہوا آخر کار لوط نے تنگ آکر ان کے حق مین بد دعا کی اور پروردگار
سے عرض کی کہ انپر عذاب نازل کر حقتعالے نے انکی دعا کو قبول کیا اور چار فرشتونکو بھیجا انھون نے تمام شہر کو
مع اسکے باغیچون کے خراب کر دیا اور سوا لوط کے اور انکی اولاد کے سب ہلاک ہوگئے اور بعد اس سانحہ کے
ساٹھ برس اور حضرت لوط نے عبادت آلہی مین بسر کی اور اس جہان فانی سے رحلت فرمائی یعقوب علیہ السلام
اللہ تعالی کی بہت عبادت کرتے تھے اس سبب سے انکو اسرائیل کہتے تھے یعنے بندہ خدا کا اور انکی والدہ
حضرت لوط کی بیٹی تھین اور یعقوب اور عیص دونون اسحاق علیہ السلام کے بیٹے تھے اور قول صحیح یہ ہے کہ ابراہیم
کی زندگی مین پیدا ہوے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ عیص یعقوب سے سال بھر بڑے تھے اور بہت قوی اور
بہت زبردست تھے اسحاق چاہتے تھے کہ نبوت اور بادشاہت عیص کے خاندان مین رہے اسی عرصہ مین نابینا
ہوگئے ایک روز عیص اور یعقوب کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ ہرن کے گرم گرم کباب کھانیکو میرا دل بہت
چاہتا ہے تم دونون مین سے جو کوئی جلد کباب لائیگا مین اسکے حق مین دعا کرونگا حقتعالے ملک و نبوت
اسکو عطا کریگا عیص نے جو یہ بات سنی تو خوش ہوکر ہرن کے شکار کے واسطے صحرا کو روانہ ہوے یعقوب نے
دل مین سوچا کہ اگر شکار کو جاے تو عیص زبردست ہے وہ اول لائیگا یہ سوچکر جنگل کو چلا اور بکریون کے گلہ
مین سے ایک بکری کو ذبح کیا اور کباب بناکر اسحاق کے سامنے لایا اور خود خاموش ہوکر بیٹھ گیا انکی
جب اسحاق کے دماغ مین بو پہونچی تو سمجھے کہ یہ کباب شاید عیص لایا ہے دعا کی کہ اے رب کریم جو
شخص میرے واسطے کباب لایا ہے پیمبری اور بادشاہی اسکو عطا کر یہ کہکر کچھ کباب نوش کیے اس عرصہ مین
عیص نے کمال محنت اور مشقت سے ایک ہرن مارا اور اسکے کباب بناکر باپ کے سامنے لایا اسحاق نے

دریافت کیا یہ کباب کون لایا ہے عیص نے کہا کہ مین لایا ہون اسحاق نے جو ہدیا کہ تمھاری ارزو تھی دہ اللہ تعالے
نے یعقوب کو عطا فرمائی عیص یعقوب کے اس حیلے سے جب آگاہ ہوا تو دل وجان سے اسکا دشمن ہوگیا اور یعقوب
بھی ہمیشہ اسسے ڈرتے رہے عنایت الٰہی سے سامان یعقوب کا ہر روز سوا ہوتا گیا اور اولاد بھی بہت ہوئی اور ملاک
ہوت انھین کی اولاد کو ملا اور یعقوب کے بارہ بیٹے تھے انمین سے یوسف علیہ السلام کو بہت دوست رکھتے
تھے اور علم وحکمت انکو سکھاتے تھے اور جبکہ بکریان اپنی ہر ایک فرزند کو تقسیم کین تو ہر ایک فرزند کو تین تین ہزار بکریان
دین مگر یوسف کو چھ ہزار بکریان عنایت فرمائین اس سبب سے انکے بھائیون نے رشک کھایا اور یوسف
کے ساتھ دشمنی کرنیلگے ایک مرتبہ یوسف نے خواب مین دیکھا کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارون
نے انکو سجدہ کیا جب صبح ہوئی تو اس خواب کو اپنے والد سے عرض کیا یعقوب نہایت خوش ہوے اور
یوسف کو پیغمبری اور بادشاہی کی بشارت دی اور بتاکید کہا کہ اس خواب کے احوال کو کسی شخص کے
روبرو ہرگز نہ کہنا یوسف کے بھائی جو حال خواب سے آگاہ ہوے تو انکے دلونمین یوسف کی طرف
سے زیادہ تر کینہ ہوا ہمیشہ یوسف کی تدبیر مین رہتے تھے جسطرح سے کہ مشہور ہے اپنے باپ سے
اسکی درخواست کی اور تیراندازی کے بہانہ سے صحرا کو گئے اور یوسف کے قتل کا مشورہ کیا آخر الامر
سب نے صلاح کرکے یوسف کو کنوئین مین ڈالدیا اور یوسف کے کپڑون کو خون مین آلودہ کرکے باپ
کے روبرو لاے اور عیاری سے ظاہر کیا کہ یوسف کو بھیڑیا لے گیا یعقوب کو دریافت ہوگیا کہ یہ انکے
محض خلاف ہین مگر کچھ تدبیر نہو سکی شب وروز گریہ وزاری کرتے تھے اور وہان ایک قافلہ سوداگرون
کا وارد ہوا اور یوسف کو سوداگرون نے کنوئین سے نکال لیا اور ملک مصر کو لے گئے وہان جاکر عزیز
مصر کے ہاتھ یوسف کو فروخت کیا زلیخا جو عزیز مصر کی زوجہ تھی یوسف کے جمال باکمال کو دیکھکر عاشق
زار ہوگئی اور بہت دنون یوسف کے عشق مین مبتلا رہی انجام کار حضرت یوسف علیہ السلام ملک مصر
کے بادشاہ ہوے اور زلیخا انکے عقد نکاح مین آئی اور حلم وکرم حضرت یوسف کا اس درجہ کو پہونچا
کہ بھائیون نے تو انکے ساتھ ایسا ظلم وجور کیا اور یوسف اپنے ان بھائیون کے ساتھ ہزار
لطف ومحبت ورعایت پیش آئے اور بہت احسان انپر کیے اور یوسف علیہ السلام کی
عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ایوب علیہ السلام یعقوب علیہ السلام عہد مین تھے اور لیا نام
دختر یعقوب انکی زوجہ تھین ایک روز ایوب سے دریافت کیا کہ کس سبب سے حق سبحانہ تعالی نے

تمکو نعمتہاے گوناگون عطا فرمائی ہین ایوب نے کہا کہ بباعث کثرت شکر و عبادت کے ایوب نے اپنی عبادتونکو
جو پروردگار کی نعمتون کے مقابلہ مین شمار کیا تو اللہ تعالے نے ہزارون مصیبتون مین ایوب کو گرفتار کیا اسلیے
کہ کثرت و زیادتی طاعت و عبادت پر اعتماد کرکے کوئی نازان نہو اسواسطے کہ اللہ تعالے سب باتون سے بے
نیاز ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حقتعالے نے ابلیس کیطرف خطاب فرمایا کہ ایوب میرا اسقدر شکر کرتا ہے
اور عبادت کرتا ہے اور تجھسے مین نے ایک سجدہ کے واسطے فرمایا تھا تو نے میری نافرمانی کی ابلیس لعین نے کہا
کہ ایوب تیرا کسطرح شکر نکرے تو نے ہزارون نعمتین اسکو دے رکھین ہین یہ سنکر حقتعالے نے ابلیس کو الزام
دینے کے لیے ایوب کو بہت رنج و اذیت مین مبتلا کیا مگر ایوب ہر حال مین اسی طرح شکر و صبر کرتے رہے
یہانتک نوبت پہونچی کہ زبان بھی ایوب کی رہگئی اسوقت ایوب نے حضور کبریائی مین نالہ و زاری کی فوراً دریاے
رحمت الہی جوش مین آیا اور سب رنج و تکلیفین ایوب کی ایک ہی دفعہ دور ہوگئین اور پہلے سے بھی بہت
زیادہ نعمت اور دولت ایوب کے واسطے ہوگئین ایوب کی عمر ایکسو چالیس برس کی ہوئی یونس علیہ
السلام آپکو اللہ تعالے نے بابل کی زمین پر بھیجا کہ وہان کی خلق کو دین حق کی ہدایت کرین سات برس
حضرت یونس نے انکو دین حق کی دعوت کی ان گمراہون نے ہرگز انکے کہنے پر التفات نہ کیا جب یونس
انسے عاجز ہوگئے تو حقتعالے سے دعا مانگی حقتعالے نے اس قوم پر عذاب نازل کرنے کا یونس سے
وعدہ کیا یونس انکے گروہ مین سے باہر نکل گئے جب عذاب الہی اس قوم پر نازل ہوا تو انھون نے
یونس کو تلاش کروایا اسلیے کہ گنہگاری سے توبہ کرین جب انھون نے یونس کو پایا تو باہم متفق ہوکر نالہ و
فریاد کرنے لگے اور گناہ اور نافرمانی الہی سے توبہ کی حق تعالی نے ان پر سے عذاب کو اٹھا لیا اور یونس اس قوم
مین سے بھاگ کر دریا کے کنارے آئے اور کشتی مین بیٹھے اور کشتی مین سے جو گرے تو مچھلی نگل گئی ایک
روایت سے تین دن یا سات دن اور ایک روایت سے چالیس روز مچھلی کے پیٹ مین رہے جب حکم الہی ہوا
تو مچھلی نے یونس کو دریا کے کنارے اگل دیا جسوقت یونس دریا سے شہر مین پہونچے تو سب خلق انکے گرد آگئی اور
ایمان لائی اور انکی شریعت سب نے اختیار کی حضرت یونس علیہ السلام کی عمر ایکسو ستر برس کی ہوئی موسی و ہارون
علیہما السلام دونون بھائی ہین اور بڑے مقرب بارگاہ کبریائی ہین اور پیغمبرون مین افضلتر ہین اور باپ
انکے عمران بن قامت بن لاوی بن یعقوب تھے اور مورخین کے قول مین اختلاف ہی کہ ہارون ایکسال یا
دو سال موسی سے بڑے تھے مقام وادی ایمن مین موسے درجہ نبوت کو پہونچے اور قبطیون کی ہدایت کے واسطے

مقرر ہوئے اور ہارون بحکم الٰہی پیغمبری مین حضرت موسے کے شریک ہوے دونون بھائیون نے متفق ہو کر
بیس سال برابر فرعون کو اور اسکے تابعدارون کو حق سبحانہ تعالیٰ کی وحدانیت تعلیم کی اور دعوت کی اور
کرامات اور معجزہ انکو دکھائے جب انکو فرعون اور اسکے تابعدارون کے ایمان لانے سے مایوسی ہوگئی تو سب
بنی اسرائیل کو مصر سے باہر لے گئے اور رود نیل سے عبور کر گئے اور فرعون اپنی فوج لے کر انکے پیچھے گیا اور رود
نیل مین گھوڑا ڈال دیا اور مع سب قوم کے رود نیل مین غرق ہوگیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف ایکسو
بیس سال کی ہوئی اور ہارون کی عمر ایکسو تیس سال کی اور بعد انکے اٹھارہ آدمی فرزندان ہارون مین سے کہ
اخیر انکے بشنو پسر شاول تھا کہ جسکو طالوت کہتے ہین اور وہ بنی اسرائیل پر حاکم ہوا اور پانسو برس انکی
سلطنت رہی داؤد علیہ السلام اللہ تعالے جلشانہ نے اور انبیا سے حضرت داؤد کو تین معجزے زیادہ کرامت
فرمائے ایک خوش آوازی جسوقت وہ زبور کی تلاوت کرتے تھے تو سب چرند و پرند انکی خوش آوازی سننے
کے واسطے جمع ہوجاتے تھے دوسرے انکے ہاتھ مین لوہا موم ہوجاتا تھا تیسرے ہمت اور دل کی قوت انکو
اسقدر تھی کہ کسی چیز سے خوف نہ کرتے تھے اور داؤد کے بارہ بیٹے تھے اور سلیمان سب مین چھوٹے تھے لیکن
سلیمان کو انھون نے اپنا ولیعہد کیا داؤد کی عمر سو برس کی ہوئی سلیمان علیہ السلام جب آپ نبوت پر مشرف
ہوئے تو حق سبحانہ تعالے سے انھون نے درخواست کی کہ مجکو اسی طرح کی سلطنت عطا فرما کہ کسی کے واسطے
جہان مین نمونی ہو اللہ تعالے نے دعاے سلیمان مقبول فرمائی اور جسقدر انس و جن و وحوش و طیور اور سب
مخلوقات جو فلک اولین یعنے فلک قمر کے نیچے ہین حضرت سلیمان کا سبکو مطیع فرما کر دیا اور روایت کی ہے
کہ ہر روز سات سو گاڑی بھرا آٹا گیہون کا حضرت سلیمان کے باورچی خانہ مین صرف ہوتا تھا اور آپ بجز نان جو
کے کچھ نہ کھاتے تھے اور ہمیشہ ساری رات عبادت کیا کرتے تھے اور تخت سلیمان اسقدر بڑا تھا کہ عرض مین چار
چار فرسنگ کا تھا اور طول مین چار فرسنگ کا فا یعنے مربع تھا اور سب ارکان دولت انکے ساتھ اس تخت پر بیٹھتے
تھے اور سلیمان ہوا پر حکم فرماتے تھے جہان کہتے تھے ہوا تخت کو پہونچا دیتی تھی عمر سلیمان کی ایکسو بارہ برس
کی ہوئی اور انکے دو فرزندون کے بعد انیس شخصون نے بنی اسرائیل پر بادشاہی کی اور ابتداے عہد داؤد سے
تمنا تک کہ نسل سلیمان علیہ السلام سے آخر کا بادشاہ تھا اور انکی سلطنت چار سو اکتالیس برس رہی جب بخت نصر دیار
شام اور مصر پر قابض ہوا اور بیت المقدس کو اسنے خراب کیا اور بنی اسرائیل کی بیخ و بنیاد برباد کردی بہت بنی اسرائیل
پریشان ہوکر اطراف و جوانب کو نکلگئے اور ایک مدت تک انکی حکومت نرہی جبکہ بہمن بن اسفندیار نے حکومت

ملک شام کی بخت نصر کی اولاد سے چھین لی اور دانیال پیغمبر کو بیت المقدس کا حاکم مقرر کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ وہ عام کوجو ہارون پیغمبر یعنے حضرت موسے علیہ السلام کے بھائی کی اولاد مین سے تھا حکومت ملک شام کی اسکے سپرد کی اور بیت المقدس کی درستی مین مصروف ہوا اسوقت بنی اسرائیل نے یاری کی اور دو سو چھ برس تک حکومت بنی اسرائیل کی اسکی اولاد مین رہی آخر کار انکی بادشاہت مین زوال آگیا پروردگار عالم نے عیسے علیہ السلام کو عہدہ رسالت پر مامور فرمایا شریعت عیسے عم کی اکثر حکمون مین جو موسے عم کی شریعت کے خلاف تھی اور انسے پہلے جو کوئی پیغمبر بنی اسرائیل مین مبعوث تھا موسی کی شرع کے موافق ہدایت کرتا تھا اس سبب سے بنی اسرائیل عیسی علیہ السلام پر اعتقاد نہ لائے اور انکے معجزون کو سحر اور جادو جانتے تھے انجام کار اس عہد کے بادشاہ کے سامنے گئے اور کہا کہ عیسی بڑا جادوگر ہے اپنے جادو کے زور سے جسکو چاہتا ہے مارتا ہی اور جسکو چاہتا ہے زندہ کرتا ہی ایسا نہو کہ تمکو بھی مار ڈالے اور ملک آپکے قبضے سے نکلجائے بادشاہ انکے واہی کلام پر فریفتہ ہوا اور حضرت عیسے کے قتل کے واسطے انلوگونکا مددگار ہوا آخر کار بہت لوگ اس قوم کے حضرت عیسے کے عبادتخانہ پر گئے اور وہان کھڑے ہوے اور اپنے گروہ مین سے ایک شخص کو جسکا نام سقوع تھا یا بقول بعضون کے سطوس نام تھا مسجد کے اندر بھیجا اسلیے کہ عیسے کو باہر لاوے عیسے کوٹھے پر چڑھ گئے اور وہان سے اللہ تعالے نے آسمان پر اٹھالیا وہ شخص جو مسجد کے اندر گیا عیسے کو نپایا تو باہر نکل آیا اور اپنے گروہ کے لوگونسے کہنے لگا کہ عیسے یہان نہین ہی حق تعالے نے اسکو عیسی کیصورت پر متمثل کردیا سب نے کہا کہ عیسی تو ہی ہی فورًا اسکو پکڑلیا اور دار یعنی سولی پر اسکو چڑھادیا اور حضرت عیسے دنیا سے ہرگز مصروف نہوے ایکمرتبہ ایک جماعت نے حضرت عیسے سے کہا کہ ہم آپ کے لیے گھر بنائے مین عیسے نے کہا کہ بہتر ہے لیکن جسجگہ مین کہون وہان بنانا چاہیے انھون نے کہا کہ جسطرح آپ فرمائین ہم اسکی تعمیر کرین جسجگہ کہ گذرگاہ سیل کی تھی وہان انکو آپ لے گئے اور فرمایا کہ یہان گھر بناؤ سب نے کہا کہ یہ مقام گذرگاہ سیل ہی یہان پر مکان نہ ٹھہر سکے گا حضرت عیسے نے انکو جواب دیا کہ دنیا تمام وکمال گذرگاہ سیل ہے اور گذرگاہ سیل مین کوئی عاقل مکان نہین بناتا غرض عیسے تیس برس تک زمین پر رہے اور اسی تیس برس کے عرصہ مین تین مہینے اور تین برس اور تین روز خلق کو ہدایت کی بعد ازان پروردگار نے انکو آسمان پر اٹھالیا اور ابھی تک زندہ ہین جسوقت حضرت صاحب الامر امام مہدی علیہ السلام خروج فرمائینگے تو حضرت عیسے علیہ السلام زمین پر تشریف لائینگے اور دجال بدافعال کو قتل کرینگے اور پھر آسمان پر تشریف لیجائینگے انکے تشریف لے جانے کے پانسو برس کے بعد اور بقول بعضے پانسو ساٹھ برس اور بقول بعض چھ سو برس اور بقول بعضون کے چار سو ساٹھ برس کے بعد سب مخلوق روے زمین کی کفر و گمراہی مین گرفتار ہوگی بعد اسکے جناب رسالت مآب حضرت

حضرت سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کا تمام زمین وآسمان مین شہرہ ہوا اور تولد معجزات کا آپ کے اکثر کتابون مین لکھا ہی اسمقام پر معجزات حضرت سید المرسلین کی تشریح اور تصریح کرنا غیر ممکن بلکہ دشوار ہی لیکن مبتدیون کے دریافت ہونے کے واسطے مختصر اچند کلمہ نوک قلم پر لاتا ہون مورخین نے لکھا ہی کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمنہ بنت وہب کی شکم مبارک مین تشریف فرما ہوے تو آمکی والدہ نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرغ انکے گریبان مین آگیا اور دامن سے باہر نکالگیا اور خانہ کعبہ پر جاکر اپنے دونون بازو کھولدیے اور اسقدر دونون بازو اسکے بڑھگئے کہ ایک مشرق مین پونچا اور دوسرا مغرب مین آمنہ اسحال کو دیکھکر بیدار ہوئین اور حضرت عبداللہ کو اس مضمون خواب سے مطلع کیا عبداللہ نے کہا کہ مین نے بھی آجکی رات خواب مین دیکھا ہی کہ ایک نور میری پیشانی سے جدا ہوا اور مسجد اقصیٰ اور کعبہ کے درمیان مین اسقدر پھیلگیا کہ اسکے پرتو نور سے تمام آسمان کے تارون کی روشنی محو ہوگئی اور نور اسکا تمام عالم مین مشرق مغرب تک پونچگیا یہ گفتگو کرکر دونون عبدالمطلب کے پاس گئے اور دونون نے اپنے خواب آگے روبرو بیان کیے عبدالمطلب نے کہا کہ عجب ماجرا ہی مین نے بھی آجکی شب خواب مین دیکھا ہے کہ میری پشت پر ایک درخت جما ہی کہ چوٹی اسکی آسمان پر پہونچی اور شاخون نے اسکی تمام عالم کو گھیرلیا اور تمام دنیا کے آدمی اس درخت کی شاخون پر ہاتھ مارتے ہین اور مین نے ہرچند سعی کی میرا ہاتھ وہانتک نہ پونچا جب ان ہوا عبدالمطلب نے ایک کاہن یعنی نجومی کو طلب کیا اور تینون خواب اسکے روبرو بیان کیے اسنے کہا کہ تمھارے گھر ایک فرزند پیدا ہوگا کہ اسکے دولت کے نقارہ کی صدا شرق سے غرب تک تمام عالم مین پونچیگی اور اہل عالم اس سے ہدایت پائینگے مگر اسکی دولت کے دن تمکو دیکھنا نصیب نہوگا یہ سنکر عبدالمطلب راتون آمنہ کے حال پر ہرگز نہ رعایت کرتے تھے یہانتک کہ ولادت کے دن قریب پونچے ایک روایت اسطرح ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کے واسطے آمنہ گئین تھین وہین پر وضع حمل ہوا اور دوسری روایت یہ ہی کہ عبدالمطلب خانہ کعبہ کے دروازے پر بیٹھے تھے اور اکثر قریش انکی خدمت مین حاضر تھے ناگاہ چار رکن کعبہ سے آواز آئی کہ لقد جاءکم رسول من انفسکم اور اس آواز کے سنتے ہی سب بت سرنگون ہوگئے اور تمام آسکدہ بھی سرد ہوگئے وہ سب لوگ حیران ہوئے عبدالمطلب عبداللہ کے گھر کی طرف گئے جب دروازہ پر پونچے تو لوگون نے مبارکباد دی کہ عبداللہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا عبدالمطلب یہ سنکر نہایت خوش ہوے اور ست بکریان اور دو اونٹ راہ خدا مین قربان کیے اور سب مہمان مکہ کی دعوت کی کہ کسی نے ایسی دعوت مکہ مین نہین کی تھی اور ابو معشر بلخی کا بیان ہی کہ ربیع الاول کی سانوین

تاریخ کو جمعہ کے دن وقت طلوع آفتاب بطالع میزان حضرت سید المرسلین خاتم النبیین پیدا ہوئے اور بعضون
نے سترھوین ربیع الاول کی روایت کی ہے اور بقول بنانی کے دوسری ربیع اول کو دوشنبہ کے دن طالع
عبدی مین پیدا ہوے اور ایک روایت مین بارھوین ربیع الاول کی ہے اور عبداللہ آپ کے والد ماجد آپ کے
پیدا ہونے پہلے انتقال فرما گئے تھے اور ایک روایت مین لکھا ہے کہ انکے مرنیسے چودہ دن کے بعد پیدا ہوے
اور ایک روایت مین آٹھ دن کے بعد اور سات برس تک عبدالمطلب آپکی پرورش مین مصروف رہے
جب وہ بیمار ہوئے اور سمجھ گئے کہ اب ہمارے مرنیکا وقت قریب آیا تو ابوطالب اپنے بیٹے کو بلایا اسوقت وہ
آئے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انھون نے اپنے سینہ پر بٹھایا تھا اور روتے تھے اور کہتے
تھے کہ افسوس میرا عہد دولت مجکو دیکھنا نصیب نہوا یہ کہکر انکو ابوطالب کے سپرد کیا اسلیے کہ ان کے سب
فرزندون مین ابوطالب ذی مقدور تھے اور عبداللہ اور ابوطالب ایک ماں سے تھے ابوطالب نے
حضرت کی پرورش اور تربیت مین نہایت درجہ کوشش کی جب عمر حضرت کی پچیس سال کی ہوئی تو خدیجہ جو سب
عورتون مین نہایت حسینہ اور جمیلہ اور بہت آبرودار تھین وہ حضرت کے نکاح مین آئین جب حضرت کی عمر
شریف چالیس برس کو پہنچی تو حکم آیہ ما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا اسپر مخلوق پر پیغمبر ہوے اور پیغمبری
سے اڑھائی برس کے بعد رجب کی ستائیسوین تاریخ اتوار کی شب کو اور بروایت عبداللہ بن عباس رمضان
کی سترھوین شب کو ایک مہمان کے گھر سے معراج کو تشریف لے گئے اور دس سال تک اور بعض کے بیان
سے گیارہ برس اور بعضونکا قول ہو کہ تیرہ سال مکہ معظمہ مین مخلوق کو دین حق کی دعوت فرمائی قریش مکہ حضرت
کی ایذا دہی پر نہایت مستعد ہوے اور معجزون کو حضرت کے جھوٹمہ سمجھتے تھے جب ابوطالب دنیا سے اٹھگئے
اور اہل عرب حضرت کے قتل پر مستعد ہوئے رب کریم نے حضرت کو قریش کے مکر سے خبردار کیا اور مکہ سے ہجرت
کرنے کا حکم دیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینے کو چلے گئے مدینے کے لوگون نے حضرت
کی طرف رجوع کی اور حضرت کی کمک پر مستعد ہوگئے اور حضرت کی پیغمبری کا سورج شرق سے غرب تک
پہنچگیا اور مکہ اور جزیرہ عرب کے اور یمن اور طائف اور شام وغیرہ سب شہر فتح ہوگئے باوجود اس
حشمت کے اپنے فقر پر فخر کرتے تھے چنانچہ یہ حدیث حضرت نے فرمائی ہے الفقر فخری اور گیارھوان سال
ہجرت سے جو بارھوین تاریخ ربیع الاول کو حضرت رسول اللہ صلعم نے اس دنیاے ناپائدار سے
رحلت فرمائی عمر شریف حضرت کی ساٹھ برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین ترسٹھ سال اور

اور بعض پینسٹھ برس بیان کرتے ہین اور اہل تواریخ اکثر امور مین اختلاف فاش کرتے ہین چنانچہ ایک امر کا
اختلاف تمثیلاً مین بیان کرتا ہون یعنے بعض تواریخ مین اسطرح ہو کہ آدم علیہ السلام کی عمر ہزار سال کی تھی اور
آدم اور نوح مین دو ہزار اور پانسو برس کا فاصلہ ہوا اور نوح سے ابراہیم تک ایک ایک ہزار پانسو برس اور
ابراہیم سے موسے تک چار سو ساٹھ برس اور موسے سے عیسے تک ایکہزار نو سو تینتیس برس اور عیسے سے ولادت
حضرت تک چار سو اسی برس برس اور اس قول پر ابتداے عہد آدم علیہ السلام سے ابتک بارہ سو باسٹھ برس
ہوے تو نو ہزار ایک سو ننانوے سال گذرے اور ابو الفتح ناصر بن محمد جامع المعارف مین لکھتا ہو کہ آدم کی
عمر نو سو تیس برس کی ہوئی اور انکی وفات سے طوفان نوح تک بارہ سو بیالیس برس اور طوفان سے نوح کی
وفات تک ساڑھے تین سو برس اور نوح سے ابراہیم تک دو ہزار دو سو چھیالیس سال اور ابراہیم سے موسے
تک سات سو برس اور موسے سے داؤد تک پانسو برس اور داؤد سے عیسے تک گیارہ سو برس اور
عیسے سے حضرت خیر البشر صلعم تک چھ سو بیس سال ہوے پس اس قول کے موافق ابتداے عہد آدم سے ابتک
نو ہزار سات سو سال گذرے اور تاریخ یہود مین اسطرح لکھا ہے کہ آدم سے نوح تک ایکہزار پچاس برس
اور نوح سے ابراہیم تک آٹھ سو چوراسی برس اور ابراہیم سے موسے تک پانسو برس اور موسے سے
سلیمان تک چار سو اسی سال اور سلیمان سے سکندر تک پانسو چوبیس برس اور سکندر سے ابتک دو ہزار
ایک سو اڑسٹھ سال ہوے پس بقول یہودیون کے آدم سے ابتک چھ ہزار پانسو چونسٹھ برس ہوے اور مختار
ہونگی تاریخ مین اسی طرح ہو کہ ابتداے عہد آدم سے ابتک آٹھ ہزار سٹھ برس اور نو ہزار آٹھ سو سال مین
ہرون اس سے پہلے دس ہزار برس مین مفصل دوسری مجمل احوال بادشاہان ایران کے بیان مین ہی
مورخین نے اسطرح لکھا ہو کہ تخت و تاج شاہی نے عہد کیومرث سے رواج پایا ہے اور ہمیشہ کیومرث
پہاڑون مین رہتا تھا اور جانورون کے چمڑے کا لباس رکھتا تھا اور کیومرث کا ایک بیٹا تھا نام سیامک
سیامک تھا ایک دیو کو کیومرث سے نہایت دشمنی تھی اس دیو کے بیٹے نے اپنے باپ سے رخصت
لی اور بہت دیو ہمراہ لیکر کیومرث پر چڑھ آیا سیامک نے اس دیو بچہ سے مقابلہ کیا اور انجام کار سیامک
مارا گیا اور لشکر سیامک نے شکست کھائی اور بھاگ کر کیومرث کے پاس پہونچا اور سیامک کے ماری جانے
کی خبر دی کیومرث نہایت غمگین ہوا اور برس دن تک بتماے ماتم رہا اکثر روز آواز غیب کیومرث
کے کان مین آئی کہ پھر دیو سے مقابلہ کر ابکی دفعہ تیری فتح ہوگی کیومرث نے سیامک کے بیٹے ہوشنگ کو بہت

لشکر دے کر دیو سے لڑنے کو بھیجا غیب کی مدد سے دیو اور دیو بچے دونون ہوشنگ کے ہاتھ سے مارے گئے
اور انکے لشکری بھی سب قتل ہوے ذکر کیومرث نے تیس برس بادشاہی کی کیومرث کے مرنے کے بعد ہوشنگ تخت
سلطنت پر بیٹھا **ذکر بادشاہی ہوشنگ** ہوشنگ نے پتھر سے آگ نکالی اور اس آگ کو نوازی
کیا اور اپنی قوم کو آتش پرستی کی تعلیم کی اور یہ دین آتش پرستی عہد ہوشنگ سے ہوا ہی اور آہنگری کا ہنر اور
سمور اور سنجاب و قاقم کی پوشش کو ہوشنگ سے مروج کیا اور طرح طرح کا کھانا اسنے لوگون کو سکھایا
اور بڑا عادل اور صاحب انصاف بادشاہ ہوا ہی چالیس برس اسنے سلطنت کی اسکے مرنے کے بعد طہورث
ہوشنگ کا بیٹا وارث تخت و تاج ہوا **ذکر بادشاہی طہورث** لباس اور فرش پشمینہ کا اسی کے
عہد مین تیار ہوا ہی اور باز شاہین اور سیاہ گوش وغیرہ جانوران شکاری کو قاعدہ شکار پر اسنے لگایا ہی
ایکروز طہورث کا وزیر ایک دیو کو قید کرکے لایا اس دیو کے گرفتار ہونیسے سب دیو نہایت غضبناک ہوے
اور ایک لشکر عظیم کا دیوؤنکا طہورث سے لڑنے کو چڑھ آیا عوانام ایک دیو اس لشکر کا سردار تھا جب دونون
لشکر مقابل ہوے طہورث نے ایک گرز عود دیو کے سر پر اس زور سے مارا کہ مغز دیو کا دور جا پڑا اور سب دیوؤن کو
طہورث نے قید کرلیا اور انکے قتل کا حکم دیا دیوؤن نے عرض کیا کہ اگر ہماری جان بخشی ہووے تو ایک تحفہ عجیب
ہم پیشکش کرین طہورث نے انکو جان کی امان دی دیوؤن نے دوات و قلم منگوا کر طہورث کو طریق لکھنے کا
سکھایا اور عہد طہورث سے لکھنے نے رواج پایا ہوا اور طہورث نے تیس برس سلطنت کی اسکے مرنے کے بعد جمشید
اسکا بیٹا بادشاہ ہوا **ذکر سلطنت جمشید** جمشید بہت دانا و عقیل تھا اسکے عہد سے زرہ اور جوشن
اور تیغ وغیرہ اور ہتیار اور ریشمی کپڑے مروج ہوئے ہین اور جسجگہ جمشید نے آب روان اور زمین قابل زراعت
دیکھی وہین گانون اور شہر آباد کردیئے اور کھیتی کا کام بھی اسی کے عہد مین مروج ہوا اور اسنے کشش ایجاد کرکے
پانی پر ڈالی کہ پانی کے راستہ سے آدمی جابجا سیر کرین اور تخت جواہر نگار بنایا اکثر اس تخت پر جلوس کرتا تھا اور
جسطرف چاہتا تھا دیو اس تخت کو ہوا پر لیجاتے تھے اور شروع سال کا نام اسنے نوروز مقرر کیا اور ہر نوروز
مین ایک مہینے کا جشن کیا کرتا تھا سات سو برس تک اسکی سلطنت رہی اور اس مدت مین کوئی شخص مبتلای
مرض و موت نہوا یکایک جمشید کے دل مین اپنی حشمت و جاہ کا غرور پیدا ہوا اور وزیر سے کہا کہ میرے
برابر روے زمین پر کوئی بادشاہ نہین ہی یہ کلمہ غرور اور تکبر کا پروردگار کو ناپسند ہوا اور اسکی سلطنت مین
زوال آیا **سلطنت ضحاک** ضحاک ملک عرب کا بادشاہ تھا اسکے دونون شانون پر

دو مار سیاہ پیدا ہو گئے تھے فدا ان سانپون کی مغز سر آدمی تھا اور اسکا حقہ اسطرح ہے کہ ایک روز شیطان بشکل
انسان متمثل ہو کر ضحاک کے پاس آیا اور حکایات اور افسانہاے دلچسپ سے ضحاک کے دل کو نہایت خوش اور
محظوظ کیا اور رفیق اور مونس جان اسکا ہو گیا ایک مرتبہ شیطان نے ضحاک کو اسکے باپ کے قتل کے واسطے
بہکایا اسنے اسکے مکر و فریب مین آکر ایک کنوان حسن پوش سر راہ تیار کیا باپ ضحاک کا پہلی رات کو ہمیشہ اسی راہ سے
عبادت خانہ کو جایا کرتا تھا اس شب کو جو اس راہ سے نکلا فوراً اس کنوین مین سرنگون گر گیا اور راہی ملک عدم ہوا
اور ضحاک اسکی جگہ تخت سلطنت پر بیٹھا ابلیس ہر روز تحفہ اور لذیذ کھانا تیار کر کر بادشاہ کو کھلاتا تھا اور اس زمانہ مین
بجز روٹی اور میوہ کے لوگون کی کچھ اور خورش نہ تھی لذیذ کھانونکی ترکیب شیطان سے ایجاد ہوئی ایکدن شیطان
نے بیضۂ مرغ پکایا اور ضحاک کو کھلایا وہ بہت خوش ہوا اور کہا جو چاہے مجھسے مانگ شیطان نے کہا کہ میری آرزو
ہے کہ بادشاہ کے دونون شانون پر بوسہ دیا نو ہمچنون مین میری آبرو بڑھے شاہ نے قبول کیا اور ابلیس بوسہ دیکر
غائب ہو گیا فوراً دو مار سیاہ ضحاک کے دونون شانون سے نکل آئے تھوڑی دیر کے بعد ابلیس ایک عجیب
طبیب کی شکل بنکر پھر آموجود ہوا اور بادشاہ سے کہا کہ اب زندگی حضور کی محال ہے ضحاک نہایت عجز و انکسار سے
پیش آیا طبیب وضعی نے کہا کہ ان سانپون کو اگر مغز سر آدمی آپ کھلائین گے تو البتہ نجات پائینگے اور مغز انسان
جسروز انکو نہ ملے گا تو آپ کا جگر نوش جان کرینگے یہ کہکر رخصت ہوا اور یہ مکر شیطان کا اسواسطے تھا کہ
انسان کسی طرح کم ہو جائین مگر اس مردود نے یہ نہ جانا کہ اللہ تعالے نسل انسان کا حافظ اور نگہبان ہے تمام
جہان مین اس امر کا ایک شہرہ ہو گیا کہ ضحاک کے دونون شانون پر دو سانپ مردم خوار پیدا ہو گئے ایران کے
کچھ لوگ جمشید سے منحرف ہو کر ضحاک کے پاس چلے گئے اور اسکے رفیق ہوے ضحاک نے جمشید پر لشکر کشی کی
اور فتحیاب ہوا اور جمشید مضطر اور پریشان یکہ و تنہا ایران سے زابلستان کو بھاگ گیا اور ضحاک تمام روے
زمین کا بادشاہ ہو گیا ذکر آوارگی جمشید جمشید زابلستان مین پہونچا اور مشیت الٰہی سے شاہ زابل
کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور نام اس دختر شاہ کا گورنگ تھا چند روز بعد سفر سے وہان آسایش
پائی خوف ضحاک سے جو اسکو اطمینان حاصل نہ تھا لہذا وہان کے خوف سے چین کی طرف بھاگ گیا
وہان بھی قیام کا گذارہ نہ دیکھا تو ہندوستان کی راہ لی ضحاک کے ملازم کو جو کوہ و دشت مین جمشید
کی تلاش مین سرگردان تھے اثناء راہ مین انکے ہاتھ آگیا انھون نے گرفتار کیا اور ضحاک کے پاس لیگئے
ضحاک نے بحالت خرابی جمشید کو قتل کیا شاہ زابلستان کی بیٹی گورنگ نے جمشید کے قتل کی جو خبر سنی

تو ایک مہینہ ہزار رنج والم اسنے زندگی بسر کی آخر رنج وغم کی تاب نہ لائی اور زہر سے اپنے تئین ہلاک کیا اسنے
اور رنج وغم کی کشمکش سے چھٹ گئی ضحاک نے کم وبیش ایک ہزار برس تک روی زمین پر سلطنت کی آخر
الامر فریدون کے ہاتھ سے جو نسل طہمورث سے تھا جمشید کے خون کے عوض مارا گیا اور فریدون بادشاہ
ہوا ذکر سلطنت فریدون فریدون بڑا عادل صاحب انصاف بادشاہ ہوا اسکے عدل وداد
سے رعیت ایسی آسودہ ہوئی کہ ضحاک کے عہد سلطنت کے رنج وغم بھول گئے فریدون کے تین بیٹے
ہوئے سلم اور تور اور ایراج ایراج سلم کو ملک روم دیا اور تور کو توران اور ایرج کو ایران تو روسلم
دونوں بڑے بھائیوں نے ایرج پر حسد کیا اور کہا کہ بہ نسبت توران اور روم کے ایران نہایت زرد
اور آباد ہے باپ سے اسکو دیا اور ہمکو نہ دیا اسی کینہ پر دونوں بھائیوں نے ایرج کو قتل کیا فریدون ایرج کو
بہت چاہتا تھا اسکے مارے جانے سے نہایت رنجیدہ وغمناک ہوا دختر ایرج کی پیدائش کی بیان
مین ایرج کی زوجہ حاملہ تھی ماہ آخر میں اسکا نام تھا اسکے لڑکی پیدا ہوئی فریدون نے اسکا نام پری چہر
رکھا جب وہ جوان ہوئی تو پشنگ کے ساتھ کہ اسکے بھائی کا بیٹا تھا عقد کر دیا پری چہر کے اس سے لڑکا ہوا
نام اسکا منوچہر رکھا گیا جسوقت وہ لڑکا جوان ہوا فریدون نے اسکو تخت پر بٹھایا اور تاج بادشاہی اسکے سر
رکھا منوچہر نہایت جوان رعنا تھا اور بڑا لیاقت دار تھا لشکر ایران نے جو اسکو سلطنت کے لائق دیکھا تو
سب مطیع وفرمانبردار اسکے ہو گئے آخر الامر منوچہر نے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کے واسطے سلم اور
تور سے جنگ کی اور دونوں کو قتل کیا اور روے زمین کی سلطنت منوچہر پر مسلم ہوئی اسنے دین یزدان
پرستی مروج کیا اور مخلوق کو گمراہی کے غبار سے نکال کر راہ ہدایت دکھائی اور سام کو مدار المہام سلطنت کا
کیا زال کے احوال کے بیان مین اور رستم کے ذکر مین سام جو منوچہر کی سلطنت کا مدار المہام تھا اسکے
گھر مین لڑکا بہت خوبصورت پیدا ہوا مگر بال اسکے بہت سفید تھے سام نے اسکو منحوس جانا اور کوہ البرز پر اسکو
پھینکدیا کہ درندہ اسکو کھا جاوین حافظ حقیقی جو اسکا نگہبان تھا ایک سیمرغ نے اس پہاڑ پر اپنا آشیانہ
بنایا تھا زال کو اٹھا کر اپنے آشیانے مین لے گیا اور اپنے بچون کے ساتھ مین پرورش کیا جب جوان ہوا
ایک شب سام نے ایک بزرگ کو خواب مین دیکھا کہ اس بزرگ نے کہا کہ فرزند تیرا زندہ ہے سام کو محبت
پیدا ہوئی بیٹے کے تلاش مین کوہ البرز پر گیا اور اللہ تعالے سے اپنے بیٹے کی ملاقات کیواسطے مناجات
کی دعا اسکی مقبول ہوئی بحکم الہی فوراً سیمرغ سام کے پاس لے آیا اور زال کی پرورش کرنے کی سب حقیقت

بیان کی اور زال کو سام کے سپرد کیا اور چند پر اپنے زال کو دیے اور کہدیا کہ جسوقت کوئی مشکل تجکو پیش آئے تو
ایک پر میرا آگ پر جلانا فوراً میں تیرے پاس میں جا پہونچونگا اور تیری حل مشکل میں کوشش کرونگا اور سام سے
کہا کہ زال فرزند ارسلطنت ہے اسکو مخوش ہرگز نہ تصور کرنا سام اور زال دونوں سیمرغ سے رخصت ہوئے سام زال
کو منوچہر بادشاہ کے سامنے لایا اخترشناسوں نے دریافت کرکے کہا کہ طالع زال کا نہایت بلند ہے تمام روے
زمین کے پہلوان اس سے عاجز آئینگے اور یہ سب پر غالب ہوگا منوچہر نے بہت مال و متاع زال کو عطا کیا اور سام
کو حکومت کابل اور زابل اور ہند کی عنایت فرمائی اور رخصت کیا سام نے ہر فن کے استاد کامل زال کی تربیت اور
تعلیم کے واسطے مامور کیے اور زابلستان کا ملک زال کے سپرد کیا اور بحکم منوچہر بادشاہ مازندران کی طرف
ملک گیری کو روانہ ہوا زال نے نہایت عدل و انصاف سے ملک زابلستان کو آباد کیا اور رعایا کو بہت آسودہ اور
شاد رکھا اور مہراب حاکم ملک کابل جو نسل ضحاک سے تھا اسکی بیٹی رودابہ نام کے ساتھ اپنا عقد نکاح کیا رودابہ
حاملہ ہوئی ہنگام وضع حمل کے لڑکے کی پیدایش اسپر ایسی دشوار ہوئی کہ قریب ہلاکت پہونچگئی زال نے پر سیمرغ کو
آگ پر رکھا اسی وقت بحری تیز پروازی سے سیمرغ آموجود ہوا زال نے سب حقیقت حال اس سے بیان کی سیمرغ نے
کہا کہ جبتک کہ عورت کا پہلو نہ چاک کیا جائیگا یہ بچہ باہر نہ آئیگا اور یہ بچہ وہ ہے کہ تمام روے زمین کے پہلوان
اور رویوں اسکے ساتھ عہدہ برآ نہ ہوسکینگے زال نے کہا کہ اگر یہ عورت مرگئی تو میں بھی اپنے تئیں ہلاک کرونگا
سیمرغ فوراً ایک گھاس منکل سے لایا اور کہا کہ اول عورت کو شراب دیکر مدہوش کرو بعد ازاں اسکا پہلو
چیر کر بچہ کو باہر نکال لو اور یہ گھاس عورت کے پہلو کے زخم پر ملو طرفۃ العین میں زخم بھر جائیگا جسطرح سیمرغ نے کہا
اسی طرح زال نے کیا لڑکا جو پیدا ہوا تو زال کے کنبہ کے سب لوگ اسکو دیکھکر کمال متعجب ہوئے اور نام
اسکا رستم رکھا اور سام سے جو اسکی صورت مشابہ تھی لہذا اسکی شبیہ کھچوا کر سام کے پاس بھیجدی اسوقت
سام مازندران کی طرف مشغول جنگ تھا کہتے ہیں کہ بعد نہ سال کے گھوڑے پر سوار ہوا اور
گرز باپ کا اسنے ہاتھ میں اٹھالیا اور جب کھانا کھاتا تو ہر روز پانچ بکرے کھا لیتا تھا اور جب جوان ہوا تو
زمان زال کے جد کے خون کا بدلہ لینے کے واسطے لشکر عظیم لیکر کوہستان کی طرف گیا اور وہانکے حاکم سے لڑا
آخرکار رستم نے تاجروں کی شکل بناکر اونٹوں پر نمک لاد کر قلعہ کے اندر گیا اور بار نمک میں جو ہتھیار کہ
پوشیدہ کیے تھے وقت شب انکو نکال کر قلعہ کے لشکر سے لڑا اور قلعہ کے حاکم کو اور اسکے لشکر والوں
کو قتل کیا اور فتحیاب ہوا اور قلعہ کا جواہر اور خزانہ سب چھین لیا اور قلعہ میں اپنا قبضہ

کرلیا بعد ازان روانہ ہوا منوچہر کی وفات کا بیان منوچہر کی سلطنت کو جب اکیسو بیس سال گذرے تو
عالم غیب سے اسکو آگاہی ہوئی کہ تیرے عمر کے دن تھوڑے رہے ہین منوچہر نے فوراً نوذر اپنے بیٹے کو بلایا
اور سب ملک و مال اسکے حوالہ کیا اور کہدیا کہ مین دین مذہب مقاتل بھی یہی دین و آئین اختیار کر اور موسے
علیہ السلام پیغمبر وقت ہین اور فرعون کو انھون نے ہلاک کیا ہے انکا دین قبول کر اور ہرگز انکے خلاف نہ کرنا
اور پشنگ کا بیٹا بہتیرے لڑنے کو آئے گا اور تجکو عاجز کریگا اسوقت تو سام اور زال اور رستم سے مدد کی
خواستگاری کرنا کہ انسے میری اولاد کو بہت مدد پہونچیگی چند روز کے بعد منوچہر مرض موت مین مبتلا ہو کر ملک
عدم کو روانہ ہوا اور نوذر تخت سلطنت پر بیٹھا ذکر بادشاہی نوذر پسر منوچہر نوذر نے چند روز نہ تو اپنی
باپ کی نصیحتون پر عمل کیا آخرکار ظلم و آزار ہونچانے لگا اہل ایران اسکے کلمے عاجز ہو کر اس سے
برگشتہ ہوگئے اور ملک کے چار طرف کے بادشاہون کو اپنی مظلومی اور بیچارگی کے حال سے نامہ
لکھ کر بھیجنے لگے اور نوذر کے زوال سلطنت کے خواستگار ہوکے پشنگ حاکم ملک توران نے
اپنے بیٹے افراسیاب کو تیس ہزار فوج دیکر نوذر سے لڑنے کے واسطے بھیجا اور نوذر نے ایک
لاکھ چالیس ہزار فوج سے افراسیاب سے مقابلہ کیا لیکن اس سے عہدہ برآ نہو سکا گرفتار ہوگیا اور افراسیاب
نے اسکو قتل کیا سلطنت نوذر کی سات برس رہی تھی اسکے بعد افراسیاب ایران کا بادشاہ ہوا ذکر
سلطنت افراسیاب افراسیاب جو سلطنت ایران پر دخل پایا تو ایک لشکر عظیم الشان زابل اور کابل کی
طرف روانہ کیا زال نے جو زابل کا حاکم تھا حراب والی کابل کو اپنا شریک کرکر لشکر افراسیاب سے جنگ کی اور بہت
لڑائیون کے بعد انجام کار شکست فاحش ہوئی اور زو پسر طہماسب کو جو نسل فریدون سے تھا بادشاہ ایران
کیا زو لشکر گران لیکر ایران پر چڑھ گیا اول ملک فارس کو مسخر کیا اور بعد ازان افراسیاب پر یورش کی افراسیاب
تاب مقابلہ کی نہ لایا اور میدان جنگ سے منہ پھیر کر ایران سے کنارہ کش ہوا اور ملک توران کو چلا گیا زو
سلطنت ایران پر قابض ہوا اور پانچ برس برابر بادشاہ رہا آخرکار رہگرائے ملک عدم ہوا بعد اسکے بیٹا
اسکا کرشاسپ تخت سلطنت پر بیٹھا ذکر بادشاہی کرشاسپ کرشاسپ اگرچہ خرد سال تھا لیکن زال کی
ہدایت سے کار سلطنت کو انجام دیتا تھا پشنگ نے پھر افراسیاب کو لشکر گران دیکر کرشاسپ سے لڑنے کے
واسطے روانہ کیا زال جو بہت کہن سال تھا اپنے تئین سرانجام امورات جنگ سے محض معذور سمجھکر اس
مین ہوا کہ اولاد فریدون مین سے کسی ایسے شخص کو کہ جوان خوش رو اور پہلوان قوی بازو اور

صاحب رعب و اقبال ہوا اور فکر صائب اور تدبیر کامل رکھتا ہو ابہم پہونچاوے اور تخت سلطنت پر بٹھائے پس فکر و تلاش مین چار طرف آدمیون کو روانہ کیا بہت جستجو اور تلاش سے معلوم ہوا کہ نسل فریدون سے ایک جوان کیقباد نام کوہ البرز مین مقیم ہے اور وہ البتہ سزاوار سلطنت ہی زال نے یہ خبر اسکے لانے کے واسطے رستم کو روانہ کیا رستم کیقباد کو تلاش کرکے اپنے ہمراہ ایران مین لایا زال اور رستم نے سب امرائے ایران کی تجویز اور صلاح سے کیقباد کو تخت سلطنت ایران پر بٹھایا ذکر بادشاہی کیقباد زال اور رستم کیقباد کو تخت سلطنت پر قائم کرکے تیاری سامان جنگ مین مصروف ہوئے اور افراسیاب سے لڑنے کا عزم کیا جب دونون لشکر مقابل ہوئے تو لشکر ایران سے قارن پسر کاوہ آہنگر نکلا اور لشکر افراسیاب سے سماسانس اور یہ دونون نامی پہلوان تھے دونون نے گھوڑے اڑاکر ہنر پہلوانی دکھائے قارن سماسانس پر غالب ہوا اور اسکو مار لیا پھر رستم زال سے رخصت لیکر میدان مین گیا اور افراسیاب کو پکارا افراسیاب بغیر ہتھیارون کے رستم سے لڑنے کو چلا آیا رستم نے اپنے ہتھیار پھینکدیے افراسیاب نے رستم کا دوال کمر پکڑکر ہر چند زور کیا اور چاہا کہ رستم کو گھوڑے پر سے اٹھا لیوے لیکن نہ اٹھا سکا پھر رستم نے افراسیاب کی کمر مین ہاتھ ڈالا تو مثل پشتے کے زین پر سے اٹھا لیا اور چاہا کہ کیقباد کے پاس لیجاوے ان قدرت الٰہی سے افراسیاب کا دوال کمر ٹوٹ گیا اور زمین پر گر گیا تورانیون نے جو افراسیاب کو اسحال مین دیکھا تو فوراً دوڑ پڑے اور افراسیاب کو اٹھا لے گئے اور اکوز رستم پر حملہ آور ہوئے کیقباد نے اپنے سوارون کو اشارہ کیا کہ رستم کی کمک کرو غرض دونون لشکرون مین ایسی لڑائی ہوئی کہ حشر برپا ہو گیا سپاہ افراسیاب نے شکست کھائی اور لشکر ایران فیتاب ہوا پشنگ پدر افراسیاب نے سوائے صلح کے کچھ علاج نہ پایا ناچار کیقباد سے آشتی کی اور عہد و پیمان اس امر کا کر لیا کہ دریاے جیحون کے اس کنارہ سے حد ایران کی ہے اور اس کنارے سے حد توران کی کیقباد افراسیاب کے اس عہد و پیمان پر رضامند ہو گیا اور ملک ایران کی طرف پھر گیا اور برس برس کیقباد نے عدل و انصاف سے اور دولت و اقبال سے خوب بادشاہی کی جب نوبت اخیر آئی تو اپنے بڑے بیٹے کیکاوس کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور باقی تین بیٹون کو حکم دیا کہ تم اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا بعد ازان راہی ملک عدم ہوا ذکر سلطنت کیکاوس کیکاوس نے بادشاہ ہوکر نہایت عدل و داد سے ملک کو آباد رکھا اور خلق اس سے بہت رضامند ہوئی اور ملک مازندران لینے کی ہوس اسکے دامنگیر ہوئی لشکر کو خوب آراستہ کرکے مازندران پر چڑھ گیا مازندران کا بادشاہ کیکاوس کی تاب جنگ نہ لایا اور نہایت عاجز ہوکر قلعہ بند ہوا دیو سفید کے بہت دیو مطیع اور فرمانبردار تھے بادشاہ مازندران

نے اپنے حال کی اسکو اطلاع کی اور طلب کیا دیو سفید بہت دیوؤن کو ہمراہ لیکر چلا آیا اور کیکاوس سے لڑا اور بہت
لوگ کاوس کے لشکر کے قتل کیے اور باقیماندون کو مع کاوس اسیر کرکے قیدخانہ مقید کیا اور بارہ ہزار دیو قید ہونے
کی نگہبانی کے واسطے معین کیے کاوس نے ایک پہلوان کو رستم کے پاس ایران کی طرف اپنے حال سے
آگاہ کرنے کے لیے روانہ کردیا تھا اسنے جو زال کو جاکر اور رستم کو کیکاوس کے قید ہوجانے کی خبر پہونچائی زال
بہت غمگین ہوا اور رستم سے کیکاوس کے چھڑالانے کے واسطے کہا رستم اپنے گھوڑے رخش پر سوار ہوا اور
سب طرح کے ہتھیار لگاکر سام کا گرز ہاتھ مین لیکر اور دور کی جس راہ سے کاوس گیا تھا چھوڑدیا اور سات
دن کی راہ کو روانہ ہوا جسکو ہفتخوان لکھتے ہین اور ہفتخوان سات منزل کو کہتے ہین اور ہر ایک منزل مین
بڑی بڑی آفتین ہین رستم نے ہر ایک منزل کی آفت کو دفع کیا اور ملک مازندران مین پہونچا اور دیو سفید کو
اور بہت دیوؤن کو قتل کیا اور کاوس کو قید سے چھڑایا اور بادشاہ مازندران سے بھی لڑکر اسکو بھی قتل کیا
اور کاوس نہایت خوشحالی شہر مازندران مین داخل ہوا بہت سا خزانہ وہانسے لیا اور اپنے پہلوانون مین
سے ایک پہلوان کو سلطنت مازندران سپرد کرکے ایران کو روانہ ہوا پھر اسی وقت شاہ ہاماوران دختر سے
نکاح کیا اور چند روز وہان مہمان رہا بادشاہ ہاماوران نے کاوس کو غافل پاکر ایکروز قید کرلیا کاوس کے
قید ہوجانے کی خبر جو ملک توران مین پہونچی افراسیاب نے فرصت وقت غنیمت جان کر ایران پر چڑھ آیا اور تخت
نشین ہوا رستم نے جو کاوس کے قید ہونے کی خبر سنی تو نہایت غمگین ہوا اور شاہ ہاماوران پر فوج لیکر چڑھ گیا اور
شاہ ہاماوران سے لڑا شاہ ہاماوران رستم سے عاجز ہوا اور امان مانگی اور کاوس کو قید سے چھوڑدیا اور رستم کے
حوالہ کردیا رستم اور کاوس خوش وخرم ایران کی طرف روانہ ہوا افراسیاب لشکر تیار کرکے مستعد جنگ ہوا جب
رستم سے تاب جنگ نہ لاسکا توراہ گریز اختیار کی اور توران کو چلا گیا کاوس اپنی سلطنت ایران پر جلوہ گر ہوا
ذکر سہراب پسر رستم کے پیدا ہونے کا اور پھر رستم کے ہاتھ سے مارے جانے کا تواریخ مین لکھا
ہے کہ رستم ایکروز تنہا شکار کو گیا تھا اور صحرا مین صید مارکر کباب بنانے مین مصروف تھا اور رخش اپنے گھوڑے کو چراگاہ
مین چھوڑدیا تھا اور کباب کھاکر پھر سو رہا چند ترک آئے اور رستم کے گھوڑے کو چرالے گئے رستم جو بیدار ہوا تو رخش کو
نہ دیکھا فوراً سمجھ گیا کہ ترک چرالے گئے یہ سوچکر گھوڑے کے سمونکے نشان کے سراغ پر پیادہ روانہ ہوا جاتے جاتے
شہر سمنگان مین جا پہونچا اور وہ شہر ملک توران کی سرحد مین تھا رستم نے وہانکے بادشاہ سے جاکر ملاقات کی
اور رخش کے گم ہوجانے کا احوال بیان کیا شاہ سمنگان نے رستم کی بہت دلجوئی کی اور رستم کو مہمان رکھا

اور کہا کہ خاطر جمع رکھو مین گھوڑے کو مع چورون کے پیدا کرتا ہون رستم نے قبول کیا جب رات ہوئی تو
شاہ سمنگان کی بیٹی جسکا نام تہمینہ تھا بے محابا رستم کے پاس چلی آئی اور کہا کہ تیرے اوصاف سنکر مین تجھپر
عاشق ہوئی ہون اور سوای تیرے کسی اور دوسرے کو اپنا شوہر کرنا مجکو منظور نہین ہی اور مانبے میرے مجکو
اختیار دیا ہی کہ جسکو چاہون مین شوہر کرون اور تیرے رخش کو میرے ملازم چرالائے اور گھوڑی پر مین نے
چھڑوایا ہی اگر تو میرے باپ سے میری خواستگاری کریگا تو وہ قبول کریگا دوسرے روز رستم نے شاہ سمنگان
سے اس بیٹی کی درخواست کی اسنے قبول کرلیا اور رستم سے اپنی بیٹی کا عقد کردیا رستم ایک شب تہمینہ کیساتھ
ہمخواب ہوا اور صبح کو رخصت ہوا چلتے وقت ایک مہرہ تہمینہ کو دیا کہ رستم کے باپ داود سام نریمان کا نواسہ
تھا اور کہدیا کہ اگر اللہ تعالے تجکو بیٹا دیوے تو یہ مہرہ اسکے بازو مین باندھ دینا اور جو لڑکی ہو تو اسکی چوٹی
مین نگاہ رکھنا پس تہمینہ نے رخش کو منگوا کر رستم کے حوالہ کیا رستم اسپر سوار ہوکر اپنے ملک کو روانہ ہوا اور
بعد ایام معہودہ کے تہمینہ کے لڑکا پیدا ہوا شاہ سمنگان نے نام اسکا سہراب رکھا جب وہ لڑکا دس برس کا
ہوا تو ایک روز اسنے اپنی مان سے دریافت کیا کہ میرے باپ کا کیا نام ہی اسنے جواب دیا کہ تیرے باپ کا نام
رستم ہی اور بہت تعریفین رستم وزال کی سہراب کے سامنے بیان کین سہراب نے کہا کہ مین کسی کو اپنے باپ کے پاس بھیجتا
ہون کہ میری خبر اسکو ہوجاوے اسکی مان نے کہا کہ خبردار ایسا کام نہ کرنا اگر رستم کو تیرے حال کی آگاہی ہو
جائیگی تو فوراً اپنے پاس تجکو بلالے گا اور مین تیرے فراق مین ہلاک ہوجاؤن گی اور اسی زمانے مین رستم نے
تہمینہ کے پاس آدمی بھیجکر دریافت حال کیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوا یا بیٹی ہوئی تہمینہ نے سہراب کا نام پوشیدہ
کیا اور جواب کہلا بھیجا کہ میرے نہ کوئی لڑکا ہوا نہ کوئی لڑکی ہوئی جب سہراب جوان ہوا تو اپنی مان سے اسنے
کہا کہ مین کاؤس سے لڑنے کو جاتا ہون تمام ملک ایران کا کاؤس سے چھین کر اپنے باپ رستم کے حوالہ کرون
گا اور اسکو بادشاہ ایران کا کرونگا بہت لوگ سہراب کے متفق ہوگئے افراسیاب کو جو یہ خبر پہونچی بہت خوش ہوا
اور بہت فوج سہراب کی کمک کے واسطے مامور کی اور لشکر کے سرداروں سے تاکید کی کہ رستم کو تو سہراب کو
ہرگز نہ دینا جسوقت رستم سہراب کے ہاتھ سے مارا جائیگا تو پھر سہراب کو بھی کسی مکر و حیلہ سے مار ڈالینگے اور تمام ملک ایران
ہمارے قبض و تصرف مین آجائیگا القصہ سہراب افراسیاب کے لشکر کے ساتھ ایران کو روانہ ہوا اس عرصہ مین سہراب
کی بارہ برس کی کیکاؤس بھی لشکر گران ہمراہ لیکر باتفاق رستم سہراب کے لڑنے کے واسطے آیا جسوقت دونون لشکر ایک
باہم مقابلہ ہوا تو سہراب نے نہ جانا کہ یہ رستم میرا باپ ہی اور نہ رستم کو معلوم ہوا کہ یہ سہراب میرا بیٹا ہی سہراب نے مثل شیر غران

میدان مین آکر پکارا کہ میرے مقابلہ کو کوئی آئے طوس اور گیو اور گودرز وغیرہ کاوس کے پہلوانون کی ایسا
خوف ہراس طاری ہوا کہ اہریک کا زہرہ آب ہوگیا کسی کی مجال نہوئی کہ سہراب کے مقابلہ کو آئے ناچار ہوکر
رستم میدان مین آیا اور سہراب کی ہیئت وشکل دیکھکر حیران ہوا صبح سے شام تک تیر وسنان اور گرز و
شمشیر سے باہم جنگ وجدال کا معرکہ گرم رہا لیکن ایک دوسرے پر کوئی غالب نہوا دوسرے روز پھر جنگ
شروع ہوئی آخرکار رستم نے فن کشتی مین سہراب کو زیر کیا اور فوراً خنجر بران اسکے جگر پر مارا زخم کاری
پہونچا اور جگر اسکا پارہ پارہ ہوگیا سہراب نے ایک نعرہ آہ کا مارا اور کہا کہ افسوس صد افسوس مین اپنی باپ کے
دیدار کے آرزو مین گھر سے نکلا تھا باپ کے دیدار سے بھی محروم رہا اور مفت مارا گیا رستم نے دریافت
کیا کہ تیرے باپ کا کیا نام ہی سہراب نے جواب دیا کہ میرے باپ کا نام رستم ہی اور مان میری شاہ سمنگان کی بیٹی ہی
رستم نے جو یہ کلام سنا تو جہان اسکی آنکھون مین تیرہ وتار ہوگیا بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا جب ہوش ہوا
تو دریافت کیا کہ رستم کی کچھ نشانی بھی تیری پاس ہی سہراب نے کہا کہ میری مان نے ایک مہرہ میری بازو پر باندھ
دیا ہی وہی مہرہ میرے باپ کی نشانی ہی رستم نے جو اس مہرہ کو دیکھا تو رو کر کہنے لگا کہ ای فرزند رستم روسیاہ میرا ہی
نام ہی آجتک کسی باپ نے اپنے بیٹے کو بیگناہ نہین قتل کیا اب مجھپر زندگی حرام ہی یہ کہکر چاہتا تھا کہ اپنے تئین
ہلاک کرے سہراب نے منع کیا اور کہا کہ میری قسمت مین یہی لکھا تھا کہ مین اپنے باپ کے ہاتھ سے قتل ہون تو
اپنے تئین نہ ہلاک کر اور گریہ وزاری سے باز آ مین نے اپنا خون بخشا اور باپ کو وصیت کی کہ مین ملک
توران مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی ہی لہذا حق ترکونکا مجھپر بہت ہے تجکو مناسب ہے کہ اب ترکونسے جنگ
نہ کرنا اور انکی آزار دہی سے دست بردار رہنا رستم نے قبول کیا اور سہراب راہی ملک عدم ہوا رستم کے گھر مین
شور وماتم برپا ہوا آخرکار کیکاوس نے بموجب کہنے رستم کے افراسیاب سے صلح کی اور ہومان کو جو افراسیاب
کا وزیر تھا توران کی طرف رخصت کیا اور خود ایران کو پھر گیا رستم سہراب کے تابوت کو اٹھا کر زابلستان مین لایا
سب عزیز واقارب رستم کے سہراب کے تابوت پر جمع ہوے اور سب نے اسکے ماتم مین لباس سیاہ پہنا
یہ خبر تہمینہ مادر سہراب کو جو پہونچی تو اسنے شدت غم والم مین آگ جلائی اور قصد کیا کہ اس آگ مین اپنے
تئین گرا کر ہلاک ہوجائے اسکے عزیزون نے منع کیا اور اسکو اس ارادہ سے باز رکھا تہمینہ اسی حالت رنج و
الم مین شہر سمنگان سے زابلستان کو گئی اور رستم کے کینہ کے ساتھ ماتم سہراب مین شریک ہوئی ذکر سیاوش پسر
کیکاوس وکشتہ شدن او سیاوش نام کاوس کا ایک بیٹا تھا نہایت حسین اور خوش جمال رستم نے

سکو فنون سپہگری اور قواعد سلطنت خوب تعلیم کیے تھے اور سودابہ کاؤس کی ایک زوجہ تھی اتفاقہ وہ
سیاوش کے حسن وجمال کو دیکھکر دلدادہ اور فریفتہ ہوگئی کسی روز ایک چلے سے کیکاؤس سے اجازت لیکر کے
سیاوش کو اپنے گھر بلایا اور مقصد دلی اس سے بیان کیا سیاوش نے اس امر قبیح سے انکار کیا سودابہ نے
نہایت خشمناک ہوکر اسکے دامن عصمت پر لوث تہمت لگایا اور کاؤس کو بلواکر کہا کہ آج میں فی سبیل شفقت و
محبت کے تمہارے بیٹے کو اپنے پاس بلایا تھا اسنے کمال بیباکی سے میرے اوپر دست درازی کرنا چاہا اور میری بے
ناموسی کا قصد کیا میں نے بزار دشواری اپنے دامن عصمت کو اسکے ہاتھ سے بچایا ہے کاؤس نہایت برہم ہوا اور
سیاوش کو بلاکر حقیقت حال دریافت کی سیاوش نے جو کچھ گذرا تھا سب وہ حال بیان کیا کاؤس نے امتحاناً
آگ جلوائی اور سیاوش سے کہا کہ اگر تو راستے گو ہے تو اس آتش سوزان میں چلا جا سیاوش بیخوف وہراس آگ میں کود پڑا
اور تھوڑی دیر کے بعد صحیح وسالم باہر نکل آیا کاؤس بہت منفعل ہوا اور مکر سودابہ کا بخوبی واشگاف ہوگیا اس
عرصہ میں کاؤس کو خبر پہونچی کہ افراسیاب نے پھر لشکر آراستہ کیا ہے اور ایران پر آنیکا قصد رکھتا ہے سیاوش سودابہ کے
مکر وفریب سے نہایت مکدود تھا خدا سے چاہتا تھا کہ کوئی ایسی تدبیر پیدا ہو کہ میں اپنے باپ کے دور رہوں اور سودابہ کی
سمت وفریب سے رہا ہو جاؤں کاؤس کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ مجاور رستم کے ہمراہ افراسیاب کے لانے کے واسطے
بھیجدیجیے میں بطرز دلخواہ ہر ایک کام کو انجام دونگا کاؤس نے قبول کیا اور رستم کو لشکر گران دیکر سیاوش کے
ہمراہ کیا اور رخصت فرمایا سیاوش نے بلخ کو فتح کرکے توران کے جلانے کا ارادہ کیا افراسیاب نے سیاوش سے
خوفناک ہوکر صلح کا پیام بھیجا اور سیاوش کے تمام شرایط کو قبول کیا سیاوش نے کاؤس کو لکھا کہ افراسیاب بلخ
کی فتح سے خوفناک ہے اب ارادہ جنگ نہیں رکھتا ہے اور پیام صلح کے بار بار بھیجتا ہے اور جو جو شرطیں میں نے
کہلا بھیجیں وہ سب قبول کرتا ہے میں صلح پر راضی نہیں ہوا ہوں آپ بھی صلح پر راضی نہوں صرف صلح کے سنتے
ہی کاؤس برہم ہوا اور سیاوش کو ایران میں طلب کیا اور طوس جو ایک پہلوان ایران کا تھا اسکو افراسیاب سے
جنگ کرنیکو بلخ کی حفاظت مامور کیا سیاوش نے جانا ایران کا اپنے حق میں بہتر نہ سمجھا تمام اسباب اپنا بلخ میں چھوڑ کر
تین ہزار سواروں سے جریدہ توران کی طرف چلا گیا افراسیاب اور رستم سردار توران کے
سیاوش کے استقبال کے واسطے آئے اور بڑی عزت وتوقیر سیاوش کی کی
اور افراسیاب نے اپنی فرزندی میں لیا اور بعد چند روز کے فرنگیس اپنی بیٹی کو سیاوش
کے ساتھ منعقد کردیا اور چین کا ملک سیاوش کو دے دیا سیاوش فرنگیس کو لیکر چین کو چلا گیا

کاؤس نے جو سنا کہ سیاوش توران کو گیا آہ سرد کھینچی اور نہایت ملول اور غمگین ہوا اور افراسیاب سے
لڑنے کے واسطے طوس کا بھیجنا ملتوی رکھا بلکہ اپنے لشکر کو بلخ سے ایران کو طلب کر لیا سیاوش کے
سبب سے رستم کاؤس سے آزردہ ہوا اور بغیر رخصت کے سیستان کو روانہ ہوا چند روز کے بعد
افراسیاب نے کرشیوز کو جو اسکا بڑا داماد تھا بہت تحفہ دیکر سیاوش کے پاس بھیجا کرشیوز اپنے دل مین
سیاوش سے بغض و عداوت رکھتا تھا چین سے جو توران کو پھر کر آیا افراسیاب کے روبرو سیاوش
کی بہت شکایت کی اور کہا کہ وہ تم سے داعیہ لڑائی کا رکھتا ہے افراسیاب نے کہا کہ مین کیونکر اعتبار کرون
کرشیوز نے کہا کہ اسکو اپنے پاس بلاؤ اگر وہ نہ آوے تو جانو کہ میرا کلام سچا ہے افراسیاب نے سیاوش کی طلب کے واسطے
دوبارہ کرشیوز کو بھیجا سیاوش توران کی طرف چلنے کے لیے آمادہ ہو گیا کرشیوز نے مکر و فریب سے کہا کہ توران جانے
کا آپ قصد ہرگز نکرین افراسیاب قتل کریگا سیاوش کرشیوز کے دام فریب مین پھنس گیا اور افراسیاب کو لکھ کر
بھیجا کہ آج کل فرنگیس بہت مریض ہے اسکے معالجہ مین مصروف ہون بعد چند روز کے خدمت مین حاضر ہونگا
کرشیوز نے اس نامہ سیاوش کو افراسیاب کے پاس پہونچایا اور کہا کہ وہ ہرگز آپ کے پاس نہ آئیگا افراسیاب نے
قول کرشیوز کو راست اور درست سمجھ کر لشکر گران سیاوش پر روانہ کیا اور کرشیوز کو اس لشکر کا سردار کیا اور
سیاوش کو جو خبر ہوئی کہ افراسیاب نے لشکر میرے اوپر بھیجا ہے اپنے دل مین کہا کرشیوز سچ کہتا تھا کہ وہ میرے
قتل کا ارادہ رکھتا ہے فرنگیس سے صلاح کی کہ مین ایران کی طرف بھاگتا ہون تو بھی میرے ساتھ چل فرنگیس نے
کہا کہ مین پانچ مہینے کا حمل رکھتی ہون یلغار تمھارے ساتھ نہین جا سکتی ہون مجھکو خدا کو سونپ اور کسی
جگہ چھوڑ دے سیاوش نے کہا کہ اگر تیرے لڑکا پیدا ہو تو نام اسکا کیخسرو رکھنا یہ کہا اور ایکہزار سوار ایرانی ہمراہ لیکر
ایران کی طرف روانہ ہوا افراسیاب نے سیاوش کے پیچھے سپاہ بھیجی سیاوش کے رفیق جو تھوڑے تھے سب قتل
ہو گئے اور سیاوش کو گرفتار کر کے افراسیاب کے روبرو لائے افراسیاب نے سیاوش کو اپنے روبرو قتل کروایا
ایام معہودہ کے بعد فرنگیس زوجہ سیاوش کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہوا نام اسکا کیخسرو رکھا افراسیاب کا پیران ویسہ نام
وزیر تھا کہ اسکے کہنے پر افراسیاب اکثر عمل کرتا تھا پیران ویسہ نے افراسیاب کے مزاج سے اندیشہ کیا کہ ایسا نہو کہ
سیاوش کی طرح کیخسرو کو بھی قتل کر دے اس خیال سے ایک دایہ کے ہمراہ صحرا کو بھیجدیا مگر پوشیدہ تعلیم اور تربیت مین
لڑکے کے سعی بلیغ کرتا تھا ایکروز پیران ویسہ نے افراسیاب سے کہا کہ کیخسرو کو مین نے جنگل مین چھوڑ دیا تھا کہ درندہ
کھا جائینگے مگر اجل اسکی نہ تھی صحرا سے ایک دہقان اپنے گھر اسکو اٹھا لے گیا اور پرورش کیا مین نے سنا ہے کہ وہ

کہ وہ لڑکا مثل مجذوبون کے ہے افراسیاب نے کہا کہ اسکو طلب کرو کہ مین بھی دیکھون پیران ویسہ نے کیخسرو کی طلب
کے واسطے آدمی بھیجا اور آدمی کو تلقین کر دیا کہ کیخسرو کو آگاہ کر دینا اور خوب سمجھا دینا کہ گنوارون کی طرح افراسیاب
کے پاس آوے اور دیوانون کی طرح کلام کرے کیخسرو نے اسی طرح کیا افراسیاب نے جانا کہ اس شوریدہ سے
کار سلطنت نہ ہو سکے گا اسکے اندیشہ سے مطمئن ہو گیا اور کہا کہ اس دیوانہ لڑکے کو اسکی مان کے سپرد کر دو
فرنگیس نے مع کیخسرو سیاوش کے مقبرہ مین رہنا اختیار کیا اور کیخسرو کی تربیت اور تعلیم مین مصروف ہوئی
خبردار ہونا کیکاؤس کا قتل سیاوش سے اور روانہ کرنا رستم کا افراسیاب سے جنگ
کے واسطے سیاوش کے قتل ہونے کا حال جو کیکاؤس کے گوش زد ہوا تو نہایت غم و الم مین مبتلا ہوا اور
بیقرار ہو کر رستم کو لشکر گران دیکر افراسیاب سے لڑنے کو روانہ کیا رستم نے توران مین جا کر افراسیاب سے جنگ کی
لشکر افراسیاب نے رستم سے ہزیمت کھائی اور رستم فتحیاب ہو کر توران مین آیا اور افراسیاب کے تخت پر بیٹھا
اور افراسیاب وہان سے شکست کھا کر بھاگا اور کیخسرو کو فرنگیس سے لیکر پیران کی صلاح سے دریاے چین کے
اس پار ایک جزیرے مین بھیجدیا رستم نے گیو اپنے داماد کو کہ بڑا پہلوان ایران کا تھا کیخسرو کی تلاش مین بھیجا
اور سلطنت توران کی فرامرز اپنے بیٹے کے سپرد کر کے آپ کاؤس کے پاس ایران کو گیا لانا گیو کا کیخسرو کو
چین سے اور پہونچنا ایران کا اور واقعات راہ کے کیخسرو کی تلاش مین گیو نے مدت جنگل اور پہاڑ تمام
چھان ڈالے اور راہ مین ہزارون طرح کی تکلیفین اٹھائین حسب اتفاق ایک روز ایک سرچشمہ پر جا نکلا دیکھتا
کیا ہے کہ ایک جوان رعنا لب چشمہ بیٹھا ہے گیو نے اپنے دل مین کہا کہ شاید کیخسرو یہی ہو اسلیے کہ آثار سلطنت
اور فر جہانداری اور اقبال کیانی اسکی پیشانی سے ظاہر ہین اور آگے کو بڑھا جو کیخسرو کی نظر گیو پر جا پڑی اسکو پہچان
لیا اور پاس اپنے بلایا اور کہا کہ شاید تو گودرز پہلوان کا بڑا بیٹا گیو ہے اسنے کہا کہ ہون تو سہی اور آپ کیخسرو فرزند سیاوش
ہین کیخسرو نے کہا کہ ہان سنتے ہی گیو قدمون پر کیخسرو کے گر پڑا اور دریافت کیا کہ اے شہزادہ عالی تبار کسطرح اپنے مجکو
پہچانا کیخسرو نے کہا کہ سب پہلوان ایران کے اگر میرے روبرو آوین تو ہر ایک کا نام مین بتا دون سبب یہ ہے کہ
نقاشان چین نے ہر ایک پہلوان ایران کی تصویر میرے باپ کی محل مین کھینچی ہے گیو نے کیخسرو کو اپنے گھوڑے پر سوار
کیا اور آپ پیادہ پا رکاب پکڑے ہوے ساتھ ہوا اور وہان پہونچے کہ جہان فرنگیس مادر کیخسرو مقیم تھی گیو نے وہ
گھوڑے فرنگیس کے بتلائے ہوے افراسیاب کے گلہ سے جو صحرا مین تھا پسند کیے اور انکو لایا ایک پر کیخسرو کو اور
دوسرے پر فرنگیس کو سوار کیا اور گیو اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور تینون ایران کی طرف روانہ ہوے پیران ویسہ نے

خبر لاکر بہت سیاہ سے انکا پیچھا کیا گیو نے تہا لشکر ایران کو شکست دی اور دریاے جیحون کے کنارے پر
پہونچے اور گھوڑونکو دریا مین ڈال دیا اور صحیح وسلامت اس دریاے جیحون سے اتر گئے اور ایران کی حد
مین جاکر منزل در منزل قطع راہ کرکر بلاے سخت کاؤس کے قریب جا پہونچے کاؤس نے سب سردارون کو
کیخسرو کے استقبال کے واسطے بھیجا جب کاؤس کے نزدیک آیا تو اسنے اپنی بغل مین لے لیا اور بہت شفقت
کی اور اپنے تخت کے برابر ایک تخت مرصع پر اسکو بٹھایا اور سب ارکان سلطنت کو تاکید فرمائی کہ اطاعت
کیخسرو کی اختیار کرو ذکر تخت پر بٹھانا کاؤس کا کیخسرو کو اور افراسیاب سے لڑنے کو بھیجنا اور
سیاوش کے خون کا بدلہ لینے کے واسطے کاؤس نے کیخسرو کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور
رستم اور گشتہم اور گیو اور گودرز اور طوس وغیرہ پہلوانان ایران کو بڑی فوج دیکر افراسیاب سے لڑنے کو روانہ
کیا اور افراسیاب نے بھی خاقان چین کو متفق کرکے کیخسرو کو لڑنے کو کوچ کیا جب دونون لشکر مقابل ہوے
تو اول خاقان چین نے لشکر ایران سے جنگ کی اور شکست کھائی اور بھاگا پھر افراسیاب میدان مین آیا آخر الامر
وہ بھی تاب جنگ نہ لایا اور چین کو طرف بھاگ گیا رستم لشکر افراسیاب سے بہت غنایم لیکر محمد کیخسرو کے
پاس آیا کیخسرو نے سب مال غنیمت کا رستم کو بخش دیا اور رستم کے زور و پہلوانی پر بہت آفرین کہی
واستان بزرو بن سہراب کی اور جنگ کرنا اسکا رستم سے اور قید ہونا بزرو کا افراسیاب
بھاگا ہوا چین کی راہ کو چلا جاتا تھا ایک روز اثنار راہ مین ایک جوان قوی ہیکل کو دیکھا کہ مثل کوہ الوند
کے راہ مین کھڑا ہے افراسیاب نے دل مین کہا کہ شاید یہ آدمی رستم سے لڑ سکے گا یہ سوچ کر اپنے سامنے
اسکو بلایا اور اسکا حال پوچھا اور اسکے باپ کا نام دریافت کیا اسنے کہا کہ مین دہقان بچہ ہون اور باپ
کے نام سے اطلاع نہین رکھتا ہون اپنی ماں سے مین نے سنا ہے کہ ایک روز ایک سوار ہمارے دروازے
پر آیا اور پانی پینے کے واسطے مانگا میری ماں پانی لائی جوان نے گھوڑے سے اتر کر پانی پیا اور اس سے صحبت
کرکے چلا گیا مین اسکے نطفہ سے پیدا ہوا ہون افراسیاب نے کہا کہ ایک شخص پہلوانیت دشمن جانی ہم نام اسکا
رستم ہے سب پہلوان اور دیو زمانہ کے اس سے عاجز آگئے ہین تو اسکو قتل کرسکتا ہے بزرو نے جواب دیا کہ پہاڑ
بھی میرے گرز کی ضرب کی تاب نہین لاسکتا رستم کیا جان رکھتا ہے جو میرے مقابلہ آئے گا افراسیاب کمال
محظوظ ہوا اور بزرو کو بہت دولت و مال و انعام دیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا اور اپنے پہلوانون کو حکم کیا کہ
اسکو فنون جنگ تعلیم کرو بزرو تھوڑے دنونکے بعد فنون جنگ مین ایسا مشاق ہوگیا کہ سب پہلوان اسکے

مقابلہ سے عاجز آگئے افراسیاب نے بہت سے پہلوان اور ایک لشکر عظیم الشان برزو کے ہمراہ کیا اور رستم سے لڑنے کے واسطے بھیجا کیخسرو نے رستم کو برزو کے مقابلہ پر روانہ کیا جب دونون مقابل ہوے صبح سے شام تک معرکہ آرائی رہی ایک دوسرے پر غالب ہوا لیکن چونکہ برزو کی رستم کے ہاتھ پر ایسی لگین تھین کہ شدت درد سے بازو رستم کا بیکار ہو گیا مگر رستم نے ضبط کرکے ظاہر نہ کیا اسواسطے کہ دشمن دلیر ہو جب شام ہوئی تو دونون پہلوان اپنے اپنے لشکرون کو چلے آئے رستم نے کیخسرو سے قوت برزو اور لڑائی کا حال بیان کیا اور کہا کہ اسکے گرز سے میرا ہاتھ بالکل بیکار ہو گیا کل میں اسکے مقابلہ مین نجاؤن گا کیخسرو نہایت غمگین ہوا صبحکو رستم نے اپنے بیٹے فرامرز کو اپنا گھوڑا اور ہتھیار اور سب اسباب جنگ دیا اور برزو سے لڑنے کو بھیجا برزو نے فرامرز کو دیکھ کر جان لیا کہ یہ جوان دیر وزہ نہین ہے مگر اسپ و یراق و صلاح وہی ہے دریافت کیا کہ اے جوان تیرا کیا نام ہے فرامرز نے کہا کہ میرا نام رستم ہے مین وہی پہلوان ہون جو کل تجھسے لڑا تھا اور آج انشاءاللہ تجھکو گرفتار کرونگا یہ کہکر دھاوا کیا اور گرز مارنا شروع کیا برزو کو فرصت نہ ملی کہ اپنا وار کرے ہرچند اسکی چوٹون کو روکا آخر عاجز ہوا فرامرز نے کمند مار کر اسکو پھانس لیا اور کشان کشان کیخسرو کے پاس لایا لشکر افراسیاب نہ لڑنے کی تاب نہ لایا اور بھاگ کھڑا ہوا کیخسرو کی فتح عظیم ہوئی کیخسرو نے برزو کی قتل کا ارادہ کیا رستم مانع ہوا کیخسرو نے برزو کو رستم حوالہ کیا رستم اپنے ہمراہ سیستان کو لے گیا مادر برزو کہ شہرو اسکا نام تھا سیستان مین آئی اور برزو کو اپنے مآل کی خبر پہونچائی برزو کسی حکمت و تدبیر سے اپنی ماں کے ہمراہ سیستان سے نکلا اور توران کو روانہ ہوا حسب اتفاق ناگاہ راہ مین رستم سے ملاقات ہو گئی اور رستم اور برزو مین جنگ ہونے لگی رستم نے بکمال مشقت برزو کو زیر کیا اور اسکے قتل کا ارادہ کیا مادر برزو بیقرار ہو کر کہنے لگی کہ اے رستم اسکے قتل سے باز آ کہ برزو تیرا پوتا ہے اور سہراب کا بیٹا ہے چنانچہ استقام کو فردوسی طوسی نے اسطرح لکھا ہے شعر تو گاہے بنیزہ کشی گاہ بور ؛ بہانہ ترا جنگ و ایران و تور ؛ رستم نے کہا کہ کچھ نشانی بھی تیرے پاس ہے مادر برزو نے انگشتری سہراب کی رستم کو دی رستم نے برزو کو بہت پیار کیا اور منہ چوما اور نہایت دلجوئی کرکے برزو اور اسکی ماں کو سیستان مین لایا اور اپنی سب اولاد مین سے اسکی قدر و منزلت زیادہ کی ذکر کیسہ چڑھنے افراسیاب کا کیخسرو پر لڑنے کو اور شکست پانا افراسیاب کا اور گرفتار ہو کر مارا جانا افراسیاب کا افراسیاب شکست کھاکر توران کو گیا چند روز کے بعد پھر افراسیاب نے سامان جنگ آراستہ کرکے پر و بال درست کیے اور کیخسرو سے لڑنے کو روانہ ہوا کیخسرو بھی بہت فوج جمع کرکے میدان مین آیا اور

افراسیاب کے جو ایام دولت کا زوال آچکا تھا شکست فاش اٹھا کر بھاگا کیخسرو نے فوج ایران لیکر افراسیاب
کا تعاقب کیا وہ افغان وختران ملک چین ہوتا فغفور چین نے بخوف کیخسرو اپنے ملک مین اسکو پناہ نہ دی ناچار ہوکر
بیابان کی طرف نکلگیا اور سب لشکر وسپاہ اس سے چھٹ گیا اور یکہ و تنہا دامن کوہ مین جاکر ایک غار مین
پہاڑ کے چھپا ایک شخص نسل فریدون مین سے تھا اور ہوم اسکا نام تھا افراسیاب کے خوف سے بھاگ کر اس
پہاڑ کے کسی کھوہ مین چھپا ہوا رہا کرتا تھا اور یاد الٰہی کیا کرتا تھا رات کے وقت اسکے کان مین زبان ترکی مین
ایک آواز آئی کہ اے بادشاہ توران وچین وماچین وہ تمام جاہ ومجمل تیرا کیا ہوا اور تیرے ملک ودولت وحشمت
کا زمانہ کسطرح برباد ہوگیا صبح کے وقت ہوم اپنے مقام سے اٹھا اور اس غار کے کنارے جاکر ایکساعت بھر
کھڑا ہوا پھر وہی آواز اسکے کان مین آئی ہوم نے عقل سے جانا کہ شاید افراسیاب ہو کہ کیخسرو سے شکست کھاکر کے
بھاگا ہے اور اس غار مین آکر چھپا ہے یہ سوچکر ہوم نے آواز دی کہ اے بادشاہ توران وما تیری جناب کبریائی
مین مقبول ہوئی اب اس غار تنگ وتاریک سے باہر نکل آ افراسیاب سمجھا کہ کوئی موغیب میری دستگیری
کو اللہ پاک نے بھیجا ہے فوراً غار سے باہر نکل آیا ہوم نے اسکو پہچان لیا اور اسکی پیشانی پر ایک گھونسا اس
زور سے رسید کیا کہ وہ زمین پر گرکر بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو دونون مین کشتی ہوئی ہوم افراسیاب پر
غالب ہوا اور اسکی مشکین باندھکر کیخسرو کے پاس لیچلا افراسیاب ہرچند عجز وانکسار سے کہتا تھا کہ مجکو کیخسرو کے
پاس نہ لیجا اور اپنے ہاتھ سے مجھین قتل کر ہوم نے نہ مانا اور کشان اور کشان اسکو کیخسرو کے پاس لے گیا کیخسرو
نے ہوم کو بہت مال وزر انعام دیا اور افراسیاب اگوہ اور اسکے داماد کرشیوذ کو سیاوش کی طرح ذبح کیا اور توران
سلطنت رستم کے سپرد کرکے ایران کو گیا کیکاؤس کیخسرو کے استقبال کو آیا اور اسکے سر اور منہ پر بوسہ دیا اور
تھوڑے دنون کے بعد مرگیا کیخسرو بادشاہ ایران ہوا اور نہایت عدل وانصاف اور بخشش وکرم سے ایران
توران کی سب رعایا کو راضی اور خوش رکھا اور ساٹھ برس برابر کمال جاہ وجلال کے ساتھ بادشاہی کی بعد اسکے
محبت الٰہی نے کیخسرو کے دل پر اثر کیا تو سب مہمات سلطنت اپنے وزیرون کے سپرد کیا اور خود عبادت الٰہی مین
مشغول ہوا ہرچند رستم اور زال وغیرہ نامداران سلطنت مصر ہوئے کہ رات دن کے آٹھ پہر مین ایک پہر کار
سلطنت کرو اور سات پہر عبادت پروردگار مین مصروف رہو کیخسرو نے ہرگز قبول نہ کیا اور کہا کہ عالم غیب
سے مجکو خبر ہوچکی ہے کہ اجل عنقریب آنیوالی ہے اب مین گوشہ مین جاکر اپنی جان شیرین سپرد جان آفرین کرونگا یہ
کہکر کیخسرو نے لہراسپ داماد کاؤس کو تخت سلطنت ایران پر بٹھادیا اور سب نامداران ایران کو تاکید کردی

کہ لہراسپ سزاوار تاج و تخت ہی تم سب لوگ اسکی اطاعت اور فرمان برداری اختیار کرو کیخسرو کا حکم سب
بجالائے کیخسرو اپنے مخصوصون کو ہمراہ لیکر صحرا کو روانہ ہوا اور ایک سرچشمہ پر پہونچا اور غسل اس سرچشمہ مین کیا
اور ساتھ والون سے کہا کہ جلد یہان سے چلے جاؤ کہ یہان سخت برف پڑے گی اور بجلی گرے گی اور آندھی
چلے گی یہ کہکر اس چشمہ مین غائب ہوگیا طوس اور گیو وغیرہ کلام شاہ بھول کر کھانے پینے مین مشغول
ہوئے اس عرصہ مین برف پڑنے لگی اور باد تند چلنے لگی پہلوانان ایران کہ خواب غفلت مین تھے سب
برف کے نیچے دب گئے کیخسرو نے اکسٹھ برس سلطنت کی ذکر بادشاہی لہراسپ بادشاہ کا لہراسپ
عدل و انصاف اور رعیت نوازی مین کیخسرو سے بھی بہت زیادہ ہوا اور لہراسپ کے چار بیٹے تھے
دو کیکاؤس کی بیٹی سے تھے کہ ایک کا نام اردشیر اور دوسرے کا نام شیداسپ تھا اور دو بیٹے اور
عورت سے تھے ان مین ایک کا نام زریر اور دوسرے کا گشتاسپ نام تھا اور چارون لڑکون مین
گشتاسپ بہت عقلمند اور بڑا پہلوان قوی بازو تھا مگر لہراسپ سب لڑکون مین گشتاسپ کو ذلیل اور حقیر
جانتا تھا اور گشتاسپ ایکروز اپنے باپ سے رنجیدہ ہوا اور ایک لاکھ سوار لیکر ہندوستان کو چلا گیا لہراسپ نے اسکے
پیچھے وزیر کو بھیجکر اسکو پھروالیا مگر قدر اسکی کچھ زیادہ نہ کی گشتاسپ تنگ ہوکر یکہ و تنہا روم کی طرف بھاگ
گیا اور چند سال روم کے شہرون مین رہا اور قیصر روم کی بیٹی کے ساتھ عقد نکاح کیا اور الیاس والی مصر
جو قیصر روم سے بغی تھا اس سے لڑا اور اس کو اسیر و دستگیر کرکے قیصر کے روبرو حاضر کیا گشتاسپ کی ہمت
و شجاعت اور زور بازو پر قیصر روم نے ہزارون تحسین و آفرین کین ایک دن قیصر کے وزرا سے گشتاسپ نے
کہا کہ ایران پر حملہ کرنا چاہیے وزیرون نے کہا کہ لہراسپ بڑا بادشاہ ہی ملک ایران کا چھین لینا آسان نہین ہی
گشتاسپ نے کہا کہ لہراسپ میرا باپ ہے اسکے حال سے مجکو خوب اطلاع ہی وہ میری جنگ کی تاب نہین رکھتا
ہے اگر تم اس سے خوف و ہراس رکھتے ہو تو مین تنہا تھوڑی سی جمعیت لیکر اس سے لڑنے کو جاتا ہون قیصر
نہایت خوش ہوا اور گشتاسپ پر نہایت نوازش کی اور عزت و حرمت اسکی زیادہ کی اور لہراسپ کو نامہ لکھا
کہ آدھا ملک تم ایران کا چھوڑ دو تو ہم تم سے صلح رکھتے ہین والا سب ملک ایران کا چھین لونگا نامہ قیصر جو
لہراسپ کے پاس پہونچا تو اسنے ایلچی سے دریافت کیا کہ ملک مصر قیصر نے کسطرح لیا ہی ایلچی نے جواب دیا کہ ایک
جوان قیصر کا داماد گشتاسپ ہے اسنے ملک مصر کو فتح کیا اور الیاس والی مصر کو ہزارون ذلت و خواری سے قید
کرکے قیصر کے حضور مین پکڑ لایا ہے لہراسپ نے دریافت کیا کہ اس دربار مین گشتاسپ کس سے مشابہت

رکھتا ہے ایلچی نے زریر کی طرف اشارہ کیا لہراسپ نے جانا کہ میرے بیٹے نے یہ سب فساد برپا کیا ہے فوراً
قیصر کو نامہ کے جواب مین نامہ لکھا کہ ایک پہلوان پر تو اسقدر مغرور ہے بیان اس سے بہتر بہت پہلوان
زبردست موجود ہین اگر اپنی بہتری چاہتا ہے تو اس فکر ناصواب سے باز آوے اور باج وخراج مین بھیجنے مین دیر
اطاعت اور فرمان برداری مین ہرگز تامل اور غفلت نہ کرے اور زریر کو جو حقیقی بھائی گشتاسپ کا تھا
ایلچی کرکے قیصر کے پاس بھیجا اور کہدیا کہ قیصر روم کو نامہ وپیام پہونچاکر گشتاسپ سے ملاقات کرنا اور
اور کہنا کہ پدر پیر نے تیری قدر نہ جانی اب وہ اپنے کردار سے پشیمان ہے اور رات دن تیری مفارقت کے
غم مین مبتلا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ تجکو تخت پر بٹھاوے اور خود کوشہ مین بیٹھکر عبادت خالق بجالاوے
زریر روم مین پہونچا اور قیصر روم کو نامہ وپیام لہراسپ کا پہونچایا اور رات کے وقت گشتاسپ کے گھر
گیا اور اس سے بغلگیر ہوا اور جو کچھ کہ لہراسپ نے کہدیا تھا حرف بحرف گذارش کیا کر دیا گشتاسپ کو محبت کا
جوش ہوا فوراً گشتاسپ اپنی زوجہ کو کتابون دختر قیصر کو اور زریر کو ہمراہ لیکر بطریق یلغار ایران کو روانہ
ہوا جب نزدیک پہونچا تو لہراسپ نے سب نامداران ایران کو گشتاسپ کے استقبال کے واسطے بھیجا وہ
جب دربار مین آیا تو لہراسپ تخت سے اٹھکر بغلگیر ہوا اور اپنے مقابل تخت زرین پر بٹھایا اور بہت
دلجوئی گشتاسپ کی بادشاہ نے کی اور بعد چند روز کے گشتاسپ کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور سب نے برای
سلطنت کو گشتاسپ کی اطاعت اور فرمان پذیری کی تاکید فرمائی اور خود لباس فقیری پہنکر خانہ خدا
کی زیارت کے واسطے بلخ کو روانہ ہوا اس زمانہ مین بلخ مین خانہ خدا تیار کیا تھا لہراسپ کی سلطنت
اکیسو بیس برس رہی یہان تک داستان رستم کی حضرت فردوسی علیہ الرحمہ نے تیس ہزار بیت
مین بیان کرکے ختم کی ہے اب آغاز داستان اسفندیار کا ہے ذکر گشتاسپ کی سلطنت کا دختر
قیصر سے گشتاسپ کے دو بیٹے پیدا ہوے ایک اسفندیار اور دوسرا بشوتن گشتاسپ بہت زبردست
تھا بادشاہ روے زمین کے اسکو باج وخراج دیتے تھے مگر ارجاسپ مغفور صوبہ چاچین گشتاسپ سے
باج وخراج لیتا تھا اسوجہ کامل سے کہ دیو اور پریان ارجاسپ کے مطیع تھے ایکروز گبرزریر دختر نام گشتاسپ
کے پاس آیا اور اسنے دعوے نبوت کا کیا اور کہا کہ اللہ تعالے نے سب بھید آسمان کے مجھپر
منکشف کردیے ہین اور مجکو پیغمبر کرکے بھیجا ہے یہ کہکر اسنے ایک عمل کیا کہ گشتاسپ کے گھر کے آگے ایک بڑا درخت مع پھل
پھول پیدا ہوگیا جسنے اس درخت کا پھل یا پتہ کھایا یا اسپر نظر کیا فوراً گشتاسپ اسکا مرید ہوا اور اعتقاد

سپرد کیا اور دین یزدان پرستی ترک کرکے دین آتش پرستی گشتاسپ نے اختیار کیا اور کتاب زند پر ایمان لایا جسکو
زردشت نے اپنا کر آسمانی کتاب مشہور کیا ایک روز زردشت نے گشتاسپ سے کہا کہ ارجاسپ کو تو باج
و خراج کسواسطے دیتا ہے اٹھ کھڑا ہو اور جنگ کر اس سے کہ تیری فتح ہے گشتاسپ نے ارجاسپ کو لکھا کہ ملک
چین سے دست بردار ہو یا میری اطاعت گوارا کرکے میرے فرمان برداروں مین رہو ارجاسپ مضمون
نامہ دریافت کرکے نہایت غضبناک ہوا اور گشتاسپ کو جواب لکھا کہ ایک گبر آتش پرست کے دام
فریب مین اگر تو نے دین خدا پرستی کو چھوڑ دیا اور آتش پرستونکا طریق اختیار کیا ہے اگر تو اپنے پاس سے
زردشت کو نکال دے تو بہتر ہے والا دیوون کا لشکر لیکر تیرے اوپر آتا ہون اور تجکو اور تیرے پیغمبر کو قتل
کرتا ہون گشتاسپ مضمون نامہ کو دریافت کرکے سامان جنگ کی تیاری مین مصروف ہوا زردشت نے
گشتاسپ سے کہا کہ فتح تیری ہے مگر تیرے عزیز و اقارب اس جنگ مین بہت مارے جائینگے گشتاسپ تین لاکھ
فوج لیکر ارجاسپ سے لڑنے کو چلا اور فغفور چین کی فوج تین لاکھ سے زیادہ تھی بیدرفش نام ایک دیو لشکر
ارجاسپ سے میدان مین آیا اور پہلوان ایران کے بہت قتل کیے اسفندیار پسر گشتاسپ میدان مین گیا
اور ایک ضرب نیزہ مین دیو کو خاک اور خون مین غلطان کر دیا اور لڑتا لڑتا قلب لشکر مین ارجاسپ تک
پہونچ گیا فغفور چین تاب جنگ نہ لایا اور بھاگ کھڑا ہوا لشکر ایران نے شادیانے فتح کے بجائے اور چینی لوگ
بہت قتل و اسیر ہوے گشتاسپ نے اسفندیار کو اپنا ولیعہد کیا اور عہدہ جہانگیری اور ملک گیری پر مامور کیا اور
کہا کہ دین آتش پرستی کو ہر ایک ملک مین چار طرف رواج دیوے اسفندیار اول ملک روم پر گیا قیصر روم
نے اطاعت اختیار کی اور دین آتش پرستی بھی اختیار کیا بعد ازان یمن وغیرہ اور شہرونمین گیا اور دین آتش پرستی
مشہور اور آشکار کرکے باپ کو لکھا کہ سب ملکون کو مین نے فتح کیا اور سب بادشاہان روی زمین سے دین
زردشتی اختیار کروایا گشتاسپ بہت خوش ہوا اور ہزارون تحسین و آفرین اسکو لکھین گرزم نام ایک پہلوان تھا
گشتاسپ اسکو بہت دوست رکھتا تھا اور خلوت مین بھی اور جلوت مین بادشاہ کا ہمدم تھا مگر اسفندیار سے
مخفی کینہ دل مین رکھتا تھا ایک روز خلوت مین بادشاہ سے اسنے کہا کہ اسفندیار بہت متکبر اور مغرور ہو گیا
ہے اور لشکر اسنے بہت جمع کر لیا ہے اور اسکا عزم ہے کہ آپکو قید کر لے اور خود بادشاہ مستقل ہو جائے گشتاسپ نے
جاماسپ اپنے وزیر کو اسفندیار کے بلانے کو بھیجا اسفندیار نے سب لشکر و سپاہ اپنا اپنے بڑے بیٹے بہمن کو
سپرد کیا اور خود گشتاسپ کے پاس آیا گشتاسپ نے اسفندیار کو مقید کیا اور جیلخانہ مین بھیجدیا اور خود دین آتش

پرستی کے رواج دینے کے ارادہ پر سیستان کی طرف روانہ ہوا جب قریب سیستان کے پہونچا
رستم اور زال بادشاہ کی ملازمت پر کے واسطے حاضر ہوئے اور بادشاہ کے کہنے سے دین زردشتی
قبول کیا اور دو برس بادشاہ کو انھون نے مہمان رکھا بہمن پسر اسفندیار نے جو سنا کہ باپ ہمارا قید مین ہے
فوراً اسپ خزانہ اور سپاہ چھوڑ کر اور سب بھائیون کو اپنے ہمراہ لیکر باپ کے پاس آیا اور زندان مین اسکا شریک
حال ہوا ذکر کہرام پسر ارجاسپ کے آنے کا بلخ مین اور قتل کرنا لہراسپ پدر گشتاسپ کا ارجاسپ
کو معلوم ہوا کہ اسفندیار کو مقید کیا ہے اور گشتاسپ سیستان کو گیا ہے اور بلخ مین فوج تھوڑی رہگئی ہے
یہ خبر سنکر اپنے بیٹے کہرم کو اُسنے لشکر عظیم دیکر بلخ کی فتح کو بھیجا اہل بلخ نے جو کوئی سردار اپنے نہ تھا بوجہ ضرورت
لہراسپ کو تکلیف جنگ دی لہراسپ نے ایک ہزار سوار سے لاکھ فوج مین کہرم کا مقابلہ کیا اور مارا گیا کہرم
بلخ مین آیا اور گبرون کے آتشکدہ کو خراب کیا اور کتاب زند و استا کو جلادیا اور گشتاسپ کے بیٹون اور سب
بیٹیون کو قید کرلیا مگر ایک عورت گشتاسپ کی لہراسپ کے قتل ہونے سے پہلے کہرم کی فتح کو عقل سے دریافت
کرکے بلخ سے سیستان کو چلی گئی اور سب احوال گشتاسپ سے بیان کیا شاہ نے فوراً اپنے لشکر کو جسقدر کہ
ہمراہ تھا کہرم پر روانہ کیا اور خود بھی بسبیل یلغار آیا ارجاسپ پدر کہرم بھی دیوؤن کا لشکر لیکر کہرم کی کمک
کو پہونچا دونون لشکرون مین بڑی لڑائی ہوئی آخر کو ایرانیون کے قدم کانپنے لگے اور آثار شکست
کے نظر آنے لگے تو گشتاسپ نے اپنے وزیر جاماسپ سے کہا کہ علم آسمانی سے دریافت کرنا چاہیے کہ
فتح کس کی ہوگی جاماسپ نے بیان کیا کہ اسفندیار کے ہاتھ سے چینی شکست کھائینگے گشتاسپ نے اسی
وقت اسفندیار کو جو قلعہ کیندان مین مقید کیا تھا اپنے روبرو بلایا اور عزت و حرمت و دلجوئی کرکے
چینیون سے لڑنے کو کہا اسفندیار فرمان پدر بجالایا اور لشکر عظیم لیکر ارجاسپ و کہرم سے لڑنے کو آیا چینیون
کے لشکر مین سے گرگسار نام ایک دیو مقابل اسفندیار ہوا آخرکار اسفندیار نے دیو کو کمند مین پھانس کر
قید کرلیا ارجاسپ نے جو دیکھا کہ اسفندیار نے بہت دیو اور پہلوان اسکے لشکر کے قتل کیے اور قلب
گاہ لشکر کے قریب آپہونچا اور پہلوانان چین اسکے مقابلہ سے عاجز ہین یہ سوچکر نہایت خوفناک ہوکر
بھاگا اور اسفندیار فتحیاب ہوکر اپنے باپ کے پاس آیا اور زمین کو بوسہ دیا گشتاسپ نے اسکے ماتھے
پر بوسہ دیا اور بغلگیر ہوا اور اسقدر لطف و شفقت اسپر کی کہ اسفندیار کے آئینۂ دل سے کلفت
زنگ قید کی محو ہوگئی گشتاسپ نے کہا کہ تیری بہنون کو ارجاسپ مقید کرکے لے گیا تقاضا سے

غیرت و ہمت اگر ہے تو چین کا عزم کر اور ارجاسپ کی قید سے اپنی بہنون کو چھڑا جسوقت تو مظفر اور منصور
ہوکر یہان آئے گا اسی وقت تاج و تخت تیرے حوالہ کرونگا اور مین گوشہ نشین ہوکر عبادت کرونگا اسفندیار
نے قبول کیا اور دو ہزار پہلوان منتخب ہمراہ لیکر راہ ہفتخوان سے کہ اس راہ مین آفتین تھین چین کو گیا اور
ارجاسپ و کہرم کو قتل کرکے تمام ملک چین فتح کرلیا اور اپنی بہنون کو جو ارجاسپ کے باورچیخانہ مین پانی
بھرا کرتی تھین چھڑایا اور ارجاسپ کا بہت مال و زر لیکر ایران کو پھر گیا گشتاسپ نے اپنے تخت کے برابر
اسفندیار کو کرسی زرین پر بٹھایا اور ارجاسپ کی لڑائی کا حال سب دریافت کیا اسفندیار نے سب حال
وہانکا بآواز تند و بلند بیان کیا گشتاسپ نے اسفندیار کی اس تندی سے نہایت آشفتہ ہوکر ظاہر مین کچھ
نہ کہا لیکن دل مین نہایت رنجیدہ ہوا اور سانپ کی طرح پیچ و تاب کھایا اسفندیار نے عرض کیا کہ آپ
کے حکم کے موافق مین نے ارجاسپ و کہرم کو قتل کیا اور تمام ملک کو مسخر کیا اور دین آتش پرستی کو ہر ایک
ملک مین رواج دیا اب وعدہ اپنا آپ وفا کرین اور تاج و تخت مجکو عنایت فرماوین گشتاسپ نے
بظاہر دلجوئی کی اور باطن مین اسفندیار کے ہلاکت کی فکر کی اور جاماسپ اپنے وزیر سے کہا کہ علم نجوم
سے دریافت کر کہ اسفندیار کی موت کسطرح ہوگی جاماسپ نے کہا کہ اجل اسفندیار کی رستم کے ہاتھ
ہے گشتاسپ نے اسفندیار کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ تاج و تخت ایران کا تجکو مبارک ہو چند مہم عظیم نے
تیری سعی سے سرانجام پایا اب ایک مہم اور باقی رہی ہے اگر وہ بھی میرے حسب دلخواہ انجام کو پہونچے تو مطمئن
ہوکر سلطنت تیرے سپرد کرون اور خود گوشہ مین بیٹھکر عبادت کرون اسفندیار نے کہا کہ وہ کون سی مہم
ہے گشتاسپ نے جواب دیا کہ مجھسے رستم نے بغاوت اختیار کی ہے ایک مدت سے ہمارا آستانہ بوس نہین ہوا
جا اور اسکو اسیر و دستگیر کرکے پھر کسی مہم کی تجکو تکلیف ندونگا اور تاج بادشاہی تیرے سر پر رکھونگا
اسفندیار نے منظور کیا اور سپاہ بیقیاس ہمراہ لیکر سیستان کی طرف قصد فرمایا جسوقت دریائے ہیرمند کے
کے قریب پہونچا تو رستم استقبال کے واسطے آیا اور شرف ملازمت حاصل کیا اور بہت آرزو اور تمنا سے اسکی
مہمانداری کی درخواست کی اسفندیار نے کہا کہ مین بادشاہ کے حکم سے تیرے گرفتار کرنیکو آیا ہون کسطرح تیرا نان
و نمک کھاؤن بہتر یہی ہے کہ تو میری اطاعت اختیار کر کہ تجکو دست بستہ بادشاہ کی حضور مین لیجاؤن رستم نے ہرچند
عجز و انکسار کیا لیکن اسفندیار نے قبول نفرمایا رستم نے جب دیکھا کہ اسفندیار کسی طرح نرم نہین ہوتا ناچار
جنگ پر آمادہ ہوا دوسرے روز سب سامان جنگ آراستہ کرکے میدان مین آیا سپاہ رستم کی اور لشکر اسفندیار کا

دور دور صف باندھکر کھڑے ہوے اور دونون پہلوان جنگ مین مشغول ہوے کہتے ہین کہ اسفندیار کا جسم
اژدہا کا تھا رستم کا تیر اسپر مطلق کارگر نہوا اور اسفندیار کے تیر نے رستم کو اور اسکے گھوڑے کو مجروح کیا اور
شام کے وقت دونون پہلوان اپنے اپنے خیمون مین پھر آئے رستم اور رخش کا سارا جسم جو اسفندیار کے تیرون
سے مثل خربال کے ہوگیا تھا تو زال کمال متردد ہوا اسوقت وعدہ سیمرغ اسکو یاد آیا پر سیمرغ آگ پر جلایا فوراً
سیمرغ حاضر ہوا رستم نے سب حال جنگ اسفندیار کا اسکو سنایا اور اپنے زخمون کو دکھایا سیمرغ نے رستم
پرون کو رستم اور رخش کے جسم پر ملا اسی وقت آرام ہوگیا اور نشان زخم باقی کہین نرہا سیمرغ نے کہا
کہ اسفندیار کا مارنا سخت دشوار ہی جو کوئی اسکو قتل کریگا سب گھر بار اسکا برباد ہوجائیگا رستم وزال سیمرغ کے
سامنے گریہ وزاری کرنے لگے سیمرغ رات ہی مین رستم کو ایک نیستان مین لیگیا اور نشان دیا کہ طلان گز
دو شاخہ کا تکر ایک تیر تیار کرا و صبح کو اسفندیار کی آنکھون کو نشانہ کرکے اسکو چلا آنکھین اسکی پھوٹ جائینگی
رستم وہ گز نیستان سے لایا اور شتاب اسنے تیر دو شاخہ بنایا اور صبحکو میدان مین آیا اور اسفندیار کو نکالا
اسفندیار کے دل مین ہراس رستم کا بہت غالب ہوا مگر چار ناچار لڑنے کو آیا رستم نے آسمان کی طرف دیکھا
اور کہا خدایا اسفندیار سے مین ہرچند صلح کرنا چاہتا ہون وہ نہین مانتا ہی اور لڑائی چاہتا ہی اور میری
ذلت وخواری کے درپے ہے اب میرا گناہ نہین ہی یہ کہا اور خدا کا نام لیا اور اسفندیار کی آنکھون کو تاک
کر وہی تیر مارا اسفندیار کی آنکھون کے زخم سے اور وہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑا رستم نے کہا کہ کل کے روز تو نے
ایکسو ساٹھ تیر مجھ پر مارے اور مین زمین پر نہ گرا اور تو ایک ہی تیر مین ایسا سست اور زبون ہوگیا ہمنے
پسر اسفندیار نے جو دیکھا کہ باپ میرا گھوڑے سے زمین پر گر پڑا فوراً دوڑا اور اسکے پاس آیا اور نالہ وبکا کرنے لگا
ایران کے سردار اسفندیار کو خیمہ مین لیگئے اور رستم اپنے گھر چلا آیا دوسرے روز رستم اور زال اسفندیار کے خیمہ مین
گئے اور بہت عذر کیا اسفندیار نے رستم سے کہا کہ تیرا کچھ گناہ نہین ہی سراسر میرا ہی قصور ہی اور جو کچھ تقدیر الٰہی مین تھا
وہ ظہور مین آیا اب تجھسے یہ میری وصیت ہے کہ میرے بیٹے بہمن کو فنون پہلوانی اور آئین جہانبانی تعلیم کرنا یہ کہا اور
راہی ملک عدم ہوا پشوتن اسفندیار کا بھائی اسکا تابوت لیکر ایران کو روانہ ہوا اور رستم بہمن کو لیکر سیستان مین آیا
اور بہمن کو تعلیم کرنے لگا چند روز کے بعد رستم نے گشتاسپ کو لکھا کہ اسفندیار کا خون میرے ذمہ ہرگز نہین ہی ہرچند مین
نے اس سے کہا کہ تیرے ساتھ بادشاہ کی خدمت مین مین چلتا ہون اور سب مال وزر تجھ سے قربان کرتا ہون وہ
راضی نہوا اور یہی چاہتا تھا کہ میرے ہاتھ باندھکر ذلت وخواری بادشاہ کے حضور مین لیجاؤن مین ناچار ہوا اور

عزت و حرمت اپنی بجائی اور جو کچھ شدنی تھا وہ ظہور مین آیا پشوتن وغیرہ نامداران ایران جو اسفندیار کے ہمراز تھے
سب نے بادشاہ کے حضور مین عرض کیا کہ رستم نے سخن سازی نہین کی ہے راست راست لکھا ہے
گشتاسپ نے بہت دلجوئی اور دلداری کے مضمون کا نامہ رستم کو لکھا اور بہمن کو طلب کیا رستم نے بہمن کو بادشاہ کی
پاس بھیجدیا گشتاسپ بہمن کو دیکھکر خوش ہوا اور اپنا ولیعہد کیا ذکر پیدا ہونے شغاد کا نطفہ زال سے
اور مارا جانا رستم کا اسی بدخصال کے مکر سے ایک کنیز سے زال کے بیٹا پیدا ہوا اور نام اسکا
شغاد مقرر ہوا آخر شناسون نے زال سے بیان کیا کہ یہ لڑکا نہایت نحس اور نامبارک ہی اسکی شومی سے تیرا
تمام گھر بار ویران اور تباہ ہوجائیگا یہ خبر وحشت اثر سنکر زال نہایت پرملال ہوا اور دعا مانگی کہ یا الہی اس بچے
کی نحوست تیرے فضل سے جاتی رہے اور سعید ہوجائے اور تربیت مین شغاد کے مصروف ہوا جب وہ حد
بلوغ کو پہونچا تو شاہ کابل کی بیٹی سے اسکا عقد کیا شغاد بذات رستم سے کینہ و بغض رکھتا تھا شاہ کابل سے کہا کہ
ظاہر مین مجھسے رنجیدہ ہوکر مین سیستان کو روانہ ہوتا ہون اور رستم کو اپنی کمک کے لیے تجھپر چڑھا کر لاتا ہون
تو میرے پیچھے شکارگاہ مین سر راہ مین بہت سے کنوئین عمیق کھدوانا اور ان مین تیغ و سنان آبدار تعبیہ کرکے
خس پوش کردینا شاہ کابل نے قبول کیا شغاد بدنہاد ظاہر مین بطریق جنگ زرگری شاہ کابل سے رنجیدہ ہوکر
سیستان کو چلا گیا رستم نے اوسکی بہت دلداری کی اور بعد چند روز کے اوسکو اپنی ہمراہ لیکر کابل کو روانہ ہوا
شاہ کابل بہت دور تک رستم کے استقبال کو آیا اور بہت اعزاز و اکرام سے کابل مین لیگیا اور بہت ہی
محبت و اخلاص سے اسنے رستم کی ضیافت کی اور ایک روز رستم سے کہا کہ فلان مقام پر بہت شکار ہے
رستم کو شکار کا بہت شوق تھا سنتے ہی رخش پر سوار ہوا اور شغاد کو ساتھ لیا اور شکارگاہ کی طرف رخ کیا جب
ان خس پوش کنوؤن کے قریب پہونچا تو رخش تھم گیا رستم نے کوڑا مارا رخش نے جست کی تو کنوئین مین جا پڑا
وہانسے پھر جست کی تو دوسرے کنوئین مین جا گرا اسی طرح متواتر کنوؤن مین گرا ان کنوؤن مین جو تیغ و سنان
پوشیدہ تھے تمام جسم رخش کا اور رستم کا انسے زخمی ہوکر چاک چاک ہوگیا اور دریا خون کا روان ہوا اور ایسے
کاری زخم لگے کہ رستم کو زندگی کی امید نہ رہی تو شغاد سے کہا کہ مین تو تیرا غمخوار تھا تو کس واسطے
مکر و حیلہ کرکے میرے قتل کے درپے ہوا شغار نے جواب دیا کہ بہت بادشاہون اور شاہزادون
تو نے قتل کیا ہے تیری سزائے اعمال یہی تھی جو تیرے پیش آئی رستم نے کہا کہ میری کمان تو زہ چڑھاکر
مجکو دیدے کہ میری زندگی مین تو مجکو دو دام نہ کھائین شغاد نے کمان کو زہ کیا اور رستم کے حوالے کیا رستم نے

ایک تیر کمان مین جوڑا تو شغاد ایک درخت کنہ کے پیچھے جھپ گیا رستم نے تاک کر درخت پر تیر مارا کہ مع شغاد پار ہوا اور طرفۃ العین مین مرغ روح شغاد قفس عنصری سے پرواز کر گیا اور رستم شکر حق بجالایا اور کہا بیت شاہنامہ کماندارے امروز آموختم + درخت و برادر بہم دوختم + اور کہا کہ قاتل کو اپنے ہاتھ سے مارلیا اور بعد تھوڑی دیر کے رستم بھی راہی ملک عدم ہوا رستم کے رفیقون مین سے کسی نے یہ خبر سیستان مین پہونچائی تو زال اور قبائل اوسکے رستم کے ماتم مین سیاہ پوش ہوئے اور صدائے نالہ و شیون کرنے لگے اور زال نے فرامرز پسر رستم کو بہت فوج دیکر کابل کو بھیجا فرامرز کے پہونچنے سے پہلے ہی شاہ کابل معہ لشکر و قبایل کوہستان کی طرف بھاگ گیا تھا اور کابل ویران پڑا تھا فرامرز نے رستم اور زوارہ وغیرہ کی استخوانکو کنوین مین سے نکال لیا اور رستمانکو لیگیا اور وہان دفن کیا اور چند روز بعد پھر کابل مین آیا اور شاہ کابل کو اسیر و دستگیر کرکے وہ سیستانکو لیگیا اور ہزارون ذلت و خواری سے اسکو قتل کیا اب پھر قصہ گشتاسپ کا مین شروع کرتا ہون جب کہ گشتاسپ ہر و ضعیف ہوا تو سلطنت سے سیر ہوا اور تاج و تخت بہمن پسر اسفندیار کے حوالہ کیا اور بشوتن برادر اسفندیار کو اتالیق بہمن اور سردار فوج کیا گشتاسپ کی سلطنت ایکسو بیس برس رہی ذکر بہمن پسر اسفندیار کی بادشاہی کا بہمن جو تخت سلطنت پر بیٹھا تو داد و دہش سے سپاہ اور رعیت کو بہت راضی اور خوش کیا اور ایک لاکھ سوار لیکر اسفندیار کے خون کا بدلہ لینے کے واسطے سیستانکو روانہ ہوا جب دریای ہیرمند کے قریب پہنچا تو زال کو پیغام بھیجا کہ تجھسے اور تیرے کہنے سے مین نے باپ کا بدلہ لونگا زال نے جواب دیا کہ تو خود جانتا ہی کہ رستم کا کچھ قصور نہ تھا اور جان و مال سے رستم تیرے باپ کی اطاعت و فرمان برداری کو حاضر تھا جب وہ رستم کے آبرو کے درپے ہوا تو لاچاری سے جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اور رستم نے اور مین نے تجکو تربیت کیا ہی اور ہنر سکھلائے ہین میرے حقوق خدمت یاد کرا و میری آنا روہی سے باز آ دوسرے دن بہت سے تحفہ لیکر زال بہمن کے استقبال کو آیا بہمن زال کے مکان پر جاکر ٹھہرا اور سب مال و زر زال کا اسنے لیا اور فرامرز کا حال دریافت کیا زال نے کہا وہ شکار کو گیا ہے تیرے آنے کی ہنوز اوسکو خبر نہین ہی بہمن نے کہا کہ میری آنے کا تمام عالم مین شہرہ ہو رہا ہی تعجب ہے کہ فرامرز نے نہین سنا یہ کہکر زال کو مقید کیا فرامرز جو اپنی سپاہ کے ہوے کہین پوشیدہ تھا زال کے گرفتار ہونیکی خبر اوسکے گوش زد ہوئی تو بیتاب ہوکر میدان مین چلا آیا اور بہمن کی فوج کی مقابل ہوا تین شبانہ روز معرکۂ جنگ برپا رہا چوتھے روز ایک آندھی اوٹھی اور فرامرز کے لشکر کے منہ پر آئی فوج سیستان کے لوگون کی آنکھین بند ہوگئین اور سب بھاگے صرف فرامرز معہ چند آدمیونکے

میدان مین کھڑا رہ گیا سپاہ بہمن نے ہر طرف سے ہجوم کرکے فرامرز کو پکڑلیا اور بہمن کے روبرو حاضر کیا بہمن نے
فرامرز کو نظر قہر سے دیکھا اور دار پر کھینچا اور زال کو قید سے چھوڑا دیا اور ملک سیستان اسکو بخشدیا اور خود
ایران کو چلا گیا اور چند روز سلطنت کی ایک شب سونے کے واسطے اپنی خوابگاہ مین جاتا تھا راہ مین ایک
سانپ نے اسکو کاٹا ہرچند بہمن نے علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہوا آخر کو مرگیا قبل ازمرنے کے بہمن ہمای اپنی بیٹی کو تصرف
مین لایا تھا اور وہ بہمن سے حاملہ ہوگئی تھی وقت مرنے کے تاج وتخت اسکو حوالہ کیا اور سب ارکان دولت
سے کہدیا کہ ہمارے حاملہ ہے اگر بیٹا ہوا تو وہ بادشاہ ہوگا اور جو لڑکی ہوئی تو ہمای بادشاہ مستقل رہیگی ذکر
سلطنت دختر بہمن کا ہمای دختر بہمن نے ایسا عدل وانصاف کیا کہ کسی بادشاہ نے نہ کیا تھا جب
ایام معہودہ تمام ہوئے تو لڑکا پیدا ہوا مگر کسی سے اسنے نہ کہا اس خیال کہ اسکی سلطنت مین خلل پڑجائیگا اور
خفیہ دایہ کے سپرد کیا جب وہ لڑکا سات مہینے کا ہوا تو رات کے وقت ایک صندوق مین کچھ نرم فرش کو
بچھاکر تھوڑے جواہر اور درم ودینار اسمین رکھکر لڑکے کو اسمین سلادیا اور درتختہ سر پوش سے صندوق کو خوب
بند کرکے دریا مین ڈلوادیا صندوق دریا مین بہتا چلا جاتا تھا وقت صبح ایک دھوبی کی نظر اسپر جاپڑی فوراً
اسنے پانی مین سے صندوق کو نکال لیا اور کھولا تو دیکھا کہ ایک لڑکا اسمین سوتا ہے اور زر وجواہر اسکے
پاس رکھے ہین اسی وقت وہ دھوبی صندوق لیکر اپنے گھر چلا آیا اس سے ایک روز پہلے اس دھوبی کا لڑکا بیمار
مرگیا تھا ازوجہ کا ذرا سکے غم والم مین نہایت سینہ فگار ہو رہی تھی اس لڑکے کے جمال باکمال کو دیکھکر نہایت خوش
اور محظوظ ہوئی اور اسکی پرورش مین مصروف ہوئی مگر اسکے دل مین ایک دھڑکا پیدا ہوا کہ ایسا نہو کوئی سنے
اسوجہ سے دھوبی اور دھوبن وہانسے کوچ کرکے کسی اور شہر مین جا رہے اور اس لڑکے کا نام داراب رکھا جب
پانچ برس کا ہوا تو معلم کے سپرد کیا اسنے کتاب زند واستا پڑھنی اور جب عمر اسکی بارہ برس کی ہوئی تو اپنی ماں سے
اسپ وبراق طلب کیا دھوبن نے سب سامان اوسکے حسب دلخواہ مہیا کردیا داراب نے استاد ان کامل سے فنون
جنگ یاد کیے لیکن بسبب فرزندی کا در کے ہمیشہ رنج وملال مین رہتا تھا ایک روز اسنے سب حال اپنا دھوبن سے
مفصل دریافت کیا دھوبن نے سب داستان من وعن اسکے سامنے بیان کی داراب نہایت محظوظ ہوا اور
سمجھا کہ مین اس دھوبی کی نسل سے نہین ہون دریافت کیا کہ وہ جواہرات جو تو نے صندوق مین سے نکالی تھی تیرے
پاس موجود ہین یا نہین دھوبن نے دیا قوت بیش بہا حاضر کیے داراب نے ایک کو اپنی بازو پر باندھا اور دوسرے کو
بیچکر سامان سفر تیار کیا اسی سال مین قیصر روم نے لشکر گران ملک ایران کی تسخیر کے واسطے بھیجا تھا اور لشکر کی

نگہبانی اور انتظام کیلیے ایک شخص رشنواد نام ہمای کی طرف سے بھی سردار لشکر مقرر ہوا تھا داراب یہ خبر سنکر
رشنواد کے پاس گیا رشنواد اوسکو ہماے کے سامنے لے گیا ہماے نے اسکے چہرے سے آثار عز و اقبال دیکھکر
دریافت کیا کہ یہ جوان کیانیون مین سے معلوم ہوتا ہے بہت اعزاز و اکرام سے عہدۂ جلیل القدر پر ممتاز کیا رشنواد
لشکر جرار ساتھ لیکر رومیون سے لڑنے کے واسطے روانہ ہوا اول ہی منزل مین اسقدر آندھی اور مینھ آیا کہ
تمام مردمان فوج خیمون مین جا جا کر چھپے داراب کے پاس کچھ خیمہ و خرگاہ نہ تھا ایک طاق شکستہ کے نیچے جا کر سو رہا آواز
غیب آئی کہ اے محراب خبردار ابھی ایک لمحہ گرنے مین توقف کرنا کہ بادشاہ روے زمین تیرے نیچے سوتا ہے یہ آواز
جو رشنواد سردار لشکر اور تمام لشکر کے گوش زد ہوئی تو رشنواد نے ہر طرف خبرگیری کے واسطے ہرکارے مقرر
کیے کہ یہ آواز کہان سے آئی اس عرصہ مین پھر وہی آواز بلند ہوئی لوگون نے دوڑکر دیکھا کہ ایک طاق کہنہ کے نیچے
ایک جوان سوتا ہے پھر آواز غیب آئی اور ہر ادنی اور اعلی کے کان مین پہونچی کہ اے محراب ابھی نہ گرنا پسر بہمن تیرے
نیچے سوتا ہے رشنواد نے چند آدمیونکو روانہ کیا کہ اس جوان بیدار بخت کو خواب سے جگا کر جلد ہمارے پاس لاؤ جبھی داراب
اسکے نیچے سے علیحدہ ہوا وہ طاق کہنہ زمین پر گر گیا ہر ایک شخص اس واقعہ کو دیکھکر متعجب و حیران ہوا رشنواد نے داراب
کو خلعت و نعمت دیکر جاہ و حشم اسکا زیادہ کیا اور حال دریافت کیا داراب نے جو کچھ زبان گاذر سے سنا تھا سب حال
اپنا ہو بہو بیان کیا رشنواد کو یقین واثق ہو گیا کہ داراب بیشک بہمن کا بیٹا ہے اور ہماے کے بطن سے پیدا ہوا ہے
مرتبہ اوسکا بہت بڑھایا اور اپنے لشکر کا سردار کرکے رومیونکے مقابلہ کو بھیجا دو روز داراب رومیون سے لڑا تیسرے دن
قیصر روم اسکا مقابلہ نہ کر سکا تو رشنواد سے صلح کرکے ملک روم کو پھر گیا رشنواد نے کل حقیقت داراب کی ہمای کو لکھ
بھیجی ہماے نے جانا کہ یہ بیٹا میرا ہے فوراً آتشکدہ مین گئی اور بہت آگ جلوائی اور جشن شاہانہ کیا اور جب داراب قریب
ایران کے آیا تو ایک منزل استقبال کیواسطے آئی اور داراب کو اپنی بغل مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور بہت
خوشی کی اور نیک ساعت مین اوسکو تخت پر بٹھایا ذکر بادشاہی داراب کا داراب جو تخت سلطنت پر بیٹھا تو
عدل و انصاف کرنیلگا اور ہر ادنی و اعلی کو رضامند رکھا اور دھوبی اور دھوبن کو بلوا کر نعمت بیقیاس عطا فرمائی چند روز
کے بعد شعیب ایک لاکھ سوار ہمراہ لیکر ایران پر چڑھ آیا تین روز برابر بازار قتال و جدال گرم رہا آخرکار شعیب قتل ہوا اور تازی
بھاگ گئے پھر داراب سپاہ عظیم الشان ساتھ لیکر روم کو گیا اور فیلقوس قیصر روم سے لڑکر شکست دی فیلقوس نے صلح کی اور
ناہید نام دختر اپنی داراب کو دی داراب ایران مین آیا ناہید گندہ دہن تھی اس سبب سے داراب کو اس سے نفرت
ہوئی لہذا اوسکو پھر روم کو اسکے باپ کے پاس بھیجدیا ناہید حاملہ تھی لیکن اسے داراب کو خبر نہ کی جسوقت روم مین آئی

تو ایک لڑکا اسکے پیدا ہوا فیلقوس جو لاولد تھا تو اسکے دیکھنے سے نہایت خوش ہوا دارا سے چھپا کر اپنا بیٹا مشہور کیا
اور نام اسکا اسکندر رکھا اور ارسطاطالیس شاگرد افلاطون کو اسکی تعلیم اور تربیت کے واسطے مقرر کیا سکندر مثل رستم
کے قوی و زبردست تھا فیلقوس نے اسکو اپنا ولیعہد کیا ناہید کے جانے کی بعد داراب نے اور عورت سے عقد کیا
اس سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا نام اسکا داراب رکھا جب وہ لڑکا بارہ برس کا ہوا تو داراب بادیہ پیمائے ملک عدم
ہوا دارا تخت سلطنت پر بیٹھا بادشاہت داراب کی چار مہینے اور چودہ برس رہی ذکر بادشاہی دارا بن داراب
دارا جو تخت نشین ایران ہوا تو اپنے باپ کی طرح عدل و انصاف مین مصروف ہوا اور تمام بادشاہونسے
خراج لیتا رہا لیکن سکندر نے جو بعد فیلقوس کے روم کا بادشاہ ہوا تھا اوسکو خراج نہ دیا اور اوسکی اطاعت
اور فرمانبرداری کو قبول نہ کیا بلکہ لشکر گران ہمراہ لیکر ایران پر چڑھ آیا اور دارا کو قتل کرکے تمام ملک ایران کو اپنے
تحت حکومت کرلیا ذکر بادشاہت اسکندر رومی کا فیلقوس کی جب موت قریب پہونچی تو اسکندر کو تخت پر
بٹھایا اور ارسطاطالیس کو اسکا وزیر مقرر کیا اور آپ راہی ملک عدم ہوا اسکندر نے فیلقوس کی طرح دارا کو بلاخ
خراج نہ دیا دارا نے خراج کی طلب مین ایک نامہ لکھکر ایلچی کو بھیجا اسکندر نے اس نامہ کے جواب مین لکھا
کہ مین ہرگز تیری اطاعت قبول نکرونگا بلکہ تجھسے لڑنے کو آتا ہون اور سب ملک ایران کو چھین لونگا بعد ازان
لشکر عظیم لیکر ایران کی طرف روانہ ہوا دارا نے بھی اسکندر سے لڑنے کو لشکر آراستہ کیا سات روز لڑائی رہی
آٹھوین روز لشکر دارا نے شکست کھائی اور سکندر کو فتح نمایان میسر آئی دارا نے لشکر ہزیمت خوردہ کو پھر
جمع کیا اور اسکندر سے لڑا اور پھر شکست کھائی اسیطرح چار مرتبہ متواتر جنگ کی اور ہر دفعہ شکست نصیب
ہوئی تو دل مین سوچا کہ سکندر سے صورت آشتی پیدا کرنا چاہیے لیکن غیرت و حمیت نے رضامندی نہ دی کہ سکندر کی
اطاعت کیجئے اور اسکے آگے سر جھکایئے فور ہندی کو جو قنوج کا بادشاہ تھا نامہ لکھا اور مدد کا خواستگار
ہوا فور ہندی نے جواب مین لکھا کہ آپ ہندوستان کو چلے آیئے دارا فوراً ہندوستان کو روانہ ہوا دارا کے دو وزیر
تھے ایک ماہیار دوسرا جاموشیار دونے بائین دارا کے راستہ چلتے تھے دونون روسیاہون نے دارا کو تیغ و خنجر سے
مجروح کیا کہ اس امید پر کہ سکندر سے زر و نعمت ہاتھ آئیگا اور سکندر کو اسحال سے آگاہ کیا سکندر دارا کے سر پہانچے
آیا اور اسکے سر کو اپنے زانو پر رکھکر مثل ابر بہار کے زار زار رونیلگا اور دارا سے کہا کہ اٹھئے اور میرے مقام پر تشریف
لیچلئے وہان مین علاج کرونگا دارا نے کہا کہ حال مرا تباہ ہے لائق علاج کے نہین ہے سکندر نے کہا کہ مین تیرے قاتلونکو بلکت
ذلت اور آزار دیکر قتل کرونگا دارا خوش ہوا اور وصیت کی کہ میرے ننگ و ناموس کا خیال رکھنا اور روشنک نام

میری بیٹی کو عقد نکاح مین لانا اگر اس سے لڑکا پیدا ہو تو نام اوسکا اسفندیار رکھنا اور کیانیون کی رسم و راہ کو
برباد نہ دینا یہ کہکر مخمور بادۂ اجل ہوگیا سکندر اسکے تابوت کے ساتھ پیادہ پا چلا اور رخمہ شاہانہ اسکے واسطے بنایا
اور دونون وزیرون کو جو اسکے قاتل تھے دار پر کھینچا اور بموجب وصیت دارا کے روشنک کو عقد نکاح مین لایا اور
ملک انتظام سے فارغ ہوکر یعنے ایران کے انتظام سے فرصت پاکر ہندوستان کی طرف قصد کیا جب ہندوستان کی حد کے
قریب پہونچا تو کید ہندی نے چار چیزین تحفہ و نادر و عجائبات روزگار اسکے پاس بھیجین مع دیگر تحفہ ہای ہند بطور
نذر حضور سکندر مین گذرانین اور وہ عجائبات یہ ہین یعنے ایک خر حسین و جمیل اور دوسری ایک وزیر دانا جو
رازآسمانی سے واقف تھا تیسرے طبیب حاذق چوتھے ایک جام کہ پانی ہمیشہ اسمین سرد رہتا تھا اگر تابش آفتاب مین
یا آگ مین رکھدیا جاتا تو بھی پانی گرم نہوتا ان چیزونکے بھیجنے کے بعد خود بھی سکندر کی ملازمت کیواسطے حاضر ہوا
سکندر وہانسے فغوج پر آیا اور فور ہندی بادشاہ فغوج کو اطاعت کا پیام بھیجا اسنے اپنی شامت اعمال سے
لشکر آراستہ کیا اور بمقابلہ پیش آیا دو روز لڑائی رہی تیسرے روز فور ہندی سکندر کے ہاتھ سے قتل ہوا اور سکندر نے
فتح پائی کہتے ہین کہ سکندر جس جگہ جاتا تھا وہان کے حاکم کو یہی پیغام بھیجتا تھا کہ مین کشورستانی کیواسطے نہین آیا ہون
مین یہی چاہتا ہون کہ میری اطاعت کرو اور اپنے ملک مین میرے لشکر کو راہ دو کہ ارادہ میرا جہان گردی کا ہی غرض جو کوئی
سکندر کی اطاعت کرتا تھا اسپر وہ کمال شفقت اور التفات کرتا تھا اور جو کوئی اس سے منحرف ہوتا تھا اسکے ملک و سلطنت
کو برباد کردیتا تھا سکندر جو مہم فغوج سے فارغ ہوا تو فور ہندی کے لشکر مین سے ایک شخص کو تخت سلطنت فغوج پر بٹھایا اور
آپ مکہ معظمہ کو روانہ ہوا اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے ایک شخص جو شریف مکہ تھا استقبال کو آیا سکندر نے
اسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور بہت مال و زر پیشکش کیا اور وہانسے مصر کو گیا بادشاہ مصر بہت اطاعت و فرمانبرداری سے
پیش آیا اور تحفہ ہای گران بہا سکندر کیواسطے لایا آخرکار سکندر ساتون ولایت مین گیا اور ہر ایک ملک کے بادشاہ سے باج و خراج
لیا اور آب حیات کی خواہش و آرزو مین ظلمات کا عزم کیا حضرت خضر علیہ السلام راہ مین بیٹھے تھے قضای الہی سے حضرت خضر کو چشمہ
حیات پر پہونچنا اور سیراب ہونا اور سکندر کا بھولکر کسی اور راہ پر جا پڑنا اور بے نیل مرام ظلمات سے نکلکر ایک شہر مین پہونچنا وہان کے
باشندے سکندر کے پاس حاضر ہوئے اور شرط خدمت بجالائے سکندر نے انسے دریافت کیا کہ اس شہر مین تون
سی چیز عجیب و غریب ہے اونھون نے جواب دیا کہ یہان دو درخت ہین ایک نادہ اور ایک مادہ جو کچھ سوال ان
درختون سے کرتے ہین نر دن مین جواب دیتا ہی اور مادہ رات مین سکندر نے دریافت کیا کہ کلام ان
درختون کا ہر ایک سنتا ہی انھون نے جواب دیا کہ ہان ہر ایک سنتا ہی مگر بجز معلم شہر کے منے اوسکے کسی کو فہم مین

نہیں آتے اسکندر قریب ان درختون کے گیا ایک آواز ہولناک درخت سے آئی معلم سے سکندر نے دریافت کیا کہ یہ
درخت کیا کہتا ہے معلم نے کہا کہ یہ درخت یہ کہتا ہے کہ سکندر ذوالقرنین تمام جہان مین پھر کر یہان آیا ہے اور اسکی
عمر مین چودہ برس باقی رہی ہین سکندر نے پوچھا کہ روم مین جاکر اپنی والدہ سے بھی ملاقات کرونگا یا نہین درخت نے
جواب دیا کہ تو اب وطن کو نجائیگا اور تیری مان کا دیدار تجکو میسر نہ آئیگا سکندر پریشان حال و پرملال ہوکر وہانسے روانہ
ہوا اور اس ملک مین پہونچا کہ باشندے وہانکے قوم یاجوج و ماجوج کے ہاتھ سے نہایت عذاب مین تھے
سبنے آکر سکندر سے فریاد کی سکندر نے حکماؤنکی صلاح سے دونون پہاڑون کے بیچ مین جہانسے یاجوج و
ماجوج کی آمد و رفت تھی ایک دیوار مین یان سو گز کی بلند اور تین سو گز کی چوڑی ہفت جوش کی بنوا دی
کی دو برس مین بنوادی کہ قیامت تک سکندر کا وہ یادگار ہے اور وہان کی باشندے یاجوج و ماجوج کے ظلم و جور
سے امن و امان مین ہین پھر اسکندر وہانسے ملک چین مین آیا فغفور چین کے سکندر کے حضور مین آیا اور
اطاعت و انقیاد بجالایا سکندر چند روز چین مین آرام لیکر ملک سندھ مین آیا اور وہانسے بابل کیطرف آیا وہان
سکندر کے ہاتھ بہت دفینہ لگا بہت زر و مال سکندر نے مردمان فوج کو انعام دیا اور سکندر نے جو حساب کیا
تو موافق کہنے درخت کے تیرہ برس بسر ہوگئے تھے سکندر نے جو خیال کیا کہ ایکسال میری زندگی مین کلہم باقی رہا ہے اس عرصہ
مین وطن تک نہ جاسکونگا یہی بہتر ہے کہ اس سال بھر کی مدت مین انتظام ملک کا کرنا چاہیے سکندر کے جو کوئی
اولاد نہ تھی چاہا کہ کیانی جو ہمراہ ہین انمین سے کسیکو تخت سلطنت پر بٹھائیے اور باقی ماندہ کو قتل کر دیجئے ارسطو نے
خون ناحق کو پسند نہ کیا اور کہا کہ اس قتل کرنے سے تو کیانیونکو سب ملک کا تقسیم کر دینا نہایت اولی اور انسب ہے سکندر
کو یہ قول ارسطو کا بہت پسند آیا اور تمام ملک کیانیونکو تقسیم کر دیا اور ہر ایک سے عہد و پیمان لیا کہ ہمیشہ اپنی
ہی قسمت پر صابر و شاکر رہے اور دوسرے کے ملک پر نظر نہ کرے بعد چند روز کے مرض موت سکندر
عاید حال ہوا وقت انتقال وزیرون سے وصیت کی کہ روشنک حاملہ ہے اگر لڑکا پیدا ہو تو بادشاہت
ملک روم کی اوسکو دینا اور اگر لڑکی پیدا ہو وے تو کسی کیانی کے ساتھ اوسکا کر دینا اور داماد کو تخت سلطنت پر
بٹھا دینا اور میرا تابوت مقام اسکندریہ مین لیجانا یہ کہکر مر گیا ارسطو نے چالیس روز تک ماتم سکندر پر بار رکھا
داستان کیانیون کی کہ انکو طوائف الملوک بھی کہتے ہین کیانیونکو جنکو سکندر نے ملک تقسیم کیا تھا
اسکانی بھی کہتے ہین اور طوائف الملوک بھی انھین کا نام ہے موافق تقسیم کے ہر ایک اپنے اپنے ملک پر دو سو برس
تک بادشاہ رہا اور کچھ جنگ و جدال باہم نہوئی دو سو برس کے بعد اردشیر بابکان ملک ایران کا بادشاہ ہوا اور اس کیانیونکی سلطنت

مین زوال آیا قصہ آردشیر کا اسطرح ہی کہ جب سکندر نے ملک ایران کو فتح کیا اور دارا قتل ہوا ساسان نام ایک
بیٹا داراب کا جو لونڈی کے پیٹ سی تھا ملک سی نکلکر ہندوستان کو بھاگ گیا تھا وہان پہونچکر مرگیا ساسان کے ایک
پوتا پیدا ہوا اسکا بھی نام ساسان ہی رکھا گیا جب وہ جوان ہوا تو کابل مین چلا آیا اور وہان بکریان چرایا کرتا تھا بابک
نام ایک شخص امراے کابل سے تھا اسنے خواب مین دیکھا اور اوسکے سب حال سی مطلع ہوکر اپنے پاس بلایا اور اپنی
لڑکی سی عقد کرکے عزت و مرتبہ اوسکا بڑھایا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا نام اسکا آردشیر بابکان رکھا گیا جسوقت وہ
جوان ہوا تو اردوان نام بادشاہ رے نے جو اسکانیون مین سی تھا اس جوان کو بابک امیر کابل کے پاس سے بلوالیا اور
اسکی تعلیم و تربیت مین سعی و کوشش کرنیلگا چند روز کے عرصہ مین آردشیر نے سب فنون جنگ اور آداب سلطنت
یاد کرلیے کلنار نام اردوان کی ایک لونڈی تھی کہ خزانہ بادشاہ اسکے سپرد تھا آردشیر کے حسن و جمال پر شیفتہ و فریفتہ
ہوگئی اور اس سے نہایت محبت و اخلاص کرنے لگی ایکدفعہ شب کو یہ دونون خوب تیز و چالاک گھوڑون پر سوار ہوئے
اور رات ہی مین ملک رے کی سرحد سی نکلکر ملک پارس مین پہونچے اور کاروان سرا مین جاکر مقیم ہوئے حاکم پارس نے
اسی رات کو خواب مین دیکھا کہ آردشیر بابکان کاروان سرا مین ٹھہرا ہوا ہی اور وہ بادشاہ عظیم الشان ہوگا جلد جا
اور شرف خدمت بجالا حاکم علی الصباح کاروان سرا مین آکر شرف ملازمت سے مشرف ہوا اور بکمال اعزاز و اکرام
اسکو اپنے گھر لیجاکر تخت سلطنت پر بٹھادیا سب نے بدل و جان اطاعت و فرمانبرداری آردشیر کی قبول کی اور منظور
کی ذکر ساسانیون کی بادشاہت کا جو نسل آردشیر مین سے ہوئے ہین آردشیر کے بعد شاپور بادشاہ
ہوا اور اپنے باپ کی طرح تیس برس سلطنت کے کاروبار مین مصروف رہا اور بعد اسکے اورمزد شاپور کا بیٹا ایک
سال اور نو مہینے بادشاہ رہا اور بہرام بیٹا اسکا تین برس اور تین مہینے بادشاہ رہا اسکے بعد بہرام بن بہرام انیس برس رہا
اور بہرام بن بہرامیان چار مہینے بادشاہ رہا اور سرشی شاہ نو برس تک بادشاہ رہا اور ہرمز بن سرشی نو برس اور نو مہینے
اور شاپور ذوالاکتاف ستر برس تک بادشاہ رہا اور آردشیر دس برس اور چار مہینے اور شاپور بن آردشیر پانچ برس
تک بادشاہ رہا اور بہرام بن شاپور پندرہ برس تک اور یزدگرد بن بہرام بائیس برس تک بادشاہ رہا اور بہرام گور ساٹھ برس
تک اور سلطان پیروز شاہ گیارہ برس تک اور قباد چالیس برس تک اور خسرو پرویز اڑتیس برس بادشاہ رہا اور
نوشیروان عادل اڑتالیس سال تخت سلطنت پر بیٹھا اور شیرویہ بن خسرو سات مہینے تک بادشاہ رہا اور آرد
شیر ثانی ایک برس اور چھ مہینے تک اور بوران دخت چار مہینے اور فرخ زاد بن نوشیروان ایک مہینے تک اسکے
بعد یزدجرد بن خسرو پرویز نے بیس برس تک بادشاہی کی یہ ہی فہرست بادشاہان عجم کی جسکی تفصیل اور شرح

فردوسی نے شاہنامہ مین لکھی ہے تیسری فصل بعضے بادشاہان عالی خاندان سلسلۂ امیر
تیمور گورگان کی سلطنت اور بادشاہت کی بیان مین حضرت امیر تیمور کہ بعد انتقال کے جنکا
لقب علیین مکان ہوا امرآت جہان نما مین لکھا ہے کہ امیر عربی لغت مین بادشاہ کو کہتے ہین اور
تیمور زبان ترکی مین بیٹے کو کہتے ہین اور گورگان لغت ترکی مین دانا اور عقلمند کو کہتے ہین ظاہر ہو کہ پیدائش
امیر تیمور کی ستائیسوین ماہ شعبان سن سات سو چھتیس ہجری کو شب سہ شنبہ کو مقام شہر سبز مین جو متصل سمرقند
کے ہے امیر طراغان انکے والد کا نام تھا کتب تواریخ مین لکھا ہے امیر تیمور نے سترہ برس کے سن مین امیر سید
کلال کی خدمت مین جاکر دولت قدمبوسی حاصل کی اس بزرگ نے بہت عزت آبرو سے اپنے پاس بٹھایا
اور زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا کہ یہ لڑکا اگرچہ ظاہر مین حقیر معلوم ہوتا ہے لیکن باطن مین بڑا بزرگ ہے
غرض بہت دیر تک اسکے منھ کو دیکھتا رہا اور انواع طرح کی عنایت اور نوازش کرتا رہا بعد اسکے مراقبہ
مین گیا اور تھوڑی دیر کے بعد پھر سر اٹھا کر دیکھا حسن اتفاق اسوقت انکے مریدون مین سے ایک شخص روٹیان
اور حلوا لایا تھا اس عارف حق نے سات روٹیان گن کر اور اسپر حلوا تھوڑا رکھکر امیر تیمور کو عنایت فرمائین
اور ارشاد کیا کہ اے تیمور ہر ایک روٹی مین سے ایک ایک لقمہ کھائے کہ ہفت اقلیم روے زمین تیری زیر نگین
ہو جائیگی امیر تیمور نے ایسا ہی کچھ کیا اور باقی روٹیون کو اپنے باپ کی خدمت مین لایا اور سب حال بیان
کیا انکے باپ نے کہا کہ امیر سید کلال آل رسول ہین اور صاحب کشف و کرامات ہین جس طرح انھون نے
فرمایا ہے اسیطرح انشا اللہ تعالی ظہور مین آئیگا چند روز کے بعد امیر طراغان انھین عارف کامل کی خدمت مین
حاضر ہوے ان بزرگوار نے انکی بہت حرمت کی اور اپنے آگے بٹھایا اور فرمایا کہ ای امیر طراغان تمکو اللہ تعالی نے ایسا
بیٹا عطا فرمایا ہے کہ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہوگا یہ کہکر چند جوز یعنی اخروٹ جوان مرد بزرگ کے پاس اسوقت موجود تھے
امیر طراغان کو عنایت فرمائے اور کہا کہ اے طراغان ان جوزون کو شمار کرو انھون نے جو شمار کیا تو تین سو اسی جوز شمار مین آئے
ان حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک جوز ایک سال ہے اور ان جوزون کے شمار کے برابر خاندان امیر تیمور مین سلطنت قایم رہیگی آخر الا
عمر شریف حضرت صاحبقران کی چونتیس سال شمسی کو پہونچی تو بخت بیدار طالع کامگار کی مددگاری سے چہارشنبہ کے دن شہر
رمضان المبارک کی بارھوین تاریخ سنہ سات سو ہجری مین مقام شہر بلخ کی تاج بادشاہی کا سر پر رکھکر تخت سلطنت کو
زیب و زینت بخشی اور امیر تیمور کشور کشا کی سلطنت چھتیس سال رہی اور اسقدر عرصہ مین ولایت خوارزم اور ہرات
اور سیستان اور عراق اور آذربائجان اور گرجستان اور ایران اور روس اور مسکا اور چرکس اور ہندوستان

اور زابلستان اور شام اور یمن اور روم دریائے فرنگ کی کنارے تک یاوری طالع خداداد سے فتح کرکے
وہان کی رعیت کو اور سپاہ کو بہت مال و زر بخشا اور ظالمون اور سرکشون کو تہ تیغ کرکے جہان کو عدل و انصاف
سے اور داد و دہش سے شاد و آباد کیا اور ان ملکون کی فتح کی بعد چین و ماچین کی فتح کا عزم کرکے لشکر کشی
کی تھی کہ اثناء راہ مین ترکستان کی سرحد کے قریب گوشہ نشین صومعہ اجل ہوا چنانچہ تاریخ تولد اور جلوس
اور انتقال اس بادشاہ گردون اقتدار کی ان ابیات سے پیدا ہوتی ہے رباعی سلطان تیمور کہ مثل
او شاہ نبود ٭ در ہفت صد و سی و شش آمد بوجود ٭ در ہفت صد و ہفتاد و یکے کرد جلوس ٭ در ہشت صد و
ہفت کرد عالم پدرود ٭ اور حضرت صاحبقران کے چار فرزند تھے عمر شیخ مرزا اور مرزا جہانگیر مرزا اور شاہرخ مرزا
اور امیران شاہ اور ایک دختر سلطان بخت بیگم تھی حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ابن عمر
شیخ مرزا کہ بعد انتقال کے فردوس مکان ان کا لقب ہوا چھٹی محرم سنہ ۸۸۸ اٹھ سو اٹھاسی
کو بطن قتلق نگار خام دختر یونس خان سے پیدا ہوئے اور پانچوین ماہ مبارک رمضان سنہ ۸۹۵
آٹھ سو ننانوے ہجری کو اندوجان سمرقند مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور سنہ ۹۳۲ نو سو بتیس مین فوج
قلیل کہ دو ہزار سوار سے زیادہ نہ تھے ہمراہ لیکر ہندوستان کی طرف قصد فرمایا اور ابراہیم لودی سے
کہ لاکھ سوار اور ایک ہزار ہاتھی جسکے ہمراہ رکاب تھی پانی پت کے قرب و جوار مین لڑکر علم فتح اور فیروزی کا بلند
کیا اور سلطان ابراہیم پانچ چھ سوارون کو ہمراہ لیکر میدان جنگ سے بھاگا آخر کار سپاہ کے ہاتھ سے جو اسکے
پیچھے تعاقب کیے ہوئے چلی جاتی تھی قتل ہوا اور وہ جناب مظفر فتح یاب ہوکر دہلی مین تشریف لائے
اور سکہ اپنے نام کا جاری کیا اور شیخ زین الدین صدر نے اسکے نام کا خطبہ پڑھا اور اسی عرصہ
مین رانا سانگا دو لاکھ سوار لیکر دہلی مین پہونچا اس جناب نے آگرہ سے نکلکر تھوڑی سی سپاہ سے
مقام سیکری مین جنگ کی فتح عظیم ہاتھ آئی اور آگرہ اور مالوہ اور گوالیار ملازمان دولت کے قبض
و تصرف مین آگئے اور بتاریخ چھٹی جمادی الاول سنہ ۹۳۷ کو چہار باغ اکبر آباد مین کسی مرض مین مبتلا
ہوکر عدم کو روانہ ہوئے اور ایک باغ مین کہ فی الحال نام اسکا نور افشان مشہور ہے چھ مہینے بطریق
امانت رکھا جو کہ مقبرے انکے آبا و اجداد کے ہندوستان مین نہ تھے اسلیے جنازہ کو کابل مین
لیگئے اور وہین دفن کیا سینتیس برس بادشاہت کی تیس برس سمرقند مین اور پانچ برس ہندوستان
مین وزیران حضرت کے چار تھے امیر نظام الدین خلیفہ اور امیر شاہ منصور اور سلیمان مرزا اور خواجہ کلان بیگ

اور مرزا ہمایون اور مرزا عسکری اور مرزا سندال اور مرزا کامران یہ چار شہزادگان صاحب اقبال اور گلچہرہ بیگم اور
گلبدن بیگم اور گلبرگ بیگم یہ تین دختران نیک فال دنیا مین اپنا یادگار چھوڑا حضرت نصیر الدین ہمایون
بادشاہ ابن بابر بادشاہ کہ بعد انتقال جنت آشیان لقب ہوا چھ دسوین ماہ
ذیقعدہ سنہ ۹۱۳ نو سو تیرہ شب سہ شنبہ کو بطن ماہم بیگم سے مقام کابل مین پیدا ہوے اور ماہم بیگم حضرت حمدم
قدس سرہ کی نواسی تھین اور جب والد انکے رحلت فرما چکے تو نو سو سینتیس ہجری کو پچیس برس کے سن مین
مقام دار الخلافہ اکبر آباد مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور ملک گیری اور قلعہ کشائی مین مصروف ہوے
شرق مین بنگالہ تک اور جنوب مین مالوہ تک اور خطہ گجرات سے چانیر تک دخل کیا تھا گیارھوین سال
جلوسی مین بوجہ نفاق بھائیون کے جو باہم ہوا شیر خان افغان نے غلبہ پایا ہمایون بادشاہ نے دو دفعہ پیہم
شکست کھائی اور ایران کو روانہ ہوے جب حضرت ہمایون بادشاہ کا قصد ایران کی طرف ہوا تھا شاہ
طہماسپ والی ایران نے ہمایون بادشاہ کو جو نامہ لکھا تھا تو عنوان مین اس نامے کے یہ لکھا تھا بیت ہما
اوج سعادت بدام ما افتد ۔ اگر ترا گذرے بر مقام ما افتد ۔ جس روز سے کہ ہمایون بادشاہ حدود ایران مین پہونچے
اس ملک کی ناظم شاہ طہماسپ کی حکم سے ہر منزل پر تعظیم تکریم بجا لاتے تھے جب کہ لشکر ہمایون بادشاہ کا
ہرات کے قریب پہونچا سلطان محمد شاہزادہ بھی اپنے باپ کے حکم سے بقدر ایک پرتاب استقبال
کے لیے دوڑا اور شرط خدمت بجا لایا جب ہرات سے آگے گئے تو شاہ طہماسپ خود استقبال کو نکلا اور
جسقدر اعزاز و اکرام چاہیئے تھا اسنے کیا اور ہمایون بادشاہ سے کہا کہ بابر بادشاہ کو فتح ہندوستان مین
آئی صرف ایکی قوت بازو سے ہوئی اب جو اس ملک مین فتور برپا ہوا ہے محض بھائیون کی نا اتفاقی اور بے اخلاصی
سے ظہور مین آیا ہے اور اس عالم اسباب مین بھائیون کے اتفاق و اخلاص سے ہر گونہ ترقی ملک و دولت
ہوتی ہے اور مجکو اپنا چھوٹا بھائی آپ جانین اور ہر امر مین اپنا بازو اور مددگار سمجھین اور ذیقعدہ کی پہلی تاریخ نو سو
ہجری مین بطور ضیافت ہمایون بادشاہ کے جشن شاہانہ بادشاہ ایران نے کیا اور یہ بیت گائی گئی بیت استعار
مبارک منزلے کان خانہ را ماہے چنین باشد ہمایون کشورکان عرصہ را شاہے چنین باشد ۔ بر سر تخت و راحت
دنیا مر نجان دل مشو خرم ۔ کہ آئین جہان گاہے چنان گاہے چنین باشد آخر کار بعد چند مدت کہ شاہ ایران
نے اپنے امیرون کو رد کی واسطے ہندوستان کی فتح کے لیے ہمایون بادشاہ کی ہمراہ کیا ان روزون مرزا
کامران کابل کا حاکم تھا اور اسکی طرف سے مرزا عسکری قندھار مین حکومت کرتا تھا حضرت

ہمایون بادشاہ نے لشکر ایران کی مدد سے اول قندھار کو لیا اور اپنے قبایل اور سب اسباب کو وہان چھوڑا پھر غازی
کابل ہوے اور بعد جنگ کے کابل کا قلعہ فتح ہوا اور مرزا کامران بھاگ کر مرزا شاہ حسین حاکم ٹھٹھہ کے پاس جا چھپا
دوسرے سال مین جو ہمایون بادشاہ بدخشان کے لینے مین مصروف ہوے تھے مرزا کامران شاہ حسین حاکم ٹھٹھہ کی
دوسے پھر کابل مین متصرف ہو گیا جسوقت یہ ماجرا بادشاہ کے گوش زد ہوا فوراً متوجہ کابل ہوے بعد جنگ کے مرزا
کامران نے گریز کی آخر الامر گرفتار ہو کر آیا اور مکحول یعنے سرمہ سا کیا گیا اور ۹۶۲ھ نو باسٹھ مین ہندوستان کی تسخیر مین
بادشاہ مصروف ہوے اور بہت لڑائیون کے بعد سلطان سکندر کو سخت شکست دی اور مین و سعادت سے
دہلی مین نزول اجلال فرمایا اور از سر نو آئین عدل و انصاف کو اور سکہ اور خطبہ کو رواج دیا اور سلطان سکندر جو
کوہستان پنجاب کی طرف بھاگا تھا اسکے تعاقب مین شاہزادہ اکبر کو باتفاق بیرم خان روانہ کیا ۹۶۳ھ نو سو ترسٹھ
ہجری مین کتب خانہ کے کوٹھے پر چڑھے تھے اوترتے وقت پاے مبارک نے لغزش کی اور سر دو دوش مبارک پر
نہایت ضرب شدید آئی اور اسی درد و رنج مین عالم البقا کو کوچ کیا اس بادشاہ والاجاہ کے وفات کی یہ تاریخ ہی
مصرع ہمایون[1] بادشاہ از بام افتاد ۔ دہلی قدیم کے سوا دمین حضرت محبوب آلہی کی درگاہ کے متصل دفن کیے
گئے ہمایون بادشاہ کی عمر انچاس برس اور چار مہینے نو روز کی ہوئی اور اکیس سال اور دو مہینے اور پانچ روز فرمان
سلطنت کی ہے جسمین اول مرتبہ ہندوستان مین انیس برس سلطنت کی اور دوسری مرتبہ دو سال اور دو مہینے بادشاہ
ہند رہے اور ہمایون بادشاہ کے یہ وزیر تھے امیر ہندو بیگ اور خواجہ مرزا یگانہ اور خواجہ عبد المجید دیوان جمع اور
خواجہ سلطان علی اور افضل خان جنکا خطاب خواجہ عطا اللہ خان تھا اور شاہزادہ والا مرتبہ محمد اکبر مرزا اور
محمد حکیم مرزا تھے اور ایک بیٹی تھین بجیبہ النسا بیگم حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن ہمایون
بادشاہ کے کہ بعد انتقال کے عرش آشیان لقب ہوا ۹۵۰ھ نو سو پچاس
مین بمقام حصار یعنے قلعہ امرکوٹ مین بطن حمیدہ بانو بیگم سے پیدا ہوے اور ۹۶۳ھ نو سو ترسٹھ ہجری
مین باپ کے انتقال کے بعد موضع کلانور مضاف صوبہ الامور تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوے
چند روز کے بعد سمع اقدس شاہ مین یہ خبر پہونچی کہ ہیمون بقال نے اپنا نام بکرماجیت رکھا ہے
اور ملک گیری کا حوصلہ کیا ہے اور ستر ہزار سوار اور اشتخانہ بے شمار اور ایک ہزار فیل جنگی کے باعث
سے فکر فتنہ پردازی ہے سنتے ہی اس خبر کے اسکے استیصال کیلیے خود بنفس نفیس بادشاہ روانہ ہوے
نواحی پانی پت مین معرکہ جنگ ہوا اور وہ بدبخت بہادران فتحمند کے ہاتھ سے دار البوار کو پہونچا

[1] نوٹ ہمایون بادشاہ کو تھا کوٹھے سے گرنا ۱۲

اور بادشاہ کے لشکر ظفر پیکر کی فتح ہوئی اور مددگاری بخت رسا سے چند عرصہ مین بہت ملک ہندوستان کا قبض و تصرف مین آکر داخل ممالک محروسہ ہوگیا پورب کے ملک مین سے صوبۂ اودھ اور جونپور اور بہار اور بنگالہ اور پچھم کے ملک مین سے صوبۂ ملتان اور بھکر اور سیوان اور دکن کے جانب مین صوبۂ اجمیر و احمد آباد گجرات اور خاندیس اور بہت محال صوبۂ برار کے اور قلعہ احمد نگر کا اور قلعہ دولت آباد کا اور سمت شمال اور کشمیر اور کابل اور قندھار ملازمان دولت ابد مدت کے قبضہ مین آئے اور اکثر معرکہ ہای دشوار مین شاہ گردون بناہ نے خود بنفس نفیس قدم رنجہ فرماکر دشمنونکو تخت و تاراج کیا اور شب و روز بادشاہ عالم پناہ کی نیت اور ہمت عالی پناہ اور رعیت کی آسایش اور رفاہ مین مصروف تھی بلکہ کل خلایق خواہ ہم مذہب ہو خواہ غیر مذہب ہو سب کی آسودگی ہر دم ملحوظ خاطر رکھتے تھے اور اپنے تمام ملک کے شارع عام مین اور اطراف مین بھی پانچ پانچ کوس پر چالاک گھوڑونکی اور جلد رو ہرکارونکی ڈاک کے طور پر چوکیان معین کی تھین اسلیے کہ حکمنامۂ سرکاری اور عرایضات اہلکارون کے کاغذات کے لفافہ جلد اور شتاب پہونچکر تطر افدس شاہنشاہی مین گذرتے رہین چنانچہ اکبر آباد سے احمد آباد گجرات تک پانچ روز مین خبر پہونچ جاتی تھی اور جو کوئی اہلکار سرکاری حضور مین سے کہین جاتا تھا یا کہین سے حضور شاہنشاہی مین حاضر ہوتا تھا گھوڑونکی ڈاک مین راہ دور و دراز کو تھوڑے عرصہ مین طے کرلیتا تھا اور بادشاہ کی نیت والا جو عدل و انصاف اور آسایش رعایا پر ہر دم اور ہمہ تن مصروف تھی لہذا اکثر رات کیوقت تبدل ہیئت اور لباس کرکے یعنے بھیس بدلکر رعیت کی خبر گیری کے واسطے یکہ و تنہا شہر مین پھرا کرتے تھے اسلیے کہ بے ذریعہ کسی کے مظلوم اور غربا کا حال دریافت ہونا رہا اور ظالم اور بدمعاشونکی کیفیت بلا تکلف معلوم ہوجائے تو مظلوم بیچارونکی دادرسی مین ظالم و جفاکار علاج خاطر خواہ کیا جاے اور ہندوستان کے سب شہرون مین ہر سال ایکدن مقرر ہے اور ہر شہر اور قصبہ مین نامور مین سالار مسعود غازی کا جشن برپا ہوتا ہے اور اوسکی صبحکو وہ جھنڈا اونکی قبر پر شہر بہرایچ مین لے جاتے ہین اس شب کو بہت کثرت خلایق ہوتی ہے حضرت شاہنشاہ اپنی زبان مبارک سے ذکر کرتے تھے کہ حسب دستور و معمول قدیم مین شبگردی کو نکلا تھا رفتہ رفتہ اس مجمع اور ازدحام مین بھی جا نکلا تو ایک شہری کی نگاہ مجھپر جا پڑی اپنے ہمجنسون سے کہا کہ یہ آدمی جو کھڑا ہے یہ بادشاہ ہے اس کلمہ کو سنتے ہی مین نے اپنی آنکھ اولونکی طرح بند کرلی اور لقوہ زدونکا سا ٹیڑھا منہ بنالیا اور تماشا دیکھنے لگا ان شہدون نے جو میرے منہ کو بغور و تامل دیکھا تو باہم کہنے لگے کہ حضرت کا منہ

اور آنکھ کچ نہین ہے یہ کوئی اور شخص ہی بادشاہ نہین ہی مین تھوڑی دیر وہان ٹھہر کر انکی نظرون سے غائب ہو گیا
اور اس بادشاہ کے عہد دولت مین تمام ملک ہندوستان سے باندی اور غلام کا فروخت ہونا بادشاہ
کے حکم سے بالکلیہ موقوف ہو گیا تھا کتاب منتخب التواریخ کا مولف لکھتا ہے کہ ان روزون مین اتفاقیہ
مین آگرہ سے گجرات کو گیا تھا اور ایک دوست میرا میرے ساتھ تھا کہ اسنے اپنے غلام کو بیچڈالا شہر
کے کوتوال کو جو یہ حال معلوم ہوا تو فوراً اس غلام کے مالک کے کو گرفتار کر کے نہایت سخت سزا دی اسلیے
کہ تمام مخلوق کو عبرت ہو اور کبھی باندی اور غلام کے بیچنے کی حرکت ناشایستہ عمل مین نہ لائین غرضکہ
اس بادشاہ رعیت پرور اور دادگر کی شجاعت اور سخاوت اور انصاف کا احوال شیخ ابو الفضل
نے اکبرنامہ مین خوب شرح اور بسط سے درج کتاب کیا ہے اکاون برس اور دو مہینے اور گیارہ
دن اکبر بادشاہ نے کمال جاہ و جلال سے اور نیکنامی کے ساتھ امورات سلطنت
کو نہایت عدل و انصاف سے رواج دیا اور سنہ ۱۰۱۴ ایک ہزار چودہ ہجری مین چونسٹھ برس کی
عمر ہوئی تھی جو اس جہان فانی سے راہی عالم جاودانی ہوئے اور موضع سکندرہ سواد اکبرآباد مین
جو بہشت آباد مشہور ہے وہان مثل گنج کے دفن کیے گئے مرات جہان نما مین لکھا ہے کہ اکبر بادشاہ
کے مقبرہ اور باغ کی تعمیر مین پندرہ لاکھ روپیہ صرف ہوئے ہین اور سکندرہ کے پیش
طاق مین یہ اشعار لکھے ہین نظم بنام شہنشاہ ملک قدم + کہ ذاتش مبرا بود از عدم + ہمہ
بادشاہان روے زمین + از و صاحب تاج و تخت و نگین + کند از عدم آشکارا وجود + بود
ذات او مظہر عدل و جود + ز لطفش کہ و مہ طلبگار کام + بود درگہش قبلۂ خاص و عام + نگارندۂ
گوہر آب و خاک + طرازندۂ جوہر جان پاک + دو عالم ز فیض ازل آفرید + یکے کرد پنہان و
دیگر پدید + ببخشید آنگہ سراے سپنج + بشاہان با افسر و تاج و گنج + کہ از عدل ایشان شود روزگار
شگفتہ تر از باغ در نوبہار + رہ داوری را چو گیرند پیش + شناسند بیگانہ را ہمچو خویش + شہے کو
چنان زیست در روزگار + بود سایۂ ذات پروردگار + ز نہصد فزون بود شصت و دو سال + کہ
شہ اکبر آن سایۂ ذو الجلال + ببالاے زرینہ مسند نشست + بر تخت او گشت افلاک پست
جہان را بیاراست از عدل و داد + دل اہل عالم از و گشت شاد + بر پایہ تختش از ہر گروہ + شدہ
جمع مردان صاحب شکوہ + بمہر از فگندی نظر سوے خاک + بگوہر شدی بہتر از جان پاک + گرفتی بیک

جملہ ملکے بزرم + بایماے ابر و بدادی بہ بزم + چو لطف خدا لطف او عام بود + بہر کار جشنش بانجام بود +
بدگاہ او ہر کہ بردی پناہ + چو اندیشہ رفتی زماہی بماہ + چنان رفت آوازہ امن در جہان + کہ در دل
بگنجید راز نہان + بپرداخت آنگونہ روے زمین + کہ گردد افرینش جہان آفرین + بگیتی بک افزون ز
پنجاہ سال + چنین کرد شاہی زروے جلال + چو از عدل آباد کرد اینجہان + سوے آنجہان رفت
روشن روان + شہ ہفت کشور ازین پیش بود + کنون ہشت جنت مسخر نمود + بنزد خردمند ہشیار
دل + مرایست این عالم آب و گل + مجو مہر از جوہر نہ سپہر + کہ باکس بپایان نبردست مہر + سپہر
ست پرکینہ مہرش مدار + کہ باکینہ در مہر ناید بکار + جہانست مانند موج سراب + ازان تشنہ
دل کے شود کامیاب + نہ بست است پیمان بکس روزگار + کہ نشکست آن را بہنگام کار
نماند بگیتی کسے جاودان + دو دست اجل کس نبردست جان + چہ خوش گفت آن کامل نکتہ سنج +
کہ از گوہر دانش اندوخت گنج + جہان اے برادر نماند بکس + دل اندر جہان آفرین بند بس + بند
از عدل شہ اکبر کامگار + بسان بہشت برین روزگار + جہان گشت خرم بدوران او + زمین و
زمان شد بفرمان او + ولے دہر بے مہر پیمان گسل + زکین مہر او کرد بیرون زدل + ز تاثیر بے
مہرے اینچنان + روان شد سوے عالم جاودان + روانش ہمیشہ زحق شاد باد + از و عالم قدس
آباد باد + اور اس رواق کے اندر یہ اشعار لکھے ہین بفرمان شاہنشہ دو بجلال +
کہ تا حشر شہنشاہیش بے زوال + شد آراستہ آن چنان کاروبار + کہ حیران شد اندیشہ روزگار
بگیتی ز فیض ازل بادشاہ + بود سایۂ نور ذات الہ + چو از دہر ان سایہ گردد نہان + فتد سایۂ دیگر اندر جہان
بدیشان بود ما سر انجام کار + بنزد خرد گردش روزگار + زما و دگرگون شود ہر نفس
بگیتی نپاید گونہ باہیچ کس + فلک ربتہ شاہ اکبر عرش گاہ + کہ ہم پیش او کرہ گشتی
چوگاہ + نشستے بود بر تخت شاہنشہی + گرفتی جہان فرزال اللہی + فرو زندہ افسر و تخت
بزرگ + کریم و رحیم و جوان بخت بود + دل روشن و جان آگاہ داشت + جہان خورد و داد و
گرفت و گذاشت + بباغ جہان تخم نیکی بکشت + بر آن گرفت از ریاض بہشت + روانش چو انوار
خورشید و ماہ + فروزندہ باد از نور الہ + محمد سلیم ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر
بادشاہ غازی لبعد انتقال کے جنت مکان لقب ہوا عہد شاہزادگی مین اس بادشاہ

معدلت پناہ کا اسم مبارک محمد سلیم تھا قصبۂ فتحپور سیکری مین جو صوبۂ اکبرآباد کے متعلق ہی سترھوین ربیع الاول
سنہ ۷۷ ہجری کو راجہ بہاڑا مل والی مارواڑ کہ صوبہ اجمیر کا تھا اور تابعدار ہی اسکی دختر کے بطن سے چہارشنبہ
کے روز عالم ظہور مین جلوہ فرما ہوکر جہان کو اپنے نور جمال سے روشن کیا اور پنجشنبہ کیدن چودھوین
جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ ہجری ایک ہزار چودہ کو سینتیس برس کے سن مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا دروازہ
خوشی کا اور کامرانی کا اہل جہان پر مفتوح ہوا جلوس کے چھ برس کے بعد جشن نوروزی کے دن نورجہان
بیگم دختر نواب اعتماد الدولہ مرزا غیاث بیگ زوجۂ نواب علی قلی بیگ جنکا خطاب شیرافگن خان تھا اور یہ
بنگالہ کی مہم پر مارے گئے حضرت شاہنشاہ کے پسند خاطر ہوکر داخل محل ہوئی اور روز بروز بلکہ
ساعت بساعت ترقی پاکر اوسکا ستارۂ اقبال اوج کمال پر پہونچگیا اول نور محل خطاب پایا اور بعد
چند روز کے جلوس سے گیارہ برس کے بعد نورجہان بیگم خطاب ملا اور سب عزیز و اقارب اسکے
لطف و عنایات بادشاہی سے سرفراز و ممتاز ہوئے سوا خطبہ کے جسقدر کاروبار سلطنت
تھا وہ سب نورجہان بیگم کی ذات سے متعلق ہوگیا چنانچہ بعد چند روز کے یہان تک نوبت پہونچی
کہ نورجہان بیگم جھروکہ مین بیٹھی تھین اور زیر جھروکہ سب امرا اور وزرا اور ارکان سلطنت
حاضر ہوکر آداب و کورنش بجالاتے تھے اور انھین کے حکم سے سب اراکین شاہی پابند تھے
اور انجام کو سکہ بھی نورجہان بیگم کے نام کا جاری ہوا چنانچہ نقش سکہ یہ تھا بیت سکہ
بحکم شاہ جہان گیر یافت صد زیور + بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر اور فرمان پر یہ مہر لگائی جاتی
تھی فقرہ مہر فرمان حکم عالیہ مہد علیا نورجہان بادشاہ بیگم + رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہونچی
کہ بادشاہ کا نام صرف باقی رکھا اور حضرت متواتر فرماتے تھے کہ مین نے سلطنت نورجہان بیگم کو بخش
دی اور مجکو سیر بھر شراب اور آدھ سیر گوشت کے سواے اور کچھ درکار نہین ہی اور نورجہان بیگم اسطرح
کی عقلمند تھی کہ جہان کے زیرک و دانا اوسکے آگے سر جھکاتے تھے اور بہادر ایسی تھی کہ تمام زمانہ کے
بہادر اسکے آگے حقیر تھے ایکروز شکار مین نوشیر بندوق سی اُسنے مارے اسواسطے موتی وغیرہ بہت جواہرات
سراپردہ مین داخل ہونے تک انکے ہودج پر نثار کیئے گئے اور یہ شعر نورجہان بیگم کا ہی بیت نورجہان
گرچہ بظاہر زن است + در صف مردان زن شیرافگن است + غرضکہ نورجہان بیگم عقل و کیاست
اور فہم و فراست مین بینظیر اور عدل و سخاوت مین بیعدیل تھین جو کوئی اسنے در دولت پر حاضر ہوکر

جس طرحکی التجا کرتا خوش اوسکی آرزو پوری ہو جاتی اور بے نیل مرام ہرگز نہ پھرتا اور سخاوت اور داد و دہش بہت کرتی تھین یہان تک کہ اپنے عہد دولت مین اونھون نے پانچسو لڑکیان بیواؤنکی بہت جہیز و سامان عروسی دیکر بیاہ دین اور حاضر جوابی مین بہت طبع رسا رکھتی تھین نقل ہے کہ ایک روز حضرت شاہنشاہی سوار چلے جاتے تھے اتفاقاً راہ مین ایک لڑکی خرد سال صاحب جمال بر سر بام بادشاہ کو نظر آئی بمجرد دوچار ہونے کے شرم و حجاب سے اُسنے اپنے تئین چھپالیا ہر چند بادشاہ اسکے دیکھنے کی توقع پر بار دیگر بھی اسی راہ سے نکلے مگر وہ لڑکی پھر نظر نہ آئی بادشاہ افسردہ دل ہوکر دولت خانے کو پھر گئے اور زبان فیض ترجمان بادشاہ سے یہ مصرعہ موزون نکلا مصرعہ معشوق خرد سال بار و نمیدہد ؛ نورجہان بیگم نے فی البدیہ جوابدیا کہ مصرعہ ناغنچہ است گل بکسے بو نمیدہد ؛ حضرت ظل سبحانی اس مصرعہ سے کمال محظوظ ہوئے اور ملال خاطر دور ہو گیا ایک دن پھر بادشاہ عید کا چاند دیکھکر یہ مصرعہ زبان لائے مصرعہ ہلال عید کہ بر آسمان ہویدا شد ؛ نورجہان بیگم نے فی البدیہ جوابدیا مصرعہ کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد ؛ پھر بادشاہ نے ایک دن یہ مصرعہ موزون فرمایا مصرعہ در خور ابلق کسے کم دید موجود ؛ نورجہان بیگم نے فی البدیہ جوابدیا مصرعہ بجز اشک یتیمان سرمہ آلودہ ؛ حاصل کلام حضرت جہانگیر بادشاہ نے کم و بیش بائیس برس بادشاہت کی آخر کو مرض ضیق النفس مین مبتلا ہوکر ۱۰۳۶ھ ایک ہزار و چھبیس مین شہر صفر مین ستائیسوین تاریخ اس جہان ناپائدار سے عالم بقا کو رحلت فرمائی حضرت شہاب الدین شاہجہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ کہ بعد انتقال کے جنت آشیان ان کا القاب مقرر ہوا راجہ بھگوانداس والی جودھپور کی دختر بلند اختر نواب جودھبائی کے بطن سے ۱۰۰۱ھ ایکہزار ہجری مین شب یکشنبہ سلخ ربیع الاول کو دار السلطنت لاہور مین شاہجہان بادشاہ نے عالم دنیا مین قدم رکھکر اپنے نور جمال سے تمام ہندوستان کو منور کیا اور سنہ ایکہزار اسسٹھ ہجری مین آٹھوین تاریخ جمادی الثانی کو ستائیس برس کی عمر مین بمقام دار السلطنت لاہور تخت سلطنت کو آرایش دی بعضے شعرائے عہد نے تاریخ جلوس ہیئت مانوس اسطرح نظم کی ہے قطعہ تاریخ جلوس بادشاہ زمانہ شاہجہان خرم و شاد کامران باشد ؛ حکم او بر خلایق عالم ؛ ہمچو حکم قضا روان باشد ؛ اکثر بدعتون کی رسمین اس بادشاہ دین دار کے عہد دولت مین جھوٹ اکبرنامہ شاہجہان نامے مین لکھا ہے کہ حضرت ظل سبحانی شاہجہان بادشاہ نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا چنانچہ سال اول جلوس معلے مین بمقتضاے سخاوت کے چار لاکھ سکہ زر مین لایق رزاعیت کے اور ایک سو بیس گانون اور سواے اسکے بہت زر نقد حق دار ونکے

صرف وخرچ کے واسطے عنایت فرمایا اور خاص یہی نیت حق اندیش بادشاہ کی تھی کہ جو کچھ رسمین ملت کی اور حکم شریعت کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین اجرا تھے اسی طریق پر جاری ہون۔ اول رسم زمین بوسی کو جو بادشاہون کے روبرو دستور تھا موقوف فرمایا کہ اشتباہ سجدہ کا ہے اور فرمان معلی جاری کیا کہ زمین پر سر نیاز رکھنا معبود حقیقی کے واسطے سزاوار ہے اور انسانونکے آگے پیشانی کو زمین پر رکھنا ہرگز نہین چاہیے اور بجاے خاک بوسی کے تسلیم چہارم مقرر فرمائی اور حضرت عرش آشیان اور حضرت جنت مکان کے عہد سلطنت مین معمول تھا کہ جو کوئی بندگان درگاہ مین سے شرف خدمت حاصل کرتا یا عنایت بادشاہی سے مفتخر ہوتا تھا تو زمین پر سجدہ کرتا تھا چنانچہ زمانہ سابق مین اکثر مذہبون مین یہی دستور تھا کہ جب کسی بزرگ یا مقتداے دین کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوتے تھے تو بطریق عجز وانکسار پیشانی زمین پر رکھتے تھے اور ملائکہ نے جو حضرت آدم کو سجدہ کیا وہ بھی اسیطور سے ہوا اور یوسف کے بھائیون نے جو یوسف کو سجدہ کیا تھا اسیطرح کیا تھا اور یہ رسم پہلی امتون مین مصافحہ اور سلام کے طور پر مقرر تھی عہد شریعت جناب رسالت مآب صلعم مین منسوخ ہوگئی غرض اس بادشاہ صاحب عدل وانصاف نے اکتیس برس اور تین مہینے اور بائیس روز نہایت عدل وانصاف اور کمال بخشش وسخاوت سے سلطنت کی آخر کار زمانہ ناہنجار سے بیٹے ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر نے اس بادشاہ کشور کشا کو قلعہ اکبرآباد مین گوشہ نشین کرکے خود تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور شاہجہان جلوس عالمگیر سے آٹھ برسکے بعد ستر برسکے سن مین مرض پیچ محرقہ اور درد گردہ مین مبتلا ہوکر روضہ رضوانکو تشریف لیگئے اور شہر اکبرآباد مین ممتاز الزمانی بیگم اپنی زوجہ کے مقبرے مین دفن ہوئے ابوالمظفر اورنگ زیب محی الدین عالمگیر بادشاہ ابن شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ کہ انتقال کے بعد خلد مکان لقب انھون نے پایا ۱۳ ہجری مین شب یکشنبہ گیارھوین ذیقعدہ کو عالمگیر بادشاہ نے نواب جعفر خانکی بیٹی بانو بیگم ممتاز محل کے بطن عالیہ سے جلوہ گاہ شہود مین یعنے دنیا مین قدم رکھا اور ۱۰۶۸ ہجری مین چالیس برسکی عمر مین مین حیات شاہ جہان کے کہ بوجہ امراض کے اجراے امورات سلطنت مین معذور ہوگئے تھے اور بھائیونکے ساتھ لڑکر اور فتحیاب ہوکر جلوس مبارک سے تخت سلطنت کو فروغ تازہ بخشا اور اکاون برس عدل وانصاف سے امورات سلطنت انجام کو پہونچائے اور ۱۱۱۸ الیکہزار ایکسو اٹھارہ ہجری مین اکانوے سال کی عمر ہوکر خلد مین کو انتقال فرمایا اور مبارک بنیاد اورنگ آباد مین جو بنا کیا ہوا اسی بادشاہ عالیجاہ کا ہی مدفون

ہوئے کہتے ہین کہ جس روز سے حضرت اورنگ زیب بادشاہ نے سرمد کو کہ بڑے واصلان خدا مین سے تھے
حیلہ شرعی سے قتل کیا تھا اسروز سے انواع طرح کے خلل امورات سلطنت مین پیدا ہوگئے اور بعد
حضرت عالمگیر سلطنت مین استقلال نہ رہا بلکہ روز بروز ضعف اور ابتری ہوتی گئی حاصل کلام بعد انتقال
حضرت خلد مکان کے محمد معظم ملقب شاہ عالم بہادر شاہ اور محمد اعظم ملقب اعظم شاہ شاہزادگان والاتبار
کے فیما بین مقام جاجو صوبہ اکبر آباد مین جنگ عظیم واقع ہوئی اعظم شاہ نے پچیس برس اور تین مہینے اور سولہ
روز کے سن مین اٹھارھوین ربیع الاول ۱۱۱۹ھ ایک ہزار ایک سو انیس ہجری کو معرکہ جنگ مین شہادت
پائی اور ہمایون بادشاہ کے مقبرے مین دفن ہوئے اور بہادر شاہ تخت نشین سلطنت ہوئے شاہ
عالم بہادر شاہ ابن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کہ بعد انتقال کے خلد منزل لقب پایا ہے
سلخ رجب ۱۰۵۳ھ ایک ہزار ترپن ہجری کو مقام برہان پور مین نواب بائی کے بطن سے پیدا ہوئے اور سلخ
ذی الحجہ ۱۱۱۸ھ ایک ہزار ایکسو دس ہجری مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اس بادشاہ کے عہد سلطنت مین بانک
پرست یعنے سکھون نے نہایت سورش برپا کی اور اہل اسلام کے ساتھ انواع طرح کے ظلم وستم اور فساد
خونریزیان اور قتل کرنا یہانتک کہ صدہا مسجدون اور مقبرونکو اکھڑوا ڈالا اس خبر کے سنتے ہی شاہ والاجاہ خود
بنفس نفیس اس گروہ بدکردار کی تنبیہ وتادیب مین متوجہ ہوکر ملک پنجاب کیطرف روانہ ہوئے بہادران نصرت
مند کی تھوڑی سی سعی وکوشش مین سردار اس قوم بدشعار کا بادیہ پیما دشت ادبار ہوا اس نواح کے باشندون
نے سکھون کے ظلم وستم سے نجات پاکر بادشاہ کے ظل حمایت مین امن وامان پائی یکم محرم ۱۱۲۴ھ ایکہزار ایکسو
چوبیس ہجری کو مرض درد قولنج مین مبتلا ہوکر امانت حیات کو آفریدگار کے سپرد کیا اور دار الخلافت شاہجہان
آباد کے قرب مین حضرت خواجہ قطب الدین کے مرقد منور کے پاس دفن ہوئے پانچ برس اور آٹھ مہینے
اور ایک روز سلطنت کی اور تمام ملک محروسہ موروثی انکے تحت وتصرف مین رہا اور بعد اس بادشاہ کی
خلل عظیم سلطنت مین پڑگیا اور چارون شاہزادون مین خونریزیان ہوئے لیکن یہانتک کہ شاہزادہ محمد عظیم
الشان عظیم الشان اور شاہزادہ رفیع القدر خطاب رفیع الشان اور شاہزادہ جہندہ اختر خطاب شاہجہان
یہ تینون شاہزادہ قتل ہوئے اور سلطنت شاہزادہ معز الدین خطاب جہاندار شاہ کو نصیب ہوئی چنانچہ روز
پنجشنبہ یکم ربیع الاول ۱۱۲۴ھ ہجری کو دار السلطنت لاہور مین تخت سلطنت پر بیٹھے اور گیارہ مہینے پانچ دن سلطنت
کرکے فرخ سیر پسر شاہزادہ عظیم الشان کی لڑائی مین مقتول ہوئے اور ہمایون بادشاہ کے مقبرے مین دفن کیئے گئے اور

جمعہ پانچوین شہر صفر سنہ ایک ہزار ایکسو چوبیس ہجری کو محمد فرخ سیر نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور چھ سال
تین مہینے پندرہ دن سلطنت کی آخر کو شربت شہادت نوش فرمایا بعد انکے رفیع الدرجات پسر رفیع
الشان ابن بہادر شاہ نوین ربیع الثانی سنہ ایک ہزار ایکسو اکتیس ہجری کو تخت جہانبانی پر متمکن ہوئے اور
تین مہینے گیارہ روز کے بعد مرگ طبعی مین انتقال فرمایا بعد انکے رفیع الدولہ پسر رفیع الشان نے تین مہینے
اٹھائیس روز بادشاہی کی انجام کار مرض موت مین مبتلا ہوکر رحمت حق سے آمیزش کر گئے اور بعد ان کے
روشن اختر شاہ پسر جہانشاہ ابن بہادر شاہ نے ستایسوین تاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ایکہزار ایکسو اکتیس ہجری مین
تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور محمد شاہ انکا لقب ہوا اور بیس سال سے کچھ کم سلطنت کرکے سبتالیس برس تین روز
کی عمر مین ستایسوین تاریخ ربیع الثانی کی سنہ ایک ہزار ایکسو اکسٹھ ہجری مین اس حسرت کدہ فانی سے عالم جاودانی
کو انتقال فرما گئے اور مقام دہلی مین حضرت سلطان المشایخ کے روضہ کے صحن مین مدفون ہوئے اور ستایسوین
تاریخ ربیع الثانی سنہ ایک ہزار ایک سو اکسٹھ ہجری مین سہ شنبہ کیدن نواب صفدر جنگ کی سعی و کوشش
سے احمد شاہ پسر محمد شاہ تخت نشین سلطنت ہوے اس بادشاہ کے عہد مین ہزارون طرح کے فتنے اور فساد
ممالک محروسہ مین برپا ہوئے چھ سال اور تین مہینے سولہ روز سلطنت کرکے شعبان کی دسوین تاریخ سنہ
ایک ہزار ایکسو ستر ہجری مین ستبالیس برس چھ مہینے گیارہ دن کی عمر ہوئی تھی جو کسی مرض جسمانی مین مبتلا
ہوکر عالم بقا کو رحلت کر گئے عزیز الدین عالمگیر ثانی پسر معز الدین جہاندار شاہ دسوین شعبان سنہ
ایک ہزار ایک سو ستر ہجری مین سہ شنبہ کے دن قلعہ شاہجہان آباد مین تخت سلطنت پر جلوس
فرما ہوئے اور چھ برس سات مہینے اٹھائیس روز سلطنت کرکے آٹھوین تاریخ ربیع الثانی کو سنہ ایکہزار ایکسو
تہتر ہجری مین شہادت کے درجہ عالی پر فایز ہوئے اور مقبرہ مین ہمایون بادشاہ کے دفن کیے گئے
عمر شریف انکی چوہتر سال کی ہوئی بعد انکے ابو المظفر جلال الدین محمد عالی گوہر حضرت شاہ عالم
بادشاہ غازی پسر عزیز الدین عالمگیر ثانی ابن معز الدین جہاندار شاہ جمادی الاول کی چوتھی تاریخ
سنہ ایک ہزار ایک سو ہتر ہجری مین تخت سلطنت پر بیٹھے اور اڑتالیس سال تخت نشین رہے
اسی برس نو مہینے بیس دن کی عمر مین سانوین تاریخ رمضان المبارک کو سنہ ایک ہزار دو سو
اکیس ہجری مین اس جہان فانی کو وداع فرمایا سواد دہلی مین حضرت قطب الاقطاب کے روضہ
منورہ کے قرب و جوار مین مدفون ہوئے اس بادشاہ فردوس منزل کے عہد سلطنت مین

اور سنہ ایکہزار دوسو انیس ہجری مین بلامان سرکار کمپنی انگریز بہادر نے ملک ہندوستان مین دخل اور تصرف پیدا کیا معین الدین محمد اکبر بادشاہ پسر شاہ عالم بادشاہ رمضان المبارک کی ساتوین تاریخ سنہ ایک ہزار دوسو اکیس ہجری مین چہارشنبہ کے دن اس بادشاہ نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اکتیس سال نو مہینے اکیس دن تخت نشین رہی ستر برس سے کچھ کم عمر مین جمادی الثانی کی اٹھائیسوین تاریخ سنہ ایک ہزار دوسو ترپن ہجری مین استسقے کے مرض مین اس سعت سرائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی اور سوار دہلی مین حضرت قطب الاقطاب کے مرقد منور کے قریب دفن کیے گئے اور ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ پسر محمد اکبر شاہ عرش آرام گاہ نے اٹھائیسوین جمادی الثانی سنہ ایک ہزار دوسو ترپن ہجری کو قلعہ دہلی مین تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور آج کی دن تک کہ اٹھوین تاریخ شہر ربیع الثانی کی اور سنہ ایک ہزار دوسو چونسٹھ ہجری ہی قلعہ مبارک دہلی مین بہت جاہ و جلال سے تخت سلطنت پر موجود ہین حق سبحانہ تعالے ان بادشاہ والا مرتبت کی عمر و اقبال کو روز بروز بڑھاوے آمین رب العالمین حاصل کلام روشن اختر محمد شاہ بادشاہ کے عہد سلطنت مین اگرچہ دشمنون نے چہار طرف سے یورش کرکے بادشاہ کی اطاعت و انقیاد سے سراسر سرکشی اختیار کی تھی لیکن پھر بھی تھوڑی بہت رونق سلطنت کی باقی رہی تھی عہد احمد شاہ ابن محمد شاہ سے روز بروز بربادی کی صورت پیدا ہوئی یہانتک کہ اب بجز نام سلطنت کے کچھ باقی نرہا بقول فردوسی بیت شاہنامہ چنین است رسم سرائے فریب کہ برفراز و گہ در نشیب ۔ فصل چہارم سلاطین عرب اور عجم کے بیان مین جنھون نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالے انھنہم کے بعد سلطنت کی ہے شامل اور پر چند اصل کے اصل اول سلطنت بنی امیہ کے بیان مین انکی سلطنت اکانوے برس تک رہی اول ان مین معاویہ بن سفیان بن حرب بن امیہ بادشاہ ہوا اور سلطنت اسکی انیس برس تین مہینے رہی دوسرے یزید پلید تین برس اور دو مہینے تک بادشاہ رہا تیسرے معاویہ بن یزید چالیس روز بادشاہ رہا چوتھے مروان بن حکم بن عاص بن امیہ نو برس اور نو مہینے بادشاہ رہا پانچوین عبدالملک بن مروان اکیس برس اور ایک مہینے بادشاہ رہا ولید بن عبدالملک نو برس اور اٹھ مہینے بادشاہ رہا ساتوین سلیمان بن عبدالملک بن مروان دو برس اٹھ مہینے بادشاہ رہا اٹھوین عمر بن عبدالعزیز بن مروان دو برس اور پانچ مہینے تک بادشاہ رہا نوین یزید بن عبدالملک

چار برس اور ایک مہینہ بادشاہ رہا دسوین ہشام بن عبدالملک انیس برس اور آٹھ مہینے بادشاہ رہا گیارھوین
ولید بن یزید بن عبدالملک ایک برس اور دو مہینے بادشاہ رہا بارھوین یزید بن ولید بن عبدالملک چھ مہینے بادشاہ
رہا تیرھوین ابراہیم بن ولید بن عبدالملک ایک برس اور دو مہینے بادشاہ رہا چودھوین مروان بن محمد بن مروان پانچ
برس بادشاہ رہا اصل دوسری سلاطین عباسیہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ عباسیون مین سے سینتیس
آدمیون نے بادشاہت کی ہے تیرھوین ربیع الاول سنہ ایک سو بتیس ہجری روز جمعہ سے چھٹی صفر سنہ
چھ سو چھبین ہجری تک انکی بادشاہت کو غلبہ رہا یعنے پانسو تینتیس برس دو مہینے اور تین روز انکی سلطنت
رہی اس تفصیل سے کہ اول ان مین ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس جو سفاح مشہور تھا
چار برس اور نو مہینے بادشاہ رہا دوسرے ابوجعفر جو دوانق مشہور تھا بڑا بھائی سفاح کا بائیس برس بادشاہ رہا تیسرے
مہدی بن جعفر دس برس اور ایک مہینے بادشاہ رہا چوتھے ہادی بن مہدی ایک برس اور تین مہینے بادشاہ رہا
پانچوین ہارون رشید بن مہدی تئیس برس اور دو مہینے اور پندرہ دن بادشاہ رہا چھٹے محمد امین بن ہارون رشید
چار برس اور نو مہینے بادشاہ رہا ساتوین مامون رشید بن ہارون رشید بیس برس اور سات مہینے بادشاہ رہا آٹھوین
معتصم بن ہارون رشید آٹھ برس اور آٹھ مہینے اور آٹھ دن بادشاہ رہا نوین واثق بن معتصم پانچ برس اور نو مہینے
اور تیرہ دن بادشاہ رہا دسوین متوکل ابن معتصم نو برس اور نو مہینے اور نو روز بادشاہ رہا گیارھوین منتصر بن
متوکل چھ مہینے تک بادشاہ رہا بارھوین مستعین بن معتصم تین برس اور نو مہینے اور دس روز بادشاہ رہا تیرھوین معتز
بن متوکل تین برس اور چھ مہینے اور اکیس روز بادشاہ رہا چودھوین مہدی بن واثق ایکسال اور دس روز بادشاہ رہا
پندرھوین معتمد بن متوکل تئیس برس بادشاہ رہا سولھوین معتضد بن موفق بن متوکل نو برس اور نو مہینے بادشاہ رہا سترھوین
مکتفی بن معتضد چھ برس اور سات مہینے اور آٹھ دن بادشاہ رہا اٹھارھوین مقتدر بن معتضد چوبیس برس اور گیارہ
مہینے بادشاہ رہا انیسوین قاہر بن معتضد ایک سال اور پانچ مہینے اور سات دن بادشاہ رہا بیسوین
راضی بن مقتدر چھ برس اور دو مہینے اور دو روز بادشاہ رہا اکیسوین متقی بن مقتدر تین برس اور گیارہ
مہینے اور پندرہ روز بادشاہ رہا بائیسوین مستکفی بن مکتفی ایک برس اور چار مہینے بادشاہ رہا تئیسوین
مطیع بن مقتدر انتیس برس اور پندرہ روز بادشاہ رہا چوبیسوین طائع بن مطیع سترہ برس اور دس مہینے
بادشاہ رہا پچیسوین قادر بن اسحاق بن مقتدر اکتالیس برس اور چار مہینے بادشاہ رہا چھبیسوین قائم بن قادر
چوالیس برس اور آٹھ مہینے بادشاہ رہا ستائیسوین مقتدر بن ذخیرہ بن قائم انیس برس

اور پانچ مہینے بادشاہ رہا اٹھائیسوین مستظہر بن مقتدی پچیس برس اور تین مہینے اور پندرہ دن بادشاہ رہا
انتیسوین مسترشد بن مستظہر سترہ برس اور دو مہینے بادشاہ رہا تیسوین راشد بن مسترشد دو برس بادشاہ رہا اکتیسوین
مقتفی بن مستظہر چوبیس برس اور گیارہ مہینے بادشاہ رہا بتیسوین مستنجد بن مقتفی گیارہ برس بادشاہ رہا تینتیسوین
مستقفی بن مستنجد تین برس اور آٹھ مہینے بادشاہ رہا چونتیسوین نصر بن مستقفی چھیالیس برس اور گیارہ مہینے بادشاہ رہا
پینتیسوین ظاہر بن ناصر نو مہینے اور پندرہ دن بادشاہ رہا چھتیسوین مستنصر بن ظاہر سولہ برس اور گیارہ مہینے
بادشاہ رہا سینتیسوین مستعصم بن مستنصر گیارہ برس سات مہینے بادشاہ رہا اور سلاطین عباسیہ مین یہ اخیر
بادشاہ ہی **اصل سوم سلاطین نہی صفار کے بیان مین** ہے اور ان مین تین بادشاہ ہوئے
حکومت اور سلطنت انکی خراسان اور سیستان اور مازندران اور فارس اور کرمان اور خوزستان مین ابتدای
سنہ دوسو ترپن ہجری سے سنہ دوسو ستاسی ہجری تک کچھ کم رہی ہے اس تفصیل سے اول
ان مین یعقوب بادشاہ ہوا ہے سلطنت اسکی گیارہ برس رہی دوسرے عمرو بادشاہ ہوا سلطنت
اسکی تیس برس رہی تیسرے طاہر پسر محمد بن عمرو بادشاہ ہوا سلطنت اسکی چھ مہینے رہی **اصل**
چہارم سلاطین آل سامان کے بیان مین ہے مورخین نے لکھا ہے کہ آل سامان مین سے
امیر اسمعیل نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور رسم و آئین عدل و انصاف کو تازہ کیا اور وہ بادشاہ
نہایت رعیت پرور تھا اور شجاعت و سخاوت مین بیمثل تھا سلطنت ان بادشاہون کی ولایت
ماوراالنہر اور خراسان مین ہوئی ہے اور نو بادشاہ ہوے ہین اور حکومت اور بادشاہت انکی
ایک سو دو برس چھ مہینے بیس روز تک اس تفصیل سے رہی ہی ان مین اول اسمعیل بادشاہ ہوا
سلطنت اسکی سات برس دو مہینے رہی دوسرا احمد بن اسمعیل بادشاہ ہوا سلطنت اس کی پانچ
برس چار مہینے رہی تیسرا نصر بن احمد بادشاہ ہوا حکومت اسکی تیس برس تین مہینے رہی چوتھا نوح بن
نصر بادشاہ ہوا حکومت اسکی بارہ برس سات مہینے سات روز رہی پانچوین عبدالملک بن نوح
سات برس چھ مہینے بادشاہ رہا چھٹا منصور بن عبدالملک بادشاہ ہوا حکومت اس کی گیارہ
برس رہی ساتوان نوح بن منصور بادشاہ ہوا حکومت اس کی قریب بائیس برس کے رہی آٹھوان
منصور بن نوح بادشاہ ہوا حکومت اسکی سال نو مہینے رہی نوان عبدالملک بن منصور
بادشاہ ہوا حکومت اس کی آٹھ مہینے سات روز رہی اور نسب آل سامان کا بہرام چوبین

بادشاہ تک پہونچتا ہی اس ترتیب سے اسمعیل بن احمد بن اسد بن خداہ بن حسمان بن طعام بن نوسر بن بہرام
اصل پنجم سلاطین سلاجقہ کے بیان مین انکی تین فرقہ ہین فرقہ اول مین سے چودہ آدمیون نے مقام ابیورد
مین بادشاہت کی اور سلطنت انکی ربیع الاول سنہ چار سو انیس ہجری سے ربیع الاول سنہ پانسو نوے
ہجری تک کہ ایک سو اکسٹھ برس ہوے ہین اس تفصیل سے رہی اول ان مین سلطان طغرل بیگ بن
میکائیل سلجوق نے چھبیس برس بادشاہی کی اور سلاجقہ سلجوق کی جمع ہے دوسرے الپ ارسلان بن جعفر بیگ
بن میکال نو برس اور چھ مہینے بادشاہ رہا تیسرے ملک شاہ بن الپ ارسلان بیس برس بادشاہ رہا
چوتھے برکیارق بن ملک شاہ بارہ برس بادشاہ رہا پانچوین سلطان محمد بن ملک شاہ تیرہ برس چھ
مہینے بادشاہ رہا چھٹے سلطان سنجر بن ملک شاہ چالیس برس چار مہینے بادشاہ رہا ساتوین سلطان
محمود بن سلطان محمد تیرہ برس دو مہینے بادشاہ رہا آٹھوین سلطان طغرل بن سلطان محمد تین برس
دو مہینے بادشاہ رہا نوین سلطان مسعود بن سلطان محمد تیرہ برس اور چھ مہینے بادشاہ رہا دسوین
ملک شاہ بن محمود چار مہینے پندرہ دن بادشاہ رہا گیارھوین سلطان محمد بن محمود سات برس چھ مہینے
بادشاہ رہا بارھوین سلیمان شاہ بن سلطان محمد بن ملک شاہ ایک برس چھ مہینے بادشاہ رہا تیرھوین
سلطان ارسلان بن طغرل شاہ گیارہ برس آٹھ مہینے پندرہ دن بادشاہ رہا چودھوین سلطان طغرل
بن ارسلان تیرہ برس دو مہینے پندرہ دن بادشاہ رہا طبقہ دوسرے مین چودہ شخصون نے روم مین
سلطنت کی ہے سنہ چار سو اسی سے سنہ سات سو تک دو سو بیس برس سلطنت انکی اس تفصیل
سے رہی ہے اول انمین داؤد بن سلیمان بن قلتمش بن اسرائیل بن سلجوق بیس برس بادشاہ رہا دوسرے
قلیچ ارسلان بن سلیمان چالیس برس بادشاہ رہا تیسرے مسعود بن قلیچ ارسلان انیس برس بادشاہ
رہا چوتھے قلیچ ارسلان بن مسعود بیس برس بادشاہ رہا پانچوین سلیمان بن قلیچ ارسلان چوبیس برس
بادشاہ رہا چھٹے قلیچ ارسلان بن سلیمان ایک سال بادشاہ رہا ساتوین کیخسرو بن قلیچ ارسلان بن
مسعود چھ برس بادشاہ رہا آٹھوین کیکاوس بن کیخسرو ایک سال بادشاہ رہا کیقباد بن کیخسرو چھبیس
برس بادشاہ رہا دسوین کیخسرو بن کیقباد آٹھ برس بادشاہ رہا گیارھوین سلیمان بن کیخسرو بیس
برس بادشاہ رہا بارھوین کیخسرو بن سلیمان اٹھارہ برس بادشاہ رہا تیرھوین مسعود بن
کیکاوس بن کیخسرو بیس بادشاہ رہا چودھوین کیقباد بن فرامرز بن کیکاوس سترہ برس بادشاہ رہا

طبقہ تیسرے مین نو آدمیون نے کرمان مین بادشاہت کی ہے سنہ چار سو بتیس سے سنہ پانچسو تراسی تک ایک سو پچاس برس برابر ان کی سلطنت اور حکومت رہی ہے اول ان مین قادر بن جغربیگ بن میکائیل بتیس برس بادشاہ رہا اور دوسرا سلطان شاہ بن قادر شاہ بارہ برس بادشاہ رہا اور تیسرا توران شاہ بن قادر شاہ دو برس بادشاہ رہا چوتھا محمد بن ارسلان شاہ چودہ برس بادشاہ رہا پانچوان طغرل بن محمد بارہ برس بادشاہ رہا چھٹا ارسلان شاہ بن طغرل شاہ آٹھ برس بادشاہ رہا ساتوان بہرام شاہ بن طغرل شاہ دس برس بادشاہ رہا آٹھوان توران شاہ بن طغرل شاہ آٹھ برس بادشاہ رہا نوان محمد شاہ بن بہرام شاہ بن طغرل شاہ بارہ برس بادشاہ رہا فقط

پانچوین فصل حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب مبارک کے بیان مین

صاحب شجرۂ اعلا نے حضرت رسالت مآب کا شجرۂ نسب اسطرح لکھا ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن عاد بن الیسع بن الہمع بن سلامان بن بشت بن جمل بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آزر بن ناخورمہ بن شارخ بن راموبن فالغ بن عامر بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوسلخ بن ادریس بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام

چھٹی فصل ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثناء کے بیان مین

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب پسر عم رسول خدا شوہر حضرت فاطمہ زہرا اول امام ہین ائمہ اثنا عشر علیہ السلام مین پدر بزرگوار انکے ابو طالب ہین اور مادر معظمہ انکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہین کنیت مبارک انکی ابو الحسن اور ابو تراب ہے لقب شریف اونکا مرتضیٰ مقام پیدایش انکا خانہ کعبہ سن شریف انکا ترسٹھ برس کا شہادت گاہ انکی مسجد ہے یعنے انیسوین رمضان سنہ چالیس ہجری کو نماز صبح کے سجدہ مین حضرت معروف تھے جو عبد الرحمان ابن ملجم لعین نے ضرب شمشیر زہر آبدار سر اطہر پر لگائی شب جمعہ اکیسوین رمضان کو اسی ضرب سے شہادت پاکر خلد برین کو تشریف فرما ہوئے اور مرقد منور انکا نجف اشرف ہے امام دوم حضرت امام حسن علیہ السلام ہین والد بزرگوار انکے حضرت علی مرتضیٰ اور والدہ ماجدہ انکی حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ کنیت شریف ابو محمد اور لقب مبارک انکا زکی مقام مدینہ منورہ مین شنبہ کیدن تاریخ گیارھوین مبارک ماہ رمضان سنہ دو ہجری کو عالم ظہور مین تشریف لائے اٹھ برس چار مہینے اور سولہ روز

مسند امامت پر جلوہ گر رہے معاویہ بن ابی سفیان کے اشارے سے پنجشنبہ کے روز ساتوین صفر سنہ
اکچاس ہجری مین زہر الماس سے جام شہادت سے سیراب ہوئے سن شریف انکا سٹھتالیس برس کا ہوا
اور مرقد مبارک گورستان بقیع مین ہی سوم امام مظلوم حضرت امام حسین علیہ السلام ہین والد بزرگوار انکے
علی مرتضی اور والدہ معظمہ انکی فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کینت مبارک ابو عبد اللہ اور لقب شریف
رشید مدینہ منورہ مین آخر ربیع الاول سنہ تین ہجری کو پیدا ہوئے گیارہ برس اور گیارہ مہینے اور تین
دن امامت کی ستاون برس اور تین مہینے اور دس روز کے سن مین حکم یزید پلید اور عبید زیاد کی سعی
و کوشش سے جمعہ کے روز دسوین محرم سنہ اکسٹھ ہجری کو مقام کربلاے معلے مین شہید ہوئے اور انکا مزار
مقدس بھی وہین ہی چوتھے امام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہین والد بزرگوار انکے حضرت امام
حسین علیہ السلام اور والدہ انکی حضرت شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار بادشاہ عجم کی بیٹی تھین کینت شریف ابو
محمد اور لقب مبارک سجاد ہی پانچوین شعبان سنہ اڑتیس ہجری مین جمعہ کیدن حضرت کی پیدایش ہے امامت
انکی چونتیس برس دس روز رہی اور ولید بن عبد الملک مروانی نے زہر دلوا دیا اسکے سبب سے غنبہ کے روز اور
بارھوین محرم سنہ پچانوے ہجری کو شہید ہوئے سن شریف آپکا ستاون برس کا تھا اور مرقد منور آپکا بقیع
مدینہ مین ہی پانچوین امام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہین والد بزرگوار انکے حضرت امام زین العابدین اور
والدہ انکی ام عبد اللہ حضرت امام حسن کی بیٹی تھین کینت شریف ابو جعفر اور لقب مبارک باقر شنبہ کے دن
تیسری صفر سنہ اٹھاون ہجری کو مدینہ مین پیدا ہوئے انیس برس اور دو مہینے اور پچیس روز امام رہے
آخر ابراہیم بن ولید نے زہر دلوا دو شنبہ کیدن ساتوین ربیع سنہ اکسو چودہ ہجری کو ستاون برس کے
سن مین شہادت پائی اور مرقد مبارک گورستان بقیع مین ہی چھٹے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہین
پدر بزرگوار انکے حضرت امام محمد باقر ہین اور والدہ شریفہ ام فروہ کینت ابو عبد اللہ اور لقب شریف
انکا صادق ہی اور سترھوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ تراسی ہجری مین دو شنبہ کیدن مدینہ مین پیدا
ہوئے امامت انکی تینتیس سال دو مہینے رہی ماہ شوال سنہ اکسو اڑتالیس ہجری مین ابو جعفر دوانقی نے زہر دلوا کر شہید کیا مرقد شریف انکا بقیع مین ہی سن شریف انکا پینسٹھ برس کا ہوا ساتوین امام حضرت
امام موسی کاظم علیہ السلام ہین والد بزرگوار انکے امام جعفر صادق اور والدہ شریفہ انکی حمیدہ بربریہ ہین
اور لقب شریف انکا کاظم ہے اور کینت مبارک انکی ابو الحسن ہی اور ساتوین ماہ صفر سنہ اکسو

اٹھائیس ہجری مین یکشنبہ کے دن منزل ابوا مین پیدا ہوئے اور امامت انکی اٹھائیس برس اور نو مہینے سے کچھ زیادہ ہوئی اور چوبیسوین رجب سنہ ایکسو اکیاسی ہجری مین ہارون رشید نے بغداد مین زہر دلواکر شہید کیا اور روضہ منورہ انکا قریش بغداد کے مقبرے مین ہے سن شریف انکا پچپن برس کا ہوا اور آٹھوین امام علی موسی رضا ہین والد بزرگوار انکے امام موسی کاظم ہین اور والدہ شریفہ انکی تو بیہ ہین اور کنیت مبارک انکی ابو الحسن ہے اور لقب اقدس انکا رضا ہے پندرھوین ذیقعدہ سنہ ایکسو ترانوے ہجری مین ولادت ہمایون انکی شہر مدینہ مین ہوئی امامت انکی اٹھارہ برس رہی اور آخر ماہ ذیقعدہ سنہ دوسو تین ہجری مین سہ شنبہ کے دن معتصم نے زہر دلواکر شہید کیا مقام بغداد مین اور انکے جد بزرگوار امام کاظم کے پائنتی پہلو مین مرقد منور انکا ہے عمر شریف انکی پچپن برس دو مہینے گیارہ دن کی ہوئی اور دسوین امام حضرت امام علی نقی ہین والد ماجد انکے امام محمد تقی اور والدہ شریفہ انکی سمانہ ہین کنیت مبارک انکی ابو الحسن اور لقب شریف انکا نقی اور پندرھوین ذیحجہ سنہ دوسو بارہ ہجری موضع صریا مدینہ مین پیدائش انکی ہوئی اور تینتیس برس چھ مہینے سات روز امامت انکی رہی سنہ دوسو چون ہجری مین رجب کی تیسری تاریخ دوشنبہ کے دن مقام سامرہ مین معتمد عباسی نے زہر دیکر انکو شہید کیا مرقد منور انکا وہین سامرہ مین ہے اور عمر شریف انکی قریب چالیس برس کی ہوئی اور گیارھوین امام حضرت امام حسن عسکری ہین والد ماجد انکے امام علی نقی اور والدہ شریفہ انکی حدیث ہین کنیت مبارک انکی ابو محمد ہے لقب شریف انکا عسکری ہے سنہ دوسو تینتیس ہجری مین ربیع الاول کی چوتھی تاریخ دوشنبہ کے دن ولادت انکی ہوئی پانچ برس آٹھ مہینے اور کچھ زیادہ انکی امامت رہی اور آٹھوین ربیع الاول سنہ دوسو ساٹھ ہجری کو مقام سامرہ مین معتمد عباسی نے زہر دیکر شہید کیا مرقد ہمایون انکا اسی جگہ سامرہ مین ہے عمر شریف انکی ستائیس برس دو مہینے آٹھ روز کی ہوئی بارھوین امام حضرت امام مہدی آخر الزمان صاحب الامر ہین کنیت مبارک انکی ابو القاسم ہے لقب مبارک انکا حجت و قایم اور منتظر اور صاحب الامر ہے فقط

فصل ساتوین بعض اولیاے کرام کے احوال کے بیان مین کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ خواجہ

حسن بصری نے جناب ولایت مآب حضرت مرتضی علی سے معرفت الہی کا استفادہ کیا ہی اور خلیفہ انکے
ہوئے اور امام الثقلین حضرت امام حسن علیہ السلام کی صحبت کے برکت سے بہت فیض پائے قلم کو یارا نہین ہی جو حسن
بصری کے کمالات کے مناقب لکھ سکے کتاب منتخب التواریخ مین لکھا ہی کہ ہشام بن عبد الملک مروان کے عہد سلطنت
مین غرہ شہر رجب ۱۱۰ سنہ ایکسو دس ہجری کو خواجہ علیہ الرحمہ نے وفات پائی اور حیات انکی نواسی برس رہی اور
رابعہ بصری اپنے باپ کی چوتھی بیٹی تھین اسواسطے انکو رابعہ کہتی ہین اور خواجہ حسن بصری کے بڑے صاحب
کمال شاگردون مین سے تھین جب تک وہ جنتہ صفات باکمال مجلس وعظ مین خواجہ کی خدمت مین
حاضر ہوتی تھین خواجہ انکا انتظار کرتا تھا اور وعظ نہ کہتا تھا کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ ایکمرتبہ بصرہ مین قحط
سالی ہوئی تینون بہنین رابعہ کی پریشان ہوکر کسیطرف نکل گئین رابعہ بھی کسی ظالم جفاکار کے پنجہ مین گرفتار
ہوئی اس شخص نے کچھ روپیہ لیکر رابعہ کو کسی کے ہاتھ فروخت کردیا رابعہ تمام دن اپنے آقا کی خدمت کرتی اور
ہر روز روزہ رکھتی تھی اور رات بھر عبادت الہی مین بسر کرتی اور ہر سجدہ مین دعا کرتی کہ خداوندا مین تو چاہتی
ہون کہ تیری عبادت اور ذکر سے ایک لحظہ غافل نہ ہون لیکن کیا کرون میرا کچھ اختیار نہین ہی دوسرے کی
مطیع و فرمانبردار ہون حسن اتفاق سے ایکدفعہ انکو آقا اسکا جاگتا تھا اسکی گریہ وزاری سنکر خوف خدا اسکے
دل پر غالب ہوا اسی دن اسکو آزاد کردیا رابعہ شب و روز یاد الہی مین مشغول رہتی تھی یہانتک کہ عمر اسکی آخر
ابو عباس عبد اللہ بن محمد خلیفہ عباسی کے عہد سلطنت مین ۱۳۵ سنہ ایکسو پینتیس ہجری کو راہی ملک عدم ہوئی اور
حبیب عجمی خواجہ حسن بصری کے مریدون اور خلیفون مین سے تھا اور اپنے عہد مین یکتا اور بڑا خدا رسیدہ تھا خواجہ
معروف کرخی سری سقطی کے استاد تھے بسبب خلق و مروت کے ہر ایک فرقہ کے ساتھ متواضع ہوتے تھے
اور ہر قوم کی تواضع و مدارات کرتے تھے جبکہ انھون نے وفات پائی تو ہر ایک قوم نے دعوی کیا کہ ہم اپنے
دین و مذہب کیموافق انکی تجہیز و تکفین کرینگے ایک شخص خواجہ کا خدمتگار رہتا تھا اسنے کہا کہ حضرت وقت مرگ وصیت
کرگئے ہین کہ جس قوم کے آدمی میرے جنازیکو اٹھا لینگے مین اسی قوم مین سے ہونگا چنانچہ کسی قوم سے جنازہ نہ
اٹھ سکا مگر اہل اسلام نے جنازہ کو اٹھالیا اور نماز پڑھکر دفن کیا خواجہ بایزید بسطامی اسم
مبارک انکا طیفور تھا اول کافر تھے ہدایت الہی سے مسلمان ہوئے امام جعفر صادق علیہ السلام
کی خدمت مین حاضر رہتے تھے ایک روز حضرت نے ارشاد کیا کہ فلان کتاب طاق پر سے آمار لاؤ انھون
نے جوابدیا کہ کونسا طاق حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اسقدر مدت ہوئی اور تمنے طاق نہین دیکھا انھون نے کہا

کہ یا حضرت حیف ہی کہ مین جب آپ کی خدمت مین حاضر ہون تو سر اٹھا کر کسی طرف لیونکر دیکھون حضرت نے
فرمایا کہ اب تم مرتبہ اعلے پر پہونچ گئے اپنی ہاتھ سے خرقہ اسکو پہنایا یعنے اپنا مرید کیا اور بسطام نام ایک گانو مین
بھیجدیا ایک سو تیس برس زندہ رہا اور بقول بعضون کے تہتر برس وقت رحلت کلمہ اللہ اسکی زبان پر جاری
اور روانہ ملک بقا ہوا کبھی کبھی کچھ شعر و سخن بھی کہتے تھے یہ رباعی انھین کی ہی رباعی ای عشق تو کشتہ عارف و
عامی را ؛ سودای تو گم کردہ نکو نامی را ؛ شوق لب میگون تو اور دیرون ؛ از صومعہ یا یزید بسطامی را ؛ خواجہ جنید
اصل انکی شہر ہمدان سی ہے اور بغداد مین پیدا ہوے تھے اور مذہب شافعی رکھتے تھے اور حضرت تبری سقطی کے
بھانجے تھے اور انکو طاوس العلما اور سلطان المحققین اور سید الطائفہ کہتے ہین اور زبان قلم کو یارا نہین ہی
جو انکی کمالات کو بیان کر سکے جب انکی رحلت کا وقت قریب آیا تو وضو کر کے جانماز پر جا بیٹھے اور سجدہ مین سر
جھکا دیا اور زار زار رونے لگے کسی نے کہا کہ اے سردار طریقت کے یہ کیا وقت گریہ و بکا کا ہے انھون نے جواب دیا
کہ اس وقت سے محتاج زیادہ کسی وقت کا جنید نہین ہوا اور اس وقت سورۂ بقر مین سے ستر آیتین پڑھین اور
خاموش ہوے کسی نے کہا کہ خدا کے ذکر سے کیون زبان کو بند کیا انھون نے جواب دیا کہ ہرگز خاموش
نہین کیا یہ کہکر بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان پر جاری کیا اور راہی ملک بقا ہوے شیخ عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ نسب آن والا مرتبت کا دس پشت تک جناب امام عالی رتبہ حضرت امام حسن
علیہ السلام سے اور گیارہ پشت سے حضرت مرتضی علی علیہ السلام تک پہونچتا ہے جاے قیام ان کا شہر جیلان
مین تھا اور جیلان ایک قصبہ ہے بغداد سے سات روز کی راہ پر کوہ جودی کے دامن مین کہ حضرت نوح علیہ السلام
کی کشتی اسی پہاڑ کے کنارے پر ٹھہری تھی ان والا رتبہ کے کمالات اور کرامت اس قدر ہین کہ اگر ایک شمہ
ان مین سے لکھا جاے تو ایک دفتر ہو جاے سنہ ۴۷۱ چار سو اکھتر ہجری مین وہ عالی جناب پیدا ہوے اور سن
شریف انکا اکانوے برس کا ہوا اور سن پانسو باسٹھ ہجری مین ابو المظفر یوسف کے عہد خلافت مین انھون نے
انتقال فرمایا مزار مقدس انکا شہر بغداد مین ہی اس صاحب کشف و کرامات کی ولادت اور وفات اور حیات کی تاریخ
کسی شاعر نے اس ایک شعر مین کہی ہی بیت حیاتش کامل و عاشق تولد ؛ وفاتش دان ز معشوق الہی ؛ محی الدین عربی لقب
انکا شیخ اکبر ہی اور حاتم طائی کی اولاد مین ہین اور اڑھائی سو کتاب سے زیادہ انھون نے تصنیف کی ہین قصبہ سرسید متعلق اندیش
مین سترھوین رمضان المبارک سنہ پانسو ساٹھ ہجری مین دوشنبہ کے دن پیدایش انکی ہوئی اور سنہ ۶۳۸ چھ سو اڑتیس مین
دوسری تاریخ ربیع الثانی کو ابو جعفر منصور کے عہد خلافت مین شب جمعہ کو وفات پائی اور دمشق کے باہر کوہ صالح کے

دامن مین مدفون ہوے اور اپنے عہد مین کمالات ظاہری و باطنی مین بے نظیر تھے شیخ شہاب الدین سہروردی محمد
بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد مین سے تھے اور شیخ ضیاء الدین اپنے چچا کی خدمت مین ارادت رکھتے تھے حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتون مین کسی سنت کو اپنی زندگی مین فوت نہین کیا چار شنبہ کے دن
غرہ محرم ۶۳۲ھ چھ سو بتیس ہجری کو ابو جعفر منصور کے عہد سلطنت مین سلطان صلاح الدین کی والدہ کے حکم سے
اڑتیس برس کے سن مین حلب کی جامع مسجد مین شہید ہوے خواجہ عثمان ہارونی تمام علوم صوری و معنوی
مین یکتاے روزگار تھے ملک خراسان مین قصبہ ہارون جو نیشاپور کے قریب و جوار مین ہے وہان کے رہنے والے
تھے اور بعض کہتے ہین کہ شہر فرغانہ کے باشندے تھے اور فرغانہ ملک ماوراالنہر کے متعلق ہے جہان گردی اور
سیاحی کے بعد مکہ معظمہ مین گوشہ نشین ہوے اور چھٹی شوال ۶۱۸ھ چھ سو سات ہجری کو راہی ملک عدم ہوے
شیخ فریدالدین عطار انکا نام نامی اور اسم گرامی ابراہیم بن اسحاق عطار نیشاپوری ہے سلطان سنجر ملک شاہ
کے عہد خلافت مین ماہ شعبان ۵۱۲ھ پانسو تیرہ ہجری مین موضع کرکن جو نیشاپور متعلق ہے وہان پیدا ہوے
اسّی برس شہر شادیاخ مین رہے اور پچاسی برس نیشاپور مین سکونت پذیر رہے عمر شریف انکی ایک سو چودہ
برس کی ہوئی اکثر کتابین اور رسالہ انھون نے تصنیف کیے ہین اور سب اشعار ان کے ایک لاکھ بیت
سے بھی زیادہ ہوگئے تھے مزار شریف انکا نیشاپور مین ہے سلطان حسین مرزا کے عہد سلطنت مین میر علی شیر نے
انکے مرقد شریف پر عمارت عالی تعمیر کی ہے شیخ نجم الدین کبری اکبر مشائخ کرام کے بیطریقت ہین اولیا و نمین بڑے
صاحب کشف و کرامات تھے حالت وجد مین جس شخص پر نظر مبارک انکی پڑجاتی فوراً رتبہ ولایت پر پہونچ جاتا
اسی سبب سے شیخ ولی تراش انکو کہتے تھے روایت ہے کہ ایک روز شیخ اپنے مصاحبون یعنی مریدون
مین جلوہ فرما تھے کہ ایک بار معمولے کے در پے تھا یکایک نظر شیخ کی معمولے پر جا پڑی معمولے کو شیخ
کی نظر کی برکت سے ایسی قوت حاصل ہوگئی کہ باز کو شیخ کے حضور مین پکڑ لایا نقل ہے کہ ایک روز شیخ
کے سامنے اصحاب کہف کا ذکر کرتے تھے شیخ سعدالدین حموی کہ شیخ کے مریدون مین سے تھے ان کے
دل مین خیال گذرا کہ ایسے شخص کی صحبت اختیار کرنا چاہیے کہ جسکی صحبت کتے پر اثر کرے بوجہ کشف کے
یہ حال شیخ پر منکشف ہوگیا فوراً اٹھا اور خانقاہ کے دروازے پر جاکر کھڑا ہوا ناگاہ ایک کتا وہان آیا
جبھی نظر شیخ کی اوسکے اوپر پڑی کتا وجد مین آگیا اور شہر سے نکل کر گورستان کو روانہ ہوا
قریب چھین کتون کے گرد اسکی حلقہ کیے ہوئے بیٹھے تھے اور مطلق آواز نہ دیتے تھے اور کچھ نہ

کھاتے تھے آخر کار وہ کتا جو شیخ کے منظور نظر ہو گیا تھا اسی حالت وجد مین مر گیا شیخ نے اسکو دفن کروا دیا اور
مقبرہ اس کا بنوا دیا اسی واسطے کسی نے کہا ہے مصرع سگ کہ شد منظور نجم الدین سگان را سرور ست
سنہ چھہ سو سترہ ہجری کو نیشاپور مین چنگیز خان کے ہاتھ سے مارے گئے شیخ فخر الدین عراقی شیخ شہاب الدین
کے بھانجے اور شیخ بہاء الدین زکریا کے خلیفہ ہین اصل انکی نواح ہمدان سے ہے حافظ قرآن تھے اور
اس خوش الحانی سے تلاوت قرآن کرتے تھے کہ سب باشندہ ہمدان کے انکی خوش آوازی پر عاشق
زار تھے سترہ برس کے سن مین علماء مدارس ہمدان سے تحصیل علم کرتے تھے ایک دن ایک مجمع فقرا
کا وہان آیا اور ایک طفل صاحب جمال ان کے ہمراہ تھا جب تک وہ قلندر وہان قیام پذیر رہے شیخ
فخر الدین بھی انکے پاس حاضر رہے جب وہ قلندر روانہ ہوے تو یہ بھی ڈاڑھی مونچھ منڈا کر اور انھین
قلندرون کی شکل اور وضع بنا کر انکے پیچھے ہوے جب ملتان مین پہونچے قلندرون کی صحبت سے کنارہ کش ہو کر
شیخ بہاء الدین زکریا کی خدمت مین چلے گئے شیخ نے مدت تک انکو خلوت مین بٹھایا جب شیخ نے دریافت
کر لیا کہ وہ اپنے مقصد اصلی کو پہونچ گئے شیخ نے ایک روز مکان خلوت کے دروازہ پر آکر کہا کہ ای عراقی باہر نکل
اسی وقت خلوت سے نکلکر سر اپنا شیخ کے قدم پر رکھدیا شیخ نے سر انکا اٹھایا اور اپنے جسم مبارک سے خرقہ اتار کر
انکو پہنایا اور اپنی دختر سے انکا نکاح کر دیا ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا اسکا نام کبیر الدین رکھا شیخ بہاء الدین
نے قریب وفات کے اسکو خلیفہ کیا مولانا جمال الدین رومی شہر ربیع الاول سنہ ۶۰۴ چھہ سو چار مین شہر بلخ مین
پیدا ہوے اور اپنے والد سلطان بہاء الدین کے مرید ہوے جو نجم الدین کبرے کے مرید تھے اور مولانا رومی
شمس الدین تبریزی سے نہایت محبت صادق رکھتے تھے اور کمال معتقد تھے چنانچہ نفحات الانس مین ذکر ہے
کہ مولانا رومی شمس الدین تبریزی کے پاس تین مہینے شب و روز خلوت مین بیٹھے اور خورد و خواب سے مطلق
علاقہ نہ رکھا اور خلوت سے قدم باہر نہ نکالا اور نہ انکے پاس خلوت مین جا سکا اور حسام الدین حلبی جو مثنوی کی تصنیف
کا باعث ہے مولوی رومی کا مرید اور صاحب سجادہ ہوا سنہ ۶۷۲ چھہ سو بہتر مین جمادی الاخر کی پانچوین تاریخ یکشنبہ
کے دن سرسٹھ برس بائیس دن کی عمر مین الفاخان بن ہلاکو خان کے عہد سلطنت مین انتقال فرمایا سید
نعمت اللہ ولی سادات عظام مین سے ہین ان کے کمالات کی تشریح حد بیان سے باہر ہے سنہ
ستائیس مین اور ایک قول ہے آٹھ سو چونتیس مین شاہرخ مرزا کی سلطنت کا زمانہ تھا جو پچھتر برس کی عمر مین
وفات پائی اور ہامان جو کرمان کے متعلقات مین ہے وہان مدفون ہوے میر ظہیر الدین اور میر میران دونون بیٹے

انکے ہندوستان مین جہانگیر بادشاہ کی ملازمت مین پہونچی اور اعزاز و اکرام پایا چنانچہ اصالت خان اور خلیل خان میر میران شاہجہان بادشاہ کی خدمت مین بہت قرب و منزلت رکھتے تھے خواجہ معین الدین والد بزرگوار ان کی غیاث الدین حسن سنجری بہت ذی مقدر تھے قصبہ سنجر مین جو سیستان سے متعلق ہے وہان پیدا ہوے والد ماجدان کی پندرہ برس کا انکو چھوڑکر اس محنت کے گھر سے آخرت کے گھر کو کوچ کر گئے صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہین کہ خواجہ معین الدین نے خواجہ عثمان ہارونی کی بیس برس برابر خدمت کی ہے جو انکی خلافت کا خلعت پایا ہے اور راجہ پتھورا کے عہد حکومت مین اجمیر مین آے اور عبادت الہی مین مشغول ہوے ایک روز حضرت خواجہ کے ملازمون سے کسی مسلمان کو راجہ پتھورا نے سزا دی خواجہ نے پتھورا کے پاس اسکی سفارش کہلوا بھیجی راجہ پتھورا نے سفارش قبول نہ کی اور ناگفتنی کلام کیے خواجہ کے روبرو جو اس کے کلام کا ذکر آیا تو خواجہ نے فرمایا کہ پتھورا کو ہمنے زندہ پکڑ کر دیدیا کہتے ہین کہ انھین دنون مین سلطان معزالدین غزنین سے آپہونچا اور پتھورا سے مقابلہ ہوا بہت لڑائیون کے بعد راجہ پتھورا زندہ اسیر و گرفتار ہو گیا چھٹی رجب ۵۸۳ھ تینتیس ہجری مین خواجہ نے رحلت کی اور بعد وفات کے اسی شہر اجمیر مین مدفون ہوے اب مزار مقدس اور مرقد منور ان کا ہر ایک خاص و عام کی زیارت گاہ ہے میران سید حسین مشہدی وہ سید عالی نسب حضرت امام زین العابدین کے گھرانے سے ہین اور خاندان غوری کے سید حسین مشہدی نوکر تھے فتح ہندوستان کے بعد تھانہ داری اجمیر پر مامور ہوے چار گلشن مین لکھا ہے کہ باوجود کمالات معنوی کے اہل دنیا کے لباس مین بسر کرتے تھے جب سلطان قطب الدین کے وفات کی خبر کفارون کو دریافت ہو گئی تو فرصت وقت غنیمت جان کر سید حسین کو مع چند رفقا کے قلعہ کے اندر اندھیری رات مین شہید کیا اس خبر کے سنتے ہی خواجہ بزرگ اپنے مریدون کو ساتھ لیکر قلعہ مین گئے اور سید حسین کے جنازہ کی نماز پڑھی اور وہین قلعہ مین دفن کیا بعد گذرنے زمانہ شہادت کے سب ملک مین یہ خبر مشہور ہو گئی اور رفتہ رفتہ مزاران کا خلائق کی زیارت گاہ ہو گیا اور اب میران سید حسین شہید جنگ سوار مشہور ہین شیخ حمید الدین صوفی سعید بن زید بن عمر قریشی کی اولاد مین تھے اور موضع سوال جو ناگور کے متعلق ہے وہان کی باشندے تھے حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے فیض صحبت کی برکت سے مستفیض ہو کر انتیسوین ربیع الثانی سنہ نہصد ہجری کو سلطان غیاث الدین کے عہد سلطنت مین بادہ کش میخانہ اجل ہوے مزاران کا ناگور مین ہے خواجہ قطب الدین بن کمال بن احمد بن موسیٰ

اوشی اور اوش ماوراالنہر مین ایک قصبہ ہی اور بعضے کہتے ہین کہ دیار فرغانہ مین ہی لقب انکا بختیار
کاکی تھا خواجہ بزرگ کے خلیفہ اعظم اور مرید تھے اپنے وقت مین قطب اور پیشوا ہی عالم تھے دوشنبہ
کے روز چوتھی ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری کو شمس الدین التمش کے عہد بادشاہت مین وفات پائی اور
بقول بعضونکے عمر شریف انکی چونسٹھ برسکی ہوئی اور بعض کہتے ہین کہ پچھتر برسکا سن ہوا اور مرقد منور انکا
دہلی کے قریب خاص و عام کی زیارت گاہ ہی مخدوم جہانیان سید جلال حسن بخاری سلسلہ انکے نسب کا
میر سید جعفر مرتضی بن امام علی نقی علیہ السلام تک تمام ہوتا ہے اور وہ بخارا سے ملتان مین جاکر شیخ
بہاء الدین کے مرید اور خلیفہ ہوے اور مقام اوچہ مین رہکر اپنا نکاح کیا انسے تین بیٹے پیدا ہوئے
سید احمد کبیر اور سید بہاء الدین اور سید محمد سید احمد کبیر کے دو بیٹے ہوئے ایک صدر الدین جو شیخ اوچ
قتال مشہور تھے دوسرے مخدوم جہانیان اور یہ اپنے باپکے مرید تھے مدت دراز جہانگردی کی آخر
درجہ کمالات پر ہونچے ماہ شعبان ششہ سات سو ہجری مین پیدا ہوئے ستر برس تک زندہ رہے
چارشنبہ کے دن دسوین ذیحجہ سنہ سات سو چاسی ہجری کو فیروز شاہ کی اخیر سلطنت مین وفات
پائی اور مقام اوچہ مین دفن ہوے شیخ فرید شکر گنج اپنے وقت مین بڑا ذاریدہ تھا سلسلہ انکے نسب پاک
کا فرخ شاہ عادل بادشاہ کابل تک تمام ہوتا ہے جس عرصہ مین چنگیز خان نے سلطنت ایران اور ملک توران
اور کابل کو تباہ و برباد کیا تھا باب دادا شیخ کے انھین لڑائیون مین قتل ہوئے قاضی شعیب جدا علی شیخ کے
اپنے اہل و عیال کو ساتھ لیکر ہندوستان مین چلے آئے قصبہ قصور جو لاہور کے متعلق ہی جب وہان ہونچے
تو وہانکے قاضی نے بادشاہ کی حضور مین آنکی تقریب کرکے مقام کہنوالان کہ صوبہ ملتان کے مضافات سے
ہے عہدہ قضا کا وہانکا قاضی شعیب کے نام نامی پر مقرر کروادیا قاضی شعیب چند روز وہان مقیم رہے جب کہ
وفات پائی تو قاضی جمال الدین سلیمان بیٹے انکے بجاے اپنے باپ کے وہانکے منصب قضا پر
مقرر ہوئے اور تین بیٹے پیدا ہوئے بڑے بیٹے کا نام شیخ عزیز الدین ہی اور منجھلے بیٹے کا نام شیخ فرید الدین
مسعود یعنی حضرت فرید شکر گنج ہے اور چھوٹے بیٹے کا نام نجیب الدین متوکل ہی اور ان لڑکونکی والدہ مسلا
وجیہ الدین سمرقندی کی دختر نیک اختر شیخ فرید شکر گنج کے وصف کمالات اسقدر ہین کہ زبان قلم اسکی شرح و بیان سے عاری ہے
پنجم شہر محرم الحرام ششہ چھ سو اٹھتر ہجری مین شنبہ کیدن سلطان غیاث الدین کی عہد سلطنت مین یا حی یا قیوم کہتے کہتے جان
اپنی جانکے پیدا کرنیوالیکو نذر کی عمر شریف انکی بچانوے برسکی ہوئی قصبہ پٹن مین مدفون ہوئے اور شیخ فرید شکر گنج

گاہ گاہ فکر سخن بھی کرتے تھے اور یہ شعر طبع زاد شیخ کا ہی بیت ہمچو مرغ نیم بسمل بر درست ؛ درمیان خاک وخون پری زنم ؛ شیخ علی احمد صابر بنی اسرائیل مین ہین انکے نسب کا سلسلہ حضرت موسیٰ تک پہونچتا ہے حضرت فرید شکر گنج کے خلیفہ ہین اور خاندان چشتیہ مین جسقدر کرامتین انسے ظہور مین آئین اور دنیے مشہور ہوئی ہین تیرھوین ربیع الاول ۶۶۰ھ چھ سو ستر ہجری مین سلطان جلال الدین خلجی کے عہد سلطنت مین رحمت حق سے ملے اور موضع کلیر مین مدفون ہوئے شیخ شرف الدین بو علی قلندر مرقد مبارک انکا پانی پت مین ہی اور وہ متعلقات شاہجہان آباد سے ہے اور انکے والد کا نام شیخ فخر الدین ہی کتاب شرف المناقب مین لکھا ہی کہ جب شیخ شرف الدین بو علی قلندر پیدا ہوئے تیسرے دن ایک فقیر مست ومدہوش حرم ہوش شیخ کے دروازہ پر آیا شیخ نے اس سے سلام علیک کی فقیر نے جواب سلام دیا اور کہا ای شیخ بیٹا تجکو مبارک ہو مین اسکے دیکھنے کو آیا ہون شیخ قلندر کو اٹھالا درویش نے دیکھتے ہی اس فرزند ارجمند کی پیشانی نورانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ ای شیخ یہ لڑکا خدا کا عاشق ہی ہرگز تم یہ بھید کسی پر ظاہر نکرنا القصہ قلندر پرورش پاکر جوان ہوئی تو کمال کے مرتبہ کو پہونچے اور اولیاء کرام مین سے ہوئے شمس تبریز اور مولوی روم کے ہمعصر تھے گاہ گاہ حالت جذب مین شعر بھی فرماتے تھے یہ شعر انھین کا ہی شعر گر عشق نبودے وغم عشق نہ بودے ؛ چندین سخن نغز کہ گفتے وشنودے ؛ رمضان مبارک کی نوین تاریخ ۷۲۴ھ سات سو چوبیس ہجری مین بعد نماز مغرب کے انتقال فرمایا مزار شریف انکا قصبہ پانی پت مین ہی اور زیارتگاہ ہی شیخ نظام الدین آبا واجداد انکے بخارا کے باشندے تھے بقول اکثر مورخین کے سلسلہ انکے نسب کا حضرت امیر المومنین حسین ابن علیہما السلام تک تمام ہوتا ہی اور بخوبی ثابت ہوا کہ آپ حسینی سید تھے آخری چہار شنبہ کے روز صفر کی تاسیسون ۶۳۵ھ چھ سو پینتیس ہجری کو بعد طلوع آفتاب کے قصبہ بدایون مین پیدا ہوئے جب سن تمیز کو پہونچے تو بدایون مین تحصیل علم کرتے تھے مباحثہ علم مین جو ہر ایک پر غالب ہوتے تھے اسلیے نظام مخصل شکن مشہور تھے بیس برس کے سن مین معاملات دنیا سے دست کش ہوکر قصبہ بین کو گئے اور فرید الدین شکر گنج سے مستفیض ہوکر ایک مدت تک انکی خدمت مین حاضر رہی شیخ کے کہنے سے دہلی مین آئے یہ شعر انھین کے نتائج سے ہے بیت از تو نتواند بریدن کس بآسانی مرا ؛ گر نمیداند کسے آخر تو میدانی مرا ؛ صابر سن شریف انکا نواسی برس کو پہونچا تو ۷۲۴ھ سات سو چوبیس ہجری مین ایک مرض دامنگیر حال ہوگیا چار مہینے اور چند روز اسکے سبب سے تکلیف اٹھائی اور ۷۲۵ھ سات سو پچیس ہجری مین انتقال فرمایا اور دہلی کے قریب دفن ہوئے شاہ یدیع الدین مدار کی کتاب مرات الاسرار مین مرقوم ہی کہ بعض وضعین انکی اہل ظاہر کی نظر مین

خلاف شریعت تھین مورخین نے لکھا ہے کہ ایک روز فادرشاہ بن سلطان محمود کہ بنیرۂ فیروزشاہ تھا اور کالپی کا حاکم تھا حضرت جو کالپی مین پوشیدہ تھے آپکی خدمت مین حاضر ہوا خادمون نے کہا کہ اسوقت ہرگز ملاقات نہوگی اور کسی کی اطلاع کرنے کا بھی حکم نہین ہے اسواسطے کہ ایک فقیر سے اسوقت محبت تخلیہ ہے اہل غرض جو حاکم کے پاس موجود تھے انھون نے عرض کیا کہ ایک جوگی حضرت کے پاس پہونچا ہے اسبات کے سنتے ہی فادرشاہ نہایت غضبناک ہوا اور شیخ کے خادمونسے کہا کہ اپنے مخدوم سے کہدو کہ ہمارے شہر سے نکلجائے یہ کہکر اپنے مکانکو پھر گیا شیخ نے اس پیام کو سنکر اسیوقت وہان سے کوچ کیا اور جون سے پار اتر کر فادرشاہ کے حق مین بددعا کی اور خادم سے کہا کہ تین روز تو یہان منتظر رہو اور خبر اسکی میرے پاس پہونچانا کہتے ہین جسوقت شیخ دریا جون سے اتر گیا فورًا فادرشاہ کے تمام جسم پر آبلہ پڑگئے اوسکی سوزش سے بیقرار ہوکر اپنی پیر سراج الدین کے پاس گیا اسنے اپنا پیراہن اتار کر اسکو پہنایا اسی وقت سب سوزش دور ہوگئی خادم نے یہ حکایت جب شیخ سے آکر بیان کی شیخ نے نہایت غیرت سے جھنجھلاکر کہا کہ سراج کیون نہ جل گیا کہتے ہین کہ شیخ کی زبان مبارک سے جب یہ کلام نکلا تو اسی وقت شیخ سراج الدین کے سارے جسم پر آبلے پڑگئے اور شدت سوزش سے جلکر مرگیا اور کالپی مین دفن ہوا اور جناب شیخ کالپی سے قنوج کو روانہ ہوئے خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے باطنی اشارہ کے موافق قصبہ مکن پور مین سکونت اختیار کی کمالات اونکے ولایت ہندوستان مین مشہور و معروف ہین اور تصرف اونکا حالت زندگی مین اور بعد مرنے کے یکسان ہی **فصل آٹھوین اولیاے کرام قدس اللہ اسرارہم کے سلسلہ عالی کے بیان مین** صاحبان عقل و ہوش پر ثابت اور مخفی نہو کہ از روی معنی کے آراستگی کارخانہ دنیا کی صرف اولیاے کرام کی ذات بزرگ کی برکت سے وابستہ و متعلق ہی اور اس گروہ حق کے خواستگار کی انواع موجودات سے علحدہ علحدہ بارہ نوع ہین اول انمین قطب الاقطاب ہی اور وہ ایک شخص ہی کہ اسکے پیشکار اور مدار المہام بارہ شخص ہین کہ وہ بمنزلہ وزرا ہین اور انمین سے جو ایک مرجاتا ہی دوسرا اُن بارہ مین سے اسکی جگہ پر قائم کیا جاتا ہی دوسرا نوع ہی وہ بھی ایک ہی اور اسکا رتبہ قطب سے کمتر ہی تیسرے امام ہین کہ وہ دو آدمی ہوتے ہین چوتھے ابدال ہین کہ وہ سات شخص ہین ہفت اقلیم مین منطلوعون اور عاجزونکی دادرسی کرتے ہین اور تین سو ساٹھ ابدال ایسے ہین کہ کوہ اور بیابان مین رہتے ہین اور چالیس ابدال ایسے ہین کہ انکو ابرار کہتے ہین

پانچوین اوتاد چار شخص ہین کہ چار سمت عالم مین رہتے ہین کہ تمام عالم کی آبادی اور پہاڑ اور زمین کا قیام انھین کی
ذات سے متعلق ہی چھٹے عمدہ چار شخص ہین ساتوین نقیب تین سو شخص ہین آٹھوین نجیب ستر شخص ہین نویں اخیار
سات شخص ہین دسوین نکوتہ تمام عالم مین چار ہزار ہین گیارھوین افراد کہ تعداد انکی حد شمار سے زیادہ ہی بارھوین
زاہد ہین کہ عبادت الہی مین اور نفس کو پاک کرنے مین ہر دم مصروف رہتے ہین اور ان گروہ عالی مین چار پیر اور چودہ
خانوادہ مشہور ہین تفصیل انکی اسطرح پر ہی کہ جناب ولایت مآب غالب علی کل غالب مطلوب کل طالب علی ابن ابی
طالب علیہ السلام نے چار شخصونکو علم حقیقت اور معرفت کا تعلیم وتلقین کیا ہی اور انھین چار کو چار پیر کہتی ہین
انمین اول حضرت امام حسن علیہ السلام ہین دوسرے حضرت امام حسین علیہ السلام ہین تیسرے حسن بصری قدس
سرہ ہین چوتھے کمیل ابن زیاد ہین حسن بصری سے عبدالواحد زید اور حبیب عجمی تلقین ہوئے عبدالواحد سے
پانچ خانوادہ نکلے اول زیدیان عبدالواحد بن زید حسن بصری کے خلیفہ سے نسبت رکھتے ہین جو جنگل اور
بیابان مین بحث اور شاق ریاضتون مین مصروف رہتے تھے اور چار دن کے بعد میوہ سے یا جنگل کی گھاس
سے روزہ افطار کرتے تھے اور کسی جاندار کو ذبح نہ کرتے تھے اور درم ودینار کو نہ چھوتے تھے اور شہر
گانون مین کبھی نہ جاتے تھے دوم عیاضیان فضیل عیاض خلیفہ عبدالواحد بن زید سے نسبت رکھتے ہین جو
ہمیشہ مسافر ہین اور تنہائی مین رہی اور ہرگز کسی سے بھی سوال نہ کیا جو کچھ انکو غیب سے بہم پہونچتا تھا اسی پر قناعت کرتے
تھے تیسرے ادہمیان ادہمیان ابراہیم ادہم خلیفہ فضیل عیاض سے نسبت رکھتے ہین جنھون نے شوق و
ذوق الہی مین آکر سلطنت پر ٹھوکر ماری اور تنہائی اختیار کی اور تزکیہ نفس و تصفیہ باطن مین اپنے عصرون مین
سے بہت بڑھگئے چوتھے ہبیریان ہبیرہ بصری سے نسبت رکھتے ہین جو دو واسطے سے ابراہیم ادہم کے
خلیفہ تھے اور مخلوق سے بہت رکھتے تھے اور رات دن خلوت الہی کیا کرتے تھے اور چار روز کے بعد
میوہ اور گھاس سے افطار روزہ کرتے تھے پانچوین حبیبیان جو خواجہ اسحاق سے نسبت رکھتے ہین جو
ہمیشہ ریاضت اور عبادت الہی مین مشغول رہتا تھا اور جنگل اور گانون مین قیام کرتا تھا اور نو خانوادہ جو
حبیب عجمی سے نکلے ہین انکی یہ تفصیل ہی اول عجمیان حبیب عجمی سے نسبت رکھتی ہین جو حسن بصری کا خلیفہ
تھا اکثر جازون اور جنگلون مین گشت کیا کرتا تھا اور تین روز کے بعد خرما سے افطار صوم کرتا اور بھوڑی کپڑی پر التفا کرکے
اپنے جسم کو ڈھکتا تھا دوسرے طیفوریان بایزید بسطامی سے نسبت رکھتے ہین جنکا نام طیفور تھا حبیب عجمی کے
خلیفہ تھے اور فقیری مین رتبہ بلند اور اوج کمال کو پہونچگئے تھے تیسرے کرخیان جو معروف کرخی سے نسبت

رکھتے ہین گروہ اولیاء کرام مین بڑے کامل تھے اور ہمیشہ ترک دنیا اور تنہائی مین بسر کرتے تھے چوتھے
سقطیان سری سقطی سے نسبت رکھتے ہین جو معروف کرخی کا خلیفہ تھا بڑا شب زندہ دار اور صائم الدہر
اور خلوت دوست تھا تین روز کے بعد بھیک مانگ کر کچھ بہم پہونچاتا تھا اور افطار صوم کرتا تھا پانچوین
جنیدیان جنید بغدادی سے نسبت رکھتے ہین جو سری سقطی کا خلیفہ تھا ہمیشہ خدا پر متوکل رہتا تھا اور جو
کچھ غیب سے ہاتھ آتا تھا اسی سے افطار صوم کرتا تھا چھٹے گازرونیان ابو اسحاق گازرونی سے نسبت رکھتے
ہین جو دو واسطے سے جنید بغدادی کا خلیفہ تھا مخلوق سے بہت کم التفات رکھتا تھا اکثر خلوت مین بیٹھ کر
عبادت الہی بجاتا تھا ساتوین طوسیان علاء الدین طوسی سے نسبت رکھتے ہین جو پانچ واسطے سے
حبیب عجمی کے خلیفہ تھے رفض و سرود اور وجد و مزامیر کی طرف بہت رغبت رکھتے تھے اور نقش کشی
اور ریاضت مین معروف رہتے تھے اور جو کچھ میسر ہوتا تھا کافر اور مومن اور امیر اور فقیر پر برابر تقسیم کرتے
تھے آٹھوین سہروردیان ابو النجیب سہروردی سے نسبت رکھتے ہین جو پانچ واسطے سے حبیب عجمی
کے خلیفہ تھے اور بہت محنت و ریاضت مین زندگی بسر کرتے تھے نوین فردوسیان نجم الدین فردوسی
سے نسبت رکھتے ہین جو ابو النجیب سہروردی کے خلیفہ تھے اور کتاب مرات الاسرار مین ان خانوادہای
سلسلہ کے شاخون کے نام اسطرح لکھے ہین قادریہ شیخ عبد القادر جیلانی سے جنید بغدادی تک انکی انتہای
یوسفیہ احمد یوسفی سے جنید بغدادی تک انتہای نقشبندیہ خواجہ نقشبند سے جنید بغدادی تک انتہای ہے
زاہدیہ خواجہ بدر الدین زاہد سے جنید بغدادی تک انتہای انصاریہ عبد اللہ انصاری سری جنید بغدادی
تک انتہای صفویہ شیخ صفی الدین سے جنید بغدادی تک انتہای عبد الرؤسیہ سید عبد الرؤس سری جنید بغدادی
تک انتہای قلندریہ محمد قلندر سے نسبت رکھتی ہین نوریہ ابو الحسن نوری سے نسبت رکھتے ہین اور سری
سقطی تک انتہای خضریہ احمد خضری سے نسبت رکھتے ہین اور امام حسین علیہ السلام تک انکی انتہای شطاریہ
شیخ عبد اللہ شطاری سے نسبت رکھتے ہین اور بایزید بسطامی تک انکی انتہای حسینیہ بخاریہ سید جلال بخاری سے نسبت
رکھتی ہین اور امام حسین تک انکی انتہای **فصل نوین بعضے حکمار فلاسفہ کی ذکر مین** جاننا چاہیے کہ حکیم اسکو کہتے
ہین کہ عالم علوی اور سفلی کے سب اشیاء کی حقیقت اور ماہیت سے خبردار اور آگاہ ہو تاریخ الحکما مین لکھا ہے کہ حکما مین اول لقمان
ہین کہ حضرت داود کی ہمعصر تھے بلکہ انکے شاگرد تھے اور ایک اہل حبش تھے ابتدا ایام مین کسی کے غلام تھے لکھا ہے کہ لقمان کے مالک نے
کہا کہ فلان کھیت مین جو بونا چاہیے لقمان نے ارزن یعنی جنیادھان بو یا خواجہ انکا نہایت برہم ہوا اور کہا کہ ہمارے حکم کے خلاف

تونے کسواسطے کیا لقمان نے کہا کہ چنیا مین نے بویا ہی کیا عجب ہے کہ اسمین جو کی بال آوے خواجہ نے کہا کہ یہ
محال ہی لقمان نے کہا کہ تخم گناہ کے تم بوتے ہو اور ثواب آخرت کے پھل کی امید رکھتے ہو یہ کسطرح ہو سکیگا
یہ بات خواجہ کے دل مین اثر کرگئی اور لقمان کو آزاد کردیا ملک شام مین لقمان نے تحصیل علم حکمت کی اور اپنے
ہمعصرونسے زیادہ ہوگئے کسی نے انسے دریافت کیا کہ اس رتبہ علم وحکمت کو کسطرح تم پہونچے لقمان نے کہا
کہ راست گوئی اور امانت داری سے اور بیہودہ گوئی سے خاموش رہنا کہتے ہین کہ عہد غلامی مین لقمان سے
انکے خواجہ نے کہا کہ اس دیگ کیلئے ہوے بکریکا کوئی بہتر عضو لاؤ لقمان دل اور زبان لے آئے خواجہ نے
پھر کہا کہ کوئی بدترین عضو لاؤ لقمان پھر وہی لائے خواجہ نے انسے سبب اسکا دریافت کیا لقمان نے کہا
کہ اگر دل معصیت سے اور زبان آلائش دروغ سے پاک ہین تو بہتر اعضا ہین ورنہ بدتر اعضا ہین اور یہ
لقمان کا قول ہی کہ وقت سختی کے استقلال چاہیے اور وقت صادر ہونے کسی حادثہ کے یا کسی مشکل کیوقت
صبر کرنا چاہیے اور نعمت اور دولت اور جمعیت اور صحت کے دنونمین شکر پروردگار کرنا چاہی فیثاغورث
شام سے مصر مین آیا اور اصحاب سلیمان علیہ السلام سے ملاقات کرکے علم الہی اور حکمت طبعیات سے
سیکھی اور اپنے فہم وادراک سے علم موسیقی یعنی راگ اسکے ایجاد کیا اور سقراط نے یہ علم اس سے سیکھے اور سب
علمون مین سے خدا پرستی اختیار کی اور دنیا کی لذتونسے کنارہ کیا اور باقی عمر عبادت اور ریاضت مین
بسر کی دوسواسی رسالہ علوم مختلفہ کے اسنے تصنیف کیے ہین اسکا قول ہی کہ دوست تیرا وہ ہی کہ تیرا عیب تجکو
بتادے اور دشمن وہ ہی کہ تیرا عیب دیکھے اور اسکی تعریف کرے اور یہ قول بھی اسکا ہی کہ زندہ وہ ہی کہ زندگی مین
اپنے کو مردہ جانے اور مردہ وہ ہی کہ جو اپنے تئین زندہ سمجھے اتنا فلسس شاگرد لقمان کا تھا اول اسی لقب کا حکیم
مشہور ہوا اور اسرار وآشکار کرکے حقائق کا داتا تھا افلاطون اپنے عہد مین حکیم بیمثال تھا اسکے شاگرد تین
تین فرقہ ہین اشراقین اور رواقین اور مشائین اشراقین انکو کہتے ہین جنھون نے تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کیا ہی کہ اسکے
سبب سے کمام چیزونکی حقیقت اور کیفیت اور معرفت الہی اور نور علم وحکمت انکے دلونکے آئینو مین آفتابکی نور کیطرح
روشن اور جلوہ گر ہوگیا اور بغیر دیکھنے اور یاد کرنے کے نور قلب اور روشنی باطن کیوجہ سے افلاطون کے علم
وحکمت سے مستفیض ہوئے اور رواقین ان لوگونسے مراد ہی کہ روزمرہ افلاطون کے رواق پر حاضر ہونے لگے اور
علوم ظاہری کے یاد کرنے مین مصروف ہوکر دولت علم وحکمت سے مشرف ہوئے اور مشائین اشارہ اس فرقہ سے ہی جنھون نے
سفر مین افلاطون کی رفاقت کی اور اسکے ہمراہ رکاب مصیبتین سفر کی اٹھائی اور برگوارا کمن اور افلاطون کا قول ہی جسقدر

تو دانا و عقیل ہے اپنے تئین نادان سمجھ اور جس بات کو تو نہ جانے تو اسکے سیکھنے مین شرم نکر ارسطاطالیس معلم اول
اور فیلسوف اکبر انھین کو کہتے ہین اور ارسطو بھی کہتے ہین اور انکے نام کے لفظونکے معانی زبان یونانی مین
فاضل کامل کہتے ہین اور فیلسوف یونانی زبان مین دوست حکمت کو کہتے ہین ارسطو کو مولد شہر کالکہ تھا جب اسکا
برس کا سن ہوا اسکا تو بلدہ لینہ مین باپ اسکا لے گیا اس شہر مین تو برس برابر کسب علوم مین ارسطو مشغول ہا
آخر ش تبہ فضیلت کو پہونچا بعد اسکے بیس برس تک افلاطون کی خدمت مین قیام پذیر رہا اور اس سے انواع
طرحکے فیض پائے اور متقدمین اور متاخرین سے زیادہ تر ہو گیا اور افلاطون کے مرنے کے بعد مدتہ الحکما مین
مدرسہ بنایا اور پڑھانے مین مصروف ہوئے اور اسکندر رومی کو علم اور حکمت ارسطو نے تعلیم کی اور ایکسو
بیس کتابین انواع علوم مین اسنے تصنیف کین اور ایکسو اٹھ برس کی عمر مین جہان فانی کو وداع کیا کسی نے
ارسطو سے دریافت کیا کہ بلاغت کیا چیز ہے اسنے کہا کہ حل ہونا لفظونکا بے خلل معنی کے یہ پانچون حکیم کل
علوم صوری و معنوی مین دانا تھے اور یزدان پرستی مین انھون نے زندگی بسر کی اور سوا ہی انکے اور حکیم
ایک ایک علم خاص مین نامور ہوئے ہین دیمقراطیس افلاطون سے پہلے گذرا ہی کہتے ہین کہ افلاطون سے بھی
علم و حکمت مین فائق ہوا ہے اسکا قول ہی کہ مغلوبان غضب کو اور مطیعان شہوت کو آدمیون مین نہ شمار
کرنا چاہیے اور آدمیونکو وقت خراج دوستی مین امتحان کرنا چاہیے اقلیدس مہندس کامل تھا ہندسہ کا
علم اسی نے ایجاد کیا ہی اور کتاب محرر اقلیدس جو علم ہندسہ مین مشہور ہی وہ اسی نے تالیف کی ہی اسکا قول
ہے کہ دنیا کو مثل آگ کے تصور کرنا چاہیے جسطرح کہ سرانجام معاش کے لیے بغیر آگ کے گذارا نہین ہوتا
اسی طرح آگ کے موافق نعمت دنیا پر قناعت کرنا چاہیے یعنے اگر حاجت سے زیادہ آگ بھڑک جائیگی تو گھر
کو جلا دیگی اسی طرح اگر دنیا کی نعمت زیادہ ہوگی تو دین و ایمان کے گھر کو جلا دیگی بطلیموس ہیئت اور
ہندسہ کے علم مین اپنے وقت کا استاد ہر کتاب مجسطی جو علم ہیئت مین نہایت معتبر ہے اسی کی تصنیف
ہے اور قاعدہ رسن بندی کے اور تقسیم اقلیمونکی اور طول و عرض شہرونکے اسی نے نکالے ہین
اسکا قول ہی کہ جسنے علم بیان کر دیا اسنے ہمیشہ کے واسطے زندگی حاصل کی یعنی مصنف زندہ رہتا نہین ہے
مگر نام اسکا صفحہ روزگار مین تا حشر پایدگار رہیگا اس سے کسی نے دریافت کیا کہ مقبولان خدا کی کیا علامت ہے
حکیم نے کہا کہ کلام شیرین اور اخلاق حسین اور روی خندان اور تواضع خان اور نیک و بد کی حالپر یکسان
شفقت کرنا جالینوس حکیم کامل اور طبیب حاذق تھا ملک روم اور مصر مین اسنے تحصیل علم کی تھی حکیم نقراط

اسکا شاگرد رشید تھا اسکا قول ہی کہ جب تک انسان کو اپنے نفس کے عیبونپر مطلع کامل نہو جائے اسکی اصلاح
ہرگز نہین کرسکتا اسلیے آدمی کو چاہیے کہ اپنے عیبونسے مطلع ہو اور آگاہ ہوجائے اور یہ قوتونکی تعریف
کرنے سے مغرور نہو بقراط جہان مین علم وطب اسی نے ظاہر و اسکا رکیا ہی اور اس سے پیشتر اور حکیمون نے اس
علم کو اسرار غیبی جانکر کسی غیر پر ظاہر نہ کیا تھا سولہ برس کے سن مین تحصیل علوم سے فارغ ہوگیا اور پھر پڑھانا شروع
کیا اسکا قول ہی کہ دانا ترین خلائق وہ شخص ہی کہ جو حالت تکلیف مین دلتنگ نہو اور دولت دنیا کو آخرت کی
بختونپر ہیچ نہ کرے اور کمال احمق وہ آدمی ہی کہ خواستگاری کسی کی کرے اور وہ اسکا طلبگار نہو اور یہ بھی
اسی کا قول ہے کہ حالت امیری مین متواضع ہونا اور وقت مقدور کے بخشش کرنا اور ایام تنگدستی مین
سخاوت کرنا اور بغیر احسان کے بخشش کرنا نیکبختون اور سعادتمندونکا شیوہ ہی سقراط اپنے عہد مین بہت با
کمال اور بمثل حکیم تھا خلق کو احکام الہی کی ہدایت کرتا تھا اور افعال بد سے باز رکھتا تھا مردمان گمراہ اور باطل
اندیش اس سے عداوت کرنے لگے اور اس عہد کے بادشاہ کو اسکے قتل کی ترغیب دی مخلوق کے فتنہ و فساد
کو دفع کرنیکے واسطے بادشاہ سقراط کے قتل پر آمادہ ہوا اور خلوت مین حکیم کو بلاکر کہا کہ سورش خلائق دفع کرنے
کے واسطے تیرا قتل مجکو واجب ہوگیا اب جسطرح تو کہی اسطرح تجکو قتل کرون حکیم نے زہر پسند کیا اور ایکسو نوے سکی
عمر مین راہی ملک عدم ہوا بارہ ہزار سے زیادہ اسکے شاگرد تھے اسکا قول ہی کہ سب کامونکی اصل تدبیر ہی اور تدبیر کی
اصل تقدیر ہی غرض تقدیر تدبیر پر غالب ہے اسوجہ سے کہ تدبیر سفلی ہی اور تقدیر علوی ہی اور یہ بھی اسی کا قول ہی کہ وہ
خوب شخص ہی کہ جسکے رنج و آزار کے اندیشہ سے اسکے دشمن اطمینان سے رہتے ہین اور جس سے دوست اندیشہ ناک ہون
وہ شخص بد ہی اور اپنے سب راز و اسرار سے دوستونکو مطلع نہ کر ایسا نہو کہ وہ دوست تیری کبھی دشمن ہوکر تجھپر غالب
ہوجائین دیوجانس کلبی کمال زاہد اور تقوی کیساتھ علم اور حکمت رکھتا تھا اور تاہل وغیرہ تعلقات دنیوی سے معرا
محض تھا اور کلبی اسکو اسوجہ سے کہتے تھے کہ ہردم کلمۃ الحق اسکی زبانپر جاری رہتا تھا کسی نے اس سے دریافت کیا
کہ طعام اور شراب کیلئے کونسا وقت بہتر ہے اسنے جواب دیا کہ امرا کیواسطے غلبۂ اشتہا مین چاہیے اور مفلس کو
جب میسر آئے وہی وقت ہی بقراطیین بقراط کے شاگردون مین سے تھا اسکا قول ہی کہ خطرہ زبون جب تک سول
سے دور نہین ہوجاتے علوم شریف ہرگز دلنشین نہین ہوتا اسوجہ سے کہ لطیف اور کثیف ایکجا جمع نہین ہوتے
بلیناس بعضے کہتے ہین کہ یہ ارسطو کا شاگرد ہے اور مصر کے شہرونمین ایک شہر اسکندریہ ہی اور وہ
سمندر کے اندر ہے اور بلند ہے وہان اسنے ایک مینار بنایا اور ایک آئینہ اسمین لگایا اسلیے کہ

ملک روم اور اسکے گرد نواح جو کچھ واقع ہو سب اس آئینہ مین نظر آوے یہ عجیب اور غریب حکمت اور صنعت اسکی ایجاد ہی جاماسپ عجم کے حکما مین سے ہے لقمان حکیم کا شاگرد ہی اور گشتاسپ بادشاہ ایران کا وزیر تھا علم نجوم اور طب مین مہارت کامل رکھتا تھا اسکا قول ہے کہ نہایت دانشوار اور سخت کامون مین یہ کام ہی کہ کوئی سخی کسی بخیل سے ہاتھ پھیلا کر کچھ مانگے ارجاسپ اپنے عہد مین علم حکمت مین بے مثل تھا جب وہ مرنے لگا تو وقت اخیر اپنے بیٹے کو بلا کر وصیت کی کہ کارہاے نمایان کرکے بادشاہون کا دل ہاتھ مین لینا یعنے رضامندی کرنا اور دوستون کے ساتھ لطف اور احسان کرنا اور دشمنون کو دلاسا دینا اور اپنی طرف راغب کرنا اور زن و فرزند کے ساتھ رعایت کرنا تو کسی وقت تیرا عیش تیرہ اور مکدر نہوگا پھر قبلہ کی طرف رخ کرکے اسنے سجدہ کیا اور ملک کو روانہ ہوا بزرجمہر اس زمانہ کے حکما کا پیشوا تھا اور نوشیروان بادشاہ کا وزیر تھا اسکا مقولہ ہی کہ گیارہ باتون پر سلطنت کا استحکام اور استقلال ہے جو بادشاہ ان باتون کو اختیار کریگا اسکی سلطنت مستحکم اور مستقل رہیگی اور وہ گیارہ امر یہ ہین اول غضب بیجا سے پرہیز رکھے دوسرے صدق و راستی اپنا شعار رکھے تیسرے علقمندون سے مشورہ کرکے ہر ایک کام کرے چوتھے بزرگون کی تعظیم مدنظر رکھے پانچوین قیدیون کا حال دریافت کرتا رہے چھٹے راستون کی حفاظت کا ہر دم خیال رکھے ساتوین جرم کے موافق سزا اور بخشش کرے آٹھوین ہتھیارون کے جمع کرنے مین اور سپاہ کی آرایش مین ہمیشہ مصروف رہے نوین اپنے خویش و اقربا کے ساتھ مراعات کرتا رہے دسوین چار طرف جاسوس اپنے متعین رکھے گیارھوین ارکان سلطنت یعنی اہلکارون پر عنایت اور مہربانی رکھے اور یہ بھی اسی کے قول ہین کہ بادشاہون کو واجب ہے کہ چار چیزون سے احتراز رکھین اول غضب کو اپنے مزاج پر غالب نہ رکھے کہ غضب عاجزون کا کام ہے اور بادشاہ ہرگز عاجز نہین ہے دوم جھوٹھ نہ بولے اور دروغ گوئی کسی کے خوف سے یا کچھ امید کی وجہ سے ہوتی ہے اور بادشاہ اس سے مبرا ہے سوم مال دار سے بخیلی نہ کرے مگر باندازۂ احتیاج بخیلی کرے اور بادشاہ محتاج نہین ہے چہارم قسم کھانے کی عادت نہ کرے اسلیئے کہ قسم تہمت کے دور کرنے کی واسطے ہوتی ہے اور بادشاہ تہمت سے بری ہے حکیم بیدپاے برہمن ہندوستان کے اعلی حکیمون مین سے ہی کتاب کلیلہ دمنہ اسنے تصنیف کی ہے اسکی کا قول ہے کہ چار ہزار کلام حکمت کے مین نے جمع کیے ہین ان مین سے چار مین لے چن لیے ہین دو ان مین سے قابل یاد رکھنے کے ہین ایک خالق ہے اور ایک موت ہے اور دو قابل بھول جانے ہین ایک احسان ہے جو تو کسی کے ساتھ کرے اور ایک بدی ہی جو اوروں سے تجھ کو پہنچے

حکیم عمر خیام نیشاپوری حکماے اسلام مین بڑا حکیم ہی بعضے اسکو بوعلی سینا کے برابر کہتے ہین بادشاہ سلطان سنجر سلجوقی اپنے برابر تخت پر اسکو بٹھاتا تھا اور نظام الملک نے بارہ سو مثقال طلائی نیشاپور کی املاک سے اسکے صرف خرچ کے واسطے مقرر کیا تھا ارباعیان اسکی تمام عالم مین مشہور ہین آخر مین علم الہیات کے مطالعہ مین اکثر مشغول رہتا تھا وقت اخیر نماز ادا کرکے سجدہ مین سر رکھا اور کہا یا اللہ تعالے جو حق پہچاننے کا ہے اس قدر تجکو مین نے نہ پہچانا تو مجکو بخش دے یہ کہکر سجدہ مین تمام ہوگیا ۵۱۷ھ پانسو پندرہ ہجری مین اسکی وفات ہوئی ہے نصر فارابی اسکا باپ بادشاہ کے لشکر کا سردار تھا بغداد اور شام مین مدت تک وہ رہا سو گریان رہا اور یہ اپنی ریاضت اور عبادت الہی مین صرف کرتا تھا اور حکمت کی کتابین اکثر زبان یونانی سے عربی مین ترجمہ کرتا تھا اس سبب سے معلم ثانی لقب اسکا مقرر ہوا ۳۳۰ھ تین سو چوالیس ہجری مین حج کے سفر مین قراقوش نے اسکو قتل کیا اسکے اقوال حکمت مین سے یہ قول ہے کہ موت اولاد مرض کی ہے اور مرض اولاد خلط کی ہے اور خلط اولاد کی غذا ہے اور غذا اولاد گھاس کی ہے اور گھاس اولاد زمین کی ہے پس ہر ایک چیز زمین سے پیدا ہوتی ہے اور زمین ہی مین چلی جاتی ہے شیخ ابوعلی حسین بن عبداللہ سینا حکماے فلاسفہ مین بڑا حکیم مسلمان گذرا ہے اور شیخ الرئیس اسکا لقب ہے اٹھارہ برس کی عمر مین سب علم معقول اور منقول وغیرہ اسنے حاصل کرلیے شمس الدولہ والی ہمدان نے اپنا وزیر اسکو کیا تھا اس نے قاعدہ و دستور مقرر کیا تھا کہ ایک سو بیس بیمار کا جب تک معالجہ نہ کرلیتا تھا کھانا نہ کھاتا تھا اسکا یہ قول ہے کہ طبیعت مثل مدعی کے ہے اور مرض مثال دشمن ہے اور علامت یعنے نشانیان گواہ ہین اور نبض اور قارورہ گویا سند اور دستاویز یعنی وجہ ثبوت ہین اور دن بحران کا گویا تاریخ فیصلہ کی ہے اور مریض متوکل ہے اور الضاف کرنیوالا قاضی یعنی حاکم وقت وطبیب ہے شہاب الدین مقتول حکماے اشراقین کے طریق پر بھی خوب قادر تھا اور مشائین کا طریق بھی جاری رکھتا تھا غرضکہ دونون طریق مشاق تھا اور شیخ شہاب الدین سہروردی کا بھانجا تھا اور ایک آزاد آدمی تھا مگر ریاضت بہت کرتا تھا اور ظاہر بادشاہ بن ملک صلاح الدین اسکا نہایت معتقد تھا اور کلمات خلاف شرع شریف جو اکثر اسکی زبان سے نکلتے تھے اسواسطے فقہاے وقت یعنے حکام شرع نے اس قتل کا فتوی دیا چنانچہ ۵۸۶ھ پانسو ستاسی مین بادشاہ کے حکم سے اسکو قتل کردیا حکیم ناصر خسرو مذہب صوفیہ رکھتا تھا اور سالون ولایت کے دریا اور جنگلون کی سیر کرتا پھرتا تھا بعضے اسکو خداشناس اور موحد سمجھتے تھے اور بعضے اسکو دہریہ جانتے تھے اس وجہ سے کہ وہ ہر ایک

مذہب والے سے بحث کیا کرتا تھا اسکا قول ہے کہ عقلمندون کا دل راز و اسرار کا قلعہ ہے میر محمد باقر
حکیمے اشراقین اور مشائین مین نہایت عمدہ حکیم تھا اور علما اور اہل عرفان کا پیشوا تھا مشہد مقدس مین
تحصیل علم کرتا تھا تھوڑے دنون مین ایسا عالم بے بدل اور فاضل ہو گیا کہ اپنے زمانہ کے علماسے مناظرہ
اور مباحثہ مین غالب آیا زمانہ کے بادشاہ اسکی ملاقات کی آرزو رکھتے تھے اور اسکو بادشاہون کی صحبت سے
نفرت تمام تھی کتاب صراط المستقیم اور کتاب افق المبین اور حاشیہ شرح مختص الاصول اسنے تصنیف
فرمائی ہین اس کے کلمات طیبات مین سے یہ قول ہے کہ جسنے اپنے دل کو اللہ تعالے کی طرف نہایت استحکام
سے ہمہ تن رجوع کیا وہ تونگر اور بے نیاز ہو جائیگا اور جسنے اپنا کام بصدق دل سپرد بخدا کیا وہ کام خدا کے فضل
سے بخوبی انجام پہونچیگا نصیر الدین طوسی اپنے وقت کے حکما اور فضلا مین نہایت کامل تصنیفین اسکی بہت
ہین اسکا قول ہے کہ دو امر نہایت مختلف ہین اگر تجکو پیش آوین اور تجکو نہایت درجہ فکر ہو کہ ان دونون مین کون
سا اختیار کرون کہ حق ہو اور بہتر ہو تو ان دونون مین جو امر کہ تیرے نزدیک نہایت بہتر ہو اور تیرا نفس اسکی
خواہش کرے اسکو بلا تکلف ترک اور اسکے درپے ہرگز نہو اور جو امر کہ تیرے خواہش نفس سے سراسر خلاف
ہو اسکو اختیار کر اسواسطے کہ جو حق اور صواب ہوتا ہے نفس اس سے مخالفت رکھتا ہے

فصل دسوین بعضے علماے عالی مقام کے احوال کے بیان مین نعمان

کنیت اسکی ابو حنیفہ ہے اور لقب اسکا امام اعظم ہے نسب اسکا نوشیروان تک منتہی ہوتا ہے امام برحق حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے ابو حنیفہ نے دو برس برابر صحبت رکھی اور انسے بہت دولت علم کی حاصل
کی نقل ہے کہ راستہ مین ایک دن حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے شرف ملازمت حاصل کیا جناب
حضرت امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو حنیفہ مین نے سنا ہے کہ تو نے آیات آلہی کو اور
ہمارے جد بزرگوار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثون کو بالکلیہ ترک کر دیا اور اپنے
قیاس اور اجتہاد پر تو عمل کرتا ہے ابو حنیفہ نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ اگر سوال میرا ہے آپ اسکا
جواب دین اول یہ کہ پیشاب زیادہ تر پلید ہے یا مانی منی کا حضرت نے فرمایا کہ پیشاب ابو حنیفہ نے
عرض کیا کہ قول میرا اگر قیاس پر ہو تو ہر دفعہ کے پیشاب کرنے مین اجازت غسل دیتا
ہے دوم یہ کہ مرد ضعیف ہے یا عورت حضرت امام نے فرمایا کہ عورت ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر قول میرا قیاس
پر ہوتا تو مرد کو ایک حصہ اور عورتون کو دو حصہ میراث مین سے تجویز کرتا صوم نماز افضل تر ہے یا روزہ

حضرت امام نے فرمایا کہ نماز ابوحنیفہ نے کہا کہ قول میرا اگر قیاس پر ہوتا تو حیض والی عورت کو کہتا کہ نماز کو قضا نہ کرے
حضرت امام علیہ السلام نے ابوحنیفہ کو تحسین و آفرین کی اور اسکے حق مین دعا کی اور لکھا ہے کہ ابراہیم بن
امام حسن بن علی علیہما السلام نے جو اکثر اکابر کے اتفاق سے بصرہ سے خروج فرمایا تو ابوحنیفہ نے تابعداری
کی اور انکی مدد کا فتوی دیا اور جاد نام اپنے بیٹے کو مع چار ہزار درم کے انکے پاس بھیجدیا اور نامہ لکھا کہ اکثر لوگ
میرے دامنگیر ہین اس جہت سے مجبور ہون ورنہ ملازمت مین حاضر ہوتا اتفاقاً وہ نامہ منصور دانقی کے پاس
پہونچگیا وہ دیکھکر ابوحنیفہ پر سخت غضبناک ہوا اور نہایت ایذا دو تکلیف دی کہ اسی مین وہ راہی ملک عدم
ہوئے ۱۵۰ھ سنہ ہجری مین پیدا ہوے تھے عمر شریف انکی ستر برس کی ہوئی تھی جو ۱۵۰ھ سنہ ایک صد پنجاہ ہجری مین
وفات پائی اور بغداد کہنہ مین مدفون ہوے امام شافعی ۱۵۰ھ سنہ یکصد پنجاہ مین گیارھوین رجب کو پیدا ہوے
اور ۲۰۴ھ سنہ دو سو چار مین مامون رشید کے عہد خلافت مین وفات پائی مرقد انکا قرابہ مصر مین ہے امام مالک نے
۱۷۹ھ سنہ ایک سو اناسی مین اور بعض کا قول ہے کہ ۱۷۹ھ سنہ ایک سو ستر مین انتقال فرمایا امام احمد حنبل نے ۲۴۱ھ سنہ
ایک سو چوالیس ہجری مین اس دنیا مین قدم رکھا فرقہ معتزلہ نے ان پر بغداد مین غلبہ کیا اور کہا کہ قرآن کو مخلوق
کہو انھون نے ان کے قول کے موافق نہ کیا تو ان کے ہاتھ باندھکر ہزار تازیانہ ان پر مارے اس حالت
مین ان کا بند ازار ٹوٹ گیا فوراً غیب سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اور ان کا بند ازار اس نے خوب مضبوط
باندھ دیا یہ واقعہ جو اس گروہ نے بچشم خود مشاہدہ کیا تو اس عذاب سے ان کو چھوڑ دیا اور انھون نے اسی
صدمہ سے انتقال فرمایا ان کے دوستون مین سے ایک گروہ ان کے پاس ایا اور کہا کہ اس گروہ مخالفون
نے جو بیگناہ تمکو اسقدر ایذا اور تکلیف دی ہے ان کے واسطے تمھاری کیا مرضی ہے انھون نے جواب
دیا کہ مجکو ساتھ کچھ دشمنی اور عداوت نہین ہے اس وجہ سے کہ یہ جانتے تھے کہ مین باطل پر ہون انھون
نے خدا کے واسطے مارا ہے کہتے ہین کہ جب جنازہ ان کا اٹھایا تو مرغان ہوا ان کے جنازہ کے گرد
چیرخ مارتے تھے اور چالیس ہزار کبود ترسا اور یہود نے زنار توڑکر چلانا شروع کیا اور کلمہ طیبہ پڑھتے
تھے عبدالرحمن خلیل وہ شخص ہے کہ جسنے علم نحو مین اول کلام کیا ہے سیبویہ اسکا ایک شاگرد
ہے اور وہ مرد صالح یعنے نیک بخت اور علقمند اور بردبار اور معزز تھا اس قول ہے کہ شاگرد اپنے
استاد کی خطا کو نہین جانتا ہے جب تک کہ کسی اور کے آگے نہ بیٹھے نقل ہے کہ ایک شب خلیل
ابن احمد اور ابن مقنع ایک جگہ باہم بیٹھے تھے اور علم مین گفتگو کر رہے تھے کسی نے

خلیل سے دریافت کیا کہ ابن منقع تمھارے نزدیک علم مین کیسا ہی خلیل نے جواب دیا کہ علم اوسکا اسکی عقل پر غالب ہے پھر ابن منقع سے پوچھا کہ ابن احمد تمھارے نزدیک کیسا ہی اسنے جواب دیا کہ عقل اوسکی علم سے زیادہ ہے اور خلیل وہ شخص ہے کہ جسنے علم عروض مین اول کلام کیا ہی چنانچہ علم عروض مین تذکرہ اسکا مین نے لکھا ہی اور وہ سنہ ایک سو ایک ہجری مین پیدا ہوا اور عمر اسکی ایک قول سے ساٹھ برسکی ہوئی اور ایک قول سے ستر برسکی اور ایک قول سے چوہتر برسکی ہوئی النویسہ عمر بن عثمان لقب سیبویہ ہی اور خلیل بن احمد کا شاگرد ہے اور سیبویہ ایک لفظ ہی فارسی کا بمعنے دوست رکھنے والا بوی سبب کا سنہ ایک سو اسی ہجری مین اسنے وفات پائی قاضی ناصر الدین صاحب بیضاوی شیرازی اپنے عہد کا علامہ تھا ملا سعد الدین تفتازانی کتاب منتخب التواریخ مین لکھا ہے کہ ماہ صفر سنہ سات سو بائیس ہجری مین پیدا ہوا اور بائیسوین محرم سنہ سات سو چورانوے ہجری مین دوشنبہ کے دن بلدہ سمرقند مین امیر تیمور کے عہد سلطنت مین اسکے انتقال فرمایا سید شریف اپنے عہد مین بڑا عالم تھا شہر شیراز مین سنہ آٹھ سو چھبیس مین اٹھاسی برس کا ہوکر مرض طاعون مین مبتلا ہوا اور شیراز مین انتقال فرمایا مولانا قطب الدین شیرازی اکثر علمون مین خواجہ نصیر الدین طوسی کا شاگرد تھا اور علم و فضل مین بڑے رتبہ اعلی پر پہونچگیا تھا اور نہایت حریف اور ظریف تھا سنہ سات سو دس ہجری مین شہر تبریز کے مقام پر اسنے انتقال فرمایا ملا قطب الدین محمد صدرہ نے سنہ آٹھ سو پچانوے مین سلطان حسین بنیرہ عمر شیخ مرزا کے عہد سلطنت مین وفات پائی مخدوم الملک ملا عبد اللہ خطاب شیخ الاسلام تھا اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت مین خطاب مخدوم الملک حضور بادشاہی سے انکو عنایت ہوا تھا جبکہ شیخ عبد النبی حاکم صدر ہوے تو مخدوم الملک پایہ اعتبار سے گرگئے اور شیخ اور ملا مین باہم مباحثہ اور جدل ہوئی ملا عبد الحکیم قصبہ سیالکوٹ جو متعلق لاہور ہی وہان پیدا ہوا اپنے وقت مین سب عالمون اور فاضلون مین افضل اور اکمل تھا حضرت صاحبقران شاہجہان بادشاہ کے عہد سلطنت مین منصب شاہی حاصل کرکے کمال جاہ و جلال سے اوقات بسر کرتا تھا سنہ ایکہزار سات ہجری مین اس دار فنا سے دار بقا کی طرف متوجہ ہوا ملا جامی اسم شریف انکا عبد الرحمن اصل انکی اصفہان سے تھی اور مقام پیدایش انکا قصبہ جام ہے تصنیفین انکی عربی اور فارسی کی علم نحو اور تصوف اور عروض و قافیہ اور معما مین مشہور و معروف ہین سنہ آٹھ سو اٹھانوے ہجری مین اٹھارہوین

محرم کو اس دار ناپایدار سے دار القرار کو انتقال فرمایا شیخ شہاب الدین مقتول شیخ شہاب الدین
سہروردی کے عزیزون مین ہے علم و فضل مین یکتائے روزگار تھا تذکرہ حکما کی فصل مین کچھ تھوڑے سے
اوصاف انکے بیان ہوئے ہین علوم سیمیا اور کیمیا اور طلسمات اور علم ریاضی وغیرہ مین بیمثل تھے سنہ
پانچسو ستاسی ہجری مین جہان گذران کو انھون نے وداع کیا مولانا عبد العزیز عرب ولد شیخ عبد الرشید
اصل اسکی مکہ معظمہ سے ہے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد سلطنت مین منصب بلند پر سرافراز ہوا تھا
عالم متبحر تھا مولانا فخر الدین رازی امام انکی توصیف کی تشریح کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے اسوجہ سے
کہ فضل و کمال انکا تمام عالم مین مثل آفتاب درخشان ہے پانچسو چوالیس سنہ مین مقام رے مین پیدا
ہوئے اور خوارزم اور ماوراء النہر مین مدت تک رہے انکی تصنیفات مین تفسیر کبیر اور نہایت العقول وغیرہ
بہت کتابین مشہور و معروف ہین سنہ چھ سو چھ ہجری مین انھون نے انتقال فرمایا کبھی کبھی فکر سخن بھی کیا کرتے
تھے یہ قطعہ انھین کا ہے قطعہ اگر دشمن نسازد با تو اے دوست تو میباید کہ با دشمن بسازی ؛ گرت رنجے رسد
مخروش مخروش ؛ توکل کن بلطف بے نیازی ؛ وگرنہ چند روزے صبر فرما ؛ نہ او ماند نہ تو نہ فخر رازی ؛
خواجہ نصیر الدین طوسی اپنے عہد مین سب فضلا اور علما سے افضل اور اکمل تھے اور انکی تصنیف اکثر
علمون مین فائدہ بخش خاص و عام ہے ہلاکو خان کے حضور مین انکا بڑا اعزاز و احترام تھا اور ناصر الدین حاکم
قہستان سے انکا بہت ربط تھا چنانچہ کتاب اخلاق ناصری اسکے نام پر انھون نے لکھی ہے کتاب منتخب التواریخ
مین مرقوم ہے کہ خواجہ نصیر الدین طوسی پانچسو ستانوے سنہ ہجری مین پیدا ہوئے اور سنہ چھ سو بہتر ہجری مین
تیرھوین تاریخ ماہ ذیحجہ کو پچھتر برس اور سات روز اور سات مہینے کے سن مین انتقال فرمایا اور مشہد مقدس مین
مدفون ہوئے نور اللہ جنکا لقب قاضی نور اللہ شوستری مشہور ہے جہانگیر بادشاہ کے عہد مین اکبر آباد کے قاضی
تھے ایک دن بادشاہ نے انسے دریافت کیا کہ مذہب تمھارا کیا ہے قاضی نے از راہ تقیہ مذہب اپنا
شافعی ظاہر کیا بادشاہ کو شیعون سے مطلق تعصب نہ تھا اکثر سنی اور شیعہ دربار بادشاہی مین حاضر ہوتے
تھے انکی دروغگوئی سے بادشاہ نہایت غضبناک ہوا اور بعلت دروغگوئی پانچ تازیانے خار
دار انکے جسم پر لگوائے قاضی انھین تازیانون سے مرگیا کتاب مجالس المومنین جو فرقہ شیعہ مین بہت
معتبر ہے انھین کی تصنیف ہے گاہ گاہ فکر سخن بھی فرماتے تھے چنانچہ یہ شعر انھین کا ہے بیت
دہ کین شب ہجران تو بر ما چہ دراز است ؛ گوئی کہ مگر صبح قیامت سحر اوست فصل گیارھوین

بعضے شعراے نامور کے احوال کے بیان مین حکیم محمد ابو الحسن رودکی

شعرا کا پیشوا تھا اور فن شاعری کو اسنے کمال کو پہونچا دیا تھا قصیدہ اور غزل کی طرح اسنے ایجاد کی ہے اور کہتے
ہین کہ وہ مادرزاد اندھا تھا مگر ذہن اوسکا ایسا عالی رتبہ تھا کہ باوصف نابینائی کے بیس برس کی عمر مین حافظ
قرآن اور حکیم اور شاعر اور لطیفہ گو ہوگیا اور اس فضل و کمال پر نہایت خوش آواز تھا اور علم موسیقی مین
بڑا استاد کامل تھا اور ابتداے حال مین مطربی کرتا تھا جو خضر احمد سامانی کے ملازمت مین پہونچا اور
فضل و کمال کے وسیلہ سے بڑے مراتب و مدارج اعلی پر پہونچگیا اور بہت دولت و حشمت اوسکو بھی
حاصل ہوئی کہ کسی شاعر کو کسی زمانہ مین مثل اسکے ایسا جاہ و حشم نہین نصیب ہوا افضل الدین محمد
کاشی فضل و کمال مین نہایت عالی رتبہ ہوا خواجہ نصیر الدین طوسی کا ہمشیرزادہ تھا اور انھین کے فیض
صحبت سے یہ فضل و کمال اسنے حاصل کیا تھا نظم مین سواے رباعیو نکے کچھ کلام اسکا مشہور نہین ہے اور
یہ رباعی اسی کی ہے رباعی افضل دیدی کہ انچہ دیدی ہیچ است ؛ در ہر چہ بگفتی و شنیدی ہیچ است
سرتاسر آفاق دویدی ہیچ است ؛ وین نیز کہ در کنج خزیدی ہیچ است ابو نصر فراہی نام اسکا بدر الدین
محمد ہے اندھا مادرزاد تھا کتاب نصاب الصبیان اسکی تصنیف کی ہوئی شہرۂ آفاق ہے اہلی شیرازی
اپنے عہد مین سب شاعرونکا استاد تھا اور فن سخنوری مین یکتا تھا مثنوی سحر حلال ذو بحرین اور ذو
قافیتین اسکی تصنیف اسکی تکمیل سخنوری کی شاہد ہے مرقد اسکا خواجہ حافظ شمس الدین شیرازی کے پہلو
مین ہے اس مثنوی کے دو شعر اس مقام پر لکھے جاتے ہین اشعار مثنوی ای ہمہ عالم بر تو بے شکوہ ؛ رفعت
خاک در تو بیش کوہ ؛ نام تو زان بر سر دیوان بود ؛ کاتش بال و پر دیوان بود اہلی خراسانی خراسان کے
شاعرون مین نہایت خوش فکر اور شیرین سخن مشہور تھا اور زمانہ کے شعرا سب اسکے معتقد تھے اور وہ
فصاحت اور بلاغت مین اہلی شیرازی سے کلام اسکا نسبت تمام رکھتا ہے یہ شعر اسکا ہے بیت بر فلک
ہر شب رسانم برق و آہ خویش را ؛ تا بسوزم کوکب بخت سیاہ خویش را آصفی خواجہ مقیم الدین کا بیٹا
ہے جو سلطان ابو سعید خان کا وزیر تھا اپنے وقت مین نہایت خوش فکر تھا یہ مطلع اسکے دیوان
کا ہے مطلع قاتل من چشم می بندد دم بسمل مرا ؛ تا بماند حسرت دیدار او در دل مرا اسیر نام اسکا مرزا
جلال ہے شراب خواری کی اسکو ہمیشہ عادت تھی اسکے دیوان مین سراسر نازک خیالی ہے بلکہ بعضے اشعار
جو اسنے حالت مستی مین نظم کیے ہین وہ محض بے معنے ہین یہ شعر اسکے ہین اشعار در حقیقت قرب و بعد از

مردم دنیا غلط ؛ آشنای با غلط نا آشنای با غلط ؛ بسنہ آسنہ دیوان عمامیں ؛ خود غلط معنی غلط اتنا
غلط املا غلط ؛ ملا عبد الرحمن جامی تذکرہ علماین کچھ سنہ انکے احوال کا بیان کیا گیا ہی اور اکثر تصنیف
انکی نظم و نثر مین مشہور اور معروف ہین اپنے وقت مین یہ شاعر بے بدل تھے یہ شعر انکا ہی بیت جان تن فرسودہ
را با غم جانان گذاشت ؛ طاقت مہمان نداشت خانہ بمہان گذاشت خواجہ حافظ شیراز نام انکا خواجہ
شمس الدین ہی اور محمود عطار کے مرید تھے انکے کمالات حدیان سے نہایت زیادہ ہین سنہ ۷۱۷ سات
سو اکہتر ہجری مین انھون نے انتقال فرمایا اور شیراز مین مدفون ہوئی کلام انکا نہایت شیرین اور لطیف ہے
اور مطبوع خاطر ہر فرد بشر ہے یہ غول انکے دیوان کی ہی غزل آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشہ
چشمے بما کنند ؛ در دم نہفتہ بہ ز طبیبان مدعی ؛ باشد کہ از خزانہ غیبم دوا کنند ؛ معشوق چون نقاب زرخ در
نمی کشد ؛ ہر کس حکایتے بمصور چرا کنند ؛ چون حسن عاقبت نہ در ندی و زاہدست ؛ آن بہ کہ کار خود بنہایت
رہا کنند ؛ میخور کہ صد گناہ ز اغیار و رجاب ؛ بہتر ز طاعتے کہ بروے ریا کنند ؛ حافظ دوام وصل میسر نمیشود
شاہان کم التفات بحال گدا کنند سعدی شیرازی انکا نام نامی مصلح الدین شیرازی ہی صاحب علم
ظاہری اور باطنی تھے تصنیفین انکی مشہور و معروف ہین کہتے ہین کہ کسب علوم ظاہر اور باطن مین تیس
برس برابر مصروف رہی اور تیس برس برابر جہانگردی مین بسر کی اور گنج عزلت مین بیٹھکر تیس برس برابر
عبادت الہی کی اور بعض کہتے ہین کہ تینون دور جو نہین چالیس چالیس سال برابر بسر کیے ہین غرضکہ سنہ
چھ سو اکانوے ہجری مین اکسو بیس برس کی عمر ہوئی تھی جو عالم بقا کو راہی ہوئے اور شیراز مین دفن
کیے گئے یہ انکا شعر ہے شعر سعدیا نوبتے امشب و ہل صبح نکوفت ؛ یا مگر صبح نباشد شب
تنہائی را مرزا صائب نام اوسکا مرزا محمد علی ہی اور اصفہان مین پیدا ہوا اور
بعضون نے تبریز لکھا ہے فصاحت اور بلاغت مین یکتائے روزگار تھا شاہجہان بادشاہ کے
عہد سلطنت مین ہندوستان مین آیا اور حضور بادشاہ سے مستعد خان خطاب پایا ایک
برس ہندوستان مین رہکر ملک ایران کو پھر گیا اور شاہ عباس ثانی کے حضور مین باریاب ہوکر
بمراتب بلند مشرف و باب ہوا اور خطاب ملک الشعرا پایا اور آخر عمر مین ترک دنیا و مافیہا کرکے اصفہان
مین ایک تکیہ بنا کر گنج عزلت مین جھیکر بیٹھ رہا جب انتقال کیا تو وہین مدفون ہوا اصفہان مین اس
مقام کو تکیہ صائب کہتے ہین یہ اشعار اسکے ہین فرد پشانی عفو تو ابر چین نساز جرم ما ؛ آئینہ کے

برہم خورد از زشتی تمثال ما ؛ ولہ وفاداری مجو ہرگز ز دولتمند تو صائب ؛ پیادہ چون شود فرزین براہ کجروی گردد
طالب آملی مشہور شاعر ہی اور اکثر علمون اور فنون مین مہارت کامل رکھتا تھا جہانگیر بادشاہ کے عہد سلطنت
مین وارد ہندوستان ہوا اور نواب اعتماد الدولہ کی ملازمت مین بڑے رتبہ پر پہونچا یہ شعر اسکا ہے
بیت بہ تن بو یا کند گلہاے تصویر نہالی را ؛ بپا بیدار سازد خفتگان نقش قالی را ظہیر فاریابی نام اسکا
ظہیر الدین طاہر پسر محمد فارابی ہی اپنے وقت کا استاد تھا اور قصیدہ گوئی مین قدرت کاملہ رکھتا تھا اور ہم
عصر خاقانی تھا قزل ارسلان بادشاہ کی مدح مین بہت تحفہ اور اعلی قصیدہ اسنے تصنیف کیا ہی سنہ ۵۹۸
پانچسو اٹھانوے ہجری مین اسنے انتقال فرمایا قزل ارسلان کی مدح کے قصیدہ کا ایک یہ شعر ہی بیت
نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پا ؛ تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلان زند عنصری سلطان محمود غزنوی کے
ملازمون مین تھا اور اپنے وقت کا شاعری مین استاد تھا سلطان محمود نے ایک شب عیاز پر غضبناک ہوکر
فرمایا کہ زلف اپنی نصف تراش ڈال ایاز حکم بادشاہ بجالایا صبحکو جو قہر و غضب بادشاہ موقوف ہوا تو اپنی
حرکت سے پشیمان ہوا اور حالت اضطراب مین کبھی کھڑا ہوجاتا تھا اور کبھی بیٹھ جاتا تھا اسوقت کسی کی مجال
نہوئی بادشاہ کے حضور مین جاکر کچھ کلام کرے اسوقت عنصری در دولت پر حاضر ہوا دربان نے اندر جانے کی اسکو
پروانگی دی فوراً عنصری حضور بادشاہ مین حاضر ہوا سلطان نے عنصری سے فرمایا کہ میری حالت بیقراری دیکھتے
ہو اسوقت ایسا کچھ کہو کہ مجکو تسکین بخشے عنصری نے یہ رباعی فی البدیہہ کہی رباعی امروز کہ زلف یار در کاشتن
است ؛ چہ جای بغم نشستن و خواستن ؛ وقت طرب و نشاط و می خواستن است ؛ کاراستن سرو زپیراستن است
سلطان کو یہ رباعی نہایت پسند آئی اور حکم فرمایا کہ منہ عنصری کا تین بار جواہر سے بھردو عرفی نام اسکا جمال الدین
اور باپ کا نام زین الدین ہی شیراز مین پیدا ہوا جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت مین وارد ہندوستان
ہوا اور بادشاہ اور شاہزادہ سلیم اور خانخانان کی مدح مین کچھ نظم کیا اسکے جلدو مین رتبہ اعلی پایا
آخر الامر حاسدون نے شہزادون کے عشق کی عشق کی تہمت رکھکر عرفی کو زہر دلوادیا پینتیس برس کی عمر
مین زہر سے انتقال کیا اور لاہور مین مدفون ہوا جناب ولایت مآب حضرت امیر المومنین سے علیہ السلام سے
کمال اعتقاد رکھتا تھا چنانچہ جناب امیر کے مناقب مین اسنے قصیدہ نظم کیا ہے اس قصیدہ
کا یہ شعر ہی شعر نکاوش مژہ از گور تا بخف بردم ؛ اگر بہند مزارم کنی و گر بہ تتار علی نام اسکا
ناصر علی ہندوستان کے شعراے نامور مین ہوا ہی درویشانہ اوقات بسری کرتا تھا اور جو کچھ

کہین سے میسر آتا تھا محتاجون کو اور فقرا کو تقسیم کر دیتا تھا نواب ذوالفقار خان کی مدح مین اسنے قصیدہ نظم کیا تھا نواب نے اسکے صلہ مین ایک ہاتھی اور دس ہزار روپیہ عطا فرمائے گھر نہ پہونچنے پائے تھے کہ سب روپیہ محتاجون کو تقسیم کر دیا اور ہاتھی فیلبان کو بخش دیا اس قصیدہ کا مطلع یہ ہی مطلع ایشان حیدری ز جبین تو آشکار ؛ نام نو در نبرد کند کار ذوالفقار ؛ غنی کشمیری ہندوستان کے مشہور شاعرون مین ہی اور بڑا نازک خیال ہے یہ شعر اسکا ہے بیت حسن سبزے بخط سبز مرا گردد سیر ؛ دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم ؛ غنیمت غنیمت ہے نام اوسکا محمد اکرام ہے اور اصل اوسکی لاہور سے ہے حضرت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد سلطنت مین اسنے شہرت پائی اور مثنوی اسکی یادگار ہی یہ شعر اسکا ہی شعر بوسۂ بے ادبم آنقدر آورد ہجوم ؛ کہ لب لعل ترا فرصت دشنام نداد فردوسی کنیت انکی ابوالقاسم ہی اور نام انکا فردوسی بن اسحاق ہی قصبہ رزان جو طوس کے متعلق ہی وہان پیدا ہوئے انکی تصنیفات مین سے شاہنامہ مشہور آفاق ہی ۴۱۷ھ چار سو سترہ ہجری مین انھون نے وفات پائی یہ قطعہ انکے شاہنامہ کا ہی قطعہ بروز نبرد آن یل ارجمند ؛ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ؛ یلان را سر و سینہ و پا و دست ؛ برید و درید و شکست و ببست فغانی شیرازی غزل گوئی مین قدرت کاملہ رکھتا تھا آخر عمر مین مشہد مقدس مین معتکف ہوا اور ۹۲۵ھ نو سو پچیس ہجری مین راہی ملک عدم ہوا یہ شعر اسکا ہی بیت بروز حشر فغانی ز باز پرس مترس ؛ تو بیکسے و غریبے ترا کہ می پرسد فیضی فیاضی اصل اسکی عرب سے ہے ناگور جو اجمیر سے متعلق ہے اجداد اکر اسکے وہان مقیم ہوئے باپ اسکا شیخ مبارک اکبر بادشاہ کا استاد تھا فیضی کے فضل و کمال کی شرح تحریر نہین ہو سکتی ہی تفسیر قرآن شریف کی عبارت عربی مین بے نقط اسنے لکھی ہے ۱۰۰۴ھ ایک ہزار چار ہجری مین عارضۂ ضیق النفس مین اسنے انتقال کیا چار ہزار تین سو کتابین جو اسکے مطالعہ مین گذرین تھین اسکے ترکہ مین بادشاہ نے ضبط فرمائین یہ اسکا کلام ہی نظم خداوندا ز خود آگاہیم دہ ؛ فروغ عقل اکبر شاہیم دہ ؛ فسون اہل عالم بس دراز ست ؛ ازین دستان زبان کوتاہیم دہ ؛ جہان تاریک و من سرگشتہ در خود ؛ چراغ دل درین گمراہیم دہ اور یہ شعر بھی اسی کا ہی بیت ہمیشہ دست بسر میزنی چہ شد فیضی ؛ مگر ز دست تو کارے دگر نمی آید قدسی نام اسکا محمد جان ہی اور شاہجہان بادشاہ کے عہد مین ملک الشعرا تھا اصل اسکی مشہد سے ہے قصیدہ اور مثنوی اور غزل گوئی مین قدرت کاملہ رکھتا تھا یہ شعر اسکا ہے فرد با آنکہ صرف شد ہمہ عمرم در انتظار ؛ آگہ نیم ہنوز کہ چشمم براہ کیست و لہ قدسی ندانم چون شود

مین آنکھ دیکھتی ہی ۵ ترجمہ اے قدسی مین نہین جانتا کہ بازار جزا کا سودا کسطرح ہووے اللہ تعالی بخشش کا نقد ہاتھ مین لیے ہی اور مین گناہ کی جنس بغل مین دبائے ہون ۱۲

سوداے بازار جزا ؛ او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل کلیم نام اسکا ابو طالب ہی اور
ہمدان مین پیدا ہوا ہی عہد جوانی مین شیراز مین تحصیل علوم کرکے عہد شاہجہان مین وارد ہندوستان ہوا
اور بعد فوت محمد جان قدسی کے ملک الشعرا کا خطاب پایا یہ دو شعر اسکے ہین ابیات بدنامی حیات دو
روزی بتو دیش ؛ گویم کلیم با تو کہ آخر چہ سان گذشت ؛ یک روز صرف بستن دل شد باین و آن ؛ روز دگر
بہ کندن دل زینجہان گذشت ؛ واقف نام اسکا نور العین ہی اور باشندہ پنجاب کا ہی حوالی پٹیالہ مین
جو متعلق لاہور ہی باپ اسکا سکونت پذیر ہی تھا اسکا یہ شعر ہے بیت جور کم کن محتسب نازک دلم ہمچون حباب
شیشہ ام گر بشکنی پر میشود پیمانہ ام ہلالی نام اسکا بدر الدین ہی اور استرآباد مین پیدا ہوا ہی اور اصل اسکی
ترک سے ہے یہ مطلع اسکی غزل کا ہی مطلع چنین از پا فگند امروز آن رفتار و قامت ہم ؛ کہ فردا بر نخیزم
بلکہ فرداے قیامت ہم ؛ ابتداے وقت مین نہایت محتاج تھا رفتہ رفتہ یہ رتبہ پایا کہ عبد اللہ خان اوزبک والی
توران کا مقرب بارگاہ ہوا مگر حاسدون نے حسد کرکے اسپر اتہام رفض لگایا اور اسی تہمت رفض سے
اسکو قتل کروایا جب قتل ہوا تو ثابت ہوا کہ حاسدون نے براہ حسد قتل کروایا ہی اسکے دیوان مین جو فال
دیکھی تو یہ مطلع حسب نکلا مطلع ما را بجفا کشتہ پشیمان شدہ باشی ؛ خون دل ما ریختہ حیران شدہ باشی

باب ہفتم علم اخلاق مین

ظاہر ہے کہ علم کے سیکھنے سے اخلاق پسندیدہ اور عادات نیک انسان مین پیدا ہو جاتے ہین اور
جب تک انسان مین عادات اور خصلتین نیک نہ ہووین اور آداب و لحاظ سے اور قواعد معاملات
سے آراستہ و پیراستہ نہو تو حقیقت مین وہ انسان ہرگز نہین ہی بلکہ حیوان ہی اگرچہ بظاہر صورت
مین انسان ہو چنانچہ مولوی معنوی نے مردمان انسان صورت اور جانور سیرت کے حق مین فرمایا ہی
بیت آنکہ می بینی خلاف آدم اند ؛ نیستند آدم خلاف اند ؛ اور تہذیب اخلاق علم پر عمل کرنیسے ہوتی ہے
پس علم اور عمل دونونکا اتفاق درکار ہی اگر علم موافق عمل کے نہو تو علم کی تحصیل محض رائگان ہی اور عہد
طفلی مین تہذیب اخلاق اور تعلیم علم لڑکونکو ضرور چاہیے اسلیے کہ بہ نسبت جوانون کے لڑکونکی طبیعت عہد
طفلی مین زیادہ تر اثر پذیر ہوتی ہی چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی فرد چوب تر را چنانکہ دانی پیچ

نشود خشک جز باتش راست ؛ اخبار مین آیا ہی کہ قیامت کے روز جو چیز کہ میزان عدل مین اول تولی جائیگی وہ اخلاق حسنہ ہین بعد انکے اعمال حسنہ ہین اور روایت مین آیا ہی کہ جو مردم قائم اللیل اور صائم النہار کو اللہ تعالی عطا فرمائیگا وہی درجہ مومن با اخلاق کو حاصل ہوگا اور حکمانے کہا ہی کہ نیکخوئی اور اخلاق حمیدہ اوج سرواری کو پہونچاتے ہین اور دائرہ حیوانیت سے خارج کرکے مسند زرنگار انسانیت پر بٹھاتے ہین وطی ہر کہ در و سیرت نیکو بود ؛ آدمی از آدمیان او بود ؛ نیکی مردم نہ نکو روئی است ؛ خوی نکو مایۂ نیکوئی است علم اخلاق بہت بڑا علم ہے کہ تفصیل اسکی جسقدر چاہیے اس کتاب مختصر مین گنجایش اسکی ہرگز ممکن الوقوع نہین ہے مگر کچھ تھوڑا سا مشکل اور خاص واسطے تعلیم متدیون کے جو مطلب عقبی اور معاملہ دنیا کو مفید ہو چند فصلون مین بیان کیا جاتا ہی بعون اللہ تعالے فصل پہلی عبادت مین ظاہر ہو کہ سب معاملہ دنیا کے جو اہل دنیا کا بے اجرا انکے گذارا ہو اگر موافق حکم شرع شریف کے سرانجام پائین تو سب داخل عبادت ہین اور کوئی کام دنیا کا ایسا نہین ہی جو قاعدہ اور ضابطہ اوسکا موافق احکام شرع کے مقرر اور منضبط نو لیکن عبادت اسمقام پر حق سبحانہ تعالے کی پرستش سے مراد ہی کہ کمال صدق محبت اور خلوص نیت سے اور عقیدت سے موافق احکام شریعت کے کیجائے اسلیے کہ جو عبادت اخلاص سے خالی ہو اور محبت سے خالی ہی وہ حقیقت مین مکر و فریب ہے اور عبادت مکارونکی مقبول بارگاہ کبریائی نہین ہو سکتی بیت گنہ آمرز رندان قدح خوار ؛ بطاعت گیرپیران ریاکار بیت ہر کہ با اخلاص قدم نیزند ؛ عیسی وقت است کہ دم نیزند ؛ اور دعا یعنی وانکسار پروردگار عالم سے التجا کرنا اور اسکے فضل و کرم سے مراد مانگنا اور جو مطالب کہ حرام اور ممنوع ہین اور عقل و قیاس کے خلاف ہون انکے واسطے دعا نہ کرنا چاہیے کہ محض خلاف ادب ہے اور بعد ادا کرنے فرائض اور سنت کے ما جسوقت رجوع قلب رب کریم کی طرف کرے اسوقت مانگے نظم ای خالق ہر بلند و پستی ؛ شش چیز عطا بکن ز ہستی ؛ علم و عمل و فراخ دستی ؛ ایمان و امان و تندرستی ؛ اور جو دعا کہ انسان بہ گریۂ وزاری مانگتا ہی وہ مقبول بارگاہ کبریائی ہوتی ہی نظم با تضرع باش تا شادان شوی ؛ گریہ کن تا بے دہن خندان شوی ؛ ای خوشا چشمے کہ آن گریان اوست ؛ وی ہمایون دل کہ آن بریان اوست ؛ در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست ؛ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست اور وقت حادث ہونے بلیات اور مکروہات کے کہ انسان ضعیف البنیان کو اس سے چارہ نہین ہے بکمال عجز و انکسار درگاہ باری مین گریہ و زاری کرے کہ بسبب آہ و زاری کے اس حادثہ جانکاہ اور بلیہ بیپناہ سے

رہائی پاے اور ساحل نجات آئے اور صبر و شکیبائی بروقت تکلیف و ابتلا اور رنج بحکم آیہ کریمہ ان اللہ
مع الصابرین دولت اور سعادت کے خزانہ کی کنجی ہے بیت مشکلے نیست کہ آسان نشود ؛ مرد باید کہ
ہراسان نشود ؛ تکلیف اور عیش اور رنج و راحت کو پروردگار عالم نے توامان یعنے جوڑوان پیدا کیا ہے
اور تمام مخلوقات کو اس سے متعلق اور وابستہ کیا ہی درخت کو دیکھنا چاہیے کہ کبھی سب پتے گر کر بے برگ و
بار ہو جاتا ہی اور کبھی سرسبز ہو کر شاخون مین پھل لاتا ہے اگر مراد کے حاصل ہونے مین توقف ہو تو
صبر کرنا چاہیے بیت صبر بہتر مرد را از ہر چہ ہست ؛ تا بیابد بر مراد خویش دست بیت بدعویست قدر و
قیمت مرد ؛ ہست مرد آنکہ صبر داند کرد ؛ بیت کلید در گنج صبر است ؛ در بستہ آنکس کہ بکشود صبر است
اور جو ترشروئی سے جبراً قہراً صبر کیا جاتا ہے وہ صبر ہرگز پذیرا نہین ہوتا ہی بلکہ صبر مین راہ رضا کی چلنا
چاہیے اور معانی رضا کی خوشنودی ہی حکم خالق کی اور نیز قضا کے واسطے رضاے الہی سے زیادہ
کوئی سپر شایستہ تر نہین ہی بیت ہر کہ راضی شد از قضاے خدا ؛ ہر چہ ماید از رضاے خدا ؛ ہر عزیزی
کہ با رضا خو کرد ؛ فرح و عیش در وے با او کرد ؛ خوش در آمیز از صفاے ضمیر ؛ با قضا و قدر چو شکر
و شیر ؛ اور جسوقت نتیجہ صبر کا ظاہر ہووے یعنے آفتاب مقصود کا بلندی عنایت و افضال رب
ذوالجلال سے طلوع کرے تو شکر اور سپاس نعمت دہندہ لائق کے انعامونکا واجب ہے
اسواسطے کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہی اور شکر کرنے والون کے منہ پر باب رحمت وا کیا جاتا ہی اور
الشاکر یستحق المزید کے درجہ پر پہونچتا ہے بیت شکر شو شہر سعادت برد ؛ ہر کہ کند شکر زیادت برد ؛
شکر بکن نعمت حق را ہر آن ؛ قدر بدان دادہ حق را بجان ؛ شکر کنی نعمت افزون کند ؛ در مکنی ہمہ
قارون کند اور آدمی کو لازم ہے کہ توکل کی رسن مستحکم کو پکڑے رہے اور معنے توکل کے یہ ہین
کہ دل اسباب ظاہری سے اٹھانا اور اپنے کامون کے انجام کو مسبب الاسباب کے فضل و کرم پر
محض رکھدینا جو شخص کہ اپنی عقل و تدبیر پر تکیہ نہ کرے اور اپنے امورات کو رحمت و احسان پروردگار
کے سپرد کرے اور چشم امید صرف کرم و الطاف الہی پر رکھے تو سب کام اسکے
بہت اچھی طرح حسب دلخواہ سرانجام پاوین بیت تو با خداے خود انداز و
کار دل خوش دار ؛ کہ رحم گر نکند مدعی خدا بکند اور علم و فضل اور عقل و
دانش اور زور اور زر پر ہرگز تکیہ نہ کرنا چاہیے کہ خداوند بے نیاز کارساز ہی اگر مخلوق کا اختیار ہوتا

تو کوئی بھی احمق اور دانا اور بادشاہ اور فقیر اپنے امورات مین عاجز اور درماندہ نہوتا بیت تکیہ بر تقوی
و دانش در طریقت کافریست ؛ راہ رو گر صد ہنر دارد توکل بایدش **فصل دوم معاملات مین**
ظاہر ہو کہ اہل دنیا کو خواہ بادشاہ ہو یا گدا ہو اور توانگر ہو یا مفلس ہو ان چند امرون کا نگاہ رکھنا اور رعایت
کرنا جملہ واجبات سے ہے جو کوئی سعادتمندان مراتبات کو نگاہ رکھے تو سعادت دارین سے کامیاب اور
برخوردار ہو اور دنیا مین نیکی اور نیکنامی سے عمر بسر کرے اور عقبے مین رحمت الہی اسکے شامل
حال ہو اول حیا ہی کہ الحیاء شعبۃ من الایمان فرمایا ہے یعنے حیا ایک شاخ ہے درخت ایمان سے اور
تمام عالم کے کامونکا انتظام شرم و حیا سے وابستہ ہی اگر پردہ شرم درمیان سے اٹھ جائے تو کسی کو
کسی سے شرم نہ آئے اور جہان کے انتظام معاملات مین خلل کلی آجائے اور اوراق مصلحت
مخلوق پریشان ہو جائین اور انسان کو شرم و حیا منہیات اور واہیات سے باز رکھے بیت صف
شکن قلب مناہی حیاست ؛ راہ زن خیل مناہی حیاست ؛ راست اور درست ہی کہ دنیا اور عقبی کے
جملہ امور کا مدار کار حیا پر ہی حدیث مین آیا ہی کہ شرم و حیا مین صفت حق سبحانہ تعالے ہے جو کوئی بندگان
الہی مین سے حضور رب العزت مین دست دعا دراز کرتا ہی حق تعالی کو شرم آتی ہی کہ یہ شخص میری
رحمت قبولیت دعا سے تہیدست جائے بلکہ نقد مراد کا اسکے کف آرزو مین رکھدیتا ہی یعنی اسکی
آرزو پوری کر دیتا ہی بیت محال است اگر سر برین در نہی ؛ کہ باز آیدت دست حاجت تہی ؛ انسان کو
لازم ہے کہ صفت خداوندی اختیار کرے اور کسی سائل کو اپنے دروازہ سے محروم نہ جانے دے
نظم دل کہ پر از وصف حیا میشود ؛ آئنہ نور خدا میشود ؛ دیدہ بیشرم پسندیدہ نیست ؛ در نظر عقل خود
آن دیدہ نیست دوسرے عفت ہے کہ سب حرام چیزونسے پرہیز کرنا اور اخلاق کی سب بزرگیون
مین عفت ہی بزرگون نے کہا ہے کہ آدمی دو نسبت رکھتا ہی اول ملائکہ سے نسبت رکھتا ہی اور
اسی نسبت سے علم و عمل کیطرف مائل ہی دوسرے بہائم کیساتھ نسبت ہے اور اسی نسبت سے اکل و شرب
اور دیگر لذات جسمانی کا حریص ہی عاقل کو لازم ہی کہ نسبت ملکی کو تقویت دے اور نسبت بہائمی کی
طرف التفات کم کرے یعنے جانورونکا خواص نہ اختیار کرے بیت از ملائک بہرہ داری وز بہائم نیز ہم
بگذر از حظ بہائم کز ملائک بگذری ؛ جسوقت خواص بہائمی مین حرص کھانیکی غالب ہوتی ہے تو آدمی
حلال اور حرام مین فرق نہین کرتا اور اسی طرح غلبہ شہوت مین نکاحی اور غیر نکاحی مین امتیاز

نہین کرتا ہی پس صفت عبارت اس سے ہے کہ غلبۂ شہوت کے وقت باک نفس کی کھینچکر دامن ہمت کا آلودگی حرام سے پاک رکھے تیسرے آداب اور وہ محفوظ رکھنا نفس کا ہی اقوال ناپسندیدہ سے اور حرکات نالائق سے اور اپنے تئین اور غیر کو مرتبہ ادب مین نگاہ رکھنا اور اپنی اور غیر کی آبرو نہ بگاڑنا نظم از خدا خواہیم توفیق ادب ؛ بے ادب محروم گشت از فضل رب ؛ از ادب پر نور گشت این فلک ؛ وز ادب معصوم و پاک آمد ملک ؛ با ادب ہر جگہ آدمی عزیز اور معزز رہتا ہی اور بے ادب کی کسی جگہ عزت اور حرمت نہین ہوتی نظم ادب بہتر از گنج قارون بود ؛ فریدون ترا ملک فریدون بود ؛ بزرگان نکردند بیہودہ کار ؛ کہ اموال ہمراہ بر دوردر روال ؛ عنان سوی علم و ادب تافتند ؛ کہ تا ہم نکو از ادب یافتند چوتھے عالی ہمتی بلند ہمت کو اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اور اعمال بزرگ کو نظر قبول سے شرفیاب کرتا ہی دامن مراد کا بلند ہمت کے ہاتھ مین آتا ہی اور پست ہمت اور تنگ حوصلہ مقصد اور امید سے محروم رہتا ہے بیت ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ؛ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو ؛ پانچوین جد و جہد جو کوشش کرتا ہی تحصیل مطالب مین اور جہد رنج اٹھاتا ہی مطلب اور مقصود کے حاصل سے اور جد و جہد بادشاہان اولوالعزم اور سلاطین کشور ستان کا اخلاق ہی اور یہ صفت بلند ہمتی کے تابع ہی حقد سفالی ہمتی زیادہ ہو تو مقصد کے طلب مین کرنے مین جد و جہد زیادہ تر کرے کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ اکثر بادشاہان سابق ابتداے حال مین لشکر اور خزانہ نہ رکھتے تھے مگر بلند ہمتی کے باعث جو اونھون نے کمر جد اور جہد کی خوب مضبوط باندھی آخر کمال رنج و محنت کو گوارا کرکے کہ واسطے طلب مقصد کے ضرور ہی اپنی مراد دلی ہی کو پاوے نظم ؛ می باش بیجد و جہد در کار ؛ دامان طلب زدست مگذار ؛ برخیز کہ دل بران گراید ؛ گر جہد کنی بدست آید چھٹے عدل اور احسان ؛ صفت عام مخلوق کو پاہے علی الخصوص سلاطین عالی و قہار و بادشاہان مالدار کو زیبا اور سزاوار ہی عدل یہ ہی کہ مظلومونکی دادرسی کرین اور احسان یہ ہی کہ خستہ دلون اور عاجزون کے خبر گیران حال رہین اور حدیث مین آیا ہی کہ بادشاہ عادل کا گھڑی بھر کا انصاف ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے اسلیے کہ نتیجہ عبادت کا صرف عابدون کو ملتا ہی اور عدل و انصاف کا فائدہ خاص و عام اور اولی کو پہونچتا ہے اور راستہ دین و دولت کا اور امورات ملک و مذہب عدل کی برکت سے قایم اور منتظم ہوتا ہے اور ثواب عدل کا حد حساب سے زیادہ تر ہے اور قیاس سے باہر ہی بیت داد و دہش شرط جہانداری است ؛ دولت باقی ز کم آزاری است ؛ مملکت از عدل شود پائدار

کار تو از عدل بگیرد قرار ؛ ہر کہ درین خانہ شبے داد کرد ؛ خانۂ فردائے خود آباد کرد ؛ ساتوین عفو
اور وہ باوجود قوت اور امکان کے گنہگارونکے ظلم و عذاب کا ترک کرنا ہی اور یہ خصلت سب
خصلتون سے اعلے تر ہے حق سبحانہ تعالے نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہی
کہ خل العفو یعنے عفو کرنا اپنا شعار کرکے جن لوگون نے تمسے برائیان کین ہین انکے گناہون کو معاف کرو
اسی سبب سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز تمام مردمان قریش کو جنھون
نے حضرت کو انواع طرح کے ایذائین اور آزار پہونچائے تھے کچھ سیاست نہ کی اور حکما نے کہا ہے کہ
جسقدر گناہ ہو فضیلت عفو کرنے والے کی زیادہ تر ہے فرد گر عظیم است از گنہگاران گناہ ؛ عفو کردن
از بزرگان اعظم است فرد اگر توقع بخشایش خدا داری ؛ ز روی عفو و کرم ہر گنہگار بہ بخش ؛ لیکن احکام
الہی کے جاری کرنے مین عفو نچاہیے بلکہ اسمقام پر قہر و غضب کرے آٹھوین حلم حلم بھی اخلاق مین
سے ہے تمام انبیاء کرام اور اولیاے عظام کو یہ صفت حاصل ہوئی اسلیے کہ اسکے سبب سے قہر و غضب کو کہ
مفسد ایمان اور پیشوای لشکر شیطان ہی اپنے سے دور کرین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص مردم کو اپنے
بزور و قوت زیر و زبر کرتا ہی وہ ایسا قوی نہین ہی بلکہ تم مین وہ شخص قوی تر ہی کہ جو اپنے نفس کو زیر کرتا ہی
بیت مردی گمان مبر کہ بزور است در دلی ؛ با خشم گر برائی دانم کہ کاملی ؛ اور حلم کا کمال یہ ہی کہ جو کوئی تجھسے
بدی کرے تو اس سے نیکی کر بیت بدی را مکافات کردن بدی ؛ بر اہل صورت بود بخردی ؛ بمعنے کسانیکہ
بے پردہ اند ؛ بدی دیدہ نیکوئی کردہ اند ؛ نوین خلق اور رفق مراد خلق سے خوشخوئی ہی اور غرض
رفق سے دلجوئی ہی اور نرمی ہی حق سبحانہ تعالے نے جو ایمان کو پیدا کیا ایمان نے عرض کیا کہ خدایا مجکو قوت
دی جناب رب العزت نے ایمان کو خوش اخلاقی اور سخاوت عطا فرمائی اور جب کفر کو پیدا کیا تو اسنے عرض کیا
کہ خدایا مجکو قوت دی اللہ تعالے نے بخیلی اور تندخوئی کفر کو ارزانی فرمائی اور حدیث مین آیا ہی کہ بخیل اور
بدخو کو بہشت مین ہرگز جگہ نہ ملیگی حکیمون نے کہا ہی کہ خوشخوئی کی دس نشانیان ہین اول یہ کہ کار نیک مین
آدمیونکی مخالفت نکرنا دوسرے یہ کہ اپنے نفس سے خود منصف ہونا تیسرے یہ کہ کسیکی عیب جوئی نکرنا چوتھے
یہ کہ اگر کسی سے بدی سرزد ہو جائے تو اسکو نیکی کے ساتھ مبدل کرے پانچوین گنہگارونکے عذر کو قبول
کرلینا چھٹے محتاجونکی حاجت کو رفع کردینا ساتوین ہر شخص کے کام کے سرانجام مین رنج اور کوشش اپنے اوپر گوارا کرلینا
آٹھوین اپنے نفس کا عیب دیکھنا نوین خندان اور شگفتہ رو رہنا دسوین ہر ایک کے ساتھ نرمی اور

لطافت سے باتین کرنا اور ظاہر ہے کہ نرمی اور شیرین زبانی سے خاطر خواہ کام بنجاتے ہین اور سخت کام بھی
آسانی سے درست ہوجاتے ہین بیت بشیرین زبانی و لطف و خوشی ؛ توانی کہ پیلے بموی کشی ؛ کسی نے
فریدون سے دریافت کیا کہ ملازمون سے کسطرح پیش آنا چاہیے اسنے کہا کہ ملایمت اور بردباری سے
پھر دریافت کیا مشکلونکو کس چیز سے حل کرنا چاہیے اسنے جواب دیا کہ رعایت اور آشتی سے نظم مہمے کہ بسیار
مشکل بود ؛ برفق و مدارا توان ساختن ؛ توان ساخت کارے بنرمی چنان ؛ کہ نتوان بہ تیغ و سنان ساختن
دسوین سخاوت اور احسان سخاوت سبب نیکنامی ہے اور احسان باعث دوست کامی کا انسان کے
واسطے کوئی صفت بخشش اور سخاوت سے بہتر نہین ہے بیت شرف مرد بجود است و کرامت بسجود ؛
ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ؛ اسکندر نے ارسطو سے دریافت کیا کہ سعادت دین کی کس
چیز مین ہے ارسطو نے کہا کہ عطا و بخشش مین ایک حکیم سے کسی نے دریافت کیا کہ جس عیب کے
سبب سے تمام ہنر پوشیدہ ہوجائین وہ کیا ہے اسنے جواب دیا کہ وہ عیب بخیلی ہے پھر اس سے دریافت
کیا کہ جو ہنر سب عیبون کو پوشیدہ کرے وہ کیا ہے حکیم نے کہا کہ وہ درجہ سخاوت اور بخشش ہے
نظم تجربہ کردم بہر اندیشہ ؛ نیست نکوتر ز سخا پیشہ ؛ خاص ز بہر کرم آمد درم ؛ برگذر قافیہ اینک کرم ؛ اور
حدیث شریف مین آیا ہے کہ السخی حبیب اللہ لو کان فاسقا والبخیل عدو اللہ لو کان زاہدا دانہ کرم سے
مرغ دل اسیر و گرفتار ہوتا ہے اور عطا و بخشش سے خوشی دونون جہان کی حاصل ہوتی ہے نظم
کرم پیشہ کن آدمی زادہ صید ؛ باحسان تو انکرد وحشی بقید ؛ عدو را بانصاف گردن بہ بند ؛ کہ نتوان
بریدن بہ تیغ این کمند ؛ چو دشمن کرم بیند و لطف و جود ؛ نیاید از و ہیچ بد در وجود ؛ گیارھوین
شجاعت ہے اور وہ ایک قوت ہے متوسط درمیان نامردی اور بہادری کے حق سبحانہ تعالی
مرد شجاع کو دوست رکھتا ہے اور جو لوگ کہ شجاع اور بہادر ہوتے ہین ہمیشہ فضل الہی پر نظر رکھتے
ہین اور پروردگار کی حمایت پر تکیہ کرکے جسوقت کوئی کار دشوار ہوتا ہے تو اپنی جان عزیز کو معرض
ہلاکت مین ڈالتے ہین اور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نفس نفیس کیطرف
اشارہ کرکے فرمایا ہے رزقی تحت رمحی یعنی رزق میرا میرے نیزہ کے سایہ مین ہے نظم بشجاعت
توان گرفت جہان ؛ ہر کہ بددل بود چہ کار کند ؛ آنکہ جرات نماید اندر کار ؛ خویشتن را بزرگوار کند
حضرت مرتضی علیہ السلام لڑائی مین وقت بیخوف و ہراس صف کفار مین چلے جاتے تھے

اور جسطرف سپاہ دشمن کی کثرت ہوتی تھی اسی طرفکو ارادہ کرکے مردانہ وار مصروف کارزار رہتے تھے
اور اپنے حال کی طرف مطلق نظر نہ کرتے تھے کسی نے دریافت کیا کہ یا امیر المومنین آپ کمال جرأت
کرتے ہین اور اپنے حفظ حال پر کچھ نظر نہین کرتے حضرت نے جواب دیا کہ مجکو یقین واثق ہی کہ اگر اجل
آجائے تو حکم پروردگار سے چارہ نہین اور اگر حکم فنا دیوان قضا سے جاری نہین ہوا ہی تو مجکو
اس جرأت سے کچھ نقصان نہوگا اور دو شعر اس مضمون کے زبان عربی مین ارشاد فرمائے کہ ترجمہ
اونکا فارسی مین اسطرح پر ہی رباعی دو روز حذر کردن از مرگ روا نیست ؛ روزیکہ قضا باشد و روزیکہ
قضا نیست ؛ روزیکہ قضا باشد کوشش نکند سود ؛ روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست
بارھوین تواضع تواضع باعث بلندی مرتبہ کا ہے اور سبب ترقی درجہ اور رتبہ کا ہی حدیث مین
آیا ہی من تواضع للہ رفعہ اللہ یعنے جو کوئی پروردگار کی درگاہ مین عجز و انکسار کرتا ہی خداوند عالم
اسکو درجہ اعلی پر پہونچاتا ہی بیت تواضع ترا ارجمندی دہد ؛ ز روی شرف سربلندی دہد ؛ اور تواضع
یہ ہی کہ اپنے تئین اورونسے ذلیل و کمتر جانے اور اورونکو اعزاز و احترام سے رکھے یہ خصلت ارباب
دولت و اقبال اور اصحاب جاہ و جلال کو زیبا اور سزاوار ہی بیت تواضع ز گردن فرازان نکوست
گدا گر تواضع کند خوی اوست تیرھوین امانت اور امانت بہترین عادات اور خوشترین صفات
سے ہے نظم شرع کہ بنیاد صیانت نہاد ؛ قاعدہ دین بدیانت نہاد ؛ در دولت از میل امانت بود
از شرر دوزخ امانت بود ؛ خیانت کرنے والے کو کوئی دوست نہین رکھتا ہے اور امانت دار سے خالق
اور مخلوق دونون رضامند ہوتے ہین اور جہان کے سب کام امانت سے وابستہ ہین اور اعضای انسان
مین سے ہر ایک عضو کی امانت جدا جدا ہی چنانچہ آنکھ کی امانت یہ ہی کہ جو چیزین دیکھنے کے لائق ہون انکو
دیکھے اور ممنوعات پر ہرگز نظر نہ کرے اور اسیطرح امانت کان کی یہ ہی کہ نالائق گفتگو کو ہرگز نہ سنے اور جو
بات کہ سنے اور وہ قابل بیان کے نہو تو اسکو کسی کے روبرو بیان نکرے اور زبان کی امانت یہ ہی کہ راست
گوئی کو اپنا شعار کرے اور دروغگوئی اور غیبت اور بہتان سے اجتناب نکرے اور ہاتھ کی امانت یہ ہی کہ کسی کے
مال و متاع پر از راہ غبن اور خیانت اور دست درازی نکرے اور پاؤنکی امانت یہ ہی کہ بیہودہ نہ پھرے اور امورات نیک
مین تگ و دو کرے اور جو کہ طالب سعادت اور باوضع ہو اسکو لازم ہی کہ ہر وقت کسی امر مین سررشتہ امانت کو اپنی ہاتھ سے
نہ دے کہ سعادت دارین اسکو حاصل ہو چودھوین صدق مرد راست باز ہر جگہ معزز و ممتاز رہتا ہی اور

دونون جہان کی سعادت سے کامیاب ہوتا ہی اور راست گو اور راست باز بیخوف وہراس بخشا جاتا ہے نظم راستان رستہ اندر روز شمار ؛ جہد کن تا تو زان شمار شوی ؛ اندرین رستہ رستگاری کن ؛ تا درین رستہ رستگار شوی پندرھوین عہد و وفا عہد اقرار کرنا کسی چیز کا ہی کسی شخص سے اور وفا پورا کرنا اسی عہد کا ہی موافق اقرار کے حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ اے ایمان دارو وفا کرو تم اسکو جو عہد تمنے باہمدگر مقرر کیا ہی اور حدیث مین آیا ہی لا دین لمن لا عہد لہ یعنے نہین ہی دین واسطے اس شخص کے جو وفاے عہد نہین کرتا بیت دست وفا در کمر عہد کن ؛ تا نشوی عہد شکن جہد کن ؛ اگر رسم وفا جہان سے اٹھ جائے تو کوئی شخص کسی کا اعتبار نکرے اور دنیا کے انتظام مین بالکل خلل آجائے نظم میل کسے کن کہ وفایت کند ؛ جان ہدف تیر بلایت کند ؛ جان کہ از و بہ جہان یار نیست ہیچ نیرزد چو وفادار نیست ؛ یار توان یافت بگیتی بسے ؛ لیک وفادار نیابی کسے ؛ صحبت آنکس کہ بصدق وصفاست ؛ دامن او گیر کہ اہل وفاست ؛ سولھوین تانی و تامل حدیث مین آیا ہی التانی من الرحمان والتعجیل من الشیطان تساہل اور دیر کرنا کامون مین صفت رحمانی ہی اور جلدی کرنا تو خصلت شیطانی ہی دیر سے ہر کام آراستہ ہوتا ہی اور جلدی کے سبب سے سب امورات مین ہرج اور نقصان ہوتا ہے جو امر کہ آہستگی اور دیر سے شروع ہوتا ہی کہ یقین ہے کہ حسب دلخواہ انجام کو پہونچتا ہے اور جس کام مین جلدی اور عجلت کیجاتی ہی اکثر وہ کام مراد کو نہین پہونچتا اور انتظام اسکا ہرگز نہین ہوسکتا نظم باہستگی کار عالم برآر ؛ کہ در کار گرمی نیاید بکار ؛ چراغ از بگرمی نیفروختی نہ خود را نہ پروانہ را سوختی ؛ شکیب آورد بندہ ہا را کلید ؛ شکیبندہ را کس پشیمان ندید ؛ اور سترھوین ادای حقوق اول پروردگا عالم جل شانہ کی نعمتونکا اداے حقوق و شکر و سپاس بجالا کر کرنا چاہیے بعد اسکے اپنے باپ اور مان اور استاد شریعت اور مرشد طریقت اور عزیز و اقارب اور یتیمون اور محتاجون اور مسافرون اور ہمسایہ کا لواے حقوق ہر فرد بشر پر بقدر وسعت و مقدور لازم اور واجب ہی اور حدیث قدسی مین ہی من رضا عنہ والدیہ فانا عنہ راض یعنی جو کوئی اپنے مان باپ کو رضامند کرے مین اس سے خوش ہون اور باپ کی دعا سے مانکی خوشی کی دعا زیادہ تر نتیجہ بخشتی ہی اور جلد تر اثر کرتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مان کے قدمون کے نیچے بہشت ہی یعنی جو کوئی اپنی مانکی خدمت کریگا اور انکی شفقتونکے عوض مین خدمتگزاری عمل مین لائیگا بیشک داخل بہشت ہوگا

بیت جنت کہ رضاے مادرانست ؛ اندر تہ پاے مادرانست ؛ اور ذوالقربیٰ یعنی اقربا کا حقوق کا
ادا کرنا اور جو لوگ کہ مفلس اور محتاج ہین صلہ اور عطا سے انکے ساتھ پیش آنا اور امیرونکی تعریف کرنا
اور دعا دینا واجبات سے ہے اور جو شخص استاد کی تعلیم و تربیت کے حقوق بجا لائیگا دنیا و آخرت مین
ممتاز اور کامیاب رہیگا نظم فرامش مکن حق استاد علم ؛ کہ بر ہمت اوست بنیاد علم ؛ اگر در دولت مہر
استاد نیست ؛ امیدت بدست تو جز باد نیست ؛ اٹھارھوین صحبت اخیار صحبت نیکون اور
عقلمندونکی کیمیاے سعادت ابدی ہے اور دولت الہی کی رہنما ہے نظم ہمنشینی کو لطیف و کامل است
راحت روح است و آرام دلست ؛ آنکہ نادانی و غفلت وصف اوست ؛ صحبتش مانند زہر قاتل است
صحبت کو بڑا اثر ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ صحبت ہمنشین نیک کی مثل عطار کے ہے کہ اگر وہ اپنے
عطر مین سے تجکو کچھ نہ دے پھر بھی اوسکی خوشبو سے تو بہرہ مند ہوگا اور صحبت بدونکی لہار کی بھٹی
کی طرح ہے اگرچہ تو اسکی آگ مین نہ جلیگا لیکن صدمہ اوسکے دھوئین کا ضرور تجکو پہونچیگا نظم در گذر
از کورہ آہنگران ؛ کاتش دودے دہد از ہر کران ؛ رو بر عطار کہ پہلوے او ؛ جامہ معطر شود از بوے
او انیسوین دفع اشرار جسطرح صحبت اخیار اور ابرار کی انسان کو لازم و واجب ہے اسی طرح حرامزادون
اور شریرون کی صحبت سے پرہیز کرنا اور اپنے تئین بچانا لازم ہے اسواسطے کہ جسطرح نیکونکی صحبت سے فواید
کلی حاصل ہوتے ہین اسی طرح بد آدمیونکی دوستی سے نتایج بد اور ثمرات ناشایستہ ظہور مین آتے
ہین نیکون کی صحبت سے دولت اور مرتبہ زیادہ ہوتا ہے اور بدونکی ملاقات اور دوستی سے انجام کار
رنج و ملال کی نوبت پہونچتی ہے اور ندامت اٹھائی جاتی ہے نظم با دولتیان نشین کہ خارے ؛ در صحبت گل
شود بہارے ؛ با ہر کہ مقبل ست منشین ؛ کز زہر نگشتہ کام شیرین فصل تیسری فضائل علم اخلاق
کے بیان مین جاننا چاہیے کہ انسان کے پیدا کرنے سے یہ غرض ہے کہ پروردگار جل شانہ کو
کو پہچانین اور اسکی عبادت مین مصروف رہکر لذت روح اٹھائین اسواسطے کہ لطف زندگی یہی ہے
اور یہ نہین کہ تمام دن عیش و عشرت مین بسر کرین اور رات کو گدھے اور بیل کی طرح
سو رہین اور جب تک اپنے تئین نہ پہچانے گا اپنے خالق کو ہرگز ہرگز نہ پہچان سکے
گا اور جسوقت اپنے آپ کو پہچانے کہ مین بندہ ہون اور مجکو پروردگار عالم نے پیدا
ہے تب البتہ دولت عالیہ معرفت الہی سے مشرف ہوگا چنانچہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے فرمایا ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور پہچاننا اپنا مراد نہین ہے کہ اپنے اعضا اور حاجتونکو
دیکھکر پہچانے یعنے بظاہر اپنے دست و پا اور گوشت و پوست سے آگاہ ہوجائے اور باطن مین
بھوک اور پیاس اور غصہ اور شہوت اور مثل اسکے اور چیزون سے خبردار ہو یعنی جب بھوک اور
پیاس معلوم ہوئی تو آب و غذا کی خواہش کرنے لگے اور جب غصہ آیا تو خفا ہوکر ناحق لڑنا شروع کرے
اور جسوقت شہوت غالب ہو تو عورت کی تلاش و جستجو مین مصروف ہو اسطور کی معرفت تمام چرند
اور پرند جانورونکو حاصل ہے اور اس شناخت سے سب حیوان یکسان ہین بلکہ جو معرفت کہ لائق لطیف
انسان کے ہو یہ ہے کہ اپنی ذات کی حقیقت سے آگاہ ہو کہ کہان سے کہان آیا اور آخر کو کہان جائیگا
اور انسان کیواسطے برائی کس بات مین ہے اور نیک بختی کون سے عمل مین ہے جسطرح حق سبحانہ تعالی
کی معرفت کے واسطے اول اپنے نفس کی معرفت درکار ہے اسی طرح اپنے نفس کی معرفت کے لیے
حاصل کرنا پاک خصلتونکا اور طریقون نیک کا اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کا ضرور ہے
اور انسان کی ذات مین جو پروردگار نے عادت اور بہائم اور سباع یعنی درندہ اور خصائل
شیطانی اور اخلاق ملکی کو امیر کیا ہے یعنے کھانا اور سو رہنا طریق بہائم ہے آلودہ قہر و غضب ہوکر ناحق
کسی کو قتل کر ڈالنا اور آزار دینا درندونکی عادت ہے اور مکر و فریب مین مصروف ہونا اور فتنہ و
فساد برپا کرنا شیوہ شیطان لعین کا ہے اور علم اور نکوکاری اور ریاضت و عبادت مین مشغول رہنا
خاصہ فرشتونکا ہے انسان کو لازم ہے کہ مددگاری عقل سے کہ ہادی ہے راہ ہدایت کی بسبب ضرورت
وقت کے بقدر حاجت ان تینون نوع کا طریقہ اختیار کرے یعنے واسطے زندہ رہنے کے اور صحت
جسم کے کچھ کھائے اور خواب کرے کہ اخلاق بہائمی کا خواص ہے اور واسطے دفع کرنے آزار دشمنونکے اور
محفوظ رکھنے اپنی ذلت کے عند الحاجت طریق سباعی اختیار کرنا پر ضرور ہے اور دشمنونکی لڑائی کیوقت واسطے
دفع کرنے مفسدہ کے اگر کچھ مکر و فریب کہ خاصہ اخلاق شیطانی کا ہے پیش کرے تو روا ہے مگر تمام اوقات عزیز اپنی
تہذیب اخلاق ملکی مین صرف کرے اور انسان جبتک اخلاق پسندیدہ کا خوگر نہوگا سعادت ابدی کی دولت تک
ہرگز نہ پہونچیگا اور معرفت کی نعمت نپائیگا حضرت سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے مجکو اسواسطے
بھیجا ہے کہ سب نیکیان اخلاق کی تمام کرون اور یہ بھی حضرت نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے جسکو خوشحالی اور خوشروئی عطا فرمائی
ہے وہ کندہ دوزخ نہوگا بعض اصحابون نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالی نے جو بہتر چیزین پیدا کی ہین

کہ وہ کونسی ہین حضرت نے فرمایا کہ وہ خلق نیک ہی اور یہ بھی فرمایا کہ خلق نیک گناہ کو مثل آفتاب برف کو پگھلا دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ نیکخوئی بندہ اس شخص کا درجہ پاتا ہی کہ جو تمام شب نماز پڑھے اور دن کو روزہ رکھے اور عقبے مین بڑا درجہ اعلی پائے اگرچہ عبادت مین ضعیف تر ہو گیا ہو اور فضیل بن عیاض کہتا ہی کہ صحبت فاسقان نیکخوئی کی محکو بہتر معلوم ہوتی ہے بہ نسبت قاریان مدعی کے اور یحیے ابن معاذ کہتا ہے کہ بدخوئی ایسا بڑا گناہ ہی کہ کوئی طاعت اسپر فائدہ نہین بخشتی اور نیکخوئی ایسی طاعت ہے کہ کوئی گناہ اسکو ضرر نہین پہونچا سکتا اور نیکی انسان کی دو طرح پر ہے ایک حسن صوری ہی کہ اسکو حسن و جمال اور حسن خلق کہتے ہین دوسری حسن معنی کہ اسکو کمالات معنے اور حسن خلق کہتے ہین اور طبقہ انسانی مین چند نوعین ہین یعنی حسن و جمال رکھتی ہین اور حسن کمال سے محروم ہین اور بعض اسکی ضد ہین یعنی بشکل ظاہری بدنما کریہ المنظر ہین اور کمالات معنوی مین بہرہ ور ہین حسن ظاہری اگرچہ نفس کو فرحت بخشتا ہی لیکن اخلاق معنوی جو اسکے ساتھ نہین ہوتے تو آخرکار نوبت فساد کی پہونچتی ہی اور نفس کو مطلق اس سے لذت نہین حاصل ہوتی اور کمالات معنوی اگرچہ حسن و کمال ظاہری کے شامل نہین ہوتی لیکن روح کو اس سے فرحت و شادمانی حاصل ہوتی ہی یعنی صاحب حسن و جمال ظاہری اگر بداخلاق ہوتا ہی تو کوئی شخص اس سے رجوع نہین ہوتا اور بسبب بد مخلقی کے اسکی دوستی سے احتراز و انکار کرتے ہین اور جو شخص صاحب حسن اخلاق ہوتا ہی اگرچہ بظاہر وہ حسن و جمال نرکھتا ہو مگر سب عقلمند اسکی صحبت اور دوستی سے رغبت رکھتے ہین اور اسکی زشتی صورت سے کچھ اندیشہ مضرت نہین کرتے اور بعض شخص ایسے ہین کہ انمین نیکیان بہت ہوتی ہین اور برائیان کمتر ایسے آدمی تمام نیکبختونکے قریب تر ہین یعنی یقین ہی کہ نیکی کے کامل رتبہ پر پہونچین اور بعض شخص ایسے ہوتے ہین کہ انمین نیکیان کمتر ہوتی ہین اور زشتیان بیشتر ہوتی ہین ایسے آدمیونکو لازم ہی کہ اپنے حال کی اصلاح کرین تو چند روز مین نکوئی کے رتبہ اعلی اور کامل پر پہونچ جاینگے بعضے ملحدون نے کہا ہی کہ صورت ظاہر کی اپنی اصل سے گشت نہین کرتی یعنی جو برا ہی کوتاہ نہین ہوتا اور جو کوتاہ ہی وہ دراز نہین ہوتا اور اسیطرح اخلاق بھی کہ صورت باطن ہی اپنی اصل سے مفارقت نہین کرتے یہ انکی نیک نہین ہی بلکہ خطا پر ہی اسواسطے کہ اگر یہ امر صحیح اور درست ہوتا تو ریاضت و نصیحت اور تادیب اور تہذیب محض بیفایدہ اور عبث ہو جاتی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حسنوا اخلاقکم یعنے نیک کرو تم اپنے اخلاق کو اس سے دریافت ہوتا ہے کہ اخلاق نیک کوشش اور سعی سے حاصل ہوتے ہین اور تاثیر تعلیم اور تربیت کی خود ظاہر ہے کہ سرکش اور شریر اور بد قوم گھوڑا تعلیم اور

تربیت سے شایستہ اور خوش قدم ہو جاتا ہے اور جانوران وحشی اپنی عادت قدیم سے کہ وحشت ہے
تبدل کر کے رام اور انس پذیر ہو جاتے ہین اور کام دو قسم کے ہین ایک یہ کام ہے کہ انسان کے قبضۂ
قدرت سے بالکلیہ باہر ہو جس طرح انگور کے تخم سے سیب کا درخت نہین پیدا ہوتا ہے دوسرے یہ کام ہے
کہ انسان کے قبضۂ اختیار مین ہے یعنی دانہ انگور سے بتدبیر و محافظت تمام درخت انگور پیدا ہو سکتا
ہے اور آدمی چند طرح کے ہوتے ہین اول یہ کہ سادہ دل ہون اور نیک و بد کو نہ پہچانین اور نیک و
بد کے خوگر نہوے ہون ابتداے پیدایش مین لڑکے اسی طرح کے ہوتے ہین اونکے اخلاق کی اصلاح
تعلیم اور تربیت سے نہایت آسان ہوتی ہے دوسرے ایسے آدمی ہوتے ہین کہ اخلاق ذمیمہ یعنی بد افعالی
سے مدت تک خوگر ہو جاتے ہین مگر اپنے اعتقاد مین ان اخلاق نامحمودہ کو حرکت ناشایستہ سمجھتے
ہین ایسے آدمیونکی اصلاح اخلاق بہ نسبت مردمان اول کے گونہ سخت اور دشوار ہوتی ہے تیسرے
ایسے آدمی ہوتے ہین کہ عمرہاے دراز سے حرکات ناشایستہ کے عادی ہو گئے ہین اور ان اخلاق
ناپسندیدہ کو اپنے ذہن و تصور مین نیک اور بہتر سمجھتے ہین اور ان افعال شنیعہ کی صفت و ثنا مین لاف
زنی کرتے ہین ایسے اشخاص کو سعی اور کوشش اور تعلیم اور تربیت ہرگز تاثیر نہین کرتی مگر البتہ
سعادت ازلی اور ہدایت لم یزلی راہ صواب پر لا سکتی اور یہ تین طبقہ جو بیان کیے گئے انمین لڑکونکی
ذات اس لائق ہے کہ جلد تر اصلاح پذیر ہو جائے اور تعلیم و تربیت سے اخلاق ذمیمہ یعنی انکے طبیعت سے
برے فعل دور ہو جائین اور خصائل نیک بجاے افعال بد کے مبدل ہو جائین اور یہ بات نہین
ہوتی ہے جب تک انکے مان باپ عہد طفلی مین تعلیم اور تربیت انکو نہ کرین اور بعض اشخاص ایسے
ہین کہ بمقتضاے شفقت اپنے فرزندونکو ناز و نعمت سے پرورش کرتے ہین اور شب و روز ان
کے کھلانے پلانے مین مصروف رہتے ہین اور تحفہ و اعلی پوشاک اعلے بناتے ہین انکے لیے
اور تعلیم و تربیت کا انکے مطلق خیال نہین کرتے اور رات دن لڑکے کھیل کود مین مشغول رہتے ہین اور جو اتفاقیہ
لڑکے کو مکتب خانہ مین بٹھاتے ہین تو استاد سے در تک زد و ضرب ممانعت کلی کر دیتے ہین اور لڑکے جو افعال بیہودہ
کرتے ہین انکو منع نہین کرتے بلکہ اغماض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ابھی لڑکا نا سمجھ ہے جس وقت فہم و فراست اسکو آ
جاویگی اور نیک و بد کی تمیز کرنے لگیگا تو بدخوئی اور عادت زشت سے خود بخود احتراز کریگا ایسے مان باپ تو اپنے فرزندونکے
حق مین بڑے کامل دشمن ہین اسوجہ سے کہ دشمنونکی دشمنی کا پھل صرف دنیا کیواسطے ہوتا ہے اور دشمنی ایسے مان باپ

کی ان کے فرزندونکو دنیا و عقبے مین نتیجہ بدبختی ہی یعنی دنیا مین زندگی بھر نیک آدمیونکی نظر مین ذلیل و خوار رہتی ہین
اور بعض انمین اپنی خوی بد اور عادت نالائق کے فسادات کی علت سے طرح طرح کی تکلیف اور مصیبتونمین گرفتار ہو
جاتی ہین اور ارباب دانش پر پوشیدہ نہین ہی کہ ہر ایک خوی اور عادت خواہ نیک ہو یا بد ہو لڑکپن مین لڑکون کی
طبیعتونمین جاگیر ہو جاتی ہی اور عمر بھر انکی طبیعت سے نہین نکلتی ہی اور ارباب دانش اور فہم کو لازم ہی کہ تعلیم اور تربیت
لڑکونکی سب ناز نعمت پر مقدم رکھین اسواسطے کہ سب ناز اور نعمت اور خورش اور پوشش کیلئے زوال ہے
اور یہ عین نقصان ہی اور خصائل جمیلہ یعنے علم کی دولت کیواسطے ہمیشگی حاصل ہی اور یہ عین کمال ہی اور
انتظام اس امر کا گروہ پرشکوہ سلاطین اور بادشاہون والا مرتبہ کی ہمت عالی پر واجب اور ناگزیر ہی اور انتظام
متعلق دنیا کا اور اصلاح احوال خلائق کی بادشاہونکی امر و نہی پر وابستہ ہی اگر پناہ بخدا بادشاہان والا شکوہ کی
طبیعت اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ سی آراستہ نہو تو قباحتین انکی سب ملکونکی مخلوق پر عاید حال ہونگی

فصل چوتھی اس اخلاق کی بیان مین کہ سلاطین گیہان پژوہ اور بادشاہان والا شکوہ کو اس سے موصوف ہونا سبب استحکام سلطنت اور باعث آسایش سپاہ اور رعیت کا ہی

کتب متقدمین مین منقول ہی کہ حکیم بزرجمہر اس زمانہ کے حکما کا پیشوا تھا اور نوشیروان
عادل کا وزیر تھا اسکا قول ہی کہ جو بادشاہ ان گیارہ اخلاق جمیلہ سے موصوف اور متصف ہوگا اسکی
سلطنت اور بادشاہت کو ہمیشہ استقلال اور استحکام رہیگا اور کچھ اندیشہ ضرر و نقصان اسمین نہوگا
اول اسمین سے یہ ہے کہ قہر و غضب سے احتراز کرے یعنے بادشاہون کو یہ امر زیبا نہین ہی کہ قہر و غضب
کو اپنا شعار کرین اور تھوڑے سے تغیر حال مین ناچارون اور کمزورون پر ظلم و قہر روا رکھین اور آتش قہر و
غضب سے زیردستونکے خانۂ ہستی کو جلا دین اور ریاست کو جو سیاست لازم ہی اور سیاست بغیر قہر و غضب
کے ہرگز نہین ہو سکتی پس چاہیے کہ قہر و غضب موافق حد اعتدال کے ہو یعنی مجرم کو اسکے جرم کیموافق سزا دینا
چاہیے اور یہ نہین کہ گناہ ایک شخص سے ہو اور اسکے سبب سے اس شخص کے سب اہل و عیال کو گرفتار کرین بیت
گنہ بود مرد ستمگارہ را ٭ چہ ناوان زن و طفل بیچارہ را ٭ اور قہر مجرمونپر جبکہ اعتدال کے ساتھ ہوتا ہی تو
اسکو عدل کہتے ہین اور عدل یہ ہی کہ ظالمون سی عوض انتقام لین اور مظلومون کی دادرسی
کرین کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ بادشاہون کا ایک گھڑی کا انصاف ساٹھ برس کی عبادت سی بہتر
ہوتا ہے اسواسطے کہ نتیجہ عبادت کا فقط عابد کو حاصل ہوتا ہے اور فائدہ عدل و انصاف کا ہر ایک خاص

دعلم کو پہونچتا ہی مثنوی دادگری شرط جہانداریست ؛ دولت باقی بہ کم آزار لبست ؛ مملکت از عدل شود
پائدار ؛ کار تو از عدل بگیرد قرار ؛ ہر کہ درین خانہ بخیے داد کرد ؛ خانۂ فردائے خود آباد کرد ؛ اور جو شخص کہ میرا
گنہگار ہوا ور مجھسے پناہ مانگے اسکے عذر کو قبول کرا ور ظلم وستم جو اسکے لائق وسزاوار ہی ہرگز روا نر کھے اسکو
عفو کہتے ہین اور عفو کے یہ معنے ہین کہ باوجود قوت اور طاقت انتقام کے گنہگارونکے ظلم وستم کو ترک کردے اور
یہ خصلت سب خصلتونسے زیادہ تر ہی اور یہ خصلت اخلاق الہی مین سے ہے کہ بندہ ہرچند حق تعالے کا گنہگار
ہوتا ہی لیکن جب عذر اور توبہ کرتا ہی تو پروردگار جل شانہ اسکے تمام گناہونکو معفو کردیتا ہی گناہ اسکے ایسے محو ہوجاتے
ہین کہ گویا کبھی ہرگز گناہ نہین کیا تھا اور حق سبحانہ تعالے نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہی
خذ العفو یعنے ملحوظ رکھ سیرت عفو کو بہ نسبت انکی جنھون نے تیرا گناہ کیا ہوا ور اسیوجہ سی جناب رسالت
مآب صلعم نے جبکہ فتح مکہ ہوئی تو مردمان قریش کو کہ انھون نے انواع طرح کے آزار حضرت کو پہونچائے تھے
کچھ سیاست نہ فرمائی اور حکیمونکا قول ہی کہ گناہ جسقدر بڑا ہو بخشنے والے کو اس سے زیادہ فضیلت ہے مگر
علم بزرگترین صفات سے ہے کہ قہر وغضب پر اسکی قوت سے غالب ہوسکتا ہے اور حدیث مین آیا
ہے کہ قوی زیادہ تر مین نہ وہ شخص ہی کہ آدمیونکو مارے بلکہ وہ شخص قوی زیادہ ہی کہ حالت قہر وغضب
مین اپنے نفس کو اختیار مین رکھے اور علم کا کمال یہ ہی کہ جو شخص تجھسے بدی کرے تو اس سے نیکی کرے
بدی را بدی سہل بود جزا ؛ اگر مردی احسن الی من اساء ؛ نظم بدی را مکافات کردن بدی ؛ بر اہل
صورت بود بخردی ؛ یعنے کسانیکہ بردہ اند ؛ بدی دیدہ ویکی کردہ اند دوسرے ان اخلاق
پسندیدہ سے صداقت اور راستی ہی بادشاہونکو اس صفت مین موصوف ہونا ضرور اور
واجب تر ہی اسواسطے اس طائفہ علیہ کے اقوال اگر صدق کے پیرایہ سے معرا ے محض ہون تو ہمارے
سلطنت مین انواع طرح کے خلل اور فتور برپا ہونگے اور رعیت مین کسی کو بادشاہ کے
قول پر اعتبار ہرگز نہوگا تیسرے دانشمندان کامل سے صحبت رکھنا اور مشورت کرنا
ہی کہ رونق ملک اور دولت کی سوا دانشمندان صواب گزین کی رای اور تدبیر ہی اگر وزرا اور امرا کہ بارگاہ
سلطنت کے رکن ہین عقل ودانش سے بے بہرہ ہون اور بادشاہ دانشمندونکے مشورہ پر عمل نہ فرمائے تو جلد
ترسلطنت اسکی زوال پذیر ہوجائے بادشاہ کو لازم ہی اور واجب ہی کہ عاقلان بیدار مغز کو ہم پہونچائی اور انکی
صلاح اور صواب دید پر عمل کرے اسلیئے کہ مصاحبت دانا اور نیک مرد بغرض کی سعادت ابدی اور رہنمائے

سرمدی ہی مثنوی ہمنشینے کو لطیف وکامل است ؛ راحت روح است وآرام دلست ؛ اور جسکا وصف نادانی ہی اور غفلت سے مصاحبت اسکی مثل زہر قاتل کے ہے یعنے بیت دانکہ نادانی وغفلت وصف اوست صحبتش مانند زہر قاتل است ؛ اور حدیث مین آیا ہی کہ صحبت ہمنشین کی مثل عطار کے ہے اگر اپنے عطر سے تجھ نہ دیوینگا تو بھی خوشبوے عطر سے بہرہ مند ہوویگا اور مصاحبت اشخاص بدکی لہار وکی بھٹی کے مانند ہی اگر چہ اسکی آگ سے نہ جلے گا لیکن اسکے دھوین سے پریشان خاطر ضرور ہوگا نظم درگذر از کوزہ آہنگران کاتش دود دے دہد از گران ؛ رو بر عطار کہ پہلوی او ؛ جامہ معطر شود از بوی او چوتھے تواضع اور تواضع کے معنے یہ ہین کہ اوروں سے اپنے تئین حقیر سمجھے اور غیرونکو عزیز ومحترم رکھے اور یہ خصلت یعنی تواضع تونگران دنیا شوکت اور صاحب دولت اور صولت سے مستغنی اور زیبا تر ہی بیت تواضع زگردن فرازان نکوست ؛ گدا گر تواضع کند خوی اوست ؛ گردن کشان والا تبار اور سرافرازان عالیمقدار کا تواضع کرنا سبب تالیف قلوب ہے اور بادشاہ سے جو مخلوق مانوس اور مالوف ہو رہے تو دشمن بادشاہ کی ہیبت اور صولت سے خوفناک ہوویگا اور قاعدہ سلطنت کے روز بروز مضبوطی پکڑینگے اور مبادا اگر مخلوق بادشاہ سے منحرف اور متنفر ہو جائے تو دشمن چار طرف سے فرصت پاکر یورش کرینگے اور رعیت آزردہ دل دشمنون سے ملجا ینگے اور دشمن کو تقویت دینگے تو سلطنت پر زوال آجائے اور دشمن غالب اور مسلط ہو جاوین پانچوین قیدیون کے حال کو دریافت کرنا بادشاہان والاجاہ کو واجب اور لازم ہی کہ قیدیونکے حال کے ہمیشہ خبر گران رہین اسواسطے کہ اکثر اتفاق پڑجاتا ہی کہ مفسدون اور غرض مندونکی تہمت سے اکثر بیگناہ بزار سختی وآزار پا بزنجیر ہوکر مبتلاے زندانخانہ ہوتے ہین پس اگر بادشاہ قیدیونکا پرسان حال نہوگا اور حقیقت حال ان بیمار دلکی قرار واقعی نہ دریافت کریگا تو احتمال ہی کہ بعض بیگناہ بادشاہ کی بے خبری اور کم توجہی سے تمام عمر گرفتار رنج وبلا رہین اور جاننا چاہیے کہ دعا مظلومونکی اور بیگناہونکی درگاہ کبریا مین بہت مقبول ہی اور نہایت اثر رکھتی ہی بیت بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ؛ اجابت اندرق بہر استقبال می آید ؛ نظم آتش سوزان نکند در سپند ؛ آنچہ کند دود دل دردمند ؛ نیم شبے آہ کند بیزوال ؛ دولت صد سالہ کند پائمال ؛ چھٹے راستہ اور شاہراہ کی حفاظت کرنا دزدون اور چورون اور قزاقون کے خوف وخطر سے جب راستہ پاک وصاف ہوتا ہی تو راہگیر اور مسافر اور سوداگر اپنا مال وامتاع لیکر باسایش تمام بیخوف وہراس راستہ چلتے ہین اور اگر قزاقونکے سبب سے راہ پرآشوب اور خطرناک ہوتی ہے اور

اور ملکون کے سوداگر اور مسافر ارادہ اسطرف کا نہ کرینگے اور نام اس سلطنت کا اطراف وجوانب مین
بدنامی سے مشہور ہوگا نظم شہنشہ کہ ابازارگانرا بخست ؛ در خیر بر شہر و لشکر بہ بست ؛ کے آنجا دگر ہوشمندان
روند ؛ چو آوازۂ رسم بد بشنوند ساتوین سیاست اور عفو بمقدار جرائم سیاست مفسدونکی اور
ایذا مجرمون کی انتظام سلطنت اور رونق ملک کا سبب ہے اور چور اور قزاق اور رہزن اور مفسد اور
فتنہ پرداز اور ظالم اور قاتل اور مقامران یعنی قمارباز اور کذاب اور مفتری اور خائن وغیرہ لائق سیاست اور
عذاب کے ہین اور ایسے شخصون کو ایذا اور تکلیف دینے سے ملکون مین عبرت ہوجاتی ہی اور دستور
ہی کہ اگر مفسد سیاست کو نہ پہونچین تو ایک عالم انکے فتنہ اور فساد سی پائمال ہوجائے اور جن گناہون کی
سبب سے حد شرع لازم نہین آتی اسطرح مجرمونکا عفو قصور کرنا خصلت حمیدہ اور شیوۂ پسندیدہ ہی اسلیئے کہ
موافق اسکے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ بزرگان والانژاد اور پاکبازان
نیک نہاد سے اتفاقیہ کبھی کوئی خطا بھی ہوجاتی ہی پس ایسے شخصونکا عذر قبول کرنا اور تقصیر معاف کرنا
عین صواب ہے نظم گنہ گار را عذر نسیان بنہ ؛ چو زنہار خواہد تو زنہار دہ ؛ خواہد گنہ گار اندر پناہ ؛ نہ شرط
است کشتن باول گناہ ؛ چو باری بگفتی و نشنید پند ؛ بدہ گوشمالش بزندان بند ؛ وگر بند و پندش نیاید بکار
درخت خبیث است بیخش برآر ؛ آٹھوین آراستہ کرنا لشکر کا اور جمع کرنا سلاح جنگ کا
ظاہر ہے کہ لشکر بادشاہت کا قلعہ ہے اور استحکام سلطنت اسکی ذات پر منحصر ہے پس ضرور ہی کہ سپاہ
کو آسودہ اور خوشدل رکھین اور تنخواہ دینی مین دریغ نکرین نظم چو دارند گنج از سپاہی دریغ ؛ دریغ
آیدش دست بردن بتیغ ؛ چو مردی کند در صف کارزار ؛ چو دستش تہی باشد از روزگار ؛ اور جو شخص
شریف اور خاندان عالی سے ہون انکو سردار مقرر کرنا چاہیے اسلیئے کہ سپاہ و لشکر انکی اطاعت و فرمانبرداری
سے ننگ و عار نکرینگے اور ہمیشہ فوج سے محنت لینا چاہیے کہ آرام نہ طلب نہوجائین اسواسطے کہ آرام طلب فوج کڑی
لڑائی کیوقت سختی اور مصائب کی متحمل نہین ہوسکتی اور بغیر ہتھیارون کی سپاہ محض ناکارہ ہی لہذا طرح طرح کے
قسمونکے آلات جنگ کا مہیا اور موجود رکھنا بادشاہ کو جملہ ضروریات بلکہ واجبات سے ہی اسلیئے کہ اگر اور سپاہ کی
ضرورت پڑے اور آلات جنگ و حرب موجود نہون تو کار سپاہ مین ہرج واقع ہو نوین اپنے قبائل اور
اقارب سے مراعات کرنا یعنے اپنے اقارب کو بخشش اور عطاے خوشحال اور فارغ البال رکھنا چاہیے
اسواسطے کہ بعلت حاجتمندی اور محتاجی کے خیالات فاسد ان کے دل مین راہ پاوین اور مخالفونکو

اور دشمنون سے ملجائین اور ناصواب فکر و اندیشہ اپنے دل مین لائین اور ارکان سلطنت مین خلل انداز
ہوجائین دسوین مقرر کرنا جاسوسون کا یعنے چاہیے کہ چند آدمی معتبر معجزی کیواسطے مقرر کرین کہ دوستانہ
با اخلاص اور دشمنان ناسپاس جو کمینگاہ مین ہین انکے حالات سے خبر صحیح اور راست ہونچاتے رہین اور
بادشاہان اولوالعزم کا قاعدہ اور دستور ہے کہ جاسوس کارآگاہ خفیہ بھیجکر ہمیشہ سلاطین ملک غیر کے احوال سے
اطلاع اور آگاہی حاصل کرتے رہتے ہین اور بادشاہان عالیجاہ والاپایگاہ بلند ہمت والا ہمت ہمیشہ
مدار ملک گیری اور کشورستانی سے خالی نہین رہتے ہین انکے فکر و خیال سے آگاہی و اطلاع ہ ضرور
ہے گیارھوین ارکان سلطنت اور ارباب خدمت کے حال پر عنایت کرنا یعنے
مراتب اور مدارج ارکان دولت بقدر حسن خدمت بڑھانا چاہیے اور بہت کرم و الطاف مبذول
کرنا چاہیے تو اور دنکو بھی خدمات شائستہ بجالانے مین رغبت ہو اور حسن خدمت کے عوض مین جس
شخص کو رتبہ اعلی پر پہونچائین اور اسکو معتمد اپنا تصور فرمائین تو اکثر عرض کو ناحق اندیش اسکی
غیبت اور عیب بیان کرنیکے لازم ہے اور واجب ہے کہ اس کلام غیبت کو ہرگز سمع قبول مین جگہ
نہ دینا چاہیے مگر از راہ شک تحقیقات اور تفتیح ضرور ہے اور اصل مطلب کی آگاہی لازم ہے اور جو
کوئی ملازمان قدیم اور دولت خواہان صمیم بعلت ضعف و پیری کے ادائے خدمت سے معذور ہوجاوے
تو اسکے دیرینہ خدمتون کے حق کو نسیا منسیا کرکے یکبارگی اسکو موقوف نہ کردینا چاہیے بلکہ ایسے اشخاص کا
بقدر حاجت وجہ کفاف یعنے روزینہ انکا مقرر کرنا چاہیے اسواسطے کہ ایام پیری مین فکر معاش انکے درپی
جان نو مثنوی چو خدمت گزاریت گرو کہن ؛ حق سالیانش فراموش مکن ؛ قدیمان خود را بفزای قدر
کہ ہرگز نباید پرورده غدر اور یہ بھی قول حکیم نبرجمہر کے ہین کہ ملوک اور سلاطین کو لازم ہے کہ چار چیزے
احتراز اور اجتناب واجب جانین اول یہ کہ کچھ بھوڑیسے تغیر حال مین نوکرون پر قہر و غضب فرمانا
نچاہیے کہ یہ شیوہ عاجز اور ناچارون کا ہے اور بادشاہ کسی طرح عاجز اور ناچار نہین ہے دوسرے یہ
جھوٹھ بولنے کی عادت نہ کرنا چاہیے اور دروغگوئی بوجہ امید یا توقع کے ہوتی ہے یا خوف و ہراس کے
سبب سے اور بادشاہ امید اور بیم سے مبرا ہے تیسرے کہ بخشش مال مین بخیلی ہرگز روا نہ رکھین کہ بخل
اور امساک بسبب احتیاج اہل حاجت اختیار کرتے ہین اور بادشاہ محتاج نہین ہے چوتھے کہ قسم
کھانے کی عادت نہ کرنا چاہیے کہ قسم ہمت کی نفی کیواسطے ہے اور بادشاہ مقام ہمت سے باہر ہے

وصایاے ہوشنگ بادشاہ یہ چودہ وصیتین ہوشنگ بادشاہ سے منقول ہین جو بادشاہ کہ ان وصیتون کو یاد رکھیگا اور انپر عمل کریگا تو اسکی سلطنت کی بنیاد مستحکم رہیگی اور اسکی دولت بھی ہمیشہ پائدار رہیگی اول آنکہ ملازمان شاہی درگاہ مین سے جسکو اپنے تقرب کے شرف سے ممتاز فرمائے تو اسکے باب مین غماز اور تمام کے سخن ہاے دلفریب کو ہرگز نہ سنے اسلیے کہ جو کوئی مقرب درگاہ حضرت سلطان اور منظور نظر لطف وعنایات خاقان ہوتا ہے تو اکثر ملازمان شاہی اسکے آتش حسد مین سوختہ ہوتے ہین اور جہانتک قابو پاتے ہین اسکی زوال دولت مین سعی اور کوشش کرتے ہین یعنی ہزارون تہمتین بلا در طرح طرح کے بہتان اسکے دامن عفت پر باندھتے ہین اور سخنہاے شیرین دلفریب اور حکایات دل نشین حضور مین بیان کرکے مزاج بادشاہ کو اس سے متغیر کرتے ہین اور ایسی دلفریب باتین کرکے اسکو اوج عزت سے گراکر جب تک ذلیل وخوار نہین کرا لیتے تو مین وآرام نہین لیتے ہین دوسرے یہ کہ سخن چینان خودکام اور مفتریان نافرجام کو اپنی بارگاہ مین ہرگز راہ دخل نہ دینا چاہیے اسواسطے کہ ایسے اشخاص کے وجود پر اختلال سے انواع طرح کے فتنہ وآشوب برپا ہوتے ہین اور انکی حیلہ سازی سے مخلصان صریح کا سینہ محبت واخلاص کینہ اور نفاق کے زہر سے آلودہ ہوجاتا ہے یعنے انکے مکر سے مخلص منافق ہو جاتے ہین اور جب دوستون اور ہواخواہون نفاق پیدا ہوجائیگا تو وہانسے ہزارون فساد اٹھینگے اور امن وامان کوچ کرجائیگا اور امورات سلطنت کے تنظم ونسق مین خلل عظیم واقع ہوگا اسلیے بادشاہ بیدار مغز کو لازم ہے کہ ارکان سلطنت مین جسکو ان اوصاف سے موصوف پائین تو بے آمیزش تامل ودر توقف کے اس شخص کو اپنے دربار مین سے نکال دینا چاہیے اور ہرگز اپنی بارگاہ مین اسکو آنیکی اجازت نہ دین بلکہ ایسے اشخاص کو اپنے ممالک محروسہ مین سے خارج کردین تو انکے فساد کا دھوان جہان کو اور اہلجہان کو مکدر اور پریشان کریگا تیسرے یہ کہ ارکان دولت اور ہواخواہان سلطنت اور غلامان وفاکیش اور دوستان خیراندیش کے ساتھ بخشش ومدارات اور مہربانی اور التفات کرکے انکے دلون کو خوش اور رضامند رکھنا چاہیے اسواسطے کہ جو خدمتین انکے ذمہ مقرر ہین نہایت خیرخواہی اور سعی اور کوشش سے انکو انجام دین اور قوت فکر اور تدابیر سے امورات سخت اور دشوار کو کمال آسانی سے انجام کو پہونچائین اور جسجگہ ارکان دولت بدل اور آزردہ خاطر ہوتے ہین جلد تر اس سلطنت مین زوال آجاتا ہے اور سررشتہ دولت وملک اس بادشاہ کے قبضہ قدرت سے نکلجاتا ہے چوتھے یہ کہ دشمن ہرچند لباس دوستی پہنکر مکر وعیاری سے اپنے تئین دوست

یکرنگی ظاہر کرے لیکن اسکی خوشامد ظاہری اور چاپلوسی پر ہرگز مغرور نہونا چاہیے بلکہ از راہ عاقبت اندیشی
اور عقل و دانائی مآل کار پر نظر کرکے جو شخص کہ حقیقت مین دشمن جانی ہین اور بظاہر دوست معلوم ہوتے
ہین انکی باتون کو بگوش ہوش سنکر اسکے خلاف عمل کرنا چاہیے حکما کا قول ہے کہ دشمن جو بظاہر اطاعت اور
فرمانبرداری کرکے سلسلہ دوستی پیدا کرتا ہی مقصد اسکا یہی ہے کہ کبھی وقت پاکر دشمن قوی ہو جائیگا اور یہ بھی
حکیمون نے کہا ہی کہ جب دوستونکی دوستی پر اعتماد نہین ہی تو دشمنونکی خوشامد پر کسطرح اعتبار ہو سکے مثنوی
حذر کن زانچہ گوید دشمن آن کن ٭ کہ بر زانو زنی دست تغابن ٭ گرت راہی نماید راست چون تیر ٭ ازان
برگرد و راہ دست چپ گیر ٭ اور دشمنان ضعیف الحال کا یہ قاعدہ اور دستور ہے کہ جب طاقت انتقام
نہین رکھتے اور سب طرف سے عاجز اور لاچار ہو جاتے ہین تو آخر کار مجبور ہو کر اطاعت قبول کرتے
ہین اور عیارانہ لباس دوستی پہنکر اپنا کام کر جاتے ہین پانچوین یہ کہ جب اپنی مقصد دلی کو پہونچ جاوی
تو اسکی حفاظت اور نگہبانی مین سعی اور کوشش کرنا چاہیے اور غفلت اور بیخبری سے پرہیز کرنے اسواسطے
کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ انسان بہت محنت اور تلاش اور جستجو سے اپنی مراد کو پہونچتا ہی اور پھر
بسبب غفلت اور بیخبری کے گوہر مراد ہاتھ سے جاتا رہتا ہے چھٹے یہ کہ انتظام امورات مین جلدی
ہرگز نہ کرنا چاہیے بلکہ حتے الامکان آہستگی اور سہولت کی طرف مائل رہے اسلیے کہ جلدی مین کمال مضرت
اور نقصان ہے اور آہستگی مین بہت منفعت ہے خاصکر بندگان الہی کے قتل کرنے مین اور گنہگارون
کی تنبیہ و سیاست مین توقف اور تساہل روا رکھنا عین مصلحت اور منفعت ہے اسوجہ سے کہ اکثر بیگناہ بد
لوگون کے افترا اور بہتان سے گرفتار ہو جاتے ہین اور حقیقت مین دامن عصمت انکا لوث عصیان
سے پاک و صاف ہوتا ہی تساہل اور آہستگی کرنا صفت رحمانی ہی اور جلدی اور شتابی صفت شیطانی
مثنوی باہستگی کار عالم برآر ٭ کہ در کار گرمی نیاید بکار ٭ شکیب آورد بندہ ہا را کلید ٭ شکیبندہ را کس
پشیمان ندید ٭ مگر بعض اوقات اپنی سلامتی نفس اور حفظ جان کیواسطے عجلت اور شتابی کرنا عین صواب ہے
کہ اس مہلکہ جانکاہ سے نکلجائے اور اپنے تئین ساحل نجات پر پہونچاوے ساتوین یہ کہ ہر ایک کام فکر و تدبیر سے
کرے اور تدبیر کو کسی وقت ہاتھ سے نہ دے حکما نے کہا کہ جو کام تدبیر سے ہوتا ہے قوت بازو اور زور شمشیر
سے ہرگز نہین ہوتا آٹھوین یہ کہ مرد منافق اور کینہ جو سے احتراز اور اجتناب کرتا رہے اور انکی
شیرین زبانی اور چرب بیانی پر مغرور نہو جاوے کہ انکی محبت ظاہری کے نالے و نوش مین ہزارون

طرح کی عداوت باطنی کے نیش بھرے ہوے ہین اور منافقونکی دشمنی خاص دشمن کی دشمنی سے زیادہ
تر زیانکاری ہے اسواسطے کہ بذریعہ دوستی ظاہری کے اور وسیلہ باریابی کے دل کے بھیدون سے
منافقین اکثر واقف اور مطلع ہوجاتے ہین برخلاف اسکے دشمن کہ کبھی باریاب نہین ہوسکتے ہین
اسواسطے راز و اسرار دلی سے کمتر واقف ہوتے ہین نوین یہ کہ عفو کو اپنا شعار کرین اور ملازمین کو
تھوڑی سی خطا کے صادر ہونے سے معرض عتاب اور عقاب مین نہ ڈالنا چاہیے بلکہ بعضے مقربان
درگاہ سے کچھ گناہ ہوجائے تو پند و نصیحت اسکو کردینا چاہیے اور جو بار دگر وہ اس گناہ کا مرتکب ہو تو
تہدید اسپر کرنا چاہیے اور نظر عنایت سے اسکو گرا دینا چاہیے اور جب وہ خطا سے متنبہ ہوجائے تو پھر اسکو
الطاف و عواطف سے مشمول کرنا چاہیے اسکندر ذوالقرنین نے حکیم ارسطو سے دریافت کیا کہ فلانے گنہ
گار کے حق مین کیا حکم دیتے ہو حکیم نے کہا کہ اے بادشاہ اگر گنہ نہوتا تو عفو کہ نہایت بہتر صفت ہے معطل محض
رہجاتی اسکندر نے کہا کہ عفو کسوقت خوشتر ہے حکیم نے کہا کہ وقت قوت و قدرت کے دسوین یہ کہ
کسی کو آزار نہ دینا چاہیے اسلیے کہ اسکے عوض مین خود بھی نہ گرفتار ہوجائین سچ ہے کہ اس دار مکافات
مین ہر ایک عمل اور کردار کی جزا اور پاداش ہے بیت گندم بروید ز جو ز جو ؛ از مکافات عمل غافل مشو
گیارہوین یہ کہ موافق رتبہ اور استعداد کے آدمیون کو منصب اور خدمت پر مامور کرنا چاہیے تو
موافق خواہش کے کام سرانجام پاوین اور کم مایہ یعنی کم لیاقت کو بڑی خدمت اگر تفویض کیجاویگی تو
سرانجام اس کار بزرگ کا متعذر ہوگا بلکہ انواع خلل اور زلل مہمات عظیمہ مین واقع ہونگے اور سلطنت
کے کامون مین فتور عظیم پڑجائیگا کہ تلافی اسکی نہایت دشوار ہوجائیگی فرد بوریا باف گرچہ بافندست
زبرندش بکارگاہ حریر بارھوین یہ کہ سررشتہ حلم اور ثبات کو کسیوقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور بادشاہ
جب ان دو صفتون مین موصوف ہوگا تو کام اسکے تمنا اور آرزو کیموافق سرانجام پائینگے نوشیروان
عادل نے حکیم بزرجمہر سے دریافت کیا کہ حلم کیا چیز ہے بزرجمہر نے جواب دیا کہ خوان اخلاق کا نمک ہے اور حلم کو
تقلیب کیا جائے تو ملح ہوجاے اور ملح لغت عرب مین یعنے زبان عربی مین نمک کو کہتے ہین چنانچہ کوئی
طعام بغیر نمک کے خوش ذائقہ نہین ہوتا ہے اور اسیطرح کوئی خلق بے حلم کے زیبا نہین معلوم ہوتا نوشیروان
نے کہا کہ علامت حکیم کی کیا ہے بزرجمہر نے کہا کہ حلیم کی تین نشانیان ہین ایک یہ کہ اگر اس سے کوئی شخص
اس سے سودشتی اور سختی کرے وہ اس سے لطف اور شیرین زبانی سے پیش آوے اور جسقدر کوئی حلیم کو رنج دیوے

وہ اوسکے مقابلے مین اسکے ساتھ احسان کرے علامت دوسری یہ کہ شدت غضب مین خاموش
بیٹھے یعنے مہر سکوت کی منھ پر لگائے اور اپنے نفس کو خاموشی اور سکوت سے تسکین اور اطمینان بخشے
علامت تیسری کہ جو شخص لائق سزا دینے کے ہو اسپر خشم نہ کرے اور اسکے جرمون کے دفتر پر قلم
عفو کھینچے اور اثبات استقامت اور پائداری سے انجام مہمات اور رفع بلیات مین اور علامت
مرد ثابت قدم کی یہ ہے کہ تحصیل مقصد مین جو آفات کہ انکو پیش آوین انکے خوف سے مقصود کی طرف
سے منھ ہمت کا نہ پھیرے اور جو کام شروع کرے سرانجام اسکا اپنی ہمت کے ذمہ پر لازم اور واجب
سمجھے اور جو حرف کہ زبان پر لاوے اور جو کلام کہ کہے پاس سخن ضرور کرے اور اس کلام سے ہرگز نہ پھرے
تیرھوین یہ کہ اپنے نوکرون مین جسکو زیور امانت سے آراستہ اور پیراستہ دیکھے تو اسکو مدارج اعلی
پر پہونچاے اور حل و عقد مہمات سلطنت کا سررشتہ اسکے قبضۂ اختیار مین سپرد کرے اور خیانت
کرنیوالون سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ خائنونکی ذات سے فتنہ اور فساد اٹھتے ہین چودھوین یہ
کہ انقلاب روزگار اور گردش چرخ دوار سے اگر کوئی حادثہ پیش آوے جو مکروہ طبع ہو تو اس سے غبار
ملال کا اپنے دامن خاطر پر ہرگز نہ لانا چاہیے بلکہ بہمہ حال آسودہ اور خوشحال رہنا چاہیے اور ثبات
اور استقلال کو کار فرماوے اور سلاطین والا شکوہ اور بادشاہان حق پژوہ کو عدل بہترین صفات اور
افضلترین اوصاف ہے اسواسطے کہ عدل بادشاہ کا ایک لحظہ عبادت اور طاعت شصت سالہ سے خوشتر
اور افضلتر ہے قطعہ تا پاے بادشاہ بود بر بساط عدل ؛ بر فرق او نہادہ بود تاج سروری ؛ چون دست
ز آستین تغلب برون کند ؛ باشد نصیب گردن او طوق مدبری ؛ اخبار مین آیا ہے کہ بادشاہ عادل
سایہ لطف خدا ہے مثنوی شاہ عادل سایۂ لطف حق ست ؛ ہر کہ دارد عدل لطف مطلق ست ؛
خلق را در سایۂ خود جای دہ ؛ در شرف بر فرق گردون پاے نہ ؛ اور ملوک کو حسن نیت رعیت کے کام
مین بہت خیر و برکت کا سبب ہے اور پناہ بخدا بادشاہ کی اگر حسن نیت مین خلل آجاے اور فتور پڑجاے تو بد نتیجہ اسکا
مکمن قوہ سے عرصہ ظہور مین جلد تر سر نکالے مثنوی ہر آن نم کز ابر بہاران بود ؛ در اندیشہ شہریاران بود ؛
چو بد گردد اندیشہ بادشاہ ؛ نیاید زمین نم بوقت از ہوا ؛ چو عادل بود شہ رسختی منال ؛ کہ عدلش بہ است از فراخی
سال ؛ اور بادشاہونکو بیخبری کرنا رعیت کے حال سے خرابی مملکت اور زوال دولت کا سبب ہے اسواسطے کہ اگر
رعیت تباہ اور پریشان ہوجاے تو ملک کے تحصیل مال مین نقصان آجاے اور جو خزانہ مین مال و زر باقی نرہے تو سب کام

سلطنت کے درہم و برہم ہو جائین اور بادشاہونکو لازم ہے کہ عابد اور زاہد بیریا کے احوال سے غافل
نرہین کہ وہ مقبولان بارگاہ کبریائی ہین بلکہ سر ارادت کا اور منھ آرزو کا اس گروہ حق پژوہ کے آستانہ
پر رکھین اور کفایت مہمات اور سرانجام امورات کے واسطے اس فرقہ عالیہ سے استعانت چاہین اسواسطے
کہ اس طائفہ علیا کی دعا مقبول بارگاہ رب العزت ہے بیت ہر آنکہ استطاعت بدرویش برد ۔ اگر بر فریدون
زواد پیش برد ۔ بادشاہ کو چاہیے کہ ہر حال مین آسایش مخلوق کو اپنے نفس کی آسودگی پر مقدم سمجھین
اور نہ یہ کہ ہمیشہ اپنے نفس کی آسایش و آرام کی فکر مین مصروف رہین منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام
جب بادشاہ مصر ہوئے تو روز بروز ضعیف و نزار ہوتے چلے جاتے تھے بعضے مقربان درگاہ نے
آپسے دریافت کیا آپ نے کچھ جواب ندیا ایک روز سب نے بکمال منت و سماجت کہا کہ ظاہرا ضعف باطن
معلوم ہوتا ہے یعنے نصیب اعدا کچھ آپ مریض ہین کہ اسکے سبب سے ضعف و نحافت ہے اگر ارشاد ہو تو
حکیم علاج کرین حضرت نے فرمایا کہ مجکو مرض نہین ہے لیکن سترھوان برس ہے کہ بادشاہت مین نفس
میرا خواہش اور آرزو رکھتا ہے کہ نان جوین سیر ہو کر کھائے اور مین نے آجتک کبھی سیر ہو کر نہین کھایا
دریافت کیا کہ اسقدر محنت و مشقت آپنے اپنے اوپر کسواسطے گوارا کی ہے یوسف علیہ السلام نے جواب
دیا کہ مصر کے محتاجون اور بھوکون کی موافقت کرتا ہون ڈرتا ہون کہ مبادا مصر مین کوئی شخص محتاج
بھوکا سو رہے اور مجکو اسکی اطلاع نہ پہونچے اور حشر کے روز مجکو اسکے مواخذہ مین گرفتار کرین کہ ملک و
مال مین مصروف رہا اور محتاجون اور غریبونکا خبرگیران نہوا اور تمام ہمت شریرون اور بدمعاشونکے
دفع کرنیمین مصروف رکھین اور خلق خدا کو ظالمون اور مفسدون کے پنجہ ظلم و ستم سے رہائی بخشین اسلیے کہ
سلطنت کو روز بروز ترقی اور رونق ہووے اور رعیت بآرام تمام مہد آسایش مین بسر کرین اور شریرونکی
دو قسمین ہین اول یہ کہ بیخ و بنیاد انکی اکھاڑنا ضرور اور لابد ہے اور انکے تین گروہ ہین اول چور اور قزاق
کہ چوری اور رہزنی سے رعیت کو تنگ کرتے ہین اور سوداگرون کو قتل کرتے ہین دوسرے زندان خونریز
اور اوباش فتنہ انگیز کہ بیگناہونکے قتل مین دریغ نہین کرتے اور بھلے آدمیونکی آبروریزی کے درپے ہوتے ہین
تیسرے ظالمان خونخوار اور جفاکاران مردم آزار کہ عذاب آخرت سے نہین ڈرتے اور نہ بادشاہ کے ظلم و ستم سے خوف کرتے
ہین قسم دوسری ایک گروہ ہے کہ اخلاق بد سے موصوف ہین ایسے شخصونکو اپنی بارگاہ مین ہرگز دخل نہ دین اور پایہ اعتبار
سے گرانا چاہیے ایک انمین سے سخن چین ہین کہ جھوٹی سچی باتین بنا کر فتنہ ہائے تازہ خلق مین پیدا کرتے ہین اور یاران

یکدل اور دوستان کامل کو بہکا کر باہم گرنا اتفاق کروا تے ہین دوسرے غماز ہین اور ایسے شخصونکو کہ غمازی
کے عادی ہین دربار مین گھسنے نہ دین اور نہ بہت منہ لگائین اور انکے قول و فعل پر ہرگز اعتبار نہ کرین اور
تیسرے مردمان غرض کہ جو کام کرتے ہین اور جو بات کہتے ہین اسکے ضمن مین اپنی غرض بھی شامل کرتے ہین پس
اہل غرض کی باتین ہرگز نہ سننا چاہین بیت ز صاحب غرض تا سخن نشنوی ؛ اگر کا بندی پشیمان شوی چوتھے
حاسد علاج زہر حسد کا کسی تریاق سے ممکن نہین اور مرض حسد کو دوا سے آرام نہین ہوتا بیت حسد رنج
یست سوزندہ کز و آتش بجان افتد ؛ بہ جانے جان کہ از حساد آتش در جہان افتد باب آٹھوان
خطوط اور عرضیان اور تمسک اور اسناد وغیرہ کے آداب تحریر مین مقدمہ جاننا چاہیے
کہ منشیون اور محررون کو ان چند شرطون کی رعایت کرنا بہت ضرور اور فرض ہے اول یہ کہ خط کی ابتدا
بنام پروردگار اول لکھنا چاہیے مگر اس زمانے مین یہ رسم و عادت بکلی متروک ہوگئی ہے صرف ایک الف
خط کے عنوان مین لکھ کر صرف اسی پر اکتفا کرتے ہین دوسرے یہ کہ اختصار حروف کم کرنا چاہیے اور اختصار
حروف اسکو کہتے ہین کہ تمام لفظ مین سے ایک دو حرف لکھدیے اور باقی چھوڑ دیے چنانچہ کا حدہ اور دستور
کر بجاے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صرف صلعم کے اوپر اکتفا کرتے ہین یا رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ رح لکھتے ہین اور
تیسرے یہ کہ بین السطور درست اور برابر اور برابر سطرین بھی ہونا چاہیے چوتھے یہ کہ اگر مکتوب الیہ رتبہ
مین بڑا ہے تو عرض مین کاغذ خط مبایہ یعنی متوسط رکھنا چاہیے اور اگر رتبہ مین چھوٹا ہے تو کاغذ عریض رکھنا
چاہیے پانچوین کہ آداب و القاب مکتوب الیہ کے رتبہ کے لائق لکھنا چاہیے چھٹے یہ کہ تکرار الفاظ یعنی
لفظونکے مکرر لانے سے احتراز کرین ساتوین یہ کہ لقب غیر فصیح اور الفاظ بیمایہ جو فصاحت اور بلاغت
سے خالی ہون انکو ہرگز نہ لکھین آٹھوین یہ کہ جو الفاظ مدح اور قدح مین مشترک ہین انکے لکھنے سے
پرہیز کرین نوین یہ کہ خطون اور رقعون مین تاریخ لکھنا ضرور ہے دسوین یہ کہ جسوقت لکھنے سے
فارغ ہون قلم کو کان مین رکھ لین قرلت و غراری سے زمین پر پھینکنا چاہیے گیارھوین کہ خطوط
اور رقعون مین کبھی ہجو اور گالیان کیسکو نہ لکھین اسلیے کہ وقت ضرورت اگر اس سے بری ہونا چاہین تو یہ
امر غیر ممکن اور محال ہے بارھوین یہ کہ جب خط لکھ چکین تو اسپر تھوڑی خاک ڈالنا چاہیے کہ موافق مذہب شافعی
کے درست ہے تیرھوین یہ کہ خط کو زمین پر پھینکدین کہ قاصد اسکو اٹھالے خود اسکے ہاتھ مین نہ دین کہ ممنوع ہے
چودھوین یہ کہ اگر عورت کو خط لکھین تو بہت اظہار شوق اور آرزو نہ تحریر کرین اور جہانتک ممکن ہو

نام عورتونکا بتصریح نہ لکھنا چاہیے **فصل پہلی ان خطون کی بیان مین کہ چھوٹے بڑون کو**
لکھتے ہین والد اور چچا اور ماموں اور سسر اور استاد اور بڑے بھائی اور بزرگ جو بیگانہ ہین لیکن رتبہ
مین بڑے ہین انکا القاب اور آداب اور دعا اور خاتمہ اور سرنامہ اسطور پر لکھنا چاہیے القاب قبلہ و کعبہ دو
جہان مدظلہ العالی دوسرے طور پر قبلہ ارادتمند عقیدت نشان ادام اللہ تعالی ظلال اعطافہ آداب شرایط
تسلیمات و قواعد کورنشات بتقدیم رسانیدہ بعرض مطلب می پردازد دوسرے طور پر بعد ادای آداب
و تسلیمات بموقف عرض میرساند مطلب عنایت نامہ فیض آمود جو ملا ہوا صحت و تندرستی مزاج تقدس
امتزاج کا تھا دربارہ دریافت حال اس فدوی عقیدت اشتمال کے ورود فرماکر ممتاز و سربلند کیا صحت
مزاج ذات باصفات کی دریافت ہونے سے ہزاران ہزار شکر پروردگار بجالایا عنایت الہی اور آپکی توجہات
نامتناہی سے احوال اس عقیدت اشتمال کا مقرون خیریت ہے اور یہ فدوی عقیدت کیش شب و روز تحصیل علوم
مین مصروف ہے آپکی ذات فیض مناط سے مترصد اور امیدوار ہون کہ اوقات خاص مین دعاے خیر سے یاد فرماسی
کہ ایزد تقدس تعالی صلہ اس محنت و مشقت کا عنایت کرے اور علم باعمل عطا فرماے مطلب دوسری طور پر
مدت دراز گذری کہ نامہ نامی اور صحیفہ گرامی کے ورود سے شرف سرفرازی حاصل نہین ہوا خاطر عقیدت
مآثر شب و روز گرداب بلا و اضطراب مین گرفتار ہے کہ نصیب اعدا کیا معاملہ درپیش ہوا کہ اسکے باعث سے باب
رسل و رسائل بالکلیہ مسدود ہوگیا پروردگار جلشانہ انجام اسکا بخیر کرے اور جناب فیضمآب کو ہمیشہ ہم خاکسارون
کے سرونپر سلامت باکرامت رکھے بھائی عزیز از جان عبد الصمد طال اللہ عمرہ آپکی قدمبوسی اور قرب حضوری
کی آرزو اور التجا رکھتا ہے اگر ارشاد ہو تو خدمت فیضدرجت مین روانہ کیا جاے مترصد کہ اس خاکسار عقیدت
شعار اور جمیع متعلقین مضطر و بیقرار کو اپنے حال خیریت مآل سے سرفراز و ممتاز فرمایئے زیادہ بجز ارروی ادراک
سعادت ملازمت چہ عرض نماید اور یا یہ لکھنا چاہیے زیادہ قدمبوسی است ظلکم ممدود باد آفتاب عنایت
ہمیشہ ساطع و لامع باد اور خطوط کے لفافونپر یہ عبارت لکھنا چاہیے بفضلہ تعالی یا بعونہ تعالی عریضہ ہذا جناب
مستطاب قبلہ و کعبہ دو جہان مدظلہ العالی کی نظر فیض اثر سے گذری اور اپنا نام اسطرح لکھنا چاہیے عریضہ فدوی فلان
یا خاکسار عقیدت شعار فلان القاب والدہ کا والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہ مدظلہا العالیہ اور یہی القاب چچی اور خالہ
اور خوشدامن یعنی ساس کو لکھنا چاہیے اور اور عورتون محترمہ کیواسطے فقط لفظ مکرمہ معظمہ مدظلہا السامیہ لکھنا القاب
کرتا ہے اور آداب والدہ اور والد کا برابر ہے فقط القاب مین بھی یہی فرق ہے کہ لفظ صاحب اور مکرم اور معظم مین ہاے

تانیث زیادہ کرنا چاہیے **فصل دوسری** اُن القاب اور آداب کے بیان مین جو بزرگ چھوٹون
کو تحریر کرتے ہین یعنی والد اور والدہ اور چچا اور چچی اور ماموں اور خالہ اور خسر اور خوشدامن اور سوا انکے
جو اپنے فرزندون اور بھتیجون اور بھانجونکو لکھتے ہین اور استاد شاگردونکو اور بڑے بھائی چھوٹے بھائیونکو تحریر کرتے
ہین القاب برخوردار عزیز از جان سعادت و اقبال نشان سلمہ اللہ تعالی طریق دوسرا لخت جگر فرخندہ سیر
خجستہ کردار سعادت اطوار مدظلہ اللہ تعالی عمرہ و اقبالہ اور اگر لڑکی ہو تو عمرہا لکھنا چاہیے بعد دعوات زاکیات
ترقی عمر و درجات مشہود خاطر سعادت مآثر باد دوسرے طور پر ابرو بقدس تعالی مدارج روز افزون و ترقیات
روز بہ نصیب آن خجستہ کردار سعادت اطوار گرداناد مسرت نامہ فرحت افزا عین انتظار مین پہونچا مسرور و
شادکام کیا اس برخوردار سعادت اطوار کی خوشخبری خیر و عافیت کے دریافت ہونے سے اطمینان خاطر حاصل ہوا
لازمہ سعادتمندی یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت اور اس ملک کے حالات اور اخبار تازہ لکھکر دل خیر طلب کو
مسرور و مبتہج کرتے رہین زیادہ بجز دعاے ترقیات عمر و اقبال چہ برطراز دیا اسطور پر لکھنا چاہیے عمر و دولت روز
افزون باد یا سعادت دارین نصیب آن سعادت نشان باد اور لفافہ پر یہ عبارت لکھنا چاہیے بمطالعہ
ساطع برخوردار خجستہ اطوار سعادت و اقبال نشان فلان شخص زاد اللہ تعالی عمرہ و قدرہ در آید اور اپنا نام
اسطور سے لکھنا چاہیے الراقم آثم فلان **فصل تیسری** ان القاب اور آداب کے بیان مین
کہ دوستون اور عزیزون اور یگانون کو جو بمرتبہ مساوی ہین لکھنا چاہیے منشی
صاحب مشفق مہربان کرمفرماے مخلصان زاد اشفاقہ دوسرا طریق منشی صاحب مہرپرور کرم گستر
توجہ فرماے دوستان سلامت دوسرے طور پر مولوی صاحب مخدوم و مکرم مظہر لطف و اتم
دام لطفکم بعد سلام نیاز و اظہار اشتیاق ملاقات بہجت آیات مشہود خاطر شفقت مآثر باد نوع دیگر
بعد سلام مسنون الاسلام و اظہار تمنای ادراک سامی مواصلت کثیر الافادت باظہار مطلب سے پردازم
طریق دوسرا بعد سلام نیاز التیام کمیت خامہ را بمیدان مطلب اظہار جولان میدہد اور خط کی نسبت
الطاف نامہ نامی یا شفقت نامہ گرامی یا صحیفہ تلطف طراز جیسا کہ اس مقام پر لکھا جاتا ہے لکھنا چاہیے رقیمہ
الطاف آمود نے جس زمانہ مین کہ خاطر نیاز مآثر خوشخبری مزاج شفقت امتزاج کی خواہان تھی ورود فرماکر
دل غمدیدہ اور خاطر ہجران کشیدہ کو مقرون انواع سعادت و شادمانی کا کیا مصرعہ ایوقت تو خوش کہ وقت
ما خوش کردی آپکے مودہ خیر و عافیت مزاج شفقت امتزاج اور ترقی مراتب و مدارج کا حال دریافت ہوکر کمال خوشی

وخرمی حاصل ہوئی اور شکر پروردگار بجالایا مین ایزد تقدس وتعالی روز بروز مراتب اعلی اور مدارج اعلی پر کہ منتہاے تمناے دوستان یہی ہی فایز کرے سنہ کہ گاہ وقت فرصت مین صحت وسلامتی مزاج وہاج سو مطلع وشاد کام فرماتے رہین کہ طاست خاطر اس سے مقصور ہی زیادہ بجز تمنای ملاقات چہ عرض نماید ایام جمعیت وشادمانی مدام بکام باد اور نفاذ پر اسطرح لکھنا چاہیے انشاء اللہ تعالی بخدمت سراپا ہمت منشی صاحب مشفق مہربان کرمفرماے مخلصان دام لطفہ مشرف باد فصل چوتھی تحریر عرایض کے بیان مین جو بادشاہون اور امیرون اور وزیرون کو لکھنا چاہیے عرضداشت حضرت ظل اللہ خدیو عالم پناہ دام ملکہ وسلطانہ فدوی جان نثار عقیدت آثار جبہہ عقیدت وناصیہ سجودیت باستان دولت نشان سایدہ بموقف عرض یافتگان درگاہ فلک اشتباہ میرساند اس ایام مین سرکشان بدانجام نے مفسدون کے بہکانے سے سرسورش اٹھایا ہی اور اس ملک کے اطراف وجوانب مین فتنہاے تازہ اور آشوب عظیم برپا کرتے ہین کئی ہزار بندوقچی جمع ہوکر قلعہ دیوگڈھ پر چڑھ آئے اور قلعہ کو محاصرہ کرلیا قلعہ اربیچارہ جو جمعیت رکھتا تھا اسنے عہدہ برآ نہوسکا اور ناچار ہوکر قلعہ سے سوا اور فدوی سے خواستگاری مدد کرنے لگا فدوی نے فوراً دو ہزار سوار اور چند ضرب توپ اختیار ابراہیم خان سردار کے ہمراہ کرکے نہایت جلد اور شتاب اسطرف کو روانہ کیا عنایت رب العزت سے امید قوی ہی کہ اقبال عدو زوال سے دلاور ان حضرت مند کے ایک ہی حملہ مین سرکشان فتنہ کیش مقہور اور مقتول ہوجائینگے اور اعمال بدخصال کے پاداش مین ایسے گرفتار ہونگے کہ بار دیگر ہوس فتنہ انگیزی کی کبھی انکو نہو گی واجب تھا عرض کیا آفتاب دولت اور اقبال کا مطلع خلود سے ہمیشہ تابان اور درخشان رہی القاب شاہزادگان عظام بموقف عرض یافتگان مرشد زادہ عالم وعالمیان دام اقبالہ وحشمتہ میرساند القاب وزرا وامراے عظام بزبدہ عرض مقربان بارگاہ خدیو آفاق مخدوم عالم بالاطلاق موئد ارکان دولت واقبال مشید بنیان عظمت واجلال رافع لواے عدل واحسان قامع بنیاد ظلم وطغیان وزیر اعظم ودستور معظم ادام اللہ تعالی جلال اقبالہ واجلالہ میرساند فصل پانچوین ان القاب اور آداب مین جو سلاطین کو اور وزرا اور امراے عظام کو لکھتے ہین القاب بادشاہ کی طرف سے بادشاہ کو حمد وثناے حضرت آفریدگار وبعثت حضرت سید مختار مشہود ضمیر صفوت پذیر فرمانروہ سریر سلطنت وجہانبانی نگارندہ نقش جہانگیری وکشورستانی زینبدہ سریر خلافت وفرمانروائی فروزندہ شمع ابہت وجہان پناہی ورثہ التاج

دولت واقبال گوہر کان عظمت واجلال برگزیدۂ بارگاہ یزدانی مقبول درگاہ حضرت صمدانی خلد اللہ ملکہ
وسلطانہ باد القاب بادشاہ کی طرف سے وزرا کو اور امراے عظام کو رکن السلطنت القاہرہ
عضد الدولۃ الباہرہ سیف مسلول بازوی شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی قدوۂ مخصوصان و
درگاہ زبدۂ فدویان دانش آگاہ محرم اسرار باطن حق طویت مطمح انظار عنایت بیغایت اعظم الوزرا اشرف الامرا
بمراحم خسروانہ وعنایت بادشاہانہ مفخر ومباہی بودہ بداند القاب اور امیرون کا جو وزیر کے رتبہ سے
کمتر ہوتے ہین مورد عواطف سلطانی مطمح انظار الطاف خسروانی لائق العنایت والمرحمت فدوی خاص
الخاص جان نثار سراپا اخلاص فلانی بمراحم ملوکانہ امیدوار بودہ ابداند اور بعد القاب کے چند کلمے آداب
کے ضرور ہین جو مکاتبات مین معمول مگر ملازمین کے القاب مین معمول نہین ہے فصل چھٹی قبالجات
مین اور دیگر کاغذات شرعی مین قبالہ بیع اقرار کرد واعتراف صحیح شرعی نمود مخبر باسم ونسب خود
مسمی فلان بن فلان فی حال یصح جواز البیع ونفاذہ برینوجہ کہ ایک منزل حویلی پختہ واقع محلہ فلان محدود
بدین حدود اربعہ شرقی غربی جنوبی شمالی کہ از روے ارث حق وملک منتقر کا ہے اور اب تک
بلا شرکت غیر مالکانہ اسپر قابض ومتصرف ہون درینولا بسبب ضرورت حویلی مذکورہ کو مع جمیع لواحق اور
متعلقات اسکے کے وما یضاف وینسب الیہا عوض مبلغ ایکہزار دوسو روپیہ کے کہ آدھے اسکے چھ سو
روپیہ ہوتے ہین ہاتھ مسمی فلان بن فلان کے ساکن مقام فلان بحالت صحت نفس وثبات عقل وحواس اپنے
کے بیع کیا مین نے اور زر ثمن مذکورہ تمام وکمال وصول پاکر اپنے خرچ وتصرف مین لایا مین بیعا
صحیحا شرعیا جایزا نافذا اور اسناد مکان مذکورہ جو کچھ میرے پاس موجود تھین ان سبکو حوالہ مشتری مذکور
کردیا مین نے اگر احیانا مکان مین کوئی شریک پیدا ہوجائے اور اپنی حقیت کا دعوی کرے تو اسکی جواب
دہی میرے ذمہ ہے اسلیے کہ یہ چند کلمہ بطور قبالہ اور بیعنامہ کے لکھدیے کہ سند رہے اور وقت حاجت
کام آوے فقط تحریر بتاریخ ماہ فلان سنہ فلان اور اگر رہن نامہ لکھنے کا ارادہ ہو تو بجاے لفظ بیع کے لفظ
رہن لکھنا چاہیے محضر نامہ بندۂ ستم دیدہ اور جفا کشیدہ فلان بن فلان سوال کرتا ہے اور گواہی چاہتا ہے
اس بات کی کہ فلان بن فلان نے ساکن مقام فلان بیوجہ اور ناحق از راہ ظلم وزبردستی میرے فلان مکان پر قبضہ
کرلیا ہے اور مجکو اور میرے وارثونکو بیدخل کرکے وہان سے نکال دیا ہے اور ارادہ میرے قتل کا رکھتا ہے جو اشخاص
ادنی اور اعلی اسی شہر کے اس واقعہ سے آگاہ اور مطلع ہین بموجب آیۂ کریمہ لا تکتموا الشہادۃ کے محضر کو مہر ودستخط سے

مزین فرماکر براے خدا اس ماجور اور مظلوم کو ممنون احسان فرمائین اور گواہی کے پوشیدہ کرنے سے کہ
سبب وبال آخرت کا ہی احتراز کرین ہبہ نامہ اقرار معتبر صحیح و شرعی نمود بحر باسم و نسب خود مسمی فلان
بن فلان ساکن شہر فلان بحالت صحت ذات و نفاذ جمیع تصرفات شرعیہ برینوجہ کہ جائداد مفصلہ الذیل ترکہ
پدری سے ارثاً منتقل کو ملی ہے چنانچہ اسدم تک وہ جایداد میرے قبض و تصرف مین ہی اور کوئی شریک میرا نہین ہے
جو کہ بمقتضاے آیہ کریمہ کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام زندگی مستعار کا کچھ اعتبار نہین ہے
اسواسطے بحالت صحت نفس و ثبات عقل و ہوش و حواس کے طائعاً بلا اجبار و راغباً بلا اکراہ تمام جائداد مفصلہ
الذیل کو قسم مال و متاع اور اسباب اور زیور وغیرہ یعنی ملبوس قسم جامہ ہاے پوشاکی اور پشمینہ وغیرہ اور دیہات
کی زمینداری جو کچھ میری ملکیت مین تھا مسمی فلان بن فلان کو ہبہ کیا مین نے اور بخشا مین نے اور اسکو قابض
اور متصرف کرکے بجاے اپنے قائم مقام اپنا کردیا اور موہوب لہ مذکور نے قبول ہبہ کرکے موہوبہ مذکورہ کو میری
قبضہ سے نکالکر اپنے قبض و دخل مین لایا اور قابض اور متصرف ہوا ہبۃً صحیحۃً شرعیۃً جائزۃً نافذۃً غیر مشاع
لازمۃً و مستلزماً بجمیع الشرایط الصحیحۃ و عاریاً عن شروط المفسدۃ و معانی المبطلۃ بعد لکھنے اس وثیقہ کے موہوب لہ
مذکور موہوبہ مرقومہ کا مالک ہی مجکو اور میرے عزیز و اقارب کو موہوب لہ مذکورہ سے اور اسکی اولاد سے کچھ دعوی حق
و شرکت کا اور نزاع اور مزاحمت باقی نہین ہی اگر آیندہ کو میری حالت زندگی مین یا بعد مرنے کے کوئی شخص
میرے عزیزون اور واسطہ دارون مین سے موہوب لہ یا اسکی اولاد قائم مقام سے حالت زندگی مین یا بعد
مرنے کے کچھ دعوی کرے تو باطل اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہوگا اسواسطے یہ چند کلمہ بطریق ہبہ نامہ کے لکھکر
حوالہ موہوب لہ کے کردیئے گئے کہ سند ناطق اور دستاویز واثق ہی اور وقت حاجت کے کام آوے تحریر بتاریخ
ماہ فلان سنہ فلان کابین نامہ الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ الانام و فضلاً قاطعاً بین الحلال
والحرام و الصلوۃ و السلام علی خیر الانام و سید الکرام و اصحابہ العظام بعد حمد و صلوۃ کے یہ وثیقہ سے مشعر اوپر اسبات کے
مسمی فلان بن فلان کے فلان بن فلان کی وکالت سے کہ اسکی صحت وکالت کے فلان فلان شخص گواہ ہین بمقابلہ اسقدر
مہر کے کہ نصف اسکا اسقدر ہوتا ہی خاص مسماۃ فلان بنت فلان کیساتھ نکاح کیا اور اسکو اپنے عقد مین لایا اور رو
برو اسقدر جماعت مومنین کے ایجاب و قبول فیمابین واقع ہوا عقداً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مستجمعاً بجمیع الشروط الصحیحۃ
و عاریاً عن شروط المفسدۃ اور سب حاضرین مجلس نے الفاظ نکاح کو سنا اور سمجھا و کان ذلک لمحضر من الثقات العدول
اسواسطے یہ چند کلمہ بطریق کابین نامہ کے لکھے گئے کہ سند ہون اور وقت حاجت کام آوین تمسک قرض منکہ فلان

فلان ساکن شہر فلان ہون اقرار کرتا ہون اور لکھے دیتا ہون کہ مبلغ ایکہزار دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت فلان
شخص سے میعادی ایک برس کے قرض لیکر اپنی صرف خرچ مین لایا مین اقرار یہ ہی کہ مبلغ مذکور میعاد مرقومہ پر اسطرح
سے ادا اور بیباق کرونگا کہ ہر مہینے مین سو روپیہ بطریق قسط بلا حجت و عذر ادا کرتا رہونگا اور اس امر مین کچھ
عذر اور حیلہ نکرونگا اسواسطے یہ چند کلمہ بطریق تمسک لکھدیے کہ سند کامل ہو اور وقت حاجت کے کام آوی تحریر تاریخ
ماہ فلان سنہ فلان **فصل ساتوین آداب تحریر کے بیان مین** منشی کو ان چند امورات مفصلہ ذیل
کی رعایت واجب ہے کہ انکی رعایت کے سبب سے کلام اسکا فصیح اور بلیغ ہو جائیگا **اول** یہ کہ ضرب المثل اور اشعار
بلیغ شعرا کے اور آیات بینات کلام مجید اور احادیث شریف اور اقوال بزرگان اور پند حکمائی یاد کرلے تو مقام
مناسب مین درج عبارت کرے کہ اسکے داخل ہونیسے کیفیت عبارت دوبالا ہو جائیگی **دوسرے** یہ کہ الفاظ
غیر مستعمل اور لغت بیمحاورہ کے لکھنے سے نہایت اجتناب کرے **تیسرے** یہ کہ جسکو خط لکھے اسکے فہم و ادراک کے
موافق عبارت تحریر کرے ایسی نہو کہ وہ جابجا پڑھواتا پھرے **چوتھے** کہ لفظ اول کی آخر مین اور لفظ دوم کی
اول مین یعنی مضاف کے آخر اور مضاف الیہ کے اول مین ایک جنس کے حرف مجتمع نہ کرے کہ فصاحت عبارت
نرہیگی بلکہ عیب تنافر حروف آجائیگا مثلاً شمع عالم اور باغ غیر **پانچوین** یہ کہ منشی کو لازم ہی کہ اپنی عبارت کو وہ
استفہام عارضی کو پاک و صاف رکھے اگرچہ استفہام مین حسن عبارت اور لطف معنی پیدا ہونگے لیکن ہرج بھی
عائد حال ہوتا ہی یعنی اگر مکتوب الیہ دقیقہ سنج اور معانی شناس ہے تو اسکے دریافت سے دل اسکا مکدر اور پر ملال ہو جائیگا
مثلاً اگر مکتوب الیہ ایک چشم ہی تو اسکو ایسی الفاظ نہ لکھنا چاہیے بیک نگاہ بوجہ ما مدید و یا بنیک و یدرا بیک چشم
یا مدید یا جو کوئی علت لنگ کی رکھتا ہو اسکو جو خط لکھا جاوی تو لفظ لنگ کی احتیاط کرنا چاہیے و علی ہذا القیاس غیر
ذلک **چھٹے** یہ کہ مقام مدح مین ان لفظونسی احتیاط کرنا چاہیے کہ جنکے معانی مین مدح اور ذم دونون پیدا ہون
ساتوین یہ کہ اگر مکتوب الیہا عورت ہو تو ان لفظونسی کہ جو سبب حجاب عورتونکا ہو جیسے لفظ انزال اور
امساک اور بوسہ اور جماع سی پرہیز کرے **آٹھوین** کہ تہنیت کے خط مین الفاظ تعزیت اور تعزیت کے خط مین
الفاظ تہنیت ہرگز نہ لکھنا چاہیے **نوین** یہ کہ مکتوب الیہ کے القاب مین ایسے الفاظ نہ لکھنا چاہیے کہ عرف
اور عادت مین ممنوع ہون اور صنعت قلب سے یا تصحیف سے ان الفاظ مین معنے ذم پیدا ہون **دسوین**
یہ کو تکرار الفاظ سے احتراز کرنا چاہیے اسواسطے کہ مکرر الفاظ کے درج کرنے مین صاحب تحریر کی عاجزی
ظاہر ہوتی ہی **فصل آٹھوین رسم خط فارسی کے بیان مین** ظاہر ہو کہ بعض حروف تہجی کہ عبارت

کے پڑھنے مین تو ظاہر ہوتے ہین مگر لکھنے مین وہ حرف نہین آتے ہین ان حروفونکو ملفوظی کہتے ہین جیسے
طاؤس اور کاؤس اس جگہ اہل عروض دو واو محسوب کرتے ہین اور حقیقت مین دو واو ہین لیکن کتابت
مین ایک واو لکھا جاتا ہی اس واو کو ملفوظی کہتے ہین اور بعضے حرف ایسے ہین کہ لکھے جاتے ہین اور تلفظ مین
نہین آتے انکو مکتوبی کہتے ہین جسطرح لفظ خور اور خواب اور خوش اور خویش مین واو مکتوبی ہی ملفوظی نہین ہی یعنی
لکھنے مین آتا ہی اور پڑھنے مین نہین آتا اور ایسے ہی کاف اور چہ مین جسوقت جز لفظ کا نہو تو حالت وصل مین اسکے
مابعد کے لفظ کے ساتھ متصل لکھدین جیسے کرا اور چرا اور حالت فصل مین ہاے مختفی کے متصل لکھدین جیسے
کہ اور چہ اور اسی طرح ہی نون نفی اور یاے موحدہ کہ جو دوسرے لفظ سے جدا کرین تو اس صورت سے
لکھین نہ اور یہ اور جو کسی اور لفظ کے ساتھ متصل کرین تو اسطرح لکھین بدندان اور سخندان اور جس الف
کے پیشتر باے موحدہ زائدہ یا میم نہی کا یا نون نفی کا آوے تو اس الف کو یاے تحتانی کی صورت پر لکھین جیسے
بیندیش اور میفگن اور نیاموخت کہ اصل مین اندیش اور افگن اور اموخت تھے جو باے موحدہ زائدہ اور میم نہی
کا اور نون نفی کا انکے اول مین آجاوے تو اس الف کو یا کی صورت پر لکھتے ہین اور لفظ می کا جو معنی حال اور استقبال
کے فائدہ کے واسطے آتا ہی جسوقت الفاظ مسطح یا مقوس سے ملایا جاے تو اسکو علحدہ لکھتے ہین جیسے می آید اور می
باید مین اور حرف منکتب اور مستعلے کے ساتھ جو ملایا جاتا ہی تو اسکو متصل لکھتے ہین جیسے میگفت اور میرفت اور
منخفت مین اور جو دو حرف ایک جنس کے دو کلمونمین بہم آوین یعنی کلمہ اول کا حرف آخر اور کلمہ آخر کا حرف اول
کا ایک جنس ہو تو حرف اول کو حرف دوم مین ادغام کرکے ایک حرف لکھین جیسے گل شبو اور شبرات اور شبر اور سرشتہ کہ اصل
مین شب بو اور شب برات اور شب پر اور سر رشتہ تھے اور یاے خطاب کو ہای ہوز کی شکل پر لکھتے ہین اسکے اوپر ہمزہ لکھدیتے ہین
جیسے رفتہ اور گفتہ اور دیدہ اور شنیدہ مین اور جمع غائب کی ضمیر کا الف لکھنے مین تو آتا ہے مگر پڑھنے مین نہین آتا مثال اسکی
بیت مین موجود ہی بیت بگفت آنجا پریرویان نغزاند ؛ چو گل بسیار شد پیلان بلغزند ؛ لفظ اند مین جو ضمیر جمع غائب کی ہی تحریر مین
تو الف لکھا جاتا ہی مگر پڑھنے مین نہین آتا ہی **فصل نوین بعض کنایہ اور اصطلاحات فارسی کی بیان مین فصل**
الف ممدودہ آب آتش ذیل اور آب آتش نامی اور آب آتشین اور آتشین آب اور آب آتش زدہ اور آب آتش نمای اور
آب آفتاب آسا اور آب ارغوانی اور آب گلرنگ اور آب آتش لباس شراب خوشرنگ اور اشک گلگون سے مراد ہی اور آب در جگر نداشتن کنایہ
مفلسی اور محتاجی سے ہی اور آب در جگر داشتن امیری سے عبارت ہے آب رفتہ باز در جو آمدن مراد یہ ہی کہ بعد آجانے زوال کے از سر نو دولت سے
کامیاب ہونا آب روشن کنایہ رونق سے ہی آب بے لجام خوردن خودسری اور آزاد ہونے سے مراد ہی آب بہاون کوفتن اور آب

اور آب باہن کوفتن اور آب در سبد کردن اور آب بر ریسمان بستن بیفائدہ کام کرنے سے مراد ہی آب بر روی کار آوردن
رونق اور خوبی پیدا کرنے سے اور عزت اور آبرو حاصل کرنے سے آب دہان خوردن بردباری کرنے سے مراد ہی آب پوست
افگندن میوے کے پختہ ہو جانے سے اور لڑکے کے بالغ ہونے سے امراد ہی آب بدہان آمدن کسی چیز کے
مشتاق ہونے سے مراد ہی آتش بے دود کنایہ آفتاب سے ہے آتش تر شراب سرخ رنگ سے مراد ہی آتش زبان شاعر فصیح
زبان اور تیز بیان سی مراد ہی آتش دست مرد چست و چالاک سے کنایہ ہی آرزو شگفتن یعنی حاصل ہونا آرزو کا آستین
افشاندن آرزدہ ہونا اور ترک کرنا کسی شی کا اور تحسین و آفرین سی بھی مراد ہی آستین بر جبین کشیدن اور آستین
بر دل کشیدن اور آستین بر چشم کشیدن تشفی اور غمخواری سے مراد ہی آغوش دادن یعنی بیخبر ہونا آفتاب لب بام
کنایہ اس شخص سے ہے کہ جان بلب ہو آفتابی شدن کنایہ ظاہر ہونے سے ہے آفتاب خوردن سختی اور رنج اٹھانے
سے مراد ہی آگندہ گوش وہ شخص ہے جو کسی کی نصیحت سنے نہ آہو پرستی شکار کے بہت شوق سی مراد ہی آتش از چشم پریدن
اسحالت سے مراد ہی کہ بسبب واقع ہونے کسی صدمہ قوی کے طاری ہو اور سامنے آنکھونکی ایک روشنی مثل برق
معلوم ہو آبی شدن کار کار کے تباہ ہونے سے کنایہ ہی آسمان بہ ابرو پوشیدن جان بوجھ کر کسی چیز سے انکار کرنا آب
بر دست ریختن خدمت اور اطاعت کرنے سے مراد ہے آستان برخاستن یعنی ویران ہونا آب تاختن پیشاب
کرنے سے کنایہ ہی آسمان سوراخ شدن یعنی آسمان سے برابر نا اور متواتر نازل ہونا بلا کا آب بمشت پیمودن بیفائدہ
کام کرنے سے مراد ہی آب از جگر بخشیدن بخشش بہ کرنے سے مراد ہے آب بیکران ستارونسے مراد ہی آب خرابات
کنایہ شراب سے ہے آب خفتہ اور آب بستہ برف اور یخ اور اولہ سے مراد ہی آب شدن یعنی شرمندہ ہونا آبگینہ
طارم آسمان سے مراد ہی آبلہ رخ فلک ستارونسے مراد ہی آبلہ روز کنایہ آفتاب سے ہے آتش آب پرور کنایہ تیغ آبدار
سے ہے آتش بہار گلاب اور لالہ سے کنایہ ہی آتش نے بہار غصہ اور غضبناکی اور ظلم و تعدی سی مراد ہی اور شراب
کو بھی کہتی ہین آتش بیدود آفتاب سے اور شراب سرخ رنگ اور قہر و غضب سے کنایہ ہی آتش دل مرد عاشق کو کہتی ہین آتش
زدن تعلقات دنیا کو ترک کرنا یا کسی شخص کو قہر و غضب مین لانا اور بیقرار کرنا آتش سخن بہت لعن و طعن کرنیوالے
کو کہتے ہین آتش سرد لب معشوق اور شراب سرخ رنگ مراد ہی آتشکدہ بہرام برج حمل سے کنایہ ہی اسواسطے کہ
بہرام زبان فارسی مین مریخ کو کہتے ہین اور برج حمل مقام اسکا ہی آتش لباس مراد سرخپوشی سے ہے آتش مجسم کنایہ
شمشیر و خنجر سے ہے آتش فشاندن یعنی آتش قہر و غضب کو بجھانا آتش اور آب کنایہ تیغ آبدار سے ہے آتش ہفت پیکر
کنایہ سبع سیارہ سے ہے آتشین اژدہا سبعہ سیارہ مین سے ہر ایک ستارہ کو کہتی ہین آتش دست مرد چالاک اور

استاد کاریگر کو کہتے ہین آستین برچیدن کام مین مستعد اور آمادہ ہونے سے مراد ہی اور آستین بر زدن کے بھی
یہی معنی ہین آستین بر کردن دراز دستی اور فضولی سے ہاتھ کو کوتاہ کرنے سے مراد ہی آسمان برین طبق نہم سے کنایہ
ہی جو بالائے فلک البروج فلک ہشتمین ہے آفتاب بر سر دیوار رفتن عمر و زندگانی اور دولت و کامرانی کے تمام
ہوجانے سے مراد ہے اور آفتاب بر سر کوہ اور آفتاب بر لب بام کے یہی معنی ہین آفتاب بگل اندودن جو امر کہ
خوب اظہر من الشمس ہے اسکے پوشیدہ کرنے سے مراد ہے آفتاب سوار مرد سحر خیز سے مراد ہی آبگینہ در جگر شکستن
بیقرار کرنے اور بیقرار ہونے سے مراد ہی آہوی چین اور آہوی فلک اور آہوی خاوری آفتاب سے کنایہ ہے
آہوی سرفگن چشم معشوق سے مراد ہی **فصل الف مقصورہ** آبرو زدن رضا دینے اور اشارہ کرنے سے مراد
ہی آبرو فراخی خوشدلی اور کشادہ روئی اور ہمت و سخاوت سے مراد ہی ابلق ایام اور ابلق چرخ دنیا اور زمانہ
سے مراد ہی اختر دانش عطارد سے مراد ہی اختر شمردن بیداری سے مراد ہی از بن دندان و از تہ دل رضا و رغبت
سے مراد ہی از بن گوش اطاعت و فرمان پذیری سے مراد ہی اور از پوست بر آمدن افشاے راز سے اور
ترک دنیا سے اور باز آنے خودی اور نفسانیت سے اور مقصود حاصل ہو کر خندان ہونے سے مراد ہی از خر افتادن
اس عالم سے سفری ہونے سے یعنے مرنے سے مراد ہی از وقت رفتن بیخودی اور بے اختیاری اور اضطراب
سے مراد ہے و از دست شدن کے بھی یہی معنی ہین از دہان مار بر آمدن راستی سے مراد ہی جسمین کچھ کجی
نہو اور از زبان جستن باتونمین سہو و خطا کرنے سے مراد ہی استخوان در گلو رفتن محنت اور رنج کھینچنے
سے مراد ہی اشک داوری بہت رونے سے اشک شیرین اور اشک طرب گریہ شادمانی سے مراد ہی اور
انگشت بدندان اور انگشت حیرت در دہان تعجب اور حیرت اور حسرت اور افسوس سے مراد ہی انگشت
بر چشم نہادن اور انگشت بر دیدہ نہادن قبول اور تسلیم کرنے سے مراد ہی انگشت بر حرف نہادن عیب
چینی اور نکتہ گیری سے مراد ہی انگشت نما شدن مشہور ہونے سے مراد ہی از پرکار افتادن بسبب بے
انتظامی کے کام کے باطل ہوجانے سے مراد ہی **فصل بای موحدہ** بسر زلف سخن گفتن ناز اور غرور
باتین کرنیسے مراد ہی پیوستن در افتادن عیب جوئی اور غیبت سے مراد ہی بر شکستن محفل پراگندہ ہونا آدمیونکا مجمع
مراد ہی بر خود بالیدن ناز کرنے اور فخر کرنیسے مراد ہی برکت شدن تمام ہونیسے مراد ہی باد در دست داشتن تہیدستی اور
مفلسی سے مراد ہی باد بہشت پیمودن بیفائدہ کام کرنیسے مراد ہی باد در سر داشتن غرور اور نخوت سے مراد ہی باد در کف او
باد در مشت تہیدست اور مفلس اور مسرف آدمی سے مراد ہی باد شدن غالب ہوجانے اور اڑجانیسے مراد ہی باد ل بر وزن

حاول مرد شجاع اور دلاور سے مراد ہے بار دادن دخل دینے سے مراد ہے بار نہادن لڑکا جننے سے مراد ہے باز سفید
پر آفتاب سے مراد ہے باز داشتن منع کرنے سے مراد ہے بازو کشادہ نیازمند اور محتاج اور مفلس سے مراد ہے بازی گو
شوخ و شنگ سے مراد ہے باغ رنگین دنیا سے مراد ہے بام نہم اور بام فراخ اور بام کشادہ رواق فلک الافلاک سے
مراد ہے بانوی مشرق آفتاب سے مراد ہے بآہن کشیدن پاؤں میں زنجیر ڈالنے سے مراد ہے بپا در آمدن لغزش پا سے مراد ہے
بپا کے شدن کھڑے ہونے سے مراد ہے اور قائم ہونے و توقف ہونے سے بھی مراد ہے بجام عدل دادن زیادہ اور
کم پینے سے اور پورا دینے سے مراد ہے بچراغ رسیدن دولتمند ہونے یا دولتمند کی خدمت میں باریاب ہونے سے مراد ہے بجیحون
نشستن بہت رونے سے مراد ہے بجان آوردن اور شخص کو تنگ کرنے سے مراد ہے بجان آمدن اپنے عاجز
ہو جانے سے مراد ہے بچشم زخم رسیدن کسی کو آزار پہونچنے سے مراد ہے بچگان دیدہ قطرہ ہائے اشک سے مراد ہے بچہ خورشید
فلزات اور جواہرات سے مراد ہے بچہ خورش اشک سرخ سے مراد ہے بچہ طاؤس علوی آفتاب اور روز روشن اور
آگ اور لعل و یاقوت سے مراد ہے بچہ بوی اس شخص سے مراد ہے جسکو طفلی میں رہگذر سے اٹھا کر پرورش کیا ہو اور تازی زبان
میں بضطر کہتے ہیں بخیمہ بر روی کار افتادن راز کی فاحش ہونے سے مراد ہے بخم فرو شدن مراقبہ سے مراد ہے بخاک انداختن
ذلیل و خوار کرنے سے مراد ہے برات بر شاخ آہو کردن جھوٹھ بولنا اور خلاف وعدہ کرنے سے مراد ہے بر کردن آتش آگ جلانے کو
کہتے ہیں بر کردن چراغ روشن کرنیکو چراغ کے کہتے ہیں بالا خوانی خود را اندازہ سے زیادہ اپنی صفت کرنے
سے مراد ہے بر سر آمدن کے معنے غالب آنا ہے اور جلد چلنے اور دوڑنے سے مراد ہے بر گرمی نشاندن حسب دلخواہ
کام کے سرانجام دینے سے مراد ہے برگ لاجورد آسمان سے مراد ہے بر گرفتن کے معنے قبول کرنا ہے بریدہ زبانی
خاموشی سے مراد بر بد فلک قمر سے مراد ہے بزغالہ فلک کنایہ برج جدی سے ہے بسر بردن یعنی وفا کرنا اور انجام کو پہونچانا
اور سازگاری کرنا بط سرخاب صراحی شراب سے مراد ہے بغداد معمور کنایہ پیٹ بھرنے سے مراد ہے اور بغداد خراب اور بغداد
خالی پیٹ کے خالی ہونے سے اور بھونکے رہنے سے مراد ہے بغل زدن اور بغلک زدن طعن کرنے اور برا کہنے سے مراد ہے اور
بلبل گنج جغد اور الو سے مراد ہے کہ ویرانہ میں رہتے ہیں بلندی گرائے کنایہ اس شخص سے ہے کہ خواہش و آرزو مرتبہ عالی
کی رکھتا ہو بلند نظر کنایہ مرد عالی ہمت سے ہے بہشتی رو خوشرو اور خوبصورت سے مراد ہے بہم بر آمدن کنایہ غضبناک
ہونے سے ہے بیدار مغز مرد ہشیار اور عقلمند سے مراد ہے بیدست و پا شدن مضطر اور پریشان ہونے سے مراد ہے بیضہ ماہی
زرین ستارہ ہائے آسمان سے مراد ہے اور بیضہ چرخ آفتاب سے مراد ہے اور بیضہ زرد بھی آفتاب کو کہتے ہیں بیمحابا
پلنگ دنیا اور موت سے مراد ہے بیمغزی کنایہ مرد کم رو اور بیغیرت سے ہے **فصل بائے فارسی** یعنی پردہ از روے

کار افتادن فاش ہونا راز کا مراد ہی پای خاکی کردن سفر کے جانے سے مراد ہی پشت چشم نازک کردن ناز و ادا سی
آزردہ ہونا مراد ہی پاے از پیش رفتن لغزش پاے سے مراد ہی پاے پس آوردن ترک کرنے اور چھوڑ دینے سی مراد ہی اور منھ
پھیرنا جنگ سے پاے بلند کردن کنایہ دوڑنے سے ہے پا در رکاب سوار ہونا اور سفر کرنا اور صیا کرنا اسباب سفر کا اور
وقت نزع کو بھی کہتے ہین پادشاہ چین اور پادشاہ ختن اور پادشاہ نیمروز آفتاب جہانتاب سے مراد ہی اور پادشاہ
نیمروز پادشاہ سیستان کو بھی کہتی ہین پاسبان طارم نہم اور پاسبان فلک ستارہ زحل سے مراد ہی پای بر پے
نہادن تابعداری اور پیروی کرنے سے مراد ہی پاے برجا نہادن یعنی ثابت قدم رہنا پای بر سنگ آمدن خوف و
خطر کے پیش آنے سے مراد ہی پای دل بسنگ آمدن یعنی کسی کے دام محبت مین گرفتار ہونا پاے تا بہ کشادن سفر
سے پھر کر آنا اور مقیم ہونا پاے مرد کشیدن آنے سے اور توقف کرنے سے مراد ہی پای فشردن ثابت قدم ہونی
اور کھڑے رہنے سے مراد ہے پا بمرد یعنی قاصد کو اجرت اور مزدوری دینا پائین پرستی اطاعت اور فرمانبرداری
اور خدمتگاری سی مراد ہی پردہ ہفت رنگ مراد دنیا سے ہے پردہ بر گرفتن ظاہر ہونی بیحیائی سے مراد ہی پردہ دار فلک
سے مراد ہی قمر سے پردہ دخان شب تیرہ و تاریک سے مراد ہی پردہ زجاجی شب تاریک اور ابر سیاہ سی مراد ہی پردہ نیلگون
اور پردہ شبرنگ اور پردہ ہفت رنگ ساتون آسمان سی مراد ہی آموختگان ازل انبیا اور اولیا اور شعرا سی مراد
ہی پرویز فلک خورشید درخشان سی مراد ہی پس افتادہ اس شخص سے مراد ہی جو کاروان سے پیچھے رہ گیا ہو پس افگندہ دواب
کے کھانے سے جو گھاس کہ باقی رہی ہو اس سے مراد ہی پس افگندن اس چیز سی مراد ہی جو بعد خرچ کی ذخیرہ جمع کرین اسلیے کہ وقت
ضرورت کام مین آوی پس گوش افتادن فراموش کرنے سے مراد ہی پشت پا خاریدن شاد اور خوشحال ہونے سی مراد ہی پشت پا
زدن چھوڑ دینی اور منھ پھیر لینے اور بیزار ہونے سے مراد ہی پشت چمن صحن چمن سی مراد ہی پشت دادن منھ پھیرنے اور
بھاگ جانے سے مراد ہی پشت دست بدندان گزیدن اور پشت دست کندن پشیمان ہونے سی مراد ہی پنبہ در گوش مردمان
غافل اور سخن نہ سننے والی سے مراد ہی پنبہ در گوش نہادن اور پنبہ در گوش کردن اور پنبہ در گوش فگندن غفلت اور بات
نہ سننے سے مراد ہی پوستین دریدن عیب جوئی اور راز افشا کرنے سے مراد ہی پالائی اور پولاد رگ اسپ قوی اور زبردست
سے مراد ہی پولاد سنجان بہادرون اور جنگ کرنیوالون سی مراد ہی پہلو تہی کردن یعنی کنارہ کرنا پہلو دادن نفع پہونچانا اور
نزدیک کرنا اور کنارہ کرنا اور کسی کام سی منھ پھیرنا پہلو زدن برابری کرنے سی مراد ہی مرتبہ اور مال اور دولت مین پہلو کردن
گریز کرنے اور پرہیز کرنے سی مراد ہی پہلو نہادن یعنی سونا پیراہن قبا کردن لباس کے پارہ پارہ کرنے سی مراد ہی پیراہن کاغذی فریاد کرنا
اور روشنی صبح اور شعاع آفتاب سے مراد ہی پیر چہل سالہ مرد بیعقل سے مراد ہی اور بزرگ کو بھی کہتی ہین پیر دہقان اور پیر سال

خورد مشہور و معروف ہی اور شراب کہنہ کو بھی کہتی ہین بہ سراندیب دوم صفی اسپر سے مراد ہی پیر ہفت فلک ستارۂ زحل
سے مراد ہے پیکان درخش ستارہ ہاے آسمان سے مراد ہی پیک زاگان اور پیک فلک چاند سے مراد ہی کور کوت
اور بے گم گردن بے نشان ہونے سے مراد ہی بیل افگندن کنایہ عاجز کرنے سے مراد ہی بیل معلق ہونا در بیل ہوائی ابر سیاہ
سے مراد ہی بیمانہ بر شدن عمر تمام ہونے سے مراد ہی **فضل تای فوقانی** تن زدن کے معنے خاموش رہنا
تن در دادن کے معنے رضامند ہونا تاج فیروزہ آسمان سے مراد ہی تاج گردون خورشید تابان سے مراد ہی تابنیر
صبح سفیدی سحر یعنی صبح سے مراد ہی تخت آبنوی شب تاریک سے مراد ہی تخت روان آسمان کو کہتی ہین اور حضرت
سلیمان علیہ السلام کے تخت سے مراد ہی جسکو دیو ہوا پر اڑاتے پھرتے تھے تختۂ اول لوح محفوظ سے مراد ہی زر زرد رنگ
پر آفتاب سے اور آگ سے مراد ہی ترازو شدن قوت اور زمین نہنم کے برابر ہونے سے مراد ہی ترازوے فولاد سنجان عیب
کرنیوالونکی سنان سے مراد ہی ترازوی زر آفتاب عالمتاب سے کنایہ ہی تر دامن فاسق اور فاجر اور گنہگار اور عیب دار
سے مراد ہی تر دست بدست کے وزن پر تندا درجست اور چالاک سے مراد ہی تردستی بدستی کے وزن پر جستی اور
چالاکی سے مراد ہی تر زبان ہمزبان کے وزن پر مرد زبان آور سے کنایہ ہی اور اس شخص سے مراد ہی جو گرم گفتگو کرے
اور سخنہاے تر اور تازہ کہے اور ترجمان یعنی دو بھاشیہ کے معانی پر بھی آتا ہی جو کسی مضمون کو ایک زبان سے دوسری
زبان مین بیان کردے ترہ فروش اس شخص سے مراد ہے جو حقیقت مین بد ہو اور ظاہر مین اپنے تئین نیک بناوے
ترکان چرخ سانون ستارہ ہاے سیارہ سے مراد ہی ترکتازی مرغبازی کے وزن پر غارت اور تاراج کرنیکی واسطے
نہایت جلدی اور شتابی سے دوڑ لیجانیکو کہتی ہین اور جولان کے معنے پر بھی آتا ہی ترک مین اول کے حرف پر پیش
آفتاب کو کہتی ہین ترک حصاری چاند سے کنایہ ہی اور آفتاب کو بھی کہتی ہین ترک فلک کو کوکب بیرنگ سے کنایہ ہی اور
آفتاب کو بھی کہتی ہین ترک پیروزہ اور تیرنج زرد طشت آتش اور طشت زرین اور طشت زر آفتاب سے مراد ہی اور طشت
سیمین چاند سے کنایہ ہی طشت بلند آسمان سے بھی کنایہ ہی اور آفتاب سے بھی مراد ہی طشت از بام افتادن رسوا ہونیمین اور
مشہور ہونے سے مراد ہی تفتہ جگر کنایہ عاشق سے ہی اور اس شخص سے مراد ہی جو مرض تپ دق مین گرفتار ہو تنگ دل اور ملول
دنیا سے مراد ہے روز اور شب کے اعتبار پر تلخ عیش اس شخص سے مراد ہے جو سختیون اور بلاؤنمین مبتلا ہو تلخ و ترش دنیا کی محنت
اور مشقت کیطرف کنایہ ہی تنگ چشم مرد بخیل سے کنایہ ہی تنگدست مفلس آدمی سے اور فقیر سے مراد ہی تنگ شکر دہان معشوق
سے مراد ہی تنگ عیش و مفلس سے مراد ہی توشہ برداشتن مسافر ہونیسے مراد ہی ترافگندن طعنہ زنی اور بد دعا کرنے سے
مراد ہے ترگردیدن کنایہ غضبناک ہونے سے ہے تیشہ برپای خود زدن خفا ہونا اور بگاڑ دینا اپنے کار و بار کو

تیغ زن آسمان صبح صادق اور آفتاب اور ستارہ مریخ سے مراد ہی تیغ ستم بہت ظلم و تعدی کے رواج پانے سے مراد ہی تیغ سحر صبح کیوقت کی آہ اور دعای سحری سے مراد ہی اور صبح کاذب کی روشنی کو بھی کہتے ہین تیغ شدن یعنی مقابل ہونا تیغ گوشتین زبان سے مراد ہی تیغ کوہ پہاڑ کی بلندی کو کہتے ہین تیغ نطق زبان فصیح سے مراد ہی فضل تیم تازی جامہ کا قدی پوشیدن داد خواہ ہونا اور فریاد کرنے سے مراد ہی جامہ برخ بر سر جوب کردن اس سے بھی مراد ہی جام پر اشک زدن توبہ کرنا اور ترک کرنا شراب کا جام سحر کنایہ آفتاب سے جام شہر یار می شراب پینے کے جام کلان سے مراد ہی جام شیر پسان سردار سے مراد ہی جامگی خوار مرد روزینہ دار کو کہتے ہین مرد شراب خوار سے بھی مراد ہی جامہ خورشید کنایہ زمین سے ہے اور درختونکی پتے کو بھی کہتے ہین ماورگرد و غبار اور ابر جس سے روی آفتاب پوشیدہ ہو جاوی اور سالکونکی اصطلاح مین انسان کی بدن سے مراد ہی اسوجہ سے کہ جسم انسان لباس جانکاہ ہی اور آفتاب فقرا کی اصطلاح مین روح حیوانی کو کہتے ہین اور آنکھ کی پتلی کو بھی کہتے ہین جامہ در نیل زدن عزاداری اور ماتم داری سے مراد ہی جامہ عید مراد لباس ہے اور لباس برخ اور پھول اور کلی کو اور بہار کو کہتے ہین جان آہنی مرد بہرحال درست جان اور بہادر سے مراد ہی جان شکار ملک الموت سے مراد ہی اور معشوق کو بھی کہتے ہین جا گرم کردن آرام لینے اور قرار پکڑنے سے مراد ہی اور مراقبہ مین جانیکو بھی کہتے ہین جامہ گذاشتن مراد مرنے سے ہے جگر گوشہ فرزند سے مراد ہے

فصل چیم فارسی چشم روشنی مبارکباد اور تہنیت سے مراد ہی چہرہ شدن یعنی مقابل ہونا چادر لاجورد کنایہ آسمان سے ہی اور سبزہ زار اور باغ کو بھی کہتے ہین چارہ زدہا اور چار اسطاد عناصر اربعہ سے مراد ہی اور چار آخشیج سے بھی یہی مراد ہی چار پہلو شدن بہت کھانا اور اوندھا ہو کر سونے سے مراد ہی چار بکنج زدن تنہائی اور ترک دنیا سے مراد ہی اور چار خانہ کو بھی کہتے ہین چیز نوزدہم اور چیز زرین اور چیز سحر کنایہ آفتاب سے ہی چیز سیمابی اور چیز سیمین چہرہ چاند سے مراد ہی چیز اگون آسمان سے مراد ہی چیز عنبرین اندھیری رات کو کہتے ہین چراغ چشتم کنایہ فرزند ہی چرخ انداز راست انداز زدن پرتاندار کو کہتے ہین چرخ زرین چوتھا آسمان سے مراد ہی چشم سیاہ بخیر سے کردن یعنی کسی چیز مین طمع کرنا فضل حای حطی حرام توشہ بلغہ شخص مال حرام مین اپنی اوقات بسر کرے حرام کردہ اسکو کہتے ہین کہ مال حرام کھا کر تن نوش سیر اگر کی حرف سرد اور حرف خشک کلام کو تاثیر اور بیزہ سے مراد ہی حرف زحمت اور حرف گلو گیر یعنی جس کلام کے سننے سے آزردہ خاطر ہو حرف گلو سوز کی بھی یہی معنی ہین حرف زدن بات کہنے سے مراد ہی حساب از خود داشتن یعنی خود بخود معذور ہونا حسن فرنگ حسن سفید سے مراد ہی حسطے حرارت قرمت ہونی ہین فصل خار خار راہ مانع ہونا اور درمیان مین حائل ہونا کسی چیز کا خار چین ادرخار بستہ اور خار بنہ کھیت اور باغات کے گرد جو کانٹے لگا کر دیوار بناتے ہین کہ کوئی جانور اسمین نہ گھسے اس سے مراد ہی خار خار فراد

اور خواہش کرنا کسی شے کا خواہ وہ شی مرغوب ہو یا غیر مرغوب جسطرح خار خار غم ہے خس بدندان گرفتن پناہ مانگنے سے مراد ہے
خار در جگر شکستن یعنی بیقرار کرنا خاک بیزی مسافرت اور سفر سے مراد ہے خامہ زدن قلم تراشنے کو کہتے ہین خط کشیدن سے
باطل کرنا اور محو کرنا کسی چیز کا خانہ فردا آخرت سے مراد ہے خانہ بردوش اور خانہ بدوش گھر بار سے آوارہ ہونا خانمان آوارہ
خان خانہ سے مخفف ہے اور مان ماند سے مخفف ہے اسکو کہتے ہین کہ جسکا گھر ویران ہو جاے خواب چار پہلو یعنی خوب فراغت سے
پاؤن پھیلا کر سونا خون بجوش آمدن رغبت اور شوق سے کنایہ ہے خار بہ پیراہن ریختن یعنی بیقرار ہونا فصل دال مہملہ دادہ
نصیب و قسمت سے مراد ہے دامن شب پچھلی رات سے مراد ہے در حساب آمدن تونگر اور مالدار ہونے سے مراد ہے دامن زیر
سنگ آمدن عاجز ہونے سے مراد ہے در حساب نگرفتن یعنی ہیچ اور پوچ جاننا در خط کشیدن شرمندہ ہونا اور متغیر
ہونا اور آزردہ ہونا در پس زانو نشستن مراقبہ سے مراد ہے اور شاگرد ہونا اور فائدہ حاصل کرنا دست یافتن
غالب آنے سے مراد ہے در عرق شدن اور در عرق افتادن شرمندہ ہونے سے مراد ہے در نظر آوردن پیشکش
اور نذر دینے سے مراد ہے در دماغ داشتن غرور اور نخوت سے مراد ہے دست آشنا صاحب معاملہ سے مراد ہے دست در
گلو کردن رسوا اور بے آبرو کرنا دلوش بسر چاہ رسید یعنی کام اسکا تمام ہوا دست از سرکشی گرفتن کسی شخص کی اعانت
اور مدد سے دریغ کرنا دیدہ برہم نہادن آنکھ بند کر لینے سے مراد ہے در خود فرو رفتن یعنی متفکر اور حیران ہونا در آب
و آتش بودن رنج و محنت سے مراد ہے دیدہ گرم کردن غنودگی اور سونے سے مراد ہے دامن بدندان گرفتن عجز و انکسار
کرنے سے مراد ہے فصل راے مہملہ راہ بجاے بردن کسی چیز سے نفع پانا اور کامیاب ہونا راہ بسر کسی بردن
کسی کے عین کام کے وقت پہونچنا رنگ ریختن اور رنگ زدن تعمیر کرنے سے مراد ہے روز گرد کنایہ آفتاب سے ہے
روزہ کشا کنایہ چیز قلیل سے ہے کہ جس سے افطار کرین رو فراخ مرد خوشدل اور شگفتہ رو سے مراد ہے فصل زای
معجمہ زہر مار کردن غیر مرغوب چیز کھانے سے مراد ہے زدن مصدر متعدی ہے اور کبھی لازمی بھی آتا ہے مثلاً بو زدن یعنی
پراگندہ ہونا بو کا اور کبھی کھانے کے معنے مین بھی آتا ہے مثلاً مشق زدن اور زور زدن اور کباب زدن اور افیون
زدن اور نیک زدن اور قدح زدن اور کرنے کے بھی معنی مین آتا ہے مثلاً مشق زدن اور زور زدن اور سیر زدن اور جولان
زدن اور تغافل زدن اور نظر زدن اور خندہ زدن اور رکھنے کے بھی معنی مین آتا ہے مثلاً چشم براہ زدن اور ڈالنے کے بھی معنی مین
آتا ہے مثلاً چین بر جبین زدن اور شکار زدن اور گرا دینے کے بھی معنی مین آتا ہے ڈالنا ایک چیز کا دوسری چیز پر اس معنی مین
آتا ہے مثلاً نمک زدن اور اکسیر زدن اور پہونچانے کے معنی مین بھی آتا ہے مثلاً خود را بقلب سیاہ زدن اور دینے کے معنی مین آتا ہے
مثلاً بوسہ زدن اور دشنام زدن اور تاراج کرنے کے بھی معنی مین آتا ہے مثلاً قافلہ زدن اور راہ زدن اور کاٹنے کے

کے معنے مین آتا ہی مثلاً شاخ زدن اور گردن زدن اور بنانے کے معنے مین بھی آتا ہی مثلاً خشت زدن اور
پڑھنے کے معنے مین بھی آتا ہی مثلاً حرف زدن اور داستان زدن اور بجانیکے معنے مین آتا ہی مثلاً رود زدن اور
چنگ زدن اور رباب زدن اور قائم کرنا ایک چیز کا دوسری چیز پر اس معنے مین بھی آتا ہی مثلاً گل زدن اور طرہ
زدن اور کلاہ زدن بر سر اور دستار دون اور کھیلنے کے معنی مین بھی آتا ہی مثلاً عماری زدن بر فیل اور بجانے کے
معنی مین بھی آتا ہی مثلاً بخت زدن اور کھیلنے کے بھی معنی مین آتا ہی مثلاً نرد زدن اور قائم کرنیکے معنی مین آتا ہے
مثلاً خیمہ زدن اور گھونسلے کے بھی معنی مین آتا ہی مثلاً رگ زدن اور فال زدن زہد خشک صلاحیت اور عبادت ظاہری سے
مراد ہی کہ بغیر خلوص باطن کے ہو **فصل سین** محلہ سحر بیان شاعر خوش بیان شیرین زبان سے مراد ہی سخت پیشانی
مردہری اور بیباک سے مراد ہی سخت چشم شوخ اور حیا سے سخت خوردن بہت رنج کھینچنے سے مراد ہی سنبل تر اور سنبل تر
معشوقون کے سبزۂ خط اور زلف سے مراد ہے سر نہادن اطاعت کرنے سے مراد ہے سر کشیدن نافرمانی کرنے سے مراد ہے
سبلت سعت کردن عاجزی کرنے سے مراد ہے سر توقع خاریدن امیدوار ہونے سے مراد ہے سبنہ طرح دادن یعنی کھولنا کا
فصل شین معجمہ شاخ شاخ شدن کلو بت جلانے سے جسکی آواز گم ہو جاوے اس سے مراد ہی شاہد بر اس شخص
سے مراد ہی کہ زیبا کے مال و متاع سے بہرہ وافی رکھتا ہو شیفتہ و جگر تفتگی اور شور و شر اور پریشان افشاندن بیقرار کرنیسے مراد
ہے شنگوفہ کردن تی کرنیسے مراد ہی **فصل صاد** اور ضاد اور طا اور ظا اور غین اور فا مین
اکثر کتب لغت مین اصطلاحات کم دیکھے گئے مین اسوجہ سے انکو ترک کیا **فصل قاف** قالب تہی کردن مرنے اور بیخود
ہو جانیسے مراد ہی قفل بر زبان انداختن اور قفل بر لب زدن خاموش رہنے اور خاموش کرنیسے مراد ہی قطرہ زدن جلد چلنے سے مراد ہی
قلم کشیدن یعنی محو کرنا اور باطل کرنا کسی چیز کا قطرہ زن موسیودہ پھر نوا لیسے مراد ہی قطرہ دزد کنایہ ابر سے ہی قلم در سیاہی نہادن
یعنی اسباب بدبختی مہیا کرنا **فصل کاف** کار آبرو زندان کردن یعنی کمال شوق سے کام کو انجام دینا کفن پارہ کردن مر
مہلک اور حادثہ سخت سے نجات پانا کاسہ گرداندن فقیری سے مراد ہی اور فقیر کو کاسہ گردان کہتے ہین کلاغ گرفتن ہنسی اور مسخرے
مراد ہی کلاہ انداختن اور کلہ گوشہ بر آسمان سودن نہایت خوش ہونیسے مراد ہی کاسہ سیاہ ممسک اور بخیل کو کہتے ہین کاسہ لیس خوش
چین حریص اور مرد خوشامد گوئی بہت سے مراد ہی کاسہ بر سر کسی شکستن یعنی رسوا اور بدنام کرنا کسی کا **فصل کاف فارسی**
گوش داشتن کے معنے نگاہ رکھنا اور انتظار کرنا کل کردن ظاہر ہونے اور ظاہر کرنیسے مراد ہی گردگان بر گنبد بازداری سے کنایہ ہے
گران سنگ مخمور و رجایل سے مراد ہی گران پشت بار کش و قوی پشت سے عبارت ہے گرفتہ لب جب آدمی سے مراد ہی گرم دل عاشق
سوختہ جگر سے عبارت ہے گرم و سرد روزگار راحت و دنیا سے مراد ہی گرہ بر گوش زدن بات سننے سے مراد ہی گل صبح سفیدہ

صبح سے مراد ہی گل نشاط شراب کو کہتی ہین گواہ لباسی جھوٹے گواہ کو کہتے ہین **فصل لام** لب دادن بوسہ دینا لب کشادن
باتین کرنیکو کہتی ہین لقمہ آہن چشیدن زخم کھانیسے مراد ہی لقمہ آہن کشیدن زنجیر پا ہونے سے مراد ہی لکد در کار شدن
کام کے بگڑ جانے سے مراد ہی لکد بر گور حاتم زدن کمال سخاوت اور بخشش کو کہتی ہین اس شخص کی جو کم مقدوری مین
بہت داد و دہش کری **فصل میم** متاع شیرین مال کمیاب اور گران قیمت کو کہتی ہین مزہ شکستن ذائقہ تبدیل کرنے
کو کہتی ہین مژگان برابرو زدن کنارہ کشی اور منھ پھیرنیکو کہتی مشت بیضہ کردن کسی کے مارنے کے واسطے گھونسا
بنانے کو کہتی ہین مغز روشن کردن دماغ کے صحیح الفکر کرنیکو کہتی ہین مغز در سر ندارد اور مغز خر خوردہ است محض بیعقل کو کہتی
ہین موج حصیر اور موج بوریا عبارت اس سے ہے جو بوریا مین نقش اور خط پڑتے ہین موشگاف اسکو کہتی ہین
جو کمال دقت اور باریکی سے کام کو سرانجام دیوے میدان عاج کاغذ سفید سی مراد ہی مشورہ با کلاہ کردن تنہائی اور
ترک دنیا سے مراد ہی **فصل نون** ناخن بدیدہ ریختن بہت آزار دینی اور رنج دینے سے مراد ہی ناخن تیز کردن بہت
طمع کرنے سے مراد ہی نافہ بوئے گندہ دہن سے مراد ہی اسواسطے کہ نافہ اصل مین گندہ ہوتا ہی اور اسیوجہ سی مرد
سخن چین کو نافہ بوی کہتی ہین نان در انبان گذاشتن یعنی سفر پر آمادہ ہونا نان خوردن اور نمکدان شکستن نمکحرامی
اور ناشکری کرنے سے مراد ہے نان در آستین خوردن کمال خست اور بخل سے مراد ہی نان در تنور سرد بستن اور نان
بدیوار زدن بیفائدہ کام کرنے سے مراد ہی نان بروغن افتادن یعنی حاصل ہونا مقصد اور مراد کا نمک بر آتش
افگندن یعنی شور و غل کرنا نعل در آتش اور نعل در چرخ مضطرب اور بیقرار ہونیسے مراد ہی نعل در آتش نہادن اور نعل
در آتش کردن بیقرار کرنیسے مراد ہی نقش بر آب کشیدن اور نقش بر آب کردن کار بے ثبات کرنے سے مراد ہی نقش بر آب زدن
یعنی فریب دنیا **فصل واو** ورق سیاہ کردن مسودہ کرنے سے مراد ہی ورق ورق گشتن خوب مطالعہ کرنے سے مراد ہی
ورق دریدن یعنی ترک کرنا وزن بر خویش گذاشتن اپنے تئین بزرگ جاننا ورق چیزی خواندن کسی چیز کی تعریف اور حال
بیان کرنے سے مراد ہی **فصل ہا** ہوا خوردن بادہ یعنی دور ہونا شراب کے نشے کا اسلیے کہ ہوا خوری شراب کے نشے کو زائل
کرتی ہی ہوا پرست اسکو کہتی ہین کہ اپنے خواہش نفس کے موافق زندگی بسر کری ہوا در گرہ بستن اور ہوا پیمودن فضول اور بیفائدہ
کام کرنے سے مراد ہی ہیکل بستن مرنے سے مراد ہی **فصل یا** تحتانی یوسفی کردن مراد معشوقی سی ہی اور بعضی مراد بادشاہی
سے لیتے ہین یکچند گنتی کے دنون اور زمانہ قلیل سے مراد ہی یکتا پیرہن مراد اس شخص سے ہے کہ ایک پیراہن جسم مین رکھتا ہو
ان سب اصطلاحون کو برہان قاطع اور فرہنگ جہانگیری اور فرہنگ رشیدی اور غیاث اللغات اور بہار عجم سی انتخاب کرکے
لکھا ہی **فصل دسوین** بعضی لغات فارسی کے بیان مین **فصل الف ممدودہ** ایارہ گولیونکو

کہتے ہین آبخانہ کو عربی مین مستراح میم پر زیر اور بیت الخلا اور ہندی مین یعنی اردو مین پاخانہ کہتے ہین اور فش دال
مہملہ پر زیر اور فے ساکن سوزن ہی کہ جس سے چمڑے مین سوراخ کرتے ہین ہندی مین اسکا نام سوتالی ہی اور درخش
با دال مہملہ موقوف یعنی ساکن زبان عرب مین اسکو برق اور صاعقہ ہندی مین بجلی کہتی ہین اژدہ چین اور شکن
کو کہتی ہین آش لعاب غلہ کا جسکا نام ہندی مین بچ ہی یا معروف سی آغال بکریونکے آرام لینی اور سونیکی جگہ کو کہتی ہین
آہار وہ ہی جسکو چاول اور گیہون وغیرہ کے آٹے سے بناکر پکاتے ہین اور کپڑے پر اور کاغذ پر خوب لگاتے ہین اور
ہندی مین اسکو لیئی کہتی ہین آژخ زاے عجمی پر زیر اور خاے زدہ کے دانہ سیاہ یا سرخ کو کہتی ہین جسکا نام زبان
عربی مین نولول ہی اور ہندی مین اسکو مسا کہتی ہین آژینہ مین زاے عجمی مکسور اور یاے معروف اور نون اور
ہاے مختفی جو لوہے کا نوکدار بناکر اسمین لکڑی کا دستہ لگاتے ہین اور چکی کے دونون پاؤنکو درست کرتے ہین
جسکو ہندی مین رہاتا کہتی ہین کہ اسکے باعث سے پسکر غلہ کا آٹا ہوجاتا ہی اسکو آسیا رنہ بھی کہتی ہین آژند الف
ممدودہ اور زاے فارسی مفتوح سے مٹی ہے جو عمارت کے کام مین لگتی ہے ہندی مین اسکو گارہ کہتی ہین آروغ
الف ممدودہ اور راے مفتوح اور غین معجمہ سے ایک ہوا ہی کہ منہ کی راہ سے نکلتی ہی کہ ہندی مین اسکو ڈکار
کہتے ہین آژنگ الف ممدودہ سے چین اور شکن ہے جو انسان کے جسم پر بڑھاپے مین پڑجاتے ہین اور ہندی مین اسکو
جھری کہتی ہین آونگ واو مفتوح سے ایک رسی ہوتی ہی جسپر کپڑا ڈال دیتی ہین اور ہندی مین اسکو لگنی کہتی ہین
آبخون بروزن واژگون جزیرہ اور خشکی کا نام ہی جسکو ہندی مین ٹاپو کہتی ہین آبکار نابدار کے وزن پر سقہ کو کہتی ہین
آبیار یادگار کے وزن پر کھیتی اور باغ کے پانی دینے والیکو کہتی ہین آتشک عربی مین برق اور ہندی مین اسکو بجلی
کہتے ہین اور مرض کا نام بھی ہے آتش گیرہ ہندی مین اسکو دیاسلائی کہتی ہین آکس کاف مضموم ہی قلم آہنی کو کہتی ہین جس سے
سنگتراش پتھر تراشتے ہین آہن سرکج جسکو ہندی مین آنکڑہ کہتی ہین اور کورہ خشت پزون اور کورہ گردن کو کہتی ہین آتشپارہ
ہندی مین اسکو انگارہ کہتی ہین آتشدان عربی مین اسکو کانون اور ہندی مین انگیٹھی کہتے ہین فصل الف مقصورہ
اور یب الف مضموم اور زاے مہملہ مکسور سے عربی مین اسکو محرف اور ہندی مین اڑا کہتی ہین آبنہ فارسی مین اسکو نغزک کہتی ہین
ارابہ ہندی مین گاڑی کہتی ہین اندابہ اور اسکو گل مالہ بھی کہتی ہین معمارونکا اوزار ہی جسکو ہندی مین کرنی کہتی ہین آسیا
ناغ زبان عربی مین اسفاناخ اور ہندی مین پالک کہتی ہین اور وہ ایک ساگ ہے بہت مشہور اور معروف اساسپند
بالف مفتوح فرشتہ رحمت کو کہتی ہین اشکوب اجمود کے وزن پر درجہ عمارت کو کہتی ہین اسپید بالف مفتوح سردار
فوجکو کہتی ہین انگارہ بالف مفتوح نقش اور شکل ناتمام کو کہتی ہین اور اسکو ترنگ درکردہ بھی کہتی ہین اور ہندی مین خاکا

کہتے ہین انبر قنبر کے وزن پر ایک آلہ ہے جس سے آگ اٹھاتے ہین ہندی مین دستپناہ کہتے ہین اور عجب نہین کہ دستپناہ لفظ
فارسی دست پناہ کا مخفف ہو اور اسمین اضافت مقلوب ہے یعنی پناہ دست انبوبہ منصوبہ کے وزن پر لولہ سے مراد ہے
اور ہندی مین ٹونٹی کہتے ہین ادرک الف مفتوح واو سے ملا ہوا اور رای مفتوح کاف سے ملی ہوئی ایک رسی ہے کہ اسکو چھت مین یا درخت
کی شاخ مین باندھتے ہین اور پانون اسمین رکھکر ہوا مین آتے اور جاتے ہین ہندی مین اسکو جھولا کہتے ہین اکدش الف اور دال دونون
کو زیر ہے دو تخم والیکو کہتے ہین خواہ کدھا ہو یا گھوڑا اور اسکو مجنس بھی کہتے ہین اور خچر بھی کہتے ہین یعنی نادیہ اسپ ہندی ہو
اور گھوڑا ولایتی انکا بچہ اسپ مجنس کہا جائیگا اور گدھے اور گھوڑے سے پیدا ہوگا اسکو خچر کہینگے اشتر اشتر کے وزن پر خاردار
جانور کا نام ہے جسکو ہندی مین سیپی کہتے ہین ارک بالف مفتوح چھوٹا قلعہ جو قلعہ کے اندر ہوتا ہے انباغ دو عورتین جو ایک خاوند کی ہون
اور ہندی مین انکو سوتین کہتے ہین سین مفتوح اور واو مجہول ہے فصل بای موحدہ بلغور یا اور غین معجمہ مضموم اور واو
معروف ایک سے کھانیکی ہے جسکو ہندی مین دلیا کہتے ہین اور گھوڑے کے مہیلے کو بھی کہتے ہین بارخانہ ہندی مین اٹالہ اسکو کہتے ہین بلاطہ لفظ عربی
ہے بای موحدہ پر ضمہ اور عین مہملہ پر فتحہ یعنی زیر کفل کو کہتے ہین جو منہ سے گرا دیتے ہین جسکو ہندی مین اگال کہتے ہین بوتیمار ایک جانور ہے سفید رنگ
کہ ہندی مین اسکو بگلا کہتے ہین بادفروش اور بادخوان جسکو ہندی مین بھاٹ کہتے ہین امرا کی مدح مین کبت پڑھتا ہے بابزن بیخ
کبابکو کہتے ہین بادافراہ اور بادافرہ کے دو معنی ہین ایک بدلہ عمل بد اور زبونکا دوسرے چمڑیکا ٹکڑا گول ترشا ہوا یا ویسا ہی گول
لوبا جسمین لڑکے رسی یا ڈورہ ڈالکر گردش دیتے ہین یعنی پھراتے ہین اور اس سے کھیلتے ہین اور اسکو بادہ قرہ بھی کہتے ہین اور
ہندی مین اسکا نام بھرکی ہے بادرنگ با دال موقوف اور رای مفتوح بنون زدہ اور کاف عجمی پانچ معانی رکھتا
ہے ایک قسم خیار کی ہے جسکو کھیرا کہتے ہین دوسرے ترنج یعنی لیمون ہے تیسرے گھوڑا تند و تیز رفتار چوتھے گہوارہ لڑکونکا پانچوین نام مرض کا ہے
جسکو ہندی مین باؤگولہ کہتے ہین بادریش اور بادریشہ با دال موقوف اور رای مکسور اور یای معروف کے چمڑا یا لکڑی گول دوک چرخہ
مین یعنی چرخہ کی دمرکہ مین اور چوب خیمہ مین ڈالتے ہین اور ہندی مین اسکو پھرکی اور دمرکہ کہتے ہین بادزہرہ ایک جادو ہے کہ صاحب
مال پر چور پھونکدیتے ہین اور وہ اس جادو سے نہایت بیخبر ہوکر سو جاتا ہے کہ چور اپنا کام کر لیتا ہے باشت چاشت کے وزن پر ایک لکڑی ہوتی
ہے کہ چھت کے کام مین آتی ہے اسکو شہتیر کہتے ہین بالار ایک دراز لکڑی ہوتی ہے کہ چھت کے کام مین آتی ہے جسکو ہندی مین کڑی کہتے
ہین اور بالال بھی کڑی کو کہتے ہین بایاو اور بایست اور بایستہ تینون کے معانی ضرور اور ضروری ہین بندباز رسن
باز اور ریسمان باز کو کہتے ہین جسکا نام ہندی مین نٹ ہے بیارہ بیای مفتوح ایک جمنے والی چیز کو کہتے ہین کہ درخت اسکا
بلند نہین ہوتا مثل خربوزہ اور کھیرے اور کدو کے پھیلتا ہے اور ہندی مین بیل چلنا کہتے ہین بیای مکسور اور یای مجہول فصل
بای فارسی کی پر وزن اول مفتوح بثانی زدہ غربال کو کہتے ہین جسکو ہندی مین چلنی کہتے ہین پنواز اول مفتوح بثانی زدہ

زرہ ایک تختہ کو کہتے ہین کہ کبوتر اور باز وغیرہ اور جانورونکے واسطے دو لکڑیان باندھ دیتے ہین اور ہندی مین اسکو اڈہ کہتے ہین پوسہ
بوسہ کے وزن پر سوت کاتکر جو چرخہ پر چڑھاتے ہین اسکو ہندی مین پنڈیا کہتے ہین اور پھیٹی کہتے ہین پیغارہ میخوارہ کے وزن پر
معانی اسکے طعنہ اور سرزنش اور بہتان ہین پیش نشین اور پاناج دایہ اور ماماچہ کو کہتے ہین جسکا نام عربی مین قابلہ ہے پت عربی مین
خرسہ اور ہندی مین اچھوانی کو کہتے ہین اور وہ دوای مشہور ہے جو زچہ عورتونکو دیتے ہین پیشگاہ عربی مین ساحت اور ہندی مین
امگنائی کو کہتے ہین یعنی صحن مکانکا پا افزار و پا فزار کفش اور موزہ کو کہتے ہین پاچال ایک گڈھا ہوتا ہے کہ جولاہے وقت کپڑا بننے کے اپنے
پاؤن اسکے اندر ڈالتے ہین پاچک گاے بیل کے خشک گوبر کو کہتے ہین جو ہاتھ سے بنائے جاتے ہین وہ پاچک دستی ہین اور جو جنگل
سے اٹھا کر لاتے ہین انکو پاچک دستی کہتے ہین پاد پاسبان یعنی چوکیدار کو کہتے ہین اور اسی سبب سے سلطان کو فارسی مین بادشاہ
کہتے ہین کہ وہ نگہبان رعیت کا ہے پارسال سال گذشتہ کو کہتے ہین پارگین رے ساکن اور کاف فارسی کو کسرہ یعنی زیر اور یاے معروف
اس گڈھے کو کہتے ہین کہ باورچیخانہ اور حمام اور پاخانہ کے قریب کھودتے ہین اور غلیظ اور کثیف پانی اسمین جمع ہوتا ہے پارنج شاعرون
اور ڈومونکو جو روپیہ بطور انعام کے دیا جاتا ہے پارہ اسکے چھ معنی اول مشہور ہے دوسرے رشوت کے معنی ہین تیسرے تحفہ کے معنی ہین
چوتھے ایک قسم کا حلوا ہے کہ اسکو شکر پارہ بھی کہتے ہین پانچوین اڑنے کے معنے مین بھی آتا ہے چھٹے کوز پشت کو کہتے ہین پاناج
پہلے باے فارسی اور آخر مین جیم فارسی ہے پیش نشین کو کہتے ہین کہ قبل اسکے لکھا گیا پاغندہ دھنی ہوئی روئی کو کہتے ہین کہ واسطے کاتنے
کے تیار کرتے ہین اور ہندی مین پونی کہتے ہین پاغوش پانی مین غوطہ لگانیکو کہتے ہین پالاہنگ اور پالہنگ ایک رسی ہوتی ہے کہ
گھوڑیکو کوتل کرکے لگام مین اسکو باندھتے ہین اور ہندی مین باگڈور کہتے ہین پالیدن دیکھنے اور کودنے کے معنے مین آتا ہے پائیز
یاے تحتانی اور راے عجمی کو زیر ہے ایک رسی ہوتی ہے کہ خیمہ اور سراپردہ مین وصل کرتے اور میخ مین باندھتے ہین پزشک باے فارسی
اور زاے فارسی کو زیر ہے طبیب کو کہتے ہین پاے اور پرتاب و طاقت اور قدرت اور استطاعت کے معنی ہین پالا مصدر پالودن
سے ہے امر کا صیغہ ہے اور کوتل گھوڑیکو بھی کہتے ہین پست بزاے فارسی کو زیر ہے عربی مین سویق اور ہندی مین ستو کہتے ہین جو یا بھنے
ہوے چنونکے آٹے کو کہتے ہین پرستوک باے فارسی اور راے مہملہ کو زیر ہے ابابیل کو کہتے ہین پلہ باے فارسی اور لام کو زیر ہے ہندی مین
پیوسی کہتے ہین گاے یا بکری یا بھینس جو جنتی ہے تو اول روز کے دودھ سے مراد ہے فصل تاے فوقانی پتنگو پہلے اور
دوسرے کو زیر ہے اور نون ساکن اور کاف فارسی کو پیش ہے ایک صندوق ہوتا ہے کہ دوکاندار اپنا اسباب فروخت کرکے زر قیمت
اسمین رکھتے ہین ہندی مین اسکو گولک کہتے ہین اور تستہ لفظ عربی ہے بگڑ جانا طعام کا ہندی مین اسکو اُبسنا کہتے ہین تذریہ
لفظ عربی ہے ہوا مین خرمن کی گھاس کو اڑا لینا جو کھیت والے غلہ کے خوشونکو لکدکوب نرگاوان کرکے معنی گھائی کرکے بذریعہ ہوا
کے اس کاہ مالیدہ مین سے غلہ جدا کرکے نام اسکا بھوسہ رکھتے ہین تابسار ہندی مین اسکو جھروکہ کہتے ہین تبیرا اور تبیرہ فقیر

اور فقیرہ کے ہموزن ہی طبل اور کوس کو کہتی ہین تندر تباے مضموم عربی مین رعد کو کہتے ہین اور ہندی اسکی معلوم نہین ہے
تیشہ اور تبر ہندی مین اسکو بسولا اور کلہاڑی کہتے ہین تاتا گفتگو کرنے مین گرفتہ ہونا یعنے رک جانا زبان کا جسکو عربی
مین لکنت اور ہندی ہکلانا کہتے ہین تاخیرہ نصیب اور سرنوشت کو کہتے ہین تار استارہ کو کہتی ہین توب خوب کے وزن
پر عربی مین اسکو طاقہ اور ہندی مین نہانخانہ کہتے ہین تافشک بافا اور شین منقوطہ مفتوح دیوک ہی کہ اسکو دیوچہ اور
ریونجو اور لینگ بھی کہتے ہین اور عربی مین امرضہ اور ہندی مین دیمک اسکا نام ہی تان تارہای طولانی کو کہتی ہین کہ جولاہی
کپڑا بننے کے واسطے اول اسکو بناتے ہین اسکو تانہ اور فرت اور فرات بھی کہتی ہین **فصل جیم تازی کی** جار اور غوک
ایک سبز شی ہی ابریشم کے مشابہ پانی مین وہ ہاتھ آتی ہے جسکو ہندی مین کائی کہتے ہین بیا معروف جرک جیم مضموم برای زدہ اور
کاف تازی موقوف کشتی گیرونکا مقام اور پہلوانونکی ورزش کی جگہ ہی جسکو زبان ہندی مین اکھاڑہ کہتی ہین جرجر ہندی مین
اسکو بیڑ بیاے معروف کہتی ہین جو دریا کے کنارہ پست و بلند ہوتی ہی جاغر با غین معجمہ مفتوح چینہ دان جانورونکا ہی جسکو عربی
مین حوصلہ کہتے ہین جال لفظ ہندی ہی فارسی مین اسکو دام کہتے ہین اور زبان عربی مین اسکا نام شباک ہے بفتح شین اور باے
موحدہ جالش بالام مکسور جماع کو کہتی ہین اور جو کوئی حرص مباشرت زیادہ رکھتا ہی اسکو جالشکر کہتی ہین جام غول با میم موقوف اور
غین معجمہ مضموم اور واو مجہول حرامزادہ کو کہتی ہین جامگی کے دو معنی ہین ایک قطیفہ اور راتبہ یعنی روزینہ اور دوسرے یہ کہ کچی سوت کو جمع کرکے
بطور رسی کے بنتے ہین اور سرا اسکا آگ مین روشن کرتے ہین اور اس سے بندوق سر کرتے ہین چنانچہ ہندی مین اسکو توڑہ کہتی ہین جاندار
لڑکونکی سر کے درمیان ایک مقام نرم ہوتا ہی اور وہ جنبش کرتا ہی زبان عربی مین یافوخ اور ہندی مین تالو کہتے ہین جادر اسکو ہندی مین اجرا کہتے
ہین اور وہ غلہ ہی مشہور و معروف ہندوستان مین **فصل جیم فارسی کی** چاتو ایک رسی ہوتی ہی کہ مجرمونکی گلے مین ڈالکر کھینچتی ہین کہ دم انکا
گھٹجاتا ہی اور مرجاتے ہین ہندی مین اسکو پھانسی کہتی ہین چکبہ جیم فارسی مفتوح کاف سے ملا ہوا اور سین مفتوح باے ہوز سے ملا ہوا پرچہ کاغذ کو کہتی
ہین کہ جسکے اندر دوا یا اور کوئی شی رکھکر کنارے اسکے موڑ دیتے ہین ہندی مین اسکو پوڑیا کہتے ہین چک جیم فارسی مفتوح مصدر چکیدن سے امر
کا صیغہ ہی اور قبالہ کے معنی مین بھی آتا ہی اور رفقاے سر یعنی پشت سر کو کہتی ہین چپر حرف اول اور حرف ثانی کو زیر ہی اس گھر کو کہتی ہین کہ گھاس
پولہ وغیرہ سے بنایا جاتا ہی اور ہندی مین اسکو چھپر کہتے ہین چاولی اور چچ غلہ افشان یعنی چھاج کو کہتی ہین زبان عربی مین ہشف اور
ہندی مین سوپ کہتے ہین واو معروف سے چشم بندک لڑکونکے کھیل کی قسم مین سی ہی کہ اسکو ہندی مین آنکھ مچولی کہتے ہین چشمک
زدن یعنی پلک مارکر کسی طرف اشارہ کرنا چنگلوک دست افزار عورتون چرخہ زن کا کہ سوت کاتکر اسپر چڑھاتی ہین ہندی مین اسکو
اٹیرن کہتے ہین چنگ پا نشستن یعنی پانونکے بھل بیٹھنا ہندی مین اسکو اکرو کہتے ہین چوبکین ایکدست افزار ہی کہ بنولے
اسکی سبب سے کپاس مین سی جدا کرتے ہین زبان عربی مین محلاج اور ہندی مین اوٹنی کہتے ہین چوچہ واو معروف سے اور چوبہ واو

واؤ مجہول سی عربی مین محور اور ہندی مین بیلن کہتے ہین چالیک لکڑی کے دو ٹکڑے ہوتے ہین ایک بڑا ایک چھوٹا لڑکے اُس سی کھیلتے ہین اور بڑے ٹکڑے کو چھوٹے ٹکڑے پر مارتے ہین ہندی مین اسکو گلی ڈنڈا کہتے ہین چاؤ چاؤ چونکی آواز کو کہتے ہین فصل خامسے معجمہ خود نمائی ہندی مین اترانا کہتے ہین خفتگ خواب مین پریشان باتین کرنا ہندی مین بڑبڑانا کہتے ہین زوہ زرہ ہندی مین بسالی کو کہتے ہین خشکار بخر یعنے سخت زمین کو کہتے ہین زوپاچہ یعنی جس شخص کا بہت چھوٹا قد ہو ہندی مین بونا کہتے ہین خزیر امیر کے وزن پر خاکستر گرم کو کہتے ہین ہندی مین بھوبھل اسکا نام ہے خوبا بواؤ مجہول اور چوبہ بہت دونو نکے ایک ہی معنی ہین ہندی زبان مین اسکو پاڑھ کہتے ہین کہ تعمیر عمارت کے واسطے بہت سی لکڑیان ملا کر بناتے ہین اور زنقار خانہ وغیرہ کے لیے بھی بنتی ہے خاوش باواؤ مضموم ہیشین منقوطہ زدہ سی اس گھیرے کو کہتے ہین جو بچہ کے واسطے باحتیاط رکھا جاتا ہے خاول باواو مضموم مورچہ کو کہتے ہین فصل دال مہملہ واو اور دو اعمّا ہر ایک لونڈی کو کہتی ہین اور خصوصًا اسکو کہتے ہین جو لڑکونکی عہد طفلی مین خدمت کرتی ہے دامنی عورتون کے سر پر ڈالنے کے کپڑے کو کہتے ہین جسکا نام عربی مین مقنعہ ہے اور ہندی مین دوپٹہ داہل اور داہول ہائے مضموم سے ایک لکڑی ہوتی ہے جسکو کھیت کے بیچ مین گاڑ دیتے ہین اور کبھی کبھی اسمین گھاس اور کیڑا بھی لپیٹ دیتے ہین اور کبھی خشکل آدمی کی اسکو بنا لیتے ہین اسلیے کہ ہرن وغیرہ جانور اسکو دیکھکر بھاگ جاتے ہین اور کھیت مین نہین آتے درست فال سودای اول یعنی پہلی بکری کو کہتے ہین اور دوکا ندار مخصوص بقال اول بکری کے دام ہاتھ مین لیکر ترازو کی ڈنڈی سے بجاتے ہین اور اس سی فال لیتے ہین اور اسکو سقتہ بھی کہتی ہین اور ہندی مین اسکا نام بُنی ہے داس اور دستاس دال مہملہ کے پرسی اس آواز کو کہتے ہین کہ جس سے گھاس وغیرہ کو کاٹتے ہین عربی زبان مین اسکو مجشہ اور ہندی مین دانتی کہتے ہین در بندان دو کافونکے بند کرنیکو کہتے ہین جسی اہل ہند ہٹ تاک کہتی ہین ذکر دال کو زبر ہے اور شین سی ملی ہوئی ہے ہندی مین ارہر کہتے ہین اور وہ ایک زلج ہے مشہور شاخل بھی کہتی ہین راء مہملہ کو بشیر ہے فصل رائے مہملہ رہ اور یعنی سوغات ورارخان اور نوراہان اور نوراہان کے بھی یہی معنی ہین زبان عربی مین ہدیہ اور تحفہ کو کہتے ہین روغن جوش اور اسکو سیرداغ بھی کہتی ہین ہند مین گھی کہتی ہین روزنامچہ ہندی مین بھی کہتے ہین فارسی مین دفتر حساب بھی کہتی ہین رائگان اس چیز کو کہتے ہین کہ کہین راستہ مین بے محنت و مشقت اور بغیر عوض کے ملجاے اسکی اصل مین رہگان تھا ہاے ہوز کو ہمزہ سی بدل کر کے یا رہنمائی کی شکل پر لکھا رائگان ہوگیا اور اسیطرح شائگان کو قیاس کرنا چاہیے کہ اصل مین شاہگان تھا یعنی لائق بادشاہونکے فصل زاے منقوطہ زاپہ اور زہ اس عورت کو کہتے ہین کہ جسکے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئے روز تک زچہ کا پید ہوئے مین جو جشن کیا جاتا ہے زالوک اور زالوک یعنی معجمہ کلولہ کمان کو کہتے ہین اور اہل ہند غلولہ کمان غلیل کہتی ہین عین معجمہ کو بیش ہے زیر عربی لقماہی بچش کو کہتے ہین کہ بیاے بزرگ اور مطبوخ مکلی ہے زاطا نبہ پاے کو ہندی مین بٹی کہتی ہین اور جولاہ غلط العلم ہے زغناک

بغین معجمہ عربی مین فواق اور ہندی مین ہچکی کہتے ہین ززت زاے معجمہ کو پیش ہی اور وہ غلہ مشہور ہی ہندی مین جوار کہتی ہین
فصل زاے فارسی ژلیدن ہندی مین بڑبڑانا کہتے ہین یعنی بیہودہ باتین آہستہ آہستہ کہنا ژاژ ایک گھاس ہوتی ہی کہ بغیر
تخم کے پیدا ہو جاتی ہی اور نہایت بدمزہ ہوتی ہی ہر چند اونٹ اسکو چاہتا ہی لیکن بسبب سختی کے نہین ملائم ہوتی اور اسی سبب سے
درشت گو کو ژاژخا کہتے ہین اور ژاژخائی سے مصدر کے معنے حاصل ہوتے ہین فصل سین مہملہ ساماخچہ اور ساماکچہ لغت
اول خے ساکن ہی اور دوسری لغت مین کاف ساکن ہی دونون لغت مین جیم فارسی کی مع ہاے مختفی کے زبر ہی عورتون
کے سینہ بند کو کہتے ہین اور ہندی مین انگیا کہتے ہین سبادہ اور سبنادہ ایک پتھر ہوتا ہی کہ اس سی سامان بناتے ہین اور حکاک
نگینہ اسی سے تراشتے ہین اور جلا دیتے ہین زبان ہندی مین کرنڈ کہتے ہین سپیچہ اول اور ثانی کو زیر اور یاے مجہول اور جیم کو
زبر اس شی کو کہتے ہین جو شراب کے اوپر یا سرکہ پر مانند روٹی کے بندھجاے ہندی مین اسکو پھپھوندی کہتے ہین سرمانک دونون میم
کو زبر لڑکونکا کھیل ہی کہ اسکو چشم بندک بھی کہتے ہین اور اہل ہند آنکھ مچولا کہتے ہین شیخ پاشدن گھوڑے کے دونون پانون
سے کھڑے ہو جانے کو کہتے ہین سرمگ ہندی مین اسکو بھوا کہتے ہین اور وہ سبز گھاس مشہور ہی ہندوستان مین
سبنیدن کے معنے ہندی مین برمانا ہی یعنی لکڑی مین برمے سے سوراخ کرنا اور سواے لکڑی کے برمے سے اور چیزون مین
بھی سوراخ کیا جاتا ہی سبوسہ ہندی مین بقاسہ کہتے ہین اور سنہار بیٹے کی بی بی ہی جسکو ہندی مین بہو کہتے ہین اور
زبان عرب مین کنہ اسکا نام ہی کاف تازی کو زبر اور نون مشدد کو بھی زبر سپندان کو ہندی مین رائی کہتے ہین سپنج
کے معنے عاریت کے ہین اسی جہت سے دنیا کو سپنجی سراے کہتے ہین اور کھیت کرنیوالے گھاس اور سرکنڈون سے چھپر بنا کر کھیت کے
کنارے چند روز کے لیے اسکو کھڑا کر لیتے ہین اور شب و روز اسمین بیٹھکر کھیتی کی حفاظت کرتے ہین فصل شین
معجمہ شار کے معنے عمارت ہی اور شارستان اسکی جمع ہی شبگیر رات کے سفر کو کہتے ہین شاغل مضموم خے ہندی مین اسکو
ادہر کہتے ہین شارہ ہندوستان کی پگڑی ہی جسکو اہل ہند چیرہ کہتے ہین شاکار بے مزدوری کے مزدور کو کہتے ہین
اور اسکو بیکار بھی کہتے ہین شاماخچہ اور شاماکچہ دونون کے ایک معنی ہین جسکو ہندی مین انگیا کہتے ہین فصل شین
مین حال اسکا بہ تشریح لکھا گیا ہی شان اور شانہ زنبور عسل کے گھر کو کہتے ہین کہ جسمین سے شہد نکلتا ہی زبان ہندی
مین اسکو مہال کہتے ہین شائگان اس شی کو کہتے ہین کہ لائق اور سزاوار بادشاہون کے ہووی اصل مین شاہگان تھی
ہاے ہوز کو ہمزہ ملینہ سے بدل کر بصورت یا کے لکھدیا تو شائگان ہو گیا اور اسی قیاس پر رائگان ہی جو فصل را مین گذرا
شیارہ اس عورت کو کہتے ہین جو راتونکو ہرزہ گردی کرے شب تاب اس کیڑے کو کہتے ہین کہ رات کو دم اسکی مثل چراغ
کے چمکتی ہی عربی مین اسکا نام جعل ہی اور ہندی مین جگنو کہتی ہین بضم جیم تازی بکاف عجمی زدہ اور ضم نون بواو معروف زدہ

شب غریب نان اور حلوے کو کہتے ہین جو موت کے پہلے رات مین مردہ کی روح کے خوش ہونے کے واسطے محتاجون
کو تقسیم کرتے ہین شیشہ اول کے شین کو زبر ہی اور دوسرے شین پر زبر ہی ایک کیڑا ہوتا ہی کہ پوستین اور تمدے مین
اور بانات یا سوف مین اور سب طرح کے پشمینہ مین اور اقسام غلہ مین بسبب ہواے گرم کے خود بخود پیدا ہو جاتا ہی
اور اسکو کانکر تباہ کرتا ہے سوس بھی اسکو کہتے ہین شفتا ہنج اور شفتا ہنگ لوہے کا تختہ ہوتا ہی کہ اسمین ایک دوسرے سے
زیادہ باریک سوراخ کیے جاتے ہین اور تارکش چاندی سونے کے اور لوہے اور فولاد وغیرہ کے تار اسمین کھینچتے
ہین کہ باریک زیادہ ہو جائین ہندی زبان مین اسکو جنتری کہتے ہین شکپو اور شلپو اور شیپو پاؤنکی آواز وغیرہ کو کہتے ہین
اسکا نام ہندی مین آہٹ ہی شنجیدن کے معنے تختہ ہونے کے ہین ہندی مین اسکو اکڑنا کہتے ہین شلغینہ اور زبان عربی مین
مین اسکو فرج اور کس کہتے ہین شقشقہ شتر مست کی آواز کو کہتی ہین ششدر عربی مین متحیر اور ہندی مین بھونچکا کہتے ہین
ثا اور حا اور صاد اور ضاد اور طا اور ظا اور عین لغت فارسی مین نہین آئے فصل غین معجمہ غاژیدن بنولے
جدا کرنیکو کہتے ہین اور اسکو ہندی مین روئی تومنا کہتے ہین غلولہ کمان ایک کمان ہوتی ہی جسکو اہل ہند علیل کہتی ہین فصل فا
فانہ قلم آہنی ہوتا ہی کہ سنگ تراش اس سی پتھر مین شگاف دیتی ہین اور نجار یعنی بڑھئی لکڑی چیرنیکے وقت ایک ٹکڑا لکڑی کا جس
لکڑی کو چیرتے ہین اسکے شگاف مین لگا دیتی ہین اسواسطے کہ درز اسکی بند ہو جائے اور اسکو پانہ بھی کہتی ہین فرتاب وحی اور کرامت
کو کہتی ہین فرقہ لغت عربی ہی انگلیونکی گرہونمین جو آواز نکلتی ہی اسکو کہتے ہین اور ہندی مین اونگلی چٹخانیکو کہتے ہین فلخیدن بنولے کپاس
سے جدا کرنیکو کہتی ہین جسکو زبان ہندی مین روئی اوٹنا کہتے ہین اور فلخودن کے بھی یہی معنی ہین فلوق اور شقوق یہ دونون لفظ عربی
ہین یعنی شق ہونا کف پا کا ہندی مین بوائی کہتی ہین فصل قاف قولی قاف کو پیش ہی اور واو ساکن ہی اور تای فوقانی کو زبر ہی ایک
برتن ہوتا ہی کہ لکڑی تراش کر یا لوہے وغیرہ سی بنایا جاتا ہی زبان ہندی مین ڈبیہ کہتی ہین فصل کاف تازی کاج عربی مین
احول اور ہندی مین بھنگا کہتے ہین اور کوج جیم عربی سے اور گاژ کاف عربی اور زاے فارسی سی ان دونون لفظون کے
بھی یہی معنی ہین کاسج اور کاسک خارپشت کو کہتے ہین اور ہندی مین سیٹی کہتے ہین کاغ کاغ کوے کی آواز کو کہتی ہین گاورس ہندی مین
باجرا کہتے ہین اور وہ ایک غلہ ہی نہایت مشہور کہناب مہتاب کے وزن پر یعنی بخور اور ہندی مین بھپارہ کہتی ہین کسکش کو
ہندی مین بھڑوا کہتے ہین کت حرف اول کو پیش ہی اور دوسرے حرف پر تشدید ہی شاخ یعنی سینگی کہ حجام اسکو جسم پر رکھکر کے
چوستے ہین اسلیے کہ خون ایک جگہ جمع ہو جاے بعد اسکے اسمقام پر استرہ مار کر خون نکالتے ہین کبار حرف اول کو زبر ہی اس شخص کو
کہتے ہین کہ جنگل سے لکڑیان یا گھاس پشتارہ باندھکر سر پر رکھکر لاوے اور شہر مین اسکو فروخت کرے اور ہندی مین گھسیارا یا
لکڑہارا کہتی ہین کاغذ مین باغ کاغذ کے پھولونکی ٹٹیان جو شادی اور جشن وغیرہ مین بنائی جاتی ہین کرا اور کرایہ اور کراے مکان اور

گھوڑے وغیرہ کی مزدوری کو کہتے ہین کرایندہ اس شخص کو کہتے ہین کہ معاش اور روزی اسکی کرایہ پر ہو کاچا اور کاچال اسباب
اور گھر کے مال و متاع کو کہتے ہین کارتن عربی مین عنکبوت اور ہندی مین مکڑی خانہ کہتے ہین اور دام عنکبوت اور نسیج عنکبوت بھی
کہتے ہین کوخ ایک گھر جو گھاس اور نلے وغیرہ سے بنایا جاتا ہی اور اسکو کازہ کاف عربی سے اور گومہ کاف فارسی سے کہتے ہین
کلند کاف عربی ہی اور لام کو زبر ہی ہندی مین پھاوڑا کہتے ہین فصل کاف فارسی گازہ ایک رسی ہوتی ہی کہ سر اسکا درخت
مین باندھتے ہین اور لڑکے اسپر بیٹھتے ہین اور جھولتے ہین اور ہندی مین اسکو جھولا کہتے ہین اور گہوارہ اطفال بھی
کہتے ہین جسکا نام ہندی مین پالنا ہی گران نرخ مین ارزان کے بالعکس ہی اور وزن مین سبک کے برعکس ہی اور کبھی قوی
اور زبردست کے معنے اس سے حاصل ہوتے ہین مثلاً بخت گران اور بہت معنی اس سے پیدا ہوتے ہین مثلاً گران سنگ
اور گران قدر اور گرانمایہ اور گران خواب اور گران خوار اور گران سر اور گران گوش اور گران گیر کہ جسکو ہندی مین اڑیل کہتے ہین
اور وہ ایک گھوڑا ہی کہ اپنی جگہ سے جنبش مطلق نہین کرتا اگرچہ ہندی مین پوٹلی کہتے ہین فصل لام لباش اور لباشہ اور لبیش
اور لبیشہ اور لویش اور لویشہ ایک رسی ہوتی ہی کہ اسکو کسی بلند لکڑی یا درخت مین باندھتے ہین جو گھوڑا کہ نعل بندھوانے
مین شوخی اور بدمزاجی کرتا ہے اسکا اوپر کا ہونٹھ اس رسی مین خوب مضبوط باندھکر کھینچتے ہین کہ عاجز اور ناچار ہو جاتا ہے
اور بعضے اسکو پوزسال کہتے ہین لادہ شخص احمق اور بیعقل اور مکروہ اور درشت مزاج کو کہتے ہین لعبت لفظ عربی ہی
ایک صورت کپڑے کی بناتے ہین اور لڑکیان اس سے کھیلتے ہین ہندی مین گڑیا کہتے ہین لکد یہ لفظ عربی ہی ہندی مین
اسکو لات کہتے ہین لکد اور لکدکوب مطلق ضرب کو کہتے ہین خواہ لات سے خواہ اور کسی چیز سے ہو مثلاً کہتے ہین کہ فلان
شخص حوادث زمانہ کا لکدکوب ہوا لال یعنی گونگا کہ قوت گویائی نرکھتا ہو لانہ بھڑون کے چھتہ کو کہتے ہین فصل
میم پانچی خاء معجمہ ساکن ہی اور جیم فارسی کو زیر ہی مجنس گھوڑے کو کہتے ہین اور اکدش کے بھی یہی معنے ہین یعنی دو تخمہ نالہ اس
لکڑی کو کہتے ہین کہ کاشتکار اور باغبان مٹی کے ڈھیلے اس سے توڑتے ہین ماہ رمہ ہاے ہوز ساکن ہی اور راے مہملہ
اور میم کو زبر ہی ایک آلہ ہی کہ نجار اسکے سبب سے لکڑی مین سوراخ کرتے ہین ہندی مین برما کہتے ہین مراغہ لفظ عربی ہی جانورونکے
لوٹنے کی جگہ کو کہتے ہین اور اہل فارس مطلق لوٹنے کی جگہ کو کہتے ہین مندفہ لفظ عربی ہی یعنی دھنی ہوئی روئی اور ہندی مین
گالہ کہتے ہین منقاش میم کو زیر ہی یہ لفظ عربی کا ہی موچنہ کو کہتے ہین کہ جس سے بال اکھاڑتے ہین میمون باز جو شخص بندر نچاتا ہی
اور در در مانگتا ہی اور یہی اسکی معاش ہوتی ہی اسکو کہتے ہین مہانل تغافل کے وزن پر عربی مین افیون کو کہتے ہین مخمص
حاء حطی اور صاد مہملہ دونونکو زبر ہی عربی لفظ ہی چنے بھوننے والیکو کہتے ہین ہندی مین بھڑبھونجا کہتے ہین نوحہ مردونکو یاد
کرکے اور انکی اوصاف بیان کرکے جو عورتین روتی ہین اس رونے کو کہتے ہین فصل نون ناداشت ایک گروہ فقیرونکا ہی

کہ ہر مکان اور دوکان پر سوال کرتے ہین اور جب انکو کچھ نہین ملتا ہی تو چاقو سے اپنے جسم اور سر کو مجروح کرتے ہین ہندی مین
موڑ چرا کہتے ہین نانو اور نانون ایک راگ ہوتا ہی کہ عورتین جسوقت بچونکو گہوارہ مین سلاتی ہین تو اسکو گاتی ہین اور اسکو
اہل ہند لوری کہتے ہین یاے تحتانی معروف ہی نابار اس شخص کو کہتے ہین کہ جسنے کھانا نہ کھایا ہو نشخوار اور نشخار حرف اول
کو پیش ہی اس لفظ کے دو معنی ہین اول یہ کہ اونٹ اور گاے اور بکری اور مثل اسکے جس چیز کو کھاتے ہین پھر اسکو معدہ سی
نکالکر خوب چابتے ہین اور دوبارہ نگلجاتے ہین اور اسکو عربی مین جرہ کہتے ہین اور ہندی مین جگال کہتی ہین جیم عربی کو
پیش ہی اور کاف فارسی ہی نشکنج نون کو زیر ہی اور شین سے ملا ہوا ہی اور کاف عربی کو زیر ہے دونون ناخن کے سر سے
پکڑنا کہ ناخنون مین درد ہونے لگے اور اسکو نیلک بھی کہتے ہین اور عربی مین قرص صاد مہملہ سے اور ہندی مین اسکا نام
چٹکی ہے نوپان کو ہندی مین ٹوکرا کہتے ہین ناخن چین اور ناخن گیر ایک اوزار حجامونکا ہی کہ ہندی مین اسکو نہرنی کہتی ہین نان
کشک اور نان کشکین روٹی کو کہتی ہین کہ گندم اور جو اور نخود کے آٹے کو ملاکر پکاتے ہین اور اہل ہند اسکو مسی روٹی کہتے
ہین مرغولہ باواو مجہول زلف اور پیچیدہ بالونکو کہتے ہین ہندی مین اسکو چوٹی کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ عورتین سر کے بالونکو
لپیٹ کر سر کے پیچھے گرہ دیتی ہین اسکو اہل ہند جوڑا کہتے ہین جیم عربی اور واو معروف اور راے ہندی نے بینی ہندی مین بانسا
کہتے ہین لوز و شکم سکنج جو موٹے آدمی کے پیٹ پڑجاتی ہین ہندی مین اسکو بٹ کہتی ہین فصل واو واشنامہ ایک قسم کا کپڑا ہی کہ
زبان عرب مین اسکو معجر اور مقنعہ اور ہندی مین دوپٹہ اور اوڑھنی کہتے ہین واش خشت پز اور کوزہ گرونکی بھٹی کو کہتی ہین جسکا
نام آدہ ہی وصیمہ لفظ عربی ہی موت کے کھانے کو کہتے ہین جو بعد موت کے نیچے کو یا دسوین کو یا بیسوین کو یا چالیسوین کو تیار ہوتا ہی
فصل ہا ہار اسکو کہتے ہین جو ڈورے مین پھولون کو یا جواہرات کو یا چاندی سونے کو کھینچتے ہین اور گلے مین ڈالتے ہین عربی
زبان مین اسکو حمائل کہتے ہین ہاکرہ اور ہاکلہ اس شخص کو کہتے ہین کہ گفتگو کرنے مین جسکی زبان بکڑی جاوے یعنی لکنت
کرے زبان عرب مین اسکو الکن کہتے ہین فصل یاے تحتانی یارہ دست برنجن اور پاے برنجن کا نام ہی جسکو کنگن اور
خلخال کہتے ہین یازیدن کے معنے کھینچنا اور قصد کرنا ہی یسل اور یسال دونون لفظ ترکی ہین معنی اسکے فوج کی قطار ہی کہ ہندی
زبان مین اسکو پرا کہتے ہین یام کے معنے ڈاک ہین کہ ہند مین مشہور ہین فقط یہ سب لغت کتاب غیاث اللغات اور انفس
النفائس اور فرہنگ جہانگیری اور برہان قاطع سی انتخاب کرکے لکھے گئے ہین فصل گیارھوین تشبیہات کے
بیان مین شب تاریک اور شب دیجور اور شب یلدا اور ظلمات اور مشک اور عنبر اور شام اور دام مشکین اور ابر سیاہ سی معشوق کی سر کے
بالونکو تشبیہ دیتی ہین راہ ظلمات اور خط استوا اور خط کہکشان اور برق درخشان اور خط سحر سی معشوقونکی سر کو تشبیہ دیتی ہین سنبل اور کمند اور زنجیر
اور مشک اور ختام اور شب اور ماہ سیاہ اور عنبر اور رسن اور لام اور ابر سیاہ اور ہندو اور کافر سی معشوقونکی زلف اور کاکل کو تشبیہ دیتی ہین سرو اور صنوبر

اور شمشاد اور طوبیٰ اور شاخ گل و نخل و نہال و تیر اور الف سے معشوق کے قد کو تشبیہ دیتے ہین آفتاب اور ماہتاب اور شمع اور چراغ اور
کعبہ اور مصحف اور شعلہ اور شعلہ طور اور تجلی نور اور لالہ ارغوان اور صبح اور گلستان اور گلشن اور گلزار اور چمن اور بہشت سے معشوقون
کے نج زیبا کو تشبیہ دیتے ہین ہند و اور زنگی بچہ اور حبشی زادہ اور مشک دانا اور اسپند اور نقطہ سویدا اور مردمک اور حجر الاسود
سے معشوقونکے خال رخسار کو تشبیہ دیتے ہین آئینہ اور لوح سیمین اور لوح محفوظ اور بدر اور خورشید اور زہرہ سے معشوقونکی پیشانی کو
تشبیہ دیتے ہین تیغ اور رگ گل اور موج دریا سے معشوقونکی جبین کو تشبیہ دیتے ہین محراب اور ہلال اور کمان اور قوس قزح اور تیغ
اور طاق اور نون نازی سے معشوقون کے ابرو خمدار کو تشبیہ دیتے ہین نرگس اور بادام اور آہو اور غزال اور صیاد اور مین اور ہندو اور
ترک اور جادوگر اور فسونگر سے معشوقونکی چشم فتان کو تشبیہ دیتے ہین تلوار اور برچھی اور خنجر اور خار اور سوزن اور خدنگ اور پیکان اور تیر اور نشتر
سے معشوقونکی مژگانکو تشبیہ دیتے ہین صراحی اور عاج اور بیاض صبح آہو سے معشوقونکی گردن کو تشبیہ دیتے ہین الف اور غنچہ نرگس سے
معشوقونکی منی کو تشبیہ دیتے ہین پستہ اور آبجات اور موج شراب اور شہد اور شکر اور نبات اور قند اور لعل اور یاقوت اور عقیق اور
مرجان اور آتش اور شفق سے معشوقونکے لب کو تشبیہ دیتے ہین بنفشہ اور ریحان اور سمرد اور خط ریحان اور خط غبار اور سبزہ سے
معشوقونکی خط کو تشبیہ دیتے ہین پستہ اور غنچہ اور نقطہ موہوم اور تنگ شکر اور حقہ مروارید اور حقہ مرجان اور حقہ یاقوت اور حقہ لعل اور
میم اور سمکدان اور کونہ نبات سے معشوقونکے دہن کو تشبیہ دیتے ہین گوہر اور الماس اور انجم اور دانہ انار اور عقد گوہر اور سلک در
سے دندان یعنی معشوقونکے دانت کو تشبیہ دیتے ہین برق اور نسرین اور نسترن اور غنچہ نیم شگفتہ اور صبح سے خندہ اور تبسم کو تشبیہ
دیتے ہین سیب اور گوے سیمین اور بہی سے زنخ یعنی ٹھوڑی کو تشبیہ دیتے ہین اور چاہ زنخ کو چاہ سے تشبیہ دیتے ہین اور غبغب کو گردن
آبی اور بہی اور طوق سے تشبیہ دیتے ہین آئینہ اور صبح اور سیم اور سمین اور نسرین اور نسترن سے معشوقونکی بغل اور دوش کو
تشبیہ دیتے ہین دستہ گل اور شاخ گل اور شاخ سیمین سے معشوقون کے ساعد کو تشبیہ دیتے ہین آفتاب سحر اور پنجہ مرجان اور
شفق اور پنجہ گل سے معشوقون کے پنجہ حنائی کو تشبیہ دیتے ہین برگ گل سے معشوقونکے کفدست کو تشبیہ دیتے ہین رگ گل سے معشوقون
کے خطوط کفدست کو تشبیہ دیتے ہین ہلال سے معشوقونکے ناخن تراشیدہ کو تشبیہ دیتے ہین آئینہ اور مہر سے معشوقونکے
ناخن غیر تراشیدہ کو تشبیہ دیتے ہین ابر اور دریا اور چشمہ کوثر اور چشمہ آبجات اور باران رحمت اور جنت معشوقون
کے لطف کو تشبیہ دیتے ہین مشک اور کافور اور نسیم صبح اور باد بہاری اور شمیم گل اور باغ اور گلستان اور بہشت اور
عنبر اور عطر سے معشوقون کے خلق کو تشبیہ دیتے ہین برق اور آتش دوزخ اور باد سموم اور باد صرصر اور سیراب تند
اور صور قیامت اور باد خزان سے معشوقون کے قہر و غضب کو تشبیہ دیتے ہین فقط

فصل بارھوین الفاظ کی تصحیح مین جدول ان الفاظ کے صحت کی جو غلط مشہور ہین

جدول صحت ان لفظون کی غلط مشہور ہین

غلط العام	صحیح	معنے
اَلیق	اَلیَق	لایق زیادہ
والانہ	والا	اور جو نہین
انکاشتن	انگاشتن	جاننا
اورمہ	یورمہ	دو کپڑی ملا کر اوپر سے سینا
اَوریب	اَوریب اور دریب	ٹیڑھا
ایال	یال	گھوڑے کی گردن کے بال
بتخ	بطک	چھوٹی بط
بخچہ	بقچہ اور بغچہ	گٹھری
بے ابتر	ابتر	خراب اور ناتمام
پرکار	پرگار	اوزار نقاسون کا
رنگینت	رنگینی	معروف ہی
خرچ	خرج	نکلنا اور صرف ہونا
تالاش	تلاش	ڈھونڈھنا
زکاوت اور زکی	ذکاوت اور ذکی	تیزی و تیز ہوش
خشخش	خشخاش	تخم افیون
تاہنوز	ہنوز	ابتک
سانچق	ساچق	رسم شادی
خورم	خرم	خوش
تپنچہ	تفنگچہ	چھوٹی بندوق
سوہن	سوہان	اوزار مشہور

غلط العام	صحیح	معنے
آتو	آتون	ملانی
آذر	آزر	ابراہیم خلیل اللہ کے باپ کا نام ہے
اثامی	اسامی	جمع اسم کی
اجنہ	جنہ	جنون کی جمع
اخوانصاحب	برادر صاحب	بڑے بھائی
اذاے	ازاے	مقابل
بجاز	بزاز	کپڑا فروخت کرنیوالا
بطلیموس	بطلمیوس	نام حکیم کا
بیانہ	بیعانہ	معروف
خذف	خزف	ٹھیکری
پیکار	پیگار	لڑائی
ریشم	ابریشم	مشہور
خرادی	خراد	لکڑی کو چرخ پر تراشنے والا
تابعدار	تابع	فرمان بردار
زیادتی	زیادت	افزونی
خورسند	خرسند	خوش
تاالی الآن	الی الآن	اس وقت تک
سلامتی	سلامت	رہائی پانا
خوردہ	خردہ	نکتہ اور عیب اور ریز
تذویہ	تزویر	مکرر کرنا

جدول صحت ان لفظون کی جو غلط مشہور ہین

غلط العام	صحیح	معنے	غلط العام	صحیح	معنے
خوردار	خرداد	فارسی مہینے کا نام	سویم اور سیوم	سوم	عدد مشہور
تعویز	تعویذ	مشہور ہے	دادات	دوات	سیاہی کا ظرف
سونس دونون سین مہملہ	سونش اول سین مہملہ دوم خین معجمہ	برادۂ ہر چیز	تعلیقہ	تعلیق	قرتی نامہ
دروغہ	داروغہ	کارندہ	سہنک	صحنک	مٹی کی رکابی
تغمہ	تمغا	مشہور ہے	درعہ	ذرعہ بذال معجمہ	گز
شابش	شاباش	شاد باش کا مخفف	تلمیز	تلمیذ	شاگرد
درع	ذرع	گز	شانزدہم	شازدہم	مشہور ہے
جادانی	جامہ دان اور جابدان	مشہور ہے	دفع الوقتی	دفع الوقت	زنانہ گفتاری اور ایام گزاری
شبانروز	شبارور	رات دن	جریمانہ	جرمانہ	مشہور ہے
جریح	جرحی	عدد مشہور ہے	دوائے	دوا	مشہور ہے
دویم	دوم	عدد مشہور ہے	شب لیلۃ القدر	لیلۃ القدر یا شب قدر	مشہور ہے
شپس	سپش	عربی مین قثا کہتے ہین اور ہندی مین جبون	جراب	جورب	موزہ یا اون کا
دوانین	دواوین	دیوان کی جمع	شبیر اور شبر	شبیر اور شیر	نام حضرات حسنین
جلاب	مسہل	مشہور ہے	دیباچہ	دیباچہ جیم تازی سے	آغاز کتاب
شولہ	شلہ	طعام رز مسہل	جمادی الاول	جمادی الاولی	نام ماہ مشہور ہے
ذخار	زخار	دریاے عمیق اور پر شور	دیہہ	دہ	گاؤن
شوستر	شوشتر	نام شہر کا ہے	جمعدار	جماعہ دار	مشہور ہے
صفائی	صفا	مشہور ہے	جوّاد	جواد	صاحب کرم
ذکریا	زکریا	نام پیغمبر کا ہے	صقلی گر	صیقل گر	زنگ چھٹانیوالا
چغل خور	چغل	اغماز	ذلہ	زلزای معجمہ سے	پس خوردہ

جدول صحت ان لفظوں کی جو غلط مشہور ہیں

غلط العام	صحیح	معنے
صمیمی	صمیم	خالص
ربیع الاولی	ربیع الاول	مہینوں کے نام
ربیع الثانی	ربیع الآخر	
حاذق	حاذق	تیز طبع اور ماہر
ضمیران	ضمران	نام گل نازبو
رزیل	رذیل	کمینہ
حج مرج	ہرج مرج	آشوب اور فتنہ
طوطیا	توتیا	سرمہ
گذاف	گزاف	بیہودہ بات
عرابہ	ارابہ فارسی اور عربی	گاڑی
معہ	مع	ساتھ کے معنی
گلذار	گلزار	باغ
غریب النواز	غریب نواز	مشہور ہے
غش	غشی	بیہوشی
ملبب	لبالب	بھرہوا
لاپروا	بے پروا	مشہور ہے
فریسد	فرستد	فرستادن کا مضارع
مہربانگی	مہربانی	مشہور ہے
لاشش	لاشہ	مردہ ہر ذی روح
کذلک	کزلک	نہایت تیز چھری
ناکمردہ	مکروہ	بد

غلط العام	صحیح	معنے
چکو	چاقو	چھوٹی چھری
صیحت	صحت	تندرستی
ردی	ردی	چیز پوچ
حاطہ	احاطہ	گھر کی گرد کی دیوار
طلاوہ	طلایہ اور طلیعہ	محافظ لشکر
رنگت	رنگ	مشہور ہے
عذب	عزب	مرد مجرد یعنی بے زن
معزالیہ	معزی الیہ	جسکی طرف نسبت کیجاوے
گلاب	گل سرخ	مشہور ہے
عوج بن عنق	عوج بن عوق	ایک کافر کا نام ہے
ملازمت	ملازمت	نوکری
کنجلک	گنجلک	شکن کپڑے کی
گیاست	کیاست	دانائی
غل	غلو	شور و غوغا
منشاب	منشات	لکھا ہوا
لاچار	ناچار	مجبوری
قدوم	اقدام	جمع قدم کی
نامحروم	محروم	بے نصیب
لاوبالی	لاابالی	بیفکر نہیں ہے
کشنیز	گشنیز	مشہور ہے

جدول صحت ان لفظون کی جو غلط مشہور ہین

غلط العام	صحیح	معنے	غلط العام	صحیح	معنے
مایوس	ایس	نا امید	نگہت	نکہت	بوے خوس
کلچہ	کلیچہ	چھوٹی روٹی	مجرب	چرت	روغن دار
ہرج	حرج	تنگی	کمخواب	کمخاب	ایک کپڑا ہی بہت مشہور
مرزا	میرزا	امیرزادہ کا مخفف ہے	ہمزولی	ہمجولی	ہم سن اور ہم عمر
کوالف	کیفیات	کیفیت کی جمع ہی	مردہا	میردہ	رئیس گانون کا
ہمزہ	حمزہ	پیغمبر خدا کی چچا کا نام ہی	گاذر	گاذر	دھوبی
مشکور	شاکر	شکر کرنیوالا	ہمکنان	ہمگنان	تمام
گذر	گزر	گاجر	مسلت	مسالت	چاہنا
یکان	یگان	ایک	گذارش	گزارش	ادا کرنا
مطالع	مطالعہ	دیکھنا	یگانگت	یگانگی	دوستی

فصل تیرھوین ان اشعار کے بیان مین کہ حسب محل و مقام تشبیہ اور استعارہ کے طور پر واسطے زیادہ ہونے حسن کلام کے خطون اور رقعون مین لکھی جاتے ہین اشعار وصف سراپا مین باقر علیخان ممتاز نے وصف قامت مین اسطرح کہا ہے اشعار ممتاز بہ تعریف قد آن نازپرور ؛ قلم می باید از شاخ صنوبر ؛ بود قدش الف در راست خیزی ؛ بہ پیش شاخ گل در سجدہ ریزی ؛ اور مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے بھی وصف قامت مین کہا ہے بیت قدش نخلے ز رحمت آفریدہ ؛ بہ بستان لطافت سر کشیدہ وصف سر مین اشعار ممتاز نباید سرسری توصیف آن سر ؛ سخن پر مغز میگویم ازان سر ؛ چہ سر مغز سر حسن دل آرا ؛ کہ از سوداش چو شد مغز سرہا ؛ وصف سر نام شاعر کا معلوم نہین بیت ز فرق او یقین خاص و عام است ؛ کہ خط استوا بالاے شام است ؛ وصف زلف اور گیسو مین اشعار ممتاز بیت چو آمد وصف گیسویش بتحریر ؛ بپاے خامہ شد ہر سطر زنجیر ؛ دو زلف از بار دلہاے گرفتار ؛ خمد پیچد رسد بر خاک ہر بار ؛ مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے اسطرح کہا ہے بیت دو گیسویش دو ہندوے رسن باز ؛ ز شمشاد سرافرازش رسن ساز ؛ وصف جبین مین ممتاز اسطرح کہتے ہین اشعار

چو حرف آن جبین در خامہ گنجید ؛ ورق صافی تر از آئینہ گردید ؛ جز آن جبہہ کہ چین بروے رسیدہ ؛ مخطط لوح آئینہ کہ دیدہ
ملا جامی اسطرح کہتے ہین بیت فلک درس جمالش کردہ تلقین ؛ نہادہ از جبینش لوح سیمین ؛ وصف
ابرو مین ممتاز نے اسطرح کہا ہے اشعار بوصف ابروے شمشیر در دست ؛ قلم با تیزے شمشیر بشکست
دو ابرویش بخوبی جفت و ہم طاق ؛ از و دل باختہ جانباز عشاق ؛ اور ملا جامی علیہ الرحمۃ نے اس طرح کہا ہی بیت
ز طرف لوح سیمینش نمودہ ؛ دو نون سرنگون از مشک سودہ وصف مژگان مین ممتاز نے اس طرح کہا
ہے اشعار قلم تا وصف مژگانش کند سر ؛ سزد آب دوات از آب خنجر ؛ زدہ نوک مژہ خنجر بہر دل ؛ دل عالم
از و گردید بسمل ؛ آنکھ کی تعریف مین ممتاز نے کہا ہے اشعار بے تحریر وصف چشم جادو ؛ ہمی باید
دوات از چشم آہو ؛ خدا بر دفتر حسن خدا داد ؛ ز چشم سرمہ سا کردہ مگر صیاد ؛ اور مولانا جامی اسطرح کہتے
ہین بیت بزیر آن دو نون طرفہ دو صادش ؛ نوشتہ فلک صنع اوستادش ؛ اور شیخ علی حزین نے
اس طرح کہا ہے اشعار بلا شد گوشۂ چشم ترحم بے گناہان را ؛ نگہ تیغ سیہ تابست این مژگان سیاہان
را ؛ ز چشم مست دارد یاد ساقی بادہ پیمائی ؛ درین مجلس کہ ساغر داد یارب خوش نگاہان را ؛ کان کے
وصف مین ممتاز نے یون کہا ہے اشعار قلم بنوشت وصف پر گہر گوش ؛ قلمدان گشت درج
در در آغوش ؛ ز حسن او کہ بحرے ہست در جوش ؛ صدف بہر در خوبیست کن گوش ؛ ناک
کے وصف مین ممتاز کہتے ہین اشعار قلم می بایدم از شمع کافور ؛ کہ گردد حرفے از بینیش مسطور ؛ بود بینی
بہ پیش چشم آن یار ؛ عصاے سیم اندر دست بیمار ؛ وصف عارض مین ممتاز نے کہا ہی اشعار چو حرف
عارضش مسطور گردید ؛ قلم شاخی ز نخل طور گردید ؛ رخ او ہمچو آئینہ مصفا ؛ ز دلہا بر زدودہ زنگ غم را ؛
مولانا جامی فرماتے ہین بیت ز بستان ارم رویش نمودہ ؛ در و گلہا شگفتہ گونہ گونہ ؛ صفت عارض اور
زلف مین نام شاعر کا معلوم نہین اشعار بر عارض گلرنگ تو اے بدر منیر ؛ چوگان گویم زلف ترا با زنجیر ؛ چون
گوے دلم ربود گفتم چوگان ؛ پاے دلم بہ بست گفتم زنجیر ؛ وصف خال مین ممتاز نے کہا ہے بیت چو حرف
خال در تحریر آید ؛ سواد از مردم خوبان بباید ؛ بخال یار ہم زنگی گزین شد ؛ مگر زین رو سویدا دلنشین شد ؛ مولانا
جامی نے بھی کہا ہے بیت برخ ہر جانب از خالے نشانے ؛ چو زنگی بچگان در گلستانے وصف لب
مین ممتاز نے کہا ہے اشعار بہ تعریف لب میگون آن یار ؛ دوات از ساغر مے ہست در کار ؛ بروی
لعل آن لب رنگ نگذاشت ؛ پے خون کردن دل بیڑہ برداشت ؛ میرزا جلال اسیر نے بھی کہا ہے بیت

خود میکشد مرا و لبش زنده میکند ؛ هر چند گریه میکنم او خنده میکند ؛ رباعی تعریف لب مین نام منصف کا معلوم نہین
هر چند که باده روح افزا باشد ؛ مستیش بمن یک شب و فردا باشد ؛ لب بر لب او نهم که تا روز جزا ؛ هشیار شدن نصیب
اعدا باشد ؛ وصف دندان مین ممتاز نے کہا ہے اشعار ز دندان خوشش روشن بیانم ؛ در ناسفته می ریزد زبانم
نه دندان با مسی و پا نمایان ؛ که در شام و شفق انجم درخشان ؛ مولانا جامی نے بھی کہا ہے بیت شده سینش
عیان از لعل خندان ؛ کشاده میم را عقده بدندان ؛ وصف زبان مین ممتاز نے کہا ہے بیت تعریف
زبان نرم دلبر ؛ زبان با برگ گل گردید هم سر ؛ زبانش شعلهٔ آتش زن جان ؛ ز تحریکش سکون دل نمایان ؛
وصف ذقن مین چو وصف آن ذقن گردید مسطور ؛ دوا تم گشت چاه و آب آن نور ؛ زنخ چاه براه جان و دل
کند ؛ هزاران تشنه لب را از سر افگند ؛ مولانا جامی نے بھی لکھا ہے بیت زنخدانش که سیم بے زکاتست ؛ درو
چاهے پر از آب حیاتست وصف گردن مین ممتاز نے کہا ہے اشعار بوصف گردن آن عبرت حور ؛ شود مینای
خامه پر ز مے نور ؛ چه گردن هر رگش تار صفاها ؛ بقلقل نغمه وصفش ز مینا مولانا جامی نے بھی لکھا ہے بیت بیاض
گردنش صافی تر از عاج ؛ بگردن او رندش آهوان باج ؛ وصف دوش مین ممتاز نے کہا ہے اشعار بوصف
دوش با خوبی هم آغوش ؛ سخن با نازکی گردید همدوش ؛ چه دوش با نزاکت دوش بر دوش ؛ که شد خمیازه
فرما بهر آغوش ؛ مولانا جامی فرماتے ہین برد دوشش زده طعنه سمن را ؛ گل اندر جیب کرده پیرهن را ؛ وصف
بازو مین ممتاز نے کہا ہے قلم با حرف بازو آشنا شد ؛ بمیدان سخن زور آزما شد ؛ چه بازو اعضا و دلبریها ؛
رگ جان رشتهٔ تعویذ آنرا ؛ وصف ساعد مین ممتاز نے کہا ہے بتوصیف صفائی هر دو ساعد ؛ صفا را
شد کلام من مساعد ؛ چه ساعد دستهٔ گلهاے خوبی ؛ نهان در آستین شاخے ز طوبی ؛ مولانا جامی
نے کہا ہے بیت ز تاراج سران تاج و دیهیم ؛ دو ساعد آستینش کرده پر سیم ؛ وصف کف دست
مین ممتاز نے کہا ہے بوصف دست رنگین آشنا شد ؛ بدست من قلم شاخ حنا شد ؛ زند دستش طپانچه بر رخ دل
شود دل را ازین رو داغ حاصل ؛ مولا جامی نے کہا ہے بیت کفش راحت ده هر محنت اندیش ؛ نهاده مرهم بر
هر دل ریش ؛ انگلیون کی تعریف مین ممتاز نے کہا ہے بحرف وصف انگشت حنا بست ؛ قلم با شاخ
مرجانست همدست ؛ ده انگشتے که خوبی ز دست ده چند ؛ کلید قفل دلهاے بغم بند مولانا جامی نے کہا
ہے بیت بدست آورده ز انگستان قلمها ؛ زده از مهر بر دلها رقمها ؛ ناخن کی تعریف
مین ممتاز نے کہا ہے اشعار بوصف ناخن آن نازنین دست ؛ دوات از بدر و خامه از هلال

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۰۵

۱۲ ترجمہ ۱۲ اور اس پریشانی کا ۱۲ قلم میں سمایا اور ورق صفات زیادہ ہوا اضطراب سوا ۱۲ اس پریشانی کے کہ میں نے کیا ۱۲ خواہ مخواہ اس کے دیکھنے کی ۱۲ ۱۲ ۱۲

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۰۷

[illegible]

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۰۸

[illegible]

نہ مگر قاصد راہ بھول گیا کہ پیغام نہیں لاتا ۱۲

است ؛ ہلال عید خوبی ناخن او ؛ بود عید از پے عشاق زین رو ؛ مولانا جامی نے بھی کہا ہے بیت
دل از ہر ناخنش بستہ خیالے ؛ فزودہ بر سر بدرے ہلالے سینہ کی تعریف مین ممتاز نے کہا ہی
بیت قلم آمد بوصف سینۂ صاف ؛ ورق گردید چون آئینہ صاف ؛ صفا انگیختہ تا سینۂ او ؛ ز زنگ
آئینہ شد پیشش سیہ رو ؛ وصف پستان مین ممتاز نے کہا ہے اشعار بود وصف دو پستان
سخت مشکل ؛ رسا خود نیست دست فکرت دل ؛ ز پستان در بر صافیش دریاب ؛ بہار
شیشۂ پر مے بہ مہتاب ؛ مولانا جامی نے بھی کہا ہے اشعار دو پستان ہر یکے چون قبۂ نور ؛ حبابے
خاستہ از عین کافور ؛ دو تار تازہ تر رستہ ز یک شاخ ؛ کف امید کس ناسودہ گستاخ ؛ شکم
کی تعریف مین ممتاز نے کہا ہے اشعار مگر وصف شکم در خاطر افتاد ؛ کہ از بطن کلام من صفا زاد
بر سنگ آن شکم صبح صفا چہر ؛ گریبان چاک زد از پنجۂ مہر ؛ مولانا جامی نے بھی کہا ہے بیت
شکم چون تختہ قاقم کشیدہ ؛ بنرمی دایہ ناف او بریدہ ناف کی تعریف مین ممتاز نے کہا ہے
بیت پئے تحریر وصف ناف آن یار ؛ دوات از چشم خوبانست در کار ؛ نہ بر سیمین شکم نافش
ہویداست ؛ کہ چشم عشق بر حسن شکم داست ؛ کمر کی تعریف مین ممتاز نے کہا ہے بیت بہ تعریف
کمر خامہ کمر بست ؛ بباریکی چو مو ہر نقطہ پیوست ؛ عیان رمز نہانی زان میانست ؛ کہ او لفظ عدم
را ترجمانست ؛ مولانا جامی نے بھی کہا ہے میانش موے بلکہ از موے نیمے ؛ ز باریکی برد از موے
بیمے ؛ نیارستی کمر از موے بستن ؛ کز آن مو بود بس بیم گسستن اندام نہانی کی تعریف مین
ممتاز نے کہا ہے بیت بوصف نکتۂ سربستہ اش فکر ؛ ہمی دارد تلاش معنے بکر ؛ چہ گویم زان
ہوس انگیز بیخواست ؛ کہ لب بر لب ز توصیفش قلم راست ؛ مولانا جامی نے فرمایا ہی اشعار
ز زیر ناف تا بالاے زانو ؛ نگویم نکتہ از کنہ بانو ؛ نداده در حریم آن حرم گاہ ؛ حصار عصمتش اندیشہ را راہ
وصف سرین مین ممتاز کہتے ہین اشعار چو وصف آن سرین در جامہ گنجید ؛ سخن از شوق او بر
خویش بالید ؛ سرین صاف صافش درج سیمین ؛ خمیر از نقرہ اش باشد نہ از طین ؛ مولانا جامی
نے فرمایا ہے اشعار سرینش کوہے اما سیم سادہ ؛ چو کوہے کز کمر زیر افتادہ ؛ بدان نرمی کہ گر
افسر دلش دست ؛ برون رفتے خمیر اساز انگشت وصف ران مین ممتاز نے کہا ہے اشعار زبان
تا گشتہ از رانش سخن ران ؛ بمیدان سخن رانی ست یکران ؛ دو ران او بخوبی جفت گشتہ ؛ بنرمی از گل

نسرین گذشتہ وصف زانو مین ممتاز نے کہا ہی بیت چو حرف زانوش مسطور گردید ؛ دوائر کاسۂ بلور
گردید ؛ ز نور انورش آئینہ حیران ؛ ز دستہ دست در زیر زنخدان ؛ وصف ساق مین ممتاز نے
کہا ہے اشعار چو حرف ساق در تحریر آید ؛ قلم از شاخ نسرینم بباید ؛ دو ساق نازک او شاخ سرو است
کہ دلہاے گرفتارش تذرو است ؛ مولانا جامی نے فرمایا ہے اشعار سخن را نم ز ساق او کہ چون ست
بناے حسن را سیمین ستون ست ؛ بنام ایزد زہے گلدستہ نور ؛ ولے از چشم ہر بے نور مستور ؛ صفاے
او نمود آئینۂ را رو ؛ در آمد از ادب پیشش بزانو ؛ از ان آئینہ ہم زانوے او شد ؛ کہ فیض نور یاب از روے
او شد ؛ وصف پاے مین ممتاز نے کہا ہے اشعار نگارین شد قلم از وصف پایش ؛ حنائی کاغذ از
حرف حنایش ؛ دو پایش ماہی بحر نزاکت ؛ روان بر موجۂ جوش لطافت مولانا جامی قدم در لطف
نیز از ساق کم نیست ؛ چو او در لطف کس ثابت قدم نیست ؛ چنان بودی چو رفتی چست و چابک
قدم از پاشنہ تا پنجہ نازک ؛ کہ گر بر چشم عاشق کردیش جاے ؛ شدے بر آبلہ ز اشکش کف پاے
اشعار شوق وصال اور آرزومندی اور شکایت ہجران کے بیان مین سعدی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہین بیت بپایان رفتہ این دفتر حکایت ہمچنان باقی ؛ بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی
شیخ اوحدی کہتے ہین اشعار نامہ سہلست نوشتن بتو لیکن ترسم ؛ کہ تو آن نامہ نخوانی کہ درو نام من ست
ولہ حدیث آرزومندی قلم با یار بنویسد ؛ ز بہر آنکہ کمتر باشد از بسیار بنویسد ؛ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین شعر
من دانم و دل داند زین نامہ چہا دیدم ؛ صد بار ز بیتابی وا کردم و پیچیدم ؛ اور رسانے یہ کہا ہے
شعر لخت ہاے دل بود پیچیدہ در مکتوب من ؛ از شکست نامہ خواہی یافت مضمون مرا ؛ محمد باقر اس
طرح کہتے ہین شعر نویسم نامہ و از بسکہ خون میگریم از ہجرت ؛ تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگ حنا دارد ؛
کلیم نے اس طرح کہا ہے شعر در کنار نامہ اغیار یادم کردہ ؛ تا بدانم بعد ازین قدر فرامش کاریت ؛ رسانے
بھی کہا ہے می نویسم نامہ و مشتاق دیدار توام ؛ بستہ ام نرگس صفت بر خامہ چشم خویش را ؛ ملا ظہوری
نے اس طرح کہا ہے شعر این شکایت نامہ نامہربانیہاے تست ؛ آنچہ دیدم از جدائیہا جدا خواہم نوشت
میر شمس الدین نے اس طرح کہا ہے از دل باخبر چہ می پرسی ؛ تا خبر یافت از تو بیخبر است ولہ قاصد رسید
نامہ رسید و خبر رسید ؛ در حیرتم کہ جان بکدامی کنم نثار ؛ نام مصنف کا معلوم نہین شعر تو دور
افتادگان را گاہ گاہے یاد میکردی ؛ مگر گم کردہ قاصد را کہ پیغامے نمی آرد ؛ نام شاعر کا معلوم نہین ہے شعر

شرح شوقت می نوشتم دیدۂ خونبار گفت ؛ جاے سرخیہاش بگذاری کہ من خواہم نوشت ؛ نام شاعر کا معلوم نہین
شعر نوشتم نامہ را بر کاغذ زرد ؛ کہ ہجران حال ما را این چنین کرد ؛ فیضی نے اس طرح لکھا ہے شعر چہ می پرسی ز من
حال دل غمدیدہ ات چون شد ؛ دلم شد خون و خون شد آب و آب از دیدہ بیرون شد ؛ قاسم بیگ نے اس طرح
کہا ہے شعر ما اگر مکتوب نہ نویسیم عیب ما مکن ؛ در میان راز مشتاقان قلم نامحرم است ؛ ولہ خبر ز یار نداریم و از
براے خبر ؛ کسیکہ رفتہ از و ہم خبر نمیداریم ؛ نام شاعر کا معلوم نہین شعر صد نامہ نوشتیم و جوابی نہ نوشتی ؛ اینہم کہ جوابے
نہ نوشتید جوابست ؛ ولی کہتا ہے شعر رہ و رسمیست دوستداران را ؛ کہ بیاد آورند یاران را ؛ نام شاعر کا
معلوم نہین شعر در نامہ بجانان من حیران چہ نویسم ؛ جز این کہ نویسم غم ہجران چہ نویسم ؛ نظیری فرماتے ہین شعر
بآن بے رحم خواہی گفت از بہر خدا قاصد ؛ کہ گاہے ای وفا بیگانہ من ہم آشنا بودم ؛ نام شاعر کا معلوم نہین
ہے بیت ہرگز سخن ز شکوۂ آن بے وفا نہ بود ؛ این حرف در قلم رو مکتوب ما نہ بود ؛ میر ابو الحسن کہتے ہین
بیت جواب نامہ ام زان شاہ خوبان دیر می آید ؛ جوان گر می رود قاصد ز کویش پیر می آید ؛ عبد الرزاق
کہتے ہین بیت کتابت کے تواند داد او بیقراران را ؛ سحاب خشک حسرت میدہد مشتاق باران را ؛ میر
ہادی بروجردی کہتے ہین اشعار قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم ؛ شکایت شب ہجران تمام بنویسم ؛ شکایت
شب ہجران و فرقت دوری ؛ ز حد گذشت ندانم کدام بنویسم ؛ حشمت نے کہا ہے شعر حال من دیدہ است
قاصد احتیاج نامہ نیست ؛ گر نویسم زندہ ام بر خویش تہمت میکنم ؛ قدرت شیرازی کہتے ہین بیت
قاصد و نامہ و پیغام تسلی ندہد ؛ خستہ را کہ بجز وصل تو درمانے نیست ؛ میرزا بیدل کہتے ہین بیت اینجا
جواب نامہ عاشق تغافل است ؛ بیہودہ انتظار چرا می بریم ما ؛ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین بیت
ز حد گذشت جدائی میان ما اے دوست ؛ بیا بیا کہ غلام توام بیا اے دوست ؛ ولہ شب عاشقان
بیدل چہ شب دراز باشد ؛ تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد ؛ میرزا صائب فرماتے ہین بیت
نمیرود از ضعف تا در دیدہ ؛ از آن زمان کہ تو رفتی نگاہ بیمار است ؛ مولانا جامی فرماتے ہین
بیت بیا کہ وصل ترا از خدا ہمی خواہم ؛ بیا کہ گوش بر آواز و چشم بر راہم ؛ اہلی شیرازی کہتے
ہین بیت حدیث شوق ہمین بسکہ سوختم بے تو ؛ سخن بکیست دگر با عبارت آرائی است ؛ ذوقی
کہتے ہین بیت چگویمت کہ چہ با جانم اشتیاق نکرد ؛ چہ کارہا کہ بہ فرمودہ ات فراق نکرد ؛
حسن خان شاملو کہتے ہین بیت چون شکوہ کنیم از جدائی ؛ جاے تو ہمیشہ در دل ما است ؛

میرزا اشرف جہان کہتے ہین بیت سر رفت و آرزوے تو از دل بدر نرفت ؛ شد دیدہ خاک و نقش
تو از چشم تر نرفت ؛ اشعار فراقیہ امیر خسرو دہلوی انچہ من دیدم و من میکشم از جور فراق ؛ کہ شنیدست
کہ دیدست کرا پیش آمد ؛ قاسم انوار کہتے ہین بیت بہ نیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند ؛ من و خیال
تو نالہ ہاے درد آلود ؛ کمال خجند کہتے ہین رباعی رفتی ز برم عاقبت ای شوخ جفا کیش ؛ از دیدہ برفتی و نرفتی ز دل
ریش ؛ در ہجر تو چندانکہ بدیدیم ز گریہ ؛ جز اشک ندیدیم کہ کارے برد از پیش ؛ نام شاعر کا معلوم نہین رباعی نی
ہمنفسے کہ باز پرسم غم دل ؛ نے دادرسے کہ سازمش محرم دل ؛ القصہ بکنج بیکسی شب تا روز ؛ دل ماتم من دارد و
من ماتم دل ؛ معشوق کے ظلم و ستم کے بیان مین رباعی ما و دل و جان بکوے آن مہر گسل ؛ رفتیم کہ گیریم دران
کو منزل ؛ دیدیم دران وادی خونخوار بسے ؛ جان بر سر جان فتادہ دل بر سر دل ؛ دوستون کی غم مفارقت
کے بیان مین محوی نے اسطرح کہا ہے رباعی محوی چہ نواست ہمنوایان رفتند ؛ بیگانہ نشین کہ آشنایان
رفتند ؛ ایام خزان رسید و گلہا ہمہ ریخت ؛ از صحن چمن نغمہ سرایان رفتند ؛ انتظار کے بیان مین مرزا
جلال اسیر نے اسطرح کہا ہے شعر می طپم در خون شہید انتظار کیستم ؛ رفتہ ام از خود ندانم بیقرار کیستم ؛ بے
پروائی کے بیان مین میرزا جلال اسیر نے اسطرح کہا ہے شعر نیم گلچین کہ از مرغ چمن یا باغبان ترسم ؛ نسیم
بے نیازم کے ز منع این و آن ترسم ؛ غزل میرزا جلال اسیر کی معشوق کی تعریف مین قطعہ جنون داغی
ز سوداے تو باشد ؛ چمن بوے ز گلہاے تو باشد ؛ اگر سرو است اگر شمشاد اگر شمع ؛ فداے قد رعناے تو باشد
سراپا دیدہ شد آئینہ اول ؛ کہ حیران سراپاے تو باشد ؛ اگر نرگس اگر مینا اگر جام ؛ ہلاک چشم شہلاے تو باشد ؛ مولف
کتاب ہذا کی تصنیف سے سوز و گداز اور بے پروائی کے بیان مین غزل صبحدم چون نعرہ از جان میزنم
آتش در جان ایمان میزنم ؛ ہر سحر با نغمہ دلسوز عشق ؛ زخمہا در تار شریان میزنم ؛ از دو چشمان کہ صد دریا در دست
چشمکے بر بحر عمان میزنم ؛ بے نوایم لیک ز استغناے دل ؛ دست رد بر برگ و سامان میزنم ؛ سوزنم مژگان
تارم تار اشک ؛ بخیہ بر چاک گریبان میزنم ؛ بر حصیر فقر دارم افتخار ؛ پشت پا بر تخت خاقان میزنم ؛ از مے
اندوہ غم مستم بعیش ؛ شیشہ عشرت بسندان میزنم ؛ من کہ پاے حرص را بشکستہ ام ؛ دست بر فتراک سلطان میزنم
واجد از رنج طلب آسودہ ام ؛ تکیہ بر تقدیر یزدان میزنم وصف عبادت مین نام شاعر کا معلوم نہین شعر
سرمایہ سعادت دنیا عبادتست ؛ پیرایہ کرامت عقبی عبادت است گریہ و زاری کی تعریف مین نام
مصنف کا معلوم نہین اشعار با تضرع باش تا شادان شوی ؛ گریہ کن تا بی دہان خندان شوی ؛ ای خوشا چشمے کہ

ن گران اوست ؛ دے ہمایون دل کہ آن بریان اوست ؛ در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست ؛ مرد آخرین مبارک
ندہ ایست ؛ وصف شکر مین شاعر کا نام معلوم نہین شعر شکر سوے شہر سعادت برد ؛ ہر کہ کند شکر زیادت برد ؛
صبر کے وصف مین شاعر کا نام معلوم نہین الشعار صبر بہتر مرد را از ہر چہ ہست ؛ تا بیابد بر مراد خویش دست ؛
کلید در گنج مقصود صبر است ؛ در بستہ را ہر کہ بکشود صبر است حکم الٰہی کی رضامندی کے بیان مین شاعر
کا نام معلوم نہین ہے ابیات ہر کہ راضی خدا ز قضاے خدا ؛ بہر کامی یابد از رضاے خدا ؛ ہر عزیزے کہ بار رضا
نکو کرد ؛ فرخ و عیش روے با او کرد ؛ خوش در آمیز از صفاے ضمیر ؛ با قضا و قدر چو شکر و شیر ؛ وصف توکل مین حافظ
شیراز فرماتے ہین بیت تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست ؛ مرد را گر صد ہنر باشد توکل بایدش ؛ متضرع
خدا خود میر سامانست ارباب توکل را ؛ وصف حیا مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے بیت وصف شکن
قلب مناہی حیاست ؛ راہ زن جیل ملاہی حیاست عفت یعنی پرہیزگاری کے بیان مین نام شاعر
معلوم نہین ہے اشعار عفت آنجا کہ رایت افراند ؛ دل و دین را تمام بتواند ؛ نفس از دنیک خوار و زار شود
روح مقبول کردگار شود ؛ تعریف ادب کے بیان مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے اشعار از خدا جوئیم توفیق
ادب ؛ بے ادب محروم گشت از فضل رب ؛ از ادب پر نور گشت این نہ فلک ؛ وز ادب معصوم و پاک
آمد ملک ؛ اور کسی نے کہا ہے اشعار ادب بہتر از گنج قارون بود ؛ فریدون ترز ملک فریدون بود ؛ بزرگان
نکردند پروای مال ؛ کہ اموال را ہست رو در زوال ؛ بلندی ہمت کے تعریف مین مرغ ہمت چو بال
بکشاید ؛ عز و اقبالش آشیان باشد ؛ پیش چوگان ہمت عالی ؛ کمترین گوے آسمان باشد ؛ اور کسی نے کہا ہے
شعر ہمت بلند دار کہ پیش خدا و خلق ؛ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو عزم کی تعریف مین اشعار عنان عزم
بہر جانبے کہ بر تابی ؛ ممکن بدست تر و عنان خود بایست ؛ کہ کس بمنزل مقصود رہ نمی یابد ؛ مگر بسعی تمام و دگر بعزم
درست ؛ ہر آنکہ پاے طلب در طریق عزم نہد ؛ بخنگاہ بزرگی رسد بگام نخست سعی اور کوشش کی تعریف مین
نام شاعر کا معلوم نہین ہے اشعار من طریق سعی می آرم بجا ؛ لیس للانسان الا ما سعی ؛ دامن مقصود اگر آمد بلف ؛ باز عزم و
اندوہ ماند بر طرف ؛ ورنہ شد از جہد من کارے تمام ؛ من در المعذور باشم والسلام ؛ کسی اور شاعر کا کلام ہے اشعار را
میاش بجد و جہد در کار ؛ دامان طلب زدست مگذار ؛ ہر چیز کہ دل بریان گراید ؛ اگر جہد کنی بہمت آید ثبات اور استقامت
کی تعریف مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے فرد بنای کار نہ بر ثبات دائمی باش ؛ کہ ہر بنا کہ بر اصل است پائدار بود عدل کی تعریف مین
نام شاعر کا معلوم نہین ہے اشعار داد گری شرط جہانداری ست ؛ دولت باقی ز کم آزاری ست ؛ مملکت از عدل شود پائدار

کار تو از عدل بگیرد قرار ؛ ہر کہ درین خانہ شبے داد کرد ؛ خانہ فردائے خود آباد کرد ؛ کسی اور شاعر کا کلام ہے اشعار تا پائے
پادشاہ بود بر بساط عدل ؛ بر فرق او نہادہ شود تاج سروری ؛ چون دست ز آستین تغلب برون کند ؛ باشد نصیب گردن
او طوق مدبری ؛ بیت شاہ عادل سایہ لطف حق است ؛ ہر کہ دارد عدل لطف مطلق است ؛ درد مند و نکی
دعا کے وصف مین سعدی علیہ الرحمہ نے اسطرح کہا ہے اشعار آتش سوزان نکند بر سپند ؛ آنچہ کند دود دل درد
مند ؛ نیم شب آہ زند پیر زال ؛ دولت صد سالہ کند پائمال ؛ کسی اور شاعر کا کلام ہے شعر آنچہ یک پیر زن کند بسحر
نکند صد ہزار تیر و تبر ؛ رعیت پروری کی تعریف مین سعدی علیہ الرحمہ نے اسطرح کہا ہے اشعار رعیت
چو بیخ است سلطان درخت ؛ درخت اے پسر باشد از بیخ سخت ؛ تبر برین آن درختے مزن ؛ کہ بالائے شاخش گرفتی
وطن ؛ کہ چون سست گردید بیخ درخت ؛ ز پا اندر آید بیک سخت وصف عفو کے بیان مین نام شاعر کا معلوم
نہین ہے اشعار عفو فرمودن مبارک خصلت است ؛ ہر کہ دارد عفو صاحب دولت است ؛ دل ز نور عفو روشن
میشود ؛ و ز نسیمش سینہ گلشن میشود ؛ دوست دارد عفو را پروردگار ؛ آنچہ ایزد دوست دارد دوست دار حلم کی تعریف
مین حلم سرمایہ کمال بود ؛ سبب عزت و جلال بود ؛ حلم شادی فزائے ہر خجل است ؛ مومیائی ہر شکستہ دل است قطعہ
با تو گویم کہ چیست غایت حلم ؛ ہر کہ زہرت دہد شکر بخشد ؛ کم مباش از درخت سایہ فگن ؛ ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش ؛
مکافات عمل کی تعریف مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے اشعار بدی را مکافات کردن بدی ؛ بر اہل
صورت بود بخردی ؛ بمعنی کسانیکہ بے پردہ اند ؛ بدی دیدہ و نکوئی کردہ اند ؛ مہربانی اور قہر و غضب کی بیان
مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے شعر قہر و لطف اندر محل خود نکوست ؛ جائے گل گل باش جائے خار خار ؛
شیرین کلامی اور نرم زبانی کی تعریف مین سعدی علیہ الرحمہ اس طرح کہا ہے بیت بشیرین زبانی و لطف
خوشی ؛ توانی کہ پیلے بموے کشی ؛ کسی اور شاعر کا کلام ہے اشعار مہمے کہ بسیار مشکل بود ؛ برفق و مدارا توان ساختن
توان ساخت کارے بنرمی چنان ؛ کہ نتوان بہ تیغ و سنان ساختن خیرات اور حسنات کی تعریف
مین سعدی علیہ الرحمہ نے اس طرح کہا ہے شعر خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر ؛ زان پیشتر
کہ بانگ برآید فلان نماند ؛ کسی اور شاعر نے کہا ہے شعر خیر کن یا دلیل خیر باش ؛ تا ترا ہمدران ثواب دہند
سخاوت کی تعریف مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے اشعار تجربہ کردم بہر اندیشہ ؛ نیست نکوتر
ز سخا پیشہ ؛ خاص ز بہر کرم آمد درم ؛ برگذر قافیہ اینک کرم کرم کی تعریف مین سعدی علیہ الرحمہ نے اسطرح
کہا ہے اشعار کرم پیشہ کن کآدمی زادہ صید ؛ باحسان توان کرد وحشی بقید ؛ عدو را بالطاف

گردن ببند ؛ کہ نتوان بریدن بہ تیغ این کمند ؛ چو دشمن کرم بیند و لطف وجود ؛ نیاید از و ہیچ بدر وجود تواضع کی تعریف
مین سعدی علیہ الرحمہ نے اسطرح کہا ہے اشعار تواضع ترا ارجمندی دہد ؛ ز روے شرف سربلندی دہد
تواضع کند ہوشمند گزین ؛ نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین ؛ کسی اور شاعر نے کہا ہے شعر تواضع میدہد از روشنائی
بسے بیگانگان را آشنائی ؛ کسی اور شاعر نے کہا ہے شعر تواضع ہر کہ دارد سرفرازست ؛ بروے در اقبال
بازاست ؛ امانت اور دیانت کی تعریف مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے اشعار شرح کہ بنیاد صیانت
نہاد ؛ قاعدہ دین بدیانت نہاد ؛ در دلت ار میل امانت بود ؛ از شرح دورح امانت بود ؛ وفاے عہد کی
تعریف مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے اشعار نیست بر مردم صاحب نظر ؛ خدمتے از عہد پسندیدہ تر ؛ دست
وفا در کمر عہد کن ؛ تا نشوی عہد شکن جہد کن ؛ کسی اور شاعر نے کہا ہے بیت جان کہ از و بر بجہان یار نیست
ہیچ نیرزد چو وفادار نیست ؛ یار توان یافت بگیتی بسے ؛ لیک وفادار نیابی کسے ؛ صحبت آنکس کہ بصدق و صفاست
دامن او گیر کہ اہل وفاست ؛ صدق و راستی کی تعریف مین شعر زبان پاک را حیف ست بسیار ؛ کہ از لوث
دروغ آلودہ سازی ؛ اگر پا بر نداری از رہ صدق ؛ سر از گردون گردان برفرازی سعدی علیہ الرحمہ نے اس
طرح کہا ہے شعر دم از راستی گر زنی صبح وار ؛ ز تاریکی جہل گیری کنار تساہل اور آہستگی کی تعریف مین شعر
بے تامل مباش در ہمہ حال ؛ بگذری از طریق استعجال ؛ ہر کہ دارد تانی اندر کار ؛ بمرادات دل رسد ناچار ؛
عقل اور تدبیر کی تعریف مین نام شاعر کا معلوم نہین اشعار بتدبیر کارے توان ساختن ؛ کہ نتوان بہ تیغ
و سنان ساختن ؛ مکن تکیہ بر گنج و تیغ و سپاہ ؛ ز فرزان نگان راے و تدبیر خواہ حزم و احتیاط کی وصف مین اشعار
بحزم کوش کہ این رہ رہی پر از خطر است ؛ باحتیاط قدم نہ کہ دور شور و شر است ؛ ہمین کہ ابر ببارد چنان تصور کن ؛ کہ سیل
میرسد و خانہ تو در گذر است ؛ مباش غافل و از حزم بر کرانہ مشو ؛ کہ حزم تیر بلاے زمانہ را پسر است ؛ کسیکہ عاقبت اندیش
و دور بین باشد ؛ مقرر ست کہ از خود ہمیشہ باخبر ست ؛ چو باخبر بود از خود نہال دولت او ؛ علی الدوام بباغ مراد بارور است
شجاعت کی تعریف مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے اشعار ہر کہ بد دل تر بود در کارزار ؛ باشدش جان بیقرار از کارزار
جراے کن پیش مردان نہ رنبرد ؛ تا بر آید نامت از مردان مرد ؛ غیرت کی تعریف مین شاعر کا نام معلوم نہین ہے اشعار
کسے کو ز غیرت برافراخت تیغ ؛ سر تیغ را بگذراند ز میغ ؛ ز غیرت بدست آیدت نام و ننگ ؛ ز غیرت مراد خود آری بچنگ
چنین گفت آن مرد بیدار بخت ؛ کہ از غیرت آید بکف تاج و تخت ؛ وصف سیاست مین نام شاعر کا معلوم نہین
اشعار از سیاست نظام یابد ملک ؛ بے سیاست خلل پذیر بود ؛ نسق کارہاے عالم را ؛ از سیاسات ناگزیر بود

سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اشعار سیاست پسندیدہ باشد بسے ؛ ولیکن نگویم کہ با ہر کسے ؛ بخور مردم آزار را خون و
مال ؛ کہ از مرغ بد گندہ بہ پر و بال ؛ دانش اور آگہی کی تعریف مین نظامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اشعار چونکو متاعیست
کاز آگہی ؛ کزین نقد عالم مباد انتہی ؛ ز عالم کسے سر برآرد بلند ؛ کہ در کار عالم بود ہوشمند ؛ فراست کی تعریف
مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے بیت فراست دیدہ دل برکشاید ؛ ہران حالیکہ باشد وانماید ؛ پوشیدگی راز کی
تعریف مین شاعر کا نام معلوم نہین ہے ابیات تا توانی سر خود با کس مگوے ؛ زانکہ آن سر شادی آرد یا ملال ؛ گر غمے
باشد شود دلہا ملول ؛ ور بود شادی رسد عین الکمال ؛ پس درون خلوت اسرار خویش ؛ ہیچ کس را رہ مدہ در ہیچ حال
نیکنامی کی تعریف مین نام شاعر کا معلوم نہین ہے ابیات کسے کو شد بنام نیک مشہور ؛ پس از مرگش بزرگان
زندہ دانند ؛ ولے انرا کہ بد فعل ست بدنام ؛ اگرچہ زندہ باشد مردہ دانند ؛ سعدی علیہ الرحمہ نے اسطرح کہا ہے
شعر سعدیہ مردنکو نام نمیرد ہرگز ؛ مردان ست کہ نامش نیکوئی بزند ؛ باغ کی تعریف مین ابیات بسے گل
شگفتہ در اطراف باغ ؛ برافروختہ ہر گلے چون چراغ ؛ ریاحین دمیدہ بر اطراف جوے ؛ صبا عطر بیز و ہوا مشکبوے
درختش ز طوبے دل آویز تر ؛ گیاہش ز سوزن زبان تیز تر ؛ مان کی تعریف کی خدمت مین بیت جنت
کہ سراے جاویدانست ؛ اندر تہ پاے مادرانست ؛ خدمت استاد کی تعریف مین ابیات فرامش مکن
حق استاد علم ؛ کہ بر ہمت اوست بنیاد علم ؛ اگر در دلت مہر استاد نیست ؛ بدست امید جز باد نیست ؛ مر استاد
را ہر کہ محکوم شد ؛ بسے بر نیامد کہ مخدوم شد ؛ ہمسایہ کی دستگیری کی صفت مین دستگیری گر کنی ہمسایہ
درویش را ؛ با پیمبر در بہشت ہمسایہ بینی خویش را ؛ مہمان کی تعظیم و تکریم کی صفت مین ابیات
چون مشرف شوی بمہمانے ؛ ہرچہ داری فداے مہمان کن ؛ وز رہ مردمی و دلداری ؛ ہرچہ دلخواہ او بود آن
کن ؛ کسی اور شاعر نے کہا ہے ابیات مہمان را عزیز باید داشت ؛ از رہ مردمی و جوانمردی ؛ گر بزرگست و
لائق خدمت ؛ خود حق او بجاے آوردی ؛ ور بود سفلہ کس نخواہد گفت ؛ کہ چرا با وے این کرم کردی ؛ نیک
مردون کی صحبت کی تعریف مین اشعار مہر پاکان در میان جان نشان ؛ دل مدہ الا بجمع سرخوشان
نار خندان باغ را خندان کند ؛ مردانت از مردان کند ؛ کسی اور شاعر نے کہا ہے اشعار ہمنشینے کو لطیف و کامل
است ؛ راحت روحست و آرام دلست ؛ دانکہ نادانی و غفلت وصف اوست ؛ صحبتش مانند زہر قاتل است
اشعار ہمنشینے بہ از کتاب مخواہ ؛ کہ مصاحب بود گہ و بیگاہ ؛ بہجت افزاے جان و راحت دل ؛ ہرچہ دلخواہ تست
از و حاصل ؛ اینچنین ہمدم لطیف کہ دید ؛ کہ نرنجید و ہم نرنجانید طبیب کی تعریف مین بیت تازہ گردد جان بیمار از دمش ؛ روح را

حت رسد از مقدمش ؛ شاعرون کی تعریف مین شاعران را عزیز باید داشت ؛ کہ از ایشان بقا پذیرد نام
شعر سلمان نگر کہ تازہ از داست ؛ نام سلطان اویس در ایام ؛ چورون اور رہزنون کی سیاست کی تعریف
مین ابیات ببر دست دزد و سر راہزن ؛ کہ ایمن شود ملک ہر مرد و زن ؛ چو رہ گشت ایمن شود کاروان ؛ ز بہر تجارت
سو روان ؛ وزان پس بسے نفع یابند خلق ؛ دمادم بسود اشتابند خلق ؛ شود شہر معمور و دہ نیز ہم ؛ ز آئینہ دل رود
زنگ غم ؛ کسی اور شاعر نے کہا ہے شعر بد اندیش مردم سر افگندہ بہ ؛ درخت بد از بیخ و بن کندہ بہ ؛ واصلان حق
کی تعریف مین اشعار گوشہ نشین حرم کبریا ؛ شستہ ز دل صورت کبر و ریا ؛ دیدہ نہ کون و مکان در نظر ؛ بال
نہ دہر دو جہان زیر پر ؛ ملک نہ و نونت شاہی زدہ ؛ تخت در ایوان الٰہی زدہ ؛ استعانت کی تعریف مین
یعنی فقیرون سی مدد چاہنا اگر دم ز درویش پرسی زنی ؛ ز رفعت قدم فرق کرسی زنی ؛ کسے کا ستعانت بدرویش
برد ؛ اگر بر فریدون زد از بیش برد ؛ باغ کی تعریف مین ابیات درختانش ہمہ بالا کشیدہ ؛ پریشان میوہ ہاے
خوش رسیدہ ؛ ز بالاے درختان سر افراز ؛ نوا خوان گشتہ مرغان خوش آواز ؛ حاجت روائی خلق کی تعریف
مین اشعار امید خلق روا کن بمکرمت کہ تو نیز ؛ مقررست کہ با خود امیدہا داری ؛ بدہ مراد فقیران بلطف ما بدہد ؛
مرادہا کہ تو حضرت خدا داری ؛ شراب خواری اور صبح کی وقت سونیکی مذمت مین شعر بناے دولت
خود آن کسے خراب کند ؛ کہ شام مے خورد و صبحگاہ خواب کند ظلم کی مذمت مین اشعار کسے کو جفا و ستم میکند
یقین ست کو بیخ خود میکند ؛ نماند ستمگار بد روزگار ؛ بماند برو لعنت کردگار ؛ غرور کی مذمت مین ناتوانی
بگرد کبر مگرد ؛ متکبر بدے ز کبر نخورد ؛ گر تو بے کبر و بے ریا باشی ؛ خاص درگاہ کبریا باشی ؛ غیبت یعنی بدگوئی
کی مذمت مین اشعار غیبت کس تا بتوانی مگوے ؛ زانکہ ز غیبت برود آبروے ؛ گوش منہ بر لب غیبت گران
تا تو ہم انباز نباشی دران ؛ سخن چین کی مذمت مین ابیات سخن چین را مدہ نزدیک خود جاے ؛ کہ در یکدم
کند صد فتنہ برپاے ؛ سخن چین را مکن نزدیک خود رام ؛ کہ بدگوید ترا ہم در سر انجام ؛ غماز یعنی چغلخوری کی
مذمت ابیات ز غماز عالم برآید بہم ؛ خلل راہ یابد بخیل و حشم ؛ چو غماز را دیدی اندر زمان ؛ بہ تیغ سیاست ببرش
زبان ؛ ز غماز گردد جہان سرنگون ؛ کہ ناپاک جانست و کینہ درون ؛ خود غرض کی مذمت مین اشعار مدہ راہ
صاحب غرض پیش خویش ؛ ز صاحب غرض میشود سینہ ریش ؛ کہ او جملہ نیرنگ و مکر و فن است ؛ برون دوست دارد
درون دشمن است ؛ سفلہ یعنی کمینونکی مذمت مین ابیات سفلہ نخواہد دگرے را بکام ؛ حسن نگذارد مگسی را بجام ؛ سفلہ
سیہ رو بود و بد نہاد ؛ خاک سیہ بر سر ہر سفلہ باد ؛ غیبت کی مذمت مین اشعار مران غیبت ہیچ کس بر زبان ؛ کہ طاعت ز غیبت فتد

در زیان ؛ بہر غیبتے طاعتے کم شود ؛ زغیبت گری کار برہم شود ؛ منازعت یعنی جھگڑا اور فساد کرنیکی مذمت میں
ہر یکدل نباشند اعیان شاہ ؛ مشو کار شاہ و رعیت تباہ ؛ ستیزہ رساند بجاے سخن ؛ کہ ویران کند خاندان کہن ؛ ضد اصل
کی مذمت مین ابیات فردوسی درختے کہ تلخ است اورا سرشت ؛ گرش در نشانی بباغ بہشت ؛ ورازبوی خلدش
بہنگام آب ؛ بہ بیخ انگبین ریزی و شیر ناب ؛ سرانجام گوہر بکار آورد ؛ ہمان میوۂ تلخ بار آورد ؛ باب نوان فارسی کی صرف
نحو کے بیان مین اور اس باب مین دو فصلین ہین فصل پہلی علم صرف فارسی کے بیان مین جاننا چاہیے کہ
جس فعل کے آخر مین دن یا تن ہوتا ہے اور معنی کے آخر مین لفظ نا نکلتا ہی اسکو مصدر کہتے ہین مثلاً گفتن اور بردن اور کردن
اور رہنمتن اور گردن دونون اسم ہین مصدر نہین ہین اور مصدر کی دو قسمین ہین لازم اور متعدی لازم وہ ہی کہ جو صرف فاعل
کو چاہے اور مفعول کا خواستگار نہو جیسے خوردن اور متعدی وہ ہی کہ فاعل اور مفعول کا خواستگار ہو جیسے خوراندن اور
بعض مصدر لازم اور متعدی کے معنون مین شریک ہین جیسے شکستن اور گسستن اور ہر مصدر سے چالیس صیغہ نکلتے ہین
بیس صیغہ واحد غائب فعل ماضی سے اور بیس صیغہ واحد غائب فعل مضارع سے اور صیغہ دو قسم کے ہین واحد اور جمع
اور فارسی مین مذکر اور مونث یکسان یعنی صیغہ مذکر اور مونث مین کچھ فرق نہین ہے قاعدہ کلیہ اگر مصدر سے فعل ماضی
واحد غائب بنانا چاہین تو اسکا یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ آخر مین حرف نون جو علامت مصدر ہی اسکو دور کرین اور اسکے ماقبل
کا حرف کہ ہمیشہ دال مہملہ یا تاے فوقانی ہوتی ہے ساکن کرین مثلاً گفتن سے گفت اور کردن سے کرد اور اگر فعل
ماضی کی صیغہ واحد غائب کو جمع کرنا چاہین تو حرف نون اور دال کہ علامت جمع غائب کی ہی اسکے آخر مین زیادہ کرین اس
صورت مین ماضی کی صیغہ واحد غائب کا حرف آخر ہمیشہ مبنی بر فتحہ یعنی مفتوح ہوتا ہی جیسے گفتند اور اگر صیغہ واحد حاضر کی بنانی
قصد ہو تو صیغہ واحد غائب فعل ماضی کے آخر مین یاے معروف لانا چاہیے جیسے گفتی اور اگر جمع حاضر کا بنانی کا ارادہ ہو تو صیغہ
واحد غائب فعل ماضی کے آخر مین یا اور دال بڑھائین جیسے گفتید اور اگر میم ساکن صیغہ ماضی کے آخر مین زیادہ کرین تو صیغہ واحد متکلم
ہو جاے جیسے گفتم اور اگر لفظ یم صیغہ ماضی کے آخر مین بڑھایا جاوے تو جمع متکلم ہو جاے جیسے گفتیم اور اگر مفعول بنانی کا قصد
ہو تو ہاے مختفی صیغہ کے آخر مین زیادہ کرین جیسے گفتہ اور اگر جمع بنانا چاہین تو لفظ ہا کو کہ علامت جمع کی ہی بڑھائین جیسے گفتہ ہا اور
کبھی ہاے ہوز کو کاف عجمی سے بدلکر الف اور نون جمع کا اسکے آخر مین لاتے ہین جیسے رفتہ سے رفتگان گردان اثبات فعل
ماضی کی مصدر گفتن سے گفت گفتند گفتی گفتید گفتم گفتیم چھ صیغہ جو بیان کئے گئے اثبات فعل ماضی مطلق کی گردان
تھی اگر ماضی استمراری کی بنانی کا قصد ہو تو لفظ می کہ علامت استمراری کی ہی صیغہ ہاے مذکورہ کے اول مین لانا چاہیے ماضی استمراری
ہو جائیگی اور علامت واحد اور جمع اور حاضر اور غائب اور واحد متکلم اور جمع متکلم کی ماضی استمراری کے سب

صیغون مین اسی طور پر رہیگی جیسا کہ بیشتر بیانکیا گیا کچھ تغیر اور تبدل نہوگا اثبات فعل ماضی استمراری کی مصدر گفتن
سے میگفت میگفتند میگفتی میگفتید میگفتم میگفتیم اگر اثبات فعل مستقبل بنانیکا قصد ہو تو علامت مستقبل کی صیغہ
واحد غائب فعل ماضی مطلق کے اول مین لانا چاہیے سو مستقبل کی جمیع علامتین ہین خواہد خواہند خواہی خواہید خواہم
خواہیم خواہد واحد غائب کی واسطے ہی اور خواہند جمع غائب کی واسطے ہی اور خواہی واحد حاضر کے واسطے ہی اور خواہید
جمع حاضر کے واسطے ہے اور خواہم واحد متکلم کے واسطے ہے اور خواہیم جمع متکلم کے واسطے ہے گردان فعل مستقبل
کی خواہد گفت خواہند گفت خواہی گفت خواہید گفت خواہم گفت خواہیم گفت اور اگر اسم مفعول بنانیکا عزم ہو تو فعل
ماضی کے صیغہ واحد غائب کی آخر مین ہاے مختفی لانا چاہیے اور مفعول مین صیغہ ماضی کا حرف اخیر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
یہ سب بیسون صیغہ جو بیان کیے گیے فعل ماضی کے صیغہ واحد غائب سے نکلتے ہین اور مضارع کے صیغہ واحد غائب
سے جو بیس صیغہ نکلتے ہین اب انکا بیان کیا جاتا ہے قاعدہ کلیہ فعل مضارع کی صیغہ واحد غائب کا حرف آخر
دال ساکن ہوتی ہی اور بجز دال کے کبھی اور حرف نہین آتا ہے مثلاً گفتن کے مصدر سے گوید مضارع بنتا ہی گردان فعل
مضارع کی گوید واحد غائب ہے اور گویند جمع غائب ہی گوئی واحد حاضر ہے اور گوئید جمع حاضر ہی گویم واحد متکلم ہے اور
گوئیم جمع متکلم ہے اور اگر فعل حال بنانیکا ارادہ ہو تو مضارع کی صیغون کی اول مین لفظ مے کا جو استمرار کی علامت ہے
زیادہ کرنا چاہیے اور فعل مضارع کے اول مین جو لفظ مے کا آتا ہی تو مضارع مین حال کے معانی پیدا ہو جاتی ہین اور
معانی مضارع کے صاف بدل جاتے ہین گردان فعل حال کی میگوید میگویند میگوئی میگوئید میگویم میگوئیم اور
اگر قصد ہو کہ صیغہ امر بنائے تو دال ساکن جو مضارع کی علامت ہی اسکو گرا کر دال کے ماقبل جو حرف متحرک ہی اسکو
ساکن کرنا چاہیے اور ہاے زائدہ مضارع کی اول مین زیادہ کرے اور ہاے زائدہ کی مابعد کا حرف اگر مضموم ہی تو بلے
زائدہ کو بھی مضموم رکھے ورنہ مکسور رکھنا چاہیے اور کبھی بغیر ہاے زائدہ کی بھی استعمال کیا جاتا ہی اور مضارع کا جمع حاضر کا صیغہ اور
امر کا جمع کا صیغہ باہمدگر مشترک ہین گردان امر کی بگوے بگویید اور اگر نہی بنانیکا قصد ہو تو بجاے ہاے زائدہ کو امر کے صیغون کے
اول مین میم مفتوح جو علامت نہی کی ہی لانا چاہیے گردان نہی کی مگوے مگویید اور اگر امر دوامی بنانا منظور ہو تو لفظ مے کو ماضی
مین علامت استمرار کی ہے اور مضارع مین علامت حال کی ہے ہاے زائدہ کو گرا کر امر کے اول مین لانا چاہیے جیسے میگوئی
اور جو اسم حالیہ بنانیکا ارادہ ہو تو ہاے زائدہ کو صیغہ امر کے اول سے گرانا چاہیے اور الف ونون امر کی آخر مین لاوے صیغہ جاب
ہو جائیگا جیسے گویان اور امر حاضر کے صیغہ واحد کے آخر مین لفظ ندہ کے زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنجاتا ہی جیسے گوینده اور جو
جمع کرنا چاہین تو موافق قاعدہ مفعول کے ہاے ہوز کو کاف فارسی سے بدلکر الف ونون جمع کا اسکی آخر مین زیادہ کرین

جیسے گویندگان اور کبھی مثل مفعول کے لفظ ہا اسکے آخر مین لاتی ہین جیسے گویندہ ہا تمام ہوا قاعدہ اشتقاق چالیس صیغون کا
بیس صیغہ واحد غائب فعل ماضی سے اس تفصیل سے کہ چھ صیغہ ماضی مطلق کے اور چھ صیغہ ماضی استمرار کے اور چھ صیغہ فعل
مستقبل کے اور دو صیغہ اسم مفعول کے یہ تمام بیس صیغہ ہوے اور بیس صیغہ واحد فعل مضارع سے اس تفصیل سے
کہ چھ صیغہ فعل مضارع کے اور چھ صیغہ فعل حال کے اور دو صیغہ امر کے اور دو صیغہ نہی کے اور ایک صیغہ امر مدامی کا اور ایک
صیغہ اسم حالیہ کا اور دو صیغہ اسم فاعل کے غرض یہ تمام چالیس صیغہ ہوے اور ماضی قریب اور ماضی بعید اور مجہول
وغیرہ کے صیغہ مشتقات مین سے نہین ہین اسوجہ سے انکا بیان کرنا ضرورہ تصور کیا مین نے یہ تمام صیغہ جو بیان کئے گئے ہین
افعال مثبت کا تھا اگر منظور خاطر ہو کہ افعال مثبت کو منفی کرین ماضی مطلق اور ماضی استمرار مستقبل اور مفعول اور
مضارع اور حال کے صیغون کے اول مین نون نفی کا زیادہ کرنا چاہیے اور صیغہ مفعول مین نون نفی کا الف زائدہ کی ساتھ تلفظ
مین آتا ہے اور نون نفی کا ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے گردان نفی فعل ماضی مطلق کی نگفت نگفتند نگفتی نگفتید نگفتم نگفتیم گردان
نفی فعل ماضی استمراری نمیگفت نمیگفتند نمیگفتی نمیگفتید نمیگفتم نمیگفتیم گردان نفی فعل مستقبل کی نخواہد گفت نخواہند گفت
نخواہی گفت نخواہید گفت نخواہم گفت نخواہیم گفت گردان نفی فعل مضارع کی نگوید نگویند نگوئی نگوئید نگویم نگوئیم
گردان نفی فعل حال کی نمیگوید نمیگویند نمیگوئی نمیگوئید نمیگویم نمیگوئیم استاد جاننا چاہیے کہ بعض مصدرون کا فارسی
مین اسطرح استعمال ہے کہ صیغہ امر واحد کے اول سے یا زائدہ کو دور کر کے اسکے آخر مین لفظ آیدن زیادہ کرتے ہین
تو وہ مصدر متعدی ہو جاتا ہے جیسے گوئی ہے کہ مصدر گفتن سے صیغہ امر واحد کا ہی گو یا ندن ہوا اور کہتے ہے کہ مصدر
گردیدن سے صیغہ امر واحد کا ہے گردانیدن بنایا گیا اور گرد کہ مصدر گردیدن ہی صیغہ امر واحد کا ہے اس سے گردانیدن بنا
اور گستر کہ مصدر گستردن سے امر واحد کا صیغہ ہے اس سے گستر انیدن بنایا گیا اور باقی اسی طرح قیاس کرنا چاہیے اور
بعضے ایسے مصدر ہین کہ ان سے چالیسون صیغہ تمام و کمال استخراج نہین ہوتے جیسے آہیختن اور آفتن اور کشتن اور
کشتن اور جستن اور جفتن اور سفتن اور نہفتن اور بعض ایسے مصدر ہین کہ اہل فارس نے لفظ عربی کو فارسی کی علامت
مین الحاق کر لیے جیسے رقصیدن اور فہمیدن اور طلبیدن اسوجہ سے کہ رقص اور فہم اور طلب لغت عربی ہین
انتباہ جاننا چاہیے کہ سوا ان مصدرون کے جنکے آخر مین دن یا تن ہوتا ہے اور افعال منصرفہ انسے نکالے جاتے
ہین اور بھی چھ طرح کے مصدر ہین کہ انکو حاصل بالمصدر کہتے ہین یعنی معنی مصدر کے رکھتے ہین ایک انمین سے وہ ہین
کہ لفظ امر کے آخر مین آتا ہے اور معنی مصدر کے دیتا ہی جیسے خواہش اور سازش اور کاہش اور مالش اور سوا انکے بہت الفاظ
ہین دوسرے بائے تحتانی کہ اسم کے آخر مین آتی ہے اور معنی مصدر کے دیتی ہے جیسے گدائی اور بادشاہی تیسرے

الف اور یاے مہملہ فعل ماضی کے آخر مین معنی مصدر کے دیتے ہین جیسے رفتار اور دیدار جو کہ لفظ فعل ماضی سے بھی مصدر
کے معنی حاصل ہوتے ہین جیسے آمد ورفت آمدن اور رفتن کے معنی ہین ہین پانچوین صیغہ امر کا مرکب ہونے سے معنی مصدر
کے دیتا ہے جیسے نشست وشنو اور گفتگو چھٹے صیغہ امر کا جب اسم کی طرف مضاف ہوتا ہے تو معنی مصدر کے دیتا ہے
جیسے سوز دل اور گداز قلب بیان حروف کے بدل ہونیکا فارسی مین بعض حروف اٹھائیس حرفون مین سے
یا ہمدگر بدل ہوتے ہین الف دال مہملہ سے بدل ہوتا ہے جیسے باین وبدین اور یاے تحتانی سے بدل ہوتا ہے
جیسے ارمغان اور یرمغان اور حرف باے عربی واو سے بدل ہوتا ہے خواب اور خواو اور حرف باے فارسی
حرف فا سے بدل ہوتا ہے جیسے سپید اور سفید اور پیل اور فیل اور جیم عربی زاے معجمہ اور شین منقوط اور کاف فارسی
سے بدل ہوتا ہے جیسے گنج اور گنز اور کاج اور کاژ اور جوہر اور گوہر اور جیم فارسی زاے معجمہ اور کاف عربی سے بدل
ہوتا ہے جیسے بچشک اور پزشک حرف اول کو پش ہے طبیب کو کہتے ہین اور زاج اور زاک کہ شب یلدا کا
نام ہے خاے معجمہ مضارع مین زاے معجمہ سے بدل ہوتی ہے جیسے سوختن اور سوزد اور زہ وخت دوزد دال مہملہ
تاے فوقانی سے بدل ہوتی ہے جیسے دراج اور تراج اور کدخدا اور کتخدا فال دال مہملہ سے بدل ہوتی ہے جیسے استاد اور
استاذ اور کاغذ اور کاغذ راے مہملہ لام سے بدل ہوتی ہے جیسے نیلوفر اور نیلوفل اور سورا اور سول کہ ایک قسم گھوڑے کی نسبت
کی ہے زاے معجمہ جیم تازی اور سین مہملہ اور غین معجمہ سے بدل ہوتی ہے جیسے گج اور گنز اور ایاز اور ایاس اور گریز اور
گریغ سین مہملہ زاے معجمہ سے بدل ہوتا ہے جیسے ایاس اور ایاز اور شین معجمہ سے بھی بدل ہوتا ہے جیسے فرشتہ اور فرستہ
اور صاد مہملہ سے بھی بدل ہوتا ہے جیسے سیاہان صفاہان اور قفس اور قفص اور شست اور شصت اور سداد وصداد
اور ہاے ہوز سے بھی بدل ہوتا ہے جیسے جستن سے جہد اور رستن رہیدن معجمہ جیم عربی اور سین مہملہ سے بدل ہوتا ہے جیسے
کاش اور کاج اور مشک اور مشج غین معجمہ کاف فارسی سے بدل ہوتا ہے جیسے لغام اور لگام اور زاے معجمہ سے بھی
بدل ہوتا ہے جیسے گریغ اور گریزفا واو اور یاے مواحدہ سے بدل ہوتی ہے جیسے فام اور وام اور لف لف قاف
کاف عربی سے بدل ہوتا ہے جیسے ترماق اور تریاک اور دلق اور دلک کاف عربی خاے معجمہ سے بدل ہوتا ہے جیسے بغاما کہ
اور شاماچہ کہ عورتون کی سینہ بند کو کہتے ہین لام را مہملہ سے بدل ہوتا ہے جیسے سول اور سورہ کہ گھوڑے کی رنگ کا نام ہے واو
باے مواحدہ سے بدل ہوتا ہے جیسے نوشت اور نبشت اور باے فارسی سے بھی بدل ہوتی ہے جیسے دام اور یام اور فا سے بھی بدل
ہوتی ہے جیسے یاوہ اور یافہ ہاے ہوز ہمزہ ملینہ سے بدل ہوتی ہے جیسے رایگان اور شایگان کہ اصل مین رامگان اور شایستگان
تھا حرف ہاے ہوز ہمزہ ملینہ سے بدلکر بصورت یا لکھا رایگان اور شایگان ہوگیا حروف لبست دہشتگانہ کے

معنی کے بیان مین الف لغت مین مرد مجرد کے معنی ہین با کثیر الجماع اسکے معنی ہین باے موحدہ بھی کہتے ہین اور بای
فارسی بھی کہتے ہین تا خمیر اسکے معنی ہین اور تاے مثناۃ اور تاے فوقانی اور تاے قرشت بھی کہتے ہین ثا لغت مین
اسکے معنی نرم ہین اور چشم زخم بھی معنی ہین اور ثاے مثلثہ بھی کہتے ہین جیم مست اونٹ اسکے معنی ہین اور جیم تازی
کہتے ہین حا عورت بلند قد اور تیز زبان اسکے معنی ہین اور حاے حطی کہتے ہین خا لغت مین گردن کی بال اسکی معنی ہین
اور بعضون نے موی سرین بھی اسکے معنی لکھی ہین اور خاء معجمہ کہتے ہین دال موٹی عورت لغت مین اسکی معنی ہین اور دال
مہملہ کہتے ہین ذال اذان کہنا مرغ کا اور تاج مرغ کا لغت مین اسکی معنی ہین اور ذال معجمہ کہتے ہین را مرکینہ جو اور چمچہ لغت مین
اسکے معنی ہین اور راے مہملہ کہتے ہین زا عورت بدخصلت اور مرد بہت کھانیوالا یہ اسکے معنی ہین اور زاء معجمہ کہتے ہین سین
بہت موٹا اور وہ شخص کہ جسکو کھانسی بہت آتی ہو لغت مین یہ معنی ہین اور سین مہملہ کہتے ہین شین لغت مین دوڑنیوالا اسکے
معنی ہین اور اسپر زبر ہے تو بدی اور عیب اسکے معنی ہونگی اور جو زیر ہے تو اس صورت مین معنی اسکی اسطرح ہونگی کہ مرد
بہت عورتین کرنیوالا اور شین معجمہ کہتے ہین صاد لغت مین اس جانور کو کہتے ہین جو خاک مین لوٹے اور صاد مہملہ کہتے ہین ضاد
مرغ جو مرغی پر آواز کرتا ہے اور دشمنی کی معنی مین بھی آتا ہے اور ضاد معجمہ کہتے ہین طا لغت مین مرد حریص کو کہتے ہین اور جو شخص
عورتون کے ساتھ بہت صحبت رکھتا ہو اسکو کہتے ہین اور طاء مہملہ اور طاء حطی بھی کہتے ہین ظا لغت مین بڑی بڑی چھاتیون
والی عورت کو کہتے ہین اور بڑھیا عورت کی چھاتیون کو بھی کہتے ہین اور ظاء معجمہ اسکا نام ہے فا کف دریا اور گرداب یعنی
بھنور اسکے معنی ہین قاف مرد تونگر اسکے معنی ہین اور نام پہاڑ کا بھی ہے کاف مرد خشمناک اسکی معنی ہین کاف تازی کہتے ہین
لام شتر اور زر کو کہتے ہین اور نشان سیاہ کو کہتے ہین جو واسطے دفع کرنے چشم بد کے لڑکون کی پیشانیون پر کھینچا جاتا ہے میم لغت مین
خرماے دراز اور شراب اسکے معنی ہین نون بڑی مچھلی لغت مین اسکے معنی ہین اور ایک مچھلی جو زمین کے نیچے ہے اسکو بھی
کہتے ہین اور دوات اور درخت کی جڑ یہ بھی اسکے معنی ہین اور ایک شہر کا نام ہے واو کوہان شتر کو کہتے ہین اور لڑکون
کے منھ پر طمانچہ مارنا یہ بھی اسکے معنی ہین یا دودھ کو کہتے ہین جو لڑکے کہ پی لینے کی بعد عورت کی پستان باقی رہجاتا ہے اور
یاے تحتانی کو بھی کہتے ہین اعداد حروف تہجی کا بیان قاعدہ ابجد سے ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع
ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ خاص عربی اور فارسی کے حرفون کا بیان ہے آٹھ
حرف سواے زبان عربی کے فارسی مین اسکا استعمال نہین ہوتا ہے ث ح ص ض ط ظ ع
ق اور چار حرف خاص زبان فارسی مین مستعمل ہین اور زبان عرب مین وہ ہرگز نہین آتے پ چ ژ
گ اور اعداد ب کی اور پ کی اور ج کے اور چ کے اور ز کے اور ژ کے اور ک کے اور گ کے یکسان ہین

اور ان چار حرفوں کو لفظ فارسی یا عجمی کی قید سے لکھتے ہین اور پڑھتے ہین یعنے باء فارسی اور جیم فارسی اور زاء عجمی اور کاف
عجمی لکھتے ہین اور پڑھتے ہین فصل دوسری نحو فارسی کی قاعدون کی بیان مین جاننا چاہیے کہ کلمات فارسی کی تین
قسمین ہین اسم اور فعل اور حرف اسم وہ ہی کہ معنی مستقل رکھتا ہو اور کوئی زمانہ اسمین نہ پایا جاوے جیسے اسپ اور فیل اور گاو اور خر
اور تمام مخلوق علوی اور سفلی آسمان اور فرشتہ اور ستارے اور بروج اور نباتات اور جمادات اور حیوانات اسمار کو اسطرح سمجھنا چاہیے فعل وہ ہی کہ ماضی اور مستقبل اور حال ان تینون زمانہ مین سے کوئی زمانہ اسمین پایا جاوی جیسے گفت فعل ماضی ہی اور
خواہد گفت فعل مستقبل ہے اور میگوید فعل حال ہے اور حرف وہ ہی کہ معنی مستقل رکھتا ہو اور نہ کوئی زمانہ اس سے سمجھا جاوے اور
بغیر ملاے دوسرے لفظ کی فائدہ معنی کا نہ دیوے جیسے واو عطف کا ہی اور یاے وحدت ہی اور سوا اسکے اور حرف کی دو قسمین
ہین ایک مفرد جیسا کہ بیان کیا گیا ہے دوسرے مرکب جیسے دراور برا اور ازا در را اور مثل اسکے ان حرفونسے بھی بغیر کسی دوسرے کلمے
ملاے ہوے فائدۂ معنی کا حاصل نہین ہوتا بعض حروف مفردہ کے خواص کے بیان مین او اسطے دعا کے صیغہ
مضارع کے درمیان مین آتا ہے جیسے کناد اور دہاد اور صیغہ امر کے آخر مین اسم فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے دانا اور بینا اور
گویا اور جویا اور اسم کے آخر مین مذکر کے واسطے آتا ہی جیسے دلا اور شاہا اور جب دو لفظونکے درمیان مین واقع ہوتا ہی خواہ وہ دونون
لفظ اسم ہون یا فعل ہون تو فائدۂ اتصال کا دیتا ہی یعنے ان لفظونکو باہم گر متصل کر دیتا ہی جیسے روا رو اور رغبا غب
ب ظرف کے معنی مین آتی ہے جیسے بصحرا رفتم اور سبب کے واسطے آتی ہے جیسے زید بسخاوت نیکنام شدہ اور ابتدا
کے معنی مین آتی ہے جیسے مصرعہ بنام جہاندار جان آفرین ۔ یعنے شروع کرتا ہون مین اس کتاب کو ساتھ نام جہان کے معنی
والے جان کے پیدا کرنے والے کے اور معیت یعنے ساتھ کے معنی مین آتی ہے جیسے فلان کس بعلم و حکمت مشغولی
و اردت واحد حاضر کے خطاب کی واسطے آتی ہے جیسے سرت اور بایت اور مہرت اور فہرت اور کلمہ کے آخر مین
زائد بھی آتی ہے جیسے بالش اور بالشت اور فرامش اور فرامشت ش واحد غائب کی ضمیر کے واسطے آتا ہے
جیسے سرش اور بالش اور صیغہ امر کے آخر مین آتا ہے تو معنی مصدر کے پیدا ہو جاتی ہین جیسے سازش اور آمیزش اور
ریزش کاف تازی تصغیر یعنے خوردی کے واسطے آتا ہے جیسے طفلک اور مرغک اور تحقیر یعنے حقارت کی واسطے
آتا ہے جیسے مردک م صیغہ امر کے اول مین بجاے یاے زائدہ کے علامت نفی کی ہی جیسے مگو اور مبر دمین او صیغہ
ماضی کے آخر مین ضمیر متکلم کے واسطے آتا ہے جیسے گفتم اور رفتم مین ن افعال کے اول مین علامت نفی کی ہی جیسے
نگفت اور نرفت مین و عطف کے واسطے آتا ہی خواہ دو فعل کے بیچ مین یا دو اسم کے جیسے امد و رفت مین او عمرو دیگر
مین ہ فعل ماضی کے آخر علامت مفعول کی جیسے گفتہ اور خفتہ اور بعضے اسمونکے آخر مین النسبت کے واسطے آتی ہی جیسے

یکسالہ اور یکروزہ اور مغانہ اور دیوانہ می دو قسم کی ہوتی ہی اگر اسکے اول مین کسرہ خالص ہو تو معروف کہتے ہین اور وہ واحد
حاضر کے خطاب کی واسطے آتی ہی جیسے دیدی اور شنیدی مین اور معنی متکلم کی واسطے بھی آتی ہی جیسے مخدومی اور مکرمی مین
اور نسبت کی واسطے بھی آتی ہی جیسے خراسانی اور اصفہانی مین اور حاصل مصدر کی معنی مین بھی آتی ہی جیسے شادمانی اور
کامرانی مین اور لیاقت کی واسطے بھی آتی ہی جیسے کشتنی اور نواختنی مین یعنی لایق مارنے کی اور لایق نوازش کرنیکی اور اگر قبل اسکی
یاے نخاتی کے کسرہ خالص نہووے تو اسکو یاے مجہول کہتے ہین اور وہ وحدت کی واسطے آتی ہی جیسے جوانی اور ابوانے مین اور
تنکیر کی واسطے بھی آتی ہے جیسے گردے اور مردے مین مثلاً گردے برخاطرت نہ نشیند اور مردے مثل تو در جہان نباشد
حرفون کے حذف کرنے کے بیان مین اہل فارس کا قاعدہ ہی کہ وزن شعر کی رعایت کی واسطے بعض لفظون مین
سے ایک حرف حروف اصلی مین سے گرادیتے ہین اسکے معنی مین کچھ نقصان نہین ہوتا جیسے اندوہ اور ندوہ اور اکنون
اور کنون اور فراموش اور فراش اور خاموش اور خمش اور گوہر اور گہر اور شاہ اور شہ اور ماہ اور مہ اور راہ اور رہ اور چاہ اور
چہ اور دہان اور دہن اور افغان اور فغان اور کوہ اور کہ اور ناگاہ اور ناگہ اور ناگاہ اور ناگہ اور بارگاہ اور بارگہ اور صبحگاہ اور
صبحگہ اور مثل انکی بہت لفظ ہین بعض کلمات اور حرفون کا بیان جو اسما اور افعال کی آخر مین آتے ہین اور بہت
معنی کا فائدہ انسے حاصل ہوتا ہے مگر جب تک دوسرا لفظ ان سے نہین ملایا جاوے تو فائدہ معنی کا انسے حاصل نہین ہوتا
وہ کلمات جن سے کثرت کے معانی حاصل ہوتے ہین مثلاً لاخ جیسے سنگلاخ اور دیولاخ اور سار جیسے
ساحسار اور کوہسار اور زار جیسے گلزار اور سبزہ زار اور ستان جیسے گلستان اور بوستان اور ہندوستان اور قرقستان
اور وہ کلمات جن سے خداوندی کے معنی حاصل ہون مثلاً مند جیسے خردمند اور دانشمند اور بہرہ مند اور
فکرمند اور وہ کلمات جن سے فاعلیت کی معنی حاصل ہون مثلاً گار جیسے خدمتگار اور ستمگار اور مثل جیسے شیشہ گر
اور کاسہ گر اور مثلاً آر جیسے خریدار کلام کی بیان مین نحویونکی اصطلاح مین کلام اسکو کہتے ہین کہ دو کا ہون یا زیادہ دو
کلمہ سے ہون اور باہم نسبت رکھتے ہون اور ایسی نسبت رکھتی ہون کہ مخاطب کو انکی سننے سے تشفی حاصل ہووے
مثلاً الانسان کاتب اس عبارت مین ایک کلمہ الانسان ہی اور کلمہ کاتب ہی اور است کا کلمہ حرف ربط کا ہی اور
اثبات کرنیوالا ہی یعنے الانسان کی کتابت کی صفت کو ثابت کرتا ہی اور اگر فقط کلمہ الانسان اور کلمہ کاتب کی جاوین
تو مخاطب کو تشفی ہرگز حاصل نہووے کی مبتدا اور خبر کا بیان مبتدا ایک اسم ہی کہ ہمیشہ مسند الیہ ہوتا ہے اور مسند
الیہ کے یہ معانی ہین کہ ایک لفظ سے دوسرے لفظ کو نسبت کیجاوے ایسے طریق پر کہ مخاطب کو اطمینان
کلی ہوجاوے مثلاً زید قائم است اس عبارت مین کہ لفظ زید مبتدا ہی اور لفظ قائم بطرف زید کی نسبت کیا جاوے

اور خبر اس اسم کو کہتے ہین کہ مسند بہ ہو اور مسند بہ اسکو کہتے ہین کہ وہ لفظ دوسرے لفظ کی طرف جیسے پہلے بیان کیا گیا ہی اسیطرح
پر نسبت رکھتا ہو جیسے مثال مذکور مین لفظ قائم خبر ہی کہ زید کی طرف نسبت رکھتا ہی اور مبتدا و خبر مین از روے اثبات کی
خواہ از روے نفی کے جو نسبت ہی اس نسبت کو نسبت حکمیہ کہتے ہین اور نسبت حکمیہ خواہ مثبت ہوگی خواہ منفی مثبت
اسکو کہتے ہین کہ جو نسبت حکمیہ کو ثابت کرے جیسے زید قائم است حرف است کا زید کی قیام کو ثابت کرتا ہی اور منفی وہ ہی جو
نسبت حکمیہ کو نفی کرے جیسے زید قائم نیست حرف نیست کا زید کی قیام کو نفی کرتا ہی اور مبتدا متعدد ہوتی ہے اور خبر
بھی متعدد ہوتی ہے چنانچہ مثال اسکی اس مصرعہ سے ظاہر ہی مصرعہ نگاہ و خنجر او تیغ و سپاہی ست: نگاہ و خنجر مبتدا اور
تیغ اور سپاہی خبر اور است کا کلمہ حرف ربط مثبت ہے حرف انتہا کا بیان فارسی مین حرف انتہا کا کا ہے
جیسے از اگرہ تا بدہلی رفتم حرف تا نے چلنے والے کی انتہاء راہ کو کہ دہلی ہے ظاہر کردیا ندا اور منادی کا بیان فارسی
مین حروف ندا تین ہین الف ہے اور اے ہی اور یا ہی اور منادی وہ ہی کہ حرف ندا اس سے منسوب ہو جیسا اس
مصرعہ مین ہے مصرعہ دلا نا کے درین کاخ مجازی: لفظ دل مین الف حرف ندا ہے اور دل منادی مثال یا کی مصرعہ
یا الٰہی تا قیامت بر نیاید آفتاب: یا حرف ندا اور الٰہی لفظ منادی ہے مثال ای کی مصرعہ ای خدا فرمان احسانت شوم
اے حرف ندا اور خدا منادی ہے مستثنی کا بیان فارسی مین لفظ مگر اور جز حروف استثنا ہین اور لفظ الا اگرچہ
عربی ہے لیکن مگر اور جز کے مقام پر اہل فارس استعمال کرتے ہین معطوف اور معطوف علیہ حرف عطف
واو ہے دو فعل یا دو اسم کے بیچ مین آتا ہے اسم اول کو یا فعل اول کو معطوف علیہ اور اسم دوم یا فعل دوم کو معطوف
کہتے ہین جیسے بکر اور زید اور آمد و رفت شرط اور جزا کا بیان فارسی مین ار اور اگر اور اگر اور چون حرف شرط
کے ہین مثال شرط اور جزا اور مشروط کی یہ ہی اگر زید نزد من بیاید او را بزر کم تا بار دیگر نیاید اگر حرف شرط کا ہی اور آنا زید کا
شرط ہی اور مارنا جزا ہی اور بھیجنا آنا زید کا شرط ہی جزا کی صفت اور موصوف کا بیان جیکہ موصوف صفت پر
مقدم ہوتا ہی تو اضافت موصوف کو لازم ہوتی ہی جیسے خورشید تابان خورشید موصوف اور تابان صفت ہی اور
اگر ایک صفت پر کئی موصوف آتے ہین تو ہر ایک کو اضافت ضرور نہین بلکہ جو موصوف کہ صفت سے قریب ہو فقط
اسیکو اضافت کافی ہی جیسے مصرعہ چشم و گیسو و خط و خال سیاہ: چشم اور گیسو اور خط اور خال یہ سب موصوف ہین اور سیاہ
صفت ہی اور اگر صفت موصوف پر مقدم ہوتی ہی تو کسی کو اضافت لازم نہین آتی جیسے بیدار بخت اور زرین کمر
مضاف اور مضاف الیہ کا بیان جاننا چاہیے کہ سب کلمات فارسی کے آخر مین سکون یا وقف کا ہونا لازم ہے
جیسے سخن اور زبان لیکن جب کسی کلمہ کو مضاف کرتے ہین تو کسرہ لازم آتا ہی جیسے محرم راز اور یار دمساز محرم

مضاف ہی اور راز مضاف الیہ ہی یا رمضاف ہی اور دمساز مضاف الیہ ہی اور محرم کی میم اور ساز کی راکو جو کسرہ ہی اسکو اضافت
کہتے ہین اور جو کئی لفظونکو مضاف کرین تو ہر لفظ مضاف کی آخر مین کسرہ دینا ضرور ہے لیکن ملکہ کسرہ لفظ اخر مین کافی ہے
مثال اسکی یہ ہے مصرعہ عارض وزلف وخال وچشم صنم ؛ عارض اور زلف اور خال اور چشم یہ سب لفظین مضاف ہین اور صنم مضاف
الیہ ہے اگر مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہو تو اضافت لازم نہین آتی جیسے جہان شاہ اور جہان پناہ اور بعض مقام پر اضافت
کا موقوف کرنا بھی درست ہی جیسے صاحب دل یا دل صاحب خرد اور قائم مقام اور نائب مناب اور سر دفتر اور سر خیل مشبہ
اور مشبہ بہ کا بیان چو اور چون اور چنان اور چنین اور ہمچو اور ہمچون اور ہمچنان اور ہمچنین اور سان اور وش اور مانند فارسی
مین یہ حروف تشبیہ کے ہین اور تشبیہ مین چار چیزون کا ہونا چاہیے اول حروف تشبیہ دوسرے وجہ تشبیہ تیسرے مشبہ
چوتھے مشبہ بہ مثال اسکی یہ ہے مصرعہ عارضت چون ماہ رخشان روشن است ؛ عارض مشبہ ہی اور چون حرف تشبیہ ہے اور
ماہ رخشان مشبہ بہ ہی اور روشن وجہ تشبیہ کی ہی مشبہ اسکو کہتے ہین کہ جسکی تشبیہ دیوین اور مشبہ بہ وہ ہی کہ جسکے ساتھ تشبیہ دیوین
مشبہ جب مشبہ بہ پر مقدم ہوتا ہے تو حرف تشبیہ درمیان مین لاتے ہین جیسے مثال اسکی مصرعہ سابق مین بیان ہوئی اور جو
مشبہ بہ مشبہ پر مقدم ہوتا ہے تو حرف تشبیہ کی کچھ حاجت نہین جیسے آئینہ رو اور فرشتہ خو یعنے منہ مثل آئینہ کے ہی اور خصلت مثل
فرشتہ کی معرفہ اور نکرہ کا بیان معرفہ وہ اسم ہی کہ ذات معین کے واسطے بنایا گیا ہو جیسے عمرو اور بکر اور زید اسوجہ سے کہ یہ نام
انھین کی ذات خاص کے واسطے معین ہے یعنے عمرو اور زید اور بکر ہی کو عمرو اور زید اور بکر کہین گے اور نکرہ لفظ غیر معین کو کہتے ہین
جیسے مرد اور عورت اسوجہ سے کہ ہر مرد کو مرد کہتے ہین اور ہر عورت کو عورت کہتے ہین مقدر محذوف کا بیان مقدر محذوف وہ
ہی کہ عبارت مین لفظ موجود نہو اور اسکی معنی لیے جاوین مثال اسکی اس شعر سی ظاہر ہی بیت نام شاہد نازک خیالان ؛ عزیز خاطر
آشفتہ حالان ؛ معنے شعر کے یہ ہین کہ ابتدا کرتا ہون مین اسکے نام پر جو نازک خیالون کا شاہد اور خاطر آشفتہ حالون کا عزیز ہی لفظ ابتدا
مسکین مقدر ہے بیان استفہام معانی استفہام کو پوچھتا ہین فارسی مین کہ اور چہ اور کدام حروف استفہام کے ہین کہ ذوالعقل کے
احوال کی پرسش مین آتا ہی جیسے این کار کہ کردہ است اور چہ عبہ کا غیر ذوی العقول کی پرسش مین آتا ہی جیسے این چیز است اور لفظ کدام ذوالعقل
کی پرسش مین آتا ہی جیسے کدام کس آمدہ اور کدام کتاب لفظ کس ذوالعقل ہی اور کتاب غیر ذوالعقول ہی اور استفہام کی ایک قسم ہی استفہام
انکاری اسکے معنے ہین اور اسیطرح جب نون نفی لاوین نفی کی صورت اور اثبات کی معنی ہون جیسے ہیچ انسانی نیست کہ صاحب نطق
نباشد یعنی ہر انسان صاحب نطق ہے اور جونون نفی نہ لاوین ظاہر مین اثبات اور معانی مین نفی ہو جیسے کہ لطفے کہ بمن کردہ
بر دیگری ہم کردہ یعنے جو عنایت کہ تو نے میرا اوپر کی ہی دوسرے پر بھی کی حروف تاکید فارسی مین ہر گز اور ہر آئینہ اور زنہار حروف تاکید ہین
جیسے ہر گز این کار نکردہ ام اور ہر گز آئینہ این کار نخواہم کرد اور زنہار نزدا و نخواہم رفت بیان ظرف و

مظروف ظرف دو قسم پر ہی ظرف زمان اور ظرف مکان مثال ظرف زمان کی جیسے سحرگاہ نماز گذاردم لفظ سحر ظرف زمان
ہے اور نماز مظروف ہی مثال ظرف مکان کی جیسے بلبل بچمن درآمد چمن ظرف مکان ہی اور بلبل مظروف ہی بیان ضمایر ضمایر
ضمیر کی ہی جمع اور ضمیر ایک اسم ہے کہ متکلم یا مخاطب یا غائب یا حاضر واحد یا جمع کی واسطے وضع ہوا ہی او اور وی اور ش
مفرد ضمیر واحد غائب کی واسطے آتی ہین جیسے بجاے او آمد اور بجاے وی آمد اور بجایش آمد اور تو اور تای فوقانی اور یای معروف
واحد حاضر کی ضمیر کے واسطے آتی ہین جیسے اسپ تو اور اسپت اور آمدی اور لفظ ند ضمیر جمع غائب کی ہی جیسے گفتند
اور رفتند اور لفظ ید جمع حاضر کی ضمیر ہے جیسے گفتید اور رفتید اور میم واحد متکلم کی ضمیر ہے جیسے گفتم اور رفتم اور لفظ یم جمع
متکلم کی ضمیر ہے جیسے گفتیم اور رفتیم حروف اشارہ کا بیان آن اور آنان اور این اور اینان اور اوشان اور ایشان
یہ سب حروف اشارہ کی ہین اور حرف اشارہ اور ضمیر مین فقط یہی فرق ہی کہ حروف اشارہ خاص شے محسوس کے واسطے
آتے ہین اور ضمیر محسوس اور غیر محسوس دونون کے واسطے آتی ہی آن اشارہ بعید کی واسطے آتا ہی اور این اشارہ قریب
کے واسطے آتا ہے بیان مرکب مرکب وہ اسم ہی کہ دو کلمون کو باہمدگر ترکیب دیکر ایک کلمہ بنالین اور وہ دو قسم پر ہے
اول یہ کہ خود معنی حقیقی رکھتا ہو دوسرے یہ کہ معنی مجازی مین استعمال کیا جاوی جو کہ معنی حقیقی رکھتا ہو اسکی بہت قسمین
ہین اول یہ کہ کوئی اسم صیغہ امر سے مرکب ہوکر اسم فاعل کے معنی پیدا کرے جیسے دستگیر دست اسم ہی اور گیر گرفتن سے
امر کا صیغہ ہی اور معنی دستگیر کے یہ ہین کہ پکڑنیوالا ہاتھ اسیطور پر آفاق گیر اور فرمان پذیر اوفادار اور جاندار وغیرہ کو تصور کرنا چاہیے
دوسرے یہ کہ کوئی اسم صیغہ امر سے مرکب ہوکر معنی مفعول کے پیدا کرے جیسے پائمال یعنے ملا ہوا پاؤن کا لفظ پا اسم ہی اور
لفظ مال امر کا صیغہ ہی مالیدن سے تیسرے یہ کہ کوئی اسم امر کے صیغہ سے ملا جائے اور مصدر کے معنی پیدا ہو جائین جیسے گوشمال
گوش اسم ہی اور مال امر ہی مالیدن سے یعنے کان ملنا لیکن وہ مرکب جو معنی مجازی مین استعمال کیا جاتا ہی اصطلاحون کو
کہتے ہین جیسے نعل در آتش مضطرب اور بیقرار ہونا اسکے معنی مجازی ہین اور آب آتشناک شراب کے معنی مین آتا ہی اور بط سرخاب زاے
صراحی سے مراد ہی جملہ کا بیان جملہ کی دو قسمین ہین ایک خبریہ دوسرے انشائیہ جملہ خبریہ اسکو کہتے ہین کہ صدق اور کذب دونونکا احتمال رکھتا ہو
اور اسکی بہت قسمین ہین ایک اسمیہ سے جملہ اسمیہ ہی اور جملہ اسمیہ وہ ہی کہ اسم جملہ کی اول مین آتا ہی مثلاً زید عالم است دوسرے جملہ فعلیہ اور جملہ
فعلیہ اسکو کہتے ہین کہ اسکی اول مین فعل واقع ہو مثلاً آمد بمکان من زید تیسرے جملہ شرطیہ اور جملہ شرطیہ سے یہ مراد ہی کہ حکم اثبات یا نفی کا کسی
اور حکم سے متعلق کیا وے مثلاً آفتاب طلوع کند روز موجود است پس دن کی موجود ہونیکا حکم اثبات آفتاب کے نکلنے پر مشروط ہی اور
مثال حکم نفی کی یہ ہی اگر شب نشود ستارہا روشن نشوند پس حکم ستارونکے نہونیکا رات کے نہونے کے حکم پر مشروط ہے
اور جملہ شرطیہ دو جملون پر شامل ہوتا ہی جیسے پیشتر مثال گذری یعنی آفتاب طلوع کند جملہ اول ہے اسکو شرطیہ کہتے ہین

اور جملہ دوسرا روز موجود است اسکو جزا کہتے ہین اور استعمال جملہ کا چند طرح پر ہوتا ہی ایک یہ کہ تفسیر کلام مابعد کرے جیسے
کہ زید را دیدم کہ مرد با خدا و بیریاست یہ عبارت سب جملہ مفسرہ ہی کہ حال زید کی تفسیر کرتا ہی دوسرے یہ کہ علت کلام مابعد کی
ہو اسکو جملہ معللہ کہتے جیسے زید دوست خداست بجہت آنکہ سخاوت بسیار میکند یہ سب عبارت جملہ معللہ ہی یعنے علت
دوستی خدا کی سخاوت اسکی ہی تیسرے یہ کہ درمیان مبتدا اور خبر کے جملہ واقع ہو اسکو جملہ معترضہ کہتے ہین جیسے خداوند تعالی کہ
پروردگار است بر من احسانہا فرمودہ اس عبارت مین خداوند تعالی بر من احسانہا فرمودہ مبتدا اور خبر ہی کہ پروردگار عالم
است یہ جملہ معترضہ ہی کہ مبتدا اور خبر جملہ اسمیہ کے درمیان مین واقع ہوا چوتھے یہ کہ کلام مابعد سی فائدہ حاصل ہووی اسکو نتیجہ کہتے ہین
مثلاً عبادت و پرہیزگاری موجب نجات عقبی است موجب نجات عقبی جملہ نتیجہ ہی اسقدر جو بیان کیا گیا تفصیل جملہ خبریہ کی تھی
اور جملہ انشائیہ اسکو کہتے کہ جسمین صدق اور کذب کا احتمال نہو اور وہ دو قسم پر ہی ایک امر مثلاً خداوندا مرا علم و عمل روزی گردان
دوسرے نہی مثلاً خداوندا مرا از درگاہ خود محروم مگردان اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جب استفہام یا حرف تمنی جملہ خبریہ پر آئے ہین تو جملہ
انشائیہ پیدا ہو جاتا ہے مثلاً کدام کس آمد اور کاش خداوند تعالی مرا روزی وافر بخشد دسوان باب علم معانی کے
بیان مین مقدمہ اس علم کی تعریف مین علم معانی اسکو کہتے ہین کہ بمقتضاے حال کیفیت حسن تقریر اور مطابقت
کلام کی اس سے معلوم ہو اور فائدہ اس علم سے یہ ہے کہ حسب محل اور مقام اور مطابقت کلام مین ذہن انسان کا
خطا سے محفوظ رہی اور مقتضاے حال سی یہ مراد ہی کہ ہر مقام پر جو لفظ اس جگہ کے مناسب ہون لانا چاہیے مثلاً تہنیت
کے مقام پر ذکر تعزیت کرنا یا بجاے ترغیب کی ذکر ڈرانیکا اور شک کے مقام پر ذکر یقین کا اور انکار کی جگہ پر اقرار
کرنا یا برعکس اسکے ہو ایسی گفتگو خلاف ضابطہ ہے اور جاننا چاہیے کہ علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع ان تینون علمون
کو علم بلاغت کہتے ہین اور ان تینون علمون سے یہ فائدہ ہی کہ علم معانی سے ہر مقام کے مناسب اور موافق بغیر سقم اور برائی کی
مطابقت کلام دریافت ہوتی ہے اور علم بیان سے یہ فائدہ ہے کہ ذہن معانی ظاہری سے انتقال کرکے معانی مراد
کیطرف رجوع کرتا ہی اور علم بدیع سے حسن کلام مع اور صنعتون کے دریافت ہوتا ہی اور متقدمین عرب نے علم معانی اور علم بیان
اور علم بدیع مین کچھ فرق نہین کیا ہے اور ان تینون علمون کو علم بدیع کہا ہی اسوجہ سی کہ یہ باہمدگر شریک ہین ان قوانین مین جو حسب
مقام مطابقت کلام مین خطا سے محفوظ رکھتے ہین اسطرح فصاحت اور بلاغت مین بھی کچھ فرق نہین کیا ہی بلکہ دونون کو
ایک جنس سے سمجھا ہی لیکن سراج الدین سکاکی وغیرہ بعض متاخرین نے علم معانی اور بیان کو صناعت بلاغت مقرر کیا ہی اور علم بدیع
کو متممات یعنی جامع سمجھا ہی اور بعضون نے علم بدیع کو صناعت فصاحت مقرر کیا ہی اور معانی اور بیان کو صناعت بلاغت اور اکثرون کا یہ مذہب ہے
کہ ان تینون علمون مین فرق ہی اسوجہ سی کہ معرفت قوانین مذکور کی اگر باعتبار مدلول کے ہی تو علم معانی ہی اور جو باعتبار دلالت کے ہی تو علم بیان ہی اور

کرنا باعتبار تحسین اور تزئین یعنے زیب و زینت کرنے کے تو علم بدیع کہینگے اور اسیطرح فصاحت اور بلاغت مین فرق ہے اسوجہ سے کہ بلاغت معنی سے تعلق رکھتی ہے اور فصاحت لفظ و معنی دونون سے اسی سبب سے کہتے ہین کہ بلیغ اور لفظ فصیح کہتے ہین نہ بلیغ لفظ اور مختصر ان تینون علمون مین سے جو مبتدیون کے واسطے مفید ہے ترتیب وار جیسا کہ ذکر کیا گیا بیان کیا جاتا ہے انشاء اللہ تعالی وباللہ ولی التوفیق جاننا چاہیے کہ حسن کلام دو قسم پر ہے ذاتی اور عرضی حسن ذاتی الفاظ فصیح اور معانی بلیغ سے حاصل ہوتا ہے اور لفظ فصیح وہ ہے کہ اہل زبان کی محاورہ اور روزمرہ موافق ہو وحشی اور غیر مانوس نہو کہ اسکو دریافت کرنیکے واسطے صراح اور فاموس کی حاجت پڑے اور معانی بلیغ اسکو کہتے ہین کہ موافق مطلب کے اور اس مقام کی مناسب ہو اور حسن عرضی لطیف کہ سیدان صنعتون کی رعایت کرنیسے کلام مین پایا جاتا ہے جو شخص ان دونون باتونکی رعایت رکھتا ہے کلام اسکا فصیح و بلیغ ہوتا ہے جو کلام کو پایہ فصاحت لفظی اور بلاغت معنوی سے گرا دیتی ہین انمین سے کچھ تفصیل کیجاتی ہے اول ضعف تالیف اور وہ ایسا کرنا کلام کا ہے برخلاف استعمال فصحاے زبان دان کے دوسرے اخلال یعنے جو لفظ کہ اس مقام کی مناسب ہے اسکو ترک کرین اور اسکے سبب سے ترکیب کلام مین خلل واقع ہو چنانچہ مثال اسکی اس مصرعہ سے ظاہر ہے ع نقد بہتر ز نسیہ بسیار نسیہ کے واسطے جو لفظ بسیار آیا نقد کیواسطے بھی لفظ کم لانا ضرور تھا لفظ کم کے نہونیسے ترکیب کلام مین نقصان واقع ہوا تیسرے تنافر کلمات اور وہ جمع ہونا کئی کلمونکا ہے کہ ارباب فصاحت اور بلاغت کی طبیعت کے خلاف ہو چنانچہ اس شعر سے ظاہر ہے شعر آن شاہ شجاع ار بکشد تیر و کمان ور بافگند ز شصد و شش شیر بلرزد دوسرے مصرعہ کا لفظ گرانی اور تقاطر سے خالی نہین اور فصاحت اور بلاغت کے خلاف ہے چوتھے ثقیل ہونا کلام کا یعنے کلام اول کے آخر کا حرف اور دوسرے لفظ کا پہلا حرف ایک جنس سے ہو اور دونون حرف باہم متصل ہو جائین مثلاً نفع علم کہ کلمہ اول کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمہ کا پہلا حرف ایک جنس سے ہے اور ایک مقام پر دو لفظون ہمجنس کا جمع ہونا کلام کو پایہ فصاحت سے گرا دیتا ہے اس صورت مین اگر ان دونون حروف متجانس کے درمیان کوئی اور لفظ واسطے کا لایا جائے تو ثقالت موقوف ہو جاتی ہے مثلاً نفع العلوم یا نجوین تعقید اور وہ دو قسم پر ہے تعقید لفظی اور تعقید معنوی تعقید لفظی وہ ہے کہ کلام کو مطلب کی مراد اچھی طرح دلالت کرے اور اسکے سبب سے نقصان لفظون کا ہو چنانچہ شیخ علی حزین نے کہا ہے بیت این سایہ بلند سرو رعنا کیست عمر کہ در بن ہواست بر دوال منیر عمر نہ لفظ است مصرعہ آخرین تعقید لفظی ہے مطلب شاعر کا یہ ہے کہ ایک عمر ہے کہ اس ہوا مین پر دوال مار نا ہو نہین پس اگر اس عبارت کہتا تو کلام تعقید لفظی سے خالی ہو جاتا مصرعہ عمر لست در ہوا بر دوال منزکم اور جس مقام پر مطلب فوت نہو وہان تعقید لفظی جایز ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ کہتے ہین شعر تو نیکوروش باش تا بد سگال تا منفس تو گفتن نیابد مجال نہ لفظ گفتن لفظ نفس پر مقدم چاہیے تھا اور مصرعہ مذکور مین لفظ نفس کے بعد ہے لیکن چونکہ مطلب فوت نہین ہوا

اس سبب سے اسطرح کی تعقید لفظی جائز ہے معنوی وہ ہے کہ معنی مین خلل واقع ہو چنانچہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین شعر یکے سیخ ہاله
سرنبودہ ۔ چو مہ ہر روز در برجے نمودہ مصرعہ دوم مین تعقید معنوی ہے اسلیے کہ چاند ہر روز ایک برج سے طلوع نہین ہوتا ہے بلکہ
بمحاکیسوین منزل مین سے ہر روز ایک منزل سے ظاہر ہوتا ہے اگر برج کی جگہ منزل کہتا تو تعقید معنوی نہ ہوتی جیسے تکرار الفاظ کی
ایک فقرہ یا ایک مصرعہ مین ہو اور وہ لفظ مکرر فائدہ معنی مختلف بخشے تو صنعت ہے ورنہ قبیح ہے مثال تکرار الفاظ کی جو قبیل صنائع سے
ہے باد تیز پرواز شوق باز در ہوائے صید کبوتران گرہ باز داوج ہوا گرفتہ یہان تکرار لفظ باز اور ہوائے معانی مختلف کی فائدہ
بخشے ایسی تکرار الفاظ قبیل صنائع سے ہے اور مثال تکرار الفاظ کی جو جنس قبایح سے ہے باز زید بالفلان خدمت مامور کردم اگر باز
خیانت خواہد کرد باز معزول خواہم نمود یہان لفظ باز نے معانی مختلف کا کچھ فائدہ نہ بخشا سا تویں نوا الی اضافات جیسے اس فقرہ
سے ظاہر ہے در باغ دلپذیر جنت نظیر امیر کبیر مرزا جہانگیر رفتم انھوین مذہب حرف زائد کے طانے کو کہتے ہین جو درستی وزن شعر
کے واسطے لفظ مین زیادہ کرتے ہین جیسے اسناد رودکی کہتا ہے شعر بودنی بود مے بیار کنون ۔ رطل پر کن وگر مگو سے سخون ۔
مصرعہ آخر مین لفظ سخون مین حرف واو محض رعایت وزن شعر کے لیے لایا ہے اور لفظ صحیح سخن ہے نویں قیاس لغوی کی خلاف
کہنا وہ ہے جو محاورہ اہل زبان کے ایک حرف خلاف سے دوسرا حرف بدلکر لاوین جیسے کسی شاعر نے کہا ہے شعر آب انگور و آب
نیوفل ۔ شد مرا از عبیر و مشک بدل ۔ مصرعہ اول مین لفظ نیلوفل بجاے نیلوفر کے محاورہ اہل زبان کے خلاف ہے کہ حرف را کو
لام سے بدل کیا دسوین کلمہ مبتذل کہ مردم خواص اسکے استعمال سے پرہیز کرتے ہین جیسے سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے شعر مرد
کیر و خایہ بنیت بس ۔ پس لفظ کیر و خایہ کا نہایت برا ہے گیارھوین غرابت یہ ہے کہ سب آدمی اس سے آگاہ نہ ہون اور وہ کلمہ غیر
مانوس ہو فصل پہلی تقسیم کلام مین جاننا چاہیے کہ معانی مین کلام سے بحث ہے اور کلام کی دو قسمین ہین خبر و طلب خبر
واقعات کے بیان کرنیکو کہتے ہین اور احتمال صدق و کذب اسکا خاصہ یہ ہے چنانچہ کسی عرب نے کہا ہے انکم تعلمون الصدق
الکذب اور طلب وہ ہے کہ متکلم اپنے نفس کے واسطے کوئی بات کہے اور یہ دونون قسمین دو فصل مین بیان کرتا مصنف ان شاء اللہ تعالی
فصل دوسری خبر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ خبر کے واسطے مسند الیہ اور مسند کا ہونا ضرور ہے مسند الیہ مبتدا کو کہتے
ہین اور مسند خبر کو کہتے ہین اور حکم بھی کہتے ہین اور مبتدا اور خبر مین جو نسبت ہے اسکو اسناد کہتے ہین مثلاً زید قائم است لفظ
زید مبتدا اور مسند الیہ ہے اور لفظ قائم خبر اور مسند ہے اور قیام کو زید کی ساتھ اور زید کو قیام ساتھ جو نسبت ہے اسکو اسناد
کہتے ہین اسوجہ سے کہ جب ہم نے کہا زید قائم است پس لفظ زید کی واسطے منسوب ہوا کسی اور شخص نہ ہو کسی اور شخص نہ ہو اور بکر و عمرو کے
واسطے منسوب نہ ہوا اور سننے والا بھی دوسرے شخص کو ہرگز تصور نکریگا یہی نسبت ہے اور اس نسبت کو علماء علم معانی کی
اصطلاح مین اسناد کہتے ہین یعنے نسبت فعل کی طرف اس فاعل کی کہ وہ فعل اس سے متعلق ہے اور اسکی دو قسمین ہین ایک حقیقت عقلیہ

دوسری مجاز عقلیہ حقیقت عقلیہ وہ اسناد ہے یعنے نسبت ایک فعل کی ہے طرف فاعل کے کہ وہ فاعل حقیقت مین اس فعل
کے ساتھ متصف ہے جیسے خدا تعالی جہان را سرسبز گردانیدہ پس نسبت جہان سرسبز کرنیکی خدا تعالی کی طرف نسبت حقیقی
عقلیہ ہے اسوجہ سے کہ فاعل حقیقی ہر فعل کا پروردگار ہے دوسرے مجاز عقلیہ یعنے نسبت فعل کی اس فاعل کی طرف کہ وہ فاعل
مجازا اس فعل کے ساتھ منسوب ہو چنانچہ قول جاہل کا سرسبز کرد جہان را فصل بہار پس جہان کی سرسبز کرنیکی نسبت فصل بہار کی
طرف بقول جاہل کے نسبت مجازی عقلیہ ہے اور واضح ہو کہ مسند یعنی خبر مین جسکو حکم کہتے ہین سننے والیکو اگر کچھ تردد یا انکار
واقع ہو تو تردد اور انکار کے دور کرنیکے واسطے الفاظ تاکید لاتے ہین اور فارسی مین قسم اور ہر گز اور ہر آئینہ الفاظ تاکید مین
سے ہر گز سلب کے واسطے آتا ہے مثلا زید قائم نیست اور قسم اور ہر آئینہ ایجاب اور سلب دونوں کے واسطے آتے ہین مثلا بخدا کہ زید
قائم است اور ہر آئینہ زید قائم است مثال سلب کی بخدا کہ زید قائم نیست ایجاب قبول کرنیکو کہتے ہین اور سلب انکار کو کہتے ہین
اور جسقدر تردد اور انکار زیادہ تر ہوتا ہے الفاظ تاکید زیادہ ہوتے ہین مثلا بخدا و بسر شما و بجان شما کہ قائم است فصل تیسری
طلب کے بیان مین جاننا چاہیے کہ طلب دو قسم پر ہے ایک ممکن دوسری محال طلب ممکن کو ترجی کہتے ہین اور طلب محال کو
تمنا کہتے ہین اور ترجی پانچ قسمون پر ہے ایک اسمین سے استفہام ہے اور فارسی مین حرف استفہام کے نیرہ ہین آیا چہ کہ
چیست کیست چرا چسان چگونہ کے کدام کجا چون چند مثال آیا کی مصرعہ دریغ مجمع زمصر آیا کے نسبت مثال چہ کی
مصرعہ تو معشوقی نرا باغم چہ کار است مثال کہ کی مصرعہ نمیدانم کہ می آید کہ می آید بگوش دل اس مصرعہ مین دو کاف ہین
جو کاف کہ لفظ نمیدانم کے بعد ہے وہ کاف استفہام ہے مثال چیست کی مصرعہ چیست آن جوہر ہدایت فن مثال
کیست کی مصرعہ کیست این باچنین جمال و جلال مثال چرا کی مصرعہ آخر چرا ست این ہمہ چین و چنین او مثال چسان کی
شعر صدائے ریختن خون مابلند شد چسان جوابدہم تیغ سر بہ رنگ نزا مثال چگونہ کی مصرعہ ابدل بچین زلف چلیپا
چگونہ مثال کی کی شعر کی باشد و کی باشد و کی باشد و کی باشد و کی باشد و کی باشد و کی باشد و کی باشد مثال کدام کی شعر کدام رو
کہ سر بشوق انتظارم نیست کدام تیغ کہ سر گرم در کنارم نیست مثال کجا کی مصرعہ کجا و بیر مغان و شراب ناب کجا
مثال چونکی شعر روے تو غائب از نظر گل را تماشا چون کنم چون لالہ داغم بر جگر گلگشت صحرا چون کنم مثال چند کی مصرعہ
چند چند از حکمت یونانیان دوسرے امر ہے مثل شعر بہ مساتی مئی باقی کہ در جنت نخواہی یافت خمار کنار آب رکناباد کی مصرعہ
مصلا را تیسرے نہی مثال مصرعہ مدہ اے طبیب شربت کہ این دواست مارا لفظ مدہ کہ نہی ہے طلب مطلوب اس سے ظاہر
ہے جو بھی مذاکہ اس سے بھی طلب مطلوب ظاہر ہوتی ہے اور حرف ندا کی فارسی مین ای اور یا اور الف ہین مثال ای کی شعر ای شہنشاہ
بلند اختر سزد ار بہ تخت بوسم بجود گردون خاک ایوان شما بمثال یا کی مصرعہ یا الہی تا قیامت بر بتابد آفتاب بمثال

الف کی مصرعہ دلا تا بزرگی نیاری بدست ؛ لفظ دل کے آخر مین الف حرف ندا کا ہی پانچوین دعا فارسی مین حرف دعا کی باد اور
مباد ہین مثال باد مصرعہ سرو شمست تاج دروازہ باد ؛ مثال مباد مصرعہ یارب مباد تا بہ قیامت زوال تو ؛ اور کبھی بغیر لفظ
باد اور مباد کے قرینہ عبارت سے دعا معلوم ہوتی ہے شعر پیکر خصم ترا خاک برد سر بہ نشیب ؛ دشمن جاہ ترا دار کند رو بفراز
یہانتک ذکر ترجی تھا یعنے طلب ممکن کا بیان تھا چنانچہ نظیرون اور مثالون سے ظاہر ہے اور طلب محال جسکو تمنا کہتے ہین
مثال اسکی یہ ہے مصرعہ کاشکی عمر رفتہ باز آید ؛ فارسی مین لفظ کاش حرف تمنا کا ہے اور عمر گذشتہ کا پھر آنا محال ہی اور اسکو
طلب محال کہتے ہین فقط باب گیارھوان علم بیان مین ۔ مقدمہ اس علم کی تعریف مین علم بیان اس علم سی مراد ہی
کہ ایک معنی کئی طرح سے ایراد کیے جائین اس طور پر کہ بعض اسمین واضح تر ہون بعض سے اور فائدہ اس علم کا یہ ہی کہ مطابق
کلام مین ذہن انسان کا خطا سے محفوظ رہے جاننا چاہیے کہ مدار علم بیان کا چار اصل پر ہی تشبیہ اور استعارہ اور مجاز مرسل
اور کنایہ فصل تشبیہ کے بیان مین پہلی تشبیہ لغت مین دلالت ہی معنی واحد مین دو چیز کی شرکت سی اور ان دونون چیزون کو
مشبہ اور مشبہ بہ کہتے ہین اور معانی مشترک کو وجہ تشبیہ کہتے ہین اور لازم ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ ایک جنس سے نہون لیکن از روی وصف
کے متفق ہون مثلاً تشبیہ رخسارہ معشوق کی چاند سے کہ دونون جنس مختلف سے ہین لیکن بسبب تعریف کی رخسارہ معشوق کو
چاند کی نور سے تشبیہ دی پس رخسارہ معشوق مشبہ ہی اور چاند مشبہ بہ ہے اور روشنی چاند کی وجہ تشبیہ ہے اور غرض تشبیہ سے مشبہ کو
مشبہ بہ پر فوقیت دینا ہے اور غیر جنس ہونا رخسارہ معشوق کا اور چاند کا ظاہر ہے کہ یہ اور جنس سے ہے اور وہ اور جنس سے ہے
اور چاہیے کہ مشبہ مشبہ بہ پر فائق ہو اسواسطے کہ تشبیہ خوب صحیح اور درست ہو فصل دوسری مشبہ اور مشبہ بہ کی بیان مین
واضح ہو کہ مشبہ اور مشبہ بہ یا ایک حواس خمسہ ظاہری یعنے باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ کے ساتھ مدرک
یعنے دریافت ہوتا ہے اور قسم کو تشبیہات حسی کہتے ہین کہ محسوسات متعلق ہین اور یا حس مشترک اور خیال اور متصرفہ
اور واہمہ اور حافظہ حواس خمسہ باطنی مین سے ایک کی ساتھ دریافت ہوتا ہی اس قسم کو تشبیہات عقلی کہتے ہین جو کہ
حواس خمسہ ظاہری سے دریافت ہوتا ہے اسکی پانچ قسمین ہین اول مبصرات یعنے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
اسلیے کہ وہ قوت باصرہ کے متعلق ہے جیسے حکیم اسدی طوسی نے کہا ہے بیت عذارے چو گل خاطر افروز دید ؛ فروزندہ
چون صبح نوروز دید ؛ عذار مشبہ ہے اور گل مشبہ بہ ہے اور یہ دونون محسوسات سی ہین یعنے معلوم ہوتی ہین اور دیکھنا
قوت باصرہ کے متعلق ہے دوسرے مسموعات سی معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ وہ قوت سامعہ کے متعلق ہے چنانچہ
خاقانی نے کہا ہے بیت گاہ چو خال عاشقان صبح کند تلوانے ؛ گہ چو خلخال دلبران مرغ کند نواگری ؛ جانورون
کی آواز کو معشوق کی خلخال کی آواز سے تشبیہ دی ہے اور آواز قوت سامعہ کے متعلق ہے یا مشمومات سے

دریافت ہو جو قوت شامہ کے متعلق ہے جیسے خاقانی کہا ہی بیت زان مئی گلگون کہ بید سوختہ پرورد ٭ بوے گل و مشک بید
خام برآمد ٭ یا مذوقات سے ہووے کہ قوت ذائقہ سے وا رکھتا ہی جیسے اس بیت مین ظاہر ہے بیت شراب داشت ساقی
دوش در جام ٭ کہ بروے لذت تسنیم در کام ٭ یا ملموسات سے ہو کہ قوت لامسہ سے تعلق رکھتا ہی جیسے حکیم مختاری کہتا ہے
بیت آثار آفتاب شدہ جرعۂ قدح ٭ منقار عندلیب نشد زخمۂ رباب ٭ منقار مشبہ ہی اور زخمہ مشبہ بہ ہی اور معانی مصرعہ کے
یہ ہین کہ جسطرح زخمہ رباب سے آوازین رنگین نکلتی ہین اسیطرح منقار بلبل سے صداے موزون نکلتی ہے اور ظاہر ہے
کہ زخمہ رباب سے آواز کا نکلنا بغیر ملنے ایک کے دوسرے سے ممکن نہین ہے پس اس قسم کی تشبیہ قبیل ملموسات سے ہے اور تشبیہات
حسی کی ایک نوع ہے کہ خیال اسکو جمع کرتا ہے اور خارج مین وہ وجود نہین رکھتا ہے اور دریافت کر لینا خیال کا محسوسات
سے ماہر نہین ہی اسلیے کہ اس قسم کو بھی تشبیہات حسی مین سے قرار دیتے ہین جیسے انوری نے کہا ہی بیت ساغر شن پر بادۂ رنگین چنان
آید بچشم ٭ کز میان آب روشن بر فروزی آتشے ٭ آگ پانی مین روشن کرنا محض خیال ہے اور خارج امکان مین ہرگز وجود
نہین رکھتا ہی اور آگ اور پانی دونون محسوسات سے ہین اور مشبہ اور مشبہ بہ عقلی یہ ہی کہ عقل سے دریافت ہووے نہ حس سے
جیسے ازرقی اور حکیم سنائی کی ان بیتون سے ظاہر ہے بیت ذکاے طبع تو گوئی کہ لوح محفوظ است ٭ کہ ذرہ نبود جائز اندرو
نسیان ٭ بیت مردگی جہل و زندگی دین است ٭ ہر گفتند مغز آن این است ٭ شعر اول مین ذکا مشبہ ہی اور لوح لفظ مشبہ
ہے اور دوسرے شعر مین مردگی اور زندگی مشبہ ہے اور جہل اور دین مشبہ بہ ہے پس لفظ ذکا اور لوح محفوظ اور مردگی اور زندگی
اور جہل اور دین یہ سب عقل سے دریافت ہوتی ہین نہ حس سے اسلیے کہ قبیل معقولات سے ہین نہ جنس محسوسات سے اور
مثل لذت اور الم وغیرہ کی جس چیز کی دریافت وجدان سے تعلق رکھتا ہی اسکو قسم عقلی سے شمار کرتے ہین اور کبھی ایسا بھی
ہوتا ہے کہ تشبیہ حسی ہو اور ایک عقلی جسطرح میزان کی تشبیہ عدل سے اور عطر کی تشبیہ خلق کریم سے میزان اور عطر محسوسات
سے ہین اور عدل اور خلق معقولات سے اور یاد رہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ چار طرح پر ہین ایک یہ کہ دونون حسی ہون دوسرے
یہ کہ دونون عقلی ہون تیسرے یہ کہ مشبہ حسی ہو اور مشبہ بہ عقلی ہو چوتھے یہ کہ مشبہ عقلی ہو اور مشبہ بہ حسی فصل تیسری وجہ
شبہ کے بیان مین وجہ شبہ اس معانی سے مراد ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ دونون شریک ہون ظاہر ہو کہ مشبہ اور مشبہ
بہ حقیقت مین شریک ہوتے ہین اور صفت مین جدا ہوتے ہین مثل دو آنکھون کے کہ ایک سیاہ
ہو اور ایک سفید ہو پس دونون آنکھین حقیقت مین شریک ہین اور صفت مین جدا ہین یا حقیقت
مین جدا ہوتی ہین اور صفت مین شریک ہوتی ہین جیسے دو طویل کہ ایک خط ہو اور ایک جسم ہو پس خط اور جسم کی حقیقت
مین بڑا تفرقہ ہے اسوجہ سے کہ خط مین ابعاد ثلثہ نہین ہوتے یعنے طول اور عرض اور عمق نہین ہی اور جسم خط کے برعکس ہے

لیکن طول جو صفت ہی اسمین خط اور جسم دونون شریک ہین اور صفت یا قبیل محسوسات سی ہوتی ہے مثلاً الوان اور اشکال
اور اوزان اور حرکات اور اصوات اور اطعمہ اور اشربہ اور روائح اور خشونت اور لینت اور ثقل اور خفت اور حرارت اور
برودت اور رطوبت اور یبوست وغیرہ کہ کیفیات جسم انسان سے ہین اور دریافت ہونا انکا حواس خمسہ ظاہری سی تعلق
رکھتا ہے اور یا قبیل معقولات سے ہوتی ہے مثلاً ذکا اور معرفت اور قدرت اور کرم اور شجاعت اور حلم اور غضب
کہ کیفیات نفسانی مین سے ہین اور عقل سے دریافت ہوتی ہین اور وجہ شبہ کو لازم ہی کہ دونون مین شریک ہووی یعنی مشبہ اور
مشبہ بہ دونون پر صادق آوے اور جو ان دونون مین سے صرف ایک ہی پر صادق آویگی تشبیہ خراب اور فاسد ہو جاویگی مثلاً
النحو فی الکلام کالملح فی الطعام یعنی کلام مین قواعد نحو کا رعایت کرنا ایسا ہے کہ جیسے کھانے مین نمک اگر وجہ شبہ یہ ہووے
کہ استعمال کرنے مین بہتری ہے اور ترک کرنے مین فساد ہے تو اس صورت مین تشبیہ صحیح ہوگی اور دونون پر صادق آئیگی اسلیے
کہ نمک کے استعمال کرنے مین اصلاح کھانیکی ہی اور ترک کرنیمین فساد ہی اسیطرح قواعد نحو کا استعمال کرنیمین اصلاح کلام
کی ہے اور اسکے ترک کرنیمین فساد ہی اور بالفرض اگر وجہ شبہ یہ ہو کہ بہت ہونا نمک کا مفسد طعام ہی اور کم ہونا نمک کا مصلح
طعام ہے یہ معنی نحو مین صادق نہین آتے اور تشبیہ مین خلل پڑتا ہی اسوجہ سے کہ اگر بعض قواعد نحو کلام مین استعمال کیے جاوین
اور بعض کو ترک کرین تو کلام بالکل مہمل اور بے ربط ہو جائیگا فصل چوتھی غرض تشبیہ کے بیان مین واضح ہو کہ غرض تشبیہ
اکثر مشبہ کیطرف راجع ہوتی ہی اور اسکی کئی قسمین ہین اول یہ کہ غرض تشبیہ سے وجود مشبہ کی ممکن ہونیکا بیان ہووی اس مقام پر
کہ وہان امتناع بھی ممکن ہو چنانچہ ابو طیب کے مضمون شعر سے ظاہر ہی شعر فان تفق الانام فانت منہم ؛ فان المسک بعض
دم الغزال ؛ معنی اس شعر کے یہ ہین کہ ممدوح کیطرف خطاب کرتا ہی کہ اگر خلق پر تو فائق ہووے حالانکہ جنس انسانی سی ہی تو یہ امر ممکن ہی
اسواسطے کہ مشک خون آہو مین سے ایک ٹکڑا ہی مراد شاعر کی یہ ہی کہ تمام نوع انسان سے رتبہ ممدوح کا اسقدر بڑھ جائی کہ ہرگز نوع
انسان سے مناسبت نرکھے یعنی بدرجات سب سے بہتر ہو جائے اور یہ دعوے شاعر کا بظاہر دشوار معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ یہ امر
محال ہے کہ ایک آدمی اپنی جنس مین ایسا ممتاز ہو کہ ان سب سے بڑھ جائی اسواسطے شاعر نی اپنی دعوے کی ثابت کرنیکیلیے تشبیہ
مشک سے امکان اسکا ثابت کیا یعنی مشک اگرچہ پارہ خون آہو ہی لیکن قسم خون سی نہین شمار کیا جاتا اسیطرح ممدوح بھی
ہرچند کہ نوع انسان سے ہے لیکن بسبب فوقیت کی ہمجنسون سے رتبہ مین بڑھ گیا اور اسی مضمون کی مطابق کسی اور شاعر نے
ممدوح کی مدح مین تشبیہ دی ہے بیت اگر از خلق آمد و با خلق شاہ است ؛ عجب مشمر گل از جنس گیا است ؛ یعنی ممدوح
میرا اگرچہ مخلوق مین سے ہے لیکن جو کہ خلق پر بادشاہ ہوا تو کچھ تعجب کا مقام نہین اسلیے کہ پھول بھی گھاس کی قسم مین سے ہے مگر تمام قسم گھاس پر
فوقیت رکھتا ہے دوسرے یہ کہ غرض تشبیہ سے یہ ہی کہ مشبہ کا حال بیان کیا جاوے لیکن اس قسم مین یہ شرط ہی کہ مشبہ بہ کا حال

خوب ظاہر ہو ورنہ بیان حال کیواسطے تشبیہ واضح نہ ہوگی مثال اسکی اس مصرعہ سے ظاہر ہے مصرعہ دل از وداع رفیقان
چو دیگ بر آتش ٭ دل مشبہ ہے اور دیگ مشبہ بہ ہے اور بر آتش مشبہ بہ کا حال ہے تیسرے یہ کہ غرض تشبیہ سے مشبہ کے مقدار
حال کا بیان کرنا ہو چنانچہ انوری کے اس شعر سے ظاہر ہے بیت حدیث سرین و میانش چگویم ٭ کہ دیدست کوہی معلق بکاہی
سرین اور کمر مشبہ ہین اور کوہ معلق بکاہ مشبہ بہ ہے سرین کا فربہ ہونا اور لاغر ہونا کمر معشوق کا یہ تشبیہ سے غرض ہے اور ان
دونون سے خوبی حسن معشوق ہے چوتھے یہ کہ تشبیہ سے یہ غرض ہووے کہ حال اور شان مشبہ کی سننے والیکو خوب معلوم ہو جاوے
مثلاً سعی بیفائدہ کو پانی کے نقش سے تشبیہ دیتے ہین بیت صورت ابلہان چو دیگ تہی ست ٭ از درون خالی و ز برون سہی ست
صورت ابلہان مشبہ ہے اور دیگ تہی مشبہ بہ ہے اور اندر سے خالی ہونا اور باہر سے سیاہ ہونا یہ مشبہ کا حال ہے پانچوین یہ کہ غرض
تشبیہ سے یہ ہو کہ مشبہ کو غیرونکی نظرونمین زینت دیجاوے مثال اسکی انوری کے شعر سے ظاہر ہے بیت ببین وقت سخن
گفتن لب شیرین و دندانش ٭ کہ گوئی در عمان ست در لعل بدخشانش ٭ لب اور دندان مشبہ ہین اور لعل اور در مشبہ بہ ہین
اور غرض اس تشبیہ سے معشوق کے لب اور دندان کی زیب و زینت کا بیان ہے چھٹے یہ کہ غرض تشبیہ سے یہ ہووے کہ مشبہ
کی مذمت اور برائی کیجاوے چنانچہ کسی شاعر نے کسی شخص کی ہجو مین کہا ہے اشعار ای از تو سہ روح و پنج حس خوار و
خجل ٭ در چار ہنر چو چار چیزے کامل ٭ چون فرج دہن باز و چون کون گندہ دماغ ٭ چون کیر زبان دراز و چون خایہ
دو دل ٭ غرض تشبیہ جو مشبہ کیطرف راجع ہوتی ہے یہانتک اسکا بیان تھا لیکن غرض تشبیہ کبھی مشبہ بہ کی طرف بھی راجع
ہوتی ہے اسکی دو قسمین ہین اول یہ کہ جو تشبیہ مین ناقص ہو اسکو مشبہ بہ کرین اور مطلب اس سے یہ ہے کہ دعوی اس کے کمال کا
ثابت ہو مثال اسکی حکیم ازرقی کی اس رباعی سے ظاہر ہے رباعی آتش بسنان دیو بندت ماند ٭ پیچیدن افعی بکمندت ماند ٭ اندیشہ
برفتن سمندت ماند ٭ خورشید بہمت بلندت ماند ٭ آتش اور پیچیدن افعی اور اندیشہ اور خورشید مشبہ ہین اور سنان اور کمند اور سمند
اور ہمت مشبہ ہین اور غرض اس تشبیہ سے مشبہ بہ کا دعوی کمال کا ثابت کرنا ہے وجہ تشبیہ مین دوسرے یہ کہ جس چیز کی شان پر
اہتمام رکھتے ہون اسکو مشبہ قرار دیوین اور غرض تشبیہ سے یہ ہے کہ اہتمام شان مشبہ بہ کا بیان کیا جاوے مثال اسکی اس
بیت سے ظاہر ہے بیت گدا از بسکہ دیدہ قحط احسان ٭ ہلال عید را داند لب نان ٭ واضح ہو کہ تشبیہ اس مقام پر درست ہوتی ہے
کہ مشبہ بہ وجہ تشبیہ مین مشبہ سے کاملتر اور قوی تر ہوتا ہے لیکن جس جگہ مشبہ اور مشبہ بہ دونون برابر ہوتے ہین اسکو تشبیہ نہین
کہتے ہین بلکہ تشابہ کہنا چاہیے اور تشابہ مین صحیح کے برعکس ہوتا ہے یعنی مشبہ کو مشبہ بہ کر سکتے ہین چنانچہ اس قطعہ سے ظاہر
ہے قطعہ ہست پر مانا بچشم خونفشان ٭ در کفم از بادۂ احمر قدح ٭ یا شراب ست اینکہ میریزم ز چشم ٭ یا سرشک ست اینکہ دارم در
قدح ٭ جام شراب کو چشم خونفشان سے تشابہ کیا ہے فصل پانچوین استعارہ کے بیان مین جاننا چاہیے

معنی استعارہ کے طلب کرنا ایک چیز کا ہی بعاریت اور مستعار وہ ہی کہ عاریۃً کوئی چیز لیجاوے اور استعارہ مین مشبہ کو مستعار لہ
کہتے ہین اور مشبہ بہ کو مستعار منہ کہتے ہین اور جو معنی کہ مستعار منہ مین شریک ہین اسکو وجہ جامع کہتے ہین مثلاً نرگس کو گل
نرگس سے چشم یار کیواسطے مستعار کیا پس گل نرگس کہ مشبہ بہ ہی وہ مستعار منہ ہی اور چشم یار کہ مشبہ ہی اسکو مستعار لہ کہین گے اور
نرگس چشم معشوق کیواسطے لفظ مستعار ہی اس عمل کو استعارہ کہتے ہین مثال اسکی حکیم مختاری کے شعر سے ظاہر ہی شعر برقے
گرفتہ در کف وابری بہ پیش روی ٭ ماہی نہادہ بر سر و چرخی بزیر ران ٭ اس شعر مین شمشیر کو برق کے ساتھ اور سپر کو ابر کے ساتھ
اور خیر کو چاند کے ساتھ اور اسپ کو چرخ کے ساتھ استعارہ کیا ہی برق کہ مشبہ بہ ہی اسکو مستعار منہ کہین گے اور شمشیر کہ مشبہ ہی
اسکو مستعار لہ کہتے ہین اسیطرح ابر اور ماہ اور چرخ کو بھی قیاس کرنا چاہیے اور وجہ جامع ان چارون مین ظاہر ہے
یعنی روشنی اور چمک برق و شمشیر مین اور سیاہی اور سایہ ابر اور سپر مین اور مدور یعنی گول ہونا چتر اور ماہ مین اور تیز رفتاری
اور سریع السیر ہونا چرخ اور اسپ مین یہ ہے مختصر بیان استعارہ کا فصل چھٹی مجاز مرسل کے بیان مین مجاز مرسل
اس لفظ سے مراد ہی کہ معنی موضوع لہ کے غیر مین استعمال کیا جاوے اور اسکی کئی قسمین ہین اول یہ کہ سبب کو مسبب
کی جگہ بیان کرین مثلاً در آفتاب نشستم یعنی اس سے یہ مراد ہے کہ در پرتو آفتاب نشستم یعنی آفتاب سبب ہی اور پرتو آفتاب
مسبب ہی سبب کے بیان کرنے سے مسبب دریافت ہوا اور کبھی اسکے برعکس ہوتا ہی یعنی بجاے سبب کے مسبب استعمال کیا جاتا ہی
جیسے روز برآمد یعنی آفتاب برآمد روز مسبب ہی اور آفتاب سبب ہی اور مسبب کے بیان ہونے سے سبب دریافت ہو گیا دوسری
یہ کہ وارد کرنا کل کا بجاے جز کے یعنی جس جگہ جز کا بیان چاہیے وہان کل کو بیان کرین اور معنی جز کے لیوین مثال اسکی
حکیم ثنائی کے اس شعر سے ظاہر ہے بیت عشق را بحر بود و دل را کان ٭ شرع را دیدہ بود و دین را جان ٭ لفظ دیدہ جو نگہبان
کے معنی مین آیا ہی یہان اس سے مثال دیگئی ہی شرع را دیدہ بود یعنی چشم شرع بود یہ مراد ہی کہ شرع نگہبان تھی پس دیدہ کل ہی اور
نگہبانی جز ہی اور اسکے برعکس بھی ہوتا ہی یعنی جس جگہ کل کا بیان چاہیے وہان جز کو بیان کرین اور معنی کل کے لیے جاوین
تیسرے یہ کہ ظرف کو مظروف کی جگہ لاوین مثلاً بجاے پیشاب کے لفظ قارورہ مستعمل ہی اسواسطے کہ یہ محاورہ ہی کہ حکیم کے پاس
قارورہ لیجاؤ یہ نہین کہتے کہ طبیب کے پاس پیشاب لیجاؤ پس قارورہ اس شیشہ کو کہتے ہین کہ پیشاب کا ظرف ہی بول مظروف ہی
لیکن اسکی جگہ محاورہ مین ظرف استعمال کیا جاتا ہے اور اسکے برعکس بھی ہوتا ہی یعنی ظرف کی جگہ مظروف کو استعمال کرتے
ہین مثلاً گلاب بجاے محفوظ بگذارند مراد یہ ہی کہ شیشہ گلاب بجاے محفوظ بگذارند پس گلاب مظروف ہی اور شیشہ ظرف
ہی چوتھے یہ کہ عام کو خاص کی جگہ استعمال کرین مثلاً قبا پر جو اطلاق لباس کا کرتے ہین لباس عام ہے اور قبا خاص ہے یا
اسکے برعکس ہو یعنی خاص کو عام کی جگہ استعمال کرین گل من از بلبل خود ہیچ خبر ندارد یعنی معشوق اپنے عاشق کی کچھ خبر نہین لیتا

گل خاص ہی اور معشوق لفظ عام ہی اور لفظ بلبل خاص ہی اور عاشق عام ہی سوا ان اقسام کے مجاز مرسل کی بہت قسمین ہین مبتدیون کے دریافت ہونیکے واسطے اسی پر اکتفا کیا گیا **فصل ساتوین کنایہ کے بیان مین** معنی کنایہ کے ترک کرنا تصریح کا ہے یعنی پوشیدہ بات کہنا اور اصطلاح مین اُس لفظ سے مراد ہی کہ اُس کے معنی لازم کا ارادہ کرین اور کنایہ تین قسم پر ہی اول یہ کہ فقط ذات موصوف کنایہ سے مراد ہووے دوسرے یہ کہ موصوف کی صفتون مین سے کوئی صفت مراد ہووی ذات موصوف سی مراد نہو تیسرے یہ کہ کنایہ سے یہ غرض ہووی کہ واسطے موصوف کی اثبات صفت کا ہو جاوی یا وہ صفت جو موصوف کیواسطے ہی نفی ہو جاے لیکن کنایہ کی پہلی قسم فقط ذات موصوف جس سے مراد ہوتی ہے وہ دو طرح پر ہی قریب اور بعید کنایہ قریب وہ ہی کہ ایک صفت جو موصوف معین سے مخصوص ہو اُسکو بیان کرین اور اُس صفت سے موصوف کی ذات کی صفت مراد ہووے مثال اسکی اِس شعر سے ظاہر ہے کسی شاعر نے آفتاب کیطرف خطاب کرکے کہا ہے۔

شعر بالات شجاع ارغوان تن ٭ زیر تو عروس ارغنون زن ٭ مریخ جو آفتاب کے اوپر ہے ارغوان تن اُس سے مراد ہی اور ارغوان تن اسوجہ سے کہا کہ ستارۂ مریخ سرخ رنگ ہی اور زہرہ جو آفتاب کے نیچے ہی عروس ارغنون زن کنایہ اُس سے ہی عروس ارغنون زن اسلیے کہا کہ زہرہ کو لولی فلک کہتے ہین کنایہ بعید وہ ہے کہ کئی صفتین جو موصوف معین کے ساتھ مختص ہون اُنکو بیان کرین اور اُنکی بیان کرنے مین موصوف کی ذات سے مراد ہی صفات موصوف سے مراد نہو چنانچہ اِس شعر سے ظاہر ہے بیت بخواہ آن طبع را قوت بخواہ آن دام را لذت ٭ بخواہ آن چشم را لالہ بخواہ آن مغز را عنبر کنایہ اُس چیز سے ہی کہ جسمین یہ سب صفتین ہووین اور وہ شراب مقطر ہی کہ قوت طبیعت کی اور لذت تالو کی اور سرخی آنکھ کی اور معطر ہونا دماغ کا اُسمین موجود ہی دوسری قسم کنایہ کی اسمین صرف صفت سی غرض ہوتی ہی ذات موصوف سی مراد نہین ہوتی موافق پہلی قسم کے اسمین بھی قریب اور بعید آتا ہی قریب وہ ہی کہ لازم سی ملزوم کی طرف بغیر وسیلہ اور واسطہ کے انتقال ذہن کا ہو جاوی چنانچہ اس شعر سے ظاہر ہی شعر طینتے بہ ازو مخمر تر ٭ سالکے نہ ازو مشمر تر ٭ تشمیر لغت مین دامن کمر پر لپیٹنے کو کہتے ہین اور دامن کمر پر لپیٹنا اُس شخص سے مراد ہی کہ راستہ چلنے پر مستعد اور طیار ہووی چنانچہ مسافرون کا قاعدہ ہی کہ راستہ چلنے کے وقت دامن کمر پر لپیٹ لیتے ہین اور مشمر اُس شخص کو کہتے ہین جو دامن کمر پر لپیٹ لیوی پس سالک جو راہ چلنے والے کو معنی مین ہی اُسکو مشمر ہونا لازم ہی اور سالک ملزوم اُسکا کنایہ بعید وہ ہی کہ انتقال ذہن کا لازم سے ملزوم کی طرف کسی وسیلہ اور واسطہ سی مثال اسکی اِس شعر سے ظاہر ہی شعر بزرگی بایدت دل در سخا بند ٭ سر کیسہ برگ گندنا بند ٭ گندنا ایک گھاس ہی کہ اُسکے پتے بہت نازک ہوتے ہین پس سر کیسہ برگ گندنا سے باندھنا اُس کے مضبوط نہ بندھنے پر اور جلد کھل جانے پر ذہن انتقال کرتا ہے اور جب وہ کھل گیا تو اُس سے گمان بخشش کا ہے۔ تیسری قسم کنایہ کی

یہ ہی کہ غرض اُس سی ثابت کرنا صفت کا ہو اسواسطے موصوف کی یا صفت کی نفی کیجاوی صفت کے اثبات کی مثال اس
شعر سے ظاہر ہی شعر دامن ہمت سرافرازش ٭ گردن چرخ را گریبان باد ٭ ممدوح کے دامن ہمت کو گریبان آسمان کہنا
کنایہ اس امر سے ہی کہ ہمت اُسکی آسمان سی بھی زیادہ تر ہووی کہ اُسکی ہمت کا دامن گردن آسمان کا گریبان ہو جای اور نفی
کرنا صفت کا موصوف سی مثال اُسکی اس شعر سے پائی جاتی ہے شعر یارب چہ فتنہ بود کہ از سہم میتبش ٭ مریخ تیر خود ہمہ
در دوکدان نہاد ٭ عورتون کے چرخہ مین جو تکلہ ہوتا ہے اُسکو دوک کہتے ہین اور دوکدان ایک ظرف ہوتا ہے
کہ چرخہ والیان تکلہ اُسکے اندر رکھتی ہین پس تیر دوکدان مین رکھنا مریخ کا کنایہ اس سے ہی کہ ہمت اور بہادری کو
ترک کرکے شیوہ عورتون کا اختیار کیا اور مردانگی سے باز رہا یہ ہی مختصر آ بیان کنایہ کا باب بارہوان علم بدیع
کے بیان مین مقدمہ اس علم کی تعریف مین علم بدیع اُن قواعد کے پہچاننے سے مراد ہی کہ جنسی فصاحت
ترکیب کلام معلوم ہو جای اس لیے کہ اسکی وجہ سے مطابقت کلام مین اور فصاحت اور بلاغت اور صنائع اور بدائع کو وارد
کرنے مین اور جس مقام پر جو چیز مناسب ہو اُسکی بیان کرنے مین خطا سے محفوظ رہین فصل پہلی کلام کی تقسیم مین
جاننا چاہیے کہ کلام دو قسم پر ہی نثر یا نظم نثر تین طرح پر ہی مرجز اور مسجع اور عاری مرجز وہ ہی کہ وزن شعر کا اُسمین ہووے
لیکن قافیہ نہ ہووے مثال درویشی شیفتہ روی او شد و دل مفلسی آویختہ موی او گشت مسجع وہ ہی کہ قافیہ اُسمین ہووی
لیکن وزن نہووی مثال فلان عزم کردہ و نیت جزم آوردہ کہ در نشیمن عزلت نشینم و دامن از صحبت فراچینم مثال دوسری
پردہ ناموس بندگان بگناہ فاحش ندرد و وظیفہ روزی خواران بخطائی منکر نبرد عاری وہ ہی کہ نہ اُسمین وزن ہو نہ قافیہ
ہو اور وزن کی دس قسمین ہین غزل قصیدہ تشبیب قطعہ رباعی فرد مثنوی ترجیع مسمط مستزاد بیان غزل کا لغت
مین عورتونکے عشق کی گفتگو کو کہتے ہین اور اصطلاح مین چند بیتون کا نام ہے کہ باہمدگر وزن اور قافیہ مین برابر ہون
اور بیت اول اُنمین سے مصرعہ ہوتی ہے اور مصرعہ اُس بیت کو کہتے ہین کہ دونون مصرعہ اسکے قافیہ دار ہون اور
اُس زمانہ مین بیت مصراع کو مطلع کہتے ہین اور غزل بارہ بیت سے زیادہ نہین ہوتی اگرچہ بعضی شعرای سابق
نے بارہ بیتون سے زیادہ بھی کہا ہی اور فی الحال یہ طریق کم جاری ہے اور جو بارہ بیتون سے سوا ہوتا ہی اُسکو قصیدہ
کہتے ہین اور غزل کے آخر کا شعر مقطع ہوتا ہی اُسمین نام یا تخلص شاعر کا پڑتا ہی اور غزل مین معشوق کی تعریف ہوتی
ہی اور عاشق کا حال بیان کیا جاتا ہی غزل حافظ کی آفتاب از روی او شد در حجاب ٭ سایہ را باشد حجاب از آفتاب
دست ماہ و مہر بربندد ز حسن ٭ ماہ بیمہرم چو بگشاید نقاب ٭ شاہدان مستور و مستان بے شکیب ٭ خانقہ معمور
درویشان خراب ٭ خون دل در جام دیدم از سرشک ٭ آبرو بر باد دادم از شراب ٭ سوز مستان گر

بداند محتسب ✤ دردم از می برزند بر آتش آب ✤ ہر کرا از دیدہ باران بینی اشک ✤ زیر دامن باد دارد چون سحاب ✤ از برای
بادہ می باید زدن ✤ محتسب را حد بیحد و حساب ✤ حافظا وعظ و نصیحت گو مکن ✤ ترک ترکان خطا نبود صواب ✤ قصیدہ
لغت مین مغز غلیظ اس کے معنی ہین اور اصطلاح مین مثل غزل کے ہی مگر یہ شرط ہی کہ بارہ بیت سے زیادہ ہوتا ہی اور قصیدہ
مین کبھی تعریف اور مذمت کا بیان کیا جاتا ہی اور کبھی پند و نصیحت یا اور مطالب بیان ہوتے ہین عرب کے شاعرون
نے انتہا قصیدہ کی کچھ مقرر نہین کی ہی لیکن فصحاے عجم نے ایک سو بیس شعر تک قصیدہ کی انتہا مقرر رکھی ہی تشبیب
اور تشبب عہد جوانی کا حال بیان کرنا اور معشوق کی تعریف کرنا اور اپنے حال کی تشریح کرنا لغت مین اس کے معنی
ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ جس چیز کی تعریف کرین یا جس کے حال کی شرح بیان کرین خواہ عشق کی تعریف ہو یا
کسی اور چیز کی مثلاً رات اور دن اور پھول اور باغ وغیرہ کی تعریف یا مذمت کیجاوے تو اسکو تشبیب کہتے ہین
اور یہ بھی غزل کی قسم مین سے ہی مثال اسکی یہ ہی تشبیب فائق کی زمان بہار است و عہد شباب ✤ گناہ است
ساقی نخوردن شراب ✤ می لال در جام گلگون بریز ✤ مہ نو بخورشید کن ہمرکاب ✤ زدہ خیمہ ابر و ہوا
سو بسو ✤ تو ہم خیمہ بر باد زن چون حباب ✤ شب و روز در دست دارد قدح ✤ گل آفتاب و گل ماہتاب ✤ اگر نشہ
می ندارد بشر ✤ چرا لالہ مست است و نرگس خراب ✤ تو ای زاہد امروز می نوش کن ✤ مخور غم کہ فرداست یوم الحساب ✤
گر این آب داری ز آتش منال ✤ کہ آتش توان سرد کردن ز آب ✤ بقول تو گر می حرام آمدہ ✤ چرا در بہشت است
جوی شراب ✤ چہ فصل بہار است یارب کہ شد ✤ دل فائق از آتش مے کباب قطعہ لغت مین کسی چیز کے ٹکڑے کو کہتے ہین
اور اصطلاح مین یہ مراد ہی کہ چند بیتین وزن اور قافیہ مین باہمدگر برابر ہوتی ہین لیکن مطلع نہین ہوتا اسوجہ سے کہ اگر
مطلع ہی اور بارہ شعر سے زیادہ ہین تو اسکو قصیدہ کہین گے اور جو بارہ شعر سے کم ہین یا برابر ہین تو وہ غزل ہی مثال اسکی
یہ ہی قطعہ دوش رفتم بر سر گور غریبان یکطرف ✤ دیدم آنجا سر بصحرا دادہ شوریدہ حال ✤ بر سر بالین یک تربت
فتادہ مست وار ✤ در میان بیخودی میداشت این قال و مقال ✤ شد کجا ای خفتگان خاک حسرت این زمان ✤ تاج و
تخت و دولت و اقبال و جاہ و ملک و مال ✤ از متاع دار دنیا چیست در دست شما ✤ جز دریغ و حسرت و افسوس و
اندوہ و ملال ✤ گر تو فائق پیش بینی در عمل کن چار چیز ✤ خوردن و پوشیدن و بخشیدن و فکر مآل رباعی کا بیان
رباعی ان دو بیتون سے مراد ہی کہ متفق ہون قافیہ مین اور اس وزن مین جو خاص رباعی کے واسطے ہی اور تیسری
مصرعہ مین قافیہ کا ہونا شرط نہین ہی اور اسکو دو بیتین اور چار مصرعہ بھی کہتے ہین مثال اسکی یہ ہے رباعی
از باد صبا دلم چو بوے تو گرفت ✤ بگذاشت مراد جستجوے تو گرفت ✤ اکنون ز من خستہ نمے آرد یاد ✤

بوے کو گرفتہ بود خوے کو گرفت فرد کا بیان ایک بیت سے مراد ہے خواہ اُس کے دونون مصرعون مین قافیہ ہو یا اخیر کے
مصرعہ مین قافیہ ہووے چنانچہ سعدی نے فرمایا ہے فرد بر کہ زرد ید سر فرود آرد ✤ در ترازوے آہنین دوش است
مثنوی کا بیان مثنوی اُن ابیات سے مراد ہے کہ وزن مین برابر ہون اور ہر ایک بیت کے دو دو قافیہ علٰحدہ علٰحدہ
ہوتے ہین اور ہر بیت قافیہ خاص پر علٰحدہ ہے چنانچہ بوستان اور سکندر نامہ اور یوسف زلیخا اور شیرین خسرو یہ سب مثنوی
ہین ابیات مثنوی مؤلف کتاب ہذا کی تصنیف ہے یہ مضمون عشق انگیز اخبار کیا یعنی اخبار الکبیر مین مؤلف کتاب
کی نظر سے گذرا تھا جو کہ فسانۂ محبت تھا اس واسطے نظم کیا مثنوی عشق در دلہا کہ اخگر ریزند ✤ در رگ ناموس نشتر ریزند
ہر کسی کو شد اسیر دام عشق ✤ خواہ عشق پاک باشد یا کہ فسق ✤ دور گردد از دل او تنگ و عار ✤ میرود از خاطرش صبر و قرار
اینچنین دیدم باخبار الکبیر ✤ خوش رقم کردند بر منہج حریر ✤ در گیا مردیست از قوم ہنود ✤ می برد ہر دم بہ پیش بت سجود
با ہم زندگانی می کنند ✤ با غریزان کامرانی میکنند ✤ مردمان قوم قدرش میکنند ✤ از ادب در بزم صدرش میکنند
دارد آن مرد نکو خود دختری ✤ دخترے نے بلکہ روشن اخترے ✤ حسنش از خوبان عالم بیشتر ✤ لیک عشق اندر دلش زیبا تر
با جوانے بود میل خاطرش ✤ زین حقیقت بود آگہ مادرش ✤ گاہ گاہی با حریف آمیختی ✤ شربت وصلش بکامش
ریختی ✤ مادرش از طعن خلق اندیشہ کرد ✤ پند و پندش را ہمیشہ پیشہ کرد ✤ از تلاش مادر خود آن نگار ✤ گشت چون حیران
نصیب از وصل یار ✤ روز و شب با آہ و زاری ساختی ✤ از تب غم بیقراری ساختی ✤ دائما آن نازنین بہر وصال ✤ مینمودی
فکرہا اندر خیال ✤ چون زشور عشق حالش شد زبون ✤ عشق او را شد بدنیسان رہنمون ✤ دور باید گشت از خویش و تبار
تا بیابی یار خود را در کنار ✤ قصہ کوتہ آن نگار نازنین ✤ بر گرفت ہمت خود بست زین ✤ بے محابانہ ز شوق اندرون ✤ باز رو
زیور ز خانہ مشد برون ✤ رو بسوی خانۂ دلبر نہاد ✤ تنگ و ناموس پدر بر باد داد ✤ از ہمہ خویشان خود بیگانہ شد ✤ یار خود را
روشنی خانہ شد ✤ اقربایش خاک بر سر ریختند ✤ رشتۂ الفت ازو بگسستند ✤ آہ کین عشق بتان ازری ✤ سکندر در خاندان
رخنہ گری ✤ نیک را بدنام سازد در جہان ✤ در میان دوستان دشمنان ✤ واجد از عشق بتان یکدم حذر ✤ کین رہ
عشق ہست خیلی پر خطر ✤ مسمّط جاننا چاہیے کہ مسمّط تسمیط سے مشتق ہے دوڑی مین موتی پرونا لغت مین اسکے معنی ہین
اور ارباب صنائع اور بدایع کی اصطلاح مین یہ مراد ہے کہ شاعر چند مصرعہ تصنیف کرے کہ وہ باہم گر وزن و قافیہ مین برابر
ہون اور اخیر کے مصرعہ مین قافیہ اصلی لایا جاوے کہ جو شاعر کی اُس قافیہ پر ہو اور مسمط مین اقل درجہ چار مصرعہ ہوتے ہین اور
دس مصرعہ سے زیادہ نہین ہوتے جسمین چار مصرعہ ہوتے ہین تو اسکو مربع کہتے ہین اور جسمین پانچ مصرعہ ہوتے ہین اُسکو مخمس کہتے
ہین اور اگر چھ مصرعہ ہون تو مسدس کہتے ہین اور سات مصرعہ ہون تو اُسکو مسبع کہتے ہین اور جسمین آٹھ مصرعہ ہون وہ مثمن ہے

اور اگر نو مصرعہ ہون تو اسکو متسع کہتے ہین اور جو دس مصرعہ ہین تو اسکو معشر کہینگے مثال مربع کی ابر بوقت بہار چونکہ
شود است کف ٭ نالہ نگر چون گہر لالہ سراسر صدف ٭ نالہ مرغان شدہ بر فلک از ہر طرف ٭ باغ شدہ چون صنم باد شدہ
چون سمن ٭ مستزاد وہ کلام موزون ہی کہ مصرعہ یا بیت کے بعد ایک فقرہ نثر کا ایسا بڑھایا جاوے کہ بیت یا مصرعہ کے
مضمون سے چسپان ہو اور خوب ربط رکھتا ہو لیکن وہ شعر یا مصرعہ معنی مین محتاج اُس فقرہ کا نہو مثال مستزاد کی
ہر چند کہ گلرخان دہر اند بسی ٭ با رنگ و صفا ٭ مثل تو بہ نیکوئی ندیدست کسی ٭ ای عشوہ نما ٭ در پاے تو غیر ازین کہ
جان افشانم ٭ اے یار عزیز ٭ ما را نبود ہیچ ہوا و ہوسے ٭ برخیز و بیا ٭ ترجیع لغت مین اسکے معنی پھیرنا ہین اور شاعرون
کی اصطلاح مین اُن اشعار سے مراد ہی جو علیحدہ علیحدہ بند ہون اور ہر ایک بند پانچ بیت سے کم نہین ہوتا اور گیارہ
بیت سے سوا نہین ہوتا اس لیے کہ وہ حد غزل کی ہی اور ایک بند کا قافیہ دوسرے بند کے مخالف ہوتا ہی اور ہر ایک بند مطلع
سے علیحدہ ہوتا ہی اور بند کے تمام ہونے کے بعد ایک بیت اجنبی زیادہ کرتے ہین کہ دو بند کے درمیان فاصلہ ہو جائے اور
اسکو شاعرون کی اصطلاح مین ترجیع بند کہتے ہین مثال ایک بند کی خواجہ حافظ شیراز کی ترجیع بند سے بیان کرتا ہون ترجیع
ای سرو سیمبر گل اندام ٭ از عارض تو خجل مہ تام ٭ باز آی کہ ہجر جانگدازت ٭ برد از دل من قرار و آرام ٭ مائیم غم فراق
حالی ٭ تا خود بکجا رسد سرانجام ٭ جز محنت و درد کوہہا نیست ٭ دور از تو نصیب باز ایام ٭ حالی چو نمی شود مہیا ٭ کام دلم
از تو ای دلارام ٭ آن بہ کہ ز صبر رخ بتابم ٭ باشد کہ مراد دل بیابم ٭ فصل دوم بدایع لفظی مین بدایع لفظی مین سے
ایک صنعت صنعت ترصیع ہی اور لغت مین ترصیع مرصع کاری کو کہتے ہین اور بلغا کی اصطلاح مین ترصیع اس امر کو کہتے ہین کہ
منشی یا شاعر شعر مین یا عبارت مین ٹکڑے ٹکڑے علیحدہ کرے اور ٹکڑے کے مقابلہ مین اُسی کے ہموزن ٹکڑا مع قافیہ کے
چسپان کرے گویا شعر یا عبارت کو مرصع بنائے بیت آرایش آفاق شد رخسار بزم آراے تو ٭ آسایش عشاق شد
دیدار روح افزای تو ٭ آرایش کے مقابل آسایش اور آفاق کے مقابل عشاق اور رخسار کے مقابل دیدار اور بزم آرای کے
مقابل روح افزاے ہی اور یہی صنعت ترصیع ہی اور صنعت ترصیع مع تجنیس کے صنعت ترصیع اگرچہ خود سب سے بالا ہی
مگر دوسری صنعت تجنیس کی جو اس سے ملجائے تو نہایت تحفہ اور نفیس ہو جائے مثال اسکی من نیاز آرم ار تو ناز آری ٭
من نیاز آرم ار تو ناز آری ٭ مصرعہ اول کے یہ معنی ہین کہ مین تجھ سے نیاز کرتا ہون جو تو مجھ سے ناز کرے اور دوسرے
مصرعہ کے یہ معنی ہین کہ مین تجکو آزار دون جو تو مجکو آزار دیوے نیاز آرم اور ناز آری اور نیاز آرم اور ناز آری
ترصیع مع التجنیس ہی ترصیع کی یہ وجہ تسمیہ ہی کہ ہر لفظ پر قافیہ اور وزن مطابق ہو اور تجنیس یہ ہی کہ لفظ دونون مصرعون کے
لکھنے مین ایک شکل ہون صنعت تجنیس کی تجنیس کے معنی لغت مین مانند ہونا ہین اور اصطلاح مین یہ ہین کہ منشی یا شاعر دو لفظ

یا زیادہ ایک جنس کے برابر لکھے اور وہ لفظ صورت مین اور تلفظ مین باہم یکسان ہون اور معانی اُنکے مختلف ہون اور تجنیس کی سات
قسمین ہین تجنیس تام اور تجنیس ناقص اور تجنیس زائد اور تجنیس مرکب اور تجنیس مکرر اور تجنیس مطرف اور تجنیس خط تجنیس تام
اسکو کہتے ہین کہ دو کلمہ یا زیادہ نظم مین یا نثر مین ہون تو اسطرح کے ہون کہ پڑھنے مین اور لکھنے مین دونون یکسان ہون اور
معنون مین اختلاف ہو اور حرکات اور سکنات مین ہرگز کچھ تفاوت اور کمی بیشی نہو جیسے لفظ شانہ بیت امیر خسرو مین لکھا ہی
بیت تار زلفت را جدا مشاطہ گر از شانہ کرد ✤ دست آن مشاطہ می باید جدا از شانہ کرد ✤ فرد ای گرفتہ فال سعد از ماہرویت
مشتری ✤ وی زجان روے ترا خورشید و زہرہ مشتری ✤ فرد اول کے پہلے مصرعہ مین شانہ کنگھی سے مراد ہے اور دوسرے
مصرعہ مین شانہ بازو سے مراد ہی اور دوسرے شعر کے پہلے مصرعہ مین مشتری ستارہ مراد ہی جسکو برجیس کہتے ہین اور مصرعہ
دوم مین مشتری خریدار سے مراد ہی تجنیس ناقص یہ ہی کہ دو لفظ یا زیادہ اُنسے کلام مین آوین اور وہ دونون لفظ حرفون مین
متفق ہون اور حرکات اور سکنات مین مختلف ہون مثال اسکی اس شعر سے ظاہر ہی بیت ساعد ملک و رخش دولت را ✤
تو سواری و ہمت تو سوار ✤ سوار اور سوار یہ دونون لفظ تعداد حروف مین برابر ہین اور حرکات و سکنات مین مختلف ہین
تجنیس زائد یہ ہی کہ دو کلمہ متجانس جو کلام مین واقع ہون ایک لفظ مین حرف زائدہ ہون اور اسکی تین قسمین ہین یعنی دو لفظ
جو ایک جنس کے ہین انمین سے ایک لفظ مین اول مین حرف زیادہ ہون یا درمیان مین یا آخر مین مثال پہلی قسم کی مثنوی
سزاوار پرستش ذات واجب ✤ مہیا زد دو عالم را مواجب ✤ نہاد اندر نہاد آدمی جود ✤ بدین بخشش وجودش کرد موجود ✤
پہلے شعر مین واجب اور مواجب اور دوسرے شعر مین جود اور موجود تجنیس زائد ہین مثال دوسری قسم کی فرد
یا رب بنود اول اگر خواب کار من ✤ آخر پر است ز اشک ندامت کنار من ✤ پہلے مصرعہ مین کار من اور دوسرے مصرعہ
مین کنار من تجنیس زائد ہین کنار کے درمیان مین حرف نون زائد ہوا ہی اگر نون گرا دیا جاوے کار رہجاوے مثال تیسری
قسم کی طالب آملی نے کہا ہی شعر کفر ست در طریقت ما کینہ داشتن ✤ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن ✤ آئین اور آئینہ
تجنیس زائد ہین تجنیس مرکب یہ ہی کہ دو لفظون متجانس مین سے جو نظم یا نثر مین واقع ہون ایک لفظ اپنی وضع اصلی پر ہو
اور دوسرا لفظ مرکب ہو یعنی ترکیب دیکر مثل اُس لفظ کے ہوجاے اور اسکی دو قسمین ہین پہلی قسم یہ ہی کہ دونون لفظ پڑھنے
لکھنے مین باہمدگر مشابہ ہون اور اسکو تجنیس متشابہ کہتے ہین چنانچہ کاتبی ترشیزی نے ایک مثنوی لکھی ہی کہ اُس کی
ہر بیت کے قافیہ مین تجنیس مرکب کی رعایت کی ہی مثال کے طور پر دو تین شعر اُس مثنوی کے اس مقام پر لکھے جاتے ہین
مثنوی ای برحمت عالمے را کارساز ✤ جملہ عالم را برحمت کارساز ✤ ای کہ ہستی گمرہان را رہنمای ✤ کردہ ام رہ گم بلطفم رہنمای ✤
اول شعر کے پہلے مصرعہ مین لفظ کارساز مرکب ہی فاعل کے معنی دیتا ہی یعنی موجود کرنے والا جہان کے کام کا اور

دوسرے مصرعہ مین لفظ کارساز مرکب نہین ہی امر ہی یعنی رحمت سے عمل کر اور دوسری شعر کے پہلے مصرعہ مین لفظ رہنما مرکب
ہی کہ فاعل کے معنے رکھتا ہی اور دوسری مصرعہ مین امر کے معنی مین ہی دوسری قسم یہ ہی کہ دونون متجانس پڑھنے مین متفق
ہون اور لکھنے مین مختلف ہون اور اس قسم کو تجنیس مفروق کہتے ہین شعر ساقی گلرنگ مارا جرعۂ می از خم آر ٭ جان بلب آمد
آمد چہ داری بیش از نیم در خمار ٭ پہلی مصرعہ مین لفظ خم آرا اور دوسری مصرعہ مین لفظ خمار پڑھنے مین متفق الصوت ہین اور
لکھنے مین مختلف ہین تجنیس مکرر یہ ہی کہ آخر ابیات مین دو لفظ ایک جنس کی برابر آوین اور جائز ہی کہ انکی اول مین کوئی
لفظ یا حرف زائد بھی ہووے مثال اسکی بیت اگرچہ ہست گلت را چو من ہزار ہزار ٭ مرا بدست نیاید چو تو نگار نگار ٭ بیت
ہو ز لعل آتشینت در دل گلنار نار ٭ غیر دل بیرون نداری ای بت مکار کار ٭ شعر اول کی پہلی مصرعہ مین پہلا ہزار بمعنی ہزار شمار
ہی اور مابعد کا ہزار بمعنی بلبل ہی اور شعر اول کی دوسری مصرعہ مین نگار اول بمعنی معشوق ہی اور نگار دوم بمعنی صورت کی ہی مثال
اسکی یہ ہی کہ دونون لفظ ایک جنس کی ہون اور تعداد مین حروف برابر ہون اور شعر دوم کے دونون مصرعون مین پہلی مصرعہ
مین لفظ گل زائد ہی اور مصرعہ ثانی مین حرف میم زائد ہی یعنی گل گلنار اور نار گلنار بمعنی گل انار ہی اور نار بمعنی آگ کی ہی اور
مکار کے معنے مکر کرنے والا اور کار بمعنی غرض ہی تجنیس مطرف یہ ہی کہ ایک جنس کے دو لفظ ہون اور انکے حروف اور اوزان
برابر ہون لیکن ان دونون الفاظ متجانس مین سے ایک لفظ کا حرف اخیر مخالف ہو مثال اسکی یہ ہی بیت عدلت آفاق شستہ
از آفات ٭ طبعت آزاد بود آزار آزار ٭ آفاق اور آفات اور آزاد اور آزار وزن مین اور حرفون مین برابر ہین مگر آخر آفات کا
اور آخر آزار کا مخالف آفاق اور آزاد سی ہی اور حرف مختلف اگر قریب المخرج ہو تو اسکو تجنیس مطرف مضارع کہتے ہین اور اگر بعید المخرج
ہو تو اسکو مطرف لاحق کہتے ہین قریب المخرج جیسے ت اور د اور ر اور ل اور سوای اسکے تجنیس خط یہ ہی کہ نظم اور نثر مین دو لفظ یا
زیادہ لائین کہ کتابت مین موافق ہون اور تلفظ مین متغایر مثال اسکی بیت خوبان کہ گرد لب خط مشکین کشیدہ اند ٭ خط بر
حیات عاشق مسکین کشیدہ اند ٭ مشکین اور مسکین مصرعہ اول اور دوم مین تجنیس خط ہی اور اسکو بھی تجنیس خط کہتے ہین لہ چند الفاظ
دائرہ وار ایک دوسرے کے برابر یعنی ہم پہلو ایک مصرعہ مین یا ایک شعر مین واقع ہووین جیسے اس بیت مین بیت
شد آنجان جہان دامن کشان چون از چمن بیرون ٭ روان شد جان مرغان چمن گوئی ز تن بیرون التزام ایک
صنعت ہی کہ تمام قصیدہ مین یا غزل مین ایک اسم یا دو اسم کے لانیکا شاعر التزام رکھے چنانچہ کاتبی نے تمام قصیدہ مین
الفاظ شتر اور حجرہ کا التزام کیا ہی شعر مرا غمی ست شتر بارہا بحجرۂ تن ٭ شتر دلی نکنم غم کجا و حجرۂ تن ٭ ابو اسحاق اطعمہ نے اپنی تمام دیوان
مین صنعت التزام رکھی ہی یعنی کھانونکے قسمونکی رعایت کا التزام رکھا ہی قطعہ ابو اسحاق بدوران جہان دوری بدور
خوان نمیماند ٭ بچشم گشتگان چیزی بدور نان نمیماند ٭ ز چشم کلہ حیرانست چندان در جہان نان ٭ کدامی دیدہ کاندر روی نان حیران نمیماند

توشیح کے لغوی معنی حمائل گردن مین ڈالنا ہین اور شاعرونکی اصطلاح مین ایک صنعت ہے یعنی شاعر کسی ممدوح کے نام
کے حرفونکو فرد فرد ہر مصرعہ کے اول مین رکھی اور جب ان سب حرفونکو جمع کرے تو نام ممدوح کا نکل آوے جیسے
مہدیعلیخان ان بیتون کے ہر مصرعہ سے نکلتا ہے نظم مراد خاطر ارباب دوران + ہدایت بخش دین مہدیعلیخان + دبیر
دفتر دانش چو دولت بدبخش برنگ ابر رحمت + عنایت از وجودش در تلاطم + لباس مردمی در بر چو مردم + بل پہلو شگاف دشمن
دین + خدیو دہر با صد عز و تمکین + امیر روزگار خویش یعنی + نصیر الدین حق خورشید معنی + اگر ان بیتونکی ہر سر حرف کو ملاو تو اسم
مہدیعلیخان ہوجاتا ہی تلمیح پلک مارنا اسکے معنے ہین اور شاعرونکے اصطلاح مین ایک صنعت ہے نظم ہو یا نثر ہو معنی عبارت کے
قصہ طلب ہوتے ہین شعر شاہ نہ پسندید و بچاہم انداخت + دستگیر ار نشود لطف تہمتن چہ کنم + منیژہ دختر افراسیاب جو بیژن پر
عاشق تھی اس شعر مین اسکا حال بیان کیا ہی یعنی بیژن کو افراسیاب نے اس غفلت مین ماخوذ کرکے کنوئین کی اندر قید کیا تھا
آخر کار رستم نے جاکر بیژن کو اس کنوئین مین سے نکالا اور ملک افراسیاب کو برباد کیا تضمین یہ ہی کہ شاعر مصرعہ یا ایک
بیت کسی اور شاعر کے کلام مین سی جو مشہور ہو عاریۃً لیکر جسجگہ مناسب ہو اپنی کلام مین اسکو داخل کری لیکن چوری نہو مصرعہ کی
تضمین کو ابداع اور رفو کہتی ہین اور اگر ایک بیت یا اس سے زیادہ ہی تو اسکو استعانت کہتی ہین چنانچہ امیر شاہ سبزواری نے سعدی
علیہ الرحمہ کے مصرعہ کو تضمین کیا ہی قطعہ شبے با صراحی ہمیگفت شمع + کہ ای ہر شبے مجلس آرای دوست + ترا با چنین قدر پیش
قدح + سجود دمادم بگو از چہ روست + صراحی بدو گفت نشنیدہ + تواضع ز گردن فرازان نکوست ذو قافیتین اور یہ صنعت
اسطرح ہی کہ شاعر ایک شعر مین دو قافیونکی رعایت کرے اور دونونکو باہمدگر ایک جگہ پر لکھی شعر دل در سر زلف یار
بستم + وز نرگس آن نگار رستم + قافیہ پہلا نگار اور یار ہی اور دوسرا قافیہ بستم اور رستم ہی مربع یہ صنعت ہے کہ شاعر چار
مصرعہ یا چار شعر اس طور سی کہی کہ عرض مین بھی پڑھی جاوین اور طول مین بھی پڑھی جاوین مثال اسکی ان چار مصرعونسی ظاہر ہے

از فرقت	آن دلبر	من دائم	بیمارم
آن دلبر	کز عشقش	با دردم	بیدارم
من دائم	با دردم	بے مونس	بے یارم
بیمارم	بیدارم	بے یارم	غمخوارم

تصحیف ایک صنعت ہی کہ نقطونکے تبدیل ہوجانے سے دوسرا لفظ
پڑھا جاتا ہی بیت مرا بوسہ گفتہ بتصحیف دہ + کہ درویش را توشہ از بوسہ
تبیین ایک صنعت ہے کہ شاعر چند صفتین ایک مصرعہ مین یا شعر مین لکھی
اور دوسرے مصرعہ مین یا دوسرے شعر مین خوب اسکو واضح کردے
چنانچہ عنصری نے کہا ہی رباعی یا بہ بندد یا کشاید یا ستاند یا دہد + تا جہان
برپای باشد شاہ را این یادگار + آنچہ بستاند ولایت آنچہ بدہد خواستہ + آنچہ بندد پای دشمن آنچہ بکشاید حصار ذو
بحرین ایک صنعت ہی کہ دو بحرین پڑھی جاوین اہلی شیرازی نے اسی صنعت مین مثنوی کہی ہی کہ آغاز اسکا یہ ہی

نظم ای ہمہ عالم بر تو بے شکوہ + رفعت خاک تو در تو بیش کوہ + نام نوزان بر سر دیوان بود + کانش بالا پر دیوان بود
اور اسل مثنوی مین علاوہ اس صنعت دو بحرین کے صنعت ذو قافیتین کی بھی رعایت ہی مقلوب مستوی یہ ہی کہ
شاعر اسطرح شعر کہے کہ مقلوب کرکے یعنے الٹ کر پڑھا جاوی جیسے کسی شاعر نے کہا ہی بیت شکر بہ تراوی ذرارت
برکش + شوہرہ بلبل لب ہر مہوش + اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ شعر مین ایک لفظ مقلوب لاتے ہین اور اسکو مقلوب
ہی پڑھتی ہین شعر تقلب فرش کہنہ مند آرائے + تقلب عرش رایت کردہ برپائے + فرش کے قلب کرنے
یعنے اولٹنے سے شرف ہوتا ہی اور عرش کے الٹنے سے نزع ہوتا ہی شرف اور نزع سے اسمقام پر مراد ہی فرش اور
عرش سے مراد نہین ہی منقوط ایک صنعت ہی کہ شاعر یا نثر شعر یا نثر لکھے اور اسکے سب لفظون پر نقطہ ہون شعر مثل
شفقت زیبد جنت + بی ظن بے فیض زیب و زینت غیر منقوط اسکو صنعت عاطلہ بھی کہتی ہین یعنی جمع کرنا غیر
منقوط لفظونکا خواہ نثر مین خواہ نظم مین شعر لاد و ادا رد دلم درد و الم + کردرم سوز و سرد آرام ہم متصل الحروف
ایک صنعت ہی کہ حروف ملے ہوے ہون ایک ایک جدا جدا لکھے جاوین شعر داغ درد رد آورد دل را + دارد
آرام رنج دل درد ا متصل الحروف یہ صنعت ہے کہ سب حرف متصل لکھے جاوین ایک حرف بھی علحدہ نہو موافق
قاعدہ رسم خط کے بیت بت بیمثل شکل نقش چینی + سہیل حسن متع مبین جینے تیبقبلہ کلنقشہ مینے پسلحتشمہیند
ذو لسانین کو ذو لغتین بھی کہتی ہین ایک صنعت ہی کہ ایک مصرعہ یا ایک شعر ایک زبان مین ہو اور دوسرا
مصرعہ یا دوسرا شعر دوسری زبان کا ہو مثلا ایک مصرعہ یا ایک شعر فارسی کا ہو اور دوسرا مصرعہ یا دوسرا شعر عربی کا
ہو چنانچہ خواجہ حافظ فرماتے ہین شعر الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا +
رقوطا نعت مین ایلق بکری کو کہتے ہین اور شاعرونکی اصطلاح مین اس صنعت کا نام ہی کہ ایک حرف منقوط ہو اور
دوسرا حرف غیر منقوط ہو یا دو تین حرف منقوط ہون اور اسی قدر غیر منقوط ہون مثال اسکی یہ ہی شعر بخشش ثمار فیض
ہم زینت صدور + عین عطا دعنیت کرم حبت سرور + واسع الشفتین یعنی اسکے پڑھنے مین ہونٹ باہم گر ملجائین شعر دوسرا
گر تراگزار شدہ + سر راہ تو نثار شدہ + واصل الشفتین یعنی اسکے پڑھنے مین ہونٹ باہم گر ملجائین شعر بت من
دمبدم فریب مدہ + بلب من لب بیالہ نبہ + فوق النقاط یعنی سوا اوپر کے کہین نقطہ ہون شعر نادختہ غمزہ ما ندر دل
رخمش دیغون نشاند ہر دل + تحت النقاط یعنی سب نقطہ حرفونکے نیچے ہون شعر بیدولہ سر مرد بسیار + ور بر کہ جوا و کم بود بسیار
فصل تیسری بدایع معنوی کی بیان مین یہانتک بدایع لفظی کا بیان تھا بدایع معنوی اسکو کہتی ہین کہ حسن اسکا معنی
مین معلوم ہو اگرچہ لفظ بھی بوجہ اطاعت معنی حسن و خوبی مین ہوتی ایک یہ سی ابہام ہی اور یہ ایک صنعت ایسی ہی کہ کلام مین ایسا

لفظ استعمال کرین کہ اسکے دو معنی ہون قریب اور بعید سننے والیکا تو ذہن قریب کیطرف جاتا ہی اور مدعا شاعر کا بعید کے
معنے کیطرف ہوتا ہی جیسے اس شعر مین ہی شعر صبا چون شست زلفت برگشاید + ز تیر چرخ بانگ زہ برآید +
جو شست اور تیر موجود ہین تو از روی قرینہ کے ذہن سننے والیکا کمان کیطرف جائیگا اور مدعا شاعر کا زہ سے تحسین ہی اور زہ بمعنی
تحسین کے ہی اور ایسا ہی لفظ تیر کا ہی کہ تیر و کمان سے مراد شاعر کی نہین ہی بلکہ عطارد سے مقصد ہی کہ فارسی مین عطارد کو تیر کہتے ہین
محتمل الضدین یہ ہی کہ کوئی شاعر یا ناثر کچھ نظم یا نثر لکھے اور اسمین مدح اور قدح دونون نظر آئین تو اس صنعت کو ذو وجہین بھی
کہتے ہین شعر دیدہ چون محراب ابروی بتان عشوہ ساز + جای آن دارد کہ شیخ شہر بگزارد نماز لفظ بگزارد کے معنی محتمل الضدین ہین یعنی
ادا کرے یا چھوڑ دے دونون پہلو مین مطلب خوب نکلتا ہی سوال اور جواب اس صنعت کو مراجعہ بھی کہتے ہین اور یہ صنعت ایسی ہوتی
ہی کہ شاعر ہر مصرعہ مین سوال اور جواب بیان کرتا ہی یا ایک مصرعہ مین سوال اور دوسرے مصرعہ مین جواب کہتا ہی یا ایک بیت مین سوال
اور دوسرے مصرعہ مین جواب کہتا ہی شعر گفت بر میدارم از رخ پردہ گفتم لطف تست + گفت چشم خویش را گو این خبر گفتم بچشم گفت بے
ما چشمت گفتمش ابر بہار + گفت آبی زن بخاک رہگذر گفتم بچشم رجوع یہ صنعت ایسی ہوتی ہی کہ متکلم کوئی کلام کہے اور بعد ازان
اپنے قول سے پھر جاوے اور خلاف اپنے قول کے کہے اور ایسا کلمہ کہے کہ گویا اول خطا کی تھی مثال اسکی بیت دام رفت آنکہ با صبر
آشنا بود + غلط گفتم مرا دل خود کجا بود تجاہل المعارف یہ صنعت ایسی ہوتی ہی کہ متکلم جس چیز سے کہ آگاہ ہی اپنے تئین
نادان بنا کر اس چیز کا اظہار کرے اور مثالین دینے لگے ابیات روزگار آشفتہ تر یا زلف تو یا کار من + ذرہ کمتر یا
ذہانت یا دل افگار من + شب سیہ تر یا دلت یا حال من یا خال تو + شہد خوشتر یا لبت یا لفظ گوہر بار من مبالغہ
اس صنعت سے یہ مراد ہی کہ شاعر یا ناثر کسی کی تعریف یا مذمت مین اسقدر مبالغہ کرے کہ حد اعتدال سے باہر ہو جاے
اور ثبوت اسکا محال ہو اور اسکی تین قسمین ہین تبلیغ اور اغراق اور غلو تبلیغ اس سے مراد ہی کہ قرین قیاس ہو
اور ممکن الوقوع ہو چنانچہ ایک حبشی کی تعریف مین نظامی علیہ الرحمہ نے سکندر نامہ مین اسطرح کہا ہی بیت
سیاہی بکردار نخل بلند + ہراسان ازو دیدہ نخل بند + یہ بات عقل مین آسکتی ہی کہ قد اس زنگی کا درخت خرمی کے برابر
ہوگا اسلیے کہ زمانہ سابق مین اکثر آدمی بلند قامت پیدا ہوتے تھے اغراق وہ مبالغہ ہی کہ قیاس مین آتا ہو لیکن اسکا وقوع
مین آنا غیر ممکن ہو شعر گر چرد در چمن حسن تو زنبور عسل + چہ عجب گر ز گل شمع بگیرند گلاب + معنی شعر کے یہ ہین کہ اگر زنبور عسل
تیری چمن حسن مین چر کر مہال شہد کی بنائے اور موم جو اس مہال مین سے نکلے اسکی شمع بنا کر روشن کرین جسوقت اس شمع
مین گل بندھے اگر اس گل کا گلاب کھینچا جائے تو کچھ تعجب نہین ہی غلو وہ مبالغہ ہی کہ قیاس مین بھی نہ آے اور وقوع بھی اسکا غیر ممکن
ہو شعر یک نیزہ رفت گریہ من از فلک بر اوج + کشتی درست کرد ز طوبی ملک بر اوج + یعنی آنسو میرے رونیکے فلک سے بھی ایک نیزہ

زیادہ بڑھ گئے اور وہان اسقدر کثرت پانی کی ہوئی کہ فرشتون نے درخت طوبی کی کشتی بنائی اسلیے کہ اوس پانی مین
غرق نہو جائین لف و نشر لپیٹنا اور پراگندہ کرنا لغت مین اسکے معنی ہین اور شاعرونکی اصطلاح مین یہ مراد ہی کہ شاعر چند
الفاظ مصرعہ یا بیت مین جمع کرے اور دوسرے مصرعہ مین یا شعر مین اوسکی شرح بیان کرے اگر ترتیب وار بیان کرے تو اس کو
لف و نشر مرتب کہینگے اور اگر ترتیب وار نہ بیان کرے تو وہ لف و نشر غیر مرتب ہی لف و نشر مرتب کی یہ مثال ہی شعر ز عشق تست
چو زلف و میان و وعدہ تو ؛ قدم دوتا و تنم لاغر و شبم ممدود ؛ یعنی شدت غم سے مانند زلف کے قد میرا دہرا ہو گیا ہے اور مانند
کمر معشوق کے جسم میرا لاغر ہے اور جسطرح وعدہ معشوق کا کبھی تمام نہین ہوتا اسی طرح میری رات بڑھ گئی ہے اور غیر مرتب
وہ ہے کہ اسمین کچھ تقدیم اور تاخیر کا لحاظ نہین ہوتا سیاق الاعداد اور وہ ایک صنعت ہی کہ شعر مین عدد یعنی شمار کی
رعایت کرتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ تنزل سے ترقی کرین دوسرے یہ کہ ترقی سے تنزل کیطرف رجوع ہووے
مثال تنزل سے ترقی کی شعر زہے ز گلشن رویت شگفت در دوران ؛ یکے بنفشہ دوم ارغوان سوم ریحان ؛ بہار
حسن ترا جملہ والا و مجنون ؛ یکے ملائک و دوم پری سوم انسان ؛ مثال ترقی سے تنزل کیطرف شعر نہ فلک و ہشت باغ ہفت
زمین شش مہات ؛ پنج حس و چار طبع ہر سہ روان دو سرا ؛ ارسال المثل یہ ہی کہ شاعر ہر بیت مین ایک مثل کہی شعر بزرگی
بایدت بخشندگی کن ؛ کہ تا دانہ نیفشانی نروید ؛ شعر صائب وفاداری مجو ہرگز ز دولتمند نو صائب ؛ کہ پیادہ چون شود
فرزین براہ کجروی گردد ارسال المثلین یعنی دو مثل ایک شعر مین لانا یہ صنعت مشکل ہی مثال اسکی شعر نصیحت ہمہ عالم چو
باد در قفس است ؛ بگوش مردم نادان چو آب در غربال ؛ ہوا قفس مین اور آب غربال مین یہ دونون مثل ایک شعر مین
ہین معما ایک کلام موزون ہو اور دلالت کرے اشارے کے حاصل ہونے پر اسم کیطرف بطور قلب کے یا بحساب اعداد جمل
کے یعنی بحساب اعداد ابجد کے یا اور کسی طرح پر اور معما دو قسم پر ہے اول یہ کہ اشارہ طرف اسم کے ہووے اور تمام بیت
سے سواے استخراج اسم کے معنی لطیف بھی نکلین اور یہ قسم مبرا ہی معمای کیخسرو ممسک از راست بود خلق ندارندش دوست
در سخی قلب شود تاج کرم بر سر اوست ؛ معنی شعر کے یہ ہین کہ ممسک ہر چند کہ راست باز ہو خلق خدا اسکو عزیز نہین رکھتی بسبب عیب
امساک کی اور سخی قلب کیا جاے تو کرم کا تاج اسکے سر پر ہوگا یعنی سر بلند ہوگا اور اسم کیخسرو اسطرح استخراج ہوتا ہی کہ اگر در
سخی کے لفظ کو مقلوب کرین تو یخسرو ہو جاے اور تاج کرم کا خو کاف ہی قلب در سخی کہ یخسرو ہی اسکے سر پر رکھا جاے تو کیخسرو ہو جاے
اسطرح پر شعر کے معنی بھی خوب ہین اور نام ممدوح بھی نکل آیا قسم دوسری یہ کہ شعر معما سے سواے اسم ممدوح کے دوسرے معنی حاصل
نہووین جیسے اس شعر معما سے فقط اسم شہاب نکلتا ہی شعر آہ دل بین تو در میانہ شب ؛ نام آن سرو ماہرو باشد در
میان لفظ شب کی جو لفظ آہ داخل کیا جاے تو لفظ شاہب پیدا ہو جاے اور سرو مراد الف سی ہے اور ماہ مراد ہاء ہوز

سے ہے جو صورت ماہ کی ہی جو ماہ کو سرو سی مقدم رکھین تو ہا ہووے اور جب لفظ شب کے بیچ مین ہا آجاوی تو شباب ہو جاوے اور
یہی ہے مطلب شاعر کا لفظ ایک کلام موزون ہی کہ اشیاؤن مین سے کسی شی پر دلالت کرنے ذکر خاص سے اور اوس شی کی لوازم
سے بھی اور اوسکو فارسی مین چیستان کہتے ہین مثال اسکی یہ ہی ابیات نغز چیست آن برگ تازہ خضر نشان ؛ کعل
حل کردہ اندرو پنہان ؛ کہ شنید این کہ دید در دوران ؛ کز زمرد شود عیان مرجان ؛ سہ رفیق شفیق ہمرازش ؛ بط و
سرخاب و سینہ بازش ؛ طرف برگے کہ گرد رختش را ؛ رسد آسیب شدت سرما ؛ برگ او ہر کجا بود راز ؛ مضمحل گردد
ور دراز کار ؛ خوردنش رنگ او رو برد ؛ گرد راز نکہتش دہن خوشبو ؛ بعد اکل طعام خوردن او ؛ ہست نزد حکیم کس نیکو
تیریش خوب و تلخیش ہم خوب ؛ زین دو خوبی ست خلق را مرغوب ؛ دہد از خون خود بشاہ گدا ؛ سرخروئی برنگ برگ حنا ؛
بود آنجا کہ بزم سور و سرور ؛ بودنش ہم بود ضرور ضرور ؛ نبود غیر ہند دیگر جا ؛ ہدیہ از ہند میرود ہر جا ؛ شرفش بین و خوبیش
بنگر ؛ ورق الہند گفت پیغمبر ؛ گفت با من یکے ز خاصان عام ؛ فائق این چیستان چہ دارد نام ؛ گفتمش فہم کن براہ صواب
نام او ہست ہم عدو بگلاب ؛ یہانتک جو بطریق اختصار بیان کیا گیا شعر اور شاعری کی حسن و خوبی کا بیان تھا اب
عیب اور برائیان بھی اوسکی لکھی جاتی ہین اسلیے کہ مبتدی اوسکی عیبون سی احتراز اور احتیاط کرین فصل چوتھی شعر کی
برائیون اور عیبون کے بیان مین جاننا چاہیے کہ عیب اور غلطیان کلام کی تین طرح پر ہین لفظی اور معنوی اور ترکیبی
اغلاط لفظی یعنی لفظ مین غلطی واقع ہو چنانچہ رافعی نے کہا ہی شعر ؛ بر مزاج کسے دست یافت پیکر مے ؛ نہ در دماغ کسے
غلبہ کرد قوت خواب ؛ لفظ پیکر مے مین خطاے فاحش ہی اسوجہ سے کہ شراب پیکر نہین رکھتی لفظ پیکر جسکے دست و پا ہوتے
ہین اوسکے واسطے بولا جاتا ہے اسیطرح فرخی نے کہا ہی شعر ہمی تا بود از مطالع حمل ؛ ہمی تا بود از منازل بطین ؛ اگر مطالع
کی جگہ طالع کہتا تو صحیح اور درست تھا اسلیے کہ برج حمل طالع ہی مطلع نہین ہی اور بطین حرف اول کو پیش ہے اور دوسرے
حرف کو زبر ہے منازل فجر مین سے ایک منزل کا نام ہے بیان اسکا علم نجوم مین لکھا گیا ہی ظہیر فاریابی اسطرح کہتے ہین
شعر دوام عمر تو بر عکس باد و مقرون باد ؛ بشادی کہ نباشد مخافت حزنش ؛ لفظ بر عکس سے کہ دعا ہی مطلب شاعر کا حاصل
نہین ہوتا ہے اسوجہ سی کہ دوام عمر کا بر عکس فنای عمر ہی اگر یہ کہتا تو بہت مناسب تھا شعر دوام عمر تو لے انقراض مقرون
باد ؛ بشادے کہ نباشد مخافت حزنش اغلاط معنوی یہ ہی کہ معانی مین غلطی واقع ہووے جیسے کسی شاعر نے کسی بادشاہ کی مدح
مین کہا ہی شعر تو نخستین بادشاہی از عجم اندر جہان ؛ در شہنشاہی تو شاہا راست ہمچون جم شدی ؛ مصرعہ اول مین ممدوح کو پہلا
بادشاہ عجم کا کہا اور دوسرے مصرعہ مین جمشید سے تشبیہ دی اور جمشید عجم کا تیسرا بادشاہ تھا اغلاط ترکیبی جسطرح خاقانی
نے کہا ہی شعر غمزہ اختر بہ بست خندہ رخسار صبح ؛ سرمہ گیتی گریہ چشم سحاب ؛ خندہ کو لب و دہان سے نسبت ہے

نہ رخسار سے نسبت علاوہ اسکے محاورہ خندہ روی البتہ آیا ہے اور خندہ رخسار محض خلاف محاورہ ہی اور کسی کی گریہ
چشم سے دوسرے کا سرمہ چشم دھویا نہین جاتا فصل پانچوین شعر کے اون عیبون کی بیان مین ہی کہ استادون نے جایز
رکھی ہین یاد رہے کہ صحبت وزن اور درستی قافیہ کیواسطے اوستادون نے یہ چند قباحتین شعر مین جایز رکھی ہین وصل
قطع تخفیف تشدید قصر مد اسکا تحریک وصل یہ ہے کہ کسی لفظ مین حرف زیادہ کر دیا جاوے مگر شعر مین اس حرف
کے معنی نہ لیے جاوین گے اور چند حرف ہین الف باء موحدہ تاء فوقانی یاء تحتانی شین منقوطہ میم واو مثال الف
مین فردوسی نے فرمایا ہے شعر رسید از پسش لشکر بے شمار ؛ ایا زمدہ پیل زبان شش ہزار ؛ مصرعہ ثانی کے اول مین
لفظ با مین الف زیادہ ہی صرف رعایت وزن کیواسطے اور معنی اوسکے کچھ نہین ہین مثال باء موحدہ مین نظامی نے
کہا ہے شعر سیاہے بکردار نخل بلند ؛ ہراسان ازو دیدہ ہوشمند ؛ مصرعہ اول مین لفظ کردار مین با زاید ہی اور
معنی اسکے کچھ نہین ہین مثال تاء فوقانی یہ حرف وزن شعر کی رعایت کیواسطے زاید آتا ہے قدسی نے کہا ہی شعر
زبانش کرد پاسخ را فراشت ؛ نہاد از مردمی بر دیدہ انگشت ؛ لفظ فرامش مخفف فراموش ہی شعر ثانی کی لفظ
انگشت کے قافیہ کی رعایت کیواسطے تاء زاید لفظ فرامش کی آخر مین آئی ہی مثال یاء تحتانی شعر من ز جناب دور
تر بار قریب دیگرے ؛ رنج بقسمت من و گنج نصیب دیگرے ؛ صرف رعایت وزن اور فصاحت لفظ کیواسطے یاء تحتانی دونون
مصرعون مین زاید آئی ہے مثال شین منقوطہ مین سعدی فرماتے ہین شعر کلاہ سعادت یکے بر سرش ؛ گلیم شقاوت
دگر در برش ؛ دونون مصرعون کے آخر مین شین زاید ہی اور معانی سے کچھ رابطہ نہین رکھتا ہی مثال حرف میم مین خاقانی کہتا
ہی شعر نے بر سر رہشم مغیلان ؛ نے گرد درش سپاہ پیلان ؛ لفظ راہشم مین میم زاید ہی اور کچھ معنی رکھتا ہی مثال حرف واو مین
نظامی فرماتے ہین شعر بکشتن تو وادی تنومندیم ؛ بدہ زانچہ کشتم برومندیم ؛ واو برومندی مین زاید ہی خاقانی کہتا ہی
شعر زادہ سیمرغ کیست جز پدر روستم ؛ قاتل ضحاک کیست جز پسر آبتین ؛ مصرعہ اول کی آخر مین لفظ روستم کا واو
زائد ہے اسواسطے کہ لفظ صحیح رستم ہی رعایت وزن کی واسطے واو زائد آیا ہی قطع یعنی حروف اصلی سے ایک حرف
ساقط کرنا جیسے کبوتر سے کوتر اور سقیم سے سقم خاقانی کہتا ہی شعر انگاہ چو عنکبوت کوتر ؛ دربان و رقیب شان بہر در
رافعی کہتا ہی شعر کدام جان کہ نگشت از بد زمانہ دژم ؛ کدام دل کہ نشد در غم فراق سقم ؛ تخفیف یعنی لفظ مشدد کو
مخفف کرنا جیسے تنور وہم و غم وصف و دف مشدد مین اور فارسی مین مخفف استعمال کرتے ہین شعر از ان گردہ
نمائی برون کہ در دوزخ ؛ مقام شان بقیامت بود چونان بہ تنور ؛ عرفی کہتا ہی شعر عادت عشاق چیست مجلس غم داشتن
حلقہ شیون زدن ماتم ہم داشتن ؛ تشدید یعنی مخفف کو مشدد کرنا جیسے زر اور پر اور برو اور درو کہ ہر ایک مخفف ہے اور

اساتذہ کے اشعار مین مشدد آتے ہین سعدی نے کہا ہے شعر وجود مردم دانا مثال زر و طلا است ؛ بہر کجا کہ رود قدر قیمتش
دانند ایضاً مصرعہ ؛ بزد قز نرم را تیغ تیز ؛ نظامی کہتا ہے شعر اگر پای پیل است وگر پر مور ؛ بہر یک تو دادی ضعیفی و زور ؛
ایضاً شہ آن چرم ناپختہ و نیم خام ؛ بدرد نجاید بحرص تمام ؛ قصر الف ممدودہ کو مقصورہ کرنا جیسے آخشیج سے اخشیج اور آماد سے
آمادہ اخیکتی اوستاد کہتا ہے مصرعہ ز شش حیات و حیا را خشجان توئی مقصود ؛ عکس یعنی مقصورہ کو ممدودہ کرنا جیسے الف
مقصورہ کو استر قبا اور استر کلاہ وغیرہ مین ممدودہ کرنا سعدی نے کہا ہے شعر شنیدم کہ فرمان دہ دادگر ؛ قبا دو داشتے
ہر دو ورد آستر ؛ اسکان یعنی حرف متحرک کو ساکن کرنا جیسے نظامی نے فرمایا ہے شعر گشت جہان از نفسش تنگ تر
وز سپرش معصفری رنگ تر ؛ لفظ صحیح عین معصفر کا متحرک ہے یعنی اوسپر زبر ہے اور یہان وزن شعر کی رعایت سے ساکن
کردیا ہے تحریک یعنی حرف ساکن کو متحرک کرنا جیسے فردوسی فرماتا ہے شعر بفرمود تا بہمن آمدش پیش ؛ سخن گفت با او ز اندازہ بیش
شین آمدش ساکن چاہیے مگر وزن شعر کی رعایت کیلیے متحرک کردیا فصل چھٹی توارد کے بیان مین توارد یہ ہے کہ کسی اور شاعر کا
شعر یا مصرعہ مضمون کسی شاعر کے کلام مین بجنس وارد ہو جائے اور وہ شاعر نجانے کہ یہ غیر کا ہے جیسے امیر خسرو کے اس شعر
مین نظامی گنجوی کا مصرعہ توارد ہو گیا شعر خسروا ے صفت بندہ نوازگی ؛ از تو خدائی و زما بندگی ؛ اور نظامی کہتا ہے
شعر دو کار است با فر و فرخندگی ؛ خداوندی از تو زما بندگی ؛ اور نسخہ یوسف زلیخا مین نظامی کے شیرین خسرو کی اکثر بیتین
اور مضمون توارد ہو گئے ہین مولوی جامی فرماتے ہین شعر مرا اے کاشکے مادر نمیزاد ؛ اگر میزاد کس شیرم نمی داد ؛ اور نظامی
نے کہا ہے شعر مرا ای کاشکے مادر نزادے وگر زادے بخور و سگ بدادے ؛ مولوی جامی نے کہا ہے شعر زن از پہلوی چپ
شد آفریدہ ؛ کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ ؛ نظامی نے کہا ہے شعر زن از پہلوی چپ گویند برخاست ؛ نیاید ہرگز از چپ
راستی راست ؛ فصل ساتوین سرقہ کے بیان مین سرقہ چوری کو کہتے ہین اور شعر کا سرقہ یہ ہے کہ کوئی شاعر کسی اور شاعر
کے شعر کے مضمونکو اپنے نام پر کرلیوے اور جو معانی مین دو شاعرونکا اتفاق ہو جاے جیسے تشبیہ رخسار کی گل سے
اور تشبیہ قد کی سرو سے ایسی ہے اور بھی ہین اور یہ سرقہ نہین ہے اور جسکو سرقہ کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین ایک قسم ظاہر ہے اور
دوسری قسم غیر ظاہر ہے ظاہر کے تین طریق ہین طریق اول کوئی شاعر کسی غیر کے شعر کو بغیر تغیر لفظ اور معنی کے اپنا
کرلے وہ سرقہ محض ہے طریق دوسرا یہ ہے کہ دوسرے کے شعر کے معنی تمام لیلیوے یا بعض لفظ اسکے لیوے اور بعض لفظ اپنی طرف سے ملاوے
جسطرح میر معزی نے کہا ہے شعر مردم بشہر خویش ندارد بسے خطر ؛ گوہر بکان خویش ندارد بسے بہا ؛ اور حکیم انوری نے کہا ہے شعر
بشہر خویش درون بیخطر بود مردم ؛ بکان خویش درون بی بہا بود گوہر ؛ طریق تیسرا سابق کے تمام تمام معنی لیکر سب لفظ اوسکے
تبدیل کرے اور اپنی طرف سے اور الفاظ مناسب اوسکی جگہ رکھے جسطرح فرخی نے کہا شعر من نہ گویم کہ ابر مانندی ؛ کہ نہ نیک آید

از خردمندی + او ہمی بخشد و ہمی گرید + نوعی بخشی و ہمی خندی + اور مولانا فخری خوارزمی نے یہ شعر کہی ہین شعر گفتن کہ دست
تست بوقت سخا سحاب + مدحیست در نہایت ایجاز و اختصار + او گرید و بعنف دہد چند قطرۂ آب + تو خندی و بلطف
کنی بذل بیشمار + اور غیر ظاہر یہ ہی کہ کوئی شاعر کسی شاعر کے شعر کے معنی اخذ کرے اور انکو لباس اور لباس پہنا کر دکھائے
امیر خسرو کہتا ہی شعر ببازی صلاح اصحاب شمشیر + ز پنجہ برزدہ شمشیر چون شیر + جعفر اصفہان کہتا ہی + شعر سلاح جنگ در دستش
چنانست + کہ گوئی ہمچو شیر از پنجہ اش رست + اور یہ بھی قسم غیر ظاہر ہی کہ کوئی شاعر کسی کے شعر کے معانی الٹ کر برخلاف اسکی بہ
طریق لطیف ظاہر کرے میر معزی کہتا ہی شعر آن زلف مشکبار بر آن روے چون نگار + گر گونہ است کوتہی از وی عجب مدار + شب
در بہار میل کند سوی کوتہی + آن زلف چون شب آمد و آن روے چون بہار + امیر خسرو دہلوی کہتا ہی شعر اوست نوروز من و چون
قندش چغد بپای + راست با روز برابر شدن شب نگرید + غیر ظاہر سرقہ اکثر قسمین مقبول ہین جتنا زیادہ چھپا ہوا سرقہ ہوتا ہی لطف
اسمین زیادہ تر ہوتا ہی اور جسقدر کہ قسمین سرقہ کی بیان کی گئین اگر شاعر اول کی شعر سی فصاحت الفاظ اور بلاغت معنی و چستی
بندش مین دوسرا شعر کسی شاعر کا ہوگا تو ضرور مطبوع اور مقبول ہوگا **باب تیرھوان علم عروض مین** یاد رہی کہ خلیل
بن احمد بصری نے علم عروض کو وضع کیا ہی اور اس علم کے دریافت سے یہ غرض ہی کہ کلام موزون غیر موزون سی امتیاز کیا جائے
اور کلام کی دو قسمین ہین نظم اور نثر نظم کلام موزون ہی اور موزون کو میزان ضرور ہی کہ زیادتی اور نقصان ظاہر ہو جائی
اور علم عروض گویا ترازو ہی اور وجہ تسمیہ عروض کی بعضے اسطرح بیان کرتے ہین کہ مکہ معظمہ کے نامون مین سی ایک نام عروض
ہی خلیل نے جو کعبہ مین اس علم کے قاعدہ استخراج کیے ہین اسلیے تیمنا اور تبرکا اسکا نام عروض رکھا ہی علاوہ اسکے لغت
مین عروض خیمہ کے ستون کا نام ہی اور بیت خانہ پلاس کو کہتی ہین جو زمانہ قدیم مین اہل عرب بناتے تھے اور جسطرح خیمہ کے لیے
ستون اور ڈوریان اور میخین درکار ہین اسیطرح بیت کو عروض اور سبب اور وتد اور فاصلہ ضرور ہین اور ارباب علم عروض نے
تین اصول اور آٹھ اور پینتیس زحاف پر عروض کی بنا رکھی ہی **فصل پہلی شعر کے معنی اور بنا کی بیان مین** لغت مین جاننا
اور دریافت کرنا شعر کے معانی ہین اور اصطلاح مین کلام موزون ہی اور بامعنی اور قافیہ رکھتا ہو اور شاعر نے اسکے موزون کرنی
کا قصد بھی کیا ہو اور شعر کی بنا اول آدم سی ہی کہ ہابیل کے مرثیہ مین انھون نے شعر کہی ہین اور قاسم بن سلام بغدادی کہتا ہے
کہ یعرب بن قحطان حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد مین تھا اسنی اول عربی مین شعر کہی ہین اور بہرام گور بادشاہ عجم اشعار
فارسی کا موجد ہی ایکروز گورخر کے شکار مین مصروف تھا کہ بیساختہ اسکی زبان سی یہ شعر نکل گیا شعر منم آن پیل دمان و منم
آن شیر یلہ + نام بہرام مرا کنیتم بوجبلہ + بعض شخصون نے کہا ہے کہ موجد شعر فارسی کا حکیم ابو حفص سعدی ہی سنہ چار سو
ہجری مین بعد حکیم ابو حفص کے شعر فارسی کا خوب رواج ہو گیا اور اس عہد مین عنصری اور عسجدی اور فرخی

استاد مشہور تھی بعد ان کے ۵۰۰ھ پانچسو ہجری مین فلکی اور خاقانی اور شروانی اور رودکی وغیرہ چند آدمی اس فن شریف
مین استاد کامل ہوئے اور اونمین سے ہر ایک اپنے وقت کا حکیم ہوا جب خواجہ نظامی گنجوی کا زمانہ ہوا تو کلام مین جو کچھ
ثقل یعنی گرانی تھی موقوف ہوگئی اور فصاحت اور بلاغت پیدا ہوئی اور سب شعراے متوسطین اور متاخرین نے انکی پیروی کی
اور خدای سخن کہتے تھے **فصل دوسری فضیلت شعر کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ نظم نثر پر فوقیت رکھتی ہے اسوجہ سے
کہ نظم موزون ہے اور نثر ناموزون ہے اور موزون اور ناموزون مین جو فرق ہے عقلمندون پر ظاہر ہے بعض شخص شعر گوئی
کو کفر سے نسبت دیتے ہین اور اس آیہ کریمہ کو دلیل لاتے ہین الشعراء یتبعہم الغاوون اور اسکے استثنا سے غافل ہین یعنی اسکی
آخر مین الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت واقع ہے اگر حقیقت مین یہ امر صحیح ہوتا تو جناب ولایت مآب مرتضی علیہ السلام
اور دیگر ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثنا اور اصحاب کرام علیہم الرضوان اور مشایخ کبار اور علماء نامدار قدس اللہ اسرارہم ہرگز شعر
کی طرف التفات نہ کرتے اور شاعرون کے حق مین الشعراء تلامذۃ الرحمن نہ کہتے اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کعب بن زہیر کے قصیدہ پر کبھی اصلاح نہ فرماتے اور حسان بن ثابت کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین شاعر
تھے اکثر آپکی تعریف و ثنا مین قصیدہ تصنیف کرکے حضور مین عرض کرتے تھے اور تحسین و آفرین کا صلہ پاتے شعر اور
شاعری کی فضیلت پر یہ دلیل نہایت قوی ہے چنانچہ حضرت فریدالدین عطار نے کہا ہے شعر شاعری جزویست از پیغمبری
جاہلانش کفر خوانند از خری + ہذل گو اور ہذیان بکنے والے گروہ مقبول شعرا کے نزدیک مردود ہین ہزل گو اگرچہ
عالی طبیعت ہو اور کلام بھی اسکا موزون ہو لیکن شرفا کے پسند خاطر نہین ہوتا اور زبان جو آلہ نطق ہے اور شریف ہے
مذمت اور گالیان اور لغو واہیات سے اسکو آلودہ نکرنا ہے شعر بہ نطق آدمی بہتر است از دواب + دواب از تو بہ گر نگوئی
صواب + **فصل تیسری اصول کی بیان مین** جاننا چاہیے کہ اصول تین ہین سبب اور وتد اور فاصلہ سبب دو قسم پر ہے
سبب خفیف اور سبب ثقیل سبب خفیف کلمہ دو حرفی کو کہتے ہین مثلاً گل اور مل حرف پہلا متحرک ہے اور دوسرا ساکن ہے
سبب ثقیل وہ ہے کہ حالت اضافت مین دونون حرف متحرک ہون جیسے گل زرد اور گل سرخ وتد کی بھی دو قسمین ہین
وتد مجموع اور وتد مفروق وتد مجموع جسکو وتد مفروق بھی کہتے ہین کلمہ سہ حرفی ہے کہ دونون حرف پہلے متحرک ہون اور تیسرا
حرف اخیر ساکن ہو جیسے جفا اور وفا اور وتد مقرون وہ ہے کہ اول اور اخیر کے حرف متحرک ہون اور بیچ کا حرف ساکن ہو
جیسے باب اور ناب اور فاصلہ بھی دو قسم پر ہے فاصلہ صغری اور فاصلہ کبری فاصلہ صغری چار حرفی کلمہ ہے انمین تین
حرف اول کے متحرک ہوتے ہین اور حرف چارم ساکن ہوتا ہے جیسے شکنم اور فکنم اور فاصلہ کبری کلمہ پنج حرفی ہے کہ چار حرف
اول کے متحرک ہوتے ہین اور آخر کا پانچوان حرف ساکن ہوتا ہے جیسے شکنمش اور فکنمش **فصل چوتھی ارکان**

ہشتگانہ کے بیان مین یاد رہی کہ بحرون کے ارکان آٹھ ہین فعولن اور فاعلن اور مفاعیلن اور مستفعلن اور
مفاعلتن اور متفاعلن اور فاعلاتن اور مفعولات فعولن وتد مجموع اور سبب خفیف سی مرکب ہے اور فاعلن اسکی بالعکس
ہے یعنے اول سبب خفیف ہی اور آخر مین وتد مجموع ہی اور مفاعیلن کے اول مین وتد مجموع اور آخر مین دو سبب
خفیف ہین اور مستفعلن مین اول دو سبب خفیف ہین اور آخر مین وتد مجموع اور مفاعلتن مین اول وتد مجموع ہی اور آخر
مین فاصلہ صغری ہی اور متفاعلن مین اول فاصلہ صغری ہی اور آخر مین وتد مجموع اور فاعلاتن مین اول وتد مفروق ہی
اور آخر مین دو سبب خفیف ہین اور مفعولات مین اول دو سبب خفیف ہین اور آخر مین وتد مفروق ہی اور جو فاعلاتن
مین دو سبب خفیف کے درمیان وتد مجموع اور مستفعلن مین دو سبب خفیف کے درمیان مین وتد مجموع کیا جاوی تو ہو سکتا
ہی اور اس تغیر اور تبدیل مین دو رکن اور پیدا ہو گئی تو جملہ دس ارکان حاصل ہوتے ہین اور ان ارکان ہشتگانہ مین کہ بحرونکی
اصول مین زحاف کی مداخلت سے جو کچھ بعد تغیرات کی حاصل ہوتے ہین انکو فروع کہتی ہین اور ان ارکان ہشتگانہ کو
افاعیل اور تفاعیل اور مفاعیل اور افعال موازنہ اور اوزان شعر بھی کہتی ہین اور جملہ زحاف پینتیس ہین **فصل پانچوین**
زحاف کی بیان مین زحف لغت مین اصل سی دور پڑجانیکو کہتی ہین جیسی تیر نشانہ سی دور پڑجاتا ہی اہلعرب اسکو سہم الزحاف
کہتی ہین اور جمع زحف کی زحاف اور ازاحیف اور زحافات ہین اور ان پینتیسون زحافات مین سی بائیس زحاف موضوعات
اہلعرب ہین اور تیرہ زحاف اہل عجم نے وضع کیی ہین اور انمین سے اکثر عرب اور عجم مین مشترک ہین اور انمین سے بعض عرب کے مخصوص
ہین اور بعض عجم کے مخصوص ہین زحافات کی نام قبض قصر حذف خبن شکل کف خرم خرب شتر قطع تشعیث طی وقف کسف صلم
اشباع اذالت تلم ترفیل جبل ثرم تخلیع یہ بائیسون زحافات اہلعرب نے وضع کیی ہین اور جدع ہتم جحف تخنیق شلخ طمس خبب زلل نہر حذر
قع بحر ربع یہ تیرہ موضوعات اہل عجم ہین **فصل چھٹی بعض اصطلاحات عروض کی بیان مین** ظاہر ہو کہ ارکان ہشتگانہ مذکورہ
مین سے جو رکن اپنی اصل پر ہووے یعنی عمل زحاف کا اسمین نہ آیا ہو اسکا نام سالم ہی اور جس رکن مین زحاف کی مداخلت سے تغیر واقع ہو
اسکا نام غیر سالم ہی یا اسکو مزاحف کہتی ہین خواہ اسمین زیادہ حرف ہون خواہ کم ہون اور مصرعہ کے رکن اول کا نام صدر ہی
اور مصرعہ کے رکن آخر کا نام عروض ہی اور دوسرے مصرعہ کے رکن اول کا نام ابتدا ہی اور رکن آخر کا نام ضرب ہے اور ان
چارون رکن کے درمیان مین جو کچھ ہو اسکا نام حشو ہی اور جس بحر کے چار رکن ہوتے ہین اسکو مربع کہتے ہین اور چھ رکن
والی بحر کو مسدس اور آٹھ رکن والی کو مثمن کہتی ہین اور حرکات ثلثہ کو اشباع سے یعنے دراز کے ساتھ کھینچکر جو پڑھا جاوے
اسکو دو حرف شمار کرتے ہین مثلاً الف ممدودہ آزرم اور آرزم مین اور آخشیج اور آسیب مین اسطور کی الف ممدودہ کو
اہلعروض دو الف قرار دیتی ہین اور حرف مشدد کو بھی دو حرف شمار کرتے ہین مثلاً مکرم اور مسلم اسلیے کہ اہلعروض حرف ملفوظی کا حساب

کرتے ہین حرف مکتوبی کو نہین حساب کرتے ملفوظی وہ ہی جو پڑھنے مین آئے اور مکتوبی وہ ہی جو لکھا جائے اور پڑھنے مین نہ آئے
جیسے لفظ خود اور خویش مین حرف واو کا ہی کہ لکھا جاتا ہی اور پڑھا نہین جاتا ہی اشباع لغت مین پیٹ بھرنے کو
کہتے ہین اور اصطلاح مین حرکات ثلثہ کے بڑھا کر پڑھنے کو کہتے ہین اسطرح پر کہ ایک حرف سے دوسرا حرف پیدا ہو جائے اور
صورت فارسی مین اکثر حالت اضافت مین واقع ہوتی ہی چنانچہ مثال اسکی اس شعر سے ظاہر ہی شعر مقام جزو کل
آرایش دیوانگہ ہستی + چراغ دبر و شمع کعبہ نور ظل سبحانی + مقام اور آرایش اور دیوانگہ اور چراغ اور نور اور ظل ان
سب لفظون مین کسرۂ اضافت کے سبب سے حرف یا پیدا ہو گیا اور مثال اشباع ضمہ کی امیر خسرو دہلوی کے اس شعر سے ظاہر
ہے شعر کرد لوا نصب در ایوان ہو + تخت لوا آدم و من دونہ + دونہ کی ہا ہوز کے پیش کو اسقدر بڑھا کر پڑھا کہ پڑھنے
مین حرف واو ظاہر ہوا اور مصرعہ اول مین جو لفظ ہو ہی اسکا قافیہ بھی درست ہو گیا اور اشباع فتحہ کی مثال لفظ آمد
آورد سے ظاہر ہے چنانچہ امیر خسرو نے کہا ہی شعر نیم شبان پیک الہی ز دور + آمد و آورد برای ز نور + لفظ آمد اور آورد
مین تین اور چار حرف لکھے جاتے ہین اور قاعدۂ عروض کے موافق چار اور پانچ حرف محسوب ہوتے ہین **فصل ساتوین**
عروض کی بحرون کے بیان مین جاننا چاہیے کہ لغت مین بحر دریا کو کہتے ہین اور اہل عروض کی اصطلاح مین کلام موزون
کے ٹکڑے کو کہتے ہین اور تعداد بحرونکی انیس سے زیادہ نہین ہی انیس بحرون کے نامون کی تفصیل طویل مدید بسیط وافر
کامل ہزج رجز رمل منسرح مضارع مقتضب مجتث سریع جدید قریب خفیف مشاکل متقارب متدارک اول کی پانچ بحرین
یعنے طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل مخصوص شعرای عرب کی ہین فارسی اور ترکی زبان مین مستعمل نہین ہین اور تین بحرین
خاصۃً اہل عجم کی ہین اہل عرب انمین شعر نہین کہتے اور جو کہین تو ناموزون معلوم ہوتا ہی اور وہ تینون جدید اور قریب مشاکل ہین
باقی گیارہ بحرین عرب اور عجم مین مشترک ہین بحر طویل سالم فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر مدید سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر بسیط سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن بحر وافر سالم مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن بحر کامل سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن ملک عجم کے شاعر ان پانچ بحرون مین شعر فارسی نہین کہتے اسلیے کہ ناموزون ہوتے ہین اگرچہ حقیقت مین وہ موزون
ہین اسواسطے پانچون ان بحرونکا بیان چھوڑ دیا مابقی چودہ بحر کا بیان ہوتا ہی بحر ہزج لغت مین ہزج ترنم راگ کو کہتے ہین اہل عرب
جو اس بحر کے اشعار خوش آوازی سے گاتے ہین اسواسطے اس بحر کا نام ہزج رکھا ہی اور شعر مین اس بحر کے رکن آٹھ بار
لفظ مفاعیلن ہے بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مثال اس بحر کے وزن پر شعر اگر خواہی دل روشن
ترا ترک ہوس بہتر + چراغی در کف ہر کس بود ضبط نفس بہتر + تقطیع اس شعر کی اگر خواہی مفاعیلن دل روشن مفاعیلن
ترا ترکی مفاعیلن ہوس بہتر مفاعیلن + چراغی در کف مفاعیلن کف ہر کس مفاعیلن + بود ضبط مفاعیلن نفس بہتر مفاعیلن

لغت مین تقطیع لکڑے ٹکڑے کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین تقسیم کرنا کلمات شعر کا ہی وزن شعر کے ارکان پر بجاے
متحرک کے متحرک اور بجاے ساکن کے ساکن لانا اور لفظ دل اور ترک اور چراغ اور ضبط مین بسبب اشباع کسرہ کے حرف
ی کا تقطیع مین آیا اور اس بحر مین گیارہ زحاف واقع ہوئے اور ان گیارہ زحاف کے وقوع سی گیارہ وزن اس
بحر سے اور مستخرج ہوئے اور وہ اس بحر کے فروع ہین اونکا بیان طویل ہی اس کتاب مختصر مین اسکی گنجایش نہین ہے اور
اس بحر کے گیارہ زحاف کی یہ تفصیل ہے قبض کف خرم خرب شتر حذف قصر ہتم جب زلل بتر قبض کے معنی لغت مین لینا اور
اصطلاح مین گرا دینا حرف پنجم کا کلمہ مفاعیلن مین سی اور وہ ی ہی جب مفاعیلن کی ی گرا دین تو مفاعلن رہجاے بحر ہزج مثمن
مقبوض مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن اس بحر مین جو قبض کا زحف عمل مین آیا اسوجہ سی ہزج مثمن مقبوض اس بحر کا نام ہوا
اور مثمن اسلیے کہا گیا کہ آٹھ رکن بیت مین واقع ہوی یعنی تمام بیت مین آٹھ بار لفظ مفاعلن آیا اور اسیطرح اور دس زحافات
سے دس وزن متفرق نکلتی ہین کہ تفصیل انکی اور کتب مبسوطہ سی واضح ہو سکتی ہی بحر رجز لغت مین رجز کے معنے اضطراب
ہین اور یہ بحر اضطراب سے پڑھی جاتی ہی اسلیے اسکا نام رجز ہوا بحر رجز مثمن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن بیت مین آٹھ
مرتبہ یہ لفظ آتے ہین مثال اسکی یہ ہی شعر با ہر کسی ہمدم شدم از درد نالان کردمش + با ہر کہ گفتم راز دل خوننابہ گریان کردمش
تقطیع بحر رجز مثمن سالم با ہر کسی مستفعلن ہمدم شدم مستفعلن از درد نا مستفعلن لان کردمش مستفعلن با ہر کہ گف مستفعلن تم راز دل
مستفعلن خوننابہ گر مستفعلن یان کردمش مستفعلن بحر رمل لغت مین اسکے معنے حصیر بننا ہی اس بحر کا رکن اصلی فاعلاتن ہے
ایک سبب خفیف یعنی فا اول اور ایک سبب خفیف یعنی تن آخر اور وتد مجموع یعنے علاوہ دونون سببونکے بیچ مین
بنا گیا ہے اسواسطے اس بحر کا نام رمل رکھا گیا بحر رمل مثمن سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن امیر خسرو اسکی
مثال کہتا ہی شعر مشکل دل بردن کہ داری دین نباشد دلبری + خواب بندیہای چشمت کم بود جادوگری بحر منسرح کے معنی
لغت مین آسانی اور روانی ہی اور اس بحر کے ارکان مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات ہین مثال اسکی شعر یکدم
بیا ای دلدار بنما مرا آن رخسار + کز رشک گل در گلزار در پیرہن دارد خار بحر مضارع کے معنی لغت مین مشارکت ہے بحر
منسرح سی جو یہ بحر مشارکت اور مشابہت رکھتی ہی اسلیے اسکا نام مضارع مقرر کیا بحر مضارع مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
بحر مقتضب اقتضاب کے معنی لغت مین کاٹنا ایک چیز کا ہی چیز سی یہ بحر جو بحر منسرح سی کاٹی گئی ہی اسلیے اسکا نام مقتضب
کیا ہی بحر مقتضب کے ارکان مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن ہین مثال اسکی شعر میسوزم ز داغ جگر مینالم ز درد دلم + میخوابم
ز شب تا سحر خون گریم ز اندوہ و غم بحر مجتث لغت مین اجتثاث کے معنی جڑ سے اکھاڑ ڈالنا ہی اور اس بحر کو جو بحر خفیف سے
نکالا ہی اسلیے یہ نام رکھا ارکان اس بحر کے مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہین بحر سریع لغت مین سریع کے معنے جلدی کرنیوالا

اور یہ بحر جو جلدی پڑھی جاتی ہی اسلیے یہ نام رکھا ہی ارکان اس بحر کے مستفعلن مستفعلن مفعولات بیت مین دو مرتبہ یعنی یہ بحر
مسدس ہی چھ رکن رکھتی ہی بحر جدید کے معنے نیا پیدا ہونے والا ہی اور یہ بحر نئی پیدا ہوئی اسلیے جدید اسکا نام کیا ہی اور
ارکان اس بحر کے فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن مثال اسکی شعر ہر شبم گویم کہ فردا بت خوش کنم + چند فردا رفت شاید فردا کنی ؛؛
بحر قریب اسکو قریب اسواسطے کہتے ہین کہ خلیل احمد بصری کے زمانہ کے قریب پیدا ہوئی ہی ارکان اس بحر کے مفاعیلن مفاعیلن
فاعلاتن ہین مثال اسکی شعر سرم از عرش بالاتر بگذرانی + اگر گوئی کہ ہستی از بندگانم بحر خفیف یہ بحر اصلی بحرون مین سے ہے
ارکان اسکے فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہین دو مرتبہ بیت مین بحر مشاکل اس بحر کو مشاکل اسوجہ سے کہتے ہین کہ ارکان مین
بحر قریب سے ہمشکل ہے بلکہ بحر قریب کے ارکان کو الٹ لیا ہے اور ارکان اسکے فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن ہین مثال اسکی
شعر کرد مارا بر یروی جنون مشرب + چون بناشم بیابان گرد روز و شب ابحر متقارب اس بحر کو اسلیے متقارب کہتے ہین
کہ اوتاد اور اسباب اسکے باہم نہایت نزدیک ہین اور رکن اصلی اسکے فعولن فعولن فعولن فعولن ہین اور بیت مین
دو بار آتے ہین مثال اسکی شعر چہ جوئی برائے وصالش وسیلہ ؛ عروس جہان نیست چندان جمیلہ بحر متدارک ارکان
اصلی اس بحر کے فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن ہین بیت مین دو مرتبہ مثال اسکی شعر آن صنم کز غمش جان و دل گشت
خون ؛ نے عجب گر چکد اشک من لالہ گون + دریافت ہووے کہ ان چودہ بحرون مذکورہ سالم سے بہت زحافون کے
باعث سے اوزان غیر سالم نکلتے ہین کہ انکو مزاحف کہتے ہین اسمقام مین سب اوزان کی بیان کی گنجایش نہین اسلیے ملتوی
کیا اور طریق استعمال زحف کا اصل ارکان مین بحر ہزج کے جو گیارہ زحاف رکھتی ہی ایک زحف کے قبض کے استعمال سے مذکور
ہوا ہی باب چودھوان علم قوافی مین فصل پہلی قافیہ اور ردیف کی بیان مین جاننا چاہیے کہ قافیہ
قفا سے مشتق ہی اور قفا لغت مین کسی کے پیچھے چلنے کو کہتے ہین اور اس اصطلاح مین قافیہ اس لفظ کو کہتے ہین کہ شعر کے آخر
مین واقع ہو اور شعر کے معنے اسپر تمام ہون جسطرح وزن شعر کا علم عروض پر موقوف ہی اسیطرح مجتمع ہونا شعر کا علم قوافی پر
منحصر ہے اور شاعرونکو ان دونونکو علمونکا دریافت ہونا بہت ضرور ہی واضح ہو کہ ایک حرف اور دو حرف سے چھ حرف تک
قافیہ ہے یعنے بعضونکے نزدیک تمام کلمہ قافیہ ہی اور بعض کے نزدیک فقط ایک حرف اخیر کلمہ کا جسکو حرف روی کہتے ہین
وہی قافیہ ہی اور بعض شخص حرف روی کے حرف ماقبل کو قافیہ جانتے ہین مثلا برد نرد گرد اور جس لفظ کے دو معنی ہون اور قافیہ
اسکا ایک شعر مین آئے تو اہل عجم اسکو صنعت جانتے ہین چنانچہ سعدی نے کہا ہی شعر غلام آب کش باید و خشت زن ابود
بندۂ نازنین خشت زن ردیف کا بیان ردیف لغت مین اس سوار کو کہتے ہین کہ ایک گھوڑے پر دوسرے سوار کے پیچھے
بیٹھے اور اصطلاح مین اس لفظ سے مراد ہے کہ قافیہ کے بعد آئے چنانچہ خاقانی نے کہا ہی شعر گردون نمط پلنگ گرد د

یعنی نفس نہنگ گردد ؛ پہلے مصرعہ مین پلنگ اور مصرعۂ ثانی مین نہنگ قافیہ ہی اور دونون مصرعون کے بعد لفظ گردد
ردیف ہے جس شعر مین ردیف ہوتی ہی اوس شعر کو مردف کہتی ہین اور جسمین ردیف نہین ہوتی اسکو مقفا کہتی ہین چنانچہ
سعدی علیہ الرحمہ کے اس شعر سے ظاہر ہی شعر در اقصاے عالم بگشتم بسے ؛ بسر بردم ایام با ہر کسے ؛ پہلی مصرعہ مین بسے
اور دوسرے مصرعہ مین کسی دونون قافیہ ہین شاعران عرب رعایت ردیف کی نہین کرتے صرف قافیہ کی رعایت سے
شعر کہتی ہین اور ردیف خاصہ اہل عجم کا ہی **فصل دوسری حدود قافیہ کے بیان مین** حدود قافیہ جسکو القاب
قافیہ کہتی ہین پانچ ہین متکاوس متراکب متدارک متواتر مترادف متکاوس اسکو کہتی ہین کہ چار حرف متحرک ہون اور ایک
حرف آخر کا ساکن ہو جیسے سکنمش اور فگنمش اسطرح کلمہ خماسی کو فاصلہ کبری کہتی ہین قافیہ متکاوس شعر فارسی مین نہین آتا اور لغت
مین متکاوس کے معنے انبوہ کی ہین اور اصطلاح مین ایک لفظ مین چار حرکتون کے جمع ہونیکو کہتی ہین متراکب وہ قافیہ ہی کہ
جسمین تین حرف متحرک ہون جیسے شکند اور فگند اور اسکو فاصلہ صغری کہتی ہین لغت مین برہم ہونا تراکب کے معنی ہین اور
اصطلاح مین لفظ چہار حرفی سی مراد ہی کہ اسمین تین حرف متحرک ہون اور ایک حرف اخیر کا ساکن ہو متدارک وہ قافیہ کہ دو
حرف اسمین متحرک ہون اور ایک حرف ساکن ہو جیسے زند اور کند اور اسکو وتد مجموع بھی کہتی ہین لغت مین دریافت ہونا
تدارک کے معنی ہین اور اصطلاح مین ملنا دو متحرک کا ہی ایک ساکن سی متواتر وہ قافیہ ہی کہ دو ساکن کے درمیان مین ایک متحرک ہون
جیسے کردی اور بردی کہ حرف دال متحرک ہی اور دو ساکن یعنی رای مہملہ اور یای تحتانی کے درمیان مین آیا ہی تواتر لغت مین
پیاپی ہونیکو کہتی ہین اور اصطلاح مین یہ مراد ہی کہ دو حرف ساکن کے درمیان مین ایک حرف متحرک واقع ہو مترادف وہ
قافیہ ہی کہ دو ساکن ایک دوسرے کے پہلو مین ہون جیسے جوشان اور خروشان دونون لفظون مین الف اور نون ایک
جگہ ساکن واقع ہین ترادف لغت مین باہم ہونیکو کہتی ہین اور اصطلاح مین باہم ہونا دو ساکن کا ایک قافیہ مین ؛
فصل تیسری حروف قافیہ کے بیان مین حرف قافیہ کے نو ہین اول روی یعنی حرف آخر قافیہ اور چار حرف
ماقبل روی اور چار حرف مابعد روی کے مقدم حرفون کی یہ نام ہین تاسیس اور دخیل اور ردیف اصلی اور ردف زائد مین ظاہر
ہو کہ روی کو روا سی استخراج کیا ہی اور روا ایک رسی کو کہتی ہین کہ ایک اسمین بار شتر یا شتر کو باندھتی ہین اس حرف سے ہو قافیہ کا
استحکام ہی اسلیے اسکا نام روی رکھا ہی اور تاسیس ایک الف ہے کہ روی کے ماقبل آتا ہی اور روی اور تاسیس کے بیچ مین ایک حرف
متحرک ہوتا ہی جیسے حقائق اور دقائق مین شعر زہی عقل تو کشاف دقائق ؛ خہی طبع تو وصاف حقائق ؛ لغت مین تاسیس کے
معنے بنا رکھنا ہی جو بنا قافیہ کی اس حرف پر ہی اسلیے اسکا نام تاسیس رکھا ہی اور روی اور تاسیس کے بیچ مین جو حرف متحرک ہے
وہ دخیل ہی جیسے حقائق اور دقائق مین یاے تحتانی ہی اور اشعار فارسی مین حرف دخیل کا اختلاف جائز ہے

جیسے قافیہ باطل اور حاطل اور بسمل اور محمل آتا ہی اگر فارسی کے اشعار مین حرف دخیل کی رعایت لازم جانین تو بہت بہتر ہی
اور اشعار عرب مین دخیل کی رعایت واجب ہے اور ردف وہ قسم پر ہی ردف اصلی اور ردف زائد ردف اصلی یہ ہی کہ ما
قبل حرف ردی مفرد کی ایک حرف علت کا ہو اور حرکت اسکی اسکے جنس سی ہو حرف علت کے تین ہین واؤ اور الف اور یای
تحتانی پیش خاص واو کے واسطے ہے اور زبر خاص الف کی واسطے ہے اور زیر یای تحتانی کے واسطے ہے جیسے شراب اور
شباب اور شراب مین آخر کا حرف با موحدہ ردی مفرد ہی اور الف جو حرف علت کا ہی حرف ردی کی پہلے واقع ہوا اور الف سے
پہلے جو فتحہ ہی وہ الف کے مناسب ہے اور ظہور اور غفور مین را مہملہ ردی مفرد ہی اور حرف واؤ جو حرف علت ہے وہ اسکے ماقبل واقع
ہوا ہی اور حرکت ماقبل واو کی جو ضمہ ہی وہ واو کی جنس مین سے ہی اور حبیب اور نصیب مین آخر کا حرف حرف ردی ہی اور
یای تحتانی اسکے ماقبل ہی اور حرکت کسرہ جو حرف یا سے پہلے ہے وہ اسکے موافق ہی مثال الف کی شعر زمان بہار است و عہد شباب
گناہ است ساقی نخوردن شراب ؛ مثال واو کی شعر کسیکہ بادۂ گلرنگ را ظہور نوشت ؛ بلوح جبہ مستان ہو الغفور نوشت ؛
مثال یا کی شعر سر نمی تابم ز شمشیر حبیب ؛ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب ؛ اسطرح کے اشعار کو مردف ردف اصلی کہتی ہین جاننا
چاہیے کہ حرکت واو اور یا کی دو طرح پر ہے معروف اور مجہول معروف کو مشبعہ اور مجہول کو ملینہ کہتی ہین معلوم اور مفہوم
مین جو ضمہ ہی یہ حرکت واو معروف کی ہی اور تیر اور میر مین جو کسرہ ہی یہ حرکت یا معروف کی ہی اور زور اور شور مین
جو حرکت ضمہ کی ہی یہ حرکت واو مجہول کی ہی اور شمشیر اور شیر مین جو کسرہ ہی یہ حرکت یا مجہول کی ہی ملک فارس کے شعرا
متقدمین اور متاخرین نے قافیہ معروف اور مجہول کو جائز رکھا ہی مثال واو معروف اور مجہول کی سعدی کہتی ہین شعر
بغوام در ان حال معلوم شد ؛ چو داود کاہن برو موم شد ؛ معلوم کا واو معروف ہے اور موم کا واو مجہول ہی اور یا معروف اور مجہول
کی مثال صائب کہتے ہین شعر ای زبون در حلقۂ زنجیر زلفت شیرہا ؛ سر بصحرا دادہ چشم خوشت نخچیرہا ؛ اور ردف زائد کی دو قسم
ہین ایک ردف زائد مرکب اور دوسرے ردف زائد مفرد ردف زائد مرکب ایک حرف ہی کہ حرف ردی مفرد کے
ماقبل اور ردف اصلی کے بعد آتا ہی اور وہ چھ حرف ہین شین منقوطہ را مہملہ سین مہملہ فا خا نون ردف اصلی اور ردف
زائد کے جمع ہونے کو ردف مرکب کہتے ہین مثال شین منقوطہ کی جیسے داشت اور کاشت حرف تا جو ردیف
مفرد ہی اوسکے اول مین اور الف جو ردف اصلی ہی اسکے آخر مین شین معجمہ واقع ہوا ہی مثال یا مہملہ کی کارد اور
آرد مثال سین مہملہ کی آراست پیراست مثال فا کی یافت بافت مثال خا معجمہ کی ساخت باخت مثال نون کی
نشاند فشاند ردف زائد مفرد حرف ساکن کو کہتی ہین کہ ماقبل ردی کی واقع ہو اور حرف قید اور ردف اصلی نہو مثلاً قوس اور
فردوس اور علم اور حلم اور عقل اور نقل قوس اور فردوس مین سین مہملہ حرف ردی ہی اور واو ساکن ہی اور علم اور حلم مین میم

حرف ردی ہی اور لام ساکن اوسکے ماقبل ہے عقل اور نقل مین لام حرف ردی ہی اور ماقبل اسکے قاف ساکن ہی جاننا چاہیے
کہ قوافی مردف مین جسطرح التزام ردف اصلی کا ضرور ہی اسیطرح التزام ردف زائد کا بھی ضرور ہی اور بعضون نے ردف
اصلی مین امالہ بھی جایز رکھا ہے چنانچہ سعدی نے کہا ہے شعر بقدرت نگہدار بالا و شیب ؛ خداوند دیوان روز حسیب ؛
لفظ حساب کے الف کو کہ ردف اصلی ہے یاء تحتانی سے امالہ کیا ہی اور نظامی نے اسطرح کہا ہی شعر بغوغاے لشکر در آمد
شکیب ؛ کہ دست از عنان رفت و پا از رکیب ؛ فصل چوتھی حروف قید کے بیان مین حروف ردف اصلی اور
حروف ششگانہ ردف زائد مرکب سے جو قافیہ خالی ہو تو حرف ساکن ماقبل ردی کو حرف قید کہتے ہین اور حرف قید کے دس
ہین جیسے اس شعر مین ظاہر ہی شعر یاد خا و را و زا و سین و شین ؛ عین و فا و نون و ہا میدان یقین ؛ حروف قید کے
الفاظ کی مثال علی الترتیب ابر صبر رخت سخت کرد درد عزم جزم جست بست ہشت گشت نغز مغز گفت سفت زنگ
سنگ قہر زہر جسطرح ردف مذکورہ کا التزام قافیہ مین لازم ہے اسیطرح حروف قید کا بھی التزام قافیہ مین واجب ہے اور
جو شاعر کو حرف قید کے بدلنے کی ضرورت ہووے تو مخرج کی رعایت کرکے کوئی حرف قریب المخرج بدل کرلے اس سے عیب
شعر کا چھپ جائیگا اور سقم ظاہر نہوگا جسطرح سعدی شیرازی نے حاء حطی اور ہاء ہوز کے قرب مخرج کی اس شعر مین رعایت
ملحوظ رکھی ہی شعر یک لباس ہر لیسہ صباحی ؛ بہتر ز ہزار مرغ و ماہی ؛ آخر ردی مین جو چار حرف ملحق ہوتے ہین اب انکا
ذکر کیا جاتا ہی اور وہ چار حرف جو حرف ردی کے بعد آتے ہین وصل اور خروج اور مزید اور نائرہ انکے نام ہین وصل ایک
حرف ہوتا ہے کہ بغیر فاصلہ کے ردی سے ملتا ہے اور ردی اسکے سبب سے متحرک ہوجاتی ہے مثال اسکی اس مصرعہ مین ہے
مصرعہ یار آمد و از غلغلہ برگشت جہانی ؛ اسمین نون حرف ردی ہی اور یا حرف وصل ہے اور ردی ہی اور وصل مین یہ فرق
ہے کہ اگر ردی کا حرف حذف کردیا جاے تو کلام مہمل اور بیمعنی ہوجاے اور حرف وصل کے حذف کردینے سے بامعنی رہتا ہی
جیسے لفظ جہانی مین سے جو اس مصرعہ مین ہی یا کو جو حرف وصل ہی حذف کردین تو مصرعہ بیمعنی نہین ہوتا ہی اور خروج
ایک حرف ہے کہ حرف وصل سے ملا رہتا ہی جیسے شین دیدمش کا اسمین دال ردی ہی اور میم وصل ہی اور شین خروج ہی اور مزید
ایک حرف ہی خروج کے بعد آتا ہی مثال اسکی شعر جان من بردی از ان می جویمت ؛ گر ترا یابم بہ از جان گویمت ؛ جویمت
اور گویمت مین واو ردی اور یا وصل اور میم خروج اور تا مزید ہی نائرہ ایک حرف ہی کہ مزید سے ملتا ہی مثال اسکی اس بیت
مین ظاہر ہی شعر مگوش گوہر نایاب دل گم گشتہ جویمش ؛ بدامن خاک برداریم وز اشک دیدہ شویمش ؛ جویمش اور شویمش مین
واو ردی ہی اور یای اول وصل ہے اور یای ثانی خروج ہی اور میم مزید اور شین نائرہ ہی اور بعد مزید کے جسقدر حرف آئینگے سب
نائرہ ہونگے فصل پانچوین حرکات قافیہ کے بیان مین اعراب قافیہ کے ہین رس اور اشباع اور حدو

اور توجیہ اور مجری اور نفاذ رس اس حرکت کو کہتے ہین کہ ماقبل حرف تاسیس کے واقع ہو مثل لفظ شامل مین فتحہ حرف
شین کا ہے اور حرف دخیل کی حرکت کو اشباع کہتے ہین جیسے کسرہ حرف میم کا ہے لفظ شامل مین اور حدود وصل اصلی
اور ردف زائد کے ماقبل کی حرکت کو کہتے ہین جیسے شراب اور خراب مین فتحہ رائے مہملہ کو ہے اور گوے کے کاف کو
اور سوے کے سین کو ضمہ ہے اور رقیب اور نقیب کے قاف کو کسرہ ہے وصل زائد کے ماقبل کی حرکت کی مثال ایسی
جیسے فتحہ رعدا اور سعدا کا اور ضمہ نقل اور مقل کا اور کسرہ علم اور علم کا اور حرف ردی کے ماقبل کی حرکت کو توجیہ کہتے
ہین جیسے سرور اور حرف ردی کی حرکت کو مجری کہتے ہین حرف ردی کی حرکت کے اختلاف کو استادون نے جائز نہین
رکھا ہے حرف وصل کی حرکت کو نفاذ کہتے ہین اور جبکہ خروج اس سے ملتا ہو تو خروج اور مزید کی حرکت کو بھی نفاذ کہتے
ہین فصل قافیہ کی مضمون کے بیان مین جاننا چاہیے کہ قافیہ دو قسم پر ہے مقید اور مطلق اگر حرف ردی
ساکن ہو اور حرف وصل اس سے ملا ہوا نہین ہے اسکو مقید کہتے ہین اور اگر حرف وصل موجود ہے تو اسکو مطلق
کہتے ہین اور مقید مین قافیہ کے حرفو نہین کوئی اور حرف نہو تو اسکو مقید مجرد کہتے ہین جیسے سرور اور دلبر اور جو ہو
تو اس حرف سے اسکو نسبت کرین مثلاً مقید بردف یا بقید اور اگر ردی مطلق کے ساتھ بھی حرف وصل کے ہو
جیسے دلبری اور سروری تو اسکو مطلق مجرد کہتے ہین اور جو کوئی حرف قافیہ کے حرفو نہین سے بھی اسکے ساتھ ہو تو
ان حرفونسے اسکو نسبت کرین جیسے مطلق قید کے ساتھ یا ردف یا مزید یا خروج یا مزید یا نائرہ کے ساتھ
فصل عیوب قوافی کے بیان مین چار عیب ہین قافیون کے اول اقوا لغت مین اقوا کے معنے بے
توشہ ہونے کے ہین اور اصطلاح مین ماقبل ردف اصلی اور ردف زائد کی حرکت کے اختلاف کو کہتے ہین جسکا نام حزو ہے
مثل حرکت سور اور جور اور لخت اور دخت کے اور ماقبل ردی ساکن کے اختلاف کو بھی کہتے ہین جسکا نام توجیہ ہے
جیسے پر اور سر اختلاف اسکا روا نہین ہے لیکن اسوقت کہ ردی ساکن موصول ہو جیسے پرم اور سرم دوسرے
اکفا لغت مین اسکے معنی کج کرتا اور برابر کرتا ہے اور اصطلاح مین حرف ردی کے اختلافات ہین جیسے احتیاط اور اعتماد اور
صلاح اور تباہ اور عربی اور فارسی کے حرفونکا جمع ہونا جیسے تمک اور سمک تیسرے اسناد ہے یعنے حرف ردف کا اختلاف جیسے زمان اور
زمین چوتھے ایطا لغت مین اسکے معنے پامال کرنا ہے اور اصطلاح مین قافیہ کی تکرار اور یہ دو طرح پر ہے خفی اور جلی خفی جیسے آب اور گلاب اور یہ
جائز ہے مگر غزل اور قطعہ مین سات بیتونکی بعد اور قصیدہ مین چودہ بیتونکی بعد اور متاخرین کہتے ہین کہ بیس بیتونکی بعد جائز ہے اور جلی یہ کہ تکرار اسکی
بے تکلف معلوم ہو جیسے نیکو تر اور زیبا تر اور گفتن اور گردن مین باب پندرھوان علم عقائد کے بیان مین جاننا چاہیے کہ بنا ایمان
اسلام کا استحکام عقائد پر ہے اور جبتک عقیدہ درست نہوگا تو اسلام کے ارکان متزلزل ہونگے اور خانۂ ایمان تاریک ہوگا لہذا خانۂ ایمان کی

روشنی اور پایہاے اسلام کا باعث اور سبب درستی عقیدہ ہی اہل سنت و جماعت مذہب حنفیہ کی کتب معتبرہ سی استنباط کرکے
واسطے تعلیم مبتدیونکے ان ورقونمین لکھا جاتا ہی مبتدیونکو چاہیے کہ اسکو دریافت کرکے سوء عقیدہ سی احتراز کرین اور نیک عقیدہ
مشہور ہون کہ عقیدہ اللہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ قدیم ہے اور قدیم اسکو کہتی ہین کہ جسکی ابتدا اور انتہا نہووی یعنی ہمیشہ سی ہی اور
ہمیشہ ہوگا اور وہ کل مخلوقات اور مصنوعات کا خالق اور صانع ہی جو کچھ کہ ظاہر اور باطن مین ہی اور ظاہر اور آشکار اور اظہار
اور اسرار کا وہ دانا اور بینا ہے کوئی اسکا شریک اور سہیم نہین ہے وہ بذات خود واحد ہی نہ اسمین عرض ہی نہ جوہر ہی نہ جسم ہی عرض
اسکو کہتی ہین کہ جسکا قیام دوسرے کی ذات سے متعلق ہو جیسے رنگ و بو اور مزہ اور جوہر وہ ہی کہ عرض جسمین شامل ہو یا وہ چیز ہی کہ جسم جس
سے پیدا ہو اور جسم اسکو کہتے ہین کہ چند چیزونسی وہ مرکب ہووے اور اللہ تعالی کی نہ حد ہے نہ شمار ہی اور ماہیت اور کیفیت سے مبرا ہے
اور بیچون اور بیچگون اور بے نمون ہی زمانہ مین ہی نہ مکان مین ہے اور کوئی اسکا معین اور مددگار نہین ہے نہ اسکی ضد ہی نہ مانند ہی
نقصان اور زوال سے بری ہی اور تمام صفتونمین موصوف ہے اور اسکے علم و قدرت کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہین عقیدہ صفتین
حق سبحانہ تعالی کی ازلی ہین اور اسکی ذات سے قائم ہین زندہ ہی ہرگز نہین مرتا علم اور قدرت اور حیات اور سمع اور بصر اور ارادہ
اور کلام اور تکوین یعنی موجود کرنا یہ اسکی صفتین ہین عقیدہ کلام الہی ازلی ہی اور حرف اور صوت کی جنس سے بری ہی اور اسکی ذات
سے قائم ہے اور خلق اور ایجاد سی مبرا ہے اور کلام مجید اور فرقان حمید جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہی اسکے الفاظ
کو پروردگار نے بلا واسطہ کسی بشر کے پیدا کیا ہی عقیدہ بعد حساب قیامت کے اور بعد داخل ہونے بہشت کے سب مومنین حق
سبحانہ تعالی کے دیدار سے مشرف ہونگے لیکن تعلق مکان کا نہوگا عقیدہ انسان کو جو کفر اور ایمان اور طاعت اور عصیان کا
مرتکب ہوتا ہی ان سب کا پیدا کرنے والا خدا ہے اور سب کام اسکی مشیت اور قضا و قدر پر منحصر ہین عقیدہ حقتعالی نیک
بختون اور پرہیزگارونکو ثواب عنایت کریگا اور گنہگارونکو موافق گناہ کے سیاست اور عذاب مین گرفتار کریگا عقیدہ
بندہ ہر ایک کام مین نہ مختار ہی نہ مجبور ہی اسقدر تصور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے بندہ کو ہر ایک کام کا اختیار دیا ہے
مگر مختار کل نہین کیا ہی نقل ہے کہ کسی شخص نے جبر اور اختیار کے مسئلہ مین امام اعظم ابو حنیفہ سے سوال کیا امام نے اس شخص کو ایک
پتھر کے اوپر کھڑا کیا اور کہا کہ ایک پانون اپنا زمین سے اٹھالے اس شخص نے ویسا ہی کیا امام نے کہا کہ اب دوسرے پانونکو
بھی اٹھا اسنے جواب دیا کہ مین مجبور ہون دفعۃً دونون پانون کسطرح اٹھاؤن ابو حنیفہ نے کہا کہ بندونکو ایک پانون بھی
اٹھانے کا اختیار نہین ہی عقیدہ اللہ تعالے نے بندون کو استطاعت اور امکان سی زیادہ تکلیف نہین دی عقیدہ
موت وقت معینہ پر آتی ہی ایک لمحہ کی بھی تقدیم و تاخیر نہین کرتی ہی اور کوئی شخص بغیر موت کے نہین مرتا خواہ اپنی موت سے
مرے یا دوسرے کے ہاتھ سے قتل ہو عقیدہ جسقدر رزق قسمت مین ہی وہ ہر جگہ پہونچتا ہی ہر چند سعی و کوشش کیجاوے

لیکن قسمت سے زیادہ نہین ملتا عقیدہ رہبری کرنا اور گمراہ کرنا خدا کے اختیار مین ہی جسکو چاہتا ہی راہ ثواب کھاتا
ہے اور جسکو چاہتا ہے گمراہ بناتا ہے عقیدہ بہشت و دوزخ برحق ہی بعد مرنے کے مومنونکو ثواب قبر کا اور کافرونکو
عذاب قبر کا اور سوال منکر نکیر کا برحق ہی اور بعد حشر کے مقام بہشت و دوزخ کا برحق ہی عقیدہ قیامت کیدن حساب
اعمال کا اور جزاء اعمال اور نامہ اعمال کا وزن سب برحق ہی مومنونکو نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا اور کافرونکے
بائین ہاتھ مین دیا جاویگا اور قیامت کے روز خداوند عالم اور مومنونکو اور کافرون سی پرسش اعمال کریگا عقیدہ
حوض کوثر برحق ہی پانی اسکا دودھ سے بھی سوا سفید اور شہد سی زیادہ شیرین ہوگا اور خوشبو مین مشک سے بہتر ہوگا
اور وہ حوض عرض و طول مین دو مہینہ کے راستہ سے بھی سوا ہے عقیدہ پلصراط برحق ہے بال سی زیادہ باریک اور
تلوار سے زیادہ تیز ہے پشت دوزخ پر رکھا جائیگا اور سب اہل محشر کو اسپر سے اترنا ہوگا بعضے بجلی کی طرح اور بعضے
ہوا کی طرح اور بعضے شخص اس راہ باریک سے اسپ تیز رفتار کی طرح اور بعضے شخص سدلونکی طرح اور بعضے جوبٹی کی
رفتار کیطرح اسکو طے کرینگے اور بعض شخص اس راہ باریک سے قعر دوزخ مین گر جائینگے عقیدہ اہل بہشت و دوزخ ہمیشہ زندہ
رہینگے عقیدہ گناہ کبیرہ کے باعث سے مومن کافر نہین ہوتا بلکہ فاسق ہوجاتا ہی اور گناہ کبیرہ وہ ہی کہ جسکے کرنے سی انسان
عذاب عظیم مین گرفتار ہوجاہی مثلاً قتل ناحق کرنا اور زنا کرنا اور وہ دشنام دینا جس سے زنا ثابت ہوتا ہی اور اعلام
کرنا اور جہاد سے بھاگنا اور جادو کرنا یا کسی سے جادو کرانا اور ناحق مال یتیمونکا کھانا اور کسی کا مال غصب کرلینا اور ماں و
باپ کو رنج و آزار دینا بشرطیکہ وہ مسلمان بھی ہون یا سود کھانا یا چوری کرنا یا شراب وغیرہ نشہ کی چیزین کھانا اور جوا
کھیلنا اور غیبت کرنا اور جھوٹ بولنا اور گالیان دینا اور ناچ دیکھنا اور راگ سننا اور مشرکون اور اہل بدعت کے
میلہ مین جانا اور قرآن پڑھکر بھول جانا یا حرم مقدس مین کوئی گناہ کرنا عقیدہ حقتعالی بغیر شرک کے جس گناہ کو چاہیگا
بغیر توبہ کے بخشدیگا اور جس گناہ کو چاہیگا باز پرس اور مواخذہ اسکا کریگا خواہ وہ گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ گناہ صغیرہ پر
کہ اسکے فاعل کیواسطے عذاب کا وعدہ نہین عقیدہ پروردگار اہل شرک کو بغیر توبہ اور استغفار کے ہرگز نہ بخشیگا اور
شرک کی بہت قسمین ہین لیکن تین قسمین جو نہایت خراب ہین وہ یہ ہین اول مشرک فی العبادت یعنی خدائے تعالی
کی بندگی و اطاعت مین کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً کسی کو سجدہ کرنا اور کسی کا روزہ رکھنا اور کسی کے نام پر
قربانی کرنا اور زکوۃ دینا دوسرے مشرک فی العلم خداوند تعالی جو عالم الغیب ہے مثل اسکے کسی دوسرے کو علم غیب مین شریک
کرنا اور اوسپر اپنا اعتقاد رکھنا تیسرے علم شرک فی القدرت یعنی جو قدرت کہ ذات پروردگار کے واسطے مخصوص ہے
کسی اور پر ثابت کرنا مثلاً بیماری مین کسی سے شفا طلب کرنا اور تکلیف مین فراغت چاہنا یا اور حاجتین کسی

سے طلب کرنا عقیدہ حضرت رسول خدا اور دیگر مقبولان درگاہ کبریا موافق حکم الہی کے گنہگارونکی شفاعت کرینگے اور
حقتعالی اپنے فضل وکرم سے انکی شفاعت قبول کریگا عقیدہ ہرشخص نیک ہو یا بدہو اسکے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے
اور ہر نیک وبد کی جنازہ کی نماز پڑھنا چاہیے عقیدہ جو شخص کفر وضلالت میں مرتے ہیں ہمیشہ عذاب دوزخ
میں مبتلا رہینگے اور ہرگز عذاب سے نجات نہ پائینگے عقیدہ سب پیغمبرونمیں حضرت آدم علیہ السلام اول ہیں اسلیے کہ سب
سے اعلی ہیں اور جناب خاتم الانبیا احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر آخرالزمان اور سب انبیا علیہ التحیۃ والثنا
کہ بعض روایات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور بعض روایات میں دو لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ہیں برحق ہیں اور
جناب خاتم الانبیا سب پیغمبرونسے افضل ہیں صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین عقیدہ سب فرشتگان الہی برحق ہیں اور
نور سے پیدا ہوئے ہیں اور ہمیشہ عبادت الہی میں مشغول ہیں اور کھانے پینے اور توالد وتناسل سے بری ہیں اور
فرشتوں میں نر اور مادہ نہیں ہے عقیدہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ معراج اور سوا حضرت کے
اور سب پیغمبرون علیہم التحیۃ والثنا سے جو معجزے ظہور میں آئے ہیں وہ سب برحق ہیں عقیدہ کرامات اولیا کی برحق ہے
اور ولی اسکو کہتے ہیں کہ ذات اور صفات حق تعالے کو پہچانے اور اہل اسلام سے ہووے اور گنہگار نہو اور دنیا
کی لذتونکا طلبگار نہو اور اکثر اوقات عبادت الہی میں مصروف رہے عقیدہ معجزات انبیاء علیہم السلام کے اور
کرامات اولیا کی برحق ہیں نبی اور رسول سے جو کام کہ خلاف عادت صادر ہووے اوسکو معجزہ کہتے ہیں اور جو کہ ولی
سے صادر ہووے اوسکو کرامات کہتے ہیں عقیدہ نبی کے درجہ عالی کو ولی نہیں پہونچسکتا ہے اور جبتک کہ
انسان کے عقل وحواس درست ہیں احکام شرعی اس سے ساقط نہیں ہوسکتے عقیدہ آیات کلام مجید اور
احادیث شریف کے ظاہری معنی کو چھوڑنا اور باطنی معنی سمجھنا اور رد کرنا آیات اور حدیثونکا اور گناہ کو نیک اور
حلال جاننا اور شرع شریف پر ہنسنا اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قہر وعذاب الہی سے بیخوف ہونا اور
نجومی اور کاہن کے کلام کو حق سمجھنا یہ سب کفر ہے اور کاہن اسکو کہتے ہیں جو آیندہ کا احوال بیان کرے اور
غیب دانی کا دعوی کرے عقیدہ دعائیں اور خیرات جو مردونکی روح کو زندے بخشتے ہیں ثواب اسکا اللہ تعالے
مردونکی روح کو عطا فرماتا ہے عقیدہ اہل قبلہ میں سے جو شخص کہ کلمہ گو ہو اسپر اطلاق کفر درست نہیں ہے اور اہل
قبلہ وہ ہیں جو کعبہ شریف کی تعظیم اور تکریم کرتے ہیں اور دین اسلام کی ضروریات سے منکر نہیں ہے عقیدہ
بدعتوں پر اعتقاد مضبوط لانا اور اس بدعت کو ثواب جاننا اور چھوڑدینے کو بدعت کے سبب عذاب سمجھنا اور
ضلالت اور گمراہی ہے اور بدعت اس کام اور عقیدہ کو کہتے ہیں جو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

عہد مین اور اصحاب کبار کے وقت مین اور انکے تابعدارون کے زمانہ مین ہوا ہو وے عقیدہ آثار قیامت کے
جسطرح جناب رسالت مآب نے فرمائے ہین سب برحق ہین مثلاً ظاہر ہونا حضرت مہدی علیہ السلام کا اور نکلنا دجال ملعون کا
اور فتنہ ہاے عظیم برپا کرنا اور تشریف لانا حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے بیت المقدس مین اور مارا جانا دجال
مردود کا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے اور نکلنا قوم یاجوج اور ماجوج کا اور نکلنا دابۃ الارض کا اور طلوع ہونا آفتاب
کا مغرب کی طرف سے عقیدہ سب مخلوق سوای ذات الہی کے حادث ہے اور حادث اسکو کہتے ہین کہ عدم سے وجود مین آیا
اور پھر بموجب حکم خدا کے معدوم ہوجائے عقیدہ فرشتونکے پیغمبرونسے آدمیونکے پیغمبر بہتر ہین جبریل اور میکائیل اور
اسرافیل اور عزرائیل فرشتون کے پیغمبر ہین اور عام مومنین سے پیغمبر فرشتونکے بہتر اور عوام ملائکہ سے عوام مومنین بہتر ہین
عقیدہ اعمال جزو ایمان نہین ہین لیکن عمل نیک سے ایمان کو رونق ہوتی ہے اور ایمان یہ ہے کہ خدا کی وحدانیت اور پیغمبر کی
نبوت اور احکام الہی پر دل اور زبان سے اقرار کرنا اور صدق دل سے یقین لانا اور اسلام یہ ہے کہ خدا اور رسول کے حکم کو
ماننا اور بدل وجان اطاعت کرنا اور حقیقت اسلام اور ایمان کی ایک ہے یعنے جو شخص کہ مومن ہے وہ مسلم ہے اور جو مسلم ہے
وہ مومن ہے اور صفت ایمان کی دو قسم پر ہے مجمل اور مفصل صفت ایمان مجمل کی یہ ہے آمنت باللہ کما ہو باسمائہ وصفاتہ و
قبلت جمیع احکامہ یعنی ایمان لایا مین ساتھ اللہ تعالی کے جسطور سے کہ وہ ساتھ ناموں اور صفتون اپنی کے ہے اور قبول
کیا مینے اسکے احکام کو اور صفت ایمان مفصل کی یہ ہے آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ
من اللہ تعالے والبعث بعد الموت یعنے ایمان لایا مین اللہ تعالی پر اور اسکے فرشتونپر اور اسکی کتابونپر اور اسکے رسولونپر
اور روز آخر پر اور ایمان لایا مین اسبات پر کہ اندازہ نیکی اور بدی کا خدا ے تعالی کی طرف سے ہے اور ایمان لایا مین
قیامت پر جو بعد مرنے کی ہوگی اور بنا ایمان کی کلمہ طیب پر ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے نہین ہے کوئی معبود سوای
اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول خدا کے ہین باب سولھوان علم فقہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ
علم فقہ دو قسم پر ہے قسم اول یہ ہے کہ فائدہ اور سعادت عقبیٰ جس سے حاصل ہووے اس قسم کو عبادت کہتے ہین قسم دوسری
یہ ہے کہ جس سے کار دنیوی کا نظم ونسق ہووے اس قسم کو معاملات کہتے ہین اور جو حاصل ہونا سعادت عقبیٰ
کا عبادت سے ہوتا ہے اسواسطے فقیہون نے اسکو مقدم رکھا ہے اور نماز کو سب عبادتونسے افضل تر رکھا ہے
اسلیے کہ اہتمام شارع کا اسپر بہت ہے حتنا اسنے جہان عبادت کا ذکر کیا ہے نماز کو مقدم رکھا ہے چنانچہ آیہ کریمہ قولہ
اقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوۃ اس قول پر مصداق ہے اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
الصلوۃ عماد الدین فمن اقامہا اقام الدین ومن ترکہا فقد ہدم الدین اس کتاب مختصر مین جو اسقدر

گنجائش نہین ہی کہ سب احکام عبادات اور معاملات اور اختلافات اقوال مجتہدونکا موافق مذہبون کی بلکہ موافق مذہب
معین کے بھی شرح و بسط سے صورت پذیر ہوسکے اسلیے مبتدیونکی تعلیم کیواسطے چند مسائل ضروریہ فقہ کے جو روزہ اور نماز اور
حج و زکوۃ سے تعلق رکھتی ہین اہل سنت وجماعت کی معتبر کتابونسے نکالکر ان ورقونمین درج کرتا ہون واللہ ولی التوفیق
ظاہر ہو کہ بناء اسلام کی پانچ چیزونسے پر ہی اول کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین ہے کوئی معبود بحق مگر
اللہ تعالی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول خدا ہین دوسرے اقامت نماز پنجگانہ کی تیسرے ماہ رمضان مین روزہ رکھنا
چوتھے مال کی زکوۃ دینا پانچوین خانہ کعبہ کا حج ادا کرنا بشرط استطاعت خرچ راہ کی اور ادائے نماز طہارت پر منحصر ہے اسلیے نماز
کی شرطونمین طہارت شرط اعظم ہی اول طہارت کے مسائل بیان ہوتے ہین فصل پہلی فرائض وضو کے بیانمین پانونکی جمنے کی مقام
سے منہ کو ٹھوڑی تک اور ایک نرمہ گوش سے دوسری نرمہ گوش تک دھونا چاہیے اور دونون ہاتھ کہنیون تک دھونا چاہیے
اور چوتھائی سر کو مسح کرے اور دونون پانون کو شتالنگ تک دھووے اور جس شخص کی داڑھی گنجان ہووے وہ شخص چوتھائی
داڑھی کے مسح کے فرض جانے اور گنجان ہونا داڑھی کا یہ ہی کہ داڑھی کے نیچے کی جلد نظر نہ آئے فصل دوسری سنت
وضو کے بیان مین وضو مین سنت یہ ہی کہ اول نیت وضو کی کرے یعنے دل مین خیال کرلیوے کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہون
بعد ازان بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام کہے پھر دونون ہاتھ بند دست تک دھووے بعدہ مسواک کرے اور کلیان
کرنا اور ناک مین پانی دینا اور داڑھی اور ہاتھ پانونکی انگلیون مین خلال کرنا اور ہر عضو کو تین بار دھونا اسطرح کہ اس
عضو پر پانی روان ہوجاے اور تمام سر کو اور دونون کانون کو ایکمرتبہ سر کے باقیماندہ پانی سے مسح کرنا بعد اسکے
دونون پانون دھووے اور ہر ایک عضو کو بلا توقف دھووے یعنے اعضا کے دھونے مین اسقدر توقف نہ
کرے کہ پہلا عضو خشک ہوجائے فصل تیسری مستحبات وضو کے بیان مین اور دھونے کے وقت داہنے اعضا
کو اول دھوئے بعد ازان بائین کو اور گردن کو مسح کرنا چاہیے فصل چوتھی ان نواقض کے بیان مین جو وضو کو
شکستہ کرتے ہین اول یہ کہ نجاست وضو کرنیوالی جسم مین سے نکلے خواہ آگے سے نکلے مثلاً پیشاب یا مذی یا ودی یا خون
حیض کا یا سنگ مثانہ ہو یہ پانچ چیزین آگے سے نکلتی ہین اور پیچھے سے بھی پانچ چیزین نکلتی ہین مثلاً براز اور گوز سرزد ہونا اور
کرم یعنی کدو دانہ وغیرہ کا نکلنا اور بواسیر کے سبب سے مقعد کا نکل آنا یا جو چیز کہ باہر سے اندر کو گئی ہو اور وہ پھر نکلے دوسرے نکلنا
خون اور ریم اور زرد پانی کا زخمونسے اور پھوڑون اور دنبل کے اندر سے اور قے جو بہت بدہضمی کے سبب سے منہ مین کلیان
بھر بھر آتی ہین اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہی اور حد منہ کے بھرنے کی یہ ہی کہ بغیر تکلیف کے ضبط کرنا اسکا ممکن نہو خواہ
تلخ ہو یا خون ہو یا کھانا ہو یا پانی سواے بلغم کے نکلے اسلیے کہ قے مین اگر بلغم نکلے بغیر آلایش اور چیز کے

اس سے وضو نہین ٹوٹتا تیسرے تکیہ سے لگ کر سو جائے اور جو تکیہ جدا کیا جائے تو سونے والا گر پڑے چوتھے بیہوشی
خواہ غشی سے ہووے یا بسبب عارضہ مرگی یا سکتہ کے ہو یا کوٹھے پر سے گر کے بیہوشی ہو گئی ہو پانچوین جنون سے
چھٹے نشے کی مستی سے ساتوین نمازی جوان ہو اور وہ قہقہہ باواز بلند لگا کر ہنسے آٹھوین مباشرت فاحشہ کہ عبارت
مساس سے اور ذکر مرد عورت کی فرج مین جانے سے ہے بغیر اسکے کہ کوئی حجاب درمیان مین ہو فصل پانچوین فرائض
غسل کے بیان مین پانی منہ مین لیکر کلیان کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن پر ظاہر مین پانی روان کرنا غسل مین
واجب فرض ہے فصل چھٹی سنت غسل کے بیان مین اول دونون ہاتھ دھووے اور بول و براز کے جسم کو دھووے
اور جسجگہ ظاہر مین نجاست ہو اسکو دھووے اگر نجاست صفا نہ کیجائیگی اور پانی اس عضو پر ڈالا جائیگا تو وہ پانی آلودہ
نجاست ہو کر اور عضو کو نجس کریگا بعد ازان وضو کریگا مگر پانونکو بعد غسل کے دھووے بعد اسکے تین مرتبہ تمام بدن پر پانی روان
کرے پھر اس پتھر پر جسپر کھڑے ہو کر غسل کیا ہے اگر وہ پتھر یا تختہ طاہر ہے یعنے کچھ نجاست اسپر نہو پس بعد غسل کے جہان کہ
وقت وضو بیٹھا تھا بلا توقف وہان پانون دھووے ورنہ وہانسے علیحدہ ہو کر پانون دھووے اور اگر عورت کے سر کے
بالونکی جڑین تر ہو گئی ہین تو گندھے ہوے سر کو نہ کھولے مگر مرد کے تمام سر پر اگر بال ہین تو انکو کھولنا اور از سر تا بن دھونا
فرض ہے فصل ساتوین موجبات غسل کے بیان مین ایک یہ ہے کہ نکلنا منی جہندہ کا ہے کہ لذت سے ہووے اور منی
ایک پانی سفید اور غلیظ ہے کہ اوسکے نکلجانے سے آلت مرد کی سست ہو جاتی اور اگر نکلنا منی کا بغیر لذت مباشرت
کے ہووے جیسے جریان کی مرض مین ہوتا ہے تو غسل واجب نہین ہوتا ہے صرف وضو کافی ہے دوسرے داخل خارج کی حالتین یعنے
سر ذکر قبل یا دبر مین ہو جاے تو فاعل اور مفعول پر غسل واجب ہو جائیگا تیسرے بعد انقطاع خون حیض اور نفاس
کے غسل واجب ہے اور حیض وہ ہے کہ بغیر مرض کی اور بغیر ولادت کے زن بالغہ کے رحم سے جو خون آوے اور نفاس یہ ہے کہ بعد
ولادت عورت کے رحم سے جو خون آوے اور وقت ملاعبت کے جو مذی نکل آوے اور مذی آب غلیظ گاڑھی لسدار کو
کہتے ہین جو عورتونسے اختلاط اور ملاعبت کرنے سے ذکر کے منہ پر آجاے اور ودی کی آنے سے اور ودی یہ ہے کہ بول کے بعد جو
پانی سفید ظاہر ہو اور بعد خواب کے احتلام کہ جسمین منی نہ آوے اور داغ منی کا کپڑے پر معلوم نہو مثلاً کوئی خواب مین دیکھے کہ عورت سے
جماع کر رہا ہون اور لذت جماع اسنے اسوقت پائی ہو مگر بیدار ہو کر اپنے کپڑون پر اور ذکر کے منہ پر منی کا مطلق نشان نہ پاے
ان حالتون مین غسل واجب نہین ہوتا اور نماز جمعہ کے لیے غسل کرنا سنت ہے اور نماز عیدین مین اور احرام مین
اور بقر عید کے عرفہ کے روز بھی غسل مسنون ہے اور میت کے واسطے غسل واجب ہے اور جو کوئی نو مسلم ہو اور
حالت کفر مین جنابت رکھتا ہو اوسکے لیے بھی غسل واجب ہے اور اگر جنابت نرکھتا ہو تو غسل اسی کے واسطے

واسطے مسنون ہے فصل آٹھوین تیمم کے بیان مین دونون ہاتھ خاک پر تیمم کی نیت سے مارے اور جس جگہ سے پیشانی
کے بال جمتے ہین وہانسے تھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اپنے منہ پر ملے پھر دوسری
دفعہ دونون ہاتھ زمین پر مارے اور دونون ہاتھ سے کہنیون تک ملے اگر وضو کی نیت کرے تو وضو کے قائم مقام ہوگا
اور جو غسل کی نیت کرے تو غسل کے قائم مقام ہوگا یعنے تیمم کرنے کے وقت اگر خفیف نجاست کے دور ہونے کی نیت
کیجاویگی تو وضو کے قائم مقام ہوگا اور جو نجاست غلیظ کے دور ہونے کی نیت کیجاویگی تو غسل کے قائم مقام
ہوگا اور جنب اور محدث اور حائض اور نفسا ان سب کا تیمم ایک ہی طور پر ہے اور تیمم اسکے واسطے جائز ہے جو ایک
میل پانی سے دور ہووے اور میل چار ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز چوبیس انگشت کا ہوتا ہے اور انگشت چھ جو کی کہ متصل ہو
پشت جو کی شکم بعض سے اور ایک جو استر کے چھ بالون کے برابر ہووے یا یہ کہ بسبب مرض کے پانی نہ لے سکتا ہو یا
بیمار ہو جانے کا خوف ہو یا مہلک سردی ہو اور پانی گرم میسر آوے یا پانی کے پاس جانے سے خوف درندہ کا ہو یا
ترس تشنگی کا ہو کہ پانی پینے کا تھوڑا ہو یا ڈول اور رسی نہو اور پانی چاہ مین موجود ہو کہ یا کسی سبب سے پانی کی استعمال
کی قدرت نہووے ان صورتون مین تیمم جایز ہوتا ہے اور جو چیز کہ وضو کو توڑ دیتی ہے وہی تیمم کو توڑ دیتی ہے اور بہم پہونچنا
پانی کا اور پانی کے استعمال پر قادر ہونا اور رفع ہونا ان عذرون کا جنھون نے تیمم کرایا ہے یہ سب توڑنے والے
تیمم کے سبب ہین فصل نوین حیض اور نفاس کے بیان مین ایام حیض کے کم تین روز ہین اور زیادہ سے
زیادہ دس دن اور نفاس جو بعد ولادت کے ہوتا ہے اسکی کمی مدت کی کچھ حد معین نہین ہے بعض عورتونکو ایکساعت
اور ایک لمحہ سے زیادہ نہین ہوتا ہے اور اکثر مدت اسکی چالیس روز کی ہوتی ہے اور پاکی خون کے دنون مین اسکے
بھی ایام کی خون کے دنون کے برابر محسوب کی ہے نماز اور روزہ اور مسجد مین جانا اور قرآن پڑھنا بلکہ قرآن کا
مس کرنا اور جماع کرنا یہ سب فعل ایام حیض مین حرام ہین اور حایضہ و نفسا قضا روزہ رکھین اور نماز معاف ہے
اور ایام حیض و نفاس کے سوا جو خون آوے اسکو استحاضہ کہتے ہین اور استحاضہ حکم رعاف کا رکھتا ہے اور افعال
مذکورہ سے کسی امر کا مانع نہین ہے اور رعاف ایک مرض ہے کہ ناک سے خون جاری ہوتا ہے اور صاحب استحاضہ وقت نماز وضو کرکے
نماز ادا کرے اور بعد وضو کے اگر استحاضہ کا خون آجاوے تو وضو ٹوٹ جاویگا چاہیے کہ پھر وضو کرلیوے فصل دسوین پانی
کی بیان مین بدن اور جامہ پانی سے پاک ہوتا ہے اور اس چیز سے جو مثل پانی کے ہے یعنے سرکہ اور گلاب اور سیلا نہیں اور نجاست
کو زایل کرنے مین مثل پانی کے ہین اور آدمی کے گوہ یا پیشاب یا خون یا شراب یا مرغی کا گوہ یا حرام جانور کی پیشاب کی نجاست جتنے
بقدر ایکدرم یعنی ساڑھے چار ماشہ اگر کپڑے پر لگجاوے تو معاف ہے اور گوبر گاے کا اور لید گھوڑے کی بھی معاف ہے اور جو جانور کہ حلال ہین انکا پیشاب

اور گھوڑیکا پیشاب اور جو پرند کہ حرام ہین انکی بیٹ اور مچھلی کا خون اور گدھے اور خچر کی تھوک کی نجاست خفیفہ مین
چہارم کپڑا اگر بھرا ہو تو معاف ہے اور گوہ اور منی اور خون کی نجاست غلیظہ تن دار یعنی دھبہ جسم اگر دھونیسے زائل ہو جائے تو
پاک ہی اور پیشاب اور شراب اور سگ وغیرہ کی تھوک کی نجاست تن دار تین بار دھونے سے پاک ہو جاتی ہی مگر تینون مرتبہ
بزور نچوڑ لیوے اور دریا اور چشمہ اور مینہ کے پانی مین کسی شی پاک کے باعث سی رنگ اور بو اور مزہ مین اگرچہ فرق آگیا ہو غسل اور
وضو اس سے جائز ہی اور تھوڑا پانی رکا ہوا جو کہ جاری نہوا یکدرم نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے جا پڑنیسے ناپاک ہو جاتا ہے
اور کنوئین مین اگر نجاست گر پڑے تو سب پانی کنوئین کا کھینچنا چاہیے اور جو آدمی اور سگ اور بھیڑ اور بکرا کوئی چھوٹا
جانور صاحب خون روان کنوئین مین گر کر مر جاوے اور پھول کر پارہ پارہ ہو جائے تو سب پانی کنوئین کا نکال ڈالنا چاہیے
اور جو صاحب خون روان نہو مثل زنبور اور بچھو اور بعض سانپ کے گر کر مر جانے سے پانی کنوئین کا نجس نہین ہوتا اور جو جانور
مردہ چھوٹا ہو مثل چڑیا اور موش وغیرہ کی اور پھول کر پیٹ اسکا پھٹا نہو تو بیس ڈول اسمین سے کھینچنا واجب ہے اور ڈول
اوسط بقدر ایک صاع پانی کے ہووے اور تیس ڈول نکالنا مستحب ہے اور مرغ اور کبوتر اور بلی کہ فقط گر کر مر گئی ہون
پھول کر پیٹ نہ پھٹا ہو تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول مستحب ہے فصل گیارھوین اوقات نماز
کے بیان مین سفیدہ صبح صادق کی ظہور سے طلوع آفتاب تک نماز فجر کا وقت ہے زوال آفتاب سے ہر شی کا سایہ سوا دو چند
ہو جانے تک سوا سایہ اصلی کے نماز ظہر کا وقت ہے اور آخر ظہر سے غروب آفتاب تک نماز عصر کا وقت ہے اور غروب آفتاب
زوال شفق تک کہ سفیدی ہی بعد سرخی کے نماز مغرب کا وقت ہے اور زوال شفق سے صبح صادق تک عشا اور وتر کا
وقت ہے اور عشا پر وتر کو تقدیم نہ کرنا چاہیے اور نماز اور سجدہ تلاوت عین وقت طلوع اور استوا اور غروب مین ممنوع ہے
مگر نماز عصر اسروز عند الغروب بھی جائز ہی فصل بارھوین اذان کے بیان مین اذان دینا اور تکبیر کہنا سنت ہے نماز
فرض مین مردونکی واسطے اور عورتونکے لیے نہین ہی فصل تیرھوین فرائض نماز کے بیان مین نماز مین تیرہ فرض
ہین انمین سات نماز سی خارج ہین ایک طہارت بدن کی دوسرے طہارت لباس کی تیسرے طہارت جگہ نماز کی چوتھے ستر عورت
کرنا پانچوین محافظت وقت کی یعنی نماز بیگانہ اوقات معینہ پر پڑھنا چھٹے قبلہ رو کھڑا ہونا ساتوین نیت نماز کی کرنا
اور داخل نماز چھ فرض ہین اول تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہکر نماز شروع کرنا دوسرے کھڑی ہو کر نماز پڑھنا تیسرے سورہ قرآن
کو قرات سے پڑھنا چوتھے رکوع پانچوین ہر رکعتین دو سجدہ کرنا چھٹے قعدہ یعنی آخر نماز مین بقدر التحیات بیٹھکر پڑھنا نماز مین تیرہ فرض
ہین اگر نماز پڑھنے مین ایک بھی انمین سی فوت ہو جائے تو نماز کا اعادہ کرے یعنی پھر پڑھے فصل چودھوین زن و مرد کی ستر عورت
بیان مین مردونکو ناف سے زانو تک ستر عورت یعنی جسم کا چھپانا فرض ہے اور عورت حرہ یعنی آزاد کو کہ کنیز نہو سوا منہ اور دونون کف

اور دونون پانونکے تمام جسم کو چھپانا فرض ہی اور کنیزون کو پشت اور شکم کا ناف تک چھپانا فرض ہی باقی مستحب ہے ؛؛
فصل سندرھوین واجبات نماز کے بیان مین نماز مین چودہ امر واجب ہین اول تمام الحمد پڑھنا دوسرے بعد الحمد کے
کوئی اور سورہ پڑھنا تیسرے رکوع اور سجود مین توقف کرنا چوتھے بعد رکوع کے سیدھا کھڑی ہوکر سجدہ مین جانا پانچوین بعد
ایک سجدہ کے بیٹھکر دوسرا سجدہ کرنا چھوٹے نماز مین التحیات پڑھنیکیواسطے بیٹھنا ساتوین دونون قعدون مین التحیات پڑھنا
آٹھوین امام کو چاہیے کہ جو محل پکار کر پڑھنے کا ہو اسکو باواز بلند پڑھے اور جو آہستگی کا محل ہو وہ آہستہ پڑھے نوین آخر نماز مین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا دسوین دعاے قنوت نماز وتر مین پڑھنا گیارھوین چھ چھ تکبیرین نماز عیدین مین پڑھنا بارھوین
فرض کی چار رکعتون مین اول کی دو رکعت کو واسطے قرات کے مقرر کرنا تیرھوین رکوع اور سجود وغیرہ فرض جو ہر رکعت
مین بار بار آتے ہین انمین تقدیم و تاخیر کی ترتیب کو نگاہ رکھنا چودھوین ہر واجب مین ترتیب کو نگاہ رکھنا اگر ان
واجبات مین سے قصداً ایک کو ترک کردیوے تو نماز فوت نہین ہوتی مگر اسدرجہ مکروہ ہی کہ قریب فوت کے ہوجاتی ہی واجب ہے
کہ اعادۂ نماز کرے یعنی پھر از سر نو پڑھے اور جو ان واجبات مین سے ایک یا زیادہ ایک سے سہواً ترک ہوے تو آخر نماز مین
سجدۂ سہو کرے نماز صحیح ہوگی اور جو سجدہ سہو کا نہ کرے تو واجب ہے کہ از سر نو نماز پڑھے اور جو نہ پڑھے تو واجب کے ترک
کرنے سے گناہگار ہوگا فصل سولھوین سجدۂ سہو کے بیان مین سجدۂ سہو کا یہ طریق ہی کہ دوسرے قعدہ کی التحیات کے پڑھنے
سے فارغ ہوکر بعد سلام کے دو سجدہ کرے اور پھر التحیات پڑھکر سلام پھیرے اگر اول الحمد سے از رکے سہو کے کوئی سورہ اور
سورہ پڑھے تو سجدہ سہو کا واجب ہے اور جو بعد الحمد کے اور سورہ پڑھنا سہو کرے تو تیسری یا چوتھی رکعت مین بعد الحمد کے
پڑھلے اور سجدہ سہو کا کرے اور امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشا مین اور جمعہ اور عیدین مین اور تمام
تراویح مین قرارت باواز بلند پڑھے خواہ ادا پڑھے یا قضا پڑھے اور جو سہواً آہستہ پڑھے تو سجدہ سہو کا کرے اور جو اکیلی
تنہا ہووے تو مختار ہی کہ نماز ہاے مذکورہ کو باواز پڑھے یا آہستہ پڑھے اگر وقت پر پڑھنا ہی تو باواز پڑھنا بہتر ہی اور
جو قضا پڑھنا ہی تو باواز جائز نہین اور نماز ظہر اور عصر مین اور روزکے نفل مین آہستہ پڑھے آواز سے پڑھنا جائز نہین
اور جو بعد ادا کرنے دو رکعت کے التحیات پڑھنیکیواسطے بیٹھنا بھول گیا ہو اگر سیدھا مین کھڑا ہوا ہی تو بیٹھ جاوے اور پڑھے سجدہ سہو
لازم نہین ہے اور جو سیدھا کھڑا ہوگیا تو نہ بیٹھے اور بعد نماز کے سجدۂ سہو کرے اور جو کھڑا ہوکر بیٹھ جائیگا تو نماز فوت ہوجائیگی اور چار رکعت
پڑھا التحیات پڑھنا سہو کرجاوے اور پانچوین رکعت کے واسطے کھڑا ہوگیا اگر پانچوین رکعت کا سجدہ ادا نہین کیا ہو تو بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھے اور سجدہ
سہو کرکے سلام پھیرے نماز صحیح ہوگی اور جو سجدۂ رکعت پنجم کرلیا ہو تو فرض باطل ہوا اور نماز نفل مین محسوب ہوجاہیگی کہ التحیات پڑھکر سجدہ
سہو کرکے سلام پھیرے انمین سے چار رکعت نماز نفل مین شمار کیجاویگی اور ایک رکعت ضائع ہوگی اور جو چاہے پانچوین رکعت کے بعد چھٹی رکعت

پڑھی تو سجدہ کرکے سلام پھیرے یہ چھیون رکعتین نفل مین محسوب ہونگی اور جو بعد ادائے چارون رکعت کے التحیات پڑھکر سہو کرکے
اور پانچوین رکعت کے واسطے کھڑا ہوجائے جسوقت یاد آجائے تو بیٹھ جاوے اور سجدۂ سہو کرکے سلام پھیرے اور چھ رکعت پانچوین
پڑھکر رکعت ششم اسمین ختم کرکے سجدۂ سہو کرکے سلام پھیرے تو نماز صحیح ہوگی یعنی چار فرض اور دو نفل ہوے فصل ستر ھوین
سنت ہاے نماز کے بیان مین نماز مین سنت موکدہ بارہ ہین ایک رفع یدین واسطے تکبیر تحریمہ کے ہین گوش تک
دوسرے دونون ہاتھ باندھکر نماز پڑھنا میرے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک رکعت اول
مین پڑھنا چوتھی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم رکعت اول مین پڑھنا پانچوین ہر رکعت مین بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چھٹے رکوع
رکوع اور سجود اور قیام اور قعود کے اللہ اکبر کہنا ساتوین رکوع مین سبحان ربی العظیم تین بار یا پانچ بار یا سات بار
کہنا آٹھوین سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنا نوین سجدہ مین سبحان ربی الاعلی تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا اور
دسوین بعد التحیات کے درود پڑھنا گیارھوین بعد درود کے اپنے حق مین اور اپنے والدین کے اور کل مسلمین و مسلمات و
مومنین اور مومنات کے حق مین درگاہ الٰہی مین دعا مانگنا بارھوین بعد الحمد کے آمین کہنا اگر یہ سب سنتین نماز مین انجام
کو پہونچین تو نماز درست ہوویگی اور جو ایک بھی انمین سے ترک ہوویگی تو نماز صحیح ہوگی لیکن مکروہ ہوجاتی ہے یعنی ثواب
اسکا کم ہوتا ہے فصل اٹھارھوین جماعت کے بیان مین جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بعض علماء نے واجب
کہا ہے اگر ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھیگا تو ستائیس نماز کا ثواب ملیگا چاہیے کہ نماز فرض مسجد مین پڑھے اگر گھر مین پڑھے تو ایک
نماز کا ثواب ملے اور جو محلہ کی مسجد مین پڑھے تو پچیس نمازون کا ثواب ملے اور اگر جامع مسجد مین جاکر پڑھیگا تو پانسو نمازون کا ثواب ملے
اور اگر بیت المقدس مین پڑھے تو ہزار نماز کا ثواب پاوے اور اگر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پڑھے تو پچاس ہزار نماز کا ثواب
پاوے اور جو خانہ کعبہ مین پڑھے تو لاکھ نماز کا ثواب ملے فصل انیسوین امامت کے بیان مین امامت اس شخص کیلئے سزاوار ہے
جو تمام اہل جماعت مین علم دین زیادہ رکھتا ہو اور قرآن مجید خوب صحیح پڑھے اور جسکی مذہب مین کچھ خلل واقع ہوا سکی اقتدا مکروہ ہے اور
نابالغ کی اقتدا درست نہین ہے اگر امام کسی علت سے بیٹھکر پڑھے اور مقتدی کھڑے ہوکر یا کسی سبب سے امام تیمم کرے تو اور مقتدی وضو
کرکے نماز پڑھین تو جائز ہے اور چاہیے کہ سب مقتدی دوش بدوش اور قدم بقدم کھڑے ہون دین اور ایک صف
کے درمیان فصل نہ چھوڑین اور صف سے علیحدہ ایک آدمی کھڑا نہو اگر بسبب قلت جگہ کے ایسا اتفاق ہوجائے تو چاہیے
کہ صف مین سے ایک آدمی نکلکر برابر اسکے کھڑا ہوجائے تو دو آدمی ہوجائین فصل بیسوین مفسدات نماز کے بیان مین
درمیان نماز کے قصدا یا سہوا بات کرنا یا کسیکو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا اور کھانا اور پینا اور درد و مصیبت سے آہ
آہ کرکے رونا اور رونا یا بسبب کھانسی کے اح اح کرنا یا چھینکنے والے کے جواب مین یرحمک اللہ کہنا یا کوئی خوشخبری کہنے اسکے

جواب مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یا انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا یا نماز مین سورۃ قرآن غلط پڑھنا یا سوا امام کے دوسرے
کو غلطی سے یاد دلانا یا نماز مین آیات قرآن فراموش کرنا یا سوا اپنے مقتدی کے دوسرے سے یاد کر لینا یا نجس جگہ پر
سجدہ کرنا یا قبلہ کی طرف سے پھر جانا یا فرائض مین سے بلا عذر ایک بھی ترک کرنا یا سجدہ مین دونون پاؤن زمین سے اٹھانا
یا نماز مین اوراق دیکھکر سورۂ قرآن پڑھنا یا دونون ہاتھون سے ایک ہاتھ سے کام کرنا ان اعمال سے جو درمیان نماز کے صادر
ہوون تو نماز باطل ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے چاہیے کہ از سر نو نماز پڑھے اور جو نماز مین تبسم کرے یعنی مسکراوے تو اس سے نماز باطل
ہووے نہ وضو ٹوٹے اور جو باواز ہنسی آوے مگر اسقدر کہ خود آواز کی سنے اور دوسرے کے کان مین نہ پہونچے اسصورت مین
نماز باطل ہو گئی چاہیے کہ از سر نو پڑھے اور وضو نہین ٹوٹتا ہے اور جو قہقہہ مار کر ہنسے کہ اور لوگ بھی سنین اسصورت مین وضو بھی
شکستہ ہو گیا اور نماز باطل ہو گئی چاہیے کہ وضو تازہ کر کے نماز پڑھے فصل اکیسوین مکروہات نماز کے بیان مین مکروہات
نماز کے بہت ہین بعضے انمین سے بیان کرتا ہون نماز مین ترک واجب مکروہ تحریمی ہے چاہیے کہ ایسی نماز کو اعادہ مکروہ یعنی از سر
نو پڑھے اور جو سنت مؤکدہ ترک ہووے اسصورت مین بھی اعادۂ نماز چاہیے اور جو مستحب ترک ہووے تو نماز قائم ہو گی مگر تھوڑا ثواب
ہے اور نماز مین حرکت عبث کرنا مکروہ ہے اور نماز فاسد ہوتی ہے اور نماز مین پیشانی سے خاک پونچھنا اور آلودگی خاک سے کپڑے
کو بچانا اور انھا کر کندھے پر ڈال لینا اسطرح کہ دونون کندھے ننگے آویزان ہو جاوے اور جامہ اور بند و کمر قبا کے نہ باندھنا یا سر ننگا ہونا یا
سر کے بالون کا جوڑا باندھنا یا سجدہ کی جگہ سے سنگریزہ دور کرنا سوا یکبار کے یا دو بار بشرطیکہ سجدہ کے اور انگلیون سے سجدہ مین
بازی کرنا اور دہنی یا بین آگے پیچھے اور آسمان کی طرف دیکھنا اور اپنے جسم کو حرکت دینا دائین بائین طرف جمائی اور انگڑائی مین
اور وقت سجدہ کے بازو و نکو زمین پر ڈالنا یا ران کو شکم سے ملحق کرنا اور مردون کو لباس سرخ اور زرد پہننا اور گھرہ دار پگڑی
سر پر رکھنا اور جس کپڑے پر تصویر ین انسان اور حیوان کی بنی ہون اسکا پہننا یہ سب مکروہات نماز کے ہین اور نماز پڑھنے
والے کے آگے سے نکلجانا گناہ عظیم ہے نمازی کو لازم ہے کہ رستی مین جہان گذرگاہ آدمیون کی سجدہ کے مقابل ہووے نماز وہان
نہ پڑھے اور جو ضرورتاً ایسا اتفاق ہو تو ایک لکڑی محاذی سجدہ گاہ کے اسادہ کر کے نماز پڑھے اگر نماز مین کھانسی وے تو بہ
مقدور ضبط کرے اور جو ضبط نہو سکے تو معاف ہے اور جو اشتہا ہو اور طعام تیار ہو اور نماز کا وقت وسیع ہو تو چاہیے کہ کھانے سے
فارغ ہو کر نماز ادا کرے اور بول و براز کی حاجت مین نماز مکروہ ہے مناسب ہے کہ ان حوائج ضروری سے اول فارغ ہو جاوے پھر
اذان نماز مین مشغول ہووے اور بحالت مکروہ ہونے نماز کے اعادہ نماز کا بہتر ہے اور جو ادائے فرض فارغ شدہ کا اعادہ نکریگا
تو بسبب مکروہ ہو جانے نماز کے گنہگار رہا فصل بائیسوین ادائے نماز کے عذر قیام و قعود کے بیان مین اگر انسان
بیمار ہو اور طاقت قیام نماز کی نرکھتا ہو تو بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع اور سجود کرے اور جو رکوع اور سجود سے مجبور ہووے

تو اشارہ سے دونون ادا کرے مگر چاہیے کہ اوندھا ہو جائے اور منہ اپنا قبلہ کی طرف کرکے اشارہ سے نماز ادا کرے اور جو ایسا مریض ہووے کہ اشارہ کیواسطے بھی سر اٹھانے کی طاقت نرکھتا ہو تو نماز موقوف رکھے اسوقت کہ سر اٹھانیکی طاقت حاصل ہووے اسوقت فی الفور سے اشارہ سے نماز ادا کرے اور بعض عالمون نے کہا ہے کہ جو کوئی سر اٹھانیکی طاقت نرکھتا ہو تو دل مین نیت کرکے دل سے نماز پڑھے اور آنکھونکی پلکونسے رکوع اور سجود کا اشارہ کرے فصل تیسیوین طریق ادای نماز کے بیان مین اول اذان کے بعد اذان تکبیر کہے اور اذان اور تکبیر مردون کیواسطے ہے عورتون کیلئے نہین ہے اور جسوقت تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کی لفظ تک پہونچے تو امام کو چاہیے کہ دل اپنا اللہ تعالی کی جناب مین متوجہ کرکے نماز جسوقت کی ہو کی نیت کرے اور جو تکبیر کہنے والا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ تک پہونچے تو امام دونون ہاتھ کان تک اٹھاکر اللہ اکبر کہے اور مقتدی لوگ بعد امام کے اللہ اکبر کہین اور عورتین کندھے تک ہاتھونکو اٹھاوین اور سجود راست کو دست چپ پر زیر ناف باندھین اور عورتین سینہ پر ہاتھ باندھین اور سب نمازی کیا امام اور کیا مقتدی اور کیا منفرد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الی آخرہ آہستہ پڑھین بعد ازان امام یا منفرد یعنی تنہا پڑھنے والا نماز کا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھے مگر مقتدی لوگ نہ پڑھین بعد ازان امام یا منفرد الحمد پڑھے جب آخر کو پہونچے مقتدی لوگ آہستہ سے آمین کہین پھر امام یا منفرد سورہ پڑھے اور مقتدی خاموش رہکر سنین جسوقت امام قرات تمام کرے اللہ اکبر کہکر رکوع مین جاوے اور مقتدی پیچھے امام کے رکوع مین جاوین اور دونون ہاتھ کی انگلیان کھولکر دونون زانونکو مضبوط پکڑین اور دونون ہاتھونکو سیدھا رکھین اور سر اور کمر اور سرین ہموار اور برابر ہوکے فراز و نشیب نہ دے اور رکوع مین تین بار یا پانچبار یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہین پھر اول امام بعد ازان مقتدی رکوع سے سر اٹھاکر کھڑے ہووین امام سر اٹھانے کے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہین اور اکیلا نمازی دونون کہے اور اس قیام کو قومہ کہتے ہین بعد ازان اول امام اور اسکے پیچھے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوے سجدہ مین جاوین اور زمین پر اول دونون زانو رکھین بعد ازان دونون ہاتھ کی انگلیان باہم متصل قبلہ کی طرف کرکے کانونپر برابر رکھین مردون کو چاہیے کہ بازو کو بغل سے اور شکم کو زانو سے دور رکھین اور عورتین باہم ملحق رکھین اور تین بار یا پانچ دفعہ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہین بعد ازان اول امام اور پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوے سجدہ سے سر اٹھاکر بیٹھین اور پڑھین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور جو یہ کلمات سب نہ پڑھ سکین ایک یا دو کلمہ پڑھ لین بعد اسکے اول امام اور پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوے دوسرے سجدہ مین جاوین اور تین مرتبہ یا پانچ دفعہ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہین بعد اسکے اول امام پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوے دوسری رکعت کے واسطے اٹھین اول پیشانی اور ناک بعد اسکے دونو زانو اٹھاکر سیدھے

کھڑے ہو جائین جسطور سے پہلی رکعت ادا کی ہی اسیطرح دوسری رکعت بھی ادا کرین لیکن دوسری رکعت مین سبحانک
اللہم اور اعوذ باللہ نہ پڑھین جسوقت دوسری رکعت تمام ہو جائے دہنے پانونکو کھڑا کرکے انگلیان قبلہ کیطرف کرین
اور بائین پانونکو لٹا کر اسپر بیٹھ جائین اور دونون ہاتھونکی انگلیان قبلہ کیطرفکو دونون رانونپر رکھکر التحیات پڑھین اگر
نماز دو رکعت کی ہی بعد التحیات کے درود اور دعا پڑھکر دونون سلام پھیرے نمازی اگر تنہا ہی تو سلام پھیرنے کے وقت اپنے
دل مین یہ نیت کرے کہ یہ سلام دونون فرشتونکو ہی امام یہ نیت کرے کہ مقتدیونکو اور فرشتونکو سلام کرتا ہون مین اور
مقتدی اپنے دل مین یہ سمجھین کہ امام کو اور فرشتونکو جو دونون شانونپر متعین ہین سلام کرتے ہین ہم اور جو عورت ہے تو التحیات
پڑھنے کے وقت اسطریق پر بیٹھے کہ دونون پانونکو داہنی طرف کو رکھے اور سرین چپ پر بیٹھے اور اگر نماز مین تین یا چار
رکعت ہین تو بعد رکعت کے التحیات پڑھکر کھڑا ہو جاے اور تیسری اور چوتھی رکعت مین کوئی اور سورۃ نہ ملاے فقط سورہ
الحمد پڑھکر بیٹھ جاے اور التحیات پڑھے بعد اسکے درود اور دعا پڑھکر سلام پھیرے نمازی کو چاہیے کہ نماز پڑھنے کیوقت سرو
قد سیدھا کھڑا ہووے اور اپنے جسم کا بوجھ دونون پاؤنپر برابر رکھے یعنی ایک پاؤن سست اور دوسرا چست اور کج نرکھے
اور دونون پانونکے درمیان مین چار انگشت کا فاصلہ رہے اس سے زیادہ تنگ یا فراخ نہو اور جبتک کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھے
نظر سجدہ گاہ پر رکھے کسی اور طرفکو نہ دیکھے اور ہر امر مین امام کی اطاعت کرے کھڑے ہونے مین اور بیٹھنے مین رکوع اور سجدہ مین امام پر سبقت
نہ کرے اور جو سبقت کرے تو گناہ عظیم ہے قیامت کے دن سر اسکا گدھے کے سر کیطرح ہوگا قیام اور قعود کو آہستگی اور درستی کے ساتھ
ادا کرنا چاہیے ورنہ گناہگار رہیگا اور تمام نماز مین دل اپنا خدا کیجانب رکھے اور خطرات اور وسواس کو دلمین راہ نہ دے اور
اگر ہو سکے تو نماز کے بعد ایکمرتبہ آیۃ الکرسی اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک
بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ خیر یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر پڑھے اور دعاے خیر جناب الٰہی
سے طلب کرے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع مین شریک ہووے تو چاہیے کہ نیت کرکے نماز مین کھڑا ہو اور اللہ اکبر
کہے پھر دوبارہ اللہ اکبر کہکر رکوع مین امام کے ساتھ شریک ہو جاے اور جو نماز مین کھڑا ہو کر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہے
اور رکوع مین شریک ہو جائے تب بھی نماز صحیح ہے مگر تاوقتیکہ دوبارہ اللہ اکبر نہ کہے بعض علما کے نزدیک
صحیح نہین ہے اور نیت کرکے قریب رکوع یا عین رکوع مین اللہ اکبر کہے تو جمیع علما کے نزدیک نماز صحیح نہین
ہے اگر نماز فرض قضا ہو جائے اور دوسری نماز کا وقت آجائے یا وتر قضا ہو جائے اور صبح کی نماز کا وقت
آجاے تو واجب ہے کہ اول نماز قضا پڑھے بعد اسکے ادا پڑھے اور اگر دو چار نمازین قضا ہو جائین تو واجب ہے کہ علی الترتیب نماز
پڑھے یعنی پہلے صبح کی نماز پڑھے بعد اسکے ظہر کی نماز پڑھے اور علی ہذا القیاس آخر تک تصور کرنا چاہیے فصل چوبیسوین

نماز مسافر کے بیان مین جو شخص کہ تین منزل یا زیادہ اس سے ارادہ سفر کا کرتا ہی اور آبادی شہر سے باہر نکلتا ہی تو
شخص مسافرون کے حساب مین شمار کیا جاتا ہی مسافر کو چاہیے کہ چار رکعت نماز فرض کی جگہ دو رکعت پڑھے اور ظہر
اور عصر اور عشا کی نماز مین قصر کرے یعنے دو دو رکعت پڑھے اور نماز مغرب اور نماز صبح تمام ادا کرے اسمین قصر نچاہیے
اگر امام مسافر ہی اور مقتدی مقیم ہین تو چاہیے کہ امام مسافر دو رکعت نماز پڑھکر سلام پھیرے اور مقیم مقتدی اور دو رکعت باقی
ادا کرین اور مسافر جب اپنے گھر آگیا تو اسکا سفر تمام ہوا چارون رکعتین پڑھے قصر نکرے اور اثنار راہ مین اگر کسی شہر یا گاؤن مین
پندرہ روز یا اس سے زیادہ ٹھہرنیکا ارادہ ہو تو اسحالت مین بھی چار رکعت نماز تمام پڑھے اور جسوقت وہانسے سفر کرے تو
پھر تباعدہ مسافر دو رکعت پڑھے مسافر کو چاہیے کہ سنتون مین قصر کرے لیکن اثنار راہ مین اگر کوئی وجہ نماز سنت کے پڑھنے
مین مانع حال ہو تو موقوف کرے فصل بچیسوین نماز جمعہ کے بیان مین دو رکعت نماز جمعہ کی فرض ہی جماعت کے
ساتھ شہر اور قصبہ مین اور قریہ مین اور تنہائی مین جائز نہین ہی اور نماز جمعہ سے فرض ظہر ادا ہوتی ہین اسطرح نماز جمعہ
کی نیت کرے نیت کرتا ہون دو رکعت نماز فرض اس جمعہ کیواسطے ادائے فرض ظہر کے ذمہ اپنے سے خالصۃً للہ تعالیٰ اقتدیت ہذا الامام
متوجہا الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر اور جمعہ کو بعد دوپہر دن کے وقت اذان کے خرید و فروخت حرام ہے ارادہ نماز کا کرکے
اور معاملات دنیا ترک کرے جسوقت امام خطبہ پڑھے اول سے آخر تک خطبہ کو سنین اور کوئی گفتگو نکرین اور اسکے تمام ہونیکے
بعد سنت اور نفل ادا کرکے معاملات دنیا مین مشغول ہوون اور مذہب امام اعظم مین جمعہ کیدن شہرمین نماز ظہر جماعت کے
ساتھ مکروہ ہی فصل چھبیسوین نماز عیدین مین مذہب امام اعظم مین نماز وتر اور نماز عید دونون واجب ہے اور علماء دیگر
کے مذہب مین سنت موکدہ ہی اور عید الفطر کیدن سنت ہے کہ اول کچھ نا کھاکر ے اور غسل کرکے لباس پاکیزہ پہنے اور صدقہ
فطر غربا اور مساکین کو تقسیم کرکے نماز کیلئے عید گاہ کو جائے اور عیدین کی نماز کا وقت اشراق سے دوپہر تک ہی اور ادای
نماز عیدین مین کلہ طریق ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کے ہاتھ باندھکر ثنا تک اللہ اکبر آخر تک پڑھے بعد ازان دونون ہاتھ کان تک
اٹھاکر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑدے اور پھر ہاتھ اٹھاکر اللہ اکبر کہے اور پھر ہاتھ چھوڑدے پھر اللہ اکبر کہکر رکوع اور سجود مین جاوے اور رکعت
دوم مین بعد قرات کے موافق دستور اول کے تین مرتبہ اللہ اکبر کہے چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع و سجود مین جاوے اور
عید الضحی کی نماز بھی اسی طریق پر ہی فصل ستایسوین نماز جنازہ کے بیان مین مسلمان کے مردہ کو غسل دینا اور تجہیز و
تکفین و نماز پڑھنا فرض کفایہ ہی یعنی اگر بعضے مسلمان اس کام کو سرانجام دین تو اس فرض کے ادا کرنیکا بار سب کے سر پر سے اتر
جاوے اور جو کوئی اسکام کو نہ کرے تو جس جسنے خبر مردہ کی سنی ہی وہ سب گنہگار ہونیگے وقت نزع کے جو لوگ مریض کے
عزیز و قریب ہون انکو چاہیے کہ کلمہ طیبہ اور سورہ یٰسین پڑھین اور جسوقت روح قالب سے نکلجائے تو فوراً تجہیز و تکفین کرکے

نماز جنازہ پڑھین اور دفن کردین اور چلا کر رونا اور سر کے بال پریشان کرنا اور سر اور زانو پر ہاتھ مارنا اور ہائے ہوئے کرنا حرام
ہے مگر دل مین غم کرنا اور بغیر آواز کے رونا مضایقہ نہین ہے اور نماز جنازہ ادا کرنیکا یہ طریق ہے اول اسطرح نیت کرے کہ نماز اس جنازہ
کی پڑھتا ہون واسطے اللہ کے اور دعا واسطے اس میت کے متوجہ الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر دونون ہاتھ بن گوش تک
اٹھا کر ہاتھ باندھکر یہ پڑھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک وجل ثناءک ولا الہ غیرک دوسری دفعہ طریق
مذکور اللہ اکبر کہکر یہ پڑھے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید بار سوم اللہ اکبر
کہکر اگر جنازہ بالغ کا ہے تو یہ دعا پڑھے اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من
احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اور اگر میت پسر ہووے تو یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہ
لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور اگر میت دختر کی ہووے تو یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہا لنا فرطا
واجعلہا لنا اجرا وذخرا واجعلہا لنا شافعۃ ومشفعۃ پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہکر سلام پھیرے اگر بچہ پیدا ہوکر رووے
اور ہاتھ پانون ہلاوے کہ زندہ ہونا اسکا معلوم ہو اور پھر مرجاوے تو اسپر نماز پڑھے اور اگر مردہ پیدا ہو تو غسل دیکر
کفن مین لپیٹ کر دفن کردین اور نماز نہ پڑھین فصل اٹھائیسوین زکوۃ کے بیان مین ہر ایک مسلمان آزاد اور
عاقل اور بالغ پر زکوۃ فرض ہے مگر جسوقت کہ مالک نصاب ہووے یعنے اسقدر مال رکھتا ہو جسپر زکوۃ واجب ہووے
اور وہ نصاب اس شخص کے حوائج ضروری سے پس انداز ہو اور ایکسال کامل اسپر گذرا ہو اور غلام پر اور دیوانہ
اور نابالغ کے مال پر زکوۃ جائز نہین امام اعظم کے مذہب مین مگر علماء دیگر کے مذہب مین انپر بھی فرض ہے عزیز انکی انکی
طرف سے ادائے زکوۃ کرین دو سو درم نقرہ پر کہ موافق وزن تولہ کے پچاس تولہ اور چھ ماشہ ہوتے ہین اور بیس مثقال زر پر کہ
سات تولہ اور چھ ماشہ ہوا خواہ سکہ دار ہو خواہ غیر مسکوک خواہ قسم زیور سے ہو خواہ ظروف ہو چالیسوان حصہ اسکا زکوۃ دیوین
اور ادائے زکوۃ کیواسطے نیت شرط ہے اور غربا و فقرا و ذوی القربی جو محتاج ہون انکو زکوۃ دیوے اور مان باپ اور زن و
فرزند اور سادات اور غلام کو اور کنیز کو بھی اپنی زکوۃ نہ دیوے اور اشیاء تجارت سے بھی اسی حساب پر قیمت سے اسکی زکوۃ
نکالین اور ادائے زکوۃ کی نیت شرط ہے جسوقت دیوے تو اپنے دلمین نیت کرے کہ فرض کو ادا کرتا ہون اور شتر اور گاو اور بز
اور میش کہ ایکسال یا کمتر سال سے چراگاہ مین چرے ہون انمین بھی زکوۃ فرض ہے چالیس راس بز اور میش مین ایک راس
اور ایکسو اکیس مین دو راس اور دو سو ایک مین تین راس اور چار سو مین چار راس ہین بعد ازان بحساب ہر صدی کے
ایک راس بڑھاوین اور تیس راس گاو اور گاو میش مین ایک تبیع زکوۃ مین دیوین اور تبیع گوسالہ کو کہتے ہین کہ ایک برس کی عمر رکھتا ہو اور چالیس
راس مین ایک مسن دیوین اور مسن گوسالہ دو سالہ کو کہتے ہین اور ساٹھ راس مین دو تبیع دیوین اور ستر راس مین ایک تبیع اور ایک مسن اور

اسی راس مین دو من پس اسی حساب سے ہر بیس عدد مین ایک تبیع دیوین اور ہر چالیس عدد مین ایک مسن دیوین
اور ہر پانچ شتر مین ایک بزا و پچیس شتر تک ایک بنت مخاض یعنی شتر بچہ یکسالہ دیوین و چھتیس شتر مین ایک بنت لبون
یعنے بچہ دوسالہ دیوین اور چھیالیس شتر مین ایک حقہ یعنی بچہ سہ سالہ دیوین اور ساٹھ شتر مین ایک جزعہ یعنی بچہ چہار سال
دیوین اور چھہتر شتر مین دو بنت لبون دیوین اور اکانوے سے ایکسو بیس شتر تک دو حقہ دیوین بعد اسکے ہر پنج شتر مین
ایک بزدیوین ایکسو پینتالیس شتر تک کہ اسمین دو حقہ اور ایک بنت مخاض ہے اور ڈیڑھ سو شتر مین تین حقہ دیوین بعد اسکے ہر
پانچ شتر مین ایک بنت دیوین اور ایکسو پچپن شتر تک کہ اسمین تین حقہ مقرر ہین اسی طرح ہر چالیس شتر مین بنت لبون و ہر
ساٹھ شتر مین ایک حقہ دیوین اور ایکسو پچھتر شتر تک کہ اسمین تین حقہ مقرر ہین اسی طرح ہر چالیسی

رکھے اور جو دو مہینہ کے درمیان مین کسی عذر سی یا بغیر عذر کے روزہ توڑیگا تو پھر از سر نو دو مہینہ تک روزہ رکھنا پڑیگا
اگر عورت حیض و نفاس کے عذر سی اگر دو مہینہ کے درمیان مین روزہ موقوف کرے تو مضایقہ نہین ہی اور جو کوئی روزہ رکھنے
کی طاقت نرکھتا ہو تو ساٹھ فقیرونکو ہر روز کھانا کھلاوے اور سوا رمضان کے اور دنون مین روزہ رکھے اور کسی عذر سی وہ ٹوٹ
جاوین تو اُنپر کفارہ لازم نہین آتا بلکہ قضا واجب ہے اور جو روزہ رمضان کا خطا سی ٹوٹے مثلاً کلی کرنے مین بغیر قصد کے حلق
مین پانی اُتر جاوے یا کوئی شخص بجور و ظلم پچھاڑ کر پانی یا کوئی اور چیز کسی کے حلق مین ڈالدے یا ناک اور کان مین ڈالدے یا قے یا پڑی ہوئی
کرے یا رات کے تصور مین سحری کھاوے اور پھر معلوم ہووے کہ رات نہین رہی صبح ہوگئی یا اس تصور مین کہ وقت افطار
ہوگیا افطار کرلیوے اور پھر معلوم ہو کہ روز روشن موجود ہی جسطرح اکثر بارش کے دنون مین اتفاق ہوتا ہی ان صورتون مین
روزہ شکست ہوجاتا ہی قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہین اور اگر بھولکر کچھ کھالے یا پی لے یا جماع کرے یا تدہین کرے یا
سرمہ لگاوے تو روزہ نہین ٹوٹتا اور جو قصداً کرے تو شکست ہوجائیگا مریض اور مسافر روزہ رکھے تو جائز ہی اور نہ رکھے تو یہ
بھی جائز ہی مگر روزہ رکھنے مین اگر خوف مرگ ہو تو روزہ رکھنا گناہ ہی حاملہ اور مرضعہ یعنی بچہ کو دودھ پلانے والی افطار کرے اور
قضا رکھلے اور بہت بوڑھا بھی افطار کرے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلاوے اور پانچ دنکا روزہ رکھنا حرام ہے
دو روز تو عیدین اور تین دن تشریق کی یعنے بعد عید الضحی کے تین روز تشریق کے ہین فصل اکتیسوین حج کے بیان
مین خانہ کعبہ کا حج فرض ہی مرد بالغ اور عاقل اور آزاد مسلم پر اس شرط پر کہ صحیح و سالم ہو اور خرچ راہ کی قدرت رکھتا ہو کہ
آنے جانے کو کافی ہوسکے اور جنکا نفقہ یعنی رفع حوائج ضروری اسپر واجب ہووے اسکو ادا کرے اپنے پھر آنے کی مدت تک
بیخطر ہونا راستہ کا بھی ضرور ہی اور تمام عمر مین ایکبار حج کرنا فرض ہی اور حج کے فرض اور سنت حج کرنے کے وقت معلوم
ہوجاتے ہین یہان بوجہ طول ہوجانے کے نہین لکھے باب سترھوان علم تفسیر کے بیان مین ظاہر ہو کہ علم تفسیر
اسکو کہتے ہین کہ الفاظ قرآن مجید کے معانی اور آیات فرقان حمید کے مطالب کو پہچانے اور آیات کے نازل ہونیکی وجہ و سبب
اور اسکی تاویلون کو جانے تمام قرآن کہ دریاے بے پایان ہی اسکی تفسیر بیان کرنا جو نہایت امر دشوار ہی اسلیے چند فائدہ اور
سورہ فاتحہ جو کہ ام القرآن ہی اسکی تفسیر بیان کیجاتی ہی اور قرآن مین جو کچھ بہ تفصیل آیا ہی اسکا مجمل بیان کرکے اکتفا کیا گیا واللہ
ولی التوفیق فائدہ پہلا جو کتابین نازل ہوئی ہین ہر ایک کے نازل ہونے کے وقت اور قرآن کی
سورتون اور آیتون اور کلمات کے شمار کے بیان مین ابوذر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ رسول صلوات اللہ
علیہ نے فرمایا ہی کہ حقتعالی نے انبیاء علیہم السلام کو ایکسو چار کتاب بھیجی ہین اسمین سے دس آدم علیہ السلام کو اور پچاس شیث
علیہ السلام کو اور تیس ادریس علیہ السلام کو اور دس ابراہیم علیہ السلام کو اور توریت موسی کو اور زبور داود علیہ السلام کو

اور انجیل عیسی علیہ السلام کو اور فرقان مجکو کہ مین محمد ہون اور دوسری روایت مین اسطرح ہی کہ اکیس کتاب آدم علیہ السلام پر
نازل ہوئین اور انتیس شیث علیہ السلام پر اور تیس ادریس علیہ السلام پر اور دس ابراہیم علیہ السلام پر اور دس موسی علیہ السلام
پر اور ان سبکو مصحف کہتے ہین اور بعد ان کے توریت اور زبور اور انجیل اور فرقان بھیجی گئی اور سب کتابین ماہ رمضان مین
نازل ہوئین صحف اول رمضان کی شب مین اور توریت شب ششم کے بعد اور زبور بارھوین شب کے بعد اور انجیل تیرھوین شب کے
بعد اور فرقان تمام وکمال شب قدر مین آسمان سے دنیا پر نازل ہوا اور جبریل علیہ السلام پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو پہونچاتے
تھے تمام قرآن بیس برس کی مدت تک دنیا مین نازل ہوا اور ائمہ اہلبیت علیہم السلام کے نزدیک قرآن کی ایکسو بارہ
سورتین ہین والضحی اور الم نشرح انکے نزدیک ایکسورہ کا حکم رکھتی ہین اور اسیطرح سورہ فیل اور لایلاف بھی ایک حکم مین سورت
ہی اور چھ ہزار دو سو چھتیس آیت ہین اور حمزہ کوفی اور کسائی کوفی جو بڑے قاری گذرے ہین انکی تحقیق بھی ہی آیات مکی چھ
ہزار دو سو بارہ ہین اور آیات مدنی چھ ہزار دو سو چودہ ہین اور کلمات چھہتر ہزار چار سو تیس ہین اور حرف تین لاکھ اکیس
ہزار ایکسو اسی ہین انمین الف اڑتالیس ہزار آٹھ سو بہتر ہین اور با گیارہ ہزار چار سو بائیس ہین اور تا دس ہزار ایکسو ننانوے ہین
اور ثا ایکہزار دو سو چھہتر ہین اور جیم تین ہزار دو سو تہتر ہین اور حا تین ہزار نو سو تہتر ہین اور خا دو ہزار چار سو سولہ ہین اور دال
پانچہزار چھ سو بیالیس ہین اور ذال چار ہزار چھ سو ستانوے ہین اور را گیارہ ہزار سات سو ترانوے ہین اور زا ایکہزار پانسو نوے
ہین اور سین پانچہزار آٹھ سو اکیانوے ہین اور شین دو ہزار دو سو ترپن ہین اور صاد دو ہزار تیرہ ہین اور ضاد ایکہزار
چھ سو سات ہین اور طا ایکہزار دو سو چوہتر ہین اور ظا آٹھ سو بیالیس ہین اور عین نو ہزار دو سو بیس ہین اور غین دو ہزار
دو سو آٹھ ہین اور فا آٹھ ہزار چار سو ننانوے ہین اور قاف چھ ہزار آٹھ سو تیرہ ہین اور کاف نو ہزار پانسو بیس ہین اور لام
تینتیس ہزار چار سو تیس ہین اور میم چھبیس ہزار پانسو پینتیس ہین اور نون چھبیس ہزار پانسو ساٹھ ہین اور واو پچیس ہزار پانسو
چھتیس ہین اور ہا انیس ہزار ستر ہین اور یا پچیس ہزار نو سو انیس ہین فتحات یعنی زبر ترپن ہزار دو سو تینتالیس ہین اور
ضمات یعنی پیش آٹھ ہزار چونسٹھ ہین اور کسرات یعنی زیر انتالیس ہزار پانسو بیاسی ہین اور نقاط ایک لاکھ پانچہزار چھ
سو اکاسی اور مدات ایکہزار سات سو اکہتر ہین اور تشدیدات ایکہزار دو سو ترپن ہین فائدہ دوسرا تفسیر اور
تاویل کے فرق کے بیان مین ایک جماعت کہتی ہی کہ قرآن کے ظاہری معانی بیان کرنے کو تفسیر کہتے ہین اور باطنی
معانی کے کھولنے کو تاویل کہتے ہین اور کچھ کہتے ہین یعنی قرآن کے معانی کو اور اسکی حقیقت تک جسقدر دریافت بشر
پہونچے اسکو تفسیر کہتے ہین اور جسکے دریافت مین عقل انسانی نہ پہونچ سکے اسکو تاویل کہتے ہین اور اسی مقام مین فرمایا ہی
وما یعلم تاویلہ الا اللہ اور نہین کہا ہی وما یعلم تفسیرہ الا اللہ فائدہ تیسرا قرآن مجید کے نامون کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے اس کتاب پاک کو بتیس نام سے یاد فرمایا ہے اول قرآن چنانچہ فرمایا ہے انا انزلناہ قرآنا عربیا
دوسرے فرقان چنانچہ فرمایا ہے تبارک الذی نزل الفرقان تیسرے ذکر چنانچہ فرمایا ہے ونزلنا الیک الذکر چوتھے
کتاب چنانچہ فرمایا ہے الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ پانچوین روح چنانچہ فرمایا ہے وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا چھٹے
بیان چنانچہ فرمایا ہے ہذا بیان للناس ساتوین ہدی آٹھوین موعظت چنانچہ فرمایا ہے وہدی موعظۃ للمتقین نوین تبیان
چنانچہ فرمایا ہے تبیان لکل شیء دسوین بلاغ چنانچہ فرمایا ہے ہذا بلاغ للناس گیارھوین بصائر چنانچہ فرمایا ہے ہذا بصائر
من ربکم بارھوین بصیر چنانچہ فرمایا ہے ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ تیرھوین اور چودھوین شفا اور رحمت چنانچہ فرمایا
ہے وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین پندرھوین مبارک چنانچہ فرمایا ہے انزلناہ مبارک سولھوین
نور چنانچہ فرمایا ہے واتبعوا النور الذی سترھوین حق چنانچہ فرمایا ہے قل الحق من ربکم اٹھارھوین مبین چنانچہ فرمایا ہے
قرآن مبین انیسوین مہیمن چنانچہ فرمایا ہے ومہیمنا علیہ بیسوین مجید چنانچہ فرمایا ہے والقرآن المجید اکیسوین کریم
چنانچہ فرمایا ہے انہ لقرآن کریم بائیسوین عظیم چنانچہ فرمایا ہے سبعا من المثانی والقرآن العظیم تیئیسوین حکیم چنانچہ
فرمایا ہے یس والقرآن الحکیم چوبیسوین عزیز چنانچہ فرمایا ہے انہ لکتاب عزیز پچیسوین علی چنانچہ فرمایا لدینا لعلی حکیم
چھبیسوین امام چنانچہ فرمایا ہے فی امام مبین ستائیسوین محدث چنانچہ فرمایا ہے ما یاتیہم من ذکر من ربہم محدث
اٹھائیسوین اور انتیسوین مشابہ ومثانی چنانچہ فرمایا ہے کتابا متشابہا مثانی تیسوین عجب چنانچہ فرمایا ہے قالوا
سمعنا قرآنا عجبا اکتیسوین اور بتیسوین بشیر ونذیر چنانچہ فرمایا ہے بشیرا ونذیرا فاعرض اکثرہم فائدہ
چوتھا سورۂ فاتحہ کے نامون کے بیان مین جان کہ سورۂ فاتحہ کے دس نام مین اول فاتحہ و
دوسرے ام القرآن تیسرے سبع المثانی چوتھے سورۃ الحمد پانچوین اساس القرآن چھٹے سورۃ الشفا
ساتوین سورۃ الشافیہ آٹھوین سورۃ الصلوۃ نوین سورۃ الکنز دسوین سورۃ الوافیہ فاتحہ اسواسطے ہے
کہ کھلنا قرآن کا اس سے ہے اور نماز پڑھنے مین ابتدا اسی سے ہے اور ام القرآن اسلیے کہتے ہین کہ تمام سب
قرآن مین مفصل ہے اور اس سورۃ مین مجمل ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ مجمل کو مفصل سے پہلے بیان
کرتے ہین تمام تحمید اور تمجید اور تہلیل اور تکبیر اور شکر اور ثنا اور تسبیح اور تقدیس جو تمام قرآن مین ہے وہ کلمۃ الحمد مین
داخل ہے اور جو کچھ تمام قرآن مین ہے صفتین جلال کی اور لغت بہت اور ربوبیت کا بیان اور الوہیت کا ذکر جو تمام قرآن
مین ہے وہ کلمۃ اللہ اور رب مین درج ہے اور آسمان اور زمین اور جن اور انس اور وحوش اور طیور اور انبیا اور اولیا اور
متقی اور نیک اور کل مصنوعات کا ذکر جو کچھ قرآن مین ہے وہ کلمۃ العالمین مین پوشیدہ ہے اور رزق اور انعام اور احسان کرنا بندون

پر اور تربیت اور اکرام کرنا جو کچھ قرآن مین ہی وہ سب کلمہ الرحمان مین پنہان ہی اور زیادتی رحمت کی اور بخشش گناہونکی جو کچھ کہ
قرآن مین ہی وہ جملہ کلمہ الرحیم مین درج ہی اور ثبوت قدرت و عظمت اور بقا و ہمیشگی حق کی اور پاک ہونا اسکا شریکون اور ضد
والونسی جو کچھ قرآن مین ہی وہ سب کلمہ مالک مین ہی اور ذکر قیامت کا اور عطا کرنا نعمتونکا اور احوال بہشت اور درجات اہل
بہشت کے اور شدائد دوزخ کے اور حساب اور میزان اور صراط وغیرہ کا بیان جو کچھ کہ قرآن مین آیا ہی وہ سب کلمہ یوم الدین مین شامل
ہین اور احوال عبادتکا یعنے کیفیت روزہ اور نماز اور زکوۃ اور حج وغیرہ جو کچھ کہ قرآن مین ہی وہ سب کلمہ ایاک نعبد مین ملا
ہوا ہی اور ذکر استعانت اور توکل اور طلب مددگاری اور فتحہ وغیرہ جو کچھ کہ قرآن مین مشتمل ہی وہ سب کلمہ ایاک نستعین مین
درج ہی اور ہدایت اور توفیق اور تفویض اور دعا اور سوال اور التجا اور الحاح اور زاری جو کچھ کہ قرآن مین آیا ہی وہ سب اہدنا
مین پوشیدہ ہی اور حلال و حرام اور شریعت نبوی اور احکام امر و نہی کا بیان جو کچھ کہ قرآن مین آیا ہی وہ کلمہ صراط المستقیم مین درج ہی
اور احوال سعد کا اور کیفیت طریق کی اور خصلتین انکی اور سبب نجات کا اور بلندی درجونکی جو کچھ کہ قرآن مین ہی وہ سب صراط
الذین انعمت علیہم مین پوشیدہ ہی اور بنی اسرائیل کا حال اور انکی کفران نعمت کے قصے اور اخبار جھٹلانا اور قتل کرنا انکا اور
اصرار کرنا انکا سیئات پر اور توجہ بازیون پر اور سنے اب اور غضب حق کا جو کچھ قرآن مین آیا ہی وہ سب کلمہ غیر المغضوب علیہم مین
ملا ہوا ہی اور احوال سب مشرکونکا اور گمراہون وغیرہ کا جو کچھ کہ تمام قرآن مین آیا ہی وہ کلمہ ضالین مین درج ہے اور سبع المثانی
سورۂ فاتحہ کا اسلیے نام رکھا ہی کہ سات آیتین ہین اور مثانی پر مشتمل ہین اسلیے کہ اسما اور صفات حق سبحانہ تعالی کے دو قسم پر ہین
ایک یہ کہ دلالت کرتے اوپر رحمت کے دوسرے اوپر رافت کے یعنی اسکی عنایت پر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم دونون قسم پر شامل
ہی اور شکر اور ثنا دو قسم پر ہے ایک اسکی ذات اور صفات پر دوسرے اسکی نعمتون اور نیکیون پر اور الحمد دونون
قسمون پر شامل ہی اور عالم دو نوع پر ہے ایک عالم دنیا دوسرے عالم عقبی رب العالمین دونون پر شامل ہی اور رحمت دو قسم پر
ہے ایک دنیا مین دوسری آخرت مین اور رحمن الرحیم دونون جزا پر شامل ہے اور دو چیز پر ہو سکتا ہی ایک طاعت پر اور
دوسرے معصیت پر اور مالک یوم الدین دونون پر شامل ہے اسواسطے کہ دین جزا ہی اکثرونکی نزدیک اور طاعت
دو قسم کی ہی ایک عبادت دوسرے عبودیت اور ایاک نعبد دونون پر شامل ہی اور استعانت دو چیز پر چاہیے
ایک تحصیل خیر پر دوسرے ترک ہونے شر پر اور ایاک نستعین دونون پر شامل ہی اور ہدایت دو چیز پر طلب کرین ایک
معرفت مین دوسری عبادت مین اور اہدنا دونون پر شامل ہے اور گمراہ دو گروہ ہین ایک اہل ملت دوسرے غیر انکے ملی اور
ضالین دونون پر شامل ہے اور عبد اللہ بن عباس نے فرمایا ہی کہ اسکو سبع المثانی اسلیے کہتے ہین کہ حقتعالی نے امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اسکو استثنا فرمایا ہی اور انکے غیرون کو نہ دیا اور بعضے اور کچھ کہتے ہین کہ اس سورہ کا

سبع المثانی اسلیے نام رکھا ہی کہ سات آیتین ہین نصف انمین سی حمد پروردگار ہی اور نصف انمین بندونکا سوال
ہی اور ایک گروہ کچھ اور کہتے ہین کہ وہ دو بار نازل ہوئی ہی ایکمرتبہ مکہ مین اور دوسری مرتبہ مدینہ مین یعنی سات آیتین مین
دو مرتبہ نازل ہوئین اور سورۂ الحمد اسواسطے کہتے ہین کہ ابتدا اسکی حمد سے ہے اور جو شخص کہ شکر حقتعالی کرتا ہی غالب ہے کہ الحمد
للہ رب العالمین کہیگا اور اساس القرآن اسلیے ہے کہ تلاوت یعنے قرآن پڑھنے مین ابتدا اسی سے کرتے ہین اور سورۃ الشفا اور
شافیہ اسلیے ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ اس سورۂ کو دست بریدہ پر پڑھا فوراً درست
ہوگیا اور سانپ کے کاٹے ہوئے پر پڑھا تو فوراً شفا پائی اور حضرت نے فرمایا ہی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء اور سورۃ الصلوٰۃ
اسلیے نام مقرر کیا ہی کہ اکثر فقہا کے نزدیک بغیر اس سورۃ کے نماز درست نہین ہوتی ہی بقول علیہ السلام لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ
الکتاب اور سورۃ الکنز اسلیے کہتے ہین کہ قرآنکی تمام حقیقت اور معانی کا یہ گنج ہی اور وافیہ اسلیے کہتے ہین کہ اسکے الفاظ
مجملاً جمیع معانی قرآن پر وفا کرتے ہین اور اس سورۂ حمد پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تقدیم بندون کیواسطے تعلیم ہے کہ بڑے
بڑے کامون جلیل اور بزرگ مین حقتعالی کے نام پر ابتدا کرین اسلیے کہ اس نام کی برکت سے بعنوان شایستہ سرانجام
پائے چنانچہ آنحضرت نے فرمایا ہی کل امر ذی بال لم یبدا فیہ ببسم اللہ فہو ابتر اور مشرک جو شروع مہمات کے وقت لات وعزی
کے نام پر ابتدا کرتے تھے اسواسطے اللہ تعالی نے بندونکو تعلیم کیا کہ تم لوگ اپنے امورات مین اسم پاک الہی پر ابتدا کرو ۔
تفسیر سورۂ فاتحہ اعوذ باللہ پناہ چاہتا ہون اور التجا کرتا ہون اپنے معبود مطلق سے من الشیطان الرجیم شر اور وسوسہ
دیو مکار سرکش سے یا دور رہا رحمت الہی سے یا راندہ باغ جنت سے یا گرایا ہوا طبقات آسمان سی بسم اللہ الرحمن
الرحیم بسم اللہ بنام خدا لائق پرستش کے الرحمن نیک بخشنے والا خلق کو جسم اور جان الرحیم مخلوق کو جان بخشنے والا اور
آفات و بلیات سے محافظت کرنے والا الحمد تعریف اور حمد کہ ازل سے ابد تک موجود اور معلوم تھی اور ہی اور
ہوگی جملہ اسکے تمام اور کمال کے ساتھ للہ خاص کر اس خدا کے واسطے ہے کہ اسم کیا گیا ہر اسم کے لیے اور موصوف
کیا گیا ہر صفت کمال اور جلالی کیواسطے رب العالمین ملائکہ اور جن اور انس اور وحوش اور طیور کا اور درندونکا
اور حیوانات آبی وغیرہ کل عالمیان کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا اور رکھنے والا اور تربیت کرنے والا
اور کل عالم کا کام بنانے والا الرحمن دوبارہ جسم و جان بخشنے والا آخرت مین بعد فنا جہان کے الرحیم بخشنے والا
دوسری بار عنایت اور رحمت سے مومنین کو اور داخل کرنا انکا بہشت مین امن و امان مین مالک یوم الدین خداوند
روز جزا کا تصرف کرنیوالا اسروز کا جس کسی کو ساتھ چاہی کرے یا نگہبان اعمال بندونکا اسلیے کہ نامۂ اعمال کے دینے اور
لینے مین غلطی نکرین اور حق حکم کرنیوالا یا جزا دینے والا روز پاداش کا ایاک نعبد تجھی کو ہم پرستش کرتے ہین فقط اور سوا تیرے

کوئی معبود نہین ہی وایاک نستعین اور تجھی سے خاص ہم مدد چاہتی ہین تیری پرستش مین اور روا کرنے سب حاجتون اور
مہمات مین اہدنا ہمکو راہ دکھلا الصراط المستقیم ایسی راہ اقوال اور افعال اور اخلاق مین کہ وہ راہ افراط اور
تفریط مین اور زیادتی اور کمی مین متوسط ہووے یا ثابت رکھ ہمکو راہ مستقیم پر کہ دین اسلام ہی اور سنت سید انام علیہ
الصلوۃ والسلام ہی اور اسبات مین حضرت قطب العارفین غوث الواصلین ناصر الحق والدین خواجہ عبداللہ قدس سرہ
نے ایک نکتہ بلند اور نادر کلمہ فرمایا ہی اور وہ یہ ہی کہ دکھلا ہمکو راہ راست یعنی اپنی محبت ذاتی مین مشرف رکھ کہ اپنے
اور تیرے غیر کے التفات سے آزاد ہوکر از سرتاپا تیرے گرفتار ہووین ہم اور سوا تیرے کچھ نہ جانین اور سوا تیرے کچھ نہ دیکھین اور سوا تیرے
کچھ اندیشہ نکرین یا یہ کہ دکھا ہمکو راہ راست یعنی وہ راہ کہ خاص تیری درگاہ کی ہی نہین ہی ہر ایک موجود اسلیے کہ وہ موجود بغیر
ذات کبریا کے پیدا نہین ہوسکتا ہی اور اپنی انتہای کمال کو بھی بغیر حق تعالی کی عنایت کے نہین پہونچ سکتا اسواسطے سب حالمین بجز
تیری کسی کو نہین دیکھتے ہین ہم اور تیرے غیر کے خیال سے آزاد ہوے ہم صراط الذین انعمت علیہم دکھلا ہمکو انلوگونکی راہ کہ اپنے فضل وکرم سے
نبوت اور رسالت اور ولایت اور یقینیت اور شہادت اور صلاحیت اور ایمان کامل کی نعمت جنپر تونے انعام کی ہی یا انکی راہ
دکھلا جو اہل قرب ہین اور نعمت ظاہری کی کمال پر کہ قبول شریعت ہے اور نعمت باطنی کے کمال پر کہ وہ اطلاع یابی اسرار حقیقت ہے انکو معزز اور
مکرم کیا ہی غیر المغضوب علیہم نہ راہ انلوگونکی جنپر تونے خشم کیا ہی یعنے قبل از پیدایش کے تیرے غضب مین گرفتار ہوئی ہین اس سبب سے کہ
انھون نے کفر مین پیشروی کی ہی یا رد جہودونکی کہ بسبب سرکشی اور دشمنی اور جنگ اور قتل کرنے انبیا اور تحریف کتب کے انپر
تونے خشم کیا ہی ولا الضالین اور نہ راہ گمراہونکی یعنی انکی جو بعد وجود کے اختلاف اور انحراف کی راہونمین پڑے ہین یا راہ
نصاری وغیرہ کی جو حضرت عیسی کی شان مین افراط کرتے ہین یعنی خدا کا بیٹا کہتے ہین اور وہ لوگ جو جناب حبیب خدا
کے بابمین تفریط کرتے ہین اور یہ دونون گمراہ ہوگئے ہین آمین ایک دعا ہی یعنی ایسا ہو اور یہ کلمہ کلام الہی مین داخل نہین

باب اٹھارھوان علم حدیث کی بیان مین جان کہ علم حدیث عبارت ہے معرفت سے اس چیز کی کہ حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہووے افعال اور اقوال غیر منزلہ سے اور کیفیت احوال ناقل اور راوی حدیث سے اور انکے
نامونسے اور جو تشریح اسکی قرار واقعی اس کتاب مین غیر ممکن تھی اسلیے کہ نقل چہل حدیث پر کہ فضائل اور بزرگی اسکی حد بیان سے
زیادہ ہی اکتفا کیا گیا اور اسکے شروع کرنے سے پہلے چند فائدہ جو اس علم کے متعلق ہین بیان ہوتے ہین فائدہ پہلا علم
حدیث کی کتب معتبرہ کے نامون کے بیان مین ایک محمد بن اسمعیل جعفر بخاری کی صحیح دوسری ابی
الحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری کی صحیح تیسری ابوداود سلیمان اشعث کی کتاب چوتھی ابو عیسی محمد بن عیسی
ترمذی کی کتاب پانچوین کتاب نسائی چھٹی امام مالک کی کتاب موطا فائدہ دوسرا حدیث کی تقسیم مین ظاہر ہو

کہ بعضے محدثون نے حدیث کی تین قسمین کی ہین صحیح اور حسن اور ضعیف سند جسکی متصل ہوئی ہو وہ صحیح ہی اور ناقل اسکے
معتدل ہون اور حسن یہ ہی کہ مخرج اسکا معلوم ہو اور راوی اسکے مشہور ہون اور بعض متاخرین نے کہا ہی کہ حسن وہ ہی کہ ضعیفی
جسمین قریب احتمال کے ہووے اور صلاحیت اسکی رکھتی ہو کہ اسپر عمل کرین اور ضعیف یہ ہی کہ صحیح اور حسن کی شرطین اسمین موجود
نہون اور حدیث ضعیف کو لفظ یقین کے ساتھ نقل نکرنا چاہیے فائدہ تیسرا صحابہ اور ناقل اور راوی حدیث
کے احوال کے بیان مین محمد بن اسمعیل بخاری نے اپنی صحیح مین بیان کیا ہی کہ جس مسلمان نے رسول خدا صلعم کو
دیکھا ہو اسکو صحابی کہتے ہین اور اگرچہ اس سے روایت نکی ہو اور اکثر اہل حدیث اور اصول اس قول پر ہین اور ایک گروہ نے
کہا ہی کہ صحابی وہ ہی کہ جو مصاحب رسول اللہ ہو اور ایکبار یا زیادہ جنگ مین شامل حضرت کے رہا ہو اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک
تابع وہ ہی کہ جسنے صحابی کو دیکھا ہو اور ایک گروہ کہتا ہی کہ تابع وہ ہی کہ جو صحابی کا مصاحب رہا ہو اور نقل حدیث کی اس سے کی ہو
اور اکابر تابعین مین سات فقیہ ہین ابن مسیب اور قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار
اور عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابو سلمہ اور ابو عثمان نے خفیف کہا ہی اور اہلمدینہ کے نزدیک افضل تابعین ابن مسیب ہے اور
اہل بصرہ کے نزدیک حسن بصری اور اہل کوفہ کے نزدیک ادریس چہل حدیث اما بعد الحمد والصلوۃ فہذہ اربعون حدیثا
مسندۃ بالسند الصحیح الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبانیہا یسیرۃ ومعانیہا کثیرۃ لیدرسہا راغب خیر رجاء ان یدخل فی زمرۃ العلماء
بقولہ علیہ التحیۃ والثناء من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ تعالی فقیہا وکنت لہ یوم القیامۃ شافعا وشہیدا
قال الفقیر ولی اللہ عفی عنہ شافہنی ابو الطاہر المدنی عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن زین العابدین عن ابیہ عبد القادر عن جدہ
یحیی عن جدہ المحب عن عم ابیہ ابی الیمن عن ابیہ شہاب احمد عن ابیہ رضی الدین عن ابی القاسم عن السید ابی محمد عن والدہ
ابی الحسن عن والدہ ابی طالب عن ابی علی عن والدہ محمد زاہد عن والدہ ابی علی عن ابی القاسم عن والدہ ابی محمد عن والدہ الحسین
عن والدہ جعفر عن ابیہ عبد اللہ عن ابیہ زین العابدین عن ابیہ الامام الحسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم قال قال
رسول اللہ صلعم چہل حدیث لیس الخبر کالمعاینۃ یعنی نہین ہی خبر سنی ہوئی برابر دیکھے ہوے کے ۲ الحرب خدعۃ یعنی جنگ نام
مکر کا ہی ۳ المسلم مرآۃ المسلم یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہی ۴ المستشار موتمن یعنی جس سے مشورہ لین اسکو
امانت لازم ہی ۵ الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے کار نیک کا ہدایت کرنیوالا نیکی کرنیوالیکے برابر ہی ۶ استعینوا علی الحوائج بالکتمان
یعنے مدد طلب کرو پوشیدہ کامونمین ۷ اتقوا النار ولو بشق تمرۃ یعنی پرہیز کرو تم آتش دوزخ سے اگرچہ ہو برابر آدھی خرمے کے
۸ الدنیا سجن المومنین وجنۃ الکافرین یعنی دنیا کارخانہ ہے ایماندار کیواسطے اور کافر کیلیے بہشت ۹ الحیاء خیر کلہ یعنی
شرم سراسر نیک ہے ۱۰ عدۃ المومن کاخذ الکف یعنی وعدہ مسلمانکا ہاتھ پکڑنیکے برابر ہی ۱۱ لا یحل للمومن ان یجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام یعنی انماندار کو

حلال نہین ہی کہ اپنے بھائی کو اتین دن سے زیادہ چھوڑ دے ۱۲ لیس منا من غشنا یعنے نہین ہی وہ مجھ سی جو مجھ سی خیانت کری ۱۳
ما قل وکفا خیر مما کثر والہی یعنی اگر تھوڑی چیز ہو اور کفایت کرے تو اس سے بہتر ہی کہ بہت ہو اور غفلت مین ڈالی ۱۴ الراجع فی
ہبتہ کالراجع فیہ قیتہ یعنی دی ہوئی چیز کا واپس کر لینا ایسا ہے کہ اپنی قے کو کھا لیوے ۱۵ البلاء موکل بالمنطق یعنی بلا گویائی پر
مقرر ہی ۱۶ الناس کالسنان المشط یعنے آدمی شانہ کے دندانون کے مثل ہی ۱۷ الغنی غنی النفس یعنی بے پروا وہ ہی جو کہ
دل سے پروا ہووے ۱۸ السعید من وعظ بغیرہ یعنی نیکبخت وہ ہی کہ دوسرے کے حال دیکھکر خبردار ہووے ۱۹ وان من الشعر لحکمۃ
وان من البیان لسحرا یعنے ہر آئینہ بعض شعر سراسر حکمت ہے اور بعض تقریر جادو کی ہوتی ہی ۲۰ عفو الملوک ابقاء للملک یعنے بادشاہون کی
بخشش بقاے ملک کا سبب ہے ۲۱ المرء مع من احب یعنی آدمی اسکے ہمراہ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہی ۲۲ ما ہلک
امرء عرف قدرہ یعنی برباد نہووے وہ شخص جسنے قدر اپنی پہچانی ۲۳ الولد الفراش وللعاہر الحجرۃ یعنے بیٹا عورت کا ہو ولے
اور مرد حرامکار کے لیے سنگ ہے ۲۴ الید العلیا خیر من الید السفلی یعنے اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے ۲۵ لا یشکر اللہ
من لا یشکر الناس یعنے شکر خدا کا ادا نکریگا جسنے شکر انسان کا ادا نہ کیا ۲۶ حبک الشی یصی ویصم یعنے محبت چیز کی تجکو اندھا
اور گونگا کرتی ہے ۲۷ جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا وبغض من اساء الیہا یعنے بنایا گیا دل واسطے محبت
اس شخص کے جسنے نیکی کی اس سے اور واسطے عداوت اس شخص کے جسنے بدی کی اس سے ۲۸ التائب من الذنب کمن
لا ذنب لہ یعنی توبہ کرنے والا گناہ سے بیگناہ کے برابر ہی ۲۹ الشاہد یری ما لا یراہ الغائب یعنی حاضر دیکھتا ہی اسکو کہ غائب
ہی اور غائب نہین دیکھتا ہی ۳۰ اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ یعنی جسوقت آوے تمھارے پاس سردار قوم کا تو اسکی تعظیم کرو ۳۱
الیمین الفاجرۃ تدع الدیار البلاقع یعنی قسم جھوٹی ویران کرتی ہی ملک کو ۳۲ من قتل دون مالہ فہو شہید یعنی جو کوئی اپنے مال کی
حفاظت پر مارا جائے پس وہ شہید ہی ۳۳ الاعمال بالنیات یعنی اعتبار کامون کا نیت پر ہی ۳۴ سید القوم خادمہم یعنی سردار قوم
خادم قوم ہی ۳۵ خیر الامور اوسطہا یعنے کامون مین میانہ روی بہتر ہی ۳۶ اللہم بارک فی امتی فی بکورہا یوم الخمیس یعنے الہی مبارک
کر میری امت مین روز اول کے سفر مین دن پنجشنبہ کا ۳۷ کاد الفقر ان یکون کفرا یعنی قریب ہے کہ محتاجی کفر ہووے ۳۸
السفر قطعۃ من العذاب یعنی سفر ٹکڑا عذاب کا ہی ۳۹ المجالس بالامانۃ یعنی مجلس امانت کیساتھ ہو ۴۰ خیر الزاد التقوی یعنی
بہترین توشہ پرہیزگاری ہی باب انیسوان علم طریقت کے بیان مین ظاہر ہو کہ قبل اسکے جو کچھ مذکور ہوا علم عقائد اور فقہ اور تفسیر
اور حدیث کا تھا اور وہ سب علم شریعت ہے اب مناسب ہے کہ تھوڑا سا علم طریقت بھی اسی ذیل مین بیان کیا جاوے تو علوم دین مین تفرقہ نہ
اور اسکے لطف سے شایق بہرہ یاب ہون اور علم طریقت کو علم تصوف بھی کہتے ہین جاننا چاہیے کہ حقوق عبودیت اور شرائط ریاضت اور آداب
خلوت کی قیام کی کیفیت کی پہچان کو علم طریقت کہتے ہین اور اس علم کو سلوک کہتے ہین اور اس عمل کی خواہش مین جو کوئی سعی کرے اسکو

سالک کہتے ہین اور اس عمل کا نتیجہ وصول الی اللہ ہی اسلیے کہ سلوک راہ چلنے کو کہتے ہین اور سالک راہ چلنے والیکا نام
ہے اور راہ چلنے والیکا مقصد منزل مراد ہی اور یہان منزل مراد وصول الی اللہ ہی اور وصال حق سی ہووے اور اس علم
کو چند فصل مین بیان کرتا ہون انشاء اللہ تعالی فصل پہلی احوال سالک کی کیفیت مین حقوق عبودیت کے ادا کرنے مین
توجہ سالک اسوقت درست آوی کہ ہوا و ہوس اور دشمنی و فساد کی جڑ کو اپنے دل سی بالکل اکھاڑ دی اور رسمون
اور عادتون باطلہ اور اعتقادات فاسدہ سی اپنی کو بری کرے اور نور جمال ازلی کے مشاہدہ کیلئے دیدہ بصیرت کھولے اور
علم یقین اور دلیل متین سے جانے اور دیکھے اور گواہی دے کہ استحقاق عبادت کا کوئی چیز نہین رکھتی مگر واجب الوجود رکھتا ہے
کہ وجود اسکا ازلی ہی اور بقا اور ہمیشگی لذاتہ خاص کر اسیکو واجب ہے اور کل صفاتین کمال کی علم و قدر ارادت وغیرہ سے اسکی
ذات پر ثابت ہین اور اسکی عزت کا میدان وہمون اور فہمون کی تردد سی خالی ہی اور اسکی بلندی کا پایہ خیال و قیاس کے
نردبانون سے نہایت بلند ہی اور زمین و آسمان اور جس شی نے انمین صورت وجود کی پائی ہی کل پیدا کی ہوئی اس آفریدگار کی ہین
اور ملائک اور رسول برگزیدہ حضرت کے اور پہونچانیوالے اسکے احکام کے اور محمد مصطفی صلعم رسول برحق ہین اور دین و ملت
اور کتاب شریعت انکی سب دنیوی پاسخ ہی اور ان حضرت نے جو کچھ کہ حشر و نشر اور ثواب اور عقاب سے بیان فرمایا ہی محض
صدق ہی اور عین ثواب ہے اور اہل بیت اور اصحاب انکی رضوان اللہ تعالی اجمعین کہ وارث علم اور حامل قرآن کی ہین برکت
قبول آثار وحی سماوی سے اور مشاہدہ انوار اطوار نبوی سی صفائی قلوب کی اور طہارت انفاس کی انھون نے پائی ہے
اور انکا دیدہ بصیرت نور یقین سی منور ہوا ہی اور اعتقاد سالک کا ان وجوہ پر کہ بیان ہوا اول درجہ توحید کا ہی اور اسکو توحید
ایمانی کہتی ہین فصل دوسری اعمال سالک کی کیفیت مین سالک کو چاہیے کہ اپنی نفس امارہ کو ایسا قابو مین لاوی
کہ کسیوقت اسکے حکم کا وابستہ نہووے اور ہر حال مین احکام الہی کی تابعداری اور خواہش ربانی کی رضامندی کو اپنی
ہمت کے ذمہ پر لازم جانے تو سالک کا نور ایمان روز بروز زیادہ ہووے اور ہر چند بنفس خود ایمان روشن اور صاف ہی مگر نور
عمل کا لباس سے پیوند ہوگا تو نور علی نور ہو جاوی اور اول مرتبہ عمل سالک کا کلمہ طیب کی مزاولت و مداومت ہے فصل
تیسری طریقت کی شرطون کے بیان مین راہ طریقت کے چلنے والونکو ان شرطونکا ملاحظہ جملہ واجبات سے ہی پہلے
شبہونکی گرفتاری مین اور شہوتونکی تابعداری مین قانون اسلام اور راہ شریعت سے منحرف نہووے اور حضرت الہی
کی توجہ مین ایسا مستقیم ہو کہ کسی وقت اسکے غیر کی طرف التفات نکرے دوسرے یہ کہ ہمیشہ باوضو اور باطہارت رہے
بمصداق آیہ کریمہ ان اللہ یحب المطہرین کے تو بزرگی مین محبت کی مخصوص ہووے تیسرے یہ کہ خلوت اختیار کرے
اور سب غیر حق مشغلون سے یکسو ہو کر گوشہ نشینی مین عبادت اور ریاضت مین شاغل ہووے اسلیے کہ حواس ظاہر کا رستہ حرام

اوپر باندھے گا تو حواس باطن کے دروازے اسکے روے حال پر کھلجائینگے چوتھے یہ کہ اکثر اوقات غیر ذکر حق
تعالی سے اپنی زبان کو نگاہ رکھے اسلیے کہ ذکر قلب مین خلل نہ آجاوے اسواسطے کہ ایسا معمول ہے کہ جسوقت زبان تکلم
مین آتی ہے تو ذکر سے دل معطل ہوجاتا ہے پانچوین یہ کہ کھانا اور پینا اور لباس شبہہ کا کہ ظالم و فاسق سے ہو اس سے
پرہیز کلی کرے چھٹے یہ کہ کھانا پینا موافق کھاے اور بمصداق کلوا واشربوا ولا تسرفوا کے اسراف سے پرہیز کرے اور جو کہ
روزہ رکھنے کا مقید ہو تو نہایت بہتر ہے کہ لڑائی نفس بشر سے صورت نہ باندھے ساتوین یہ کہ خواب کمتر کرے اسلیے کہ جو سو کر اٹھے
تو اجزاء بدنی کی قوت ماندگی اور تکلیف کے سبب سے ضعیف نہووے اور شہوتین مضمحل ہوجائین اور اسحالت مین شغل عبادت
مین توجہ بہت ہوتی ہے آٹھوین یہ کہ ہمیشہ افضل الاذکار کہ نفی و اثبات ہے اسکے ذکر مین مشغول رہے نوین یہ کہ رابطہ دل کا
شیخ کے تصور مین رکھے کہ وہ رفیق ہے اور سلوک مین اس راہ پر وجود شیخ کا جملہ مقدمات سے مقدم تر ہے کہ اول رفیق ثم الطریق
آیا ہے دسوین یہ کہ اپنی توقیر اور منزلت کے توہم سے حضرت عزت سے پرحذر ہووے اور عبودیت کی حد سے اور عجز و مسکنت کے
اظہار سے ہرگز تجاوز نہ کرے گیارھوین یہ کہ اکثر سرشت بشر کی اخلاق زشت سے خالی نہین ہوتی ہے چاہیے کہ ریاضات
شاقہ سے اسکو ترک کرکے نیک عادتین اختیار کرے فصل چوتھی سالک کے آداب کے بیان مین سالک کو
چاہیے کہ یہ چند آداب ہمیشہ ملحوظ رکھے تو راہ مین خطا نپاے اول کہ رحمت اور مغفرت کے سوال مین اور عاصیون پر عذاب نہ
کرنے مین حق تعالی سے امر اور نہی کا خطاب نکرے ابراہیم نے جسوقت اپنی امت کے گنہگارون کیلیے حضرت الہی مین
دعا کی تو کہا من عصانی فانک غفور الرحیم اور یہ نہ کہا اللہم اغفر لہم وارحمہم دوسرے یہ کہ اگر کسب ریاضت اور شغل و
اذکار کیواسطے سے رحمت کے دروازون مین سے کوئی دروازہ سالک کے روے حال پر کھلجاے اور اسرار الہی مین سے
کسی راز پوشیدہ سے آگاہ ہوجاے تو افشاے راز ہرگز نکرے اسلیے کہ افشاے راز سالک کو قرب و منزلت سے گرا
دیتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ افشاء سر الربوبیۃ کفر اتیسرے دعا اور سوال اور سکوت اور خاموشی کے وقتونکی رعایت کرے اسلیے
کہ جو کوئی اس ادب کی رعایت نہ کرے یعنے دعا کیوقت خاموش رہے اور خاموشی کیوقت دعا کرے تو اوقات اسکے رایگان
جاوین بیت دو چیز خیرہ عقل است لب فرو بستن ٭ بوقت گفتن گفتن بوقت خاموشی ٭ چوتھے یہ کہ کلام الہی جو
کسی غیر کی زبان پر جاری ہو تو آداب اسکا ایسا بجالاوے کہ گویا متکلم حقیقی سے سنتا ہے اور اپنی یا غیر کی
زبان کو فقط واسطہ جانے اور ان چار ادب کی رعایت حساب الہی سے نسبت ہے پانچوین یہ کہ جسطرح حق تعالی کو
ہمیشہ اپنے سب ظاہر اور باطن کے حال پر مطلع اور آگاہ جانتا ہے اسیطرح جناب رسول اللہ صلعم کو بھی اپنے احوال
ظاہر اور باطن پر دانا اور بینا جانے اور مخالفت انکی سے پوشیدہ اور ظاہر محترز ہووے اور انکی صحبت کے آداب

سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے چھٹے یہ کہ کسی وقت اپنی خاطر مین ہرگز نہ لاوے کہ کسی بندہ کو ایسی قرب و منزلت اور علو
مرتبت جو انکو حضرت باریتعالی مین بھی ممکن ہو سکے اور کوئی سالک بغیر ہدایت اور دلالت انکی حضور کبریائی مین راہ پا سکے
ساتوین یہ کہ انکی سنت کی رعایت مین بہت بڑی سعی صرف کرے اور درنگ اسمین جائز نہ سمجھے اور بالیقین جانے کہ حضرت
باری مین قرب نہ پائیگا مگر انکی سنت کی رعایت سے اور اطاعت انکی سے بحکم اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اطاعت کو انکی حق کی
اطاعت کے مقرون سمجھے آٹھوین یہ کہ جو کوئی جناب رسول مقبول صلعم سے نسبت رکھتا ہی خواہ صورتمین خواہ معنی مین مثل
سادات اور علما اور مشایخ کہ انکے علم کے وارث ہین سبکو انکی محبت کے واسطہ سے دوست رکھے اور حرمت و تعظیم انکی واجب
جانے ان چار ادب کی رعایت جناب رسالت پناہی کی نسبت سے نوین یہ کہ ایسے شیخ سے اعتقاد لاوے کہ ہدایت اور
ارشاد اور تادیب اور تہذیب مین اسکے عصر مین اس سے کامل زیادہ دوسرا نہووے دسوین یہ کہ صحبت شیخ کی مداومت
پر عزم مستحکم رکھے اور اعتقاد مضبوط رکھے رد کرنے اور نکالنے سے شیخ کے اپنی ارادت اور عقیدت سے برگشتہ نہو اسواسطے کہ
مریدون کے دریافت حال کے لیے شیخ بہت امتحانات کرتے ہین گیارھوین یہ کہ تصرفات شیخ مین اپنے کو سپرد کردے
اور ہر حال مین شیخ کا مطیع اور تابعدار ہووے اور اپنے ظاہر و باطن مین تصرفات شیخ پر کسیوجہ سے مجال اعتراض کی
نرکھے اسی جگہ کہا ہے بیت بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید ؛ کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا ؛ اور جسوقت
تصرفات شیخ سے کوئی اسپر دشوار آوے اور سبب اسکا اسپر منکشف نہووے تو حضرت موسی اور خضر علیہما السلام کے قصہ کو
یاد کرے اور خاموش ہو رہے بارھوین یہ کہ کسی امر مین امور دینی اور دنیوی سے بے اجازت اور اشارت شیخ کے شروع
اور دلیری نکرے یعنے نہ کھاوے اور نہ پیے اور نہ پہنے اور نہ دے اور نہ لے اور نہ خواب کرے مگر شیخ کی اجازت سے مضائقہ نہین
اور اسیطرح عبادات مین بھی مثل روزہ اور افطار اور کثرت نوافل اور فرائض کے قصر پر اور ذکر اور تلاوت اور مراقبہ وغیرہ مین بغیر
اجازت شیخ کے شروع نہ کرے اور جس چیز سے شیخ کی خاطر مین کراہت آوے اس سے کراہت رکھے اور پیش قدمی اسپر نکرے تیرھوین
یہ کہ حالت کشف مین یا خواب مین خواہ بیداری مین واقع ہو اظہار اسکا شیخ سے کرے چودھوین یہ کہ حضور شیخ مین باواز
بلند بات نہ کہے اسلیے کہ بزرگون کی حضور مین چلا کر کلام کرنا محض ترک ادب ہے پندرھوین یہ کہ امور دینی اور دنیوی مین جو
شیخ سے بات کہنا چاہے تو اول حال شیخ کا معلوم کرے کہ کلام کے سننے کی وہ فرصت رکھتا ہی یا نہین جلدی سے کلام مین پیشروی
نکرے سولھوین یہ کہ جس حال مین کرامت اور واقعات وغیرہ سے شیخ پنہان کرے اور سالک کو اسکی اطلاع ہو جاوے تو افشا اسکا نہ کرے
اسواسطے کہ شاید نظر شیخ اسمین مصلحت دینی اور دنیوی پر ہووے کہ علم اور عقل سالک کی اسمین نہ پہنچے سترھوین یہ کہ اسرار اپنا شیخ سے
ہرگز پنہان نرکھے اور جو کرامت و موہبت کہ بارگاہ کبریائی سے اسکو پہونچے اسکو شیخ سے عرض کرے یہ سب آداب مرید کے

مگر وہ آداب کہ رعایت اسکی شیخ کو لازم ہی یہ ہین اول یہ کہ قبل از تصرف مرید کی استعداد پر نظر کرے اگر استعداد اسکی
سلوک مقربون کے قابل دیکھے اسکو بطریق حکمت کے روشنی احوال اہل قرب سے دعوت کرے اور جو وہ اسکی استعداد نہین رکھتا ہے
فقط نصایح نیک سے اور بشارت سے اور ڈرانے سے ہدایت فرماوے دوسرے یہ کہ مال پر مرید کے باندمت پر اسکی
کسی طرح طمع نکرے اور خاطر کو اس سے ملتفت نکرے اور جو مرید چاہے کہ مال سے اور املاک سے یکبارگی باہر آوے شیخ
کو اجازت اسوقت مسلم ہوگی کہ مقابلہ مین اسکے وہ حال کہ مرید کی تسلی اور جمعیت خاطر کا سبب ہووے عوض دیوے اور
تیسرے یہ کہ قول شیخ کا موافق فعل شیخ کے ہوا سلیے کہ جسوقت کسی فعل کے شروع کرنے کو یا ترک کرنیکی مرید کو دعوت
کرے تو وہ فعل شیخ کے حالمین ظاہر ہوا ہو چوتھے یہ کہ مرید سے دل نہادگی اور ارادت مین جسوقت ضعف مشاہدہ کرے
اور جانے کہ نفس کی مخالفت اور پسند خاطر چیزونکے ترک کرنے مین نیت اور قصد صادق نہین رکھتا ہے تو اس سے آشتی
کرے اور زیادہ باعث سنووے شاید کہ طول مدت اور کثرت مخالفت سے کچھ انزا اسمین پیدا ہو جائے پانچوین یہ کہ کسی بیگانہ
جو مکروہ یا بدکام پر اطلاع پاوے اور چاہے کہ مرید کو اس سے جھڑکے اور سرزنش کرے اور تصریح اور تعین کی بات نہ کہے بلکہ تلویح
کنایہ کے لوگونسے بات کہے کہ مفہوم اسکا مراد پر دلالت کرے چھٹے را مرید کا نگاہ رکھے اور مکاشفات اور واقعات سے اسکے
جو کچھ کہ معلوم ہووے اسکا اعلان اور اظہار نکرے بلکہ خلوت مین روبرو مرید کے اسحالت کی حقارت کرے فصل پانچوین
تزکیہ اور تخلیہ کے بیان مین تزکیہ صفت کرتا نفس کا ہے صفت فنا مین اور وہ دنیا اور حرص و ہوا کے ترک کرنیسے حاصل
ہوتا ہی اور یہ اول مرتبہ کا ہے زہد کا اور دوسرا مرتبہ عبادت ہی اور تخلیہ اتصاف نفس کا ہی صفت بقا مین اور وہ خوشخوئی
یعنے تخلق باخلاق الہی سے ہوتا ہی اور جو خلق کہ سب اخلاق سے اول ہی وہ صدق ہی قال اللہ تعالیٰ کونوا مع الصادقین اور علامت
صادق کی یہ ہی کہ اگر از روی سر کے ہو یا علانیہ ہوا اور اسپر اسکے تمام خلق عالم کی مطلع ہو جاوے تو متغیر اور شرمندہ نہو خلق دوم بذل یعنی
خرچ ہی اور وہ چند طرح پر ہے اول یہ کہ دوسرے کے بذل کے برابر پر اسکو مکافات کہتے ہین دوم کہ بر سبیل ابتدا یعنی ہدیہ اور
کشادگی کے ہووے مکافات کی توقع کیلئے اسکو متاجرہ کہتے ہین اور یہ دونون قسمین عوام کا خواص ہی تیسرے یہ کہ بر سبیل
ابتدا ہووے مگر بے توقع مکافات ہو اسکو ایثار کہتے ہین خلق سوم قناعت ہے اور وہ عبارت ہے سکون نفس سے عدم طلب اور
کفایت پر اور قطع طمع پر طلب کثرت اور زیادتی سے اور جو ان صفتون سے مالک ہووے متصف اور اس خلق مین مخلوق ہووے اور
دنیا اور آخرت کی خیر اور توانگری اور فراغت کا کنج اسکے لیے مسلم ہوا اور ابد کی راحت اور بیگانگی کی عزت کو پہونچا خلق چوتھا تواضع ہی اور
وہ عبارت ہے وضع یعنی ترتیب نفس اپنی کی حق کے ساتھ مقام عبودیت مین اور خلق سے مقام اتصاف مین وضع نفس حق کے
ساتھ اور مقام عبودیت مین انقیاد یعنی اطاعت امر نہی ہووے یا بقبول تجلیات صفات یا فنا وجود تجلی ذات مین انقیاد اور

اور تواہی کا نفس مین تواضع مبتدیونکی ہے اور قبول کرنا تجلیات صفات کا قلب مین اپنی مشیت یعنی مرضی کی فنا
سے مرضی حق مین تواضع متوسطونکی ہے اور قبول کرنا تجلی ذات کا روح مین اپنی نفس کی فنا سی وجود مطلق مین تواضع
منتہیان ہی لیکن وضع نفس یعنے ترتیب نفس کی مقام انصاف مین یا خلق یا قبول حق مین ہووے یا رعایت حقوق
یا ساتھ ترک ترفع یعنے غرور کے اور توقع کے ہووے اور مراد قبول حق سی ہی کہ مناظرات اور محاورات مین جسوقت کہ حق
دوسرے کی طرف دیکھی تو حق کو نچھوڑے بلکہ تسلیم کرے اور گردن رکھی اور مراد رعایت حقوق سی یہ ہی کہ حق دوسریکا اپنی حق پر
مقدم رکھی اور مراد ترک کرنے ترفع اور توقع سی یہ ہی کہ اگرچہ وہ اس مرتبہ کے مستحق ہووے پر لازم ہے کہ اپنے تئین خلق سی محل فوق
مین نہ لاوی یعنے اپنے کو بلند رتبہ نجانے فروتنی کرے بلکہ اپنی مرتبہ کی رعایت کی توقع اور ونسی بھی نرکھے خلق پانچوان
حلم اور حلم اسکو کہتی ہین کہ غضب کی حالت مین اپنی تئین نگاہ رکھی اور جو کچھ کہ شایان غضب کے ہی مغضوب پر روا نرکھے قال اللہ
تعالیٰ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین خلق چھٹا عفو ہی اور وہ درگذر کرتا ہی جزای بد سی قال اللہ تعالیٰ
خذ العفو خلق ساتوان احسان ہی اور احسان یہ ہی کہ بدی کے عوض مین نیکی کرے خلق آٹھوان شگفتگی اور تازہ روئی
سالک کو بسبب دوام بصیرت کے مشاہدہ جمال ازلی اور کمال لم یزلی سے جو ہمیشہ امداد فیض قدس کی دل و جان پر اسکے
پہونچی البتہ اسکی پیشانی پر وہ ظاہر ہووے اور ہمیشہ بشاش اور تازہ رو رہی خلق نہم تودد اور تالیف آدمیونکی ساتھ جملہ
اخلاق کریمہ اور اوصاف شریفہ سی ایک خلق ہی اور آدمیونکی ذات مین یہ خلق بہت ہوتا ہی اور خیر اور نیکبختی اسمین بہت
ہوتی ہی فصل چھٹی مقامات سالک کے بیان مین مقام اول توبہ ہی اور توبہ چند قسم کی ہی ایک توبہ ظاہر کی اور
وہ گناہ اور منہیات سی پرہیز کرتا ہی اور اوامر الہی کی خواہش رکھتا ہی دوسرے توبہ باطن کی ہی یعنی جسطرح گناہون اور
کھیلونسی ظاہر مین احتراز کری باطن مین بھی خطرات بد اور وسوسون زشت سے محترز ہو اور یہ اول توبہ سالک کی ہی
کہ عموماً خلائق کی توبہ سی ملی ہے دوم توبہ زاہدونکی اور وہ لذائذ نفسانی سی پرہیز کرتا ہی تیسرے توبہ اہل حضور کی اور وہ
توبہ غفلت سے ہی ساتھ حضور کی چوتھی توبہ متخلقین کی اور وہ رجوع کرتا ہی اخلاق زشت سے ساتھ اخلاق حسنہ کی اور
پانچوین توبہ عارفونکی اور وہ رجوع ہی دیکھنے حسنات اپنی سی ساتھ حق کی اسلیے کہ عارف جسوقت اپنی طرف نکوئیونکی
نسبت کری تو اسپر واجب ہے کہ اس سے توبہ کری اور اپنے فعل کے تصور سے فعل حق کی تصور کیطرف پھر جاوے چھٹے توبہ مرجوع ہی
اور وہ رجوع ہے یا سوای حق سی حق کی طرف اور اس قسم کو توبہ سی توبہ کرنا کہتے ہین اسواسطے کہ اہل توحید جسوقت غیر حق کی
طرف نظر کرتے ہین تو اسکو گناہ جانتی ہین اور اس سے توبہ واجب سمجھتی ہین مقام دوسرا ورع ہی اور وہ یہ ہی کہ از روی قول کے اور فعل
کے اور ظاہر مین اور باطن مین شبہون اور فضول امرونکا ترک کرنا ہی اور ورع پرہیزگاری کو کہتے ہین چنانچہ شبلی نے

فرمایا ہے کہ ورع یعنے پرہیزگاری تین قسم پر ہے ایک ورع باللسان یعنی زبان کی اور وہ خاموشی ہے فضول اور لایعنی
باتین کرنے سے دوسرے ورع بالارکان اور وہ ترک کرنا شبہات اور حقرات کا ہے تیسرے ورع بالجنان ہے اور وہ
ترک کرنا دل کے ارادہ بدکا اور دل کی بری باتونکا ہے مقام تیسرا زہد ہے اور مراد زہد سے انحراف رغبت کا ہے متاع دنیاسی
اور اعراض قلب یعنے پھیرنا دل کا ہے اسکی غرض نبی اور یہ زہد عوام ہے اور زہد خواص زہد اور ترک زہد ہے کیا معنی کہ زاہد اول
ترک لذائذ دنیا ہے حصول لذائذ عقبی کی تمنا پر اور یہ بات میدان توحید اور عرفان کے شہسوارونکی نزدیک ہیچ ہے شبلی
علیہ الرحمۃ نے کہا ہے الزہد غفلۃ ان الدنیا لاشیٔ والزہد فی لاشیٔ غفلۃ مقام چوتھا فقر ہے اور فقر عبارت اس سے ہے کہ اسباب
دنیا کا مالک نہو شبلی علیہ الرحمۃ سے کسی نے پوچھا کہ فقر کیا ہے انھون نے کہا ان لا تستغنی بشیٔ دون الحق اور فقر اسکی
چند طائفہ ہین ایک گروہ ایسی ہین کہ جو کچھ دنیا کی نعمت انکو ملتی ہے وہ سبکو ایثار کردیتے ہین اور اسکی عوض کی
کچھ توقع دنیا اور آخرت مین نہین رکھتے ہین اور ایک گروہ ایسے ہین کہ باوصف اس صفت کے کہ بیان ہوئی طاعات
اور عبادات جو وہ بجالاتے ہین اسکو اپنی ذات سے نہین سمجھتے ہین اور اسپر امید عوض کی نہین رکھتے اور
ایک جماعت ایسی ہین کہ باوجود ان دو وصف کے کہ مذکور ہوے ذات اور ہستی اپنی کو اپنی نہین جانتے ہین اور
اور نسبت خودی سے بالکل نکلگئے اور ذات حق مین محو ہوگئے اور فقر کا ایک گروہ ہے کہ انھون نے محو کو محو کیا ہے
یہ مقام سب سے بالاتر ہے اور الفقر فخری اسی مقام کا اشارہ ہے مقام پانچوان صبر ہے قال اللہ تعالی انما یوفی الصابرون
اجرہم بغیر حساب وقال مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الایمان نصفان نصف صبر و نصفہ شکر اور صبر مراد ہے
استقلال و قوع واقعات اور حادثات کی حالت مین کہ مامول اور مقصود کے خلاف ہووے مقام
چھٹا شکر ہے اور شکر علما کے محاورہ مین اظہار کرنا نعمت منعم کا ہے دل اور زبان کے اقرار کے واسطے
سے اور بعضون کے نزدیک اعمال جوارح اعمال اعضا کے ہین اس چیز مین کہ اسکی جہت سے مخلوق ہے مثلاً اگر
جانے کہ زبان ایک نعمت ہے شریف ترکہ نطق کے لیے پیدا کی شکر اس نعمت کا تلاوت قرآن ہے اور کہنا کلمہ الحق کا
نصیحت اور موعظت کا ہے اور آنکھ ایک نعمت ہے اور شکر اسکا مشاہدہ کرنا آیات قدرت کا اور حکمت الہی کا صحائف
اور الواح سموات اور ارضین سے یعنے آسمان و زمین سے اور اسیطرح سب اعضا سے کہ حق تعالی نے کرامت فرمائے ہین اور
معلوم ہووے کہ نعمت دو قسم پر ہے نعمت دنیوی اور نعمت اخروی نعمت دنیا کی صحت اور عافیت اور تنعم وغیرہ ہے اور
نعمت عقبی کی ایمان اور اعمال صالح اور فقر اور مثل اسکے اور اہل شکر دو فرقہ ہین ابطال و محتفال مبطلان وہ ہین کہ شکر
نعمت ظاہری دنیا کے نہین کرتے ہین اور نعمت باطنی اخروی پر منہ ہمت کا حق سے پھیرے ہین اور محتفل وہ گروہ

مین کہ ثابت رہتا فقر پر اور تحمل کرنا بلا پر بزرگ نعمت شمار کرتے ہین اور جانتے ہین کہ بلا ایک نعمت خاص ہی کہ حق تعالی اسکو اپنی
خاص بندونکو عطا فرماتا ہی اسلیے کہ اسحالت مین شکر زیادہ کرین مقام ساتوان خوف ہی اور وہ ضد طمانیت کی ہی نقل
ہے کہ ایکوقت حضرت جبریل علیہ السلام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آئے اور اثر خوف کا انپر ظاہر
تھا حضرت نے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا کہ جسروز سے معلم الملکوت کو تسبیح اور تقدیس کرنیوالون ملاء اعلی مین سے قہر
ازلی کے ہاتھ نے باہر کھینچا ہی اور اوسکی پیشانی پر داغ لعنت کا رکھا ہی ہم مین سے عبادتخانہ قدس مین کوئی ایک بھی
سر برامن و قرار پر نہین ہی اور وقوع مثل اسحال کے سے بخوف اور مطمئن نہین ہوا ہی اور خوف دو چیز سے ہوتا ہے
ایک خوف عذاب اور سیاست سے یہ عوام مومنون کیلیے ہوتا ہی دوسرے خوف سوء عاقبت سے یعنے دور ہو جانے
مراتب قرب حضور سے اور یہ ابتدا سے حال مین سالکون کو ہوتا ہی اور منتہی اور واصلون کو بمصداق وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کچھ خوف اور ڈر نہین ہوتا ہی مقام آٹھوان رضا ہی اور وہ ارتیاح قلب ہے یعنے شاد ہونا دلکا ہی
امید کرم الہی سے اگر پنکھا رجا کا یعنے امید کا خوف کرنے والون کے دلونکو ہوا نہ دیتا تو خائفون کے دل حرارت
خوف سے سوخت ہو جاتے ضرور کر حکمت الہی نے مومن کے دلمین خوف و رجا دونونکو بعینہ یعنے پنہان کیا ہی اسواسطے
کہ دونون کے ملنے سے اعتدال ظاہر آوے اور مزاج اونکا مستقیم ہو جاے اور اہل رجا دو گروہ ہین ایک طالب حظ
ہین اور دوسرے طالب حق ہین اور خوف و رجا خاصکر سالک کے کیواسطے مانند درم کے ہے کہ اس سے حق کی طلب
مین قطع منازل اور مراحل کرتے ہین کبھی قدم خوف سے مہلکہ ناکامی سے گذرتے ہین اور کبھی قدم رجا سے یاس و
حرمان کی مخمصہ سے باہر آتے ہین نہ امن و قرار ہی کہ طلب کے مرض کو شفا بخشے اور نہ یاس و حرمان ہی کہ طمع وصل سے
قطع کرے گویا مضمون اس شعر کا اسکے حال کے مناسب ہے بیت دو گونہ رنج و عذابست جان مجنون را ہ بلای فرقت لیلی
و صحبت لیلی مقام نوان توکل ہی اور وہ سپرد کرنا امر ونکا ہی اور پر تدبیر وکیل علی الاطلاق کے اور اعتماد کفیل ارزاق کی کفالت پر
عمت نعمائہ وتقدست اسمائہ اور توکل حقیقت ایمان کا نتیجہ ہی قال اللہ تعالی وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور علامت
توکل کی یہ ہی کہ سالک تدبیر کی باگ کو تقدیر کے قبضہ مین دے دیوے اور متوکل حقیقی وہ ہی کہ اسکے شہود یعنی رویت
کی نظر مین مسبب الاسباب کے وجود کے سواے دوسرے کا وجود نہین سماتا ہی اور توکل اوسکا وجود اور عدم اسباب
سے متغیر نہین ہوتا ہی نقل ہے کہ ابراہیم خواص چالیس روز سے زیادہ ایک مقام پر نہ ٹھہرتا تھا اور اپنی حال کے مخفی کرنے کے
لیے نظر خلق سے احتیاط بلیغ کرتا تھا اسواسطے کہ اسکے توکل سے کوئی آگاہ نہو اور آگاہی خلق کی اسکے توکل پر اسباب
رزق سے کوئی سبب اسکے لیے نہو جاے مقام دسوان رضا ہی اور رضا مراد اس سے ہے کہ احکام قضا و قدر سے کراہیت کو

راہ نہ دیوے اور یہ مقام سالکون کے مقامات کی انتہا ہی اور جو کوئی رضاے الہی کے مقام پر آجاے اور نظر طرف رضا کی ہووے تو اسکے سب عیب صواب معلوم ہون فصل ساتوین بعض حالات سالک کے بیان مین جان کہ جملہ حالات سالک مین سے ایک محبت ہے کہ سب حالات عالیہ کی بنا اسپر ہے اور محبت دو نوع کی ہی ایک محبت عام ہے کہ وہ خواہش دل کی ہی جمال صفات الہی کے مطالعہ کی طرف دوسرے محبت خاص ہی اور وہ خواہش روح کی ہی طرف مشاہدہ جمال ذات نامتناہی کے محبت عام بسبب آمیزش غرضون کے مثل اس شراب کے ہی کہ صفائی اور کدورت اور لطافت اور کثافت کی حامل ہو اور محبت خاص لطیف اور صاف ومصفا ہوتی ہی کیونکہ آمیزش اغراض سے خالی ہی اور حقیقت محبت کی اتحاد کے رابطون مین سے ایک رابطہ ہے کہ محبت کو اوپر محبوب کے اثر بخش کرتا ہی اور ایک جذبہ ہی معشوق کے جذبون مین سے کہ عاشق کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور تبدیج اوصاف بشری سے اسکو خالی کرتا ہی اور لباس صفات سرمدی کا بخشتا ہی اور محبت الہی کے حالات بہت ہین ایک انمین سے یہ ہی کہ دنیا اور آخرت کی محبت سے دل خالی ہوتا ہی اور جس دل مین محبت الہی جاگیر ہوگئی ہے محبت غیر کی ہرگز نہین سماتی ہی مگر شفقت غیر پر کرنا البتہ ہوسکتا ہی اور آدمی اس شفقت کو جانتے ہین محبت اور امتحان شفقت اور محبت کا اسطرح پر ہی کہ جس شخص مین یہ دونون صفتین ہون اگر اسکو ان دونون صفتون مین مختار کردین تو وہ شخص شفقت کو ترک کرکے اور محبت کو اختیار کرے چنانچہ نقل ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام حسینؑ نے اپنے پدر نامدار سے دریافت کیا ہی کہ اے پدر عالی کس مقدار آپکو مجھسے محبت ہے حضرت نے جواب دیا کہ ہان حضرت امام حسین نے کہا کہ کیا ایک دل مین محبت اور شفقت جمع ہوسکتی ہے جناب مرتضی علی علیہ السلام نے چاہا کہ امام حسینؑ کی آزمایش کیجئے ارشاد کیا کہ اس بات مین تمھارا کیا قول ہی حضرت امام حسین نے کہا کہ اگر آپ تو میرے قتل کرنے پر اور ایمان کے چھوڑنے پر مختار کرین تو آپ ان دونون باتون مین سے کسکو اختیار فرماین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تمھارے قتل کو اختیار کرون امام حسین نے کہا کہ یہ شفقت ہے جو آپ مجھسے رکھتے ہین محبت نہین ہی اسلیے کہ شفقت ترک ہوتی ہے اور محبت ترک نہین ہوسکتی ہی اور شفقت ومحبت مین یہی فرق ہی حالت دوسری یہ ہے کہ اگر کسی غیر کا حسن وجمال اس سے بیان کرین تو وہ عاشق اسپر التفات نہ کرے اور حسن محبوب کے دیکھنے سے آنکھ دل کی دانہاے حالت دوسری یہ ہی کہ جو شخص وصل محبوب کا مانع ہو اگر اپنا باپ بھی ہو تو اس سے پرہیز کرے حالت دوسری یہ ہی کہ محبوب کی تھوڑی رعایتون کو بہت جانے اور اپنی بہت اطاعت کو تھوڑا سمجھے چنانچہ مصداق اسکا یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے فرمایا ہے مَاعَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ وَمَاعَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ حالت دوسری یہ ہی کہ جمال محبوب کے

دیکھنے سے نظر عاشق کی پر تو شعاع نور سے عاجز اور رنجور ہو جاتی ہے حالت دوسری شوق ہے اور مراد شوق سے جوش
وجوے منفعت کا ہے محبوب سے اور مانند شوق تقسیم محبت کے دو طرح پر ہے ایک محبان صفات کا شوق ہے بسبب یافت
ہونے مہربانی اور بخشش اور احسان محبوب کے دوسرے شوق محبان ذات کا ہے ساتھ دیدار اور وصال اور قرب
معشوق کے شوق نہایت کیا ہے اسوسے کہ اکثر اشخاص رحمت الٰہی کے طالب ہین طالب وصال خدا نہین ہیں دوسر
حالت قرب ہے اور اہل تصوف کی اصطلاح مین یہ قرب استغراق وجود سالک ہے اپنی جمیع صفات کی ہمین غیبت مین اس
انتہا تک کہ صفت قرب اور استغراق اور غیبت اپنی یعنے نا پدید ہونے اپنے سے بھی غائب ہووے اور قرب حق
سبحانہ تعم کا سالک کے دل مین ساتھ اندازہ قرب دل سالک کے ہووے ساتھ حق سبحانہ تعم کے یعنے کہ
ہر بندہ دل اسکا ساتھ خدا کے نزدیک تر ہووے مگر خدا اس سے بہت نزدیک ہے حالت دیگر قبض اور بسط ہے سالک
راہ حقیقت کا جو مقام عام سے گذرے اور محبت خاص کے اول درجہ مین پہونچے تو اصحاب قبول اور ارباب
احوال کے زمرہ مین داخل ہووے اور قبض اور بسط کا حال سالک کے پیرانے لگے اور مراد قبض سے کھینچ لینا
حظ کا ہے اور مراد بسط سے انشراح یعنی روشنی قلب کی ہے روشنیون نور سرور سے اور سبب وجود قبض کا اوصاف
نفس کا ظہور ہے اور حجاب اور حائل ہونا اسکا ہے اور سبب بسط کا دور ہونا حجاب نفس کا ہے دل کے روبرو ہوے اور وجود
قبض اور بسط جملہ احوال مین سے ہین مبتدیون کو کمتر نصیبا ہووے اور منتہی بسبب خارج ہونے بحث تصرف حال سے
اس سے گذر جاتے ہین ضرور کہ قبض اور بسط حال متوسطون کا ہے اور مبتدیون کو بجاے قبض اور بسط کے خوف اور رجا
ہووے اور منتہیون کو بجاے انکے فنا اور بقا ہے حالت دوسری فنا اور بقا ہے فنا عبارت ہے نہایت سیر الی اللہ سے اور بقا
عبارت ہے ہدایت سیر فی اللہ سے سیر الی اللہ اسوقت حاصل ہووے کہ صحراے وجود کو یکبارگی قطع کرے اور سیر فی اللہ
اسوقت متحقق ہووے کہ سالک بعد فناے مطلق کے وجود اور ذات کو لوث حدثان یعنی حوادث سے پاک پاوے اسواسطے
کہ اسکے سبب ہے عالم اتصاف مین اوصاف الٰہی سے اور عالم تخلق مین نامتناہی سے ترقی کرتا ہے فصل آٹھوین بعض
اصطلاحات ارباب سلوک کے بیان مین اصطلاحات ارباب سلوک مین ایک نفس وقت ہے اور صوفی وقت کو تین
معنون مین اطلاق کرتے ہین یعنی روان کرتے ہین اول جو حال کہ بندہ پر طاری ہو قبض سے یا بسط سے یا حزن یا سرور سے اور جو وقت
سو اسحال کے ہو سکو متحمل کہتے ہین اور یہ وقت سالک کو اور غیر سالک کو ہوتا ہے دوسرے نفس اور وہ عبارت ہے دوام حال شاہد
اور پے در پے ہونے اسکے سے کہ حیات اہل محبت کی دونون سے مربوط ہے تیسرے جمع اور تفرقہ جمع یہ ہے کہ رفع کرے عبدائی کو
اور گراوے اضافت کو حق سے اور تفرقہ یہ ہے کہ وجود بشریت سے اور اثبات عبودیت سے اور فرق حق کا خلق سے پس سالک کو چاہیے کہ ہمیشہ ساتھ

ساتھ روح کے کہ مقام مشاہدہ کا ہی بیچ عین کے یعنے چشم مین جمع ہووی اور قالب سے کہ آلہ مجاہدہ ہی مقام تفرقہ مین ہووی
چوتھی تجلی اور تجلی عبارت ہے نکلنے آفتاب حقیقت الہی سی صفات بشری کے حجاب سے اور تجلی تین قسم پر ہی ایک تجلی افعال دوسری
تجلی صفات تیسرے تجلی ذات اول تجلی کہ سالک پر آتی ہی مقامات سلوک مین وہ تجلی افعال ہوتی ہی پھر اسوقت تجلی صفات ہی
اور بعد اسکے تجلی ذات ہی اسواسطے کہ افعال آثار صفات کے ہین اور صفات مندرج ہی تحت ذات مین پس افعال خلق مین
نزدیک تر صفات سے ہووین اور صفات نزدیکتر ذات سے اور تجلی افعال کے شہود کو یعنے ظاہر ہونے کو محاضرہ کہتی ہین اور تجلی
صفات کے شہود کو مکاشفہ اور تجلی ذات کے شہود کو مشاہدہ کہتی ہین پانچوین استتار یعنی پردہ مین پنہان ہونا اور وہ حجاب نور
حقیقت کا ہی ظہور صفات بشری مین چھٹے وجد اور وہ یہ ہی کہ حقتعالی کے جانب سے دل پر آوی اور باطن کو ہیئت اپنی سے پھیر
دیوے اور یہ بسبب حادث ہونے کسی وضع کے حزن سی یا فرح سی ہووی ساتوین سکر اور وہ عبارت ہے رفع ہوجانی تمیز
سے درمیان احکام ظاہر اور باطن کے بسبب اختلاف یعنی لیجانے نور عقل کے شعاع نور ذات مین چنانچہ اسکے واسطہ سی
رابطہ تمیز اور تصرف کا بندہ سے مسلوب ہوجاتا ہی اور اسرار الوہیت کو کہ گوہر مکنون خزانہ غیرت کے ہین انکی افشا کرنے مین دلیری
کرتا ہی اور مانند کلمات سبحانی ما اعظم شانی اور انا الحق کے زبان پر لاتا ہی آٹھوین ذوق ہی اور وہ عبارت ہے ثمرات تجلی
اور نتایج کشف کے حاصل ہونے سے اور اول ارادت ذوق کا ہوتا ہی اور بعد ذوق کے شرب ہے اور بعد شرب کے سکر ہے
نوین شہود ہی اور وہ عبارت ہے حضور دل سے اور اہل شہود اور طائفہ ہین ایک اصحاب مراقبہ دوسرے ارباب
مشاہدہ دسوین تجرید اور وہ عبارت ہے ترک اغراض دنیوی سے ظاہرا اور نفی کرنا اغراض اخروی کا باطنا اور مجرد حقیقی
وہ ہوتا ہی کہ تجرد پر دنیا سے طالب عوض کا نہین ہوتا ہی بلکہ باعث اسپر تقرب حضرت الہی مین ہوتا ہی **فصل نوین**
آداب خلوت اور جواز سماع کے بیان مین جان کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت الہی کے
غلبہ اور شوق نامتناہی کے واسطے سے گوشہ گیری اختیار کرتے تھے اور کبھی کبھی غار حرا مین جاکر وہان ذکر اور عبادت
مین راتین بسر کرتے تھے اسلیے ضرور کہ اہل تصوف نے سالک کو ابتدا مین واسطے خلوت کے اشارہ فرمایا ہے
اسلیے کہ نفس سالک کا آتشدان خلوت مین بیچ آتش ریاضت کے گداختہ ہوجاوے اور آلائش طبیعت سے صاف
ہوجائے اور خلوت کے دن چالیس شبانہ روز سے کمتر نہون اور آداب خلوت مین سے ایک یہ ہے کہ آمیزش
طلب اور اغراض دنیوی و اغراض اخروی سے نیت خالص ہووے اور سر صدق سے اور عجز داری سے
قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر بیٹھے اور اپنے دل مین ایسا تصور کرے کہ گویا حضور کبریائی مین بیٹھا ہے اور حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان حاضر جانے اسلیے قید وقار اور حرمت آداب مین مقید ہوجائے اور گانا اور

بجانا اہل تصوف کے مشرب مین مستحبات سے ہے یعنے عبادت ہے لیکن اکثر علماء دین نے اس سے منہ پھیرا ہی اور انکار
کیا ہے اور بدعت سمجھا ہے اسوجہ سے کہ عہد خاتم النبیین مین اور صحابہ اور تابعین کے زمانے مین یہ نہ تھا اور اہل
تصوف کہتے ہین بر تقدیر گانا بجانا بدعت ہی سہی مگر سنت کا مزاحم نہین ہی اسلیے بد نہین ہی باب بیسوان علم طب
کے بیان مین مقدمہ اس علم کی تعریف مین واضح ہو کہ طب ایک علم ہے کہ انسان کے جسم کے احوال مین سے صحت
اور مرض اس سے دریافت کر لیتے ہین اور اس علم کو اکثرون نے ظنی کہا ہی اور ظن پر علم کا اطلاق لازم نہین آتا ہی اسلیے کہ
ظن مخالف علم کا ہی پس کہتا ہون مین کہ یہ علم شامل ظن اور یقین کے ہوتا ہی یعنے ظن اور یقین سے مشترک ہی کیا معنی کہ اگر
ظن کہون مین تو ظن پر عمل کرنا محض خطا ہی اور جو فقط یقینی کہون تو اکثر عمل مین خطا واقع ہوتی ہی اور یقین خطا سے
پاک ہے اور ظن غالب بمنزلہ یقین کے ہوتا ہی مثلاً تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال زہرونکا نفوس حیوانات کی واسطے
قاتل ہے اور تریاقات زہرون کے اثر کو دفع کرتے ہین اور باوجود اسکے طبیبون نے بچشم دیکھکر جو کچھ تشریح اعضا کی
ہی اور بعد تجربہ کے خواص اشیا کا بیان کیا ہی یہ سب جملہ یقینیات سے ہے اور ثبات و استقامت اس بات پر ہی کہ
حدیث رسول اللہ ہے خواص الاشیاء حق اور جملہ اہل دین کا اسی پر عقیدہ ہی اور اسپر یقین لانا جملہ واجبات سے ہے پس
ظن اور یقین اس علم کا چند قواعد اور اصول کی محافظت پر مختصر ہی کہ اطباے حاذقین اور حکماے کاملین نے وہ اصول
اور قواعد مقرر اور منضبط کیے ہین اگر ان اصول اور قواعد پر بخوض و غور عمل کیا جاے اور دقیقہ اور کنہ ان قواعد کے
ملحوظ رہین تو سب ظنیات اس علم کے یقین کا فائدہ بخشین اور یہ علم طب ایک دریا ہی ناپیدا کنار کہ شرح اور بسط اسکی
قرار واقعی ان اجزاء مین گنجایش امکان کی نہین رکھتی ہی لیکن تھوڑا سا اسمین سے کہ مبتدیون کو اس علم کی بعض اصطلاحون
پر آگہی ہو جاوے اور صحت و مرض کا حال دریافت ہو جائے ان چند سطرون مین بیان کرتا ہون اور یہ علم دو قسم پر
منقسم ہے قسم اول نظری ہی اور دوم عملی ہے نظری وہ ہی کہ اس سے دلیلین اور برہانین صحت اور مرض کی اور انکی سبب اور
علامتین دریافت ہووین اور عملی وہ ہی کہ تدبیرین دور کرنے مرض کی اور پھرنے صحت کی اس سے دریافت ہووین اور قسم
اول چند فصول پر ہی فصل اول معرفت ارکان مین اور مزاجون اور خلطون اور قوی اور اعضاء رئیسہ
اور قواے خمسہ ظاہر اور باطن اور ارواح اور ہضوم اربعہ مین جان کہ ارکان اجسام کی بسیط ہین یعنی پھیلے ہوے ہین اور
بسیط مرکب کی ضد ہی یعنی غیر کے ساتھ ترکیب نہ پائی ہو اور ارکان چار عنصر ہین اول آگ ہی اور یہ خاصیت مین گرم و خشک ہے
دوسری ہوا ہی اور یہ گرم و تر ہی تیسرے پانی ہی اور یہ سرد اور تر ہی چوتھی خاک ہی اور یہ سرد اور خشک ہے اور باقی احکام ان عناصر
اربعہ کے علم حکمت طبیعیات مین انشاء اللہ تعالے بیان کیے جاوینگے اور مزاج ایک کیفیت ہے کہ مرکب کو بسبب آمیزش

ارکان کے وہ حاصل ہوتی ہو اور اجزاے ارکان جو باکیدگر مماس ہووین یعنی سایدہ ہووین تو کیفیتین متضادہ یعنے
مختلف بعض بعض مین عمل کرین اور جو مزاج اوسططرح کیفیات متضادہ مین واقع ہوے تو ایسے مزاج کو معتدل
حقیقی کہتے ہین اور ایسا مزاج خارج مین وجود نہین رکھتا ہے فقط بطریق فرض سمجھنا چاہیے مگر جو مزاج کہ دریافی کیفیا
متضادہ کے مائل ایک دوسرے کے ہو وہ آٹھ قسم پر ہے اول فقط مائل حرارت کی طرف دوسرے فقط برودت کی طرف
مائل تیسرے فقط رطوبت کی طرف مائل چوتھے فقط یبوست کی طرف مائل پانچوین حرارت اور یبوست کی طرف مائل چھٹے
حرارت اور رطوبت کی طرف مائل ساتوین برودت اور یبوست کی طرف مائل آٹھوین برودت اور رطوبت کی طرف
مائل اور خلاط چار ہین اول خون حار اور رطب اور یہی مزاج ہوا کا ہی دوسرے صفرا حار اور یابس اور یہی مزاج
آگ کا ہی تیسرے بلغم بارد اور رطب اور یہی مزاج پانی کا ہی چوتھے سودا بارد اور یابس اور یہی مزاج خاک کا ہی اور ہر
ایک ان اخلاط چہارگانہ سے اگر اپنی طبیعت پر قائم ہو اور اسمین صلاحیت اسکی ہووے کہ اکیلے یا اپنے غیر کے ملجانے سے
متعدی یعنی تجاوز کرنے والا ہووے اسکو محمود اور طبیعی کہتے ہین ورنہ فاسد اور غیر طبیعی ہووی اور خون طبیعی سرخ
رنگ ہوتا ہی بے تن کے یعنے بغیر بوے بدکے اور شیرین تر اور اخلاط سے ہوتا ہی اور فائدہ اسکا بدن مین یہ ہی کہ غذا دے
اور پرورش کرے اور تسخین کرے یعنے گرم کرے اور ترطیب اور غیر طبیعی خلاف اسکے ہوتا ہی اور انحراف اسکا اپنی طبیعت
اصلی سے یا اسی جنس سے ہوتا ہی کہ کوئی خلط نفس واقع ہووے یا اسی سبب سے کہ خلط دوسرا اسمین ملجاے اور اسکو اسکی اصلی
طبیعت سے منحرف کردی اور صفراے طبیعی وہ ہی کہ رنگ اسکا سرخ مائل بزردی ہوتا ہی اور مزہ اسکا بت اسکا بت کڑوا
اور فائدہ اسکا بدن مین وہ ہی کہ تھوڑا سا اسمین سے خون مین ملتا ہی اور بعض اعضا کو غذا دیتا ہی رہ گیو یعنی پھیپھڑے کو
اور اپنی حدت یعنی تیزی سے تلطیف یعنی صفاے خون کرتا ہی اور جگر سے رطوبت لزجہ کو قطع کرتا ہی اور بدن کو گرم
رکھتا ہی اور فضلات کے دفع مین معاون ہوتا ہی اور صفراے غیر طبیعی کا نام کرانی اور زبخاری رکھا ہی اور بلغم طبیعی وہ اسکا
پانی کے فوائد سے قریب ہے اور صلاحیت اسکی رکھتا ہی کہ خون ہوجاوی اور فائدہ اسکا وہ ہی کہ اگر کسیوقت بدن غذا نہ پاوے
تو اسکو طبیعت نضج دیوی اور اس مرتبہ کو پہونچاوے کہ غذا ہوجاوے اور اسکا فائدہ یہ ہی کہ ترطیب اعضا کی کرتا
ہے خاصکر مفاصل کو یعنے جوڑون کو اور بلغم غیر طبیعی آٹھ قسم پر ہی نفخہ اور مالح اور حامض اور حفض اور یہ چارون
باعتبار بدل جانے اسکے فوائد کے طبیعی ہین اور مائی اور مخاطی اور جبنی اور زجاجی باعتبار خارج ہونے کے
اسکے قوام سے اور سوداے طبیعی طعم اسکا ترش ہی اور صلاحیت اسکی رکھتا ہی کہ کچھ تھوڑا سا اس سے خون مین
ملتا ہے یعنے ملجاتا ہے اور بعض اعضا کو مثل غذام کے یعنے استخوانون کی غذا دیوے اور بر

طحال سے ساتھ فم معدہ کے منصب یعنی کرنے والا ہوتا ہی اور اشتہار طعام پر سعی کرتا ہی اور خون رقیق کو غلیظ کرتا ہی
جراس سے مخلوط ہوتا ہی مگر قوی وہ ہے کہ مبدار افعال کا ہووے اور قوے اطبا کے نزدیک تین ہین ایک
قوت حیوانی کہ مقام اسکا دل ہی دوسرے قوت طبیعی کہ مقام اسکا کبد ہی تیسرے قوت نفسانی کہ مقام اسکا دماغ ہی
اور اعضاء رئیسہ کے مدار باقی رہنی بدن انسان کا اسی پر ہی تین ہین ایک قلب کہ پیدا کرنے والا قوت حیات کا ہے
دوسرے دماغ کہ پیدا کرنے والا حس و حرکت ہے تیسرے کبد یعنی جگر کہ پیدا کرنے والا قوت غذا دینی کا ہی اور چوتھے اعضاء
متناسل کہ مدار بقائے نوعی کا اسپر ہے اور قوائے خمسہ ظاہرہ پر ہی ایک قوای خمسہ باطنی کہ وہ دماغ سے متعلق ہے اور
اطبا نے دماغ کے تین بطن مقرر کیے ہین بطن اول کا مقدم حس مشترک کی قوت کا مقام ہی اور آخر اسکا قوت خیال کا
مقام ہی اور متقدم بطن دوم کا مقام قوت متفرقہ کا ہی اور آخر اسکا مقام قوت واہمہ ہے اور بطن سوم کا تمام مقام قوت
حافظہ ہے دوسرے قوائے خمسہ ظاہری پانچ طرح پر ہے ایک قوت باصرہ کہ مقام اسکا آنکھ ہی دوم قوت سامعہ کہ مقام
اسکا کان ہی تیسرے قوت شامہ کہ مقام اسکا ناک ہے چوتھے قوت ذائقہ کہ مقام اسکا زبان ہی پانچوین قوت لامسہ
کہ مقام اسکا تمام بدن مین ہی اور قوت نامیہ یک قوت ہے کہ ہر شے کو موالید ثلاثہ یعنی سکان افلاک و عناصر کے وہ
جمادات اور نباتات اور حیوانات ہین کارخانہ مکرمت خالق حقیقی سے مرحمت ہوئی ہی اور اس سے ہر شے ابعاد ثلاثہ مین
کہ طول و عرض و عمق سے عبارت ہے ترقی اور افزایش قبول کرتی ہی اور اطبا کے نزدیک روح بخارات لطیف ہین کہ اغلاط
اربعہ سے متولد ہوتے ہین اور قلب سے بتوسط شرائین تمام بدن مین نفوذ کرتے ہین اور تولید اخلاط یعنی پیدا ہونا اور پرورش ہونا
خلط کا غذا کے ہضم ہونے پر موقوف ہی اور درجہ ہضم کے چار ہین جو منہ مین بسبب چبانے متفرق کی ہیئت مجموعی سے
غذا واقع ہوتی ہی کہ قابل نگلجانیکے ہو جاتی ہی اسکا ہضم اول نام رکھا ہی اور غذا معدہ مین پہنچکر حرارت معدہ سے جو طبخ قبول
کرتی ہی یعنی پکتی ہی اور شکل اسکی مثل آش پختہ کے ہو جاتی ہی اسکو کیلوس کہتی ہین اور یہ ہضم دوم ہی اور اسوقت مین کہ
فضل کیلوس کا معدہ سے آنتون مین جاوے اور اس فضل کو براز کہتے ہین اور کیلوس عروق صفنقا یعنی باریک اور تنگ رگونکی
راہ سے کہ انکو اساریقا کہتے ہین کبد مین آتا ہی اور دوسری دفعہ پکتا ہی سو قبین اسکو کیموس کہتی ہین اور یہ ہضم تیسرا ہے
اور فضلہ مائی بیا سے جدا ہو کر خانہ مثانہ مین جاتا ہی اور اسکو بول کہتے ہین اور بعد دو رہونے فضلہ مائی کی پھر پکتا ہی اور
چار دن خلط پیدا ہوتے ہین اس حالت مین جو کچھ بالا ہووے اور تھوڑی سی خامی اسمین باقی رہے وہ بلغم ہی اور جو کچھ
کہ نیچے اسکے ہے وہ خون ہی اور جو کچھ کہ بعد اسکے ہے وہ صفرا ہی اور جو کچھ کہ بعد اسکے اسمین پکنے مین تھوڑی سوختگی آجاتی
وہ سودا ہی فصل دوسری اعضاء انسانی کی تشریح کے بیان مین بطریق اجمال واضح ہو کہ اعضاء انسانی مرکب ہین اسچند

سے اور غضروف اور اعصاب اور عضلات اور عروق سے مگر استخوان تمام جسم انسان مین دو سو اڑتالیس ٹکڑے ہین
اور غضروف ایک عضو ہے نرم تر استخوان سے اور سخت تر پے سے یعنے پٹھے سے فائدہ اسکا وہ ہے کہ پیوند اور عضلہ اسکے
ذریعہ سے استخوان سے چسپان ہووین اور اعضاے انسانی سے حنجرہ یعنی حلقوم اور ناک اور کان اور قصبہ شش یعنی پھیپھڑا اور مہرہ آخر
مہرہ ہاے پشت سے سب غضروف ہین لیکن عصب جسم نرم ہے ناشکنندہ یعنے ناٹوٹا ہوا اور نامجوف یعنے اندر سے خالی نہو بعض
دراز اور کشیدہ اور بعض پہن یعنی چوڑے اور عضلہ بھی جنس عصب سے ہے اور آلہ حرکت اختیاری کا ہے جسوقت انسان چاہے
کہ کوئی عضو نزدیک عضو کے لاوے تو سکڑ جاوے اور کوتاہ ہو جاوے اور وہ عضو دوسرے عضو سے نزدیک ہو جاوے
اور جسوقت چاہے کہ کسی عضو کو ایک عضو سے دور کرے تو وہ عضلہ دراز ہوئے اور عروق رگین ہین اور وہ دو نوع پر ہین ایک
شرائین ہین اور وہ ایسی رگین ہین کہ دل سے جمی ہین دوسرے وہ اور وہ جگر سے جمی ہین اور یہ غیر جہندہ ہین فصل
تیسری ستہ ضروریہ کے بیان مین چھ چیزین حیات انسانی کے لیے جملہ ضروریات سے ہین اور رعایتین اسکی فائدہ حفظ صحت
کا بخشتی ہین اول ہواے محیط کہ اسکا محتاج ہے انسان ترویح قلب اور تعدیل روح کے واسطے اور حال ہوا کا بسبب اختلاف
فصلون اور نواحی اور مجاورت پہاڑون کے اور دریاؤن کے مختلف ہوے جیسے کہ فصل ربیع معتدل ہوتی ہے اور فصل صیف
یعنے گرمی کی فصل حار اور یابس اور فصل شتا یعنے موسم سرما بارد اور رطب ایام ربیع کے روز نوروز سے ڈیڑھ مہینے تک یعنے
اسکے صیف ساڑھے چار مہینے تک رہتی ہے اور بعد اسکے ایام خریف کا ڈیڑھ مہینا ہے اور بعد اسکے شتا ساڑھے چار مہینے تک رہتی ہے
ہوا جنوب کی مسخن یعنی گرم اور مرطب ہوتی ہے اور باد شمالی مبرد اور مجفف یعنی خشک کرنے والی ہے اور صبا یعنی باد مشرقی جو ہندی
مین پروا مشہور ہے اور دبور یعنی باد مغربی جو پچھوا ہے یہ دونون قریب اعتدال ہین اور جس شہر مین جنوب کی طرف پہاڑ واقع
ہووے اس شہر کی ہوا سرد ہوگی اور جو شمال کی طرف واقع ہو تو ہوا گرم ہوگی اور دریا بالعکس اسکے اور زمین صحرائی یابس
ہوتی ہے اور زمین طینی یعنی نمناک ارطب ہوتی ہے جو لوگ کہ حفظ صحت مدنظر رکھتے ہین چاہیے کہ ہوا مناسب مزاج کی اختیار
کرین اور ہواے مخالف سے پرہیز کرین اسواسطے کہ ہوا مزاج مین بہت اثر کرتی ہے اور موسم شتا یعنی جاڑون مین فصد اور قے
سے احتیاط کرین اور ریاضت یعنی کثرت کرین اور موسم صیف مین یعنی گرمی مین غذا اور ریاضت کم کردین اور خریف مین
کثرت مباشرت سے اور دن کی گرمی اور رات کی سردی سے پرہیز کرین اور قے نہ کرین اور فصد بہتر ہے اسہال سے اور ربیع مین
تنقیہ فصد اور قے سے مناسب اور سودمند ہے اور مسخنات سے پرہیز اور غذاؤن لطیف کی طرف میل کرنا نافع ہے دوسرے ستہ
ضروریہ سے کھانا پینا ہے غذا دو قسم پر ہے لطیف اور کثیف لطیف وہ ہے کہ کثیر الغذا اور جید الکیموس ہو کہ اس سے خون صالح پیدا
ہوتا ہے اور کثیف وہ ہے کہ قلیل الغذا اور ردی الکیموس ہو اور اس سے خون فاسد پیدا ہوتا ہے مثلاً دودھ گاے کا اور

گوشت بکری کا کہ جوان ہو اور بیمار نہو اور نان گندم اور زردی بیضہ مرغ کی اور مثل اسکے اور گوشت جو مناسب ہون
یہ غذاے لطیف ہے اور غذاے کثیف قسم بقولات سے ہے یعنے ترکاری ساگ وغیرہ اور دالین بھی قسم بقولات مین شمار
کی جاتی ہین اور جبتک اشتہا خوب غالب نہو رغبت کھانے کی نکرین اور ہنوز کچھ اشتہا باقی رہے کہ کھانے سے
ہاتھ کھینچ لین اور تداخل غذا مین یعنی بار بار کھانا نقصان کا باعث ہے اور اشتہاے صادق کی حالت مین کھانا
نہ کھانا بہت ضرر پہونچاتا ہے اور مولی دہی کے ساتھ کھانا اور دودھ کے ساتھ ترش چیزین کھانا اور تربوز
کے ساتھ چاول کھانا باعث ضرر کا ہوتا ہے اور پانی غذاے بدن نہین ہوتا ہے بلکہ بدرقہ یعنی رہبر کھانے کا
ہے اور سب مین بہتر پانی چشمہ کا ہے کہ مشرق کی طرف جاری ہو اور منبع اسکا دور ہو اور بلندی پہاڑ سے نیچے گرتا ہو اور سایہ آفتاب
کا اسپر گرے اور بہتر پانی مینہ کا ہے کہ مکانون کے درمیان مین ٹھہر جاتا ہے اور باد شمال اور باد صبا اسپر گرے اثر اور سایہ
آفتاب کا اسپر پڑے اور جو پانی کہ ان شرطون سے خالی ہین بمنزلہ صلاحیت نہین رکھتے البتہ جوش کرنے اور پکانے
سے اسکی صلاح ہو سکتی ہے اور آب غلیظ اور مکدر کے پینے سے پتھری مثانہ کی پیدا ہوتی ہے اور محنت سخت اور
ریاضت شدید اور جماع کے بعد اور بعد کھانے میوہ کے اور خواب سے بیدار ہوکر خواہ دن مین یا رات مین اور کنوئین اور
دریا کا پانی ملاکر پینا باعث آفت عظیم کا ہے اور گرم مزاجون کو ضرور ہے درمیان کھانا کھانے کے پانی پینا مضائقہ نہین ہے
لیکن جو شخص کہ بلغمی مزاج اور دموی مزاج مین کھانے سے دو تین گھڑی کے بعد پانی پینا چاہیے اور تجرع پانی پینے کے
آداب مین سے ہے یعنی گھونٹ لے لیکر پانی پئین ایک دم مین نہ پینا چاہیے تیسری ستہ ضروریہ مین سے نوم اور یقظہ ہے یعنی خواب
اور بیداری نوم سرد کرنے والی ظاہر بدن کی ہے اور گرم کرنے والی باطن بدن کی ہے اور یقظہ برعکس اسکے ہے اور مدت
خواب کی کمتر چھ گھڑی سے اور زیادہ دس گھڑی سے رات کو چاہیے اور سہر مفرط یعنی کثرت بیداری کی دماغ کو مضر ہے اور
ہضم مین فساد پیدا کرتی ہے اور حالت بھوک مین سو رہنے سے جسم لاغر ہوتا ہے اور دن مین سونے سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اور
دماغ امکدر ہوتا ہے اور خواب مستلقی یعنے چت سونا پیدا کرنے والا امراض ردی کا ہے اور پہلوی راست یعنی داہنی کروٹ کے
سونے سے قوت ہضم ہوتی ہے اور فعل جگر کا خوب ہوتا ہے اور پہلوی چپ کے سونے سے فعل معدہ کا بہتر ہوتا ہے اور پیٹ کے
بل سونا باعث قوت ہضم کا ہے اور دھوپ مین سونا منع ہے اور چاندنی مین سونا بہتر ہے اور بہت سونا برودت اور رطوبت
دماغ کی نشانی ہے اور بہت جاگنا حرارت اور خشکی دماغ کی علامت ہے چوتھے ستہ ضروریہ مین سے حرکت اور سکون ہے یعنی
چلنا اور بیٹھنا حرکت جسم کو گرم کرتی ہے اور سکون سے بدن سرد ہوتا ہے اور حرکت جماع سرد بدن ہے اسوجہ سے کہ اسکے سبب سے
حرارت غریزی مین نقصان آجاتا ہے اسیطرح جس حرکت مین تحلیل بہت واقع ہوتی ہے اور نقصان حرارت غریزی مین

مین آتا ہی وہ بھی مبرو بدن ہی اور رعایت کرنا اعتدال کا حرکت اور سکون مین باعث فرحت روح کا اور قوت بدن کا ہوتا ہی حرکت معتدل تحلیل کرنے والی فضلات کی ہی اور سکون معتدل باعث تقویت ہضم کا ہی بعد دن کے کھانے کے سو رہنا اور رات کے کھانے کے بعد مشی کرنا یعنی ٹہلنا ہضم کیواسطے مفید ہی پانچوین ستہ ضروریہ سی استفراغ اور احتباس ہی استعمال کرنا فصد اور قی اور مسہل کا اور جماع کرنا اور جاری ہونا طمث کا استفراغ مین شمار کیا جاتا ہی اور احتباس اسکی خلاف ہی ان دونون مین صدا عتدال کو نگاہ رکھنا باعث قوت ظاہر و باطن کا ہی چھٹے ستہ ضروریہ مین سی اعراض نفسانی ہی اور وہ غصہ و خوشی اور خوف اور غم اور خجالت اور ندامت سی مراد ہی اور ہر ایک انمین سی حرکت دینے والا روح کا ہی پوشیدہ ہونا ظاہر مین ایکدفعہ ہو یا بتدریج ہو اور جو کوئی انمین سے صدا عتدال سی گذر جاتا ہی باعث ہلاکت کا ہوتا ہی **فصل چوتھی** امراض اور اسباب اور اعراض کے بیان مین جاننا چاہیے کہ ہیئت غیر طبیعی جو بدن مین حادث ہوتی ہی مراد اس سی مرض ہی کہ اسکی وجہ سی افعال سلیمہ کے صادر ہونے مین خلل واقع ہوتا ہی اور فعل مین واقع ہونا خلل کا تین طرح پر ہی ایک تجاوز کرنا اس چیز سی کہ وہ خواہش اسکی کرے مثلاً اختبال کرنا صورتون اور شکلون مختلف خوفناک کا کہ بسبب متغیر ہونے مزاج دماغ کے ہوتا ہی دوسرے نقصان فعل کا مثلاً ضعف بصر مین تیسرے باطل ہوجانا فعل کا مثلاً اندھا ہوجانا کہ فعل بصارت کو بالکل باطل کردیتا ہی اور سبب اس ہیئت سی مراد ہی کہ باعث حادث ہونے آفت کا ہو فعل مین بسبب واسطہ کے جسطرح گرم دوائین اور غذائین کہ باعث گرمی اخلاط کا ہوتی ہین اور عرض اس ہیئت سی مراد ہی کہ تابع مرض کا ہو لاحق ہونے مین جیسے شدت پیاس کی اور غلبہ بیقراری کا حالت شدت تپ مین ہوتا ہی اور ہر مرض کے چار زمانے ہین اول زمانہ ابتدا کا کہ وہ زمانہ ظاہر ہونے عرض کا ہی دوسرے زمانہ تزاید اور وہ زمانہ شدت مرض کا ہی تیسرے زمان انتہا اور وہ زمانہ سکون کا ہی یعنی قائم ہونا مرض کا ہے ایک حال پر چوتھے زمان انحطاط اور وہ زمانہ ظاہر ہونے کمی مرض کا ہی اور اسباب مرض کے تین قسم پر ہین بادی اور سابق اور واصل و بادی وہ ہی کہ کوئی امر امور خارجی مین سی مثلاً تبات مفرط ہوا سے گرم مین یا خواہش کرنا امور نفسانی مین سے مانند غصہ اور خوف اور غم وغیرہ کے سبب حادث ہونے مرض کا ہو اور سابق وہ ہی کہ درمیان سبب اور مرض کے واسطہ ہو مثلاً امتلاک بسبب عفونت اخلاط کے ہو اور عفونت سبب تپ کا ہووے اور واصل وہ ہی کہ درمیان اسکے اور درمیان مرض کے واسطہ نہو مثلاً عفونت کہ تپ اسکو لازم ہی **فصل پانچوین** علامات اور دلائل کے بیان مین جاننا چاہیے کہ خون اور صفرا اور بلغم اور سودا ان چارون خلطون مین سے جو خلط بدن انسان مین غالب ہوتی ہی علامتون اور دلیلون سے معلوم ہوجاتا ہی علامت غلبہ خون کی بھاری ہونا بدن اور سرکا ہی اور سرخی آنکھ کی بغیر سبب کے اور سرخی رنگ زبان کی اور ٹھنڈی اور ظاہر ہونا دبلون کا اور تبور یعنی ظاہر ہونا پھنسیونکا اور مکدر اور کند ہونا حواس کا اور میٹھا ہونا

منہ کا اور دیکھنا سرخ رنگ چیزونکا خواب مین یہ علامتین غلبہ سخون کی ہین اور زرد ہونا رنگ بدن کا حضوصًا آنکھونکا
اور تلخ ہونا منہ کا اور سخت ہونا زبان کا اور خشکی منہ کی اور نتھنون کی اور شدت پیاس کی اور ضعیف ہونا خواہش طعام کا
اور حادث ہونا غثیان کا یعنی جی متلانا اور قشعریرہ یعنی پھریریان آنا اور جسم پر بالو مکا کھڑا ہونا اور آگ جلتی ہین اور
زرد چیزین خواب مین دیکھنا علامت صفرا کی ہی اور سپید ہونا رنگ کا اور نرم ہونا بدن کا اور سرد ہونا جسم کا اور رطوبت
پانی منہ سے جاری ہونا اور کم ہونا پیاس کا اور ضعف ہضم کا اور نیند بیشتر آنا اور کند ہونا ذہن کا اور دیکھنا دریا اور
پانی کے چشمہ کا خواب مین علامت بلغم کی ہی اور خشکی بدن کی اور سیاہ ہونا رنگ کا اور سیاہ اور غلیظ ہونا خون کا اور زیادتی
فکر کی اور خلش معدہ کی اور اشتہا کا ذب ہونا اور دیکھنا چیزون سیاہ کا اور خوفناک کا خواب مین علامت سودا کی ہی اور یہ
نشانیان کیفیت مزاج پر دلالت کرتی ہین اور سوا اسکے اور نشانیان کہ طبیعت واسطے علاج مریض کے انسے دریافت
کرسکتا ہی اور وہ نبض ہی اور بول و براز ہی بعض احوال قلب پر دلیل ہے اور بول دلیل ہے احوال جگر پر اور براز دلیل ہے احوال
احوال معدہ کے فصل چھٹی استدلال نبض کے بیان مین جاننا چاہیے کہ نبض ایک حرکت ہے طرف روح مین سی ایک اسمین
سے جلدی اور آہستگی نبض کی ہی اور وہ تین قسم پر ہی اول سریع اور وہ مراد ہی اس قول سے کہ حرکت کو معتدبہ زمانے
مین معتدل تمام کرے اور وہ دلیل ہے اسبات پر کہ قلب کو حاجت شدید ہوتی ہی ساتھ خوشی کے دوسرے بطی حرکت
کو بت دیر مین تمام کرے اور سبب اسکا کم ہونا حاجت کا ہی ساتھ فرحت کے اور یا ضعف قوت حیوانی کا ہوتا ہی تیسرے
معتدل کہ جلدی اور آہستگی مین متوسط ہوتی ہے اور سبب اسکا وہ ہی کہ قوے اوپر راہ اعتدال کے ہوتے ہین دوسرے
اسمین سے زمانہ ساکن ہونے نبض کا ہی قصر اور طول اور اعتدال مین اور یہ بھی تین قسم پر ہے اول نبض متواتر ہے کہ
سکون کو ساتھ زمانہ قصر کے تمام کرتی ہی اور سبب اسکا شدت حاجت کی ہے ساتھ ترویح کے یا ضعف قوت کا ہی دوسرے
متفاوت کہ سکون کو زمان طویل مین تمام کرتی ہے اور سبب اسکا ہونا حاجت کا ہی ساتھ ترویح کے یا ضعف منطرہ ہی
تیسرے معتدل کہ متوسط ہوتی ہی درمیان طول اور قصر کے اور سبب اسکا معتدل ہونا قوت کا ہی تیسرے اسمین سے
انبساط نبض کا ہے ساتھ اقطار ثلثہ کے یعنے طول اور عرض اور عمق کے اور وہ دو قسم پر ہی اول طویل اور وہ
مراد ہے اسسے کہ احساس اجزاے نبض کا طول مین زیادہ معتدل سے ہو وے اور سبب اسکا کثرت حرارت کی
ہے دوسرے قصیر اور وہ خلاف طویل کے ہے اور سبب اسکا کم ہونا حرارت کا ہے تیسرے معتدل درمیان دونون
کے اور وہ دلالت کرتی ہی اوپر معتدل ہونے حرارت اور برودت کے چوتھے عریض اور وہ مراد اس سے ہی کہ احساس اجزاے
نبض کا عرض مین زیادہ ہوتا ہی اور سبب اسکا کثرت رطوبت کی ہی پانچوین عمیق اور وہ مخالف عریض کے ہی اور سبب اسکا

کم ہونا رطوبت کا ہے چھٹے معتدل درمیان دونون کے ساتوین شاہق اور وہ اس سے مراد ہے کہ احساس اجزای
نبض کا ارتفاع یعنے بلندی مین زیادہ ہوتا ہے اور سبب اسکا شدت حرارت کا ہی آٹھوین منخفض اور وہ اس سے
مراد ہے کہ احساس اجزاے نبض کا اقل ارتفاع مین ہوتا ہی اور سبب اسکا کم ہونا حرارت کا ہی نوین معتدل درمیان
دونون کے اور وہ دلیل ہے اوپر متوسط ہونے احوال کے چوتھے اسمین سی قوام نبض کا ہی اور وہ اوپر تین قسم کے تقسیم کیا جاتا
ہے صلب اور لین اور معتدل جس نبض مین کہ سختی معلوم ہوتی ہے دلیل ہے اوپر کثرت یبوست کے اور لینت یعنی
نرم ہونا کثرت رطوبت کی دلیل ہے اور معتدل درمیان سختی اور نرمی کے دلیل اعتدال حال کی ہی پانچوین اسمین سی قرع نبض
ہے یعنے اگر قرع نبض قوی محسوس ہوتا ہی تو دلیل ہے اوپر قوت مزاج کے اور ضعیف دلیل ہے اوپر ضعف مزاج کی
اور متوسط درمیان قوت اور ضعف کے دلیل ہے اوپر معتدل ہونے حال کے اور نبض ذنب الفار کہ مانند چوہے کی
دم کے ہوتی ہے حرکت اسکی کسی جگہ سے چوڑی اور کسی جگہ تنگ ہوتی ہے اور نبض منشاری کہ حرکت اسکی مثل حرکت
ارہ کے ہوتی ہی اور نبض موجی کہ حرکت اسکی مانند موج دریا کے پست و بلند ہوتی ہی اور نبض دودی کہ حرکت اسکی
مانند حرکت کرم کے ہوتی ہی یعنے جسطرح کیڑا چلتا ہی اسطرح کی حرکت نبضون کی ضعف روح اور قوت کے فنا ہونے کی
نشانی ہی ایسی حرکتین قریب مرگ کے واقع ہوتی ہین فصل ساتوین استدلال بول کے بیان مین صحت یا مرض
کی حالت مین بدن کے احوال پر استدلال بول یعنی بول کا دریافت ہونا چاہیے بول متشابہ الاجزا دلالت کرتا ہی خوبی
پخت مادہ پر معدہ مین اور اکثر قوام مین اختلاف ہوتا ہی آب خمیر کی شبیہ پر وہ دلالت کرتا ہی سوء ہضم پر معدہ کے اور جو
اترجی اللون یعنے لیمو کے عرق کے رنگ کا ہووے تو جودت یعنے خوبی ہضم کبد پر دلالت کرتا ہے اور بحالت مرض اگر
اصفر یعنی زرد رنگ ہووے تو غلبہ خون پر دلالت کرتا ہی اور اگر ابیض یعنے سفید رنگ ہووی تو غلبہ بلغم پر دلالت کرتا ہی
اور اگر اسود یعنے تیرہ رنگ ہوتا ہے تو غلبہ سودا پر دلالت کرتا ہی اور قوام بول کا اگر رقیق ہوتا ہی تو عدم نضج مادہ کے یعنی
نہ پکنے پر دلالت کرتا ہے یا رگون مین سدہ پڑجانے پر یا ضعف گردہ پر دلالت کرتا ہے اور جاری ہونا بول کا اور غلظت
بول کی کثرت اخلاط اور نضج مواد پر دلیل ہے اور رقت اور غلظت معتدل ہونا نضج تام کی دلیل ہے بول عدیم الرائحہ
افراط برودت پر دلالت کرتا ہے یا سقوط قوت پر اور اعراض طبیعت پر یعنی مریض ہونا طبیعت کا مقابلہ مرض سے ناچار ہی
اور بول منتن الرائحہ یعنے گندہ اور بدبودار آلات بول کے قرحہ کے وجود پر دلالت کرتے ہین یا عفونت اخلاط پر رگون
مین اور جو رائحہ مین یعنی بو مین حموضت یعنی ترشی ہووی تو دلالت کرتی ہی حرارت غریبہ پر یعنے گرمی غیر طبیعی پر کہ خلقی
اور اصلی نہووے اور اگر رائحہ یعنی بو مائل بحلاوت ہووے یعنی شیرین تو دلالت کرتی ہی غلبہ خون پر اور اگر نتن قوی ہوتی ہی تو

تو غلبہ صفرا پر دلالت کرتی ہے زبد بول یعنی کف بول کا اگر سیاہ ہووے تو برقان اسود پر دلالت کرتا ہے اور جو اشقر یعنی
زرد ہوتا ہے تو برقان اصفر پر دلالت کرتا ہے قلت مقدار بول کی دلالت کرتی ہے ضعف قوت پر یا تحلیل بسیار یا زیادہ حرق
کے یا انصراف مادہ کے کسی جا سے اپنی سوا اور کثرت اسکی دلیل ہوتی ہے ذوبان اعضا پر یعنے گلنے اور بیماری اعضا پر یا استفراغ
ماد غلیظ پر جو محتبس ہوا ہو بدن مین رسوب طبیعی یعنے درد ہونا دلالت کرتا ہے تعرف طبیعت پر اور نضج طعام پر اور غیر
طبیعی دلالت کرتا ہے عدم تعرف طبیعت پر اور قصور نضج اور ضعف معدہ اور کبد وغیرہ پر اور رسوب یعنی تلچھٹ اگر بیچ
قارورہ کے نیچے اسفل مین بیٹھ جاوے تو کثرت نضج پر دلالت کرتی ہے اور جو وسط مین ساکن ہو جاتی ہے تو دلالت کرتی ہے توسط
نضج پر اور استدلال بول کے واسطے رعایت چند شرطون کی ضرور ہے **اول** یہ کہ بول کا بعد از خواب کہ کمال نضج کا اسکو
حاصل ہوا ہو لیوین دوسرے یہ کہ وہ بول لیا جاوے کہ وقت صبح اول دفعہ کیا جاوے **تیسرے** یہ کہ بحالت استلا رمفرط کے مریض نے
خواب نہ کیا ہو یعنی وقت خواب بکثرت معدہ پر نہ چڑھے یہ کہ بہت پانی پیکر خواب نکیا ہو **پانچوین** یہ کہ بہت دیر تک اس بول کو
نہ رکھ چھوڑا ہووے اور جس بول پر ایکساعت سے زیادہ عرصہ گذرا ہووہ قابل استدلال کے نہین ہے **چھٹے** یہ کہ مقدار صبر کرین کی بول
قارورہ مین یعنی شیشی مین ساکن ہو جاوے **ساتوین** باوصف حاجت کے ضبط کرکے پھر قضاے حاجت نہ کی ہو **آٹھوین** یہ کہ چیز
بول کو رنگین کرتی ہو وقت کے نکھائی ہو **نوین** یہ کہ اشیا رمدرہ سے نکھایا ہو **دسوین** یہ کہ جماع کے بعد کا بول نہووے
گیارھوین یہ کہ حیض یا نفاس مین وہ بول نہووے **بارھوین** یہ کہ تعب اور ریاضت نہ کیا ہو **تیرھوین** یہ کہ تمام
بول کو لینا چاہیے **چودھوین** یہ کہ صاف شیشی مین بول کو لینا چاہیے **پندرھوین** یہ کہ بول کی شیشی کو ہوا سے سرد اور گرم
سے احتیاط کرین **فصل آٹھوین** بیمار کے استدلال کے بیان مین اگر بول مجتمع اور منشابہ الاجزا ہووے قوام اور
رنگ اور مقدار اور ہیئت اور خروج مین وہ طبیعی ہوتا ہے اور فضلہ بہ نسبت ماکول کے تھوڑا سا زیادہ نصف چاہیے وزن مین
تخمینہ کی رہے اور کثرت رقت کی دلیل ذوبان یعنی گلنے اعضا کی ہے یا زلہ کی یا کثرت غلاظ ردیہ کی اور ثخن یا ذکا مادہ کا یا بسبب کھانے
سے یا اکتساب ریاضت سے اور تعوج یعنے محنت بسبب یا قوت حرارت مزاج سے ہوتا ہے اور زرد رنگ ہونا براز کا دلیل ہے کچھ شباہت
زردی کے کھانے پر یا کثرت صفرا پر اور سفید رنگ ہونا براز کا ضعف ہضم پر یا کچھ سفید رنگ چیز کے کھانے پر اور سیاہ رنگ
براز کا سوداویت کی دلیل ہے یا کچھ سیاہ رنگ چیز کے کھانے سے ہوتا ہے اور نیلہ رنگ براز کا یرقان کی دلیل ہے اور براز وقی
زنگاری اور کرانی یعنے رنگ بزرنگ علامت ردی ہے **فصل نوین** سنین عمر کے بیان مین جان تو کہ اطبا نے ساتھ سے عمر کو چار
درجون پر مقرر کیا ہے **اول** سن نمو یعنے بڑھنے کا اور یہ رد صفت تیس سال تک ہوتا ہے اور اس عمر مین حرارت اور
رطوبت مزاج مین غالب ہوتی ہے **دوسرے** سن شباب اور یہ پینتیس برس تک ہوتا ہے اور اس سن مین حرارت

اور یبوست مزاج مین غالب ہوتی ہی تیسرے سن کہولت ساٹھ برس تک ہوتا ہی اور اس سن کو سن انحطاط یعنے گھٹنے کو
کہتے ہین اور اس عمر مین برودت اور یبوست مزاج مین غالب ہوتی ہی چوتھے سن شیخوخیت اور یہ آخر عمر تک ہی اور اسوقت
برودت مزاج مین غالب ہوتی ہی قسم دوسری علم طب سے عملی ہے اور وہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مدت
مرض سے قبل حفظ صحت مین کوشش کرین اسواسطے کہ مبتلا مرض سے محفوظ رہین اور حفظ صحت کی سنہ ضروری کی رعایت
پر موقوف ہی اور تفصیل اسکی قسم نظری مین بیان ہوچکی ہی جو شخص سنہ ضروری کی رعایت مین احتیاط ثابت کرے گا
غالب ہی کہ مبتلاے مرض نہوگا دوسرے معالجات عند وقوع امراض کی حالت مین اور تشریح اور تفصیل اسکی ان
چند سطرون مین سمانا چونکہ امکان سے باہر ہی اسوجہ سے کہ مرض بہت ہین اور معالجہ بیشمار ہین اگر مجمل بھی بیان کیا جاے
تو ایک دفتر ہو جاے اور ایکبارگی اسکو چھوڑ دینا مناسب نہین تھا اسلیے بعض دستور معالجات کے بیان پر اکتفا کی
گئی جاننا چاہیے کہ دوا کا استعمال داخل سے ہوتا ہے یا خارج سے جو کچھ کہ داخل سے ہوتا ہی یا واسطے استفراغ کے
مثل مسہلات کے اور مقیات کے یا احتباس کے لیے ہو مثل قوابضات کے یا تعدیل مزاج کے واسطے ہو مثل معدلات
کے یا تقویے کے واسطے ہو مثل معجونون اور مفرحات کے اور جو کچھ کہ خارج سے ہوتا ہی وہ چند قسم پر ہی اول مضمد دوسرے
حجامت اور جونک لگانا تیسرے مرہم چوتھے شموم پانچوین نحلہ چھٹے سعوط یعنی ترناس لینا ساتوین نفوخ یعنی خشک
ناس لینا آٹھوین وجور یعنے داروے کا قیف حلق مین ڈالنا نوین سنون یعنے منجن دسوین قطور یعنی چیر رفیق
ناک یا کان مین ٹپکانا گیارھوین نطول یعنی پانی مین دوا مین جوش کرکے اعضا پر ڈالنا بارھوین سکوب یعنی پانی
ٹپکانا تیرھوین انکباب یعنی بھپارہ لینا چودھوین کماد یعنے سینکنا پندرھوین تدہین یعنی روغن ملنا اور جیسے
کرنا سولھوین تمریخ یعنی روغن یا مثل اسکے بدن پر ملنا سترھوین کحل یعنی سرمہ اٹھارھوین برد یعنی داروی
چشم انیسوین ورد یعنی عرق باشیر کے روان کرنے کی دا بیسوین بخور یعنی عود یا لوبان جلاکر خوشبو لینا اکیسوین
طلا ہی بائیسوین ضماد ہی تیئیسوین حقنہ چوبیسوین قیئہ پچیسوین شافہ چھبیسوین حمول یعنی پوٹلی عورتونکی ہے
ستائیسوین فرزجہ یعنی کپڑا دوا کرکے عورتین رکھتی ہین اٹھائیسوین آبزن انتیسوین پاشویہ واضح ہو کہ
ابلانے بہترین استفراغ سے فصد کو مقرر کیا ہی اسواسطے کہ استعمال منضجات کی کچھ حاجت نہین ہی جسوقت چاہین فصد
لیوین اور خلط فاسد جو خون مین ملکر حدوث مرض کا باعث ہوا ہو اسکو خارج کردین بخلاف مسہل کے کہ اسمین اول
منضج کے پلانے کی حاجت پڑتی ہے اور معلوم رہے کہ بارہ برس کی عمر سے قبل فصد ممنوع ہی اور بعد اسکے تمام عمر تک بشرط ضرورت جایز
ہی بخلاف حجامت یعنی پچھنے کے کہ بعد ساٹھ برس کی عمر کے منع کیا ہی اور زمانہ شیخوخیت مین فصد سے بھی احتیاط لازم ہی مگر حالت

ضرورت مین جایز رکھا ہے جو فصدین اکثر لیجاتی ہین نام ان کے اس تفصیل پر ہین قیفال اکحل
باسلیق حبل الذراع ابطی اسیلم صافن عرق النسا مابض چہار رگ قیفال سر رو کو کہتے ہین اور وہ
نر انگشت یعنی انگوٹھے کے برابر ہے سر اور منہ کی بیماریون کو نافع ہے اکحل اور
اسکو بہت اندام اور نسر البدن کہتے ہین تمام بدن کی بیماریون کو مفید ہے اور یہ انگشت شہادت کے برابر
کہ فصد باسلیق بیچ کی انگلی کے برابر ہے گردن سے نیچے کے مرضون کو اور پانونکی بیماریون کو نافع ہے فصاد کو چاہیے
کہ فصد باسلیق بہت احتیاط سے کھولے اسکے نیچے رگ جان ہے ایسا نہو کہ نشتر رگ جان پر پہونچے کہ اس سے خوف
ہلاک ہونے کا ہے حبل الذراع بعضے ہاتھونمین رگ باسلیق سے ملی ہوئی ہے اور بعض شخصونکے ہاتھ مین رگ اکحل
مین ملی ہوئی ہے اور کہتے ہین کہ نفع اسکا مثل نفع قیفال کے ہے لیکن قیاس اور تجربہ اسکے نفع کا قریب باسلیق کے پایا گیا ہے
ابطی چھوٹی انگلی کے برابر ہے اسکو اسلم بھی کہتے ہین وزن افعل پر اور یہ فصد سینہ و شکم وغیرہ اور امراض اسفل کی علتون کو
نافع ہے اسیلم تصغیر اسلم کی ہے اور ابطی سے متصل ہے گویا اسکا شعبہ ہے اور اسکو مابین خنصر یعنے چھوٹی انگلی کے اور بنصر کے
یعنے اسکے برابر کے درمیان مین نشتر مارین اور بعد کھولنے کے آب گرم مین ہاتھ رکھدین داہنے ہاتھ سے اس رگ کا کھولنا
جگر کو مفید ہے اور بائین ہاتھ سے امراض طحال اور دل کو نافع ہے اور ریہ یعنی پھیپھڑہ کو دونون ہاتھ کی فصد نافع ہے اور اس
رگ سے جو دل و جگر کا خون ہے بیشتر آتا ہے اسلیے منع کیا ہے کہ اس رگ سے خون بیشتر نہ لینا چاہیے صافن شتالنگ پر یعنی پانونمین
ٹخنے کے اوپر اندر کو برابر انگشت کے اجراے حیض کے لیے کھولین اور زخم اور خارش ران اور خصیہ اور آلت کو فائدہ بخشتی ہے
اور سر سے مادہ کو اتار لاتی ہے عرق النسا ایک رگ ہے گرہ دار کہ پانونکے باندھنے سے معلوم ہوتی ہے اگر ساق پا یعنی پنڈلی اسکو
پائین تو بہتر ورنہ پشت پا کی خنصر اور بنصر کے درمیان مین یعنے پانونکی چھوٹی انگلی اور اسکے برابر کی انگلی ان دونونکے بیچ مین
کھولین عرق النسا یعنی مرض رانگھن جو مشہور ہے اسکے واسطے بہت نفع بخشتی ہے اور صافن کے نفع کے قریب ہے اور مرض
عرق النسا کے لیے جو اسکا کھولنا مفید ہے اسواسطے اسی نام پر وہ موسوم ہوئی مابض زیر زانو ہے اور صافن سے زیادہ تر نافع ہے
اور درد احشا یعنی سینہ و شکم وغیرہ کے درد کو اور پشت کے درد کو مفید ہوتی ہے اور بواسیر اور رحم و مقعد کے درد کو نافع ہے
چار رگ ان چار رگونکو کہتے ہین کہ دو نیچے کے ہونٹھ پر اور دو اوپر کے ہونٹھ پر ہین اور لبونکے باطن مین یعنی اندر کھولتی ہین اور
امراض سر اور منہ اور لثہ کو نافع ہے اور رگین اور کہ زیر زبان اور بیرونی اور پس گوش اور گوشہ چشم مین واقع ہین جو وہ کمتر کھولی جاتی
ہین اسلیے شرح انکی بیان ضرور نہین ہے اور حجامت یعنی پچھنہ اور حلق یعنی جونک لڑکونکے واسطے جائز رکھی گئی ہین اور بعد ساٹھ برس کی منع کیا ہے
بخلاف فصد کے کہ بارہ سال سے قبل جائز نہین ہے اور بعد اسکے تمام عمر کو اجازت دی ہے اور جونک اور پچھنہ لگانیکے دن سولھوین اور سترھوین تاریخ

مہینہ کی بہتر ہی اور انکی وجہین اگر لکھی جاوین تو مطلب لکھتا ہی اور سر کے پیچھے پچھنہ لگانا اخلاط ردیہ سے سر کو پاک کرتا ہی اور فقرہ گردن پر پچھنہ لگانا فصد
اکحل کے برابر ہی مگر نسیان لاتا ہی اگر فقرہ گردن سے فروتر ہو تو بہتر ہی اور شانون کے بیچ مین باسلیق کے قائم مقام ہی مگر مادہ کو ضرر پہونچاتا ہی اور خفقان
پیدا کرتا ہی تھوڑا سا اوپر کو لگانا چاہیے اور پنڈلی پر پچھنہ لگانا صافن کے برابر ہی اور پچھنہ بغیر شرط کے یعنے نشتر کے ہر بخارات کے جذب کے
واسطے استعمال کرتے ہین اور جونک وہان کام آتی ہی جہان پچھنہ نہ لگا سکین اور نشتر لگنے کے صدمہ کے متحمل نہو سکین مرہم وہ ہی جو زخمون کو
بھر دیوے اور شموم وہ چیز ہی جسکو خشک یا تر سونگھین اور لخلخہ وہ ہی کہ کچھ چیز رقیق اور خوشبودار شیشہ مین رکھین اور سونگھائین
سعوط کچھ چیز کو ناک مین ٹپکانا نفوخ کچھ خشک چیز ناک مین ڈالنا وجور کچھ تر چیز حلق مین ٹپکانا سنون پسی ہوئی دوائین دانتون پر ملنا قطور
وہ ہی جو کان مین ٹپکاتے ہین نطول جو کچھ مائعات سے ظاہر بدن پر متواتر ٹپکاتے ہین سکوب وہ چیز ہی کہ سیل کرنے والی شی کہ تھوڑا تھوڑا
توقف کر کر ٹپکائین اور ٹھہر جائین اور پھر ٹپکائین انکباب وہ ہی کہ بخارات آب گرم کے بدن پر پہونچائین اسلیے کہ پسینا لائین کماد وہ
ہی کہ کچھ شے گرم عضو پر رکھین جب سرد ہو جاے تو پھر گرم کرین اور رکھین خواہ وہ چیز خشک ہو یا تر ہو تدہین روغن ملنا تمریخ کچھ تر چیز
بدن پر ملنا کحل وہ ہی جو سلائی سے آنکھون مین لگائین برود وہ ہی کہ سرد اور مرکب دوائین جو آنکھون مین لگاتے ہین درد وہ ہی جو خشک
دوائین پیسکر آنکھون مین یا زخم پر چھڑکین بخور وہ ہی کہ دوائین جلا دین اسلیے کہ بو اسکی دماغ مین پہونچے یا دھوان اسکا کسی عضو کو
دیوین طلا وہ ہی کہ کچھ چیز ترکہ باریک اور نازک اور لطیف اور کم ہو بدن پر لگائین ضماد وہ ہی کہ کچھ چیز تن دار ہو بدن پر لگائین حقنہ
وہ ہی کہ سائل شے پھکنے مین ڈالکر رودہ مین پہونچائین دبر کی راہ سے یا رحم مین پہونچائین فرج کی راہ سے فتیلہ وہ ہی کہ جو کچھ
لنبا بنا کر اور کسی چیز مین اسکو آلودہ کر کے فرج یعنی قبل پر رکھین یا کان مین یا ناک مین یا کسی اور زخم مین رکھین شافہ وہ ہی
کہ لنبا تیار کر کے قبل یا دبر مین رکھین یا پانی مین گھسکر آنکھون مین لگائین حمول وہ ہی کہ لتہ کو دواؤن مین آلودہ کر کے قبل یا
دبر مین رکھین فرزجہ وہ ہی کہ خاصکر عورتونکی فرج مین حمول ہو آبزن وہ ہی جسمین دوائین داخل کر کے جوش دی ہون جب
وہ شیر گرم اور معتدل ہو جائے تو اسمین بیمار کو بٹھائین پاشویہ وہ ہی کہ گرم پانی مین یا اس پانی مین جسمین دوائین جوش
کی ہون بیمار کے دونون پانون کو زانو تک اسمین ڈالین اور ہاتھ سے پائین کی طرف اسمین سوتین یہ سب طریقہ
معالجات کے ہین جو مجمل بیان ہوے اب بعض امراض کے نام بیان کرتا ہون اسواسطے کہ انسے بھی مبتدی فی الجملہ
وقوف اور آگاہی حاصل کرین **فصل دسوین** بعض امراض کے نامون کی بیان مین نام بعض امراض
سر کے صداع تمام سر کے درد کو کہتے ہین شقیقہ آدھے سر کے درد کو کہتے ہین سرسام وہ ہی کہ سر کے پردون مین یا جرم دماغ
مین واقع ہوتا ہی جمود ایسا مرض ہوتا ہی کہ دفعۃً لاحق ہوتا ہی اور آدمی بیحس و حرکت ہو جاتا ہی سکتہ ایسا مرض ہی کہ اس مرض
مین بھی حس و حرکت باطل ہو جاتی ہے اور مریض مثل مردہ کے ہو جاتا ہے سبات وہ ہی کہ ایک خواب ہے غیر طبیعی

نہایت شدت سے اور بکثرت دراز ہوتی ہے سرسنجوابی کے مرض کو کہتے ہین کابوس ایسا مرض ہے کہ آدمی خواب مین خیال کرتا ہے
کہ ایک بار عظیم اسکے سینہ پر پڑا ہے اور دم اسکا گھٹے جاتا ہے اور آواز متغیر ہو جاتی ہے صرع ایسا مرض ہے کہ آدمی بیہوش ہو کر گر پڑتا
ہے اور منہ سے کف جاری ہو جاتا ہے اور تشنج اعضا مین ہونے لگتا ہے یعنے کھنچنے لگتے ہین اور ہاتھ پانون ٹیڑھے ہو جاتے
ہین مالیخولیا ایسا مرض ہے کہ فکر سلیم مین خلل آجاتا ہے جنون اور وہ مالیخولیا سے بدرجات زیادہ ہے اگر زیادہ ہے اور غضب کے ساتھ
ہے تو ماینا نہ اور جو بہت ہنستا ہے اور کھیلتا ہے اور ایذا دیتا ہے تو وہ دار الکلب ہے اور جو تر نشر و ہے اور آدمیونسے بھاگے تو فطر
کہتے ہین سدر اور دوار وہ مرض ہے کہ جسوقت آدمی اٹھتا ہے یا حرکت کرتا ہے تو آنکھون مین اندھیرا آتا ہے اسکو سدر کہتے ہین
اور جو اس سے ترقی کرتا ہے تو دوران سر ہوتا ہے اور سب چیزین نظر مین پھرتی معلوم ہوتی ہین اسکا نام دوار ہے نسیان ایسا
مرض ہے کہ فراموشی اسمین اکثر لاحق ہوتی ہے طابع ایسا مرض ہے کہ آدھا جسم سر سے پانون تک بیحس و حرکت ہو جاتا ہے خدر ایسا
مرض ہے کہ جس عضو کی باطل اور ناقص کر دیتا ہے لقوہ ایسا مرض ہے کہ منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے تشنج ایسا مرض ہے کہ سب اعضا کھنچنے لگتے
ہین تمدد سیدھا ہو جاتا ہے یعنے الگ جانا اعضا کا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ دونون طرف پٹھے کھنچتے ہین کزاز ایک تشنج ہے
کہ جو گردن یعنی حلقہ گردن مین لاحق ہوتا ہے رعشہ لرزنا عضو کا ہے اختلاج پھڑکنا عضو کا ہے عصابہ ایک درد ہے کہ ابرو مین
پیدا ہوتا ہے زکام اور نزلہ اگر فضلہ دماغ کا ناک سے نکلے تو اسکو زکام کہتے ہین اور جو حلق کی طرف ٹپکے اسکا نام نزلہ ہے
بعض امراض چشم کے نام رمد ورم ملتحمہ ہے اور سات پردہ جو آنکھ کے ہین ان مین سے ایک کا نام ملتحمہ ہے بیاض ایک
سفیدی ہے کہ آنکھ کی پتلی کی سیاہی پر آجاتی ہے سبل ایک مرض ہے کہ آنکھ کی رگین سرخ اور ممتلی ہو جاتی ہین بہت دفعہ مین اور
آنکھ مین خارش ہووے پس اگر آنسو بہتے ہون تو سبل اسکو رطب کہتے ہین اور جو رطوبت نہووے تو سبل یابس کہتے ہین
عشا شب کوری کو کہتے ہین جہر کوری روز کو کہتے ہین احول یعنی ایک چیز دو نظر آوین خیالات ایسا مرض ہے کہ پھر اور
کھیان آنکھ کے آگے معلوم ہووین اور حقیقت مین پھر وغیرہ کچھ نہین ہوتے نزول الماء یعنی اترآنا پانی کا آنکھ مین واضح ہوا
کہ پوشش چشم کو جفن کہتے ہین اور جمع جفن کی اجفان ہے اور پلک کے بالونکو ہدب کہتے ہین اور جمع اسکی اہداب ہے بعضی امراض
گوش کے نام وجع الاذن یعنی کان کا درد حکۃ الاذن خارش کان کی قرحۃ الاذن کان کا زخم طنین کان مین جو
جھائین جھائین کی آواز خود بخود آتی ہے انفجار کان سے خون آنے کو کہتے ہین انکسار الاذن یعنی ٹوٹنا کان کا بعض
امراض بینی کے نام اخشم قوت شامہ کو باطل کرتا ہے یعنی بو کسی چیز کی دماغ مین محسوس نہین ہوتی ہے واسیر الانف یعنی گوشت زائد
ناک مین نکل آوے رعاف ناک کے خون آنا بخر الانف ناک سے بوے بد کے آنے کو کہتے ہین جفاف الانف یعنی خشکی ناک کی
بعض امراض دہان اور زبان کے نام ورم اللسان یعنی زبان کا ورم ثقل اللسان یعنی بھاری ہونا زبان کا

عظم اللسان یعنی موٹا ہونا زبان کا بطلان ذوق یعنے کچھ مزہ زبان مین محسوس نہووے قلاع یعنی زخم منھ مین کہ مادہ
باطنی سے پڑجاوین بخر الفم یعنے گندہ دہنی کہ منھ مین بدبو آنے لگتی ہی ورم الحنک یعنی ورم تالو کا کثرت السیلان من الفم
یعنے نکلنا لعاب کا منھ سے خواہ بیداری مین ہو یا خواب مین بعض امراض لب کے نام بیاض الشفت یعنے یعنی سپید ہونا
لب کا اختلاج الشفت یعنی پھڑکنا لب کا تقلص الشفت یعنے خرد ہونا لب کا اور کھنچنا لب کا بعض امراض دندان اور
بیخ دندان کے نام وجع السن یعنی درد دانتونکا تحرک الاسنان یعنی ہلنا دانتونکا حکۃ الاسنان یعنی خارش دانتون کی
صریر الاسنان فی النوم یعنے چبانا دانتونکا سوتے مین ورم اللثہ یعنی دانتون کی جڑون کے گوشت پر ورم آجانا بعض
امراض حلق کے اور لہات یعنے کوہ اور مری کہ ایک گوشت ہوتا ہے حلق مین بشکل رودہ کے
کہ وہی آب وطعام کی راہ ہے اور قصبہ ریہ کے نام حلق مشہور ہے اور لہات ملازہ ہی یعنے ایک جسم ہے کہ
حلق مین لٹکا ہوا ہی مثل پرکالہ گوشت کے اور ہندی مین اسکو کاگ کہتے ہین اور مری آب طعام کی راہ ہی اور قصبہ ریہ
دم کا راستہ ہی ورم اللہات یعنی ورم ملازہ یعنی کاگ کا استرخاء اللہات یعنے کاگ سست ہووے اور نیچے لٹک آوے
خناق مرض حلق کا ہی کہ دم لینے مین یعنی سانس لینے مین یا کچھ چیز یا تھوک نگلنے مین فتور واقع ہووے انطباق المری
ایسا مرض ہی کہ کچھ بات چیز مثل پانی کے یا شوربہ کے ہو تو حلق سے نہ اترے لیکن بڑا اور ثقیل لقمہ بفراغت تمام کھایا
جاوے مخنوق بوہق وہ ہی کہ کسی کا گلا رسی سے گویا خوب باندھدیا ہے عسر البلع ایسا مرض ہی کہ بدشوار کچھ چیز نگلی
جاوے ریہ اور صدر یعنی شش اور سینہ کے بعض امراض کے نام ضیق النفس ایسا مرض ہی کہ و
سانس بند ہوجاتی ہی ربو ضیق النفس کی قسم سے ہے سعال یعنی کھانسی اور فارسی مین سرفہ کہتے ہین نفث الدم یعنی
خون آنا منھ سے ذات الریہ یعنی ورم شش کا جسکو پھیپھڑہ کہتے ہین سل یعنی زخم پھیپھڑے کا احتقان المدہ فی الصدر یعنی بند
ہونا ریم کا فضای سینہ مین ذات الجنب نواحی پہلو مین درمیان اغشیہ کے باد غلیظ بند ہوجاوے بعض امراض قلب کے نام
خفقان یعنی تڑپنا دل کا جو قوی ہووے تو غشی لاوے ضغط القلب یعنے فشردہ ہونا یعنی گھٹنا دل کا اور اسحالت مین اکثر غشی آتی ہی
اور لعاب منھ سے نکلتا ہی تقشر القلب ایسا مرض ہی کہ مریض کو معلوم ہوتا ہی کہ دل اسکا خراش کرتا ہی قذف القلب وہ مرض ہی
کہ مریض جانتا ہی کہ دل باہر نکلا آتا ہے اخفاء الرطوبت علی القلب وہ ایسا مرض ہی کہ مریض جانتا ہی کہ دل پانی مین ڈوبا ہوا ہی بعض
امراض ثدی یعنی پستان کے نام قلت اللبن وہ مرض ہی کہ بچہ والی عورتون کے دودھ کم ہوجاتا ہی کثرت اللبن
وہ یہ مرض ہی کہ عورت کی چھاتیون سے حد سے زیادہ دودھ آوے بعض امراض معدہ کے نام وجع المعدہ
درد معدہ کو کہتے ہین ہیضہ وہ ایسا مرض ہی کہ فاسد اور غیر منہضم مواد بدن سے معدہ مین آجائے

اسہال اور قے اور دستو لسے نکلے بطلان اشتہا وہ یہ مرض ہو کہ کھانے کی خواہش بالکل نہین ہوتی شہوت کلبی وہ مرض
ہو کہ جتنا کھاوے سیر نہو نفخ یعنے دم شکم کا یعنے پھولنا پیٹ کا اور جشاء اور تثاؤب اور تمطی یعنی آروغ جسکو ڈکار کہتے
ہین اور فازہ یعنی تمہالی اور خمیازہ یعنی انگڑائی اور قے اور تنوع اور غثیان غثیان وہ ہو کہ معدے سے دہن کی راہ کچھ نکل
آوے اور تنوع وہ ہو کہ قے کے لیے اٹھے اور قے ہووے اور غثیان وہ حالت ہے کہ طبیعت قے پر آمادہ ہو قی الدم یعنے خون کی قے
ہونا خراق ہکہک کو یعنے ہچکی یا ابکائی کو کہتے ہین اختلاج المعدہ وہ جنبش معدہ کی ہو مثل جنبش دل کے خفقان مین وجع الفواد
وہ ایک درد ہو قوی کہ فم معدہ مین لاحق ہوتا ہو اور برودت اطراف کی اور غش آجانا لازمہ کا ہو بعض امراض کبد یعنی
جگر کے نام وجع الکبد یعنی جگر مین درد لاحق ہوتا ہو ورم الکبد یعنی ورم جگر سوء القنیہ یہ مرض ضعف جگر کے آثار ون مین
سے ایک اثر ہو اور چہرہ پر اور دیگر اعضا پر ورم کا آجانا اسکی علامت ہے استسقا وہ ایسا مرض ہو کہ ضعف جگر سے لاحق ہوتا
ہے اور پیٹ ورم سے کلان ہوتا ہو یعنے پھول جاتا ہو بعض امراض مرارہ یعنے زہرہ اور پتہ یرقان دو قسم کا
ہے اصفر اور اسود اصفر مین بدن اور آنکھونکا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور اسود مین بدن اور آنکھونکا رنگ سیاہ ہو
جاتا ہو بعضے امراض امعا یعنے رودون کے نام زلق الامعا وہ ایک مرض ہو کہ آنتون مین سے کھانا جلد باہر آتا ہو
زحیر وہ ایسی علت ہے کہ آنتون مین پیچش لاحق ہوتی ہو مغص یعنی درد رودہ کا قولنج وہ ایک درد ہو شدید یعنی سخت کہ
امعا مین لاحق ہوتا ہو بعض امراض مقعد کے نام بواسیر اور وہ دو قسم کی ہوتی ہو خونی اور بادی ناصور مقعد کہ
وہ ایک زخم ہے کہ مقعد مین وہ پڑ جاتا ہو اور دیر مین وہ دفع ہوتا ہو بعض امراض کلیہ یعنے گردہ کے نام
سوء مزاج کلیہ اور وہ اسکا انحراف ہو راہ اعتدال سے ہزال الکلیہ وہ لاغری اسکی ہو وجع الکلیہ وہ درد گردہ کا ہے
ذیابیطس وہ ایسا مرض ہو کہ بمجرد پانی پینے کے فوراً پیشاب کی راہ سے نکل آتا ہو بعض امراض مثانہ کے نام
جمود الدم فی المثانہ یعنے بستہ ہو جانا خون کا مثانہ مین وجع المثانہ یعنی درد مثانہ کا حصاۃ المثانہ وہ سنگ مثانہ ہو
احتباس البول وہ بند ہو جانا کمیز یعنی بول کا ہو بعض امراض کے نام جو مخصوص عورتون کو ہوتی ہین
عقر وہ حمل نہ رہنا ہو احتباس طمث وہ خون حیض کا بند ہو جانا ہے کثرت الطمث وہ خون حیض کا بافراط جاری
ہوتا ہے اختناق الرحم یہ مرض مرگی اور بیہوشی کے مشابہ ہو لیکن منہ سے کف نہین آتا ہو بعضے امراض
اعضاے متفرق کے نام وجع المفاصل وہ جوڑون کا درد ہو داء الفیل وہ ایسا مرض ہو کہ مریض کا پانون
ہاتھی کے پانون کے برابر موٹا ہو جاتا ہے وجع العقب یعنی درد پاشنہ کا عظم الانثیین وہ خصیونکا بڑا ہو جانا
ہے باب اکیسوان علم جغرافیہ کے بیان مین جان کہ ملکون اور شہرون اور جاؤن اور دریا اور نہرون

اور جہاز یعنی بہت مدیون کی جا اور کوہسار روے زمین کے احوال کے دریافت کرنے کو علم جغرافیہ کہتے ہین اور
موافق قاعدہ اور ضابطہ انگریزون کے اس علم کو ہم بیان کرتے ہین اسوجہ سے کہ انگریز دریا کی راہ سے اکثر دنیا کے بھری
ہین اور انھون نے علم ہیئت مین کمال ربط اور ضبط بہم پہونچایا ہی اور عجیب وغریب ہتھیار انھون نے اختراع کیے
ہین اور انکے ذریعہ سے ارض وسما یعنی زمین وآسمان کے حالات پر بقدر امکان یہ واقف ہوگئے ہین اور سابق کے
ہندسہ والون کو ایسے اوزار اور دوائین حاصل نہین ہوئین نفس الامر یہ ہی کہ حکماے سلف نے تخم عمل کا بویا اور
فرنگیون نے اسکو کاٹا اور ڈھیر اٹھائے اور اس سے نفع حاصل کیا اور علم جغرافیہ کا بھی علم ہیئت کے متعلقات مین سے ہی اسلیے
بیان اسکا اسطور پر کہ مبتدیونکو فائدہ بخش ہو موافق قاعدہ انگریزون کے چند فصل مین بیان کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

فصل پہلی تقسیم ربع مسکون مین جان کہ ہندسان یونان نے تمام ربع مسکون کو سات حصہ کرکے ہر حصہ کا نام اقلیم کہا
ہی اور ہندسان فرنگ نے سب زمین کو پانچ حصہ کیا ہی اول ایشیا مملکت ہندوستان کی اور تبت اور چین اور ماچین
اور سماٹرا اور خراسان اور تاتار اور مازندران اور ایران اور عربستان اور ترکستان حصہ ایشیا مین واقع ہی دوسرا
افریقیہ سلطنت حبش کی اور مصر کی اور نبلبار کی امین ہی تیسرے یورپ یعنی فرنگستان اور سلطنت انگلستان
اور فرانس اور ولندیز اور پرتگال اور جرمن اور اسپین اور بعضی شہر سلطنت مازندران کی یعنی روس اور تھوڑی سی
ترکان روم کی سلطنت یعنے قسطنطنیہ امین داخل ہی چوتھے امریکہ اسکو نئی دنیا بھی کہتے ہین اور عالم کے جملہ صوبون
وہ بڑا ہی اور اسکے شمال کی طرف دریاے شمالی اور جانب مشرق دریاے اوقیانوس اور غرب کی جانب دریاے کاہل واقع ہی
اور حکماے یونان اس ملک سے آگاہ اور خبردار نتھے سنہ ۱۴۹۲ء ایکہزار اور چارسو بانوے عیسوی مین جزیرہ اتلیہ کے حکیم
کلمس نام ایک حکیم تھا اسنے فکر وقیاس کے زور سے دوڑ دھوپ کرکے اسکو پیدا کیا ہی اور امریکہ کے دو حصہ ہین ایک
امریکہ شمالی اور دوسرا امریکہ جنوبی پانچوین استرال ایشیا وہ گیارہ جزیرون پر منقسم ہی امین سے جزیرہ بنو ہالند سب جزایر
عالم سے بڑا ہی اور نوگنی اور نوزیلند اس سے دونون کمتر ہین اور باقی آٹھ جزیرہ چھوٹے ہین فصل دوسری اس علم کی
بعض اصطلاحات مین براعظم زمین کے ایک وسیع قطعہ کو کہتے ہین کہ امین بہت ملکون جداجدا سلطنتین واقع ہین اور ہر ایک
سلطنت کی حد باہم قریب ہے اور ملی ہوئی ہی چنانچہ حصہ ایشیا جزیرہ براعظم سے چھوٹا ہی اور بحر محیط اسکے چارطرف احاطہ کیے ہوئے
ہے جسطرح جزیرہ سراندیب کہ ہندو اسکو لنکا کہتے ہین اور انگلیشی سیلان کہتے ہین اور جزیرہ گرٹ برٹن یعنے
انگلستان جزیرہ نما وہ ایک قطعہ زمین کا ہی کہ اسکے تین طرف کو بحر محیط واقع ہے اور ایک طرف براعظم
سے قریب ہے موریہ اور افریقیہ خاکنائے ایک قطعہ زمین کا ہی کہ جزیرہ نما کو براعظم سے اور یا ایک براعظم کو

دوسرے براعظم سے متصل کرتا ہو مثلاً ایک خاکنائے ہے کہ ملایہ کو براعظم ایشیا سے ملاتا ہو اور شتر خاکنائے ہو کہ افریقیہ کو
ایشیا سے وصل کیا ہو راس سر یک گوشہ زمین ہو کہ بحر کی جانب نکلا ہو جیسے راس امید کہ انگلستی اسکو کیپ آف گڈ ہوپ
کہتے ہین کہ وہ افریقیہ کے سر پر واقع ہے یہ سب نام بر کے قطعات کے تھے اور قطعات بحر کے نام اسطرح پر ہین بحر دریاے اعظم کو
کہتے ہین کہ زمین کو اسنے چار طرف سے محاصرہ کیا ہو اسکے چار حصے کیے ہین اول بحر الکاہل کہ اسکو بشفک بھی کہتی ہین
دوسرے بحر مغرب کہ اوقیانوس اسکو کہتے ہین اور اطلنطک اور بحر ظلمات بھی اسکا نام ہو تیسرے بحر ہند اور
چوتھے بحر شمالی کہ یخ بستہ رہتا ہو بحیرہ بہ نسبت بحر کے بہت چھوٹا ہو جیسے بحیرہ بالطک اور بحیرہ اسود خلیج شعبہ ہر یعنے
شاخ بحر کی ہو کہ دور تک زمین پر گئی ہو جیسے خلیج فارس آبناے آب کم عرض ہو اور ایک بحر سے نکلکر دوسری بحر مین ملی ہو
اور مثلاً آبناے جبل طارق نہر آب روان ہو کہ صحرا اور میدان کو طے کرکے دوسری نہر سے ملگئی ہو اور برزخ وہ ہو کہ چار طرف سے
اسمین پانی نہ ہو **فصل تیسری ایشیا کے مجمل بیان مین** ایشیا محدود ہو ان چار حدون سے شمال کی طرف بحر شمالی ہو
اور جنوب کی جانب بحر ہند ہو اور مشرق کی سمت بحر الکاہل ہو اور غروب کی طرف افریقہ اور یورپ ہے یعنے زنگستان اور فرنگستان
ہو اور عہد سان کال نے عرض اور طول اسکا اسطرح مقرر کیا ہو کہ مشرق سے غرب تک تین ہزار سات سو ترسٹھ کوس
طول مین ہو اور شمال سے جنوب تک دو ہزار چھ سو پچیس کوس عرض مین ہو اور سلطنتین اور مملکت جو ایشیا مین واقع
ہین صدر مین بیان ہوگئی ہین نہر اور رود بار اور بحیرہ اور خلیج ایشیا کے نام سیحون آب اور گنگا یہ دونون ہندی
زبان مین کہ ملک تبت سے نکلی ہین اور ملک چین سے گذر کر بحر الکاہل مین ملگئی ہین لینا اور یانیسے اوب جنوب
ایشیا روس سے شمال تک گذر کر بحر شمالی سے ملحق ہوگئی ہین وآمور بھی ایک نہر ہو کہ ملک چین مین جاری ہو اور گنگا اور
رود سندھ وسط ملک ہندوستان مین اور کنارہ فارس سے گذر گئی ہو اور فرات ملک شام سے اور عرب سے خلیج فارس
مین ملگئی ہو اور بحیرہ قلزم اور خلیج فارس اور خلیج عرب اور خلیج بنگالہ اور بحیرہ چین یہ سب سمت جنوب ایشیا مین واقع ہین اور بحر
ہند مین ملے ہوئے ہین اور دریاچہ کاسپین کہ اسکو بحیرہ خزر بھی کہتی ہین ممالک فارس اور تاتار اور روس کی حدون مین
واقع ہو **کوہستان ایشیا** کے نام کوہ ہمالیہ بہت بڑا پہاڑ ہو اور ہند کے پہاڑ وہین واقع ہو کہ شمال ہندوستان مین
واقع ہوا ہو اور کوہ گھاٹ جنوب ہندوستان مین اور کوہ ارارات ملک فارس مین اور کوہ قاف مملکت روم کوہ لبنان
حدود ملک روم اور شام مین اور طرف شمال کے ممالک روس اور تاتار کا ایک سلسلہ یعنے حصار پہاڑون کی ہو کہ بہت بڑے اور بلند
پہاڑ عالم کے ہین **حال ایشیا روس کا مجمل بیان** ہو ایشیا روس ملک وسیع ہو تمام حاشیہ شمال کا ملک روس
مین داخل ہو طول اسکا شرق سے غرب تک قریب ہزار کوس کے ہے اور عرض اسکا جنوب سے شمال تک چار سو کوس مگر

آبادی بہت کم ہی سب وجہون سے پینتیس لاکھ آدمیون سے زیادہ نہونگے اور شمال ایشیا روس کی طرف ایک ملک
ہے کہ گرمی کے موسم مین چند مہینہ تک وہان آفتاب غروب نہین ہوتا ہی اور ایشیا روس چار صوبہ پر منقسم ہی کاشان
اور استرخان اور ارینہ اور سیبیریہ یہ چار ہین بادشاہ روس کا عیسوی مذہب رکھتا ہی اور ایشیا روس کے باشندہ سب
اختلاف مذہب رکھتے ہین کاشان اور استرخان کے باشندہ اکثر مذہب یونانی اور ارمنی رکھتے ہین اور صوبہ سیبیریہ
مین شمال کی طرف سب بت پرست ہین اور باقی مسلمان ہین اور بعض لامہ گرو کے پیرو ہین ایشیا روم کے حال
مین سے کچھ مجمل بیان ہی ایشیا روم بحیرہ یونان سے حدود ملک فارس تک شرقاً اور غرباً طول مین پانسو کوس ہی اور حدود
ملک روس سے خلیج فارس تک شمالاً اور جنوباً ساڑھے پانسو کوس ہی سلطان روم اور سب ترکان روم دین محمدی رکھتے
ہین یعنی مسلمان ہین حلب اور دمشق اور سمرنا اور بصرہ اور بغداد ایشیا روم کے بڑے بڑے نامور شہر ہین خلفاے عباسیہ کے
عہد مین بغداد بہت آباد تھا اب اسمین تھوڑی آبادی ہی سب باشندہ کے بیس ہزار سے زیادہ شمار مین نہین آئی اور حلب
بڑا شہر ہی سب باشندہ وہان کے از روی تخمینہ کے اڑھائی لاکھ ہین اور شہر دمشق کے باشندہ ایک لاکھ اسی ہزار ہین
اور سمرنا کے باشندے ایک لاکھ بیس ہزار اور گرمی کی موسم مین اس بلاد کی ہوا گرم ہی اور جاڑونکے موسم مین معتدل ہوتی ہی اور
زمین وہانکی سب سیر حاصل ہی ملک تاتار کے حال مین سے مجمل بیان ہی تاتار ملک وسیع ہی اور سمت شمال ملک
فارس کے واقع ہی اور جاے قرار چند کوس مستقل الریاست ہی سمرقند اور بخارا اور بلخ اور ترکستان اور خوارزم تاتار کی نامور
شہرونمین ہین اور جیحون اور سیحون بڑی نہرونمین سے ہین اس دیار کے اہل تاتار بہت شجاع اور جفاکش ہین اور اکثر خانہ
بدوش رہتے ہین اور مع زن و فرزند اور مویشی ہزارون جمع ہوکر مثل لشکر کے جا بجا جنگل مین خیمہ کھڑے کرکے قیام کرتے ہین
اور جسجگہ مویشی کیلیے چراگاہ بہتر دیکھتے ہین وہین اٹھ جاتے ہین تاتاری مسلمان ہین اور فریق جداگانہ رکھتے ہین اور اپنے سردار کے
مطیع و فرمانبردار رہتے ہین ملک چین کا مجمل بیان تمام ملک ایشیا سے سلطنت چین قدیم ہی اور محاسبان کامل فن
نے از روی تخمینہ کے چین مین دو کرور آدمی کے قریب شمار کیے ہین اور چین اور تاتار کی سرحد مین ایک دیوار چھ سو کوس کی
لمبی اور چھ گز کی چوڑی اور آٹھ کی بلند نہایت مستحکم بنائی ہی اور پانچ قلعہ ہین کہ انمین تین ہزار برج ہین اور اسطرح کی مضبوط
دیوار بنانیکا یہ سبب ہی کہ باشندگان چین سواران تاتار کی تاخت سے حفظ و امان مین رہین اور اس مملکت مین تمام اشیا اور
اسباب خورد و نوش وغیرہ بکثرت تمام پیدا ہوتی ہی اور خلائق کی کثرت سے سب زمین وہانکی مزروع اور آباد ہی چین کی خلق ہنر اور صنعت
مین نہایت ہوشیار اور چالاک ہوتی ہی اور تصویر خوب کھینچتے ہین اور اہل چین اکثر بت پرست ہین اور بعض خدا پرست ہین جو لوگ
خدا پرست ہین وہ بادشاہ کی پرستش کو اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب جانتے ہین اور بت پرست وہانکے ہندوستان کی ہنود کی طرح

کھانے پینے سے احتیاط اور پرہیز نہین رکھتے ہین اور مردون کو دفن کرتے ہین اور اس سلطنت مین حکم بادشاہ کا قانون ہی
اور بادشاہ ہمہ تن عدل و انصاف مین اپنی ہمت کو صرف کرتا ہی اور چین مین شہر اور بستیان نامور بہت ہین شہر بیکن چین مین
دار السلطنت ہے اور ال چین غیر ملک کے آدمیون کو اس ملک مین نہین آنے دیتی ہین مگر بعض بندرون مین مثل کانٹون اور
نانکین کے تجار لوگ دور و دراز ملکون سے دریا کی راہ آتے ہین اور خرید و فروخت کا معاملہ رکھتے ہین اور ہوانگ اور کیانگ ملک
چین مین بہت بڑی رودبار یعنی ندیان ہین ملک تبت کا مجمل بیان ملک تبت کا تمام کوہستان اور برفستان ہی اور
بہ نسبت وسعت ملک کے باشندہ وہان نہایت کم ہین تبت کے رہنے والے دس لاکھ سے زیادہ نہونگے اور سوائے شہر لاسہ کے کہ
تبت مین دار الحکومت ہے اور کوئی آبادی نامور نہین ہی حکومت لامہ گرو سے تعلق رکھتی ہی وہانکے لوگ کہتے ہین کہ لامہ گرو ہرگز
نہین مرتا ہی اور خلع روح کا عمل رکھتا ہی یعنی اپنی روح کو دوسرے شخص مردہ کے جسم مین ڈالدیتا ہی اور اپنے بدن کو روح سے خالی
کردیتا ہے یہ عمل جوگیونکا ہی حکما اسکو سیمیا کہتے ہین یہ بیان غیاث کا ہی اور مطلع العلوم کا یہ بیان ہی یعنی جسوقت قالب
لامہ گرو کا ضعیف ہوتا ہی تو اپنی روح کسی جوان مردہ کے قالب مین داخل کرتا ہی اور وہ بنفس خود بہت پارسا ہی اور زنان
حلالہ کی صحبت سے قاطبتاً پرہیز رکھتا ہی اور اس ملک مین تجارت کی اشیا تنکار یعنی سہاگہ اور بکرونکی پشم ہی کہ شال بافونکے کام مین
آتی ہی ملک جاپان کا بیان ملک جاپان کی سلطنت چند جزائر کلان اور آباد پر مشتمل ہی اور وہ جزیرہ بحر الکاہل کے ہین جو
ملک چین کے کنارہ پر واقع ہی اور باشندہ جاپان کے آداب اور صنعت مین اہل چین سے مشابہت رکھتے ہین اور ملک
غیر کی خلقت سے نفرت کلی رکھتے ہین اور صرف اہل چین سے معاملات تجارت کرتے ہین آب و ہوا وہانکی فرحت انگیز
ہی اور زمین لائق زراعت ہے اور زرخیز ہے اور سونے کی کان اس ملک مین ہی اور اہل جاپانکا مذہب بت پرستی مین
ہنود کے مثل ہے اور تجرد و پارسائی مین اہل تبت کے مطابق ہین اور اپنے بادشاہ کے مطیع و فرمانبردار رہتے ہین ملک
برہما کا بیان ملک برہما کے مغرب کی طرف ہندوستان ہی اور شمال کی طرف ملک چین ہی اور مشرق کیطرف بحیرہ چین
اور جنوب مین جزیرہ جاوا ہی اور سلطنت برہما کی پانچ صوبون پر مشتمل ہے ایک صوبہ آوا ہی دوسرا تابان تیسرا پیگو چوتھا لاوا
شان پانچوان تیشان آوا قدیم الایام سے دار السلطنت تھا درمیان کے دنونمین امرا پورہ پایہ تخت ہوگیا تھا اب پھر چند
سال سے آوا دار السلطنت مقرر ہوگیا ہی اور تمام سلطنت آوا مین از روے تخمینہ کے ستر لاکھ آدمی ہونگے باشندہ وہان کے
چست و چالاک اور تلاش کرنے والے اسرار کے ہین عورتون کو پردہ مین نہین بٹھاتے ہین اور ایک عورت کے سوا دوسری
عورت سے نکاح نہین کرتے جبتک وہ زندہ رہتی ہی مگر کنیزونکو اپنے تصرف مین لاتے ہین زمین وہانکی بہت سیر حاصل ہے اور
انسانونکے صرف کی سب اشیا وہان پیدا ہوتی ہین اور اس ملک مین نہرین اور ندیان بہت ہین ملک ملایہ کا بیان

ملایہ ایشیا کلان جزیرہ نما کے جنوب مین ہی اور تین طرف سی یعنی مغرب اور مشرق اور جنوب سے بحر ہند اور بحیرہ چین سی ملا ہی باشندہ
وہان کے کوتاہ قد اور بدشکل اور سیاہ رنگ اور دغاباز اور خونخوار اور قزاق ہین **ملک سیام کا بیان** سلطنت
سے پہلے ممالک شرقی کی سلطنتون مین سیام کا ملک بہت نامور تھا لیکن برہمانے زور اور قابو پیدا کرکے بہت ملک
سیام کے اپنے تحت و تصرف مین کر لیے اب سلطنت سیام کی تھوڑی رہگئی ہی ساڑھے تین کوس کا طول اور سو کوس کا عرض
اسمین ہی اور از روے تخمینہ کے اسی لاکھ آدمی وہان ہونگے اس ملک کی دار السلطنت کا نام سیام ہی دریای شور سے پچیس
کوس کے فاصلہ پر رود منام کے واقع ہی باشندہ اس شہر کے تقریبًا ایک لاکھ آدمی ہونگے مخلوق سیام کی زربفت اور اطلس
اور کمخواب کے بنی ہین اور مصوری مین بینظیر ہین مگر رنگ جسم انکا سیاہ ہی اور مچھلی اور چاول انکی غذا ہی اور مرد ہانکی
آرام طلب ہین اور عورتین محنت و مشقت کرتی ہین **ملک تانکین کا بیان** زمین تانکین زرخیز اور آباد ہی اور
وہانکی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہی اور آدمی وہان تخمینًا دو کرور اور دس لاکھ ہونگے اور طرح طرح کے میوہ اور ہاتھی
بلند قامت اس ملک مین پیدا ہوتے ہین **ملک ہندوستان کا بیان** ہندوستان بڑا ملک وسیع ہی آبادی اور
حاصلات سی اور ادب اور قاعدہ باشندگان کے سبب سے قدیم الایام سے مشہور ہی حد شمالی مین ہند کے تبت اور تاتار ہی اور
حد جنوبی مین بحر ہند ہی اور حد شرقی مین ملک برہما اور خلیج بنگالہ ہی اور حد غربی مین خلیج عرب اور ملک فارس ہی ہندوستان
کی سب نہرون مین بڑی گنگا ہی کہ سات سو کوس سی جاری ہوکر خلیج بنگالہ مین ملی ہی جمنا اور گھاگرہ اطراف مغرب دھرم
پوتر سے اسکو سانپو بھی کہتے ہین تبت اور آسام کی طرف سی گنگا مین ملی ہی اور مغرب مین رود ہند اور سندھ اور پانچ
نہرون سے مخلوط ہوگیا اسلیے اس ملک کو کہ انکی طرف واقع ہی پنجاب کہتے ہین اور دکن کی طرف ہندوستان کے
نربدا اور کاداوری اور کشنا یہ تینون نہرین طرف مشرق سے خلیج بنگالہ مین ملگئی ہین کوہ ہمالیہ عالم کے پہاڑون مین سے
یہ بڑا پہاڑ ہی اور نیل اور روئی اور افیون اور ململ اور ریشم اور برنج اور مصری اور دوشالہ اور گرم مصالحہ اور جواہرات
یعنے الماس اور زمرد یہ سب اشیا تجارت ہند سی ہین اور قسمین غلہ کی اور انواع طرح کے میوہ اس ملک مین بہت پیدا ہوتے
ہین اور بہت آبادیان ہند کی رشک دہ ممالک ہفت اقلیم ہین اور ہندوستان مین دس کرور آدمی ہین انمین سی ساڑھے
سات کرور ہنود اور ایک کرور ساڑھے ستاسی لاکھ مسلمان ہین اور یہودی اور نصرانی ساڑھے باسٹھ لاکھ ہین ملک دکن مین یہودی
اور نصرانی اکثر ہین **جزیرہ سراندیپ کا بیان** کہ انگلیشی اسکو سیلان اور ہنود لنکا کہتے ہین جزیرہ سراندیپ ہندوستان
کے جنوب کیطرف پچیس کوس کے فاصلہ پر بحر ہند سی واقع ہی آب و ہوا وہانکی معتدل اور صحت دینی والی ہی زمین زرخیز ہی اور طرح طرح
کی خوشبودار اشیا اور گرم مصالحہ کہ جسکو ابازیر کہتے ہین اور ہاتھی اور موتی اور لعل اس جزیرہ مین ہاتھ آتے ہین اور کوطبو

ور جافنا یا نام اور ترنگو اس جزیرہ کے بڑے بڑے شہرون مین سے ہین اس جزیرہ کے رہنے والے سب بت پرست ہین اور
پہلے وہان پرتگیز کی حکومت تھی انکے بعد ولندیزونکا اختیار ہوا اب شاہ انگلنڈ کے تصرف مین ہی ملک ایران کا
بیان ایران یعنی فارس ملک وسیع اور آباد اور زرخیز ہی اور تخمیناً ایک کرور اس ملک کے باشندہ ہونگے اور ایران کا بادشاہ
اور جملہ باشندہ وہان کے مسلمان ہین مگر گبر اور یہود اور بعض اقوام عیسائی بھی اس ملک مین رہتے ہین حد غربی اس ملک کی
بیاے روم سے ملی ہی اور شرقی حد خراسان سے ملحق ہی اور شمالی حد بحیرہ خضر ہین ہی اور سر حد تاتار اور حد جنوبی ایران بحر ہند
ہین اور خلیج فارس مین ہی اہل فارس خوش طبع پسند ہی اور عقیل اور ظریف ہین اور معاملات مین راست باز ہین مگر تند مزاج اور
کینہ ور ہین اور طرح طرح کی عمدہ قسمین اور انکو ع طرح کی شراب اور دنگا رنگ میوہ اور کپڑا بہت وضع کا اس مملکت مین
پیدا ہوتا ہی اصفہان اور طہران اور قزوین اور تبریز اور شیراز ایران کے نامور شہرون مین سے ہین اصفہان بڑا شہر ہی وہان اسکا بادشاہ کوس کا
ہی اور وہان آدمی چھ لاکھ ہین اور تبریز کی مسجدین اور سرامین تمام عالم مین شہرہ آفاق ہین اور کمخواب اور اطلس اور ریشم کا کارخانہ وہان
ہی اور سارے بھی پانچ لاکھ کے قریب وہان آدمی ہین اور سلطنت ایران شخصی ہی یعنی بادشاہ کو کل اختیار اقتدار ہی ملک خراسان کا بیان
غرب مین اسکے ملک فارس اور شرق مین ہندوستان اور سمت شمال ملک تاتار اور جنوب مین خلیج عرب ہی ہرات اور قندہار اور غزنی
اور کابل خراسان کے مشہور شہر وبندر ہین زمین دنبہ اور اقسام کے میوے یعنی انگور و انار و سیب اور ناسپاتی اور انار وغیرہ اس
ملک کا محاصل ہی ملک عربستان کا بیان عربستان وسیع جزیرہ نما ہی عرب مین اسکے بحیرہ قلزم اور شمال مین ایشیا روم اور جنوب
مین بحر ہند اور شرق مین خلیج فارس اور خلیج ہرمز باشندہ وہان کے تخمیناً ایک کرور ہین اور اہل عرب سادہ دل کم رو مین بدی اور
شہری بدوی مع اہل وعیال جنگ اور صحرا مین جنگلون مین رہتے ہین اور جابجا نقل کرتے ہین یعنی ایک جگہ پر مقیم نہین رہتے
اور قزاقی انکا شیوہ ہی اور ہر گروہ انکا اپنے سردار کا مطیع رہتا ہی مگر اہل شہر اور گھر دنبہ اور عمارتونمین رہتے ہین عربستان مین
اکثر کوہستان اور ریگستان واقع ہین اور ملک مین کوئی نہر جاری نہین ہی اور شتر اور گھوڑے اور خرما اور قہوہ سے عربستان کا
محاصل ہے یعنی محاصل مین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ عربستان مین واقع ہی اور بندر جدہ کا اور بندر مخا کا بحیرہ قلزم کے ساحل پر
یعنے کنارہ پر واقع ہی اور مسقط خلیج فارس کے ساحل پر ہی فصل چوتھی احوال یورپ یعنی فرنگستان کی مجمل بیان مین
صدر مین یعنی اس باب کی پہلی فصل مین جو کچھ کہ بیان ہوا ہی وہ ذکر ایشیا کا تھا اور یورپ کا حال بیان کرتا ہون واضح ہو یورپ کی
حد شمالی بحر شمالی ہی اور حد جنوب مین بحیرہ روم اور حد شرقی مین براعظم ایشیا اور حد غربی مین بحر اوقیانوس کہ اطلنٹک بھی اسکو
کہتے ہین طول اسکا شرق سے غرب تک ایکہزار ساٹھ چھ سو کوس کا ہی اور عرض مین شمال سے جنوب تک ایکہزار بیچھتر کوس
ہی عالم کے جملہ حصون سے یورپ چھوٹا ہے اور حاصلات زمین کا کم ہی اور سونا چاندی جواہرات وہان کمتر پیدا ہوتے

ہین مگر وہان کے باشندہ علم و ہنر مین اور شجاعت اور مردانگی مین شہرۂ آفاق ہین اور فرنگستان کی سلطنتین چار درجون پر
ہین درجۂ اول گریٹ برٹن یعنے سلطنت انگلیشیہ اور سلطنت فرانس اور سلطنت روس اور اسٹریہ اور پروشیہ ہی درجۂ
دوم ہسپانیہ سوئڈن روم تزلنڈ اور درجۂ سوم مین پرتگال یعنی پرتگیز تا پلش بویریہ سارونیہ اور نمارک اور سکسونی اور
رتیزک جنیوہ سویسترلنڈ اور درجۂ چوتھے مین بیدن نسکنی کینہ جرمنی کہ الیمان بھی اسکو کہتی ہین المیہ جاننا چاہیے کہ درجۂ اول کی
پانچون سلطنتین اور سلطنتون اور ریاستونکی معاملات مین دخل اور قدرت رکھتی ہین یعنی اور سلطنتونمین اگر نزاع اور دشمنی
باہم واقع ہووے تو انکے مشورہ اور صلاح سی صلح اور دوستی ہوجاتی ہی اور درجۂ دوم کی سلطنتین نہ خود اور سلطنتونکی معاملات
مین قدرت اور دخل رکھتی ہین اور نہ اورونکی مطیع و فرمان پذیر ہین اور درجۂ سوم کی سلطنتین اسقدر قوت اور قدرت نہین
رکھتی ہین کہ اور سلطنتونسے رزم و جنگ مین دلیری اور پیشقدمی کرسکین لیکن اسقدر زور اور طاقت رکھتی ہین کہ درجۂ
اول اور دوم کی سلطنتون کی جنگ کی وقوع کے وقت انکی کمک کرنے کو غنیمت جانتی ہین اور درجۂ چہارم کی ریاستین
اسقدر زور نہین رکھتی ہین کہ ریاست مین بذات خود بالاستقلال رہین البتہ درجۂ اول اور دوم اور سوم کی سلطنتون
کی مدد سے اپنی ریاست پر اختیار اور قدرت رکھتی ہین ملک روم کا بیان فرنگستان کی جملہ سلطنتونسے روم کی سلطنت
بہت عظیم الشان اور وسیع ہی بعضے ملک روم کے حصہ یورپ کے شامل ہین اور بعضے ملک ایشیا کے شامل ہین اور بعضی
حصہ افریقیہ کے شامل ہین اور حکومت مصر کی افریقیہ کی شامل ہے اور سواے انکے اور چند جزیرہ بحر ارکیپلاگو کے روم کی سلطنت
کے شامل ہی شہر قسطنطنیہ روم مین دار السلطنت ہی کہ اسکو استنبول بھی کہتے ہین اور تین سو تیس سنہ عیسوی مین استنبول آباد
ہوا ہی اور ایکہزار چار سو ترپن سنہ عیسوی مین اہل اسلام کے قبض و تصرف مین آیا ہی آب و ہوا روم کی فرحت افزا اور معتدل
ہی اور اہل روم نہایت قوی ہیکل اور دلاور ہین اور سلطنت روم کی بطور شخصی کے ہی یعنی سلطنت کے معاملات سلطان کے
حکم کے موافق سرانجام پاتے ہین مگر اس شرط پر کہ امان سلطان کا خلاف احکام قرآن مجید نہووی فصل پانچوین حصہ افریقہ
یعنے حبش اور زنجستان یعنی ریگستان کی بیان مین افریقہ کی حد شمالی مین بحیرہ روم اور حد جنوبی اور غربی مین بحر اوقیانوس
ہی اور حد شرقی مین بحیرہ قلزم اور بحر ہند ہی طول اسکا دو ہزار اور چار سو پندرہ میل اور عرض اسکا دو ہزار پچاس میل ہی زمین افریقہ کی
بہت سیر حاصل اور زرخیز ہی اور قسمین میوون کی اور طرح طرح کی گھاس اور درخت عجیب اور غریب اس ملک مین پیدا ہوتی
ہین اور ریگستان کے چند صحراے لق و دق اس ملک مین واقع ہین انمین ایک صحرا طول مین ساڑھے چار سو میل اور عرض مین
چار سو میل ہے اس ریگستان مین پانی مطلق میسر نہین آتا ہی اور جو تھوڑی بھی ہواے تند چلتی ہی کثرت ریگ سی تمام قافلہ یا لشکر
ریگ کے نیچے دبجاتا ہی افریقہ کے رہنے والے سب سیاہ چردہ ہین اور بت پرستی کرتے ہین افریقہ کی مشہور نہرون مین نیل اور

لنگر ڈالتی ہی بحر احمر مین نیل البسینہ سے نکلا ہے دو ہزار میل ملک نوبہ اور مصر سے گذر کر بحیرہ روم مین ملا ہی سونا اور گوند
یعنے صمغ اور ہاتھی دانت اور چمڑا اور دواب کا یعنے مویشی کا اور لونڈی غلام حبشی محاصل اوتیہ کے شمال مین ملک بربر ہی اور متصل
بحیرہ قلزم کے مصر اور نوبہ اور البسینہ اور اسکے جنوب کی طرف کیپ آف گڈ ہوپ یعنی انحوش میدا اور اسکے عرب مین ساحل کینیہ
اور شرق اور درمیان اسکے مسکن حبشیونکا ہی اور قوم حبشیونکی بڑی جاہل ہی اور علم وادب سے حبشی ہرگز بہرہ نہین رکھتے فصل ششم
حصہ امریکہ کے بیان مین عالم کی جملہ قسمون سے امریکہ بڑی قسم ہے اور اسکے چار طرف محیط بحر واقع ہی اکیز ار جار سو بانوے
سن مسیوی مین کولمبس کے ہسپانیہ کی سلطنت کا ملازم تھا عقل اور حکمت کی قوت سے اور دوڑ دھوپ کرکے اس ملک کو
دریافت کیا ہی خرچ اسکی قصہ طویل ہی اور قبل اس سے اہل فرنگستان اس ملک کے حال سے مطلق خبردار نہ تھے اور امریکہ دو حصہ
کلان پر منقسم ہی یعنی امریکہ شمالی اور امریکہ جنوبی اور خاکنائے پانامہ نے ان دونون کو متصل اور ملتصق کیا ہی یعنی ملایا ہی اور
اکثر قوم انگریز اور فرانس اور ہسپانیہ اور دیگر اقوام فرنگ امریکہ کی زمین کے مختلف قطعون مین رہتی ہین اور حکومت ہر ہان
کی طور پر شخصی کی نہین ہی بلکہ نوعی قاعدہ پر ہی یعنی رعایا وہانکی متفق ہوکر اپنی قوم مین سے جس شخص کو عقل اور فہم مین برتر جانتی
ہین اپنی رائے سے چار برس کی میعاد کو اسکے حاکم کرتے ہین اور وہان دو دیوان ہین ایک دیوان خاص اور دوسرا
دیوان عام اور راہ ورسم اور طریق وانداز انکا سلطنت انگلستان کی دربار عام اور دربار خاص سے کچھ مناسبت رکھتا
ہی اور دیوانون کا تقرر بھی رعایا کے اختیار مین ہی اور حاکم کے اختیار مین نہین ہی اور قسم قسم کے غلہ اور طرح طرح کے میوہ اور
تنباکو اور مویشی اور لکڑی اور روئی اور ہر طرح کی دھاتین اس ملک مین پیدا ہوتی ہین اور زمین بہت سیر حاصل ہی فصل
ساتوین حصہ استرل ایشیا کے بیان مین استرل ایشیا کی سلطنت مین گیارہ جزیرہ ہین ایک ہالنڈ ہی کہ تمام
عالم کے جزیرون سے بڑا ہی اور شمال کی طرف جزیرہ لاکنی ہی اور نیو ہالنڈ کی مشرق کی سمت جزیرہ نو زیلنڈ واقع ہی اور یہ دونون
جزیرے بھی بہت بڑے ہین باشندہ قدیم ان جزیرون کے وحوش سیرت اور بہائم سیرت ہین یعنی مردم آزار اور آدم خوار ہین
جملہ سلاطین فرنگستان مین سے کوئی بادشاہ استرل ایشیا کے جزیرون مین سے کسی جزیرہ پر قابض اور مستولی نہین ہوا
مگر بادشاہ انگلستان نے جزیرہ نیو ہالنڈ اور وڈیمن کی زمین پر چند شہر اور گانون آباد کیے ہین اور مجرمان دائم الحبس کو اس
جزیرہ مین بھیجتے ہین اور واسطے آبادی ملک کے ان جنم کو قیدیونکو کار زراعت مین مصروف رکھتی ہین اب بہت تجار
اور کاریگر وہان رہنے لگے ہین روز بروز وہان کی آبادی بڑھتی جاتی ہی اور زمین وہان کی بہت سیر حاصل اور مندیخیز
ہی آب وہوا وہانکی ایسی معتدل اور خوشگوار ہی کہ انگلستان کی آب وہوا سے مناسبت رکھتی ہی شیر اور گرگ وغیرہ
درندہ اور سباع کا اس ملک مین نام ونشان نہین ہی باب بائیسوان علم حساب مین جان کہ علم حساب

شریف تر علم ہی اسواسطے کہ کارخانہ آفرینش کا انتظام کیا معاملات معاش کا اور کیا معاد کا جملہ اس سے وابستہ ہی اس علم مین
سے جسقدر کہ مبتدیونکو مفید ہی وہ چند فصلون مین بیان کرتا ہون انشاء اللہ تعالیٰ فصل پہلی رقمون مین اور ان کے
مرتبہ کے بیان مین واضح ہو کہ رقمین احاد کی ایک سے نو تک ہین اصورت ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ اور جو کچھ کہ نو سے
زیادہ ہو وے اسپر صفر یعنی نقطہ لگاوین اور نقطہ مراتب اعداد کا حافظ ہے اور اعداد کے مرتبہ الیس سے زیادہ مقرر نہین کیے
ہین اور ہر مرتبہ کا نام رکھا ہی کہ ذیل مین بتفصیل انکی کرتا ہون یعنی ایک کی رقم پر جو ایک صفر دیوین تو دس ہو جاوین اور جو
اس نقطہ کے برابر دوسرا نقطہ لگاوین تو سو ہو جاوین تیسرے صفر مین ہزار اور چوتھے صفر مین دس ہزار اور پانچوین صفر مین
ایک لاکھ اور چھٹے صفر مین دس لاکھ اور صفر ساتوین مین ایک کرور اور آٹھوین صفر مین دس کرور اور نوین صفر مین
ایک عرب اور دسوین صفر مین دس ارب اور گیارھوین صفر مین ایک کھرب اور بارھوین صفر مین دس کھرب اور
تیرھوین صفر مین ایک نیل اور چودھوین صفر مین دس نیل اور پندرھوین صفر مین ایک پدم اور سولھوین صفر مین دس پدم اور سترھوین صفر مین
ایک سنکھ اور اٹھارھوین صفر مین دس سنکھ حکمای ہند نے مراتب بفوق مرتبہ اعداد کے زیادہ اس سے مقرر نہین کیے ہین وصورت اسکی اسطرح ہے

ایکن دہن سمن سہسن دہ لکھن دہ کرورن دہ کرورن اربن دہ اربن کھرین دہ کھرب نیلن
دہ نیلن پدمن دہ پدمن سنکھن دہ سنکھن جاننا چاہیے یعنی ایک کی رقم پر ایک صفر دیوے تو دس
ہو جاوین اور دو صفر سے سو اور تین صفر سے ہزار دس سنکھ تک کو بیان ہوا اور جو دو کے عدد پر ایک صفر دیا جاوے
تو بیس ہو جاوین اور دو صفر دیوین تو دو سو ہو جاوین اور جو تین صفر دیوین تو دو ہزار ہو جائین اور جو چار صفر دیوین تو بیس ہزار
ہو جائین اسیطرح بیس سنکھ تک اور جو تین کی رقم پر ایک صفر دیوین تو تیس ہو جاوین اور دو صفر مین تین سو اور تین صفر
مین تین ہزار اور چار صفر مین تیس ہزار اور پانچ صفر مین تین لاکھ اور چھ صفر مین تیس لاکھ اور اسیطرح تیس سنکھ تک
ایک سے نو صفر تک سنکھ کے مراتب کے لحاظ پر قیاس کرنا چاہیے اور جو دس سے کہ صورت اسکی یہ ہی ۱۰ صفر کو دور کر کے
ایک کی رقم برابر اسکے لکھدین تو گیارہ ہو جائین اسصورت پر ۱۱ اور جو دو کی رقم لکھدین تو بارہ ہو جائین اسصورت پر
۱۲ اور جو تین کی رقم لکھدین تو تیرہ ہو جائین اسصورت پر ۱۳ اور نیس تک کہ صورت اسکی یہ ہی ۱۹ یعنے دس
اور نو بعد اسکے دو کی رقم پر جو ایک صفر دیوین تو بیس ہو جائین اور جو صفر کو دور کر کے رقم ایک کی
بجاے صفر کے لکھدین تو اکیس ہو جائین اسصورت پر ۲۱ انتیس تک کہ صورت اسکی یہ ہی ۲۹ اور جو
تین رقم پر ایک صفر دیوین تو تیس ہو جائین اسصورت پر ۳۰ اور اسیطرح جو چار کی رقم پر ایک صفر
دیوین تو چالیس ہو جائین اسصورت پر ۴۰ اور جو پانچ کی رقم پر ایک صفر لگایا جاوے تو پچاس ہو جائین گے

اسصورت کے ۵۰ اور جو چھ کی رقم پر ایک صفر لگایا جاوی تو ساٹھ ہو جائینگے اسصورت پر ۶۰ اور جو ساٹھ کی رقم پر ایک صفر کو
لگاوین تو ستر ہو جائین اسصورت کا ۷۰ اور جو آٹھ کی رقم پر ایک صفر لگجاے تو اسی ہو جائین اسصورت کی ۸۰ اور جو نو کی رقم
پر صفر لگاوین تو نوے ہو جاوین اسصورت پر ۹۰ حاصل کلام یہ ہو کہ رقوم نہ گانہ مین ایک سے اٹھارہ تک جسقدر صفر کو بڑہا
کرین مرتبہ اُنکا بالاتر ہووے نو سے سنکھ تک کہ صورت اسکی یہ ہو ..... ۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰ اور بتدریج تونکو بآسانی دریافت کرنے
کے لیے صورت رقمون کی ایک سے دس تک اور سو اور ہزار تک اس کتاب مین مندرج ہوتی ہے ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲
۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹
۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴
۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰
۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰ ۲۰۰۰ ۳۰۰۰ ۴۰۰۰ ۵۰۰۰
۶۰۰۰۰ ۷۰۰۰ ۸۰۰۰ ۹۰۰۰ ۱۰۰۰۰ ۱۱۰۰۰ ۱۲۰۰۰ ۱۳۰۰۰ ۱۴۰۰۰ ۱۵۰۰۰ ۱۶۰۰۰ ۱۷۰۰۰ ۱۸۰۰۰ ۱۹۰۰۰ ۲۰۰۰۰

وعلے ہذاالقیاس اور معلوم ہووے کہ حکماے ہندنے تعداد دنون کی اور مہینون کی اور سالونکی مقرر کی ہے
اور آنہ اور پائی کی بھی تعداد مقرر کی ہے اور وزن اشیاء کا ۳ سیر تک معین کیا ہے اور ہر عدد چھوٹے کو بڑے
عدد کے مقابل ہندی رقمون مین لکھتے ہین جیسے بالا لکھا گیا اور تعداد روپیہ کی اور چاندی سونے کی اور زمین کی
عربی رقمونمین لکھتے ہین اور رقم عربی اسطرح پر ہین صفر ۰ ایک ۱ دو ۲ تین ۳ چار ۴ پانچ ۵ چھ ۶ سات ۷ آٹھ ۸ نو ۹

ر ر ر

ناقص ہی فصل تیسری اصول خمسہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ پانچون چیزین جمع اور تفریق اور ضرب اور
تقسیم اور جذر علم حساب کے اصول مین سے ہین جمع وہ ہی کہ متفرق عددونکو باہمدگر ایک جگہ جمع کرین اور طریقہ اسکا یہ
ہے کہ متفرق عددون کے نیچے ایک خط عرضی یعنے ایک لکیر کھینچکر اکائی کو اکائی کے درجہ پر اور دہائی کو دہائی کیجگہ
اور سیکڑہ کو سیکڑہ کے مقام پر اور ہزار کو ہزار کے درجہ پر لکھین اور جو صفر آجائے تو اسکو اسی کے درجہ پر چھوڑکر اس صفر
کے حاصل کو اسکے پہلے عدد سے پہلے شامل کردین اور اخیر درجون تک اس امر کی رعایت منظور خاطر رہے اور اس امر کو میزان
کہتے ہین مثال جمع کی اعداد متفرق ۱۲۱۱ ۲۰۲۰ ۳۰۳۰ ۴۰۴۰ ایکہزار دوسو اکتالیس اور دو ہزار تین سو بچاس یہ عدد متفرق تھے اوجب
کہ ان دونوجگہ کے متفرق عددونکو ایکجگہ اکٹھا کیا تو تین ہزار پانسو اکانوے ہوے یہ قاعدہ جمع کا اور جو عدد خط عرضی
کے نیچے ہین انکو میزان کہتے ہین اور تفریق وہ ہی کہ جمع مین سے کچھ خارج کرین اور جمع کے نیچے ایک خط یعنی ایک لکیر
کھینچین اس عمل کو اہل سیاق کی اصطلاح مین جمع خرج اور تمتہ کہتے ہین مثال اسکی یہ ہی جمع ۴۴۴۴ خرج ۳۳۳۳ تمتہ
۱۱۱۱ ضرب وہ ہی کہ ایک عدد کو دوسرے عدد مین شمار کرین مثلاً چار کے عدد کو چوپانچ مین ضرب دیا یعنی چار کو پانچ
دفعہ شمار کیا تو بیس ہوگئے پس چار کے عدد کو مضروب اور پانچ کو مضروب فیہ اور بیس کو حاصل ضرب کہینگے اور قسمت یعنے
تقسیم وہ ہی کہ ایک عدد کو دوسرے عدد پر تقسیم کرین مثلاً بیس کو پانچ مین بمعنی تقسیم کیا حاصل ہوی چار پس بیس کو مقسوم اور
پانچ کو مقسوم علیہ اور چار کو خارج قسمت کہتی ہین جذر وہ ہی کہ کسی عدد کو جب اسکی ذات مین ضرب کرین تو وہی عدد حاصل ہو
مثلاً سولہ کو جو سولہ مین ضرب کیا تو حاصل ضرب چار ہوے دو کے عدد کو جذر اور حاصل ضرب کو کہ چار ہین مجذور
کہتے ہین فصل چوتھی مسئلہ کی ضرب کی بیان مین جاننا چاہیے کہ ضرب کی قسم کی ہی انمین سے ایک یہ ہی کہ مفرد کی ضرب
مفرد مین کرین یعنی اکائی کو اکائی مین ضرب دین مثلاً چار کو چار مین ضرب کیا تو حاصل ضرب سولہ ہوی یا پانچ کو پانچ مین
ضرب کیا حاصل ضرب پچیس ہوے لیکن دوسری قسم ضرب کی یہ ہی کہ مرکب عددون کو مرکب عددون مین ضرب دین
عدد مرکب وہ ہی کہ درجہ اسکا اکائی سے زیادہ ہو مرکب عددونکی ضرب مین واسطے آسانی کے حکیمون نے ایک قاعدہ
مقرر کیا ہی کہ اسکو شبکہ کی ضرب کہتے ہین عددون کے درجون کی خانون کے واسطے شبکہ کے ہر خانہ مربع
مین دو مثلثے ہین پہلا مثلث اکائی کے واسطے اور دوسرا مثلث دہائی کے واسطے اسی طرح پر اس سے
جو بڑے درجہ ہین ان مین پہلا مثلث سیکڑہ کے واسطے اور دوسرا مثلث ہزار کیلئے مقرر کیا ہی مثلاً چاہا
کہ ایکسو اکتالیس عدد کو ایکسو بتیس عدد مرکب مین ضرب کرین جو کہ اندونون جگہ کے مرکب عدد ہین تین تین درجے
ہین یعنی اکائی اور دہائی اور سیکڑہ پس اسواسطے شبکہ مرتب بطور قاعدہ کے ہم لکھتے ہین طریق اسکا یہ ہی کہ مضروب کو

شبکہ کے باین جانب اور مضروب فیہ کو شبکہ کے اوپر درجہ بدرجہ حسب مراتب لکھین اور اکائی کو اکائی کی ساتھ اور دہائی کو دہائی کے ساتھ اور سیکڑہ کو سیکڑہ کے ساتھ اور ہزار کو ہزار مین ضرب کرین اور حاصل ضرب کو شبکہ کے نیچے لکھیو اس شبکہ کی ضربسے حاصل ضرب کو جب ہمنے جمع کیا تو اٹھارہ ہزار چھ سو بارہ ہوئے اب ہمنے یہ چاہا کہ حاصل ضرب کی میزان کو معلوم کرین آیا غلط ہی یا صحیح ہی پس حاصل ضرب کے سب عدد و نکو اکائی فرض کرکے ایک جگہ جمع کیا تو اٹھارہ ہوئے اسطرح ۱+۲ اور جب ان دونون کو یعنے اٹھارہ کو جمع کیا تو نو ہوئے مضروب کے عدد و نکو جمع کیا تو چھ ہوئے اور مضروب فیہ کے عدد بھی چھ ہوئے چھ کو چھ مین ضرب کیا تو چھتیس حاصل ہوئے اور جب ان دونون عدد ون کو یعنے چھ اور تین کو جمع کیا تو نو ہوئے پس مضروب اور مضروب فیہ کے عدد حاصل ضرب کے عدد و نکے برابر آئے معلوم ہو گیا کہ میزان صحیح ہے فصل پانچوین اربعہ تناسب کے بیان مین اربعہ تناسب کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس قاعدہ مین چار عدد ہوتے

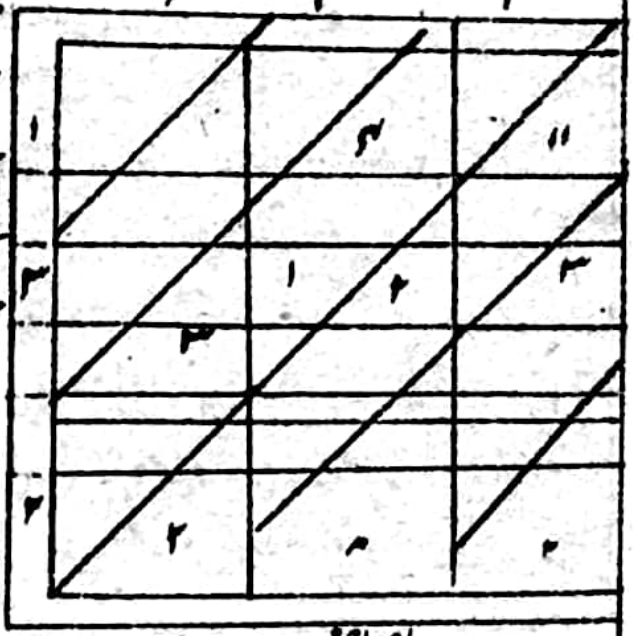

ہین جسطرح تیسرے عدد کی نسبت چوتھے عدد سے ہے ایسے ہی پہلے عدد کی نسبت دوسرے عدد کے ساتھ مین ہوتی ہی و فریقون طرف کے عدد ون کو طرفین کہتے ہین اور درمیان کے دونون عدد و نکو وسطین کہتے ہین اور نسبت درمیان طرفین اور وسطین کی یہ ہی کہ طرفین کا حاصل ضرب وسطین کی حاصل ضرب کے برابر ہوتا ہی اور ضرور ایکطرف طرفین مین سے یا ایک وسط وسطین مین سے عدد مجہول ہوتا ہی اور مجہول نامعلوم کو کہتے ہین پس اگر ایکطرف طرفین سے مجہول ہوتا ہی تو وسطین کو باہمدگر ضرب کرکے طرف معلوم پر تقسیم کرتے ہین جو کہ خارج تقسیم کو عدد مجہول کہتے ہین اور جو کوئی وسط وسطین مین سے مجہول ہوتا ہی طرفین کو ضرب کرکے وسط معلوم پر تقسیم کرتے ہین جو کہ خارج تقسیم ہوتا ہی وہی عدد مجہول ہوتا ہی اسی قاعدہ سے جو عدد مجہول یعنے نامعلوم ہوتا ہی اسکو معلوم کرسکتے ہین مثلاً اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ چھ روپیہ یا چھ آنہ مین فلان چیز چار سر یا چار تولہ یا چار ماشہ آتی ہی ہر تین روپیہ یا تین آنہ مین کسقدر آویگی یہ عدد مجہول ہی یعنی معلوم نہین ہی جو کہ ان عدد و نہین مجہول دونون طرف مین سے ایکطرف مین واقع ہی دونون وسطین کے عدد ون کو باہمدگر ضرب کیا ہمنے بارہ حاصل ہوئے بارہ کو چھ پر کہ طرف معلوم ہی تقسیم کیا ہمنے دو حاصل ہوئے پس دو عدد مجہول ہوا اور طرفین کا حاصل ضرب وسطین کے حاصل ضرب کے برابر آیا یعنی چھ کو دو پر ضرب کیا تو بارہ

حاصل ہوئے یا دو کو چھ پر ضرب کیا تو وہی بارہ حاصل ہوئے اسیطرح دسلین کہ عددون کو جو باہم گر ضرب کیا تو بھی
وہی بارہ حاصل ہوئے تیسرے تین کو جب چار مین ضرب کیا ہمنے بارہ حاصل ہوئے یا چار کو تین پر ضرب کیا جب بھی
وہی بارہ حاصل ہوئے اسی قاعدہ سے ہر چیز کی مقیت جاول سے رتی تک اور رتی سے ماشہ تک اور ماشہ سے
تولہ تک اور تولہ سے سیر تک اور سیر سے من تک اور ایک سے دس تک اور دس سے سو تک اور سو سے ہزار
تک اور ہزار سے کرور تک اور کرور سے آخر درجون تک دریافت کر سکتے ہین باب تیسیوان علم ہندسہ
کی بعض اصطلاحون کے بیان مین مقدمہ اس علم کے بیان مین جاننا چاہیے کہ ریاضی علمون مین سے
ایک علم ہندسہ ہے اس علم کے عالم کو ہندس کہتے ہین ہندس اول ارشمیدس مقا اسکے بعد انیسونوس
اور اسکے بعد اقلیدس ہوا اور اقلیدس سے یہ علم اسوجہ سے منسوب ہی کہ اُسنے اس علم مین بہت
کمال حاصل کیا اور ایک کتاب تصنیف کرکے اسکا نام تحریر اقلیدس رکھا اور کتاب اقلیدس کی اصل مین پندرہ
مقالہ تھے بعد اسکے دو مقالہ اور اسمین ملا دیے اور ہر ایک مقالہ اسکا کئی کئی شکلون پر شامل ہی کہ موافق
نسخہ حجاج کے وہ سب شکلین چار سو چھیاسٹھ ہین اور موافق کتاب ثابت کے چار سو چھتہر شکلین ہین اور دونون
کتابون مین بعض مقام مین شکلون کی ترتیب مین بھی اختلاف ہی اور ان چند سطرون مین ایک مقالہ کی بھی
شکلون کی تشریح نہایت دشوار ہی اسلیے کہ ہر شکل مین ماقبل اپنے ابعد سے ربط رکھتا ہے اسوجہ سے اس علم
کے بیان مین صرف مقالہ اول کی شکل اول کی اصطلاحون پر اکتفا کیا ہمنے فصل اس علم کی اصطلاحات
کے بیان مین ظاہر ہو کہ اس علم کی تمام اصطلاحون مین سے ایک حد وہی اور حد وہ کہ چند اصطلاحون
پر شامل ہی از انجملہ ایک ان مین سے نقطہ ہی اور نقطہ اسکو کہتے ہین کہ جزو اسکا نہو اور اشارہ اسکی طرف کو
ممکن ہو دوسرے خط اور وہ ایک طول ہی بغیر عرض کے اور انتہاے خط نقطہ سے مراد ہے اور خط اس
خط مثالی سے ظاہر ہے نقطہ ..... اور جاننا چاہیے کہ نقطہ اور خط نقطہ اس سے مراد نہین ہے
جیسا کہ لکھا گیا بلکہ ابعاد ثلثہ مین ہر شے مین سے نقطہ اور خط موجود ہی اور ابعاد ثلثہ عرض اور طول اور
عمق کو یعنی لنبائو اور چوڑائو اور گہراؤ کو کہتے ہین اور یہ امر خوب ظاہر اور روشن ہی کچھ حاجت دلیل و
برہان کی نہین رکھتا ہے مثلاً اس ورق کے کنارون پر دیکھنا چاہیے کہ ہر ایک کنارہ ایک خط
ہے اور خط کی انتہا پر ایک نقطہ ہے کہ جزو لا یتجزے اس سے مراد ہے یعنے ایسا جزو کہ
پھر اسکا جزو نہین ہو سکتا تیسرے خط مستقیم اور وہ سیدھا خط ہے کہ ملتا ہے درمیان دو

نقطون کے جو کہتے خطوط متوازین اور وہ دو خط برابر ہوتے ہین اسطور پر کہ جسقدر انکو دور زیادہ کھینچیے وہ آپس مین نہین ملتے مثلاً خطوط متوازی مین ہرگز سطح کو محیط نہین ہوتے ہین جسطرح سے مثال مین ظاہر ہی کہ اس سطح کو جو درمیان دو خطون کے واقع ہی خطوط متوازی نے احاطہ نہین کیا پانچوین سطح اور وہ عرض وطول رکھتا ہی اور سطح دو قسم پر ہی سطح مستوی اور سطح غیر مستوی سطح مستوی وہ ہی کہ اگر ان دونون نقطون کے درمیان مین جو اس سطح پر ہین خط مستقیم وصل کرین یعنی ملائین تو وہ خط اس سطح سے باہر نجائے اور سطح غیر مستوی وہ ہی کہ جو اسکے خلاف ہو چھٹے زاویہ مسطح اور زاویہ وہ ہی کہ سطح دو خطوط کے احاطہ کرنے سے پیدا ہوتا ہی پس اگر یہ دونون خط اسطور پر ہون کہ بعد خارج کرنے دونون کے چار زاویہ پیدا ہوجائین تو اسکو زاویہ قائمہ کہتے ہین اور ایک خط ان دونون مین سے عمود ہوتا ہی اور دوسرے کے مثال اسکی [illegible] اور جو مختلف زاویہ پیدا ہوتے ہین تو بڑے زاویہ کو منفرجہ کہتے ہین اور چھوٹے زاویہ کو حادہ کہتے ہین مثال اسکی [illegible] ساتوین اگر ایک پرکاری خط سطح سے محیط ہوتا ہی تو اس سطح کو دائرہ کہتے ہین اور اس محیط خط کو خط مستدیر اور خط دائرہ کہتے ہین اور نقطہ جو اسکے بیچ درمیان مین ہوتا ہی اس نقطہ کو مرکز کہتے ہین اور جو خط کہ مرکز سے محیط پر پہونچتا ہی اسکو قطر دائرہ کہتے ہین اور قطر دائرہ کو دو ٹکڑے برابر کر دیتا ہی مثلاً [illegible] اور جو خط مرکز سے یعنی نقطہ پر سے نہ گذرے اور وہ خط مستقیم دائرہ کے دو ٹکڑے کردے آدھا ٹکڑا دوسرے آدھے سے کم ہو تو اسکو وتر دائرہ کہتے ہین مثال اسکی

آٹھوین اشکال مستقیمۃ الاضلاع یعنی وہ شکلین کہ خطوط مستقیمۃ الاضلاع نے اسکو احاطہ کیا ہو وہ پہلا اسمین سے مثلث ہے اور مثلث چھ طرح پر ہے ایک متساوی الاضلاع ہی کہ تینون خط باہم گر برابر ہون مثال اسکی [illegible] دوسرے متساوی الساقین کہ دو خط اسکے باہم گر برابر ہون مثال اسکی [illegible] تیسرے مختلف الاضلاع یعنی تینون ضلع اسکے باہم گر مخالف ہون مثال اسکی [illegible] چوتھے قائمۃ الزاویہ کہ اسمین ایک زاویہ قائمہ ہوتا ہی مثال اسکی [illegible] پانچوین منفرج الزاویہ کہ اسمین ایک زاویہ منفرجہ ہوتا ہی مثال اسکی منفرجۃ الزاویہ [illegible] چھٹے حاد الزاویہ کہ سب زاویہ اسکے تنگ ہون مثال اسکی شکل متساوی الاضلاع ہی کہ ہر ایک زاویہ اسکا تنگ ہی دو سترہ دار بقیۃ الاضلاع ہی یعنی وہ شکلین کہ انکو چار خطون نے احاطہ کیا ہی اور وہ پانچ طرح پر ہی اول مربع کہ چارون ضلع اسکے برابر ہون اور چارون زاویہ اسکے قائمہ ہون مثال اسکی [illegible] دوسرے مستطیل کہ چارون زاویہ اسکے قائمہ ہون اور اسکے دو خط مقابل باہم برابر ہون مثال اسکی [illegible] تیسرے

معین کہ چارون خط اسکے باہمدگر برابر ہون لیکن زاویہ قائمہ نہون بلکہ دو زاویہ حادہ اور دو منفرجہ ہون مثال اسکی

معین چوتھے شبیہ بمعین یعنی معین کے مشابہ ہو کہ چارون خط اسکے برابر ہون اور زاویہ بھی قائمہ ہون مثال اسکی

شبیہ بمعین پانچوین منحرف اور وہ ایک شکل ہو کہ ان سب کے خلاف ہو مثال اسکی منحرف تیسرے

اشکال کثیر الاضلاع ہین یعنے وہ شکلین کہ ضلع انکے چار سے زیادہ ہون جسقدر ہون پس اگر ضلعے اور زاویے مساوی

یعنی برابر ہین تو اسکو مخمس اور مسدس اور مسبع اور مثمن اور متسع اور معشر کہتے ہین اور اگر ضلعے اور زاویے مختلف ہین تو

کو مخمس الاضلاع مختلف الاضلاع والزوایا اور مسدس الاضلاع مختلف الاضلاع والزوایا کہتے ہین اور اسیطرح قیاس کرنا

چاہیے دوسرے اس علم کی اصطلاحون مین سے اصول چھ نوعہ ہین اور وہ چند چیزین ہین انپر اعتقاد کرنا جملہ ضرورتا سے اول یہ

کہ نقطہ اور خط اور سطح اور مستقیم خط اور سطح مستوی اور دائرہ سب موجود ہین مثیل مبیات کے ہین یعنی ظاہر ہین کہ کوئی شخص انکی نفی

پر جحت اور اعتراض نہین کرسکتا دوسری یہ اختیار ہو کہ جس خط پر یا جس سطح پر کہ چاہین نقطہ مقرر کرلین تیسری یہ کہ جس سطح پر چاہین

خط فرض کرلین چوتھے یہ کہ نقطہ نقطہ کیساتھ اور خط مستقیم خط مستقیم کیساتھ اور سطح مستوی سطح مستوی کیساتھ منطبق یعنی

برابر ہوتا ہی پانچوین یہ کہ نقطہ و خطونکی درمیانہین اور خط و سطحونکی درمیانہین مشترک ہوتا ہی چھٹے یہ کہ اختیار ہی خط مستقیم

کو جس نقطہ پر چاہین ملادین ساتوین یہ کہ جس نقطہ پر یا جنتی دور پر چاہین دائرہ کھینچ لین آٹھوین یہ کہ زاویہ قائمہ باہمدگر

برابر ہوتے ہین نوین یہ کہ دو خط متوازی سطح کو اخاطہ نہین کرتے دسوین یہ کہ وہ زاویہ جو قائمہ کی برابر ہین وہ بھی قائمہ ہین

تیسرے اس علم کی اصطلاحون مین سے علم متعارفہ ہین اور وہ بھی بہت چیزین ہین اول یہ کہ چند چیزین جو ایک چیز معین کے برابر

ہین وہ سب باہمدگر برابر ہوتی ہین دوسرے یہ کہ جو چیزین باہمدگر ہین اگر زیادہ کیا جاوے ان سب مین سے برابر برابر کم

کیا جاوے انمین سے برابر پس وہ چیزین بعد زیادتی اور کمی کے بھی برابر ہونگی تیسرے یہ کہ جو چیزین برابر نہین جسوقت زیادہ

کیا جاوے انمین سے برابر برابر کم کیا جاوے انمین سے برابر پس وہ چیزین بعد زیادتی اور کمی کے ہرگز برابر نہونگی چوتھے یہ کہ

جو چیزین کہ انکے برابر ہونے کا حال معلوم نہین پس جسوقت زیادہ کیا جاوے انمین سے برابر برابر کم کیا جاوے برابر اور بعد

زیادتی اور کمی کے معلوم ہو کہ وہ سب باہمدگر برابر ہین پس جاننا چاہیے کہ یہ پہلے ہی سے سب چیزین برابر تھین پانچوین یہ

کہ جو چیزین مثل ایک چیز معین کے ہون ایک شمار مین یا یکجز و مقدر مین مثلاً ثلث ثلث یعنی تین اور تین یا ربع ربع یعنی چار

چار ایک شی مقدر کی برابر ہون پس وہ چیزین باہمدگر برابر ہونگی چھٹے وہ کہ جو چیزین کہ باہم مطابق ہین بغیر زیادتی کی پس وہ چیزین باہم

برابر ہین بے زیادتی اور کمی کے ساتوین یہ کہ کل بڑا ہی جزو سے مقالہ پہلا شکلون کی بیان مین ظاہر ہو کہ حکیم اقلیدس

نے اپنی کتاب کے پہلے مقالہ مین شکلونکا بیان کیا ہے اور وہ ایک کتاب حجاج کیموافق سینتالیس شکلین ہین اور

کتاب ثابت ہین ایک شکل زیادہ ہی اور وہ پنتالیسوین شکل ہے فشکل سہلی مقالۂ اول کی ہم چاہتے ہین کہ ایک خط
محدود اب پر مثلث متساوی الاضلاع بناوین نقطۂ ا اور نقطۂ ب کو مرکز فرض کرکے خط محدود کی دوری پر دو دائرہ
ب ج ر اور ا ج ہ بنایئے کہ آپس مین تقاطع کرتے ہین نقطۂ ج پر اور نقطۂ ا و نقطۂ ب سے نقطۂ ج تک خط ملا دیجیے پس
مثلث آ ب ج متساوی الاضلاع بنگیا اسلیے کہ خط آ ج اور خط ب ج مساوی خط آ ب کی ہین جیسے حدود مین بیان ہوا علوم
متعارفہ کے حکم سے پس تحقیق ہوا کہ تینون آ ب ج کے باہم مساوی ہین اور یہی مدعا ہی مثال کی شکل اول ۱۱ بج
مقالۂ اول باب چوبیسوان علم ہیئت کے بیان مین مقدمہ علم ہیئت اور اسکی تقسیم کے تعریف مین جان کہ علم
ہیئت علم ریاضی کا ایسا شریف کہ علم ہی کہ کرہ زمین کے ملکون کا عرض اور طول کا حال اور رات دن کی ساہی اور
نو کی کیفیت اور چاند سورج کے گہن کے موسم کا اختلاف اور سات ستارہ گردش کرنے والون سے اور ثابت ستارون
سے آسمانو نکی جرمون کی حقیقت اس سے دریافت ہوجاتی ہی اور ان روزون مین علم ہیئت دو طریقون پر عالم مین جاری
ہی یعنی ایک نظام محدودی حکیم بطلیموس کا اور دوسرا نظام نامحدود حکیم فثاغورث کا نظام محدود بطلیموسی کی وہ ہیئت ہی
کہ حکیم بطلیموس نے حکماے متاخرین کی علم حکمت کے موافق مترتب کی ہی اور اس نظام مین زمین کو مرکز قرار دیا ہی کہ تمام اجرام
آسمان کے اسکے گرد دورا اور سیر کرتے ہین اور تمام عالم جسمونکی کلی اور جزوی عنصری اور فلکی اس نظام کے موافق پنجہ
کرہ مقرر کیے مین کرۂ خاک کرۂ آب کرۂ باد کرۂ آتش اور سات آسمان اور ساتون ستارہ سیر کرنے والے اور ایک فلک
البروج اور ایک فلک اطلس کہ وہی فلک الافلاک ہی اور یہ سبکرہ باہم تہ بتہ ہین پیاز کے پوست کیطرح اور ان پنجہ کرون
مین سے چار کرۂ عنصری ہین ایک کرہ خاک کا اور دوسرا کرہ پانی کا اور تیسرا کرہ ہوا کا اور چوتھا کرہ آگ کا اور نو فلکی
ہین فلک اول پر چاند ہی اور دوسرا آسمان پر عطارد ہی اور تیسرے آسمان پر زہرہ ہی اور چوتھے آسمان پر سورج ہی اور پانچوین
آسمان پر مریخ ہی اور چھٹے آسمان پر مشتری ہی اور ساتوین آسمان پر زحل ہی ان ساتون ستارونکو سبعہ سیارہ کہتے ہین اور ان ساتون
آسمانونکو افلاک کلی کہتے ہین اور سواے ان ساتون افلاک کے اور افلاک جزوی بھی افلاک سبعہ سیارہ کے درمیان زمین
کیے ہین اور آٹھوان فلک فلک البروج ہی کہ اسمین سب ثابت ستارہ ثبت ہین اور نوان فلک جو سب افلاک پر محیط ہی اسپر
کوئی ستارہ نہین ہی وہی فلک اطلس ہی اور اسی کو فلک الافلاک بھی کہتے ہین اگرچہ ہر فلک جدا حرکت کرتا ہی مگر آٹھوان فلک اور
سبعہ سیارہ فلک نہم کی حرکت وضعی کے وابستہ ہین گردش رات دن کی اسی سے متعلق ہی اور سبعہ سیارہ کی سال بھر کی حرکت حرکات
فلک کے خاص ہر واحد کیواسطے ہی اور یہی ہی راے ارسطو اور برخس کی اور بہت حکماے ہیئت کی اور ان پہلونکی جو حکیم بطلیموس کے زمانہ
سے قبل تھے اور تین سو برس سے قبل فرنگستان کے سب ملکونکی مدرسون مین اسی نظام بطلیموس کے موافق تعلیم کرتے تھے اور

اور ایران اور عربستان اور ترکستان اور روم اور ہندوستان مین ابتک جاری ہی اور حکیم فیثاغورث کا نظام نا
محدود ایک نظام ہی کہ اس پیرو طبقہ حکماے اشراقیہ نے ملک ہندوستان یا ایران یا مصر سی حاصل کر کے اسنے اور
اسکے شاگردون نے سن عیسوی سی پانچسو برس پہلے یونان کے خطہ مین رواج دیا ہی اور تعلیم کیا ہی اور نظام شمسی نامتناہی
عقل اور ہوش مین حیرت زیادہ کرتا ہی اس نظام نے آفتاب کو مرکز قرار دیا ہی اور سیکڑون ستارہ تاریک مثل کرۂ زمین کی گرد
آفتاب کی گردش کرتے ہین اور سب سیارہ کہ آفتاب کے گرد گردش کرتے ہین وہ تین قسم پر ہین ایک سیارات اولی کہ انکی حرکات
دوری کا مرکز آفتاب ہے اہل فرنگ نے ایسے ستارہ ابتک گیارہ دریافت کرتے ہین کہ اسکی شرح بیان کیجائیگی دوسرے اقمار کہ انکو
سیارات ثانوی کہتے ہین کہ سیارات کے گرد گردش کرتے ہین اور ان سیارات کی ساتھ مین آفتاب کی بھی گرد دور کرتے
ہین ایسے ستارہ ابتک تیرہ دریافت مین آئے ہین تیسرے دنبالہ دار ستارہ کہ ہند کے عوام انکو جھاڑو کہتی ہین نہایت
طول مدارات یعنی خطوط بیضی کے آفتاب کے گرد گردش کرتے ہین کبھی بہت قریب آفتاب کے آجاتے ہین کہ اہل زمین کو
نظر آتے ہین اور کبھی دور تر چلے جاتے ہین کہ دوربین سے بھی نہین نظر آتے ہین ایسے ستارون کی ابتک انتہا صحیح
معلوم نہین ہوئی مگر حکماء فرنگ قیاسیہ کہتے ہین کہ صدہا بلکہ ہزارہا ہونگی حاصل کلام یہ نکتہ حیرت افزا سنا چاہیے کہ
اس نظام شمسی کو جسکا ذکر مجمل بیان ہوا فرنگستان کے متاخرین اہل ہیئت نے ایسا قیاس کیا ہی کہ یہ تمام نظام شمسی ایک
مملکت ہے ان ملکون مین سے کہ گنتی انکی عدد ستارہ ہاے ثوابت کیطرح بیشمار ہی اور ہر ایک ثابت ثوابت سی کہ انتہا نہین
رکھتا ہی مثل اس نظام شمسی کے ایسا مرکز ہی کہ آفتاب کیطرح اسکے گرد بھی ایسی ہی تین قسم کے سیارات یعنی سیارہ اولی
اور سیارات ثانوی اور سیارات دنبالہ دار گردش کرتے ہین اور فرنگستان کی اہل ہیئت نے اس سی بھی زیادہ قیاس کیا
ہی کہ عقل اور ہوش کو اس سی نہایت حیرت ہوتی ہی یعنی جیسے کہ گمان کیا گیا کہ ہر ایک جمعیت سیارونکی اپنی ثابت کیساتھ
منتظم ہوتی ہی اسیطرح یہ بھی احتمال ہی کہ ان سب ثوابت کثیرہ کے انتظام کیواسطے ثابت اعظم ثوابت لائق لقب ثابت
الثوابت یا شمس الشموس کے ہوا ہو کہ وہ سب موجودات سیارہ اور ثوابت کا اکیلا مرکز ہووی اور سب ثوابت مع اپنی
چاکرون اور خدمتگارونکی گرد اسکے گردش کرین اور یہ نظام وہ ہی کہ مشائیان اعظم کی حکمت کی ظاہر ہونے سے پہلے ہی
فلاسفہ اشراقیہ یونان نے اختیار کیا تھا اور افلاطون اور شمیدش نے بھی اسی راے کو پسند کیا تھا اور اس تین سو برس
کی مدت مین یہی نظام فیثاغورث کا کہ مذکور ہوا سب ملک فرنگستان مین ارباب ہیئت کے پسند ہوا اور فرنگستان کے
اہل ہیئت نے دوربین وغیرہ کی عجیب و غریب آلات ایجاد کیے ہین کہ انکی اعانت سے بہت سیارون اور قمرون کو کہ انکی نام
و نشان سے سابق کی اہل ہیئت مطلق اطلاع اور آگاہی نرکھتے تھے دریافت کیا ہی سیارات اولی پانچ ہین کہ انکو

از سر نو دور بین اور پہن بین کے واسطے سے اس زمانہ تک معلوم کیا ہی چار جسم سیدوس سیرس وسطا جو نو پالس اور اقمار
سترہ ہین چار مشتری کے ہمراہ اور سات زحل کے ہمراہ اور چھ چار جسم سیدوس کے ہمراہ سچ ہی کہ عقل سلیم اور ذہن مستقیم نا
محدود فیثاغورث کو بہت پسند کرتے ہین اسلیے کہ اس سے مخلوقات نامتناہی اور موجودات نامحدود خالق بیچون پر اطلاع اور
آگاہی حاصل ہوتی ہی اور نظام شمسی حکیم فیثاغورث مین سے چند مسئلہ سہل و آسان اور مختصر ایسے کہ مبتدیونکے مفید ہون اور انکی سمجھ
مین بخوبی آجائین چند فصلونمین ہم بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالی فصل پہلی بعض اصطلاحات علم ہیئت کے بیان
مین خط استوا ایک دائرہ کلان ہی کہ زمین کو برابر دو حصون پر تقسیم کرتا ہی اور یہ خط فرضی ہی حقیقت مین کچھ وجود نہین
رکھتا ہی اور جسوقت خط استوا پر آفتاب پہونچتا ہی تو دن اور رات تمام عالم مین برابر اور یکسان رہتا ہی اور تمام عالم مین
دو قطب ہین ایک قطب شمال کا اور دوسرا قطب جنوب کا اور ایک خط راست کہ ایک قطب سے دوسرے قطب کے طرف مرکز کی
طرف سے گذرتا ہی اسکو محور کہتے ہین اور عرض فرض کرنے خط استوا سے کہ زمین کو برابر دو حصون پر اسنے تقسیم کیا ہی وہ ہی کہ
عرض ہر ملک اور مقام کا خط استوا سے دونون قطب جنوبی اور شمالی سے ایک قطب کی طرف معلوم کرتے ہین اور
اہل ریاضی ہر ایک دائرہ کو تین سو ساٹھ درجون پر تقسیم کرتے ہین اور ہر درجہ کے ساٹھ دقیقہ کرتے ہین نصف دائرہ
ایکسو اسی درجہ کا ہوتا ہی اور چوتھائی دائرہ نوے درجہ کا پس خط استوا سے قطب شمالی خواہ جنوبی نوے درجہ یعنی چوتھائی
دائرہ پر ہی خط سرطان سرطان ایک دائرہ ہی کہ مقابل خط استوا کے ساڑھے تیئیس درجہ کے تفاوت پر شمال کیطرف گرد زمین کے
فرض کیا ہی اور خط جدی ساڑھے تیئیس درجہ خط استوا کے جنوب کی طرف فرض کرتے ہین چنانچہ آفتاب خط سرطان سے جنوب کیطرف
عود کرتا ہی اور خط جدی سے شمال کیطرف پھرتا ہی پس راہ آفتاب کی انھین دو خطونکے درمیان رہتی ہی اور اس سے تجاوز اور
تفاوت نہین کرتا ہی خط منطقۃ البروج ایک خط ہی کہ آفتاب کی راہ پر زمین کے گرداگرد فرض کیا ہی ایکمقام مین خط سرطان سے مس
ہی یعنی چھو گیا ہی اور دوسرے مقام مین خط جدی سے چھو گیا ہی اور دو مقام مین اسنے خط استوا کو قطع کیا دائرہ نصف النہار
ایک دائرہ عظیمہ ہے کہ ایک جاے کے سر کے گذر کر دونون قطب کیطرف جاتا ہی اور زمین کو برابر دو حصون پر تقسیم کرتا ہی
ایک حصہ کو شرقی اور دوسرے حصہ کو غربی کہتے ہین عرض مکان بعد مکان کو کہتے ہین خط استوا سے خواہ طرف قطب
شمالی کے ہو خواہ قطب جنوبی کے جانب ہو قطب شمالی کے بعد کو عرض شمالی کہتے ہین اور قطب جنوبی کے بعد کو عرض جنوبی
کہتے ہین اور طول مکان بعد مکان ہی اول نصف النہار سے خواہ طرف مشرق کے ہو یا طرف مغرب کے اور بعد مشرقی کو طول شرقی
اور بعد مغربی کو طول غربی کہتے ہین اور اول نصف النہار وہ ہی کہ جسجگہ سے طول شرقی اور غربی کا حساب کرتے ہین
اور ظاہر ہو کہ سب دائرہ اور خط کہ صدر مین مذکور ہوئے سب فرضیہ ہین اور خارج مین بالکلیہ وجود نہین رکھتے ہین

فصل دوسری زمین کی شکل کے بیان مین زمین نارنگی کی طرح مدور یعنی گول ہے اور حکماے شامین اور اترافین کے اس قول پر نظام محدود بطلیموس اور نظام نامحدود فیثاغورث یعنی دونون نظامونکے معتقدین اتفاق رکھتے ہین اور دلیل ہیلی زمین کے گول ہونے مین یہ ہے کہ جس چیزکو سطح زمین پر دور سے دیکھتے ہین تو سر اسکا اول معلوم ہوتا ہے اور وہ شے جسقدر نزدیک ہوتی ہے اجزا اسکے زیادہ تر معلوم ہوتے ہین جسطرح خشکی کے مسافرونکو اول چوٹی پہاڑ کی یا ٹہنک درخت کی معلوم ہوتی ہے یا سر منار کا نظر آتا ہے اور دریا کے مسافرونکو جہاز کے مستول کی چندی یا چیرہ اول نظر آتا ہے اور جسقدر جہاز نزدیک تر ہوتا ہے سب اجزا اسکے نظر آتے ہین یعنی جسقدر قریب اور پاس آجاتا ہے تو کل اجزاے

آفتاب کے کروڑہا میل پہونچتی ہی اور آفتاب جو زمین سی چودہ لاکھ حصہ بڑا ہی پس موافق عظمت مادہ کی آفتاب مین قوت جاذبہ
بھی اسکی بہ نسبت زمین کے عظیم تر ہی اسصورت مین احتمال ہی کہ زمین کو اپنی طرف آفتاب اسقدر جذب کری کہ زمین آفتاب
سے ملجائے اسلیئے کہ مقدار مادہ آفتاب کی بہ نسبت مقدار مادہ زمین کے تین لاکھ تینتیس ہزار نوسو اٹھائیس حصہ یا اس سے
زیادہ ہی پس نسبت اثر جذب کی زمین پر بھی اسیقدر قوی ہی کہ نسبت آفتاب کی طرف زمین کی ہی اور زمین آفتاب کی قوت
جاذبہ کے زور سے کہ تین لاکھ تینتیس ہزار نوسو اٹھائیس درجہ زیادہ ہی آفتاب کی طرف خوب تیزی سی جاتی ہی اور اس حرکت
مین احتمال رکھتا ہی کہ باہر گر ملنے والے ہون لیکن جو چیز کہ مانع متفق ہونے کی ہوئی شرح اسکی خوب اچھی طرح بیان کرتا ہون
مین جاننا چاہیے کہ جو جسم دائرہ کی گرد گردش کرتا ہی وہ خواہش اس بات کی رکھتا ہی کہ اس دائرہ سی باہر نکلجائے جسم کی اس
میلان کو قوت تارک المرکز کہتے ہین اسیطرح مرکز دائرہ کو بھی کہ اسمین جسم کا دور معلوم ہوتا ہی قوت جذب حاصل ہی اور اسکو
قوت طالب المرکز کہتے ہین اور یہ دونون قوتین برابر ہوتی ہین اب جاننا چاہیے کہ زمین کی دو گردشین ہین ایک گردش محوری
ہی کہ وہ ایک رات دن مین تمام ہوتی ہی اور ایک حرکت دوسری ہی کہ سال بھر کی مدت مین گرد آفتاب کے دور کرتی ہی اور اگر زمین
گرد آفتاب کے دور نہ کرتی تو اسکو قوت تارک المرکز جو جذب آفتاب کی مخالف ہی کسطرح پیدا ہو جاتی ہی اور زمین کو آمیزش آفتاب
سے مانع ہوتی اور آفتاب بھی بذات ایک حرکت دوری رکھتا ہی کہ اسکے سبب سے قوت تارک المرکز اسکو حاصل ہی اسلیے
کہ اگر آفتاب کو حرکت دوری نہوتی باوصفیکہ جسم آفتاب کا بڑا ہی قوت جاذبہ زمین کی اسکو اپنی طرف کھینچتی لیکن
مقدار حرکت آفتاب کی بہ نسبت مقدار زمین کے اسقدر کم ہی کہ مقدار مادہ آفتاب کی بہ نسبت مادہ زمین کی زیادہ ہی
اور بہ سبب اسبات کے کہ آفتاب کے اور زمین برابر زمانہ مین اپنی مدارات کو طی کرتے ہین حرکت آفتاب کی حرکت زمین کی بہ
نسبت اسدرجہ ناقص ہی کہ جسطرح مادہ آفتاب کا بہ نسبت مادہ زمین کے بڑا ہی اور جسقدر کہ حرکت آفتاب کی تیزی مین زیادہ
نقصان ہی ہونا مادہ کا اسپر نقصان کرتا ہی اور مادہ زمین کی حقیقت مین جسقدر نقصان ہی تیزی حرکت زمین کی اسپر نقصان
کرتی ہی اسحالت مین دونونکی قوت تارک المرکز قوت جاذبہ کیساتھ مین معادلت رکھتی ہی یعنی انصاف رکھتی ہی جسطرح سے
مدارات کے مرکزون کی قوت جاذبہ دونون کے قوای تارک المرکز کی مانع ہوئی اسیطرح سی دونون کی قوت
جاذبہ ایک دوسرے کے تصادم کو یعنی مل جانے کو مانع ہی جاننا چاہیے کہ فرنگستان کے اہل ہیات کے قیاس
موافق زمین ایک کوکب ظلماتی ہی ساتھ مدار اپنے کے سال بھر کی مدت مین آفتاب کے گرد دور کرتی ہی اسیطرح
دس ستارہ اور ہین کہ جدا جدا اپنے مدارات کیساتھ مختلف زمانون مین آفتاب کے گرد گردش کرتے ہین نام ان گیارہ ستارونکے
یہ ہین عطارد زہرہ مریخ سیرس پالس جونو وسطا مشتری زحل جارجیم سیدوس اور ان گیارہ ستارون سے

عطارد کا دورہ یا حلقہ اور زہرہ کا مدار یعنی دورہ زمین کے مدار یعنی حلقہ کے درمیان واقع ہوا اور مدارات یعنی دورہ اور ستارون کے مدارات زمین سے خارج ہین اور اہل ہیئت نے فلک ثوابت پر ایک دایرہ فرض کیا ہی اور اس دایرہ کا نام خط البروج رکھا ہی اور طریقۃ الشمس بھی اسکو کہتے ہین اور خط البروج کے جنوب اور شمال مین نو نو درجون کے بعد مین ایک ایک دایرہ مقرر کرکے مجموع ان اٹھارہ درجون کا نام منطقۃ البروج رکھا ہی چنانچہ سیارون مین سے کسی ایک کا درجہ بھی ان اٹھارہ درجون یعنی منطقۃ البروج سے خارج نہین ہوتا ہی اور منطقۃ البروج کو بارہ حصون پر برابر تقسیم کرکے ہر حصہ کا نام برج رکھا ہی اور اس تقسیم کی شناخت کیواسطے چند ستارہ ثوابت جو خط البروج کے حوالی مین واقع ہین انکو باہر ملاکر ہر برج کا خاص نام رکھا ہی اور ہر برج کے تیس حصہ برابر کرکے ہر حصہ کو درجہ کہتے ہین اور ہر درجہ کے ساٹھ حصہ کرکے ہر حصہ کا نام دقیقہ رکھا ہی اور ہر دقیقہ کو ساٹھ حصون پر تقسیم کرکے ہر حصہ کا نام ثانیہ رکھا ہی اور نام برجون کے فارسی مین اور عربی مین اور انگریزی مین اس تفصیل سے ہین

فارسی	عربی	ہندی	انگریزی
برہ گاو دوپیکر	حمل ثور جوزا	میکھ برکھ ستھن	رام بل توئینس
خرچنگ شیر خوشہ	سرطان اسد سنبلہ	کرکھ سنگھ کینا	کراب لین درجن
ترازو کژدم کمان	میزان عقرب قوس	تولہ برچھک دھن	سکیلس سکوربین اچر
بزغالہ دلو ماہی	جدی دلو حوت	مکر کنبھ مین	کوٹ ڈائربیر فشز

سوال خط البروج فرضی دایرہ ہوا اور زمین کا مدار ہے چاہیے تھا کہ تمام اسکا طریقۃ الارض رکھتے طریقۃ الشمس اسکا نام کسواسطے مقرر کیا **جواب** فی الحقیقت زمین برس دن کی اپنی گردش مین اس دایرہ کو طی کرتی ہی لیکن جو زمین کے باشندونکو بھی معلوم ہوتا ہی کہ گویا ایکسال کی مدت مین آفتاب ثوابت کے درمیان اس دایرہ پر گردش کرتا ہی اسواسطے اسکو طریقۃ الشمس کہتے ہین اور معلوم ہووے کہ نیمہ شمالی کا ہر مدار یعنی دورہ کہ مدار زمین سے بلند ہوتا ہی اسکو اوج کہتے ہین اور نیمہ جنوبی کہ پست رہتا ہے اسکو حضیض کہتے ہین اور فرنگستان کی اہل ہیئت نے دریافت کیا ہی کہ جسطرح زمین سے ستارہ تاریک انسان اور حیوانات وغیرہ کے جای سکونت ہین اسیطرح اور ستارہ ہای سیارہ بھی آباد ہین اور وہان مسکن حیوانات ہی گو حیوانات وہانکے اس نوع اور جنس کے جسطرح ستارہ زمین مین ہین نہون اور جسطرح زمین کے

باشندہ آفتاب کے نور و حرارت سے نفع اٹھاتے ہین اور سیارات کے باشندہ بھی آفتاب کی روشنی اور دھوپ سے فیضیاب
ہین اور جسطرح زمین کو محوری گردش ہو کہ اسکے باعث سے رات دن واقع ہوتے ہین اسیطرح اور سیارہ گردش مدار کے
علاوہ گردش محوری بھی رکھتے ہین کہ اسکے سبب سے ان سیارونمین بھی کیفیت شب و روز واقع ہوتی ہی اور جملہ گیارہ
سیارونمین سی مشتری اور زحل اور جارجیم سیدوس آفتاب سے نہایت دور ہین لہذا نور آفتاب کا ان سیارونمین بہ نسبت
زمین کے کمتر پہونچتا ہی اسلیے واسطے جبر اس نقصان کے ان سیارات مین سی ہر ایک سیارہ کئی کئی قمر رکھتا ہی چنانچہ مشتری کی
چار قمر ہین اور زحل کے سات قمر ہین اور جارجیم سیدوس کے چھ چاند ہین اور ان سیارات مین سی جو سیارہ کہ آفتاب سے نزدیکتر
ہین وہ دورہ اپنا جلد تمام کرتے ہین اور جو سیارہ کہ آفتاب سی دورتر ہین وہ اپنی دورہ کو بہت دنونمین طی کرتے ہین کثرت
بعد کی علت سے اور قلت و قوت جذب آفتاب سے جسطرح عطارد ستاسی روز اور تیئیس ساعت کے زمانہ مین گردش کر لیتا ہی اور
زہرہ دو سو چوبیس دن اور سترہ ساعت مین دورہ تمام کرتا ہی اور زمین تین سو پینسٹھ روز اور چھ ساعت مین دورہ ختم
کرتی ہی اور مریخ چھ سو اسی روز اور تیئیس ساعت مین دورہ تمام کرتا ہی اور سیرس ایکہزار چھ سو اکیاسی روز اور بارہ ساعت مین
دورہ کر لیتا ہی اور پالس کے دورہ کا زمانہ ایکہزار سات سو تین روز سترہ ساعت ہی اور جونو کے دورہ کے ایام ایکہزار پانسو اسی ہین
اور وسطا کا دورہ ایکہزار ایکسو دس روز کا ہی اور مشتری چار ہزار تین سو تیئیس روز اور چودہ ساعت مین دورہ ختم کرتا ہی اور
زحل دس ہزار سات سو انسٹھ روز دو ساعت مین دورہ تمام کرتا ہی اور جارجیم سیدوس تیس ہزار چھ سو سینتیس روز چار ساعت
مین دورہ تمام کرتا ہی اور بعد ان سب سیارونکا آفتاب سے اس تفصیل پر ہی بعد عطارد کا آفتاب سے تین کرور اڑسٹھ لاکھ
اکتالیس ہزار چار سو اڑسٹھ میل انگریزی ہی اور بعد زہرہ کا آفتاب سی چھ کرور اٹھاسی لاکھ اکانوی ہزار چار سو چھیاسی
میل ہی اور بعد زمین کا آفتاب سے نو کرور پچاس لاکھ سترہ ہزار تین سو ستائیس میل ہی اور بعد مریخ کا آفتاب سے چودہ کرور
پچاس لاکھ چودہ ہزار ایکسو اڑتالیس میل ہی اور بعد سیرس کا آفتاب سے چھبیس کرور تیس لاکھ میل ہے اور بعد پالس کا
چھبیس کرور پچاس لاکھ میل ہی اور بعد جونو کا پچیس کرور بیس لاکھ میل ہی اور بعد وسطا کا آفتاب سے بائیس کرور پچاس لاکھ
میل ہی اور بعد مشتری کا آفتاب سے انچاس کرور انچاس لاکھ نوی ہزار نو سو چھہتر میل ہی اور بعد زحل کا نوے کرور
اناسی لاکھ چھپن ہزار ایکسو تیس میل ہی اور بعد جارجیم سیدوس کا ایک ارب بیاسی کرور ستاون لاکھ باسٹھ ہزار چھ سو
چھیاسٹھ میل ہی اور ظاہر ہو کہ مہندسان کامل فن نے علم ہندسہ کے قاعدہ سی دریافت کیا ہی کہ توپ کا گولہ جس زور و
قوت سے جاتا ہی اگر بہت دور جاوی تو ایکساعت مین چار سو اسی میل انگریزی طی کریگا پس فرض کیا ہمنی وہ جسم کہ رفتار اسکی
توپ کے گولہ کیطرح ہی اگر جسم آفتاب کے نزدیک سے گرائین تو عطارد کے مدار تک آٹھ برس دو سو چھہترونکی مدت مین پہونچیگا

اور مدار زہرہ کا سولہ برس ایک سو چھتیس دن مین پہونچیگا اور مدار زمین تک بائیس سال دو سو چھبیس روز کے عرصہ
مین پہونچیگا اور مدار مریخ تک چونتیس برس کی ایکسو پینسٹھ دن کی مدت مین پہونچتا ہی اور مدار سیرس تک باسٹھ برس تین سو
سینتیس روز کی مدت مین پہونچتا ہی اور مدار مشتری تک ایکسو ستر سال اور دو سو سینتیس روز کی مدت مین پہونچتا ہی اور مدار
زحل تک تین سو پندرہ برس اور دو سو ستاسی روز کے عرصہ مین پہونچتا ہی اور جارجیم سیدوس کے مدار تک چار سو اکتالیس برس
دو سو نو روز مین پہونچتا ہی بعد جارجیم سیدوس کا جو آفتاب سے ہی اگرچہ عقل اور ہوش کو حیرت زیادہ کرتا ہی لیکن اس سے بھی زیادہ
تر نکتہ حیرت افزا سننا چاہیے یعنے بعض کواکب ذوات الاذناب ہین یعنی دنبالہ دار ہین بہ نسبت جارجیم سیدوس کے سات
درجہ زیادہ آفتاب سے دوری رکھتے ہین اور ان ستارونکی شمار ہنوز اہل ہیئت فرنگستان کو معلوم نہین ہوئی کہ کسقدر ہین
اور باوصفیکہ دنبالہ دار ستارہ آفتاب سے اسقدر دوری رکھتی ہین لیکن بہ نسبت اس دوری کے جو ثوابت کو آفتاب سے ہے
بہت نزدیک ہین پس دوری ثوابت کی جو آفتاب سے ہی احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہے جاننا چاہیے کہ دو مکان عظیم الشان
جو باہمدگر ایک میل کے فاصلہ سے واقع ہون اگر ان دونون مکانونکو کئی میل کے فاصلہ سے ہم دیکھین تو بہت چھوٹے
اور باہمدگر قریب نظر آئینگے اور جسقدر ان مکانونکے نزدیک جائیے بزرگی اور تفاوت یعنی فرق انکا بخوبی ظاہر
ہوگا اب یہ جاننا چاہیے کہ زمین سال بھر کے عرصہ مین ایک مدار پر دور اپنا گرد آفتاب کے تمام کرتی ہی قطر اس مدار کا انیس کرور
میل سے زیادہ ہی پس زمین مع تمام باشندون کے ہر سال انیس کرور میل ثوابت کی طرف جاتی ہی اور پھر چھ مہینے کے بعد انیس
کرور میل ثوابت کیطرف سے دور ہو جاتی ہی باوجودیکہ زمین انیس کرور میل ثوابت کیطرف جاتی ہی لیکن اہل زمین اگر
دوربین لیکر دیکھین تب بھی ثوابت کی مقدار اور قد و قامت مین کچھ فرق معلوم نہین ہوتا اس دلیل سے صاف
روشن ہو گیا کہ بہ نسبت دوری ثوابت قطر کے زمین بمنزلہ ایک نقطہ دائرہ کے ہی پس مقرر ہونا بعد یعنی دوری کسی ثابت کا ثوابت
سے کہ تمام سطح آسمانکا انسے بھرا ہوا ہی انسانکی عقل و ادراک سے دور ہی مگر فرنگستان کے اہل ہیئت نے اسقدر دریافت کیا ہی
کہ ہر ثابت ثوابت مین سے اس آفتاب کی برابر ہی مثل اس آفتاب گردان کے بیشمار سیارات اولی اور ثانوی اور دنبالہ دار
گردش کرتے ہین اور ہر سیارہ مثل سیارہ زمین کے ایک عالم ہی کہ اسمین طرح طرح کے جاندار ہونگے اور اسمقام پر
عظمت اور جلال اللہ تعالی کا معلوم کرنا چاہیے کہ یہ سب عالم جسمانی کہ فہم و ادراک انسان کا اسکے احاطہ کرنے سے حیران
ہی اسکی قدرت کے آگے مثل قطرہ کے ہے مقابل دریا کے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حق یہ ہے
کہ اہل فرنگ کی کتب ہیئت کے مطالعہ کرنے سے آثار اور نشانیان قدرت الہی کی اسقدر معلوم ہوتی ہین کہ انکے دریافت
کرنے مین عقل حیرت کے دریاے زخار مین غوطہ مارتی ہی حاصل کلام سمند قلم کو صحراے وسیع الفضاے بیان حال

ثوابت مین پھیر کر بیان نظام شمسی مین پھر رجوع کرتا ہون جاننا چاہیے کہ اس سے پہلے جو کچھ کہ مذکور ہوا سیارات کے بعد کا
بیان تھا اب حال ستارون کی سیر کا اور ہر ایک کے قطر کا بیان کرتا ہون ظاہر ہو کہ عطارد ایکساعت انگریزی مین ایک
لاکھ نو ہزار چھ سو ننانوے میل انگریزی طے کرتا ہی اور زہرہ ایکساعت مین اسی ہزار دو سو پچانوے میل طے کرتا ہی اور زمین ایک
ساعت مین اکسٹھ ہزار دو سو سترہ میل طے کرتی ہی اور مریخ پچپن ہزار دو سو ستاسی میل اور سیرس اکیاون ہزار ایک لاکھ سات
سو چالیس میل اور مشتری انتیس ہزار تراسی میل اور زحل بائیس ہزار ایکسو ایک میل اور جارجیم سیدوس چودہ ہزار
سات سو ستانوے میل اصل کتاب مین جس سے یہ حال استنباط کر کے لکھا ہے اس کتاب مین احوال سیر جونو اور پالس اور
وسطا کا مطلق کچھ نہین لکھا تھا کہ ایکساعت مین کسقدر میل طے کرتے ہین لہذا بحکم ضرورت بیان بھی چھوڑ دیا گیا اور
ترکستان کے مہندسون نے آفتاب اور سیارات بارہ گانہ کا قطر جسقدر کہ دریافت کیا ہی لکھا جاتا ہی قطر آفتاب کا
آٹھ لاکھ ترسٹھ ہزار دو سو چھیالیس میل انگریزی ہی پس قطر آفتاب کا چودہ لاکھ اکیاون ہزار ایکسو کی حصہ بہ نسبت زمین کے
عظیم ہے اور قطر عطارد کا تین ہزار دو سو چوبیس میل ہے اور قطر زہرہ کا سات ہزار چھ سو ستاسی میل ہی اور قطر زمین
کا سات ہزار نو سو بارہ میل ہی اور قطر مریخ کا چار ہزار ایکسو نواسی میل ہے اور قطر سیرس کا ایکسو ترسٹھ میل ہی اور قطر
پالس کا اسی میل ہے اور قطر جونو کا ایک ہزار چار سو پچیس میل ہے اور قطر وسطا کا دو سو تینتیس میل ہی اور قطر مشتری کا
نواسی ہزار ایک سو ستر میل ہے اور قطر زحل کا اناسی ہزار بیالیس میل ہی اور قطر جارجیم سیدوس کا تینتیس ہزار ایک
سو بارہ میل ہے اور بعد قمر کا مرکز زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار میل ہے اور قطر قمر کا دو ہزار ایکسو ستر میل ہی اور قمر اپنے
مدار پر زمین کے گرد ایک ساعت مین دو ہزار دو سو نوے میل طے کرتا ہی اور مدت انتیس روز بارہ ساعت اور چوبیس
دقیقہ مین ایک حالت ہلالی اجتماع سے دوسری حالت ہلالی ساتھا اجتماع کے آتا ہی اور گرد مشتری کے مختلف زمانے
مین یعنے مختلف وقتین چار قمر گردش کرتے ہین قمر اول کہ مشتری کے قریب تر ہی ایک روز اٹھارہ ساعت اٹھائیس
دقیقہ کے عرصہ مین گرد مشتری کے دورہ اپنا تمام کرتا ہی اور دوسرا قمر تین دن تیرہ ساعت اٹھارہ دقیقہ مین اور تیسرا
قمر سات دن چار ساعت انسٹھ دقیقہ مین اور چوتھا قمر سولہ روز اٹھارہ ساعت پانچ دقیقہ مین مشتری کے اقمار
کی تیز رفتاری سے معلوم ہوتا ہی کہ مشتری کی قوت جاذبہ اور سیارون کی نسبت کر زیادہ تر ہی اور زحل کے گرد
سات چاند دورہ کرتے ہین پہلا قمر جو زحل کے نزدیک ہی ایک روز اکیس ساعت اٹھارہ دقیقہ مین دورہ اپنا
ختم کرتا ہے اور دوسرا قمر دو دن سترہ ساعت چوبیس دقیقہ مین تیسرا قمر چار روز بارہ ساعت پچیس دقیقہ مین
چوتھا قمر پندرہ روز بائیس ساعت پینتیس دقیقہ مین اور پانچوان قمر اناسی دن سات ساعت ستائیس دقیقہ مین

چھٹا قمر ایک روز سات ساعت ترین دقیقہ مین اور ساتوان قمر بائیس ساعت سینتیس دقیقہ مین اور سوائے سات چاند کے
قرص زحل کے گرد ایک حلقہ عریض دریافت کیا ہی اس حلقہ کا حصہ شمالی پندرہ برس تک برابر نور آفتاب سے روشن رہتا ہی
اور بعد اسکے حصہ جنوبی اس حلقہ کا اسیقدر مدت نور آفتاب سے روشن رہتا ہی پس تیس برس کی مدت مین ایکشبانہ روز
اسمین واقع ہوتا ہی اور یہی تیس برس کی مدت دورہ زحل کا ہی اپنے مدار پر اور گرد چار جیم سیدوس کی چھ چاند دور کرتے ہین قمر
اول پانچدن الیس ساعت پچیس دقیقہ مین دورا اپنا ختم کرتا ہی اور دوسرا قمر آٹھ روز سترہ ساعت ایک دقیقہ مین تیسرا قمر
دس روز تئیس ساعت چار دقیقہ مین چوتھا قمر تیرہ روز گیارہ ساعت پانچ دقیقہ مین پانچوان قمر اڑتیس روز ایکساعت پچاس
دقیقہ مین اور چھٹا قمر ایکسو سات روز سولہ ساعت چالیس دقیقہ مین ان چھ قمرون مین سے دوسرے اور چوتھی کو حکیم
ہرشل نے ۱۷۸۷ء اور باقی چارون کو ۱۷۹۰ء اور ۱۷۹۲ء مین دریافت کیا ہی اور عطارد اپنی محور پر چودہ روز چوبیس
ساعت مین دورہ اپنا تمام کرتا ہی اور زہرہ تئیس روز اکیس دقیقہ مین اور مریخ چوبیس ساعت چالیس دقیقہ مین اور
مشتری نو ساعت چھپن دقیقہ مین اور زحل دس ساعت سولہ دقیقہ مین اور چار جیم سیدوس کی گردش کا عرصہ ہنوز
دریافت نہین ہوا اور آفتاب اپنی محور پر پچیس روز اور چودہ ساعت مین مغرب سے مشرق کیطرف گردش کرتا ہی سوال
آفتاب خود چشمہ نور کا ہی اور ہر طرف نور آفتاب کا یکسان ہی اور تاریکی کا احتمال نہین رکھتا ہی پس گردش آفتاب کی کسلیے ہی جواب
اہل ہیئت نے بذریعہ دوربین دریافت کیا ہی کہ جرم آفتاب مین جابجا سیاہ داغ ہین پس گردش آفتاب کی اسلیے ہی کہ سیاہ داغون کو
سیارون کے مواجہہ سی برطرف کرے اسلیے کہ نور آفتاب کا ہر ایک سیارہ کو برابر پہونچے جو کہ اقتباس نور کرتے ہین اور شہرونکی طول اور
عرض کی کیفیت اور چاند سورج کے گہن کا احوال اس کتاب مختصر مین نہین سما سکتا لہذا اسیقدر پر اکتفا کی گئی اب کچھ مجمل احوال
حکیم گیلیلو کا کہ زمین کی گردش کو اول اسنے بیان کیا ہی لکھا جاتا ہی ظاہر ہو کہ وہ حکیم یکتا ۱۵۶۴ء مین پیدا ہوا اور وہ بڑا عالی خاندان
تھا اور لڑکپن مین اسکی پیشانی سے انوار علم و حکمت نمایان تھے حاصل کلام حکیم موصوف نے ۱۶۰۹ء مین دوربین اور
۱۶۱۲ء مین خوردبین نہایت خوش اسلوبی سے ایجاد کرکے تیار کین اور ۱۶۱۴ء مین دوربین کی ذریعہ سی مشتری کی اقمار
کو دریافت کیا اور یہ بھی معلوم کیا کہ زمین گرد آفتاب کے گردش کرتی ہی اور وہ حکیم اپنے جملہ تحقیقات کو اقمار مشتری سی اور گردش
زمین سے نقش پذیر کرتا ہے یعنے ہر جگہ ذکر گردش زمین اور بیان اقمار مشتری کرتا ہی علماے دین عیسوی یعنی پادریون
نے اسکی کل تحقیقات کو خصوصاً حرکت زمین کو خلاف مذہب مسائل جانکر اسکو مجرم قرار دیکر دائم الحبس کیا مگر ایک
شاہزادہ کی خارش سی برس دن کے بعد قید سے رہا کیا گیا اور ۱۶۴۲ء مین اٹھتر برس کی عمر مین راہی ملک عدم
ہوا فصل چوتھی ثوابت ستارون کے بیان مین ثوابت کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ حکماے متقدمین نے

دریافت کیا ہی کہ ثوابت حرکت نہین کرتے ہین اور ہمیشہ ایک جگہ پر قائم رہتے ہین اور کواکب سبعہ سیارہ کیطرح ثوابت کے احوال مین تغیر اور تبدل نہین واقع ہوتا ہی اور اہل زمین کی نظر مین جو ثوابت کی گردش معلوم ہوتی ہی وہ گردش زمین کے محور کے سبب سے ہے یعنے زمین جو گردش کرتی ہی تو اہل زمین سمجھتے ہین کہ ثوابت گردش مین ہین اور حقیقت یہ ہی کہ زمین گردش مین ہی مثلاً اگر کوئی بہل مین یا کشتی روان مین بیٹھا ہو تو اسکی نظر مین سب اشیا متحرک نظر آتے ہین اور اصل مین ایسا نہین ہی بلکہ سب اشیا اپنے مقام پر قائم ہین وہی کشتی یا بہل چلتی ہی فرنگستان کے حکماے متاخرین جو فیثاغورث کے پیرو ہین انھون نے ایسا قیاس کیا ہی کہ کل ثوابت شمس ہین یعنے ہر ایک ان ثابت سیارون مین سے آفتاب ہی مثل اس نظام شمسی کے فرض کیا گیا اور اپنے ساتھ بیشمار سیارات رکھتا ہی اور دلیل یہ ہی کہ سب ثوابت اپنے ہی نور سے روشن ہین نہ کہ اس آفتاب کی روشنی سے جو گیارہ ستارون کا مرکز ہے اور اس امر کو دلائل قاطع اور براہین ساطع سے دریافت کیا ہی تفصیل اور تشریح اسکی اسمقام پر لکھنا کلام کو طول دینا ہی اور ستارہ ہاے ثابت کی کثرت اسقدر ہی کہ حساب کرنے والونکی فکر اسکے شمار سے قاصر ہوگئی پس اعداد ثوابت بے انتہا ہین مگر حکماء متقدمین نے ایکہزار بائیس ثوابت کو ارتالیس اشکال مختلفہ پر تقسیم کیا ہی یعنی ہر شکل مین چند ثابت ملے ہوے ہین اور ان سب ثوابت کو داخل الشکل کہتے ہین اور جو ثوابت کہ ان ارتالیس شکلونسے خارج ہین انکو خارج الشکل کہتے ہین اور سب ایک ہزار بائیس کواب کو جو قدر پر تقسیم کیا ہی جو کہ قدر مین بہت بزرگ نظر آتے ہین انکو ثوابت قدر اول کہتی ہین اور جو کہ انسے کمتر قدر مین معلوم ہوتے ہین انکو ثوابت قدر دوم کہتے ہین اسیطرح چھٹی قدر تک ہی اور آسمان کو تین حصو پر یعنی نصف شمالی اور نصف جنوبی اور منطقۃ البروج پر تقسیم کرکے ان ارتالیس اشکال مذکورہ کو ان تینون حصو پر تقسیم کیا ہی منطقۃ البروج پر بارہ شکلین ہین اور نصف شمالی پر اکیس اور نصف جنوبی مین پندرہ شکلین اور یہ ارتالیس شکلین بطلیموس اور حکماے متقدمین کی مقرر کی ہوئی ہین مگر حکماے متاخرین فرنگستان جو پیرو حکیم فیثاغورث کی ہین انھون نے دوربین کے ذریعہ سے جو اس زمانہ مین اختراع ہوئی ہی علاوہ ان شکلون مذکورہ کے چند شکلین اور دریافت کی ہین اور کہکشان کہ افق سے افق تک یعنی اس کنارہ سے اس کنارہ تک ایک جادر سفید کے مثل ہی بذریعہ دوربین معلوم ہوا کہ سب ستارہ ثابت ہین فضل پانچوین نصف شمالی کی اکیس شکلون کے بیان مین اول دب الاصغر ہی چھوٹے خرس کی صورت اسکو بنات النعش صغری بھی کہتے ہین سات ستارہ اسصورت مین داخل ہین دو ستارہ انمین کے قدر دوم مین اور ایک قدر دوم مین اور ایک قدر سوم مین کہ اسکو جدی کہتے ہین اور چار انمین سے قدر چہارم مین ہین اور ایک ستارہ قدر چہارم مین ہی اس شکل سے خارج ہی دوم دب الاکبر اسکو بنات النعش کبری کہتے ہین وہ بڑے ریچھ کی صورت ہے ستایئس ستارہ اسصورت مین داخل ہین چھ ان مین قدر دوم کے

اور آٹھ ان مین قدر سوم مین اور آٹھ ان مین کے قدر چہارم کے اور پانچ انمین کے قدر پنجم اور بنات النعش کبری مین بعد صورت مستطیل یعنے درازکے تین ستارہ اور ہین کہ ستارۂ وسطی مین نہایت خرد تر تفدر نقطہ کے اسمین ملاہوا اسکو سہلکہتے ہین اسکے دیکھنے سے آنکھ کی بینائی کی تیزی معلوم ہوتی ہی تیسرے طنین اور وہ ایک ازدہا ہی پیچ در پیچ ہے اکتیس ستارہ اسصورت مین داخل ہین آٹھ انکے قدر سوم مین اور سولہ قدر چہارم مین اور پانچ انکے قدر پنجم مین اور دو انکے قدر ششم مین چوتھے قیفاوس معرب کیکاؤس وہ ایک کھڑے مرد کی شکل ہی اور ہاتھ کھلے ہوئے ہین گیارہ ستارہ اسصورت مین داخل ہین ایک ان مین کا قدر سوم مین اور سات انمین قدر چہارم مین اور تین قدر پنجم مین پانچوین عوا وہ ایک مرد کی شکل ہے کہ دونون ہاتھون مین سانپ لیے کھڑا ہی بائیس ستارہ اسصورت مین داخل ہین چار انکے قدر سوم مین ہین اور نو ان کے قدر چہارم اور نو ان کے قدر پنجم مین اور اس صورت سے ایک ستارہ خارج ہے قدر اول سے اسکو سماک رامح کہتے ہین چھٹے فکہ اسکو اکلیل شمالی بھی کہتے ہین وہ ایک کاسہ کیصورت ہے اسصورت مین آٹھ ستارہ داخل ہین ایک ان مین کا قدر دوم مین اور پانچ ان مین کے قدر چہارم مین اور ایک انکا قدر پنجم مین اور ایک قدر ششم مین ساتوین جاثی وہ ایک مرد کی صورت ہی کہ دونون ہاتھ دراز کرکے زانو پر جھکا ہوا ہی چھبیس ستارہ اسصورت مین داخل ہین چھ انکے قدر سوم مین اور سترہ قدر چہارم مین اور دو انکے قدر ششم مین اور ایک قدر پنجم کا اسصورت سے خارج ہی آٹھوین شلیاق وہ بربط کی صورت ہی اس ستارہ اس صورت مین داخل ہین ایک انکا قدر اول مین ہی اسکو نسر واقع کہتے ہین دو انکے قدر سوم مین اور سات انمین کے چہارم مین نوین دجاجہ وہ ایک مرغ کی صورت ہی گردن لمبی ستو ستارہ اسصورت مین داخل ہین ایک انکا قدر دوم مین اور پانچ انمین کے قدر سوم مین اور نو ان مین کے قدر چہارم مین اور دو انمین کے قدر پنجم مین اور دو انمین کے قدر چہارم مین اسصورت سے خارج ہین دسوین ذات الکرسی وہ ایکصورت کی صورت ہے کرسی پر بیٹھی ہوئی گیارہ ستارہ اسصورت مین داخل ہین چار انمین کے قدر سوم مین اور چھ انمین کے قدر چہارم مین اور ایک انمین کا قدر پنجم مین اور دو انمین کے قدر ششم مین گیارھوین برشاوش اسکو حامل راس الغول بھی کہتے ہین وہ ایک مرد ہی داہنا پاؤن اٹھائے ہوئے بایین پاؤن پر کھڑا ہی اور داہنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے اور بائین ہاتھ مین ایک غول کا سر لیے ہوئے ہے چھبیس ستارہ اسصورت مین داخل ہین دو ان مین کے قدر دوم مین ایک کو ان دونون کو کب مین سے راس الغول کہتے ہین اور پانچ ستارہ قدر سوم مین اور سولہ ستارہ قدر چہارم مین اور دو کوکب قدر پنجم مین اور ایک کوکب قدر ششم مین ہی بارھوین ممسک العنان وہ ایک کھڑے مرد کی صورت ہی ایک ہاتھ یمن

تازیانہ اور دوسرے ہاتھ مین باگ پکڑے ہوے چودہ ستارہ اسصورت مین داخل ہین ایک انمین کا قدر اول مین اسکو عیوق کہتے ہین اور ایک ستارہ قدر دوم مین اور دو ستارہ قدر سوم مین اور سات ستارہ قدر چہارم مین اور دو ستارہ قدر پنجم مین اور ایک ستارہ قدر ششم مین **تیرھوین** جوزہ ایک کھڑے مرد کی صورت مین دونون ہاتھ نین سانپ لیے ہوے پچیس ستارہ اسصورت مین داخل ہین پانچ انکے قدر سوم مین اور تیرہ قدر چہارم مین اور چھ قدر پنجم مین اور پانچ ستارہ اسصورت کے خارج قدر مین ہین **چودھوین** حیۃ السحاوہ ایک سانپ کی صورت ہی اٹھارہ ستارہ اسصورت مین داخل ہین پانچ انمین کے قدر سوم مین اور بارہ قدر چہارم مین اور ایک قدر پنجم مین **پندرھوین** سہم وہ ایک تیر کیصورت ہی پانچ ستارہ اسصورت مین داخل ہین ایک انمین کا قدر چہارم اور تین ستارہ قدر پنجم اور ایک انمین کا قدر ششم مین اور **سولھوین** عقاب وہ ایک گدکیصورت ہی اڑتا ہوا نو ستارہ اسصورت مین داخل ہین ایک انمین کا قدر دوم مین اور اسکو نسر طائر کہتے ہین اور چار انمین کے قدر سوم مین اور ایک ستارہ قدر چہارم مین اور تین ستارہ قدر پنجم مین اور خارج اس صورت سے چھ ستارہ ہین چار ان مین کے قدر سوم مین اور ایک انمین کا قدر چہارم مین اور ایک ستارہ قدر پنجم مین **سترھوین** دلفین وہ ایک دریائی جانور کی صورت ہی دس ستارہ اسصورت مین داخل ہین پانچ انمین کے قدر سوم مین اور دو انمین کے قدر چہارم مین اور تین قدر ششم مین **اٹھارھوین** قطعۃ الفرس وہ صورت مقدم گھوڑے کی ہی چار ستارہ خفیہ اسصورت مین داخل ہین **انیسوین** فرس الاعظم اسکو ذوجناحین بھی کہتے ہین وہ کمر تک ایک گھوڑے کی صورت ہی بیس ستارہ اسصورت مین داخل ہین چار انمین کے قدر دوم مین اور چار کوکب قدر سوم مین اور نو ان مین کے قدر چہارم مین اور تین کوکب قدر پنجم مین **بیسوین** مراۃ المسلسلہ ہے اور وہ ایکعورت پابزنجیر کی شکل پر ہی اور اسصورت مین تیئس ستارہ داخل ہین چار اسمین سے قدر سوم مین اور پندرہ کوکب قدر چہارم مین اور چار کوکب قدر پنجم مین **اکیسوین** مثلث ہے اور وہ مثلث متساوی الساقین کی صورت پر ہی اسصورت مین چار کوکب داخل ہین تین کوکب انمین کے قدر سوم مین ہین اور ایک ستارہ قدر چہارم مین ہی یہ اکیسون شکلین نصف شمالی آسمان مین واقع ہین **فصل چھبیٹی منطقۃ البروج کی بارہ شکلون کے بیان مین** اب منطقۃ البروج کی بارہ شکلین جنکو اثنا عشر کہتے ہین بیان کرتا ہون اول حمل ہے اور وہ ایک بکری کی شکل پر ہی اسکے دو سینگ ہین سر اسکا مغرب کیطرف اور پانون اسکے مشرق کیطرف ہین اور شکم یعنی پیٹ جنوب کی طرف ہوا اور پشت شمال کی طرف ہی اور منہ اپنا پشت کی طرف رکھتا ہی گویا اپنی دست کو کھجلاتا ہی تیرہ ستارہ اسصورت مین داخل ہین دو اسمین کے قدر سوم مین ہین اور چار ستارہ قدر چہارم مین اور چھ ستارہ قدر پنجم مین اور ایک ستارہ قدر ششم مین دوسری ثور ہے اور وہ گاے کے آگے کی جسم کیصورت ہی گویا سینہ تک جدا کرلیا ہی سر اسکا مشرق کیطرف ہی

اور پچھلا جسم اُسکا مغرب کی طرف ہی تیس ستارہ اسکے بہشکل ہین ایک ستارہ قدر اول مین ہی اُسکو یمین الثور اور دبر ثور بھی
کہتے ہین اور چھ قدر سوم مین ہین اور بارہ قدر پنجم مین ہین اور ایک ستارہ قدر ششم مین ہی اور عقد ثریا جو سات ستارہ
ایک جگہ جمع ہین وہ کوہان ثور پر واقع ہین تیسرے جوزا اور وہ دو لڑکون کی صورت ہی کہ باہم گرتوام یعنے
جڑوان ہین اس صورت کے ستارے اٹھارہ ہین دو اُن مین سے قدر دوم مین ہین اور انکو راس التوام کہتے ہین
اور پانچ انمین سے قدر سوم مین ہین اور نو ستارے قدر چہارم مین اور دو کوکب قدر پنجم مین چوتھے سرطان اور وہ خرچنگ
کی صورت پر ہی جسکو ہندی مین کیکڑا کہتے ہین اگلا جسم اُسکا مشرق کی طرف ہی اور پچھلا جسم مغرب کی طرف مین ہی اس
صورت کے نو ستارے ہین سات اُسمین سے قدر چہارم مین ہین اور ایک ستارہ قدر پنجم مین اور ایک ستارہ قدر ششم
مین ہی پانچوین اسد ہی اور وہ شیر کی شکل ہی سر اُسکا مغرب کی طرف ہی اور پشت شمال کی جانب ہی اس صورت کے
ستائیس ستارہ ہین دو اُسمین سے قدر اول مین ہی ایک کو قلب الاسد اور دوسرے کو صرفہ اور ذنب الاسد کہتے ہین اور
دو ستارہ قدر دوم مین اور چھ ستارے قدر سوم مین اور آٹھ قدر چہارم مین اور پانچ کوکب قدر پنجم مین اور چار قدر ششم مین ہین
چھٹے سنبلہ ہی اور اُسکو عذرا بھی کہتے ہین اور وہ ایک عورت کی شکل ہی دامن نیچے کو چھوڑے ہوئے بایان ہاتھ ملو پر رکھے
ہی اور داہنے ہاتھ مین ایک خوشہ ہی اس صورت کے چھبیس ستارہ ہین ایک اُنمین سے قدر اول مین اور چھ قدر سوم مین اور
سات قدر چہارم مین اور دو قدر پنجم مین اور دو قدر ششم مین ہین ساتوین میزان ہی وہ ترازو کی صورت ہی دونون پلے اُسکے
مغرب کیطرف ہین اور عود یعنی چوتھی اُسکی مشرق کی طرف ہی اس صورت کے آٹھ ستارہ ہین دو اُسمین سے قدر دوم مین
اور چار قدر چہارم مین اور دو قدر پنجم مین ہین آٹھوین عقرب اور وہ بچھو کی شکل ہی سر اُسکا مغرب کی طرف ہی اور دم
مشرق کی طرف ہی دھن کی طرف کو مائل ہی اس شکل کے اکیس ستارہ ہین ایک اُسمین کا قدر دوم مین ہے اور اُسکو
قلب العقرب کہتے ہین اور تیرہ ستارہ قدر سوم مین اور پانچ ستارہ قدر چہارم مین اور دو ستارہ قدر پنجم مین ہین نوین
قوس اور وہ دو جسم ہین گردن سے نیچے کا جسم چار پایون کا سا ہی اور مشرق کی طرف ہی اور گردن سے اوپر کا جسم
اُسکا مرد کا سا جسم ہی کہ ایک پگڑی کئی طرون کی سر پر بندھی ہوئی ہی اور ایک کمان ہاتھ مین لئے کھینچے رہا ہی اور ایک تیر جوڑا
ہوا ہی اس صورت کے ستارہ اکتیس ہین دو اُسمین سے قدر دوم مین اور نو قدر چہارم مین اور اٹھارہ ستارہ قدر پنجم مین اور
دو ستارہ قدر ششم مین ہین دسوین جدی نصف اوپر کا جسم اُسکا پہاڑی بکرے کی شکل اور نیچے کا جسم اُسکا مچھلی کے پچھلے
جسم کی طور پر ہی سر اور ہاتھ اُسکے مغرب کی طرف ہین اور پشت اُسکی شمال کیطرف خاص اس صورت کے بنفسہ اٹھائیس
ستارہ ہین چار اُنمین کے قدر سوم مین ہین اُن چارون مین ایک ستارہ کا نام ذنب الجدی ہی اور نو قدر چہارم

اور دو قدر پنجم اور چھ ستارہ قدر ششم مین کے ہین گیارہوین دلو وہ ایک مرد ہی کھڑا ہوا سر اُسکا شمال کی طرف ہی اور پانون اُسکے
جنوب کی جانب اور ہاتھہ مین اُسکے ایک ڈول ہی کہ اُس سے پانی ٹپکتا ہی بلکہ جاری ہی اور وہ پانی اُسکے پانون کے
نیچے سے چلا جاتا ہی اور اس صورت کے بنفسہ بیالیس ستارہ ہین ایک یمین کا قدر اول مین ہی وہی فم الحوت جنوبی ہی
اور نو ستارہ قدر سوم مین اور اٹھارہ قدر چہارم اور تیرہ قدر پنجم مین اور ایک قدر ششم مین بارھوین حوت ہے وہ
دو مچھلیون کی صورت ہی اُن مین ایک مچھلی کا مغرب کی طرف سر اور مشرق کی جانب دم ہے اور دوسری کا سر
شمال کی طرف اور دم جنوب کی طرف ہی ستارہ اس صورت کے بنفسہ چونتیس ہین دو اُن مین کے قدر سوم مین اور
بائیس ستارہ قدر چہارم مین اور تین ستارہ قدر پنجم اور سات قدر ششم مین یہ سب بارہ شکلین جو بیان کی گئین
منطقۃ البروج کی ہین فصل ساتوین نصف جنوبی کی پندرہ شکلون کے بیان مین پندرہ شکلین نصف
جنوبی اس ہیئت کی ہین اول قیطس وہ ایک دریائی جانور کی صورت ہی بائیس ستارہ اس صورت مین داخل ہین
دس اُن مین کے قدر سوم اور آٹھ اُن مین کے قدر چہارم مین اور چار اُن مین کے قدر پنجم مین دوسرے جبار ہی وہ
ایک مرد کی صورت ہی کہ شمشیر اور عصا ہاتھہ مین لیے ہوئے کمر بستہ کرسی پر بیٹھا ہی اڑتیس ستارہ اس صورت مین داخل
ہین دو اُنمین قدر اول کے اور چار اُن مین قدر دوم کے اور آٹھ قدر سوم کے اور پندرہ قدر چہارم کے اور تین قدر
پنجم اور چھ ستارہ قدر ششم مین کے ہین تیسرے نہر وہ ایک ندی کی صورت ہی چونتیس ستارہ اس صورت
مین داخل ہین ایک اُن مین کا قدر اول مین اور پانچ قدر سوم مین اور چھبیس قدر چہارم مین اور دو قدر پنجم مین چوتھے
ارنب وہ خرگوش کی صورت ہی بارہ ستارہ اس صورت مین داخل ہین دو اُن مین کے قدر سوم مین اور چھ قدر چہارم
مین اور چار قدر پنجم مین پانچوین کلب الاکبر وہ ایک سگ دوندہ کی صورت ہی اٹھارہ ستارہ اس صورت مین داخل
ہین ایک اُن مین کا قدر اول مین اور پانچ اُن مین کے قدر سوم مین اور پانچ قدر چہارم مین اور سات قدر پنجم مین
چھٹے کلب الاصغر ہی دو ستارہ اس صورت مین داخل ہین ایک اُن مین کا قدر اول مین اور دوسرا قدر چہارم مین
ساتوین سفینہ وہ کشتی کی صورت ہی اور پینتالیس ستارہ اس صورت مین داخل ہین ایک اُن مین کا قدر اول مین
اُسکو سہیل کہتے ہین اور چھ اُن مین کے قدر دوم مین اور گیارہ قدر سوم مین اور انیس قدر چہارم مین اور سات
اُن مین کے قدر پنجم مین اور ایک قدر ششم مین آٹھوان شجاع وہ بڑے سانپ کی صورت ہی اور پچیس ستارہ اس
صورت مین داخل ہین ایک اُن مین کا قدر دوم مین ہی اُسکو فتق الشجاع کہتے ہین اور تین اُن مین کے قدر سوم مین اور انیس
قدر چہارم مین اور ایک قدر پنجم مین اور ایک قدر ششم مین نوین کاس وہ پیالہ کی صورت ہی سات ستارہ قدر چہارم کے اس صورت مین داخل ہین

دھوین عراب وہ کوے کی صورت ہی سات ستارہ اس صورت مین داخل ہین پانچ اُنمین کے قدر سوم مین اور ایک قدر
چہارم اور ایک قدر پنجم مین گیارھوین منظورس وہ ایک حیوان کی صورت ہی کہ اوپر کا دھڑ آدمی کا سا ہی اور نیچے کا دھڑ گھوڑے کا
سا ہی سینتیس ستارہ اس صورت مین داخل ہین ایک اُنمین کا قدر اول مین ہی اُسکو جبل المنظورس کہتے ہین اور
پانچ اُنمین کے قدر دوم مین اور سات قدر سوم مین اور سولہ قدر چہارم مین اور آٹھ ستارہ قدر پنجم مین ہین بارھوین ذیب اُسکو سبعہ
بھی کہتے ہین وہ ایک درندہ حیوان کی صورت ہی اُنتیس ستارہ اس صورت مین داخل ہین دو اُنمین کے قدر سوم مین اور گیارہ قدر
چہارم مین اور چھ قدر پنجم مین ہین تیرھوین تجمرہ وہ اُسدان کی صورت ہی سات ستارہ اس صورت مین داخل ہین پانچ
قدر چہارم مین اور دو قدر پنجم مین کے ہین چودھوین اکلیل جنوبی وہ شکل صنوبری رکھتی ہی پندرہ ستارہ اس
صورت مین داخل ہین پانچ قدر چہارم مین اور چھ قدر پنجم مین اور دو قدر ششم مین ہین پندرھوین سمک اسکو حوت جنوبی کہتے ہین
وہ بڑی مچھلی کی صورت ہی گیارہ ستارہ اس صورت مین داخل ہین نو اُنمین کے قدر چہارم مین اور دو قدر پنجم مین ہین ان سب
اڑتالیس شکلون کو حکماے سلف نے اور حکیم بطلیموس نے بیان کیا ہی اور فرنگستان کے حکماے متاخرین جو حکیم میثاغورث
کے پیرو ہین اُنھون نے چند ثوابت اور دریافت کیے ہین کہ شکلین اُنکی ذیل مین بیان ہوتی ہین اول بمام الذبح اس
شکل مین ایک ستارہ قدر اول کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہی دوسرے مثلث یا عنقا اس شکل مین ایک ستارہ قدر
ثانی کا اور ایک ستارہ قدر سوم کا ہی تیسرے عَنوق اس شکل مین ایک ستارہ قدر دوم کا ایک ستارہ قدر سوم کا ہی چوتھے
طاؤس اس شکل مین تین ستارہ قدر سوم کے ہین پانچوین مثلث جنوبی اس شکل مین ایک ستارہ قدر دوم کا اور دو
ستارہ قدر سوم کے ہین چھٹے صلیب الجنوبی اس شکل مین ایک ستارہ قدر دوم کا ایک ستارہ قدر سوم کا ہی ساتوین
شکبہ وہ مشابہ شکل مغین کے ہی آٹھوین ذباب جنوبی نوین الغراب یہ نو شکلین قطب جنوبی کے قریب ہین اور
سوا اُنکے نو شکلین درمیانین دریافت کی ہین کہ نام اُنکے یہ ہین شتر گاؤ پلنگ اسد اصغر کرش ثعلب یعنی
روباہ کہ اپنے مُنھ مین بکری ہوئے شعرا اس البرنیق اصطرلاب کرگدن ذباب الشالیہ ستارہ جوان شکلون کے نہایت چھوٹے
ہین اسواسطے تشریح اُنکی نہ بیان ہوئی باب پچھیسوان علاج ثقیل مین جان کہ علاج ثقیل وہ ہی کہ نہایت بھاری بوجھ کو
تھوڑے زور اور قوت مین اسکی جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ لے جائین یا پستی سے بلندی پر کھینچ لین یا
اشیاے عظیم المقدار کو باسانی داب کر تھوڑی سی کر لین یا بڑے پتھر کو یا اور کسی شے سخت اور درشت کو
آسانی سے چیر لین حکما نے ان کامون کے سرانجام کو کہ انسانون کی طاقت سے خارج ہی سہل اور آسان کر دکھانے کی
پانچ آلہ مقرر کیے ہین کہ انکے ذریعہ سے یہ دشوار کام باسانی سرانجام پاتے ہین اول محور ہی یعنے تیر چرخ کا اُس ہی چرخ پھرتا

صورت اُسکی یہ ہے [ ] محور لکڑی کا ہو یا لوہے کا آنات سے مربع ہو خواہ مدور ہو اختیار ہی مگر مدور چاہیے
کہ مدور ہو اور ایک حرف محور کے خواہ بمقام ھ کے یا ک کے ایک چرخ نہایت مضبوط کرکے لگادین کہ اُس مین خوف جنبش کا
ہرگز نہو یعنی کمال مستحکم لگایا جاوے اور دستہ اُس چرخ کے مثل ک ل م ن س ع ف ص کے ہون صورت
چرخ کی یہ ہے



اور دو لکڑیان ز ح ہموار اور مستحکم موافق بعد طول محور زمین پر قائم کرین
اور اُن دونون لکڑیون کو قائمتین کہتے ہین صورت اُن لکڑیون کی

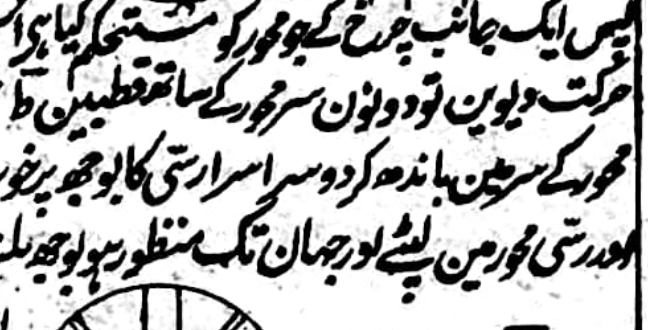

پس ایک جانب چرخ کے جو محور کو مستحکم کیا ہی اُسکو ان قائمتین پر نصب کرین اسطرح پر اگر چرخ کے دستون کو پکڑکر
حرکت دیوین تو دونون سر محور کے ساتھ قطبین ط ی قائمتین کے دور کرین اور ایک ایسی رسّی مضبوط کہ بوجھ کو اُٹھا سکے
محور کے سر مین باندھ کر دوسرا سر اسرار سّی کا بوجھ پر خوب مضبوط باندھین اور چرخ کے دستہ پکڑکر پھیراوین تو محور گردش کرکے
اور رسّی محور مین لپٹے اور جہان تک منظور ہو بوجھ بلند ہو جائے اور ہیئت مجموعی اس آلہ کی اس صورت کی ہے اور

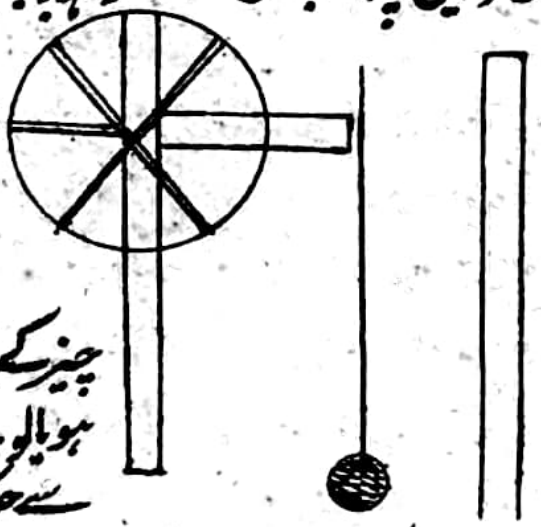

اس صنعت مین جو نسبت کہ بوجھ کو قوت سی ہو وہی نسبت محور
کو چرخ سی چاہیے مثلاً اگر چاہو مین کہ ایکمن کی قوت سے دس من
بار کو اُٹھالون تو محور کے قطر سے چرخ کے قطر کو دہ چند کرون آلہ دوم
محل ہی کہ اُسکو بیرم بھی کہتے ہین فائدہ اس آلہ کا یہ ہی کہ بہت بھاری
چیز کے نیچے اُسکو رکھ کر تھوڑی سے زور مین اُس چیز کو حرکت دین یہ آلہ لکڑی کا
ہو یا لوہے کا مگر خوب محکم اور نہایت مضبوط ہووے اور جس چیز کو کہ اُسکی جا
سے حرکت دینا منظور ہووے تو ایک سر اہیرم کا درمیان اُس چیز کے لاوین
اور بیرم کے نیچے ایک چیز سخت کہ اُسکے ٹوٹنے کا احتمال نہ رکھتا ہووے رکھنا چاہیے اور بیرم کے دوسرے سرے پر
زور کرین اور دبائین تھوڑی سی قوت مین وہ شئ گران اپنی جگہ سے حرکت کرجائیگی اور جو چیز سخت کہ بیرم کے نیچے رکھتے ہین
اُسکو قاعدہ کہتے ہین اور سر قاعدہ کا جس جگہ کہ بیرم کے نیچے رکھا جاتا ہی اُسکو مرکز کہتے ہین اور جسقدر نسبت کہ وزن کو
قوت سے ہو وہی نسبت بیرم کو مرکز سے دیوین مثلاً چاہون مین کہ ایک من قوت سی پانچ من بوجھ کو اسکی جگہ سے
حرکت دون تو بیرم کو پانچ حصون پر تقسیم کرون اسلیے کہ وزن کو قوت کے ساتھ پنجم حصہ کی نسبت ہے پس

بیرم مین سرج کا وزن کے نیچے کیا ہمنے اور ریخ حصہ ایک طرف چھوڑکر چھٹے حصہ کے نیچے قاعدہ کو رکھا ہمنے آکے سر پر قوت ایک من کی دی ہمنے کہ وہ سر نیچے آیا اور سرج کا ثقل یعنی بوجھ کے نیچے ہر بلند ہوا اور ثقل کو اُسکی جگہ حرکت دی اور دو رپھینکدیا صورت اس آلہ کی یہ ہے

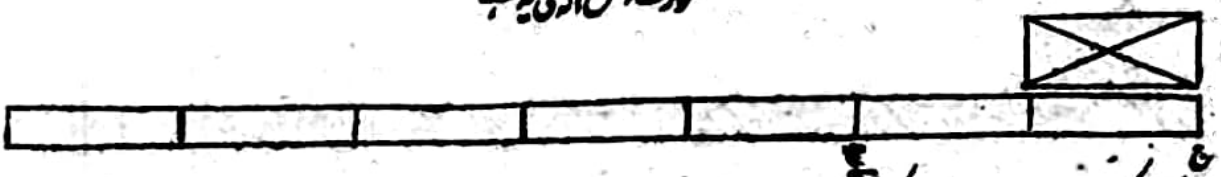

تیسرا آلہ بکرہ ہے یعنی چرخہ ہین کہ اُنکو جدا جدا محور پر لگاتے ہین اور اُن چرخون مین سے بعض کو قائمہ پر اور بعض کو ثقل پر مضبوط باندھتے ہین اور چرخون کے سر پر رسی ڈالکر کھینچتے ہین ثقل حد مقصود تک بلند ہوجاتا ہے مثلاً اگر چاہون مین کہ دس من ثقل کو اڑھائی من قوت سے کہ چوتھائی بار کی ہے اُٹھالون تو دو قائمہ مستحکم آب کے زمین پر قائم کرکے ایک چوب ج کی دونون قائمون کے سر پر مستحکم باندھون اور چار چرخہ ہ ز ح ط محورون مین لگاکر دو اُن چرخون مین سے یعنی ہ ز کو چوب ج کے سر پر باندھون اور دو چرخہ ح د آ کو ثقل ک پر مستحکم کرون اور ایک سر انہایت مضبوط رسی کا چوب ج کے سر پر باندھ کر رسی کے دوسرے سرے کو چرخ ح پر لپیٹون اور پھر اوس رسی کو چرخ ھ پر لیجاؤن پھر اُس رسی کو چرخ ط پر لاؤن اور پھر اُس رسی کو چرخہ ز پر لیجاؤن اور اُس چرخہ کے سرے نیچے لٹکاکر اٹھائی مین کی قوت سے رسی کو کھینچون تو ثقل فوراً بلند ہوجائیگا یہان تک کہ حد مقصود تک پہونچ جائیگا اور جسقدر چرخہ زیادہ تر ہون گے ثقل بآسانی تمام بلند ہوویگا صورت اُس آلہ کی یہ ہے

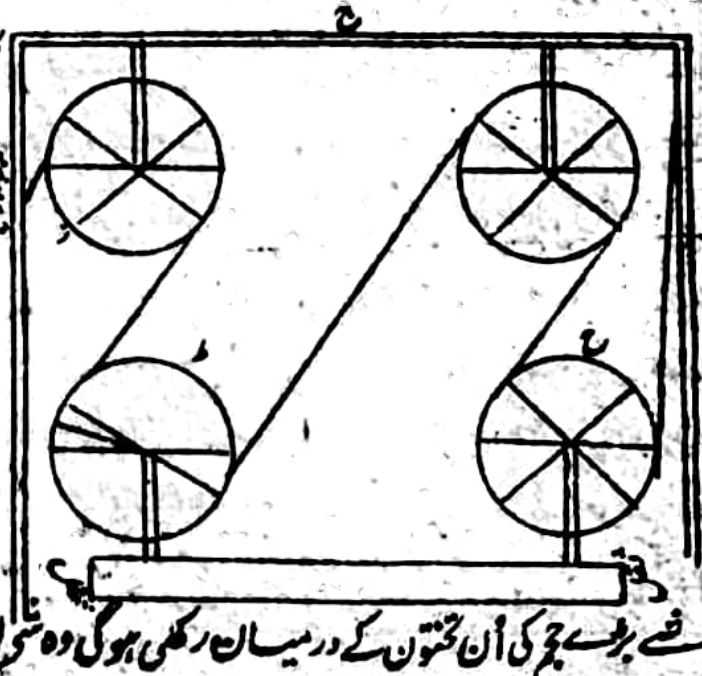

چوتھا آلہ لولب ہے اُسکو پیچ بھی کہتے ہین اور فائدہ اسمین یہ ہے کہ جسقدر عظیم المقدار اور زیادہ حجم کی کل شے کو چاہین قلیل الحجم کرلین ب ج لولب ہے اور آ ہ اور ز ح دو تختہ ہین اور آ ہ کے تختہ کے درمیان لولب کے داخل ہوجانے کے لائق سوراخ ہے اور ط ی ایک دستہ ہے کہ لولب کے سوراخ مین اُسکو ڈالا ہے جسوقت اُس دستہ مذکور کو پھیرین تو دونون تختہ باہم وصل ہوجائینگے یا جدا ہوجائینگے جسوقت وہ تختہ وصل ہونگے تو جو شے بڑے حجم کی اُن تختون کے درمیان رکھی ہوگی وہ شے لولب کی قوت سے دونون تختون کے بیچ مین آکر

قلیل الحجم ہو جائیگی یا کسی کثیر المقدار شی کو فشار دینا منظور ہو تو بہت آسانی سے وہ فشردہ ہو جائیگی صورت اُس آلہ کی یہ ہی

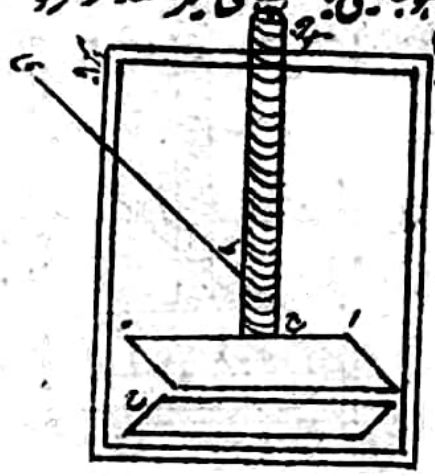

پانچوان آلہ اسقین ہی اُسکو فانہ بھی کہتے ہین وہ ایک چھوٹا سا آلہ ہی اگر چاہین تو تھوڑے سے عرصہ مین پہاڑ کو اُس سی ریزہ ریزہ کر دین قاعدہ اُسکا یہ ہے کہ جس پتھر کو چاہین چیر ڈالین اسطرح پر کہ ہر طرف اُس پتھر کے ایک خط تھوڑا سا عمیق کرین اور سر اب فانہ کا اُس خط مین رکھکر ج ح کے سر پر بقوت تمام ضرب مارین جہانتک کہ خط کھینچا ہی پتھر جدا ہو جائیگا صورت اُس آلہ کی یہ ہی



باب چھبیسوان علم موسیقی کے بیان مین مقدمہ اس علم کی تعریف مین جاننا چاہیے کہ یونانی زبان مین مو آواز کو کہتے ہین اور سیقی گرہ کو کہتے ہین جو کہ موضوع اس علم کا لحن ہے اور لحن آواز مین گرہ دینے کو کہتے ہین اسواسطے اس نام پر موسوم ہوا حکیم فیثاغورث اس علم کا موجد ہے اور اُسکے ایجاد کرنے کا سبب یہ ہے کہ ایک روز حکیم موصوف نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص اُسکے سرہانے آن کر بیٹھا اور کہنے لگا کہ کل کے روز ندافون یعنی دھنیون کے بازار مین جاکر دیکھنا اسرار حکمت الٰہی مین سے ایک بھید تجھپر ظاہر ہوگا علی الصباح یہ اُٹھا اور بازار مین جاکر اُن اسرار کو ڈھونڈھنے لگا ناگاہ ایک نداف کی کمان کی آواز اس کے کان مین آئی اور اُسکے سبب سے اُسنے بہت لذت پائی اور وہان سے ایک گوشہ مین جاکر ایک بال کو زور سے دانتون مین اپنے پکڑ لیا اور ناخن سے اُسپر ضرب لگائی تو ایک آواز اُس بال سے نکلی بعد اُسکے تار ابریشم کو بجایا تو بال سے ریشم مین آواز زیادہ پائی اُسوقت کسی آلہ کے اختراع کی فکر کی کہ تار ریشم کو اُسمین باندھے ایکدن دامن کوہ مین اُسکا گذر ہوا وہان ایک کچھوے کی کھوپری دیکھی کہ اُسکے جوف مین ہوا جاتی تھی اور ایک آواز اُسمین سے نکلتی تھی کہ اُسکو وہ آواز پسند آئی فوراً اُسکو اُٹھا لیا اور بربط بنایا اور دستہ اُسمین باندھ کر اُسکی تکمیل مین کوشش کی یہانتک کہ وہ تیار ہو گیا ارباب شرع شریف نے لحن کی حلت اور حرمت مین اختلاف کیا ہے بعضون نے چند شرطون سے حلال جانا ہی اور بعضون نے مخصوص عیدین اور نکاح وغیرہ مین لحن کو مباح کہا ہی اور ایک گروہ ارباب بطون یعنی صوفیہ نے لحن اور نغمہ کو کشود قلب اور صفائی باطن کا سبب سمجھا ہے اور بعض نے حرام مطلق جانا ہی اور حکماء کا قول ہے کہ قواے نفسانیہ کا محرک نغمہ ہے اسواسطے بعض کو صلاح کی طرف اور بعض کو فساد کی طرف نغمہ کھینچتا ہی چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی بیت بگویم سماع ای برادر کہ چیست ✤ اگر مستمع را بدانم کہ کیست ✤ گر از اوج مغنی پرد طیر او ✤ فرشتہ فرو ماند از سیر او ✤ دگر مرد لہوست و بازی و لاغ ✤ قوی تر شود لہوش اندر دماغ ✤ اور مدت مدید مین حکماء نے

رفتہ رفتہ اس علم مین بہت فکرین کین تو کمال کو پہونچایا اور ہر ولایت مین موسیقی مختلف ہوا یعنی ارکان اور اصول موسیقی ہر ایک اقلیم مین جداگانہ ہین بعض اصطلاحین اہل فارس اور اہل ہند کی علم موسیقی کی ہم چند فصلون مین بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالی فصل پہلی اہل فارس کی موسیقی کے بیان مین واضح ہو کہ حکماے فارس نے یعنے عجم نے بارہ برجون کے موافق بارہ مقام موسیقی یعنے راگ مین اختراع کیے ہین کہ وہ بمنزلہ اصول اور ارکان کے ہین بارہ مقامات کے یہ نام ہین اول راست دوسرا اصفہان تیسرا عراق چوتھا کوچک پانچوان بزرگ چھٹا حجاز ساتوان بوسلیک آٹھوان عشاق نوان حسینی دسوان زنگولہ گیارھوان نوا بارھوان رہاوی اور ان بارہ مقامات کو بارہ برجون پر منسوب کیا ہے راست منسوب ہے حمل سے اور اصفہان منسوب ہے ثور سے اور عراق جوزا سے اور کوچک سرطان سے اور بزرگ اسد سے اور حجاز سنبلہ سے اور بوسلیک میزان سے اور عشاق عقرب سے اور حسینی قوس سے اور زنگولہ جدی سے اور نوا دلو سے اور رہاوی حوت سے اور ان مقامات کے وقت بدر چاچ کے ان ابیات دریافت کرنا چاہیے نظم بدر چاچ اے مہت راز غالیہ زنجیر ✤ آفتابت بزیر پردۂ قیر ✤ آخر شب رہ حسینی ساز ✤ صبحدم پردۂ رہاوی گیر ✤ سپر زر بہ نیزہ چون برسد ✤ پردۂ راست گیر بے تاخیر ✤ چاشت گہ در عراق ساز آہنگ ✤ تا شوی بر سریر عیش امیر ✤ راست گویم رہ مخالف را ✤ در زوال ای صنم مدار حقیر ✤ بوسلک را نواز بعد زوال ✤ اے ضمیر تو آفتاب منیر ✤ روے گلگون خور چو زرد شود ✤ ساز عشاق و پند من بہ پذیر ✤ وقت خفتن مخالفک منواز ✤ تا نکو رفتہ باشدت شبگیر ✤ درع از پردہ صفاہان ساز ✤ چون شہاب افگند ز آتش تیر ✤ ساز ہنگام نیم شب اے ماہ ✤ در نہاوند از قلیل و کثیر ✤ اور ان بارہ مقامات کی خاصیتین ہین چنانچہ عشاق اور بوسلیک اور نوا مردانگی کا فائدہ بخشتے ہین اور راست اور اصفہان اور عراق خوشی پیدا کرتے ہین اور رہاوی اور حسینی اور حجاز سے ذوق شوق زیادہ ہوتا ہے اور بزرگ اور کوچک اور زنگولہ رنج اور ملال لاتے ہین جاننا چاہیے کہ اہل ہند کی اصطلاح کے موافق مقام بمنزلہ راگ کے ہے اور یہ بارہ مقام مذکور حساب ساعات شبانہ روز کے موافق چوبیس شعبہ رکھتے ہین یعنی ہر ایک مقام دو شعبہ رکھتا ہے اور موافق اصطلاح اہل ہند کے شعبہ بمنزلہ راگنی کے ہے اور ہر ایک شعبہ چند نغمہ رکھتا ہے کہ تعداد نغمون کی بموجب تعداد ایام سال کے ہے یعنی تین سو ساٹھ ہین شعبہ مقام راست اول مترقع دوم پنجگاہ دونون مرکب ہین پانچ پانچ نغمہ سے مقام دوسرا اصفہان اول شعبہ تبریز پانچ نغمون سے مرکب ہے شعبہ دوسرا نشاپور کہ پانچ نغمون سے مرکب ہے تیسرا مقام عراق ہے اول شعبہ مخالف اسکو روی عرق

بھی کہتے ہین پانچ نغمہ سے مرکب ہی شعبہ دوسرا مغلوب ہی وہ آٹھ نغمون سے مرکب ہے مقام چوتھا کوچک اول شعبہ اُسکا
رکب چھ نغمون سے مرکب ہی دوسرا شعبہ اُسکا بیانی ہی وہ پانچ نغمون سے مرکب ہے پانچوان مقام بزرگ ہی اول شعبہ
اُسکا ہمایون ہی وہ چار نغمون سے مرکب ہے دوسرا شعبہ اُسکا نفت ہی وہ مرکب دس نغمون سی ہی اور بعض کے
نزدیک دو نغمون سی مرکب ہی چھٹا مقام حجاز ہی اول شعبہ اُسکا سہ گاہ تین نغمون سے مرکب ہی اور اُسکا دوسرا شعبہ
حصار آٹھ نغمون مرکب ہی اور بعض کے نزدیک اُسکے دو نغمہ ہین ساتوان مقام بوسلیک ہی اول شعبہ اُسکا عشران
دس نغمون سی مرکب ہی اور دوسرا شعبہ اُسکا صیاد ہے اُسکے پانچ نغمہ ہین آٹھوان مقام عشاق ہی اول شعبہ
اُسکا نائل ہی تین نغمون سی مرکب ہی اور دوسرا شعبہ اُسکا اوج ہی وہ آٹھ نغمون سی مرکب ہی نوین مقام حسینی کا اول
شعبہ دوگاہ ہی اور وہ دو نغمون سے مرکب ہی اور دوسرا شعبہ اُسکا مجرد آٹھ شعبون سے مرکب ہی دسوین مقام زنگولہ
کا اول شعبہ چارگاہ چار نغمون سے مرکب ہی اور دوسرا شعبہ اُسکا غزال پانچ نغمون سے مرکب ہی گیارھوین مقام
نوا کا اول شعبہ نوروز خلد اپانچ نغمون سی مرکب ہی اور دوسرا شعبہ اُسکا ماہور ہی وہ چھ نغمون سی مرکب ہی بارھوین مقام
رہاوی کا اول شعبہ نوروز عرب چھ نغمون سی مرکب ہی دوسرا شعبہ اُسکا نوروز عجم ہے وہ بھی چھ نغمون سی مرکب ہے اور
چھ آوازون کے نام کی یہ تفصیل ہے اول سلک ہی وہ مقام اصفہان کی پستی اور مقام زنگولہ کی بلندی سی ظاہر ہوتا ہی
اور بارہ نغمہ اس سے حاصل ہوتے ہین دوسرے گردانیہ ہی وہ مقام عشاق کو پست کرنے سے اور مقام راست کے
بلند کرنے سے پیدا ہوتا ہی اُس سے نو نغمہ حاصل ہوتے ہین تیسرے نوروز ہی وہ بوسلیک کی پستی اور حسینی کی بلندی
سے اُٹھتا ہی اور چار نغمہ اُس سے حاصل ہوتے ہین چوتھے کوست ہی وہ حجاز کی پستی اور نوا کی بلندی سے معلوم
ہوتا ہی اور نو نغمہ اُس سے حاصل ہوتے ہین پانچوین بادہ وہ کوچک کے سر کو پست کرنے سے اور عراق کے سر کو بلند کرنے سے
پیدا ہوتی ہی اور پانچ نغمہ اُس سے حاصل ہوتے ہین چھٹے شہناز وہ مقام بزرگ کی پستی اور مقام رہاوی کی بلندی سی
نکلتا ہی اور چھ نغمہ اُس سے حاصل ہوتے ہین اور ظاہر ہو کہ ان بارہ مقامات مذکورہ مین ہر ایک مقام چار فرزند رکھتا
ہے اس حساب سی بارہ مقام کے اڑتالیس فرزند ہوتے ہین اور اہل فارس ان فرزندون کو اصطلاح مین گوشہ کہتے ہین کہ
جگر گوشہ کا مخفف ہے اور تیس گوشہ جو ان اڑتالیس گوشون مین سے مشہور ہین اُنکی تفصیل لکھی جاتی ہی اول ساز
دوسرا غریب تیسرا سواره چوتھا غمزدا پانچوان بنات ترک چھٹا سرفراز ساتوان بستہ نگار آٹھوان بنات
نوان نہادندک دسوان صفاگیارھوان دلربا بارھوان اوج تیرھوان نگار چودھوان وصال پندرھوان
شہری سولھوان عشیران سترھوان غزال اٹھارھوان طرب انگیز انیسوان

بحر کمال بیسوان اصلی اکیسوان اعتدال بائیسوان گلستان تئیسوان سربرگیر چوبیسوان حیران پچیسوان
جمالی چھبیسوان روح افزا ستائیسوان حیرت اٹھائیسوان معتدلہ اُنتیسوان معنوی تیسوان پہلوی
اور بعض سازون کے نام پر بط فیثا غورث کی ایجاد ہے ارغنون افلاطون نے بنایا ہے قانون ابو نصر فارابی نے
نکالا ہے طنبور ترکان کا بنا ہوا ہے شہنائی کو حکیم بوسینانی نے بنایا ہے موسیقار نام سار کا ہے حکیم ابو حفص سعدی
نے اُسکو بنایا ہے اور موسیقار ایک جانور کا نام ہے اُسکی چونچ مین ہزارون سوراخ ہین اور ہوا کی آمد و رفت سے جو اُن
سوراخون سے طرح طرح کی آوازین نکلتی ہین اسواسطے اُسکی منقار سے یہ ساز بنایا گیا ہے اسیوجہ سے اس نام
پر موسوم ہوا بربغول ترکی ساز کا نام ہے چنگ کو اہل عرب صنج کہتے ہین ستار امیر خسرو دہلوی کی ایجاد ہے بلبیان
وہ ایک چھوٹا باجہ ہے کہ لوہے سے اُسکو بناتے ہین اور لب دہان رکھکر انگلی سے اُسکو بجاتے ہین اہل ہند اُسکو چنگ
کہتے ہین کاسہ اہل ہند اُسکو جلترن کہتے ہین وہ ایسا ہوتا ہے کہ چند کاسہ چینی کے پانی بھر کے رکھدیتے ہین
اور لکڑی اُنپر مارتے ہین تو رنگین آواز اُنمین سے نکلتی ہے اور چھوٹی بڑی آواز کا نکلنا پانی کی افراط اور تفریط یعنے
بیشی اور کمی کے سبب سے ہوتا ہے نشید ایک آواز ہے کہ گانے سے پہلے مطرب لوگ اُسکو گاتے ہین ارباب ہند
اُسکو اصطلاح مین الاپ کہتے ہین مدہبت بلند اور لمبی آواز کھینچنے کو کہتے ہین وشدپست اور کوتاہ کرنے آواز کو
کہتے ہین گرہ آواز مین پیچ دینا ہے جسکو ہندی مین گٹکری کہتے ہین ترانہ جو مصرع راگ ہے جسکو رباعی کہتے ہین
اُستاد رودکی جو شعرا سے متقدمین مین گذرا ہے اُسکی ایجاد ہے فصل دوسری اہل ہند کی موسیقی کی بیانمین
جان کہ موسیقی کو اہل ہند سنگیت کہتے ہین اور اہل ہند کے اعتقاد مین یہ بات ہے کہ نارد پسر برہما اُسکا واضع ہے اور
سمیسر یعنے مہادیو نے اس علم مین تصرف کیا ہے جو کچھ مذہب مہادیو کے موافق ہے اُسکو سمیسر مت کہتے ہین اور مت
عقل کہتے ہین اُسکے بعد بھرت نے جو ہنود کے بہت بڑے عالمون مین سے تھا اس علم مین خوب فکر اور غور کرکے اپنی
فکر اور قیاس کے موافق کچھ کمی بیشی اور پس و پیش کیا ہے اُسکو بھرت مت کہتے ہین بعد اُسکے ہنومان نے جو راجہ
رام چندر کے خاص معتقدون مین سے تھا اس علم مین تصرف کرکے ایک مذہب علیحدہ اختیار کیا ہے اُسکو ہنومان مت
کہتے ہین بعد اُسکے ایک شخص کلناتھ جو بڑے مشہور عابدون مین تھا اور اس علم مین عبور تمام رکھتا تھا اُسنے بھی تصرف کرکے
ایک مذہب جدا ترتیب کیا ہے اُسکو کلناتھ مت کہتے ہین اور باقی اور شخصون نے بھی تصرف کیا ہے لیکن لائق اعتبار کے یہی
چار مذہب ہین اور ان سب اُستادون کے مذہب کے موافق سات چیزین اس علم کی اصول مین ہین جسکو اہل ہند کی
اصطلاح مین سبت ادہینا کہتے ہین سبت سات کو کہتے ہین اور ادہینا رکن اور اصل سے مراد ہے اور وہ سات رکن ہین

اول سُرادھیا یعنے سرت اور آہنگ اور نغمہ آواز دوسرے راگ ادھیا اور وہ راگ اور راگنی اور راگ پتر یعنے مقام اور شعبہ
اور گوشہ کو کہتے ہین تیسرے تال ادھیا اور وہ فن بجانے کا ہی یعنی وزنون کا چوتھے نرت ادھیا اور وہ فن رقص کا ہی یعنی ناچ کا
پانچوین ارتھ ادھیا نغمہ ور راگ کے معانی کے سمجھنے سے مراد ہی چھٹے بھاد ادھیا اور وہ ایک فن ہی کہ معانی اس کے ایماء
اور اشارون سے ظاہر کیے جاتے ہین ساتوین ہست ادھیا اور وہ ساز بجانے کا فن ہی جو کہ ان ساتون اصول مین سے
ان چار اصل ہین یعنی نرت ادھیا اور ارتھ ادھیا اور بھاو ادھیا اور ہست ادھیا مین بعضے معیوب ہین اور بعضے
غیر محتاج ہین اسلیے اُنکا بیان نہین کیا گیا اور اس فصل کو چند اصل مین بیان کرتا ہون اصل پہلی سرادھیا کے
بیان مین جاننا چاہیے کہ سُر آہنگ کو کہتے ہین اور اہل ہند کے بقول سر سات ہین اول کھرج دوسرا رکھب
تیسرا گندھار چوتھا مدہم پانچوان پنجم چھٹا دھیوت ساتوان نکھاد یہ ساتون سُر ترتیب مذکور سے آہنگ مین
یعنے گاتے مین ایک سے دوسرا بلند تر ہوتا ہے معمولی تفاوت سے جیسے کھرج سب سے پست تر ہی اور اُس سے
رکھب بلند تر ہی اور گندھار اُس سے بلند تر ہی اور اُس سے مدہم بلند تر ہے اور پنجم مدہم سے بلند تر ہی اور دھیوت پنجم سے
بلند تر ہی اور نکھاد دھیوت سے بلند تر ہی ان ساتون سرون کے نامون کا حرف اول لیا جاوے تو مجموع اُس کا
اُسکاش بَرگ مَ پَ دَ نی حاصل ہووے اور نکھاد کے نون کو اظہار مد کے واسطے مکسور کرکے یا کے ساتھ مین ملاتے
ہین اور باقی سب حرفون پر زبر کا استعمال کرتے ہین فصل دوسری راگ اور راگنی اور اُنکے پتر اور راگنی
اور راگ کے وقتون کی چھئون فصلون کے بیان مین واضح ہو کہ تمام سال کو اہل ہند نے چھ فصلون پر تقسیم
کیا ہی اور اُن چھئون فصلون کے موافق چھ راگ مقرر کیے ہین اور ہر راگ اور راگنی اور اُسکے پترون کو اُسکی فصل بتاتے
ہین اور چھئون فصلین یہ ہین اول بسنت رت اور یہ چیت اور بیساکھ کے دونون مہینہ ہین اور رُت موسم اور
فصل کو کہتے ہین دوسری گرمکھم رُت وہ جیٹھ اور اساڑھ کے دونون مہینے ہین تیسری برکھا رُت وہ ساون
بھادون کے دونون مہینے ہین چوتھی سرد رُت وہ کنوار کاتک کے دونون مہینے ہین پانچوین ہیمر رُت وہ اگہن
اور پوس کے دونون مہینے ہین چھٹی سسہرت وہ ماگھ اور پھاگن کے دونون مہینے ہین پوشیدہ نہ رہے کہ
ہنومان مت کے موافق چھ راگ ہین اور اُنمین ہر راگ کی پانچ راگنی اور آٹھ پتر ہین اول بھیرون راگ ہر
فصل اُسکی سرد رُت ہی وقت اُسکا صبح کا ہی اور راگنی اُسکی اول بھیرون صبح کو اسکا وقت ہے دوسری
براری آخر روز اُسکا وقت ہی تیسری مدمادہ علی الصباح اُسکا وقت ہے چوتھی سندھنو آخر روز
اُسکا وقت ہی پانچوین بنگال اُسکا بھی آخر روز وقت ہی اور پانچون راگنیون کی فصل سرد رت ہی

دوسرا ہنڈول راگ ہی فصل اُسکی بسنت رُت اور وقت اُسکا اوائل روز ہی اور راگنین اُسکی یہ ہین اول رام کلی
صبح کو اُسکا وقت ہی دوسری دیو ساکھ اُسکا وقت اوائل روز سے تیسری للت ہے اسکا وقت صبح کو ہی چوتھی
بلاول اُسکا وقت اوائل روز ہی پانچوین پت منجری آدھی رات کو اُسکا وقت ہی اور ان راگنیون کی بھی فصل بسنت
رت ہے تیسرا مالکوس راگ اسکی فصل سسرت ہی اور آخر شب اُسکا وقت ہی راگنی اُسکی اول لوڑی ہی اُسکا
وقت دوپہر کا ہے دوسری گوری اُسکا وقت آخر روز کا ہے تیسری کنکلی صبح کو اُسکا وقت ہی چوتھی کھٹاولی
اُسکا آدھی رات کا وقت ہی پانچوین کلب ہی آخر شب کو اُسکا وقت ہی یہ پانچون راگنیان بھی سسرت
مین میسر آتی ہین چوتھا راگ دیپک اُسکی فصل گریکھم رُت ہے اور اُسکا وقت میانہ روز ہی اور اول راگنی
اُسکی دیس ہے وقت اُسکا اوائل شب ہے دوسری کامود اسکا وقت دوپہر دن کا ہی تیسری نٹ ہے
اُسکا وقت آخر روز ہے چوتھی کدارا اُسکا وقت نصف شب کا ہے پانچوین کانھڑا اُسکا وقت اول شب ہے
پانچوان سریراگ ہی فصل اسکی اہیم رُت ہی آخر روز اسکا وقت ہی اور اُسکی راگنیون مین اول مالسری ہے
اُسکا وقت دوپہر دن کا ہے دوسری ماروا اُسکا وقت آخر روز ہے تیسری دھناسری اُسکا وقت پہر دن
چڑھے کا ہی چوتھی بسنت اسکا وقت نصف روز کا ہی پانچوین اساوری اسکا وقت پہر دن رہے کا ہی چھٹا
میگھ راگ ہی فصل اُسکی برکھا رُت ہی اسکا وقت آخر شب ہے اور اُسکی راگنیون مین اول تنگ ہی اسکا
وقت آدھی رات کا ہی دوسری ملاری اسکا وقت بھی نصف شب کو ہی تیسری گوجری اسکا وقت دوپہر دن کا
ہی چوتھی بھوپالی اسکا وقت اوائل شب کا ہی پانچوین دیسکار اسکا وقت آخر شب ہی اور ان چھئون راگنیون
مین ہر ایک راگنی کے آٹھ پتر ہین بھیرون راگ کے پتر برکھ ملک بوریا مادھو سوھو باسبہ مدہ پنچم ہنڈول
راگ کے پتر مارو میوادہ بدھیر بربل چندرک تند بھور ہستانک مالکوس راگ کے پتر
جیوت منگل سوبھا انند بنود بردھن گورا ببھاس دیپک راگ کے پتر کسل کمل کالندرا
چنگ کشم رام کہیل ہمال سری راگ کے پتر سندھو مالوا ہمیر گن ساگر کتھ گنبھیر
شنکر پھاکرا میگھ راگ کے پتر جالندھر سارنگ نٹ نارائن سنکر ابھرل کلیان گجدھر گندھار سہانا یہ
چھئون راگ اور تیس راگنی اور اڑتالیس پتر جو ہمنے بیان کیے یہ ہنومان مت کے موافق ہین اور کلناتھ مت مین
چھ راگ ہین اور ہر ایک راگ کی چھ راگنی اور آٹھ پتر ہین اور راگ اور راگنیون کے نام یہ ہین اول سری راگ
ہے راگنیان اسکی گوری کولاہل دھول روزانی مالکوس دیو گندھار دوسرا بسنت راگ

اسکی راگنیان اندولی کمکی پٹ منجری گودگری دھان کی دیساکھ ہین تیسرا پنچم راگ اسکی راگنیان ترپنی پربھاوری
کوکب براری اساوری ہین چوتھا بھیرون راگ اسکی راگنیان بھیروین گوجری بھاگھا بلاولی کانھڑا رکب بہٹا
پانچوان میگھ راگ اسکی راگنیان یہ ہین بنگالی مدھیرا کامود دھناسری دیوتیرتھا دوالی چھٹانٹ نارائن راگ
راگنیان اسکی یہ ہین برونگی ملکی پوربی راما گندھاری سندھ بلاری اور سمسیر مت مین بھی وہی چھ راگ ہین جو کلناتھ
مت مین بیان ہوئے اور اسمین بھی ہر راگ کی چھ راگنیان اور آٹھ پتر ہین اور پتر ہنومان مت کے موافق ہین مگر راگنیون مین اختلاف ہے
تفصیل انکی ذیل مین لکھی جاتی ہے اول سری راگ ہے راگنیان اسکی یہ ہین مارو اترپنی گوری کدارا مدہ مادا بہاری دوسرا
بسنت راگ راگنیان اسکی یہ ہین دیسی دیوگری براری ٹوڑی للتا ہنڈول تیسرا پنچم راگ اسکی راگنیان یہ ہین بھیاس
بھوپالی کانھڑا بدہیس بالیسری پٹ منجری چوتھا بھیرون راگ راگنیان اسکی بھیروین گوجری ریوا کنگلی بنگال
ہیلی پانچوین میگھ راگ اسکی راگنیان یہ ہین ملار سورٹھ اساوری مالکوس گندھار رستکار چھٹانٹ نارائن راگ
راگنیان اسکی یہ ہین کامود کلیان ابھری ٹانکی سارنگ پٹ منجری اور بھرت مت مین بھی چھ راگ ہین جیسے ہنومان
مت مین بیان ہوئے اور ہر راگ کی پانچ راگنی اور آٹھ پتر اور آٹھ بھارجہ ہین اگرچہ بھرت مت اور ہنومان مت کے
راگ مین اتفاق ہے لیکن راگنیون مین اور پترون مین اختلاف واقع ہے بھارجا بھرت مین زیادہ ہین کہ ہنومان مت اور
کلناتھ مت اور سمسیر مت مین ذکر بھارجون کا مطلق نہین ہے بھرت مت مین اور راگنیون کے یہ نام ہین اول بھیرون
راگ راگنیان اسکی یہ ہین مدھ مادہ للتا براری بھیروین تھلی پتر اسکے یہ ہین دیساکھ للت برکھ مادھو بلاول
بنگال بھاس پنچم اور بھارجے اسکے یہ ہین سوما بلاولی سورتھی کھناری اندا ہی پھل گوجری پٹ منجری میروی
دوسرا مالکوس راگ راگنیان اسکی یہ ہین گوری وہماولی ٹوڑی کہنادتی کلب اور پتر یہ ہین گندھار سدھ مکرتر
بجھن سہانا سنکت ملیہ مالی گورا کامود اور بھارجا اسکے یہ ہین دھناسری بالیسری چت سری سگھرائی درگا گندھاری
بھیم پلاسی کامودی تیسرا ہنڈول راگ راگنیان اسکی یہ ہین رام کلی مالاونی اساوری دیوالی کنگلی پتر اسکے
یہ ہین بسنت مالوا مارو کسل بکھار بیدلنک دھن باک دھن وسول بھارجہ یہ ہین بلاولی گیروی جیسی پوربی مارولی
ترون دیوگری سرستی چوتھا دیپک راگ راگنیان اسکی یہ ہین کدارا گورا گونہ گوجری ردرانی پتر یہ ہین کسم ٹنک نٹ نارائن بھاگرا
بھردوست رہنس منگلا منگلا شنک ایڑانا بھارجا یہ ہین منگل گوجری جھجونٹی مالگوجری بھوپالی منوہر ابہری ایمن ہمیر پانچوان سری راگ
راگنیان اسکی یہ ہین سندھوی کانی ٹھمری بجرا سرہٹی پتر اسکے یہ ہین سربرون گولا ہل سادنت سکرون راگیسری کہت راگ بدہس
ولیگار بھارجا یہ ہین بجنان دھیان جی کسم سوہنی سرولیم سریکھا سرستی چھٹا میگھ راگ راگنیان اسکی یہ ہین ملار سارنگ

دیسی رت بلتھ اساوری تیر اسکے یہ ہین کلایر مالیسری سہانا پوربا کانھڑا ملک استھ سنگراہرن بھارجا اسکے یہ
ہین کرنات کاودی کدم نات لہاری مانجھ پرچ پٹ منجری سدھنات اصل تیسری راگون کے میل کے بیان
مین نٹ نارائن مرکب ہی دھناسری اور مدھ مادہ اور بلاول سے کامود مرکب ہی گونڈا اور بلاول سی مالیسری مرکب ہے
دھناسری اور کانھڑے سے سہانا مرکب ہی بھردوست اور کانھڑے سے ایڑانا مرکب ہی ملار او کانھڑے سے سدھ
کالیان مرکب ہی ٹنگ اور کامود اور گونڈ سے ہمیر مرکب ہے کدارا اور ایمن اور سدھ کلیان سے ایمن مرکب ہی کدارا
اور بلاول اور سدھ کلیان سے دھناسری مرکب ہی ٹوڑی اور اساوری اور مارو سے مال سری مرکب ہی سنگراہرن
اور کیدار اور سدھ اور سرستی سے جب سری مرکب ہی دھول اور براری اور دیسکار سے کھٹ راگ مرکب ہی براری
اور اساوری او ٹوڑی اور سیام اور پھلی اور گندھار سے مدھ مادہ مرکب ہی ملار اور سدھ کلیان اور مالسری سی سرستی
مرکب ہی نٹ نارائن اور سنگراہرن سے اور سدھ بدھنس مرکب ہی مارد اور اورانی اور درگا اور دھناسری سی سنگراہرن
مرکب ہی کیدار اور بلاول سے گندھار مرکب ہی سندھور یعنے سندھو اور اساوری اور گوری اور دیوگری اور بھیرون سی
پٹ منجری مرکب ہی مارد اور ول اور دھناسری اور گھناسری سے بھیم پلاسی مرکب ہی دھناسری اور پوربی اور
سدھ سے گندھاری مرکب ہی کھٹ راگ اور اساوری اور دیسی سے ٹنگ مرکب ہی سری راگ اور کانھڑا اور بھیرون
سے دیسی مرکب ہی ٹوڑی اور کھٹ راگ سی دیوگری مرکب ہی پوربی اور سارنگ اور سدھ سے کولاہل مرکب ہی بھاکرا
اور کلیان اور کانھڑے سے کوکب مرکب ہی بلاول اور پوربی اور کیدارا اور دیوگری اور مادھو سے گوجری مرکب
ہے للتا اور رام کلی سے منگل گوجری مرکب ہی رام کلی اور سیام اور گندھار اور منگل سے ترون مرکب ہی دیسکار اور
گوری پوربی سے اور بعض پوربی کی جگہ للت کہتے ہین اور بعض کے نزدیک بھیاس ہی سریراگ مرکب ہی بدھنس اور
ٹنگ اور گوری سے کیدارا مرکب ہی کوکب اور پوربی اور بلاول سے ہنڈول مرکب ہی بلاولی اور للت اور پنچم
اور پوربا اور بھیرون سے میگھ راگ مرکب ہی کلیان اور کامود اور سانونت سے اور بسنت مرکب ہی دیوگری اور نٹ
اور ملار اور سارنگ اور بلاول سے بھیرون راگ مرکب ہی ہنڈول اور سدھ اور کانھڑا اور پوربا سے بھیروین مرکب
ہے براری للت اور سدھ اور سارنگ اور پنچم اور بلاول سے پھلی مرکب ہی رام کلی اور گوجری اور دیسکار
اور بنگال اور پنچم سے للت مرکب ہی دیسی اور بھیاس اور پنچم سی مرکھ مرکب ہے دیوساکھ اور بلاولی اور
سارنگ اور سدھ اور ملار اور گونڈ سے مادھو مرکب ہی سندھ اور ملار اور بلاول اور نٹ نارائن سی بلاول
مرکب ہی کلیان اور کیدارا سے بنگال مرکب ہی دھناسری اور مارد اور گوری اور للت سے اور بعض کہتے ہین

کہ برآری اور گونڈا اور گوجری سے بھپاس مرکب ہی بلاول اور گوجری اور اساوری سے پنچم مرکب ہی للت اور بسنت
سے سوھو مرکب ہی مالسری اور بلاول اور بھپاس سے اور بعض بجاے بھپاس کی سندھ کہتے ہین سورٹھ مرکب
ہے گوجری اور پنچم اور بھیروی اور گندھار اور بنگال سے گوری مرکب ہی جھنجوٹی اور اساوری اور گوجری اور
سورٹھ سے مالکوس مرکب ہی ہندول اور بسنت اور جھنجوٹی اور پنچم اور کھٹ راگ اور مارو اور سارنگ اور
سادنتی سے توڑی مرکب ہی اساوری اور کھٹ راگ سے گنھادتی مرکب ہے مالسری اور بلار سے مالوا مرکب ہے
گوری اور برج اور بھپاس سے مارو مرکب ہی گوری اور پرج اور سورٹھ سے پوربی مرکب ہی مالوا اور گوری سے دیپک
مرکب ہی کیدارا اور کامود اور سندھ اور نٹ اور بالیسری سے گونڈ مرکب ہی دھناسری اور ملار اور بلاول سے جھنجوٹی
مرکب ہی سورٹھ اور ہولسری اور بلاول سے اور بعض کہتے ہین گوری اور بھاگرا اور نٹ سے مرکب ہی بھوپالی مرکب
ہی گونڈا اور کلیان سے اور بعض کہتے ہین بلاول اور کلیان سے مرکب ہی کافی مرکب ہی سنگرابھرن اور گوری سے سادنت
مرکب ہے سارنگ اور بلار سے اور بعض کہتے ہین کیدارا اور کامود سے اور بعض کہتے ہین کانھڑا اور زیادہ کرتے ہین
ملار مرکب ہی سارنگ اور سورٹھ اور بلاول سے اور بعض کہتے ہین نٹ اور سارنگ اور میگھ راگ سے سارنگ مرکب ہی
دیوگری اور ملار سے اور بعض کہتے ہین مارو اور ملار سے مرکب ہی گورہ مرکب ہی گوری اور نٹ اور ترون سے دیسکار
مرکب ہی بسنتی اور پرج اور سورٹھ سے مانجھ مرکب ہی سارنگ اور سورٹھ اور بلاول اور ملار سے پرج مرکب ہے
دھناسری اور مارو اور گندھار سے اور بعض کہتے ہین مارو اور توڑی اور اساوری سے مرکب ہی کنکلی مرکب ہے
دیسی اور توڑی اور للت اور اساوری اور دیسکار اور گوجری سے سندھو مرکب ہی اساوری اور ابھیری اور سندھوی
ہے اور بعض سندھوی کو سندھورا بھی کہتے ہین گورہ سارنگ مرکب ہی گورا اور سارنگ اور بعض کے نزدیک گوری اور
سارنگ سے مرکب ہی اصل چوتھی تالون کے بیان مین جان کہ تال اور نغمہ اور ساز اور رقص کا اصول ہی اور وہ
آوازون کی حرکات اور سکنات کے وقت کو ضبط کرلینا ہی کہ دو چیزون کے باہم ضرب سے یا ہاتھون کی تالی سے وہ ہوتا
ہے ظاہر ہو کہ تال کی قسمین بہت ہین مگر اُنمین سے چند قسمین بیان ہوتی ہین اول او تال کہ وہ ایکتالہ ہی ایک ایک
تال کی ضرب لیکن متواتر ہون اور ضربون کا وقفہ یکسان ہو کچھ فرق نہو دوسری نیورہ وہ بھی ایک ایک تال متواترہ
ہے مگر تینون ضربین اوسکی او تال سے جلد تر ہوین تیسری ترتیا وہ بھی ایک ایک تال ہے اُسکی ضربین بھی
متواتر ہین مگر نیورا سے جلد تر ہوین چوتھی روپک وہ دو ضربہ ہے یعنے دو تال ہوتے ہین پانچوین دھمال اُسکی
بھی تین ضربین ہوتی ہین دو ضربین متصل ہوتی ہین اور تیسری ضرب تھوڑے فاصلہ سے ہوتی ہی چھٹی جھمالہ ہی اُسکی

ضربین ہوتی ہین اور تھوڑے فاصلہ سے متواتر تین ضربین ہوتی ہین اصل پانچوین علم موسیقی کے
بعض کابلیون کے نامون کے بیان مین نایک گوپال علم موسیقی کے واقفیت والون مین اپنے وقت مین
اُستاد تھا ملک دکن سے دہلی مین آیا اور امیر خسرو علیہ الرحمہ کی صحبت مین رہا جس سانوت صحبت یافتہ امیر خسرو
علیہ الرحمۃ کا تھا سلطان حسین شرقی والی جونپور علم موسیقی مین اپنے عہد کا اُستاد تھا اور علاوہ اسکے ظاہری اور باطنی کے
کمالات مین ممتاز اور برگزیدہ روزگار تھا نایک بچو سلطان بہادر والی گجرات کا مقرب بارگاہ تھا جسوقت ہمایون بادشاہ
گجرات پر قابض ہو گیا تو نایک بچو نے ہمایون بادشاہ کے حضور مین قرب و منزلت پائی راجہ مانسنگھ والی گوالیار موسیقی
مین دھرپد کا اختراع کرنے والا تھا بابا رام داس پیراگی مرزا جلال الدین محمد اکبر شاہ کے عہد شاہی مین ایک مرد فقیر موسیقی
تھا اور موسیقی کے علم مین کامل الفن تھا سورداس رام داس کا بیٹا بڑا کامل تھا بہت دھرپد اور خیال اُسنے بنائے
ہین اور بنسین پد اُسی کی ایجاد ہے بلاخ بہادر والی اور حاکم مالوہ علم موسیقی مین شہرۂ آفاق تھا سوجان خان اور چاند خان یکتای
زمانہ تھے لونیات خان بین کار مرزا جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے زمانہ مین بیمثل تھا مان سین کلانوت شیخ محمد غوث
گوالیاری کا مقبول خاطر تھا اور راجہ رامچند بگھیلہ کا رونق بزم تھا آخر عمر مین اُسنے اکبر بادشاہ کے حضور مین بہت
عزت اور آبرو پائی اور بلاس خان اور صورت سین اور تان ترنگ خان اور بچو سین اور سوجان خان اور
نایک جیو اور مدن راے گوالیاری اور نایک دھوندھون اور نیلم پرکاس اور لعل خان انمین ہر ایک علم موسیقی مین
بیمثل اور یکتاے زمانہ ہوا ہے فقط ستائیسوان باب علم حکمت طبعیات کے بیان مین جان کہ حکمت
طبعیات علم حکمت ایک شعبہ ہے کہ اُسکو حکما علم آثار علوی کہتے ہین یعنے چشمہ اور یہ عناصر اور بخار اور دخان یعنی
دھنوان اور ہوا اور صاعقہ اور ابر اور رعد اور برق اور مینھ اور برف اور ژالہ اور شبنم اور قوس قزح یعنی دھنک اور
ہالہ کی ماہیت کو من کل الوجوہ جاننا اور سمجھنا ہے اور سبب زلزلہ کا اور چشمون اور ندیون کی بانی کے پیدا ہونے کو جاننا اور
پیدائش کا نبات مثل لعل اور یاقوت اور سونا اور چاندی اور تانبا اور سیسہ اور ہرچینی اور پارہ اور گندھک وغیرہ کا
کا حال دریافت کرنا اور درختون اور حیوانون کی پیدائش کی حقیقت کو جاننا ہے اور اس باب مین چند فصلین ہین فصل
پہلی عناصر کے بیان مین جان کہ عناصر چار ہین آگ اور ہوا اور پانی اور خاک اور ہیولی یعنے عناصر کا مادہ ایک
چیز ہے کہ ان چارون مختلف صورتون کو اُسنے قبول کر لیا ہے اور ہیولی ایک مادہ ہے کہ آگ اور ہوا اور پانی
اور خاک کی صورت نوعیہ اُس سے قائم ہے اور ہر ایک عنصر کا مکان ہے اور ہر ایک انمین سے دوسرے کے
مکان نہین ٹھہرتا ہے اور ہمیشہ اپنے مکان مین رہتا ہے مکان آگ کا سب عنصر سے بالاتر ہے اور فلک القمر کے

نیچے ہے اور ہوا کا مکان آگ کے مکان کے نیچے ہی اور پانی کا مکان ہوا کے مکان سے نیچے ہی اور خاک کا مکان پانی کے
مکان سے نیچے ہے اور ان چار عنصرون مین حکما بعض کو خفیف یعنی ہلکا اور بعض کو ثقیل یعنی بھاری کہتے ہین
خفیف اُسکو کہتے ہین کہ اپنی طبیعت سے مائل ہو طرف محیط کے اور ثقیل وہ ہی کہ اپنی طبیعت سے مائل ہو طرف مرکز
کے پس آگ اور ہوا خفیف ہین اور پانی اور خاک ثقیل ہین آگ خفیف مطلق ہی اور ہوا مضاعف خفیف ہی یعنی دوچند
اور آگ کو ہوا سے سبکتر کہتے ہین اس دلیل سے کہ آگ ہمیشہ نہین ٹھہرتی بلکہ ہوا کے اوپر جاتی ہی اور ہوا کو جو پانی سے سبک کہتے ہین
اُسکی یہ دلیل ہی کہ کوزہ کو جسوقت پانی مین ڈبوتے ہین اور پانی جو کوزہ مین آتا ہی تو بقبق کی آواز کوزہ مین نکلتی ہی اور یہ آواز اس سبب
سے آتی ہی کہ کوزہ مین ہوا ہی وہ باہر نکلتی ہی اور اصل یہ ہی کہ پانی کے داخل ہونے مین اور ہوا کے نکلنے مین جو باہم دھکا بازی ہوتی
ہی اسوجہ سے صدائے بقبق انمین سے آتی ہی اور پانی اور خاک کے بھاری اور گران ہونے کی یہ دلیل ہی کہ جسقدر
انکو بلندی کی طرف پھینکو بلندی سے پھر کر نیچے آئینگے اور پانی کو جو خاک سے خفیف کہتے ہین اُسکی یہ دلیل ہی کہ پتھر کو
یا ڈھیلے کو پانی مین ڈالو ہر چند کہ وہ پتھر یا ڈھیلا چھوٹا ہو اور پانی بہت ہو مگر وہ پانی مین ڈوب جائیگا اور اوپر پانی کے
ہرگز نہ ٹھہریگا اور ظاہر ہو کہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کو حکمانے حکمایے کیفیات اربعہ کہا ہی
اور ظاہر ہی کہ حرارت برودت کے ساتھ اور رطوبت یبوست کے ساتھ جمع نہین ہوتی ہین کہ اُنمین باہم ضد ہی الا حرارت
رطوبت اور یبوست کے ساتھ جمع ہوتی ہی اور برودت بھی رطوبت اور یبوست کے ساتھ جمع ہوسکتی ہی اور ان چار ون
کیفیات مین عنصر آگ کو حرارت اور یبوست لازم ہی اور عنصر ہوا کو حرکت اور رطوبت لازم ہی اور پانی کے عنصر کو برودت
اور رطوبت لازم ہی اور خاک کے عنصر کو برودت اور یبوست لازم ہی پس آگ کی طبیعت گرم اور خشک ہی اور ہوا گرم
اور تر اور پانی کی طبیعت سرد اور تر اور خاک کی طبیعت سرد اور خشک ہی اور حکماے متاخرین کہتے ہین کہ حرارت
ایک کیفیت ہی کہ سبکی اور خفت پیدا کرتی ہی اور برودت ایسی کیفیت ہی کہ گرانی اور بوجھ لاتی ہی اور رطوبت مین ایسی
کیفیت ہی کہ جسم کے اجزا متفرق اور جدا ہو جاتے ہین اور پھر ملکر باہم پیوند ہو جاتے ہین اور یبوست ایسی کیفیت
ہی کہ اجزاے متفرق کو بآسانی جمع نہین ہونے دیتی اور سب حکما کا اس بات پر اتفاق ہی کہ عناصر کی طبقہ آسمانون کی
طبقون کی طرح نو ہین اور تفصیل اُنکی اس طرح بیان کی ہی اول آگ دو طبقہ رکھتی ہی پہلا طبقہ خالص آگ کا ہی اور
وہ ایسا طبقہ ہی کہ فلک قمر کے اندر چسپان ہی دوسرا طبقہ دھوین کا ہی اور وہ طبقہ بخار غلیظ سے ملا ہوا ہے کہ زمین سے
نکلتا ہی اور آگ تک پہونچتا ہی کہ آگ ہوا سے متصل ہے اور ہوا کے تین طبقہ قرار دیے ہین اول طبقہ ہوا ے
صرف کا یعنے ہوائے خالص کا اور وہ ایسی ہوا ہی کہ آگ کی دوسرے طبقہ سے ملحق ہی دوسرا طبقہ ہوا کا ایسا ہی کہ

اسکو کرۂ زمہریر کہتے ہین اور یہ طبقہ نہایت خنک ہی اس سبب سے کہ زمین دور ہی تیسرا طبقہ ہوا کا ایسا ہے کہ روے زمین سے ملا ہی اور یہ طبقہ ہوا کا بسبب گرمی زمین کے شعاع آفتاب سے گرم رہتا ہی اور پانی کا ایک ہی طبقہ ہی اور خاک کے تین طبقہ قرار دیے ہین اول طبقہ خاک کا پانی اور ہوا مین ملا ہی اور کانون کا وجود اسی طبقہ مین ہے دوسرا طبقہ طینیہ ہے یعنے نمناک ہے اور یہ طبقہ ایسا ہی کہ اُسمین تری پائی جاتی ہی چنانچہ نہر اور کنوین کے کھودنے مین ظاہر ہوتا ہے تیسرا طبقہ خاک صرف کا اور یہ طبقہ ایسا ہی کہ مرکز عالم سے نزدیک ہی اور مرکز کے گرد واقع ہوا ہی اور ان چارون عنصرین پانی اور خاک ایسے معلوم ہوتے ہین کہ آلایش رنگ کی گویا رکھتے ہین مگر یہ جو بسایط یعنے عناصر ہین انکا رنگ نہین ہے اور ہوا اور آگ مین بھی کچھ شائبہ یعنی آمیزش رنگ کی نہین ہے اور دلیل یہ ہے کہ انکا اگر رنگ ہوتا تو انکے اوپر جو ستارہ ہین وہ نظر نہ آتے اور سب عنصر افلاک کی طرح کردی الشکل یعنے مدور ہین اور کرہ اُسکو کہتے کہ درمیان اُسکے نقطہ فرض کرسکیے کہ اگر ایک خط راست اُس نقطہ سے کھینچا جائے طرف محیط یعنے گرد اُس کرہ کے اور جس جگہ کہ اجزاے کرہ کے ہر طرف سے اُسکے ساتھ آخر ہوین تمام وہ خطوط مقدار مین برابر ہونگے اور اُس نقطہ درمیان راست کرہ کو مرکز کہتے ہین اور حکما کے نزدیک یہی مجموع تیون کرہ افلاک اور عناصر کے عالم سے مراد ہی یعنے اول فلک الافلاک کہ اُسکو فلک اطلس اور فلک اعظم بھی کہتے ہین اُسمین ثوابت اور سیارون مین سے کوئی ستارہ نہین ہی اور مشرق کی طرف سے مغرب کی جانب وہ حرکت کرتا ہے اور سب افلاک کو اپنے ساتھ حرکت دیتا ہے اور ایک رات اور دن مین دورہ تمام کرتا ہی اور فلک ہشتم اُسکے نیچے ہے کہ اُسکو فلک ثوابت اور فلک البروج بھی کہتے ہین اور اُسکے نیچے فلک زحل ہے کہ فلک ہفتم اُسکو کہتے ہین اور اُسکے نیچے فلک مشتری ہے کہ اُسکو فلک ششم کہتے ہین اور اُسکے نیچے فلک مریخ ہی کہ اُسکو فلک پنجم کہتے ہین اور اُسکے نیچے فلک آفتاب ہی کہ اُسکو فلک چہارم کہتے ہین اور نیچے اُسکے فلک زہرہ ہی کہ اُسکو فلک سوم کہتے ہین اور نیچے اُسکے فلک عطارد ہے کہ اُسکو فلک دوم کہتے ہین اور نیچے اُسکے فلک القمر ہے کہ وہ فلک اول ہی اور نو افلاک کے نیچے عناصر اربعہ کے طبقہ ہین اور عالم افلاک کو حکما عالم علوی کہتے ہین اور ان چارون عنصر کا اور جو کچھ کہ اُنمین ہی اُسکو حکما عالم عنصریات اور عالم سفلی اور عالم کون وفساد کہتے ہین اور جو نقطہ کہ درمیان راست ان تیرہ کرون مذکور کے عرض کیا جاتا ہے اُسکو مرکز عالم کہتے ہین اور حکما کے نزدیک مقرر ہی کہ اُسمین جو کچھ کہ ثقل اور گرانی ہی موافق طبع اور کشش ذاتی کے مرکز کی جانب میل رکھتا ہے کہ وہان ٹھہرتا ہی اور یہ مقرر ہوا کہ زمین گران ترین عناصر ہے اسلیے واجب ہوا کہ

بوجھ اور گرانی کے سبب سے جو زمین مین ہی مرکز عالم پر ٹھہری ہوئی ہی اور یہی ہی مذہب حکیم بطلمیوس اور ارسطاطالیس کا
اور دیگر حکما کا برعکس حکیم فیثاغورث کے کہ اقوال اُسکے علم ہیئت مین بیان ہوئے فصل دوسری حقیقت متحیز
کے بیان مین ظاہر ہو کہ حکما جوہر کو جسم کہتے ہین جسمین ابعاد ثلاثہ یعنے طول اور عرض اور عمق ہووے اور جوہر
جوان اعراض ثلاثہ کے ساتھ ہوتا ہی اُسکو جسم طبیعی کہتے ہین اور کوئی جوہر بغیر عرض کے نہین ہوتا ہی اور کوئی عرض بغیر جوہر کے
وجود نہین پاتا ہی اور تعریف جوہر کی یہ ہی کہ وہ بذات خود قایم ہو اور اپنے وجود مین محتاج غیر کا نہین ہوتا ہی اور عرض وہ ہی کہ اپنے
وجود کا محتاج ہووے مثل زردی یا سرخی کہ اعراض ہین بغیر وجود کسی چیز کے کہ زردی اور سرخی کو اُسنے قبول کیا ہو وجود نہین
پا سکتے اور حکما کا مقرر کیا ہوا ہی کہ ہر ایک جسم مین دو امر ہوتے ہین کہ وہ دونون یکدیگر لازم اور ملزوم ہین اُنمین ایک کو ہیولی کہتے
ہین اور دوسرے کو صورت جسمی کہتے ہین اسلیے کہ ہر ایک جسم کہ نظر آتا ہی فلکیات اور عنصریات سے اُسکے واسطے ایک شکل اور
مقدار ہی کہ دریافت ہوتی ہی اور شکل اور مقدار دونون اعراض ہین پس ایک جوہر چاہیے کہ یہ اعراض اُسکے ساتھ قائم ہون اور
جس جوہر نے کہ بنفس خود اُس اعراض کو قبول کیا اُسکو صورت جسمی کہا ہی اور جو یہ جوہر صورت ہی تو جوہر دوسرا چاہیے کہ یہ
صورت اُسکے ساتھ ہو اسواسطے کہ صورت علیحدہ جسم سے ہی پس وہ جوہر کہ صورت کے ساتھ چاہیے اُسکو حکما ہیولی کہتے
ہین اور اس بات سے ظاہر ہوتا ہی کہ تعینات خارجی مین ہیولی صورت کا محتاج ہی اور صورت محتاج ہیولی کی ہی اور ہیولی
اور صورت مین اس مثال سے فرق ظاہر ہو سکتا ہی مثلاً کسی برتن مین پانی ہو پس جسم پانی کا اُس برتن مین ایکصورت
رکھتا ہی بسبب ملنے اُس برتن کے اور جسوقت اُسی پانی کو دوسرے ظرف مین کردین تو وہ پہلی صورت نابود ہو جاویگی
اور دوسری صورت ظاہر ہوگی اور حالانکہ جسم پانی کا وہی ہے جو پہلے برتن مین تھا اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہر جسم مین جوہر ہے
مگر جوہر خود نہین محسوس ہوتا ہی بلکہ جو کچھ دریافت مین آتا ہی وہ اعراض ہی اور جسم یا بسیط ہی یا مرکب ہی بسیط وہ ہی کہ جملہ
اجزا اُسکے کہ اُسمین فرض کیے جاتے ہین سب ایک طبع پر ہوتے ہین جیسے جسم پانی کا کہ ہر جزو پانی کے جسم کا کہ فرض
کیا جائے طبیعت اُسکی سرد تر ہوگی اور پانی کے اجزا مین کچھ اختلاف طبیعت نہین ہی اور جسم مرکب وہ ہی کہ اجزا اُسکے
ایک طبع پر نہون مثل سکنجبین کے کہ سرکہ اور شہد سے جو مرکب ہی ان دونون جزو مین سے ہر ایک جزو ایک دوسرے کے
برخلاف طبع ہی چنانچہ سرکہ سرد ہی اور شہد گرم اور جسم بسیط دو قسم پر ہی ایک وہ ہی کہ تغیر اور فنا کے قابل ہی مثل عناصر کے
دوسرے یہ کہ تغیر اور فنا کے قابل نہین ہے مثل افلاک کے کہ حکما نے دلیل اور براہین سے ثابت کیا ہی کہ افلاک کو فنا اور
تغیر اور تبدیل ایک جوہر کی دوسرے جوہر کی طرف نہین ہی اور جسم بسیط کو سوائے افلاک اور عناصر کے دوسرا جسم نہین ہے
افلاک کو بسائط علوی اور عناصر کو بسائط سفلی کہتے ہین اور حکما نے مقرر کیا ہے کہ ہر جسم مرکب ہی ترکیب اُسکی

عناصر سے ہی پس وجود بسائط کا چاہیے کہ وجود مرکبات پر مقدم ہو اور یہ کہ اصل ہر ایک مرکب کی عناصر سی ہی اس قول پر
دو دلیلین قوی ہین ایک طریقہ ترکیب ہی اور دوسرا طریقہ تحلیل ہی طریق ترکیب کا یہ بیان ہی کہ جسم ہر ایک حیوان کامل
الخلقت یعنی غیر حشرات الارض کا منی سے پیدا ہوتا ہی اور حشرات الارض کو کامل الخلقت نہین کہتے ہین اور منی خون
سے وجود پاتی ہی اور خون غذاے حاصل ہوتا ہی اور جو غذا کہ ہی حیوانی ہی یا نباتی ہی اور غذاے حیوانی البتہ نباتی سی
منت پذیر ہی اسوجہ سے کہ ہر ایک حیوان کامل الخلقت کی حیات غذاے نباتات سے وابستہ ہے اور نباتات
یعنی گھاسین اختلاط عناصر سے حاصل ہوتی ہین اسوجہ سے کہ پانی جو خاک مین ملا اور ہوا اُسپر پہونچی اور
حرارت آفتاب نے اُسمین اثر کیا تو گھاس جم اُٹھتی ہے اور طریق تحلیل کا یہ بیان ہی کہ ٹکڑا جسم حیوانی یا نباتی یا
معدنی کا جسوقت قرع انبیق مین کرین اور قرع کو آگ پر رکھین تو اُس سے تریاے آبی جدا ہوتی ہی اور اجزاے
ہوائی بخاری ہو کر دور ہوتے ہین اور جزو خاکی مثل خاکستر کے قرع کی تہ مین بیٹھ جاتے ہین اور یہ بات دلالت کرتی ہی
اس امر پر کہ اصل اسکی جسم اربعہ سے مرکب تھی اور حکما نے کہا ہی کہ خلا محال ہے اور اس دعوے پر دلائل اور براہین
شایستہ لائے ہین اُنمین ایک یہ ہی کہ ایک چوب لے کہ جو اندر سے خالی ہی اُسکا ایک ٹکڑا لیکر ایک سر اُسکا پانی مین
الحاق کرین دوسرا سر اُس نے جو فدار کا منہ مین لیکر اوپر کو دم کھینچین تو پانی نیچے سے اوپر کو چڑھ کر منہ مین آجائیگا باوجودیکہ
پانی کی طبیعت بلندی کی طرف میل نہین کرتی ہی اور پانی کا اوپر آجانے کی یہ وجہ ہی کہ نے کے اندر ہوا ہی وہ ہوا جو
پانی مین ملی اور اُس ہوا کو دم سے اوپر کھینچا گیا تو پانی کو بھی وہ ہوا اوپر لیگئی پس معلوم ہوا کہ درون نے کا خالی نہین
ہوتا ہی بلکہ ہوا سے پُر ہوتا ہی دوسری دلیل یہ ہی کہ ایک ایسا برتن کہ منہ اُسکا تنگ ہو اور تلے مین اُسکے یعنے نیچے
اُسکے ایک سوراخ چھوٹا سا ہووے اُس ظرف کو پانی سے ملبب کرکے سر اُسکا محکم کرکے خوب باندھ دین تو پانی
نیچے کے سوراخ کے منفذ سے باہر نہین جاسکتا ہی اور جو سر اُسکا کھول دین تو اُس برتن کا پانی نیچے کے سوراخ
سے نکل جائیگا اور یہ امر اسوجہ سے ہی کہ سر ظرف کا جو بند ہو گیا تو ہوا کا نفوذ بند ہوا اور راہ ہوا کی نہ رہی کہ ظرف
کے اندر آئے اور پانی کی جگہ کو گھیر لیوے اور جس حالت مین کہ سر ظرف کا کھولا جائے تو ہوا اُسمین نفوذ کرے اور
پانی کی جگہ لیوے اور ظرف کے نیچے کے سوراخ سے پانی خارج ہووے اور امتناع خلا کی یہ دلیل ہی فصل تیسری
استحالہ عناصر کے بیان مین جان کہ استحالہ عناصر کا یہ ہی کہ ایک عنصر دوسرے عنصر سی تبدیل ہو جائے اور جب ایک دوسرے عنصر
مبدل ہووے تو صورت اول کے معدوم ہو جانے کو فساد کہتے ہین اور صورت ثانی کے موجود ہونے کو کون
کہتے ہین اور اس عالم عناصر کو اسوجہ سے عالم کون و فساد کہتے ہین کہ اس عالم مین استحالہ عناصر یعنی مبدل ہونا عناصر کا جاری ہی

اور پہلے بیان ہوچکا ہے کہ عناصر اربعہ کا ہیولی ایک ہی اسلیے کہ بتحقیق دریافت ہوا کہ ہر جسم جوہر رکھتا ہی کہ صورت اُس جسم کی اُسکے ساتھ قائم ہی چنانچہ تفصیل اُسکے جسم کی حقیقت مین بیان ہوچکی ہی پس چارون عنصر جوہر رکھتے ہین یعنی چارون جسمون کے حامل آگ اور ہوا اور پانی اور خاک ہوتے ہین مثلاً ایک کاغذ کو قیاس کرنا چاہیے کہ اُسمین تھوڑا رنگ سُرخ ہو اور تھوڑا زرد رنگ اور تھوڑا سبز رنگ اور تھوڑا سیاہ رنگ پس ان چارون مختلف رنگون کے جسم قائم ہین ایک جوہر سے اور وہی جوہر ہیولی ہے پس بسبب تاثیرات آثار علوی کے ہیولی ایک صورت چھوڑ دیتا ہی اور دوسری صورت اختیار کرتا ہی چنانچہ دیکھا جاتا ہی کہ جب طرح کی تغیر اور تبدل عناصر مین لاحق ہی اول یہ کہ آگ ہوا سے مبدل ہوجاتی ہے جیسے ظاہر ہی کہ جسوقت شعلۂ آگ کا بلند تر جاتا ہی تو اُسمین حرارت کا اثر باقی نہین رہتا ہی مثلاً بارود جو شعلہ ور ہوتی ہے تو پہلے آگ کا شعلہ نمود ہوتا ہی کہ حرارت اُسکی ہر ایک شی کو جو مقابل اُسکے آتی جلا دیتی اور جو شعلہ اُسکا بلند تر ہوتا ہی ہوا مین مستحیل ہوتا ہے یہان تک کہ کچھ اثر حرارت کا اُسمین باقی نہین رہتا ہی دوسرے یہ کہ ہوا آگ ہوجاتی ہی اور یہ امر ہمارون کے کورہ سے ظاہر ہی کہ ہوا کورہ آہنگرون کی ایسی گرم ہوتی ہی کہ جو شے اُسکے مُنھ پر آجاتی ہی اُسکو جلا دیتی ہی پس ظاہر ہی کہ ہوا آگ سے مستحیل ہوگئی تیسرے یہ کہ پانی ہوا ہوجاتا ہی جیسے ظاہر کہ تھوڑا پانی ایک ظرف مین کرکے آگ پر رکھین اور جوش دیوین اُسمین سے بخار اُٹھکر ہوا پر جائیگا یہانتک کہ رفتہ رفتہ کچھ پانی اُس ظرف مین پانی نہ رہیگا پس پانی ہوا سے مستحیل ہوگیا اور چوتھے یہ کہ ہوا پانی سے مستحیل ہوتی ہے چنانچہ آنکھون سے دیکھنے مین آتا ہی کہ ہوا گرم مین ایک ظرف مسی یا برنجی وغیرہ کو برف سی یا یخ سے یا آب خنک سے پُر کرین جب تھوڑی دیر گذر جائے تو اُس ظرف کی سطح ظاہر مین پانی کے قطرہ ظاہر ہوجائینگے اور جو وہ ظرف پر نہو تو داخل ظرف کے سطح مین کہ برف اور یخ سے خالی ہی اُسمین بھی اور اُس ظرف کے خارج سطح مین بھی پانی کے قطرہ پیدا ہوجاتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ گرمی کی وجہ سے ہوا مین حرارت پیدا ہوجاتی ہی اور ہوا لطیف ہوجاتی ہی اور جو اُس ظرف کے جوہر کو برف یا یخ یا آب خنک بہت خنک کردے تو جو ہوا کہ اُس ظرف مین پیوستہ ہووے وہ بھی سرد ہوجائیگی اور کثافت اُسمین ظاہر ہوجائیگی اور غلیظ ہوکر قابل اسکے ہوجائیگی کہ پانی ہوجاوے پس ہوا پانی مین مستحیل ہوتی ہی اور موسم سرما مین اور ٹھنڈی ہوا مین یہ قطرہ ظاہر نہین ہوتے ہین اُس باعث سے کہ ہوا اُس ظرف کی مجاور سے یعنے ہمسایہ ہے علت برودت سے لطافت نہین رکھتی ہی یعنے لطیف نہین ہے اسلیے کہ یہ امر مقرر ہی کہ جو شی کہ گرم زیادہ ہو لطیف تر ہو اور استحالت اور تغیر کے واسطے لائق ہووے اور دلیل اسپر یہ ہی کہ

موسم زمستان مین گرم پانی کو اور سرد پانی کو علیحدہ ظرف مین کرکے جس جگہ کہ نہایت خنک ہوا ہو وے وہان رکھدین
تو اول گرم پانی یخ بستہ ہوجائیگا پانچوین یہ کہ پانی خاک سے مستحیل ہوجاتا ہی جیسے کہ ملک بدخشان مین جاف
پانی پہاڑ کے دامن سی نکلتا ہی تھوڑی دور مین پرچل کر مثل سنگ کے بستہ ہوجاتا ہی اُس ملک مین اُس
پتھر کو سنگ آبگیر کہتے ہین اور اُس پتھر کا خواص ہی کہ استعمال اُسکا قوی شہوت نفسانی کو تحریک دیتا ہی چھٹے یہ کہ
خاک پانی سے مستحیل ہوتی ہی چنانچہ صناع لوگ بعض اجساد کو اور پتھرون کو خاص ترکیبون سے ایسا کر
دیتے ہین کہ مثل پانی کے حل ہوجاتے ہین فصل چوتھی بخار کے پیدا ہونے کے بیان مین دھوان اور
ہوا اور مینہ اور برف اور اولہ اور نرم یعنے شبنم اور رعد اور برق اور صاعقہ اور قوس قزح یعنے دھنک اور
ہالہ اور حادث ہونا زلزلہ کا اور زیر زمین سے آواز نکلنے کا سبب اور زمین کے اندر سی ہوا اور آگ کے باہر آنے کی وجہ
اور آب چشمہ اور کاریز یعنے نہر اور کنوین کے پانی کی پیدائش کا باعث سب حکما کا اسبات پر اتفاق ہی کہ اجرام علوی
تاثیر بخش ہین اجسام سفلی مین یعنے سبعۂ سیارہ سے عالم عنصریات اثر پذیر ہین اور جملہ سبعۂ سیارہ مین سی جسکا اثر ظاہر اور
آشکار تر ہو وہ آفتاب اور ماہتاب ہین اسواسطے کہ عالم سفلی کا احوال مختلف ہوتا ہی موافق اختلاف نیرین کے یعنے آفتاب
اور ماہتاب کے جیسے تغیرات راتدن اور چارون فصلون کا یعنی صیف اور شتا اور ربیع اور خریف کا تاثیرات آفتاب سی ہی اور
چاند کی تاثیرات مین سی حکمانے تین باتین بیان کی ہین اول اختلاف مد اور جزر یعنے جوار اور بھاٹا سمندر کا ہی وقت بدر اور
امتحاص کے یعنے تیرھوین تاریخ اور چودھوین رات کو جو چاند پورا برابر ہوتا ہی تو نور چاند کا ترقی پر ہوتا ہی یہانتک کہ بدر ہو
جاتا ہی اُسوقت پانی دریا کا زیادہ بڑھ جاتا ہی اور مد اسیکو کہتے ہین اور جب چاند گھٹتا ہی اور نور اُسکا کم ہوتا ہی تو دریا کا
پانی کم ہوجاتا ہی جزر اسیکو کہتے ہین دوسری جب چاند کا نور بڑھتا ہی تو مغز استخوان بھی زیادہ ہوتا ہی اور جب چاند کا نور
گھٹتا ہی تو مغز استخوان بھی کم ہوتا ہی مثلاً بیضہ مرغ کہ جب نور ماہ کا زیادتی پر ہوتا ہی اُسوقت مین جو مرغی انڈے دیتی ہی
وہ بھاری ہوتے ہین اور کمی نور مین ہلکے ہوتے ہین تیسری یہ کہ چندلون نور ماہ تزاید پر ہوتا ہی میوہ بیشتر رسیدہ
ہوجاتے ہین یعنے پختہ ہوجاتے ہین اور ایام ناقص النور مین کمتر پکتے ہین یہ بات جو مقرر ہوئی کہ اس عالم
کون وفساد مین کواکب تاثیر بخش ہین اب جاننا چاہیے کہ بخار کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ آفتاب کی دھوپ کی
حرارت کے سبب سے بعض آبی اجزا سے زمین لطیف تر اور سبک تر ہوتی ہی اور پاکیزہ اور صاف کرنا خاصہ
حرارت کا ہی جیسے استحالۂ عناصر کے بیان مین بیان اُسکا ہوچکا ہی اور زمین کے وہ اجزاے آبی لطیف اور خفیف
جو ہوا کے اجزا مخلوط ہوکر بلند ہوتے ہین اُنکو بخار کہتے ہین پس حقیقت بخار کی پانی کے اجزاء لطیف ہین جو اجزاے

صغیرہ ہوا سے مخلوط ہوتے ہین اُس مرتبہ پر کہ نہایت صغیر ہوتے ہین اجزا ان دونون عنصر کے محسوس نہین ہوتے ہین
اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا ایک چیز ہے مخالف آب و ہوا کے باوجود یکہ درحقیقت دونون عنصر کے اجزاے لطیفہ اور متحرکہ
ہین مگر حقیقت دھنوین کی اور اُسکے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ زمین کے اجزاے خشک پر جو تابش آفتاب اثر بخش ہوتی
ہے تو اجزاء زمین مین جو اندک رطوبت ہی وہ تابش آفتاب کی حرارت کے سبب سے سوختہ ہوجاتی ہی اور یوست اُس
مین غالب ہوتی ہی بعد اُسکے بوجہ حرارت کے اُسمین خفت جو لاحق ہوتی ہی تو اجزاے ہوائی ملکر بلند ہوجاتے ہین اُسکو
دخان یعنے دھنوان کہتے ہین پس حقیقت دھنوین کی اجزاے سوختہ خاکی ہوائی ہی کہ اجزاے صغیرہ ہوائی سے ملکر علوی کی
طرف صعود کرتے ہین اور حکما دخان کو بھی بخار کہتے ہین اجزاے آبی سے جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہی اُسکو بخارات مائی کہتے ہین اور اجزا
خاکی سے جو کچھ حادث ہوتا ہی اُسکو بخار دخانی کہتے ہین اور ایسا ہی ہی دخان ہر چیز کا جو آگ مین سوختہ ہوتی ہی اور حکما کا معتقد
کیا ہوا ہی کہ فرق کرنا اور کشادہ کرنا فعل حرارت کا ہی یعنے حرارت کی کیفیت جو کسی جسم مین پیدا ہوتی ہی تو اُس جسم کے
اجزا کو کشادہ اور پراگندہ کردیتی ہے چنانچہ ظاہر ہی کہ ظرف پُر آب اگر تھوڑا خالی ہو اُسکو آگ پر رکھدین جب پانی
جوش مین آوے اور جس حد پر کہ ظرف مین ہی اُس سے بلند تر ہوجائے بلکہ اکثر ہوتا ہی کہ حالت جوش مین پانی یا
جو کوئی شی مثل پانی کے ہو ظرف کے منہ سے باہر نکل جاتی ہی پس مادہ پانی کا زیادہ نہین ہوتا ہی بلکہ وہ اپنی اصل پر
ہے مگر حرارت کے فعل سے فرق کرنا اور بسیط کرنا اُسکے اجزا مین لاحق ہوتا ہی اور اسی وجہ سے حجم اُسکا زیادہ تر ہوتا ہے
اور برودت کا فعل تعقید اور تجمید ہے یعنے جسم مین جو برودت کی کیفیت لاحق ہوتی ہی تو جسم کے اجزا کو
بستہ اور منجمد کردیتی ہے چنانچہ ظاہر ہی کہ پانی جو یخ بستہ ہوتا ہے تو پانی کی مقدار کہ اول پھیلی ہوئی تھی گرہ دار اور
سخت ہوجاتی ہی اس حد پر کہ توڑنے کی قابل ہوجاتی ہی یہ دونون مقدمہ جو معلوم ہوگئے تو اب جاننا چاہیے کہ
ہوا کے پیدا ہونے مین حکمانے چار سبب مقرر کیے ہین اول یہ کہ اطراف ہوا مین سے کوئی جانب جو تابش آفتاب
کی علت سے بہت گرم ہوجائے تو فراخی اور پھیلاو ہوا مین آجائے مثل جسم منخلل کے یعنے ڈھیلے کے اور حجم ہوا کا
زیادہ تر ہوجاوے اور اسی سبب سے جو ہوا کہ مس کرنے والی اور ہمسایہ اس ہوا کی ہووے اُسکو دفع اور
دور کرے اور اُسکی جگہ لے لیوے اور اس سبب سے ہوا مین حرکت ظاہر ہوتی ہی اور یہ ہوا ے متحرک باد ہوتی ہے
دوسرے یہ کہ برودت جو ہوا کی کسی جانب کو اُسکے جوانب مین سے بہت سرد کردے تو وہ ہوا بسبب برودت کے
منقبض اور منعقد یعنے گرہ دار ہوجاوے اور اجزا اُسکے کھنچ جائین بسبب انعقاد کے مقدار اور حجم اُس ہوا
کا کم ہو پس جو ہوا کہ اُسکے متصل ہو حرکت مین آوے اُس مقدار تک کہ اُس موضع کو کہ ہوا ے گرہ دار سے

خالی ہوا ہے لیوے اسواسطے کہ اس سے قبل مذکور ہوا ہی کہ خلا محال ہے اور یہی حرکت ہوا کی ایک ہوا ہی کہ جسمون مین محسوس ہوتی ہی اور ان دونون ہواؤن کو نسیم کہتے ہین کہ بہت نرم اور ملائم ہوتی ہے تیسرے یہ کہ غیر از ذات ہوا کے کچھ چیز جو اُسکو حرکت دیوے وہ یہ ہی کہ بخار اور دخان جو زمین کے نیچے سے اُٹھین اور ہوا پر جاوین جسوقت کرۂ زہریہ مین پہنچین اگر ہوا سے زہریری کی برودت اُن بخار اور دخان کی حرارت کو زائل کردے تو حرارت کے منطفی ہونے کے سبب سے بخار اور دخان بالا جانے والون مین غلظت اور ثقالت پیدا ہو جائے اور بعلت ثقیل ہونے کے صعود سے نزول کثیر میل کرین اور اس سبب سے تموج یعنے شدت ہوا مین پیدا ہوتی ہے اور بادہاے عظیم حادث ہوتی ہی اور جو برودت زہریری بخار اور دخان کی حرارت کو زائل نہ کرے اور کرۂ زہریری سے گذر کر کرۂ اثیر تک پہونچین اور بوجہ تصل قوات کے جو اُن مین ہی وہان سے زیادہ تر صعود نہ کرسکین اور طرف اسفل کے آخر نزول کرین اس سبب سے ہوا مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور باد تند حادث ہو اور جو ہوا کہ اس علت سے احداث کی گئی ہو اُسکے چلنے کا آغاز بلندی سے ہوتا ہی چوتھے یہ کہ ابخرہ ترجو زمین سے اُٹھین اور آفتاب کی حرارت اُنکو لطیف تر اور سُبک تر کرے اور وہ بخار جسوقت کرۂ زہریر مین پہونچین اور اُنمین برودت اثر کرے تو حرارت اور یبوست اُنکی کم ہو جائے پس جو لطیف ہین تو فوراً ہوا سے مشتعل ہو جائین اور جو غلیظ اور کثیف ہین تو ابر اُنھین سے مراد ہی پانچوین یہ کہ جب یہ بات قرار پائی کہ خلا محال ہی اور جسکو کہ خلا خیال کرین وہ ہوا سے بھرا ہوا ہی پس جسوقت اُس چیز کو جو ہوا کو متموج کرے یعنے روان کرے جنبش مین لاوین اور ہوا مین حرکت پیدا ہووے اور ہوا محسوس ہو اور باد مروحہ یعنے پنکھے کی ہوا اسی جسم سے ہے اور ابر وہ ہے کہ تالیف آفتاب کے سبب سے بخارات پانی سے اور زمین نمناک سے اُٹھین اور ہوا پر جائین اگر وجود اُن بخارات کا قلیل ہو اور ہوا اثر بخش حرارت ہووے تو حرارت ہوا کی اُن بخارات قلیل کو تحلیل کردیوے اور پریشان کرے اسواسطے کہ مقرر ہو گیا کہ ابر ایراگندہ کرنا اور لطیف کرنا حرارت کا فعل ہی اور جو ابخرہ بہت ہون اور ہوا مین حرارت نے تاثیر کم کی ہو یا بخارات کم ہون اور ہوا مین حرارت نہووے تو البتہ وہ بخارات ہوا سے مستحیل ہوتے ہین اور کرۂ زہریر تک پہونچتے ہین اور برودت زہریر اُن مین اثر کرتی ہی اور اُنکو ثقیل اور کثیف کردیتی ہے اور بسبب اثر برودت کے وہ بخار جمع ہوتے ہین اور ابر انھین بخارات کثیفہ سے مراد ہی اور یہ کہ فصل زمستان مین دیکھا جاتا ہی کہ انفاس انسان اور دیگر حیوانات کے دہن سے مثل دھنوین کے نکلتے ہین سبب اُسکا یہ ہی کہ برودت ظاہر کی علت سے جسمون کے اندر جو حرارت جوش زن ہوتی ہی اور بسبب حرارت اندرونی کے جو نفس گرم نکلتا ہی زمستان کی ہوا سے سرد اُسمین اثر کرکے فی الفور کثیف اور منجمد کردیتی ہے اور کثافت اور انجماد کی علت سے وہ نظر آتا ہی

اور موسم گرما مین ہوا گرم ہوتی ہی تو بخلاف اُسکے انفاس گرم اور غلیظ نہین ہوتے ہین اور جیسے کہ زمستان مین مثل دود کے نظر آتے ہین تابستان مین نظر نہین آتے حقیقت ابر کی جو معلوم ہوگئی تو اب جاننا چاہیے کہ اگر تاثیر برودت کی اُسمین اسقدر نہوئی ہو کہ اُسکو بہت غلیظ کرے وہ ابر بغیر اسکے کہ اُس سے مینہ برسے معدوم اور پراگندہ ہو جاتا ہے اور جو اُسکو برودت نے نہایت غلیظ اور ثقیل کردیا ہی یہانتک کہ بخار ہونے کی صفت اُس سے دور ہوگئی ہی اس حالت مین اجزا ابر کے جسقدر لطیف تر ہونگے صفت آبی سے قطرہ قطرہ برسینگے اور جسقدر اُنمین کثیف ہوگئے ہین وہ ہوا مین معدوم ہو جائینگے پس معلوم ہوا کہ حقیقت مینہ کی بعض اجزاے ابر سے ہے جو بسبب برودت ہوا کے کثیف ہوکر نازل ہوتے ہین اور مثال اسکی قرع انبیق مین بخوبی ظاہر ہی یعنے حرارت آگ کی کہ بمنزلہ حرارت آفتاب کے ہے مائی اجزا کو جو قرع کے اندر ہین گرم کرتی ہی تو اُس سے بخارات اُٹھتے ہین اور انبیق مین پہونچتے ہین اور جو معمول ہی کہ انبیق کو گرم نہین چھوڑتے ہین بلکہ ہر وقت آب سرد اُسپر ٹپکاتے ہین اسلیے کہ سرد رہے پس برودت انبیق کی بمنزلہ زمہریر کے ہے اور جو بخارات قرع کے انبیق مین پہونچکر بوجہ برودت کے ثقیل اور غلیظ ہو جاتے ہین یہی حقیقت کی نزائل ہوجاتی ہی اور انبیق سے مثل پانی کے تشخ کرتا ہی اور قرع مین اگر اجزاے مائی ہونگے تو بخار اُنسے اُٹھتا ہی اور جو اجزاے ارضی مثل ادویات خشک کے کہ طراوت اُنمین کمتر رہی ہو جو حرارت آگ کی اُنمین اثر کرے تو اُنسے دخانات اُٹھتے ہین اور جو انبیق مین پہونچین تو بوجہ برودت انبیق کے دخانات منجمد ہوکر قطرات غلیظ اُس سے ٹپکین اور اسی قبیل سے ہے کہ مینہ کی بوندیان غلیظ اور سُرخ برنگ خون کبھی کبھی برستی ہین وہ دلیل اجزاے دخانی زمین کی ہے اور سُرخی رنگ کا سبب اجزاے زمین کے احتراق کا باعث ہی اسوجہ سے کہ ظاہر ہی کہ خاک جو آگ مین جلائی ہی تو سُرخ ہوجاتی ہے اب مینہ کے نزول کا سبب بیان کیا جاتا ہی کہ حکما کا مقرر کیا ہوا ہی کہ ہر ایک چیز اپنے مرکز کی طرف میل رکھتی ہی یعنے خاک مرکز خاک کی طرف اور پانی مرکز پانی کی طرف اور ہوا مرکز ہوا کی طرف اور آگ مرکز آگ کی طرف پس حرارت کہ اثر آگ کا ہی جسوقت پانی کے اجزا مین متاثر ہوتی ہے تو اُس سے بخارات اُٹھتے ہین اور بخار مین بھی آگ کے اجزا اور پانی کے بھی لطیف اجزا ہین اور آگ کا خاصہ ہی کہ اپنے مرکز کی طرف کہ کرہ اثیر ہی میل کرتی ہی پس بخار بجانب بالا میل کرتا ہی اور کرہ زمہریر مین جو پہونچتا ہے برودت زمہریر کی حرارت کو دفع کردیتی ہی اور پانی کے اجزا جو حرارت سے جدا ہوکر ستھرا رہ جاتے ہین ناگزیر مرکز زمین کی طرف کہ مرکز پانی کا زمین سے ملا ہوا ہی میل کرتے ہین یہ ہے حقیقت نزول باران کی اور پیدائش برف اور ژالہ اور نژم یعنے شبنم کا یہ سبب ہے کہ بخار مین جو برودت بہت تاثیر کرتی ہی تو اجزاے بخار مین بسبب شدت برودت کے تشنج اور کشش پیدا ہوجاتی ہی اس سے منجمد ہوجاتا ہی برف اسی عبارت سے

اور جو ہر طرف سے کشش برابر ہو تو صورت اُسکی کردی ہو یعنے مدور ہووے اور یہی اولہ ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برودت
ہوائے صافی کو بخار کے ساتھ غلیظ اور کثیف کردیتی ہے اور جو آمیزش حرارت کی اُسمین نہین ہے اسواسطے اوپر کو
نہین جاتا بلکہ زمین کی طرف میل کرتا ہے اور چیزون کو نم کرتا ہے اور درختون کے پتون پر قطرہ ظاہر ہوتے ہین شبنم مراد اسی سے
ہے اور رعد اور برق اور صاعقہ کے پیدا ہونے کا یہ سبب ہے جو دریافت ہوگیا کہ بخار دو طرح کا ہے ایک بخار مائی یعنے
پانی کا دوسرا بخار دخانی بخارات مائی جو کرۂ زمہریر مین پہونچتے ہین بسبب تاثیر برودت کے منجمد ہوکر غلیظ تر ہوجاتے ہین
کہ وہی مراد ابر سے ہے اور بخارات دخانی جو خفیف تر ہین مرکز زمہریر سے کرۂ اثیر کا قصد کرتے ہین پس حرارت کی قوت سے
کہ اُسمین ہے بخارات منجمدہ کو کہ مراد ابر سے ہے بزور تمام پھاڑتے ہین اور آواز ہولناک اُسمین سے نکلتی ہے کہ وہی آواز
رعد ہے دوسرے یہ کہ زمین سے بخارات تازہ صعود کرتے ہین اور جو بخارات کہ اُنسے قبل صعود کرکے برودت کی تاثیر
سے منجمد ہوگئے ہین اُنسے باہم ملاقات کرتے ہین اور باہمدیگر مساحقت اور مزاحمت کرتے ہین یعنے ملکر خوب چسپان
ہووین اور قاعدہ معین ہے کہ اگر کوئی چیز کسی دوسری چیز سے اپنے زور اور قوت سے ملتی ہے تو ضرور کہ بسبب تصادم
یکدیگر یعنے دھکہ بازی جو باہمدگر ہوتی ہے تو آواز نکلتی ہے پس بعلت دھکہ بخارات تازہ کی بخارات منجمدہ سابقہ سے
آواز عظیم نکلتی ہے اور وہ آواز رعد سے مراد ہے اور جو بسبب قوت رگڑنے کے مادۂ دخانی زیادہ تر گرم ہو تو شعلہ
آگ کا نظر آوے برق مراد اسی سے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ دو چیز جسبوقت باہم مزاحم اور متصادم ہووین یعنے دونون کو
دھکے لگین تو آواز نکلے اور شعلہ بھی ظاہر ہو جیسے پتھر اور لوہے کے رگڑنے سے آنکھون سے دیکھنے مین آتا ہے اور
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ موسم گرما مین نیستان اور نہالستان یعنے بن مین درختون کے باہم ٹکرانے اور رگڑ سے آگ لگجاتی ہے اور
حکما کے مقررات سے ہے کہ حس بصر کی یعنے بینائی بغیر تعلق وقت کے دیکھنے کی چیز کو دیکھتی ہے اور حس سمع یعنے حس سننے
کی اُسوقت مین سننے کی بات کو سنتی ہے مثلاً اگر بندوق چھوڑین حس بصر مین بغیر زمانے کے شعلہ آگ کا محسوس ہوجائیگا
اور حس سمع مین اگر دیکھنے والا دور ہوگا تو صدا تفنگ کی اُسیوقت مین محسوس ہوویگی اور جو ناظر قریب تر ہو تو
شعلہ آگ کا اور صدا بندوق کی دونون ایک ہی وقت مین محسوس ہوجائینگی اور جسوقت مادہ بخار اور دخان کا
غلیظ تر ہووے اور طرف اعلے سے جانب اسفل ہبوط کرے یعنے اُترے تو البتہ باد حادث ہو اور جو ابر درمیانمین
حائل ہووے اُسکو زور سے پھاڑ لیوے پس مادہ دخانی بسبب شدت حرکت کے شعلہ ور ہو اور اجسام ارضیہ
مین سے کچھ چیز مثل لوہے کے یا تانبے کے یا پتھر کے اُس شعلہ دخانیہ سے چپکے صاعقہ مراد اسی سے ہے اور قوس
قزح یعنے دھنک کہ معنے اسکے کمان دورنگ ہین اسکی پیدائش کا سبب حکما نے نہایت شرح بسط سے لکھا ہے

ہم اسمین سے مجمل لکھتے ہین کہ جسوقت آفتاب افق مشرق یا مغرب کے قرب مین ہوتا ہی اور طرف مقابل آفتاب کے
ابر رقیق نہایت شفاف منجمد ہو اور ابر کہ مقابل آفتاب کے واقع ہوا سکے پیچھے کچھ شی سیاہ رنگ مثل ابر سیاہ کے یا
کے ہووے پس وہ ابر رقیق شفاف کہ وجود اسکا مثل آئینہ کے ہووے رنگ اُس شی سیاہ کا اور بھی شعاع آفتاب
کا اُسپر عکس پڑتا ہی اس سبب سے رنگ مختلف جسم قوس مین نظر آتے ہین اور ہالہ کے حادث ہونے کا سبب حکما نے
بہت باریک اور دقیق دلیلون اور برہانون سے بیان کیا ہی مگر اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ ابر رقیق شفاف آئینہ کے مثل جو
چاند کے محاذی یعنے سامنے جو مجتمع ہووے اور پرتو چاند کا اُسپر پڑے تو اُس ابر شفاف سو اجزاے ابر کثیف سیاہ
پر کہ اس ابر نورانی متصل ہو عکس پڑے کہ وہ عکس مثل دائرہ نورانی کے نظر آوے اور جاننا چاہیے کہ جب چاند چودھین
رات کا ہوا ہووے یا قریب بدر ہووے تو دائرہ ہالہ کا درست اور بڑا نظر آوے اور جسقدر چاند بلند ہووے دائرہ
ہالہ کا درست اور عظیم ہووے اور زلزلہ کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ حرارت آفتاب کی ظاہر سطح زمین پر جو
تاثیر کرے تو جسم زمین کے اندر تر یا خشک بخار یعنے دخان دونون پیدا ہووین پس اگر وہ بخار اور دخان تھوڑا وجود
رکھتے ہون تو برودت زمین کی انکی حرارت کو بجھاوے اور وہ بخار اور دخان زمین کے نیچے قرار پکڑے اور یہ بمنزلہ اُس
بخار کے ہووے کہ ہوا پر تحلیل ہو جاتا ہے اور جو بخار اور دخان کا وجود بہت ہو اور زمین کی برودت اُسکی حرارت کو
سرد نہ کر سکے تو وہ بخار بہت قوت سے حرکت کرے کہ زمین کو شگافتہ کر کے زمین کے اوپر نکل آئین اور پھیل جائین اور
یہ بمنزلہ اُس بخار کے ہی کہ ہوا مین ابر کا وجود پکڑے اور جو اُس بخار مین اس مرتبہ کی قوت نہ ہووے کہ زمین کو چیر سکے پس وہ
بخارات کہ قصد خروج کا زمین سے رکھتے ہین مگر اپنے ضعف کے باعث سو اور زمین کی سختی مسامات کی وجہ سو نکل
نہین سکتے اُن بخارات اور دخانات کی قوت اور حرکت کے سبب سو ناچار زمین حرکت مین آتی ہی یعنے ہلنے لگتی ہی یہی
زلزلہ ہی اور اس قسم کے بخارات ایسے ہین کہ اُنسے زمین پر صاعقہ اور بہت بڑی آندھیان حادث ہوتی ہین اور جس جگہ
زمین سخت اور کوہستان ہوتا ہی وہان زلزلہ کی شدت بہت ہوتی ہے بسبب جوش مارنے بخارات کے اور بند ہونے
مسامات زمین کے اور شورہ زار اور ریگستان مین زلزلہ کمتر واقع ہوتا ہی اسوجہ سو کہ مسامات زمین کے کھلے ہوتے ہین
اور بخارات جوش زن نہین ہوتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ حالت زلزلہ مین بخارات کی قوت سے تہ زمین شگافتہ
ہووے اور وہان سے چشمہ پانی کا پیدا ہووے اور زمین کے اندر سے آواز کے نکلنے کا اور ہوا اور آگ کے ظاہر ہونے کا
سبب یہ ہی کہ بخار اور دخان غلیظ جو زمین مین جوش زن اور بند ہووین تو بخار اور دخان کے باہم صدمون اور مقابلون
سے ایک آواز زمین کے نیچے سے نکلتی ہی اور زلزلہ کے وقت ایسی آواز اکثر واقع ہوتی ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ زلزلہ کی

حالت مین زمین شق ہوجاتی ہی اور صداے ہولناک آتی ہی اور یہ بمنزلہ رعد کے ہوتا ہی ہوا پر اور زمین سے ہوا کے نکلنے کا
یہ باعث ہی کہ مواد دخانی کہ زمین مین محتبس یعنے بند ہوکر بہت ہوجاے تو حرکت شروع کرتا ہی اگر زمین مین منفذ پاتا ہی
تو اُس طرف سے دخان باہر آجاتا ہی اور فوراً جوہر ہوا ہوتا ہی اور یہ حالت ولایت بدخشان مین اکثر نظر آتی ہی اور کبھی
ہوتا ہی کہ وہ دخان جوہر ہوا نہووے بلکہ مانند بخار کے ہوا پر جاوے اور زمین سے آگ کے نکلنے کا یہ سبب ہی کہ ہوا و دخان
کا کہ زمین کے نیچے جوشیدہ ہووے اور اُس دخان مین وسومت یعنے چکنائی ہووے بوجہ وسومت کے اُسمین
حرارت بہت ہووے جب وہ بخار حرکت کرے تو زور اور قوت سے زمین کے ایک مقام کو شگافتہ کرلے اور باہر آجاوے
اور بسبب وسومت کے یعنے چکنائی کے کہ اُسمین موجود ہے اگر ہواے خارجی اُسمین اثر کرے تو مشتعل ہوجائے
اور مثل شعلہ کے نظر آوے اور وہ شعلہ دور تک زمین پر پھیل جاوے اور یہ بمنزلہ برق کے ہے اندنون مین اگر یہ مادہ دخانی
لطیف ہووے شعلہ نہ دکھاوے بلکہ مانند نور کے ہوا پر جاوے اور آب چشمہ اور آب کاریز اور آب چاہ کی پیدایش
کا سبب یہ ہے کہ جسوقت بخارات زمین مین بند ہون اور کسی جانب کو اطراف زمین سے حرکت کرین کہ اُس زمین مین
برودت زیادہ تر ہو تو زمین کی تاثیر برودت سے اُن بخارات مین صفت آبی کہ رطوبت ہی حاصل ہوجاے اور جو اور
بخارات کے تولد سے بہت مدد پاوین تو قوت کرین اور زمین مین سے کسی مقام کو شگافتہ کردین اور پانی اُس طرف سے
نکلے اور یہ آب چشمہ کا ہی اور جو چشمہ کہ پانی اُسکا سیل کرنے والا اور جاری اور روان ہووے اور وہ پانی تین شرطون
سے یعنے تین وجہ سے پیدا ہوتا ہے اول یہ کہ بخارات محتبسہ یعنے بند وجود مین بہت ہون دوسرے یہ کہ
وہ بخار ایسے پر قوت ہون کہ زمین کو شگافتہ کرلین تیسرے یہ کہ ہر جزو اُن بخارات کا مستتبع یعنے تابعدار دوسری
جزو کا ہووے اور وہ تمام جزو مستتبعہ اس امر کی استعداد یعنے طاقت رکھتے ہون کہ پانی ہوجاوین اور جو شرط
تیسری مفقود ہووے تو چشمہ پیدا ہووین کہ پانی اُنکا روان اور جاری نہو اور جو شرط دوسری مفقود ہووے تو
آب چاہ ہووے اور آب کاریز ہووے یعنے نہر ہوجاوے واضح ہو کہ جیسے عناصر کہ اصل مرکبات مین چار چیز ہین یعنے
آگ اور ہوا اور پانی اور خاک اقسام مرکبات کے بھی چار قسم پر ہین اول آباء علوی مثل ابر اور رعد اور برق اور
صاعقہ وغیرہ کہ شرح اسکی بیان ہوئی دوسرے معدنیات تیسرے نباتات چوتھے حیوانات ان تینون کو حکما
کی اصطلاح مین موالید ثلاثہ کہتے ہین کہ عناصر سے پیدا ہوئے ہین اور ایک مدت بقا کی رکھتے ہین اور ان موالید ثلاثہ
مین ہر ایک کی انواع بے انتہا ہین اور اُنمین ہر نوع شامل ہی اشخاص یعنے جسم اور افراد غیر متناہی پر اور جو مطلب طویل
ہی اور ہم مختصر کرنا چاہتے ہین اسلیے موالید ثلاثہ کا بیان مجمل کرتا ہون فصل پانچوین معدنیات کے بیان مین

جان کہ جو کچھ معادن مین یعنے کانون مین پیدا ہوتا ہی اُسکو معدنیات کہتے ہین اور معادن جملہ مرکبات ہی ہر عناصر ترکیبی سے
اور اعتدال سے بعید ہی اور بنا اسپر ہی کہ معادن مین احتیاج قبول کرنے کسی نفس کی نہین پڑتی کہ مدبر اُنکا ہووے یعنے
پشتیبان یا تدبیر کنندہ اُنکا ہووے اور اُن اخلاط کے وجود کا سبب ابخرہ ہین کہ وہ اجزاے رطبہ ہین یعنے تر ہوا
سے ملے ہوئے یا دخان ہین کہ اجزا اُنکے یابس ہین ہوا سے ملے ہوئے اور وہ ابخرہ اور دخان محتبس ہوئے ہون
یعنے بند ہوئے ہون زمین مین کم اور کیف سے یعنے مختلف انواع طرح کے اختلاطات پر اور ترکیب درمیان
معدنیات کے یا قوی ہو یا ضعیف قسم اول کہ قوی الترکیب ہی یا منطرق ہو یعنے متحمل ضرب سخت کے ہو مثل سالون
جسد کے کہ وہ سونا ہی اور چاندی ہی اور نحاس یعنے تانبا ہی اور لوہا ہی اور قلعی ہی اور سرب یعنے سیسہ ہی اور جسد ہی اور
یہ سب اجساد ضرب مطرقہ کو یعنے ہتھوڑہ کی ضرب کو قبول کرتے ہین اور یا غیر منطرق ہو اور عدم انطراق اُسکا
یعنے ضرب شدید کا نہ متحمل ہونا اُسکا یا اُسکی نہایت نرمی سی ہو جیسے زیبق مین ہی یعنے پارہ مین ہی یا نہایت
اُسکی سختی سی ہو جیسے یاقوت مین ہی پارہ بسبب زیادتی نرمی کے ضرب ہتھوڑہ کی نہین کھا سکتا ہی اور یاقوت
مین جو سختی زیادہ تر ہی ضرب ہتھوڑہ کی نہین اُٹھا سکتا ہی اور قسم دوسری یہ کہ ضعیف الترکیب ہووے وہ بھی دو
طرح پر ہی ایک یہ کہ متحمل ہووے رطوبات سے مثل اقسام ملحیات کے جیسے پھٹکری اور نوشادر وغیرہ دوسری یہ کہ
متحمل نہ ہووے مثل سالون اجساد کے جیسے کبریت اور ہرتال اور مانند اُسکے اور اصل سالون جسد کی پارہ اور
گندھک ہی اور اصل پارہ کی بخارات مائی ہین کہ بخارات دخانی لطیفہ سے مخلوط ہو کر حرارت آفتاب کی تاثیر سے نضج
تمام پایا ہووے لیکن بخارات مائی غالب ہین بخارات دخانی پر اور گندھک کی اصل بھی بخار اور دخان لطیف سی ہی مگر
گندھک مین بخارات دخانی ساتھ چکنائی کے غالب ہین فی الجملہ اگر پانی کے ابخرون کے اجزا غالب ہون تو بلور اور
پارہ اور جواہرات وغیرہ جو کہ شفاف اور جلادار ہین پیدا ہووین اور جو ابخرہ دخانی غالب ہون تو اقسام املاح یعنے
نمکین اور زاجات اور گندھک وغیرہ پیدا ہون اور مادۂ پیدائش فلزات سبعہ یعنے سالون دھات کا چاندی اور
سونا اور تانبا اور لوہا اور سیسہ اور قلعی اور جسد کا پارہ اور گندھک سی ہے پس اگر جوہر سیماب اور کبریت کے اختلاط مین
باہم متساوی المقدار یعنے برابر ہون اور نضج یعنے پختگی پائے ہوئے ہون تو سونا پیدا ہووی اور جو سیماب کا جوہر
غالب ہووے تو چاندی پیدا ہووے اور قلعی اپنے مادہ مین چاندی کی مشابہ ہی مگر امتزاج یعنے آمیزش پارہ
اور گندھک کے جوہر کے دوسری مرتبہ جو نضج کامل نہین پایا تو ہوا اُسکے اجزا مین سبز ہی اسوجہ سے چاندی کی رنگت کو نہ
پہونچی اور سیسہ اپنے مادہ مین قلعی کی مشابہ ہی مگر فرق یہی ہی کہ پارہ اور گندھک کے جوہر مین سوز کدورت باقی رہگئی کہ باہم امتزاج

پایا ہی اور تانبے مین گندھک کا جوہر پارہ کے جوہر پر غالب ہی اور پارہ اور گندھک کے دونون جوہرون نے ہنوز تنقیہ کلی نہ پائی تھی جو باہم امتزاج پاکر منعقد ہوگئے اور حدید کے مادہ مین پارہ اور گندھک کا جوہر برابر ہی مگر بغیر اسکے کہ تنقیہ کلی پایا ہو باہمد گر امتزاج پذیر ہوئے اور صبد مین پارہ کے جوہر پر گندھک کا جوہر غالب ہی اور مادہ جواہرات کا بھی یعنے لعل اور یاقوت اور زمرد اور زبرجد اور الماس یعنے ہیرہ اور فیروزہ اور عقیق اور بلور کا بخارات اور دخان سے ہی اور صفائی اور چمک اور طراوت اور لطافت اور اختلاف رنگ اور جواہرات کے وزن مین بخارات اور دخان کے مزاجون کے اختلاف کے موافق کمیت مین اور کیفیت مین یعنے مقدار مین اور نضج مین تفاوت اور فرق ہی فصل چھٹی نباتات کی خلقت کے بیان مین یعنے درختون کا بیان جان کہ نباتات ایک جسم ہے نامی یعنے بڑھنے والا کہ حس اور حرکت کے ارادہ کی قوت اُسمین نہین ہوتی ہے اور ترکیب نباتات کی جو ترکیب معادن سے اعتدال مین نزدیک تر ہی ضرور کر نباتات کو قبول کرنا کسی نفس کا جو پرورندہ اُسکا ہووے احتیاج پڑے اور مراد اُس سے نفس نباتی ہی اور نفس نباتی کو تین قوتین لازم ہین ایک قوت غاذیہ اور اس قوت سے کوئی نفس زمین کا خالی نہین ہے اور وہ ایک قوت ہی کہ اجزاء عناصر کو خارج سے جسم نباتی کی طرف کھینچتی ہے اور اُن اجزا کو بالفعل اُس جسم کے بدن کے مشابہ کرتی ہی اسلیے کہ بدل ما یتحلل ہووے یعنے جو کچھ کہ اُس جسم سے کم ہووے بوجہ حرارت غریزی اور حرارت غریبی کے بدلا اور قائم مقام اُسکی ہو جائے اور جو کچھ کہ کم ہوتا ہی رطوبات ہین کہ اُن دونون حرارت کے واسطہ سے تحلیل پاتے ہین اور جو بدلا ما یتحلل کا نہ ہونچے تو البتہ مزاج اُس جسم کا جلد فاسد ہو جاوے اور ترکیب اُسکی فانی ہو جاوی اسلیے حکمت وجود قوت غاذیہ کی مقتضی ہوئی کہ موافق امکان کے جسم مین بدلا ما یتحلل کا مہیا کرے اور حرارت غریزی حرارت طبیعی ہی مراد ہی اور حرارت غریبی حرارت خارجی سے مراد ہی مثل حرارت آفتاب کی کہ خارج سے جسم مین متاثر ہوتی ہی دوسرے قوت نامیہ وہ ایک قوت ہی کہ مادہ قوت غاذیہ اُسکو جمع کرکے بتدریج اجزاے مادۂ جسم پر طول اور عرض اور عمق مین زیادہ کرتی ہی اسطرح پر کہ مناسب اور لائق جسم اُس نوع کے ہووے جب تک وہ جسم حد کمال کو پہونچے تیسرے قوت مولدہ اور وہ جسم نباتی مین ایک قوت ہوتی ہے کہ مثل اپنے تولید کرتی ہی اور قوت غاذیہ چار خادم رکھتی ہے کہ خدمت اُسکی انجام کو پہونچاتے ہین اُنمین ایک قوت جاذبہ ہے کہ غذا کو جذب کرتی ہی اور جسم کے اجزا مین کھینچتی ہی دوسری قوت ماسکہ وہ ایک قوت ہی کہ غذاے جذب کردہ کو مدتون نگاہ رکھتی ہے تیسری قوت ہاضمہ وہ ایک قوت ہی کہ غذا کو ایک صورت سے دوسری صورت مین متغیر کر دیتی ہے

اسلیے کہ اُس جسم کی صورت سے قریب تر ہی چوتھی قوت واقعہ ہی وہ ایک قوت ہی کہ غذا کے فضلہ کو جسم سے دفع کرتی ہی
اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست یہ چار کیفیتین ہین کہ اُن چارون قوتون کے خادم ہین پس قوت
غاذیہ کے یہ آٹھون خادم ہین اور جو حکمت اس امر کی مقتضی ہو کہ جسم کو فنا کرے اول قوت نامیہ معطل ہووے بعد
اُسکے قوت مولدہ بعد اُسکے قوت غاذیہ بتدریج ضعیف ہووے یہانتک کہ وہ جسم فنا ہو جاوے اور فنا نباتات
کی وہ ہی کہ خشک ہو جاوے اور فنا حیوانات کی وہ ہی کہ جسم سے حس و حرکت دور ہو جاوے فصل ساتوین حیوانات
کے بیان مین جان کہ ہر ایک حیوان نفس حیوانی سے مستفیض ہی اور قوت حیوانی ساتھ اُسکے متعلق ہوئی کہ اور
جزئیات جسمانی اور حرکت ارادی اُس سے حاصل ہے اور وہ دو نوع پر ہے نوع پہلی قوت مدرکہ وہ دو طرح پر ہے
مدرکہ ظاہری اور مدرکہ باطنی مدرکہ ظاہری پانچ ہین اول سامعہ ہی کہ آوازون کا ادراک کرتی ہی دوسری باصرہ ہی وہ دیکھنے
کی چیزون کا ادراک کرتی ہی تیسری شامہ کہ خوشبو کا ادراک کرتی ہی چوتھی ذائقہ کہ کھانون کی کیفیت کا ادراک اُس سے
متعلق ہی پانچوین لامسہ کہ جسمون کا ادراک کرتی ہی اور مدرکہ باطنی بھی پانچ ہین اول حس مشترک کہ صور محسوسات
ظاہری ساتھ اُسکے پہونچتی ہی اور محل اُسکا مقدم بطن اول دماغ کا ہی دوسرے خیال ہی اور وہ صور محسوسات کا
حافظ ہی کہ بوقت غیبت حاضر کرتا ہی حس مشترک کے پاس اور اسی سبب سے خیال کو خزانہ حس مشترک کہتے ہین اور
اُسکا مؤخر بطن اول دماغ ہی تیسرے وہم اور وہ مدرک ہی معانی محسوسات کا اور محل اُسکا بطن اوسط دماغ ہی چوتھے
حافظہ اور وہ خزانہ وہم کا ہی اور محل اُسکا بطن مؤخر دماغ ہی پانچوین متخیلہ وہ ترکیب اور ترتیب دیتا ہی صور محسوسات کو
ساتھ معانی جزئیہ کے اور محل اُسکا تمام دماغ ہی مگر سلطنت اُسکی وسط دماغ مین ہی اسلیے کہ دونون طرف یکسان
تصرف کر سکے اور یہ قوت جو ساتھ نفس ناطقہ کے معانی مین کلیہ تصرف کرتی ہی اسوجہ سے اُسکو متصرفہ کہتے ہین نوع
دوسری قوای نفسانیہ سے قوت محرکہ ہی وہ دو طرح پر ہی اول باعث حرکت ہی اور اُسکو شوقیہ کہتے ہین اور قوای
شہوانیہ اور قوای غضبیہ اُسکے خادم ہین دوسری فاعل حرکت کہ تشنج عضلات کا اور جذب اوتار یعنے رودون کا وقت
انقباض اعضا مین اور سستی عضلات کی اور امتداد یعنے درازی اوتار کی وقت خوشی اعضا کے اُس سے ہی
اور انسان کہ اشرف اور اکرم حیوانون کا ہی نفس ناطقہ کے واسطہ سے ادراک کلیات سے اور تعقل یعنے فکر کرنے
تصورات اور تصدیقات سے سب حیوانات پر شرف اور امتیاز رکھتا ہی اور حکما کے نزدیک نفس ناطقہ ایک جوہر
ہی مجرد اور وہ جسم اور جسمانی نہین ہی اور افلاطون کے نزدیک قدیم الزمان ہی یعنے ہمیشہ سے اور ارسطو کے نزدیک حادث ہی
ہی کہ ہمراہ بدن کے حادث ہوتا ہی فقط باب اٹھائیسوان علم منطق کے بیان مین مقدمہ جان کہ علم

منطق ایسا قانون ہی کہ جسکے ذریعہ سی فکر صحیح کو فکر فاسد سے امتیاز کرین اور فکر توجیہ ذہن ہی طرف مبادی کے اور
مبادی دعاوی سے مراد ہی اور ذہن قوت مدرکہ ہی کہ جزئیات اور کلیات کا ادراک اُس سی متعلق ہی اور قوت
مدرکہ ایسے آئینہ کی مثل ہی کہ جسمین صور جملہ محسوسات اور معقولات منقش ہوتی ہین اور قوت مدرکہ جس چیز کو
کہ ادراک کری اُسکو علم کہتے ہین اور علم دو نوع پر ہی ایک تصور دوسرا تصدیق اگر وہ چیز کہ جسکا ذہن نے ادراک کیا ہی
خالی حکم سے ہووے تو اُسکو تصور کہتے ہین مثلاً تصور زید کا یعنے فقط صورت زید کی ذہن مین آوی یہی تصور
ہی اور اگر اُسمین حکم ہووے تو اُسکو تصدیق کہتے ہین مثلاً زید نویسندہ ہی اور حکم یہ ہی کہ نسبت ایک چیز کی دوسری چیز
سے ہو چنانچہ زید چیز دیگر ہی اور نویسندگی چیز دیگر اور جسوقت کہون مین زید نویسندہ ہی پس زید اور نویسندگی مین
ایک نسبت ظاہر ہوگئی اور حکم اسی نسبت سے مراد ہی اور جس چیز مین کہ حکم ہووی اُسکو تصدیق کہتے ہین اور حکم
دو نوع پر ہی حکم بالایجاب اور حکم بالسلب حکم بالایجاب جیسے کہون مین زید نویسندہ ہی اور ایجاب اثبات سی مراد ہی اور
حکم بالسلب جیسا کہ کہون مین زید نویسندہ نہین ہی اور سلب نفی سی مراد ہی اور تصور دو قسم پر ہی ایک یہ ہی کہ حصول
استحانت نظری اور فکری کا محتاج نہو چنانچہ حرارت اور برودت اور سیاہی اور سفیدی وغیرہ کا تصور اس قسم کو تصورات
بدیہی اور ضروری کہتے ہین دوسرے پر ہی کہ حصول اُسکا نظری اور فکری کا محتاج ہو جیسے ارواح اور ملایک اور جنیات وغیرہ کا
تصور اُن دونون قسمون کو تصورات نظری کہتے ہین اور تصدیق بھی دو قسم پر ہی ایک ضروری کہ حصول اُسکا محتاج نظری
اور فکری کا نہو جیسے تصدیق اسکی کہ آفتاب روشن ہی اور آتش گرم ہی اور مثل اسکے دوسری نظری کہ حصول اُسکا
محتاج نظری اور فکری کا ہی جیسے تصدیق اُسمین کہ صانع عالم قدیم ہی اور عالم حادث ہی اور انسان اگرچہ حیوانات کی
جنس سے ہی مگر کلیات اور جزئیات کا جو ادراک رکھتا ہی اور مجہولات کو معلومات سی دریافت کرسکتا ہی اسوجہ سی سب
حیوانات پر مشرف اور ممتاز ہوا ہی اور علم منطق مین جو تصورات اور تصدیقات سی بحث ہی ہم دونون کی تفصیل
دو فصلون مین بیان کرتے ہین فصل پہلی بیان تصورات مین شامل چار اصل پر اصل پہلی بیان اصطلاحی
تصور اور تصدیق مین جان کہ عرف مین یعنے منطقیون کی اصطلاح مین تصورات اُن چیزون کے جو دوسری چیزون
کے تصورات مین واصل کرین اُسکو معرف اور قول شارح کہتے ہین اور وہی دلالت اور الفاظ اور معانی اور تعریفات
ہین اور جو تصدیقات کہ واصل ہوتے ہین ساتھ تصدیقات دوسری کے اُسکو حجت اور دلیل کہتے ہین پس معرف
اور حجت کا جاننا اور دریافت کرنا مقصود ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ معرف اور حجت فی الحقیقت معانی ہین نہ الفاظ مثلاً اسنا
کہ معانی اُسکے حیوان ناطق ہین پس غرض معنی سی ہین نہ لفظ انسان سی اور اسی قیاس پر ہی حجت حدوث عالم کی

کہ غرض اُس معنی قضیہ سی ہو نہ اُسکی عبارت اور الفاظ سے پس واجب ہوا کہ حال الفاظ مین باعتبار اُسکی دلالت کے
معنی پر نظر ہووے نہ اُسکی صورت لفظی پر اصل دوسری دلالت الفاظ کے بیان معنی پر جو لفظ کہ دلالت
کرے معنی پر اور وہی لفظ کہ موضوع ہووے اُسکے واسطے معنی ایسی لفظ کو دال بالمطابقت کہتے ہین جسطرح لفظ
انسان دلالت کرتا ہی حیوان ناطق پر پس لفظ انسان کے تمام معنی حیوان ناطق ہین اور جو لفظ دلالت کرے جزو معنی
پر اُسکو دال بالتضمن کہتے ہین جیسے کہ لفظ انسان کے معنی کے دو جزو ہین ایک حیوان دوسرا ناطق اور جو لفظ کہ
دلالت کرے خارج پر اُس لفظ کے معنی سی مگر لازم ہووے وہ معنی اُس لفظ کے واسطے اُسکو دال بالالتزام کہتے ہین جیسے
کہ قابلیت علم کی اور صنعت کی لفظ انسان کے واسطے ہی اور مراد دلالت سی ہونا ایک چیز کا ہی اُس حالت مین کہ
اُسکے علم سی دوسری چیز کا علم حاصل ہووے شی اول کو دال کہتے ہین اور شی دوم کو مدلول اور وضع تخصیص ایک شی
کی ہی دوسری شی سے اُس وجہ پر کہ شی اول سی شی ثانی حاصل ہووی پس وضع ایک سبب ہی دلالت وضعیہ کے اسبابون مین
سے کہ وضع کو اُسمین دخل نہین ہی اور وہ لفظ مین ہوتا ہی جیسے کہ لفظ انسان دلالت کرتا ہی حیوان ناطق پر پس تمام
معنی لفظ انسان کے حیوان ناطق ہین اور دلالت وضعیہ غیر الفاظ مین بھی ہوتی ہی جیسے دلالت خطوط اور اشارات
کی کہ فقط وجود خطوط اور اشارات سی معانی اُسکے فہم مین آجاوین دوسری دلالت عقلیہ کہ وہ موافق عقل کے
ہوتی ہے جیسے کہ کوئی لفظ پس دیوار سے سنا جاتا ہے دلالت کرتا ہی وجود لافظ پر اور غیر الفاظ مین ہوتا ہی جیسے
دلالت مصنوعات کی صانع کے وجود پر تیسری دلالت طبعیہ وہ موافق طبع کے ہوتی ہی جیسے دلالت
اح اح کے مرض پر یعنے اگر کوئی اح اح کرے تو معلوم ہوتا ہی کہ مرض رکھتا ہی اور غیر الفاظ مین بھی پائی جاتی
جیسے حمرت رنگ بشرہ کی غضب کی حالت مین اور صفرت یعنے زردی رنگ کی مخالت کے وقت پس ان
دلالت مذکورہ مین سے جو کچھ کہ متغیر زیادہ ہین وہ دلالت لفظیہ اور صنعیہ ہین اسواسطے کہ فائدہ اور استفادہ
معانی کا اُسکے متعلق ہی اور دلالت مطابقہ اور تضمن اور التزام کہ صدر مین مذکور ہوئین اُنسے مربوط ہین اصل
تیسری الفاظ اور معانی کی تقسیم مین جان کہ لفظ دو نوع پر ہی مفرد اور مرکب مفرد ایک ایسی لفظ کو
کہتے ہین کہ اُس لفظ کا جزو معانی کے جزو پر دلالت نکرے جیسے رجل کہ بمعنی مرد کی ہی پس رجل کے اجزا کہ
رج ل ہین معنی مرد کے اجزا پر دلالت نہین کرتے بلکہ تمام اجزا لفظ رجل کے بمعنی مرد کی دلالت کرتے ہین اور
مرکب ایسی لفظ کو کہتے ہین کہ جزو اُسکا فقط دلالت کرے اُسکے جزو معنی پر جیسے رامی الحجارہ کہ بمعنی سنگ
انداز کی ہین پس ایک جزو رامی ہی کہ دلالت کرتا ہی ایک معنی پر اور دوسرا جزو حجارہ ہی وہ دوسرے معنی پر دلالت

رکھتا ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ ایک لفظ ایک اعتبار پر مفرد ہوتا ہی اور دوسرے اعتبار پر مرکب ہوتا ہی جیسے کہ عبد اللہ باعتبار علمیت
یعنے نام ہونے کے تو مفرد ہی یعنے نام کسی شخص واحد کا ہی اور باعتبار اضافت کے مرکب ہی یعنے باعتبار مضاف اور مضاف الیہ
کے عبد جزو دیگر ہی اور لفظ اللہ کا جزو دیگر ہی اور لفظ مفرد دو نوع پر ہے مفرد کلی اور مفرد جزوی مفرد کلی وہ ہی کہ اُسکے معنے
غیر کی شرکت سے ممتنع نہوں جیسے کہ لفظ انسان کا کہ زید اور عمر اور بکر وغیرہ کو کہہ سکتے ہین یا لفظ حیوان کا کہ کل افراد ان
حیوانون کی کیا انسان اور کیا فرس اور کیا حمار اُسکے معنی مین شریک ہین اور مفرد جزئی وہ ہی کہ معنی اُسکے غیر کے
شرکت سے ممتنع ہون جیسے لفظ زید کا اور لفظ زید کا مخصوص ہی اُسکی ذات پر کہ دوسرے کو نہین کہہ سکتے پس زید جزئیہ ہی
کلیہ انسان سے اور مفرد کلی دو قسم پر ہی ایک کلی ذاتی دوسرے کلی عرضی کلی ذاتی وہ ہی کہ اپنی حقیقت کے جزئیات سے
خارج نہو جیسے کہ لفظ حیوان کا بہ نسبت انسان کے یعنے لفظ حیوان کا کلی ہے اور جزئیات اُسکی افراد حیوانات ہی اور
کلی عرضی وہ ہی کہ اُسکے خلاف ہووے یعنے اپنی حقیقت جزئیات سے خارج ہو جیسے لفظ ضاحک بہ نسبت انسان کے
ہی یعنے انسان بنفسہ ضاحک ہی بخلاف اور افراد حیوانات کے اور کلی ذاتی پانچ طرح ہے جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور
عرض عام جنس اُس کلی کو کہتے ہین کہ انسان کی ماہیت مین داخل ہی اور گھوڑے اور اونٹ اور گاو اور سور پر اطلاق
کر سکتے ہین جیسے کہ لفظ حیوان کا سب حیوانات پر اُسکا اطلاق ہی اور نوع اُس کلی کو کہتے ہین کہ کثیر پر محمول ہووے کہ
عددون مین مختلف ہون اور معنی مین متفق کہ لفظ انسان کا زید اور عمر اور بکر پر اطلاق کر سکے ہین اور فصل اُس کلی کو
کہتے ہین کہ اصل ماہیت مین داخل ہو اور اُس سے متمیز ایک نوع کی اور انواع سے حاصل ہووے جیسے
لفظ ناطق کا کہ اُس سے متمیز انسان کی ہی اور حیوانات سے اور خاصہ اُس کلی کو کہتے ہین کہ ایک نوع مین موجود ہووے
جیسے کہ ضحک انسان مین موجود ہی اور دیگر حیوانات مین نہین ہی اور عرض عام اُس کلی کو کہتے ہین کہ انواع متعددہ موجودہ
مین ہووے جیسے مشی یعنے چلنا کہ نوع انسان مین اور دیگر حیوانات کی انواع مین بھی موجود ہے اور لفظ مرکب بھی
دو قسم پر ہی مرکب تام اور مرکب غیر تام مرکب تام وہ ہی کہ سکوت اُسپر صحیح ہو یعنے جو کلام کرنے والا خاموش ہو رہے تو مخاطب
کو انتظار نہووے ایسا اظہار کہ مخاطب کو مبتدا مین بغیر مخبر کے ہو یا خبر مین بغیر مبتدا کے ہووے جیسا کہ کہون مین زید قائم
ہی پس زید مبتدا ہی اور قائم خبر ہی اور منطقیون کی اصطلاح مین مبتدا کو محکوم علیہ اور موضوع کہتے ہین اور خبر کو محکوم بہ اور محمول
کہتے ہین اور مرکب غیر تام کہ اسکو مرکب غیر ناقص بھی کہتے ہین وہ ہی کہ متکلم کو سکوت اُسپر صحیح نہووے مانند مرکبات
اسم کے یا فعل کے یا حرف کے اصل چوتھی معرف کی تعریفات مین جان کہ منطقیون کی اصطلاح مین معرف اسکو
کہتے ہین کہ تصور مین اُسکے کچھ امور کہ اعتبار سے امتیاز اُسکی لازم ہی تصور کیا جاوے وہ چار قسم پر ہی اول حد تام وہ مرکب ہی

جنس قریب اور فصل قریب سے جیسے حیوان ناطق تعریف انسان مین ہی دوسرے حد ناقص وہ مرکب ہی جنس بعید اور فصل قریب سے جیسے جسم ناطق تعریف انسان مین ہی تیسرے رسم تام وہ مرکب ہی جنس قریب اور خاصہ سے جیسے حیوان ضاحک تعریف انسان جسم ناطق ہی چوتھے رسم ناقص وہ مرکب ہی جنس بعید اور خاصہ سے جیسے موجودگی ضاحک تعریف انسان مین واضع ہو کہ تصورات مین الفاظ اور معانی سے بحث ہی اور تصدیقات مین قضایا سے بحث ہی اور قضایا جو بغیر الفاظ اور معانی کے نہین ہوتا ہی اسواسطے تصورات کا بیان مقدم عمل مین آیا اب فصل دوم تصدیقات کو بیان کرتا ہون انشاء اللہ تعالے

فصل دوسری تصدیقات کے بیان مین شامل چند بحث پر بحث پہلی قضایا کے بیان مین

جان کہ قضیہ ایک قول ہی کہ اسکے کہنے والیکو صادق یا کاذب کہہ سکتے ہین یعنے قضیہ محمول ہوتا ہی صدق اور کذب پر اور قضیہ موافق منطق کے مرکب ہوتا ہی تین چیز سے اول مبتدا کہ اسکو منطقیون کی اصطلاح مین محکوم اور موضوع کہتے ہین دوسرے خبر اسکو محکوم بہ اور محمول کہتے ہین تیسرے نسبت حکمیہ وہ ایک نسبت ہی کہ ربط دیتی ہی محکوم علیہ کو محکوم بہ کے ساتھ اور جو لفظ کہ دونون کے ربط پر دال ہوتا ہے اسکو حرف ربط کہتے ہین اور قضیہ تین قسم پر ہی حملیہ اور شرطیہ متصلہ اور شرطیہ منفصلہ اور ان تینون قسمون مین سے ہر قضیہ یا موجبہ ہوتا ہی یا سالبہ ہوتا ہی اور موجبہ وہ ہی کہ اسمین حکم بالسبب ہو یعنے اثبات کے ساتھ ہو اور سالبہ وہ ہی کہ اسمین حکم بالسلب ہو یعنے نفی ہو اور قضیہ مین اگر دو لفظ مفرد ہون اسکو قضیہ حملیہ کہتے ہین جیسے کہ کہون زید قائم ہی پس زید اور قائم دو لفظ مفرد ہین اور زید کو مبتدا ہی اسکو محکوم علیہ اور موضوع کہتے ہین اور قائم کہ خبر ہی اسکو محکوم بہ اور محمول کہتے ہین اور لفظ است کا حرف ربط ہی اور جو نسبت کہ زید کو قائم کے ساتھ اور قائم کو زید کے ساتھ ہی اسکو نسبت حکمیہ کہتے ہین اور اس قضیہ مین حکم جو بالایجاب ہی اسواسطے اس قضیہ کو قضیہ حملیہ موجبہ کہتے ہین اور جو مین کہون کہ زید قائم نہین ہی پس یہ قضیہ حملیہ سالبہ ہوے اور قضیہ شرطیہ منفصلہ دو قضیون پر مشتمل ہوتا ہی اور وہ بھی موجبہ سالبہ ہوتا ہی موجبہ جیسے کہون مین اگر آفتاب نکلا ہی تو دن موجود ہی اور سالبہ جیسے کہ کہون مین ایسا نہین ہی کہ اگر آفتاب نکلا ہو تو رات موجود ہی اور اس قضیہ کو قضیہ شرطیہ متصلہ اس سبب سے کہتے ہین کہ حکم اتصال کے ساتھ رکھتا ہی اسلیے کہ نکلنا آفتاب کا وجود دن مین متصل ہی اور وجود دن کا آفتاب کے نکلنے کے ساتھ اتصال رکھتا ہی اور قضیہ شرطیہ منفصلہ بھی موجبہ اور سالبہ ہوتا ہی موجبہ جیسے کہون مین یہ عدد زوج ہی یا فرد ہی اور سالبہ جیسے کہون مین یہ شخص ہی یا انسان ہی یا حیوان اور قضایاے شرطیہ مین محکوم علیہ کو مقدم اور محکوم بہ کو تالی کہتے ہین اور موضوع قضیہ حملیہ مین اگر جزئی حقیقی ہووے تو اسکو قضیہ شخصیہ کہتے ہین پس اگر موجبہ ہووے تو کہین زید نویسندہ ہی اور جو سالبہ ہووے تو کہین زید نویسندہ نہین ہی اور جو کلی ہووے اور اس کلی کی تعداد افراد کا بیان نکرین تو اسکو مہملہ کہتے ہین قضیہ مہملہ موجبہ جیسے

انسان نولیسندہ ہی اور قضیہ مہملہ سالبہ جیسے انسان نولیسندہ نہین ہی اور جو بیان کمیت افراد کا کیا ہو تو اسکو قضیہ محصورہ کہین گے اور قضیہ محصورہ چار قسم پر ہی کلیہ محصورہ موجبہ اور جزئیہ محصورہ موجبہ اور کلیہ محصورہ سالبہ اور جزئیہ محصورہ سالبہ اور قضیہ محصورہ مین لفظ حاصر کا یعنے حصر کرنے والے چار اقتدا ہین کل اور بعض اور لاشی اور لیس قضیہ محصورہ کلیہ موجبہ جیسے کل انسان حیوان ہین اور قضیہ محصورہ جزئیہ جیسے کہ بعض حیوان انسان ہین اور قضیہ محصورہ کلیہ سالبہ جیسے کہ کچھ نہین ہی انسان سے پتھر اور قضیہ محصورہ جزئیہ سالبہ جیسے کہ نہین ہین بعضے انسان حیوان اور سوائے ان سکے اور قسمین قضایا کی ہین کہ تفصیل انکی کتب متداولہ سے معلوم کرنا چاہیے بحث دوسری بیان تناقض مین تناقض دو قضیون کے اختلاف ایجاب اور سلب سے مراد یہ ہی جیسے ایک صادق ہووے اور دوسرا کاذب مثلاً ایک کہے کہ زید نولیسندہ ہی اور دوسرا کہے کہ زید نولیسندہ نہین ہی اور تناقض مین موضوع اور محمول اور زمان اور مکان اور جزء اور کل کا اتحاد شرط ہی اور تفصیل موجبہ کلیہ کا سالبہ جزئیہ ہونا ہی جیسے کہ کہون مین کل انسان حیوان ہی یہ قضیہ موجبہ کلیہ ہوتا ہے اور نقیض اسکی سالبہ جزئیہ ہی کہ بعض انسان حیوان نہین ہی اور نقیض سالبہ کلیہ کا موجبہ جزئیہ ہوتا ہی جیسے کہ کہون مین کوئی انسان سے حیوان نہین ہی اور یہ قضیہ سالبہ کلیہ ہوتا ہی اور بعض انسان حیوان ہان اور قضیہ موجبہ جزئیہ ہوتا ہی اور دو قضیہ محصورہ کلیہ موجبہ اور سالبہ مین تناقض صادق نہین ہوتا ہے بلکہ دونون کاذب ہوتے ہین جیسے کہون مین کل انسان کاتب ہین یہ قضیہ محصورہ کلیہ موجبہ ہی اور یہ قضیہ صادق نہین ہی اسواسطے کہ یہ ممکن نہین ہی کہ کل انسان کاتب ہون اسواسطے کہ بہت انسان ہین کہ کاتب نہین اور اسیطرح نقیض اسکی کہ قضیہ محصورہ کلیہ سالبہ ہی یہ بھی صادق نہووے جیسے کہ کہون مین کوئی نہین ہی انسان سے کہ کاتب ہووے یہ بھی کاذب ہی اسلیے کہ بہت انسان ہین کہ کاتب ہوین پس یہ دونون کلیہ صادق نہین ہوتے ہین مادہ امکان مین مگر قضیتین جزئیتین یہ دونون کلیتین صادق ہوتے ہین جیسے کہ کہون مین بعض انسان کاتب ہین اور یہ قضیہ محصورہ جزئیہ موجبہ ہے پس ہمدافت ہین اس قضیہ کے شک نہین ہی اسواسطے کہ ظاہر ہی کہ بعضے انسان کاتب ہون اور قضیہ محصورہ جزئیہ سالبہ بھی صادق ہوتا ہی جیسے کہ کہون مین بعض انسان کاتب نہین ہین اور یہ صادق ہی کہ بعض انسان سے کاتب نہین ہوتے ہین بحث بیان عکس مین عکس مراد اس سے ہی کہ موضوع کو محمول کرے اور محمول کو موضوع اسوجہ پر کہ ایجاب اور سلب اور صدق اور کذب اپنے حال پر رہین اور قضیہ کا عکس جزئیہ ہی جیسے کہ اگر اس قضیہ مین کل انسان حیوان ہین عکس کرون تو ایسا کہون

کہ بعض حیوان انسان ہین اور عکس نقیض مراد ہی اُس چیز سے کہ مقابل محکوم علیہ کے نقیض محکوم بہ کی کرے اور مقابل محکوم بہ
کے نقیض محکوم علیہ کو کرے واسطے باقی رہنے صدق اور کذب کے جیسے کہ اگر چاہون مین اس قضیہ کو کہ کل انسان حیوان
ہین نقیض کرون تو ایسا کہون کل یہ کہ حیوان نہین ہین بحث چوتھی حجت کے بیان مین حجت تین
قسم کی ہی ایک قیاس اور وہ استدلال ہی حال کلی سے جزئی پر جیسے کہ کہون مین کل انسان حیوان ہین اور
کل حیوان جسم ہین پس استدلال کیا مین نے حال حیوان سے کہ کلی ہی اُسکے حال جزئی پر کہ انسان ہی دوسرے استقرا
وہ استدلال ہی حال جزئی سے حال کلی پر جیسے کہ کہون مین کہ ہر ایک انسان اور طیور اور بہائم سے حالت مضغ مین
فک اسفل کو جنبش دیتا ہی یعنے ہلاتا ہی پس چاہیے کہ جمیع حیوانات حالت مضغ مین فک اسفل کو ہلاتے ہین یعنی چبانے مین نیچے
کے جبڑے کو ہلاتے ہین اور یہ دلیل ہی حال جزئیات سے کہ انسان اور طیور اور بہائم ہین حال حیوان پر کہ کلی ہی تیسرے تمثیل
وہ استدلال ہی حال جزئی سے حال جزئی پر واسطے شرکت معنی کے انکے درمیان مین جیسے کہ کہون مین عالم مؤلف ہی پس حادث
ہی جیسے کہ خانہ وہ بھی مؤلف ہی اور حادث ہی جان کہ استقرا اور تمثیل مفید ظن کے ہوتی ہی اور قیاس مفید یقین کے پس
تفصیل تصدیقات کے باب مین عمدہ قیاس ہی اور قیاس مراد ہی قول مؤلف کا قضایا سے کہ لازم آوے اُس سے
اُسکی ذات کے پے ایک قول دوسرا جیسے کہ کہون مین عالم متغیر ہی اور کل متغیر حادث ہی پس عالم حادث ہی بحث
پانچوین بیان قیاس مین قیاس دو نوع پر ہی قیاس اقترانی دوسرا قیاس استثنائی قیاس استثنائی وہ ہی کہ
تبین نتیجہ یا نقیض نتیجہ کا بالفعل بیان ہووے جیسے کہ کہون مین اگر یہ آدمی ہووے پس یہ حیوان ہی لیکن آدمی
ہی پس حیوان ہی لیکن حیوان نہین ہی پس آدمی نہین ہی اور قیاس اقترانی وہ ہووے کہ تبین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل
مذکور نہووے جیسے کہ کہون مین کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان احساس ہین اور وہ نتیجہ کہ کل احساس مین مقدمات
قیاس مین مذکور نہین ہی مقدمۂ اول قیاس کو صغری کہتے ہین اور مقدمۂ ثانی قیاس کو کبری نام رکھتے ہین اور موضوع
نتیجہ کا اصغر ہی اور محمول نتیجہ کا اکبر ہی اور جو لفظ کہ قیاس کے دونون مقدمون مین مکرر ہوتا ہی اُسکو حد اوسط کہتے ہین
مثال اُسکی جیسے کہ کہون مین کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان حساس ہین پس انسان حیوان ہین اس مثال
مثال مین انسان کو اصغر اور حساس کو اکبر اور حیوان کو اوسط اور مقدمۂ اول اس قیاس کا کہ کل انسان حیوان ہین اس
مقدمہ کو صغری کہتے ہین اور مقدمہ دوسرا اس قیاس کا کہ کل حیوان حساس ہین اُسکو کبری کہتے ہین اور جو صورت کہ تالف
صغری اور کبری مین حاصل ہووے اُسکو شکل کہتے ہین پس قیاس اقترانی سے چار شکلین ممکن ہین شکل اول یہ ہی
کہ اوسط محمول ہو صغری مین اور موضوع ہو کبری مین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان حساس ہین پس

لہ مضغ مانین منہ چبانا مضغ الطعام کھانے کو چبانا اور مضغ کا لفظ بجز آدمی کے کسی کے واسطے نہین بولتے

کل انسان حساس ہین شکل دوسری یہ ہی کہ اوسط محمول ہو صغری اور کبری مین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کوئی پتھر سے حیوان نہیں ہی کوئی انسان سے پتھر نہیں ہی شکل تیسری یہ ہی کہ اوسط موضوع ہو صغری اور کبری مین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان حساس ہین اور کل انسان ناطق ہین پس بعض حیوان ناطق ہین شکل چوتھی اوسط موضوع ہووے صغری مین اور محمول ہووے کبری مین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل ناطق انسان ہین پس بعض حیوان ناطق ہین باب اٹھیسوان علم مناظرہ مین جان کہ دو آدمی محض اظہار صواب کے واسطے اور نفس الامر کی تحقیق کے لیے بہ نسبت دوسرے کے اگر استدلال یعنی دلیل کرین تو اسکو مناظرہ کہتے ہین اور اظہار صواب منظور نہووے بلکہ خصم یعنی دشمن کا الزام مقصود ہووے تو اسکو مجادلہ اور مغالطہ اور مکابرہ کہتے ہین اور امارہ استدلال اور علت اور ملازمت اور دوران اور معارضہ اور سند اور مبادی اور اوساط اور مقاطع علم مناظرہ کی اصطلاحین ہین امارہ ایک قول ہی کہ وہ ظن کو مفید ہوتا ہی خواہ ازروے اثبات کے ہووے خواہ ازروے نفی کے اور اسکو دلیل کا بھی اطلاق کرین استدلال وہ ہی کہ ذہن دیکھتے ہی موثر کے اثر کو پاجاوے جیسے دھنوین کے دیکھنے سے آگ کے وجود پر آگاہی حاصل ہوتی ہی پس دھنوان اثر ہی آگ موثر ہی اور اس اثر کو اثر مبادی کہتے ہین اور جو معاملہ موثر سے علم اثر کے ساتھ حاصل ہووے یعنے آگ کے دیکھنے سے کہ موثر ہی دھنوین کی طرف کہ اثر اسکا ہی ذہن انتقال کرے اسکو عکس کے ساتھ تعلیل یعنے الٹی تعلیل کہتے ہین علت دو قسم پر ہی تامہ اور ناقصہ علت تامہ وہ ہی کہ وجود اس چیز کا کافی ہووے وجود معلول کے واسطے اور علت ناقصہ چار طرح پر ہی ایک علت مادی جیسے لکڑی کا وجود تخت کے واسطے دوسری علت صوری جیسے چوکور ہونا تخت کا تیسری علت فاعلی جیسے وجود بڑھئی کا اور آلات فاعل کے تابع علت فاعلی کے ہین چوتھی علت غائی یعنے جلوس کہ تخت بنانے کا مقصود ہی اور ملازمت وہ ہی کہ ایک حکم سے دوسرا حکم دریافت ہوجائے جیسے جسوقت حکم ساتھ انسان کے کرین تو حکم حیوان بھی معلوم ہوجاوے اسلیے کہ حیوان لازم انسان کا ہی الانسان حیوان اول کو ملزوم اور دوسرے کو لازم کہتے ہین اور دوران اسکو کہتے ہین کہ علت کی استعداد رکھتا ہووے دوسری چیز پر دل کو دائرہ کہتے ہین اور دوسرے کو مدار اور یہ علت یا وجودی ہووے یا عدمی وجودی جیسے وجود روز کا طلوع آفتاب سے اور عدمی جیسے نہونا روز کا نہونے طلوع آفتاب سے اور معارضہ یہ ہی کہ برخلاف دلائل اور براہین کے دشمن سے سائل دلیلین قائم کرے اور سند یہ ہی کہ دشمن کی دلیلون کے رفع کرنے کے بے سمجھون کے اقوال کو دلیل لاوین اور مبادی دعاوی سے مراد ہی اور اوساط دلیل اور برہانون سے مراد ہی کہ مناظرہ کرنے والے اپنے مطلوب پر اس سے استدلال کرین اور مقاطع مقدمات بدیہی سے مراد ہی کہ دلائل اور براہین اسپر منتہی ہوتے ہین اور

مناظرہ کرنیوالے کو مبادی اور اوساط اور مقاطع کی رعایت جملہ ضروریات سے ہی اور ان تینون مفیدہ کی رعایت سے نہونے کی صورت مین بحث مین خلل واقع ہوتا ہی اور مجادلہ اور مغالطہ کی حالت مین دشمن کے الزام سے قاصر ہوجاتا ہی اور یہ چند شرطین کہ بیان کیجاتی ہین مناظرہ کے آداب ہین اول یہ کہ جس علم مین کہ بحث کرین اصول اور قوانین اور اصطلاحین اس علم کی خوب یاد کرلین اسواسطے کہ ہر علم کے اصول اور اصطلاحین جداگانہ ہین دوسرے یہ کہ کلام مین اتنا اختصار نہ کرین کہ مطلب چھپ جائے اور اسقدر طول بھی نہ دیوین کہ ملال کا سبب ہووے تیسرے یہ کہ الفاظ غیر مستعمل اور بے محاورہ تحریر اور تقریر مین نہ لاوین چوتھے یہ کہ دشمن درشت خو سے مغلوبن مین مناظرہ نہ کرین اسلیے کہ اگر غالب آوین تو سہل ہی اور جو مغلوب ہوجائین تو سخت ندامت حاصل ہووے پانچوین یہ کہ جو دشمن کہ صاحب شوکت اور صاحب دبدبہ ہووے اُس سے مناظرہ کرنے مین احتراز کرین اسواسطے کہ اُسکا جلال اور شکوہ مناظرہ کی قوت کو ضعیف کردیتا ہی چھٹے یہ کہ دشمن کو ذلیل اور حقیر نہ شمار کرین اس لیے کہ بسبب تساہل اور بے اعتنائی کے مبادا کوئی حرکت سرزد ہوجائے یا کوئی حرف زبان پر گذرے یا کوئی حرف قلم سے نکلجائے کہ اُس سے دلیل دشمن کی قوی ہوجاوے اور وہ غالب ہووے ساتوین یہ کہ بحث مین حلم کرین اور خشم اور غضب اور عصبی سے پرہیز کرین اسواسطے کہ یہ خصلتین رزیلہ اُن شخصون کا شیوہ ہی جو بحث مین عاجز آتے ہین اور اپنے عجز اور جہل کو ایسی بیہودگی سے چھپاتے ہین آٹھوین یہ کہ جب تک دشمن کی بات کو خوب فہم نہ کرلین اُسکے جواب مین فکر نہ کرین اور استفہام کی اگر حاجت ہووے تو احتراز نہ کرین اسواسطے کہ استعادت سے پھرنا اسقدر عیب نہین ہی جسقدر سخن نافہوم مین فکر کرنا عیب ہی نوین یہ کہ جسوقت دشمن کے کلام پر اعتراض کرین تو اُس کلام کو زوائد سے پاک کرلین بعد اُسکے ایراد کرین تو نفس دعوی دشمن پر اعتراض واقع ہووے دسوین یہ کہ جو باتین مطلب اور بحث سے خارج ہوین ہرگز نہ کرین اسواسطے کہ نفس الامر مین اُسکی بحث کا ارادہ کیا ہی اُن خارج مطلب باتون سے خبط واقع ہوتا ہی گیارھوین یہ کہ دلائل قطعی کی جو نوبت پہونچے تو بلا حجت و تکرار قبول کرین اور اُسکے قبول کرنے سے منحرف نہووین اسواسطے کہ برہان قاطع اور دلیل ساطع کے بعد جو الزام حاصل ہووے تو گردن حجت کی قوی کرنا یعنی حجت کرنا یہ بھی جہل و حماقت کے آثارون مین سے ایک نشانی ہی بارھوین یہ کہ جسوقت کہ دشمن کے عاجز ہونے پر مطلع ہوجائین تو اُسکے ظاہر اور آشکارا کرنے مین بصراحت کوشش نکرین اور دشمن کی ذلت اور اہانت احتیاط کرین کہ مناظرہ کے آداب ایسے ہی ہین والمدد ولے التوفیق۔

باب تیسوان علم احکام نجوم کے بیان مین جان کہ علم احکام نجوم کا شناخت کرنا تاثیرات

سبعہ سیارہ سے مراد ہی اس عالم سفلی مین خیر اور شر سے اور مضمون کلام خیر الانام من اکتسب بالنجوم فقد کفر یعنے جو شخص ایمان لاوے ستارون پر کہ سعادت اور نحوست اور خیر اور شر کا ظہور محض ستارون کی تاثیرات پر ہی اور ستارون کو مصدر حقیقی خیر و شر کا جانے پس ایسا آدمی کفر مین مبتلا ہوا اہل دین مبین کو اس علم سے بے پروا کر دیا ہی مگر اس نظر پر کہ یہ کتاب مشتمل ہی جمہور انام کے فائدہ پر مختلف سے اور متعلق سے اور اکثر غیر اہل اسلام کی قومین اس علم پر اعتقاد رکھتی ہین اس واسطے ضرورت پڑی کہ اس علم مین سے بھی کچھ مختصر کہ حاجتمندون کو مفید ہووے اس کتاب مین درج کرتا ہون اور یہ باب چند فصل پر مشتمل ہی فصل پہلی بارہ برجون اور ساتون ستارون کے بیان مین اور انکی کیفیت کے بیان مین علم ہیئت مین لکھا ہی کہ فلک ہشتم کو برابر بارہ حصون پر حکما نے تقسیم کیا ہی اور ہر حصہ کو برج کہتے ہین اور ہر برج کے تیس حصہ کیے ہوئے ہین اور ہر حصہ کو درجہ کہتے ہین اور ہر درجہ کے ساٹھ حصہ کیے ہین اور ہر حصہ کو دقیقہ کہتے ہین اور ہر دقیقہ کے ساٹھ حصہ کیے ہین اور ہر حصہ کو ثانیہ کہتے ہین اور ہر ثانیہ کے ساٹھ حصہ کیے ہین اور ہر ثانیہ کو ثالثہ کہتے ہین اور ان بارہ برجون کے یہ نام ہین حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور ساتون ستارہ ہاے سیارہ کے یہ نام ہین زحل مشتری مریخ شمس زہرہ عطارد قمر اور ان سبعہ سیارہ مین آفتاب اور ماہتاب کو نیرین کہتے ہین شمس کو نیر اعظم اور قمر کو نیر اصغر کہتے ہین اور زحل اور مشتری کو علوی ہین اور ان دونون کو مریخ کے علویہ کہتے ہین اور زہرہ اور عطارد کو سفلیین اور مشتری اور زہرہ کو سعدین مشتری کو سعد اکبر اور زہرہ کو سعد اصغر اور زحل اور مریخ کو نحسین کہتے ہین زحل کو نحس اکبر اور مریخ کو نحس اصغر اور عطارد کو ملا ہوا کہتے ہین یعنے نحس ستارہ کے ساتھ نحس ہی اور سعد ستارہ کے ساتھ سعد ہی اور سوا ے نیرین کے یعنے شمس اور قمر کے اور پانچون ستارون کو خمسہ متحیرہ کہتے ہین اور حساب روز کا اور ماہ اور سال کا کہ آفتاب سے متعلق ہی اسکو ماہ شمسی اور سال شمسی کہتے ہین اور جو حساب ماہ اور سال کا قمر سے متعلق ہی اسکو ماہ قمری اور سال قمری کہتے ہین اور سال شمسی کا برج حمل مین آفتاب کے تحویل یعنے داخل ہونیکے دن سے ہی اور آفتاب تیس روز مین ایک برج کو طی کرتا ہی اور وہ ماہ شمسی سے مراد ہی اور جو حمل سے حوت تک بارہ برجون کو بارہ مہینون مین طی کرے اور وہ مراد سال سے ہی اور ماہ شمسی تیس دن سے کمتر اور اکتیس روز سے زیادہ نہین ہوتا ہی اور ماہ ہاے شمسی فارسی کے یہ نام ہین فروردی بہشت خرداد تیر مادہ مرداد شہریور مہر آبان اور دی بہمن اسفندار اور عدد فارسی کے مہینون کے تیس روز ہوتے ہین اور آخر ماہ اسفندار مین پانچ روز زیادہ کرتے ہین اور اسکو خمسہ مسترقہ کہتے ہین اور اہل ہند بھی بحساب شمس ماہ و سال کا حساب کرتے ہین اور اہل ہند مین ماہہاے شمسی کے

نام یہ ہین چیت بیساکھ جیٹھ اساڑھ ساون بھادون کنوار کاتک اگھن پوس ماگھ پھاگن اور ماہ قمری ایک ہلال سے
دوسرے ہلال تک مراد ہی اور سال قمری کا آغاز ماہ محرم سے لیتے ہین اور اہل عرب ماہ قمری اور سال قمری کا حساب
کرتے ہین ماہہاے قمری کے نام یہ ہین محرم صفر ربیع الاول ربیع الثانی جمادی الاول جمادی الثانی رجب شعبان
رمضان شوال ذیقعدہ ذی الحجہ مگر یکوم مین ماہ اور سال شمسی کا حساب معتبر ہی اور سال شمسی آفتاب کے بارہ برجون
کے طے کرنے سے مراد ہی اول برج حمل سے آخر برج حوت تک اور مدت اس دورہ کی تین سو چھیاسٹھ روز سے
زیادہ اور تین سو پینسٹھ روز سے کمتر نہین ہوتی ہی اور اول ماہ اور سال فارسی کا فروردی ہی اور ماہ فروردی کا
اول روز ایسا روز ہوتا ہی کہ آفتاب برج حوت سے انتقال کرکے برج حمل مین تحویل کرتا ہی اور اس روز کو نوروز کہتے
ہین اور آتش پرستون کی عیدون مین سے وہ دن ایک عید کا ہی اور جسوقت کہ آفتاب برج حمل مین تحویل کرتا ہی اہل تنجم
یعنے نجومی زائچہ کھینچتے ہین اور اسکو زائچہ سال کہتے ہین کہ احوال سال پر مبنی ہووے اور سعادت اور نحوست
اور خیر و شر اس سال کو چھ ستارون کی نظرات سے جو شمس کے ساتھ رکھتے ہون استدلال کرتے ہین فصل
دوسری نظرات کواکب کے بیان مین جان کہ اگر دو ستارہ ایک برج مین اور ایک درجہ مین اور ایک
دقیقہ مین جمع ہو جائین تو اسکو قران اور مقارنہ کہتے ہین اور جو آفتاب اور ماہتاب کے درمیان یہ حال واقع
ہووے تو اسکو اجتماع کہتے ہین اور جو آفتاب اور خمسۂ متحیرہ کے درمیان اتفاق پڑے تو اسکو احتراق کہین گے
اور جو ماہتاب اور خمسۂ متحیرہ کے درمیان واقع ہووے یا خمسۂ متحیرہ کے باہمدگر یہی اتفاق ہووے تو اسکو قران
اور مقارنہ کہتے ہین اور جو دو کوکب کے درمیان بعد دو برج کا ہووے یعنی سدس فلک کا تو اسکو تسدیس
کہتے ہین اور جو درمیان دو کوکب کے بعد تین برج کا ہی یعنے ربع فلک کا ہی تو اسکو تربیع کہتے ہین اور جو درمیان
دو ستارون کے بعد چار برج کا ہو یعنے ثلث فلک کا تو اسکو تثلیث کہتے ہین اور جو درمیان دو کوکب کے
بعد چھ برج کا ہووے یعنے نصف فلک کا تو اسکو مقابلہ کہتے ہین اور نیرین کے مقابلہ کو استقبال کہتے ہین
جان کہ نظر تربیع اور مقابلہ کو نحس کہا ہی مقابلہ کی تمام دشمنی اور تربیع کی آدھی دشمنی اور تثلیث اور تسدیس کو سعد
جانا ہی مگر تثلیث کی تمام دوستی اور تسدیس کی آدھی دوستی اور نظر مقارنہ کے کواکب سعد کے ساتھ ہوتی ہی اور
کواکب نحس کی ساتھ نحس پس سعادت اور نحوست سال کی نظرات کواکب سے اور شرف اور ہبوط اور
دبال اسکا استدلال کرتے ہین اور ہم اسطے تعلیم مبتدیون کے بطریق مثال کے ہم زائچہ کھینچتے ہین مثلاً
زائچہ یہ ہے فقط

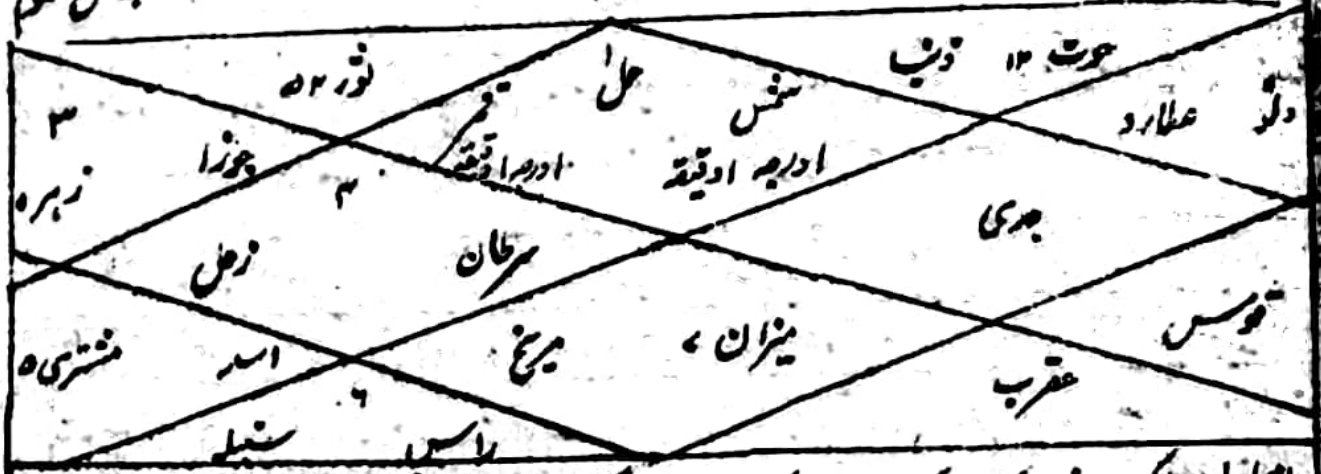

جاننا چاہیے کہ اس زائچہ مین ایک برج اور ایک درجہ اور ایک دقیقہ مین شمس اور قمر واقع ہوئے ہین اوتضاع سے یہی مراد ہی اور جو قمر کی جگہ کوئی ستارہ کواکب متحیرہ مین سے ہوتا تو اسکو احراق کہتے اور زہرہ اور شمس کے درمیان مین نظر تسدیس کی ہی کیونکہ زہرہ جوزا مین ہی پس دو ری دو برجونکی شمس اور زہرہ کے درمیان مین واقع ہی اور گیارھوان خانہ بھی نظر تسدیس ہی کیونکہ گیارھوین خانہ سے پہلے خانہ تک دو خانہ اور درمیان مین ہین یعنی بارھوان اور پہلا پس عطارد اور شمس مین بھی نظر تسدیس کی ہی اور زحل اور شمس کے درمیان مین نظر تربیع کی ہی کیونکہ زحل سرطان مین ہین اور سرطان سے حمل تک دو ری تین برج کی واقع ہی اور دسوان خانہ بھی نظر تربیع کی رکھتا ہے کیونکہ دسوین خانہ سے پہلے خانہ تک تین خانہ درمیان مین ہین یعنی گیارھوان اور بارھوان اور پہلا اور مشتری اور شمس مین نظر تثلیث کی ہی کیونکہ مشتری کا برج اسد مین ہی اور اسد سے حمل تک چار برج درمیان مین ہین اور اسیطرح نوان خانہ بھی نظر تثلیث کی رکھتا ہی کیونکہ نوین خانہ سے پہلے خانہ تک چار برج درمیان مین ہین یعنی دسوان اور گیارھوان اور بارھوان اور پہلا اور مریخ اور شمس کے درمیان مین نظر مقابلہ کی ہی بسبب اسکے کہ مریخ برج میزان مین ہی اور میزان سے حمل تک چھ برجونکا فاصلہ ہے یعنے سنبلہ اور اسد اور سرطان اور جوزا اور ثور اور حمل اور وہ اپنی طرف سے بھی فاصلہ چھ برجونکا ہے یعنے اٹھوان اور نوان اور دسوان اور گیارھوان اور بارھوان اور پہلا فصل تسییری خانہ ہاے اصلی اور شرف اور ہبوط کواکب کے بیان مین جاننا چاہیے کہ شمس کا خانہ اصلی برج اسد ہی اور قمر کا خانہ اصلی برج سرطان ہی اور زحل کا خانہ اصلی دلو اور جدی ہے اور مشتری کا خانہ اصلی قوس اور حوت ہی اور مریخ کا خانہ اصلی حمل اور عقرب ہی اور زہرہ کا خانہ اصلی ثور اور میزان ہی اور عطارد کا خانہ اصلی سنبلہ اور جوزا ہی اور برج مقابل خانہ اصلی کا برج وبال ہوتا ہے اور برج مقابل خانہ شرف کا برج ہبوط ہوتا ہی اور زائچہ مین اگر کواکب شرف مین پڑے تو نتیجہ اُسکا خیر اور

سعادت کی دلیل ہے اور جو کواکب وبال اور ہبوط مین ہون تو دلیل نحوست کی ہے اور حال وبال اور شرف اور ہبوط اور کواکب کا اس نقشہ سے بتوضیح تمام دریافت ہو سکتا ہے

نام کواکب کے	شمس	قمر	زحل	مشتری	مریخ	زہرہ	عطارد
نام خانہاے اصلی کواکب کے	اسد	سرطان	دلو اور جدی	قوس اور حوت	حمل اور عقرب	ثور اور میزان	سنبلہ اور جوزا
خانۂ وبال	دلو	جدی	اسد اور سرطان	جوزا اور سنبلہ	ثور اور میزان	حمل اور عقرب	قوس اور حوت
خانۂ شرف	حمل	ثور	میزان	سرطان	جدی	حوت	سنبلہ
خانۂ ہبوط	میزان	عقرب	حمل	جدی	سرطان	سنبلہ	حوت

فصل چوتھی طالع وقت کی تحقیق کے بیان مین جو معلوم کرنا چاہین کہ طالع وقت کونسا برج ہے تو اول تحقیق کرین کہ آفتاب کونسے برج مین ہے اور کتنے درجہ اس برج سے طے کیے اور دن سے کسقدر یعنی کتنے طاس یا کتنے پاس گذرے طاس کو ہندی مین گھڑی کہتے ہین اور پاس کو پہر پس ابتدا اس برج سے کہ آفتاب جسمین ہو طاسونکو برج پر تقسیم کرین جس برج پر منتہی ہووے وہی برج طالع وقت کا ہوتا ہے اور تقسیم طاسونکی ان بیتون کے موافق کرنا چاہیے

ابیات حمل و حوت طاسہا سہ و نیم ٭ ثور با دلو چار گفت ٭ باز جوزا و جدی پنج بگیر ٭ باقیش شش شمر بنور ضمیر ٭

یعنے حمل اور حوت مین ہر ایک کا ساڑھے تین طاس طالع ہوتا ہے اور ثور اور دلو مین ہر ایک کا چار گھڑی اور جوزا اور جدی مین ہر ایک کا پانچ گھڑی اور باقی چھ برجون مین ہر ایک کا چھ گھڑی طالع ہوتا ہے اور مبتدیونکی دریافت کیلئے ایک مثال بتوضیح تمام لاتا ہون مثلاً چاہتا ہون کہ جسروز کہ آفتاب نے برج سرطان مین تحویل کی وقت دوپہر کے کونسا برج طالع ہوویگا جو تحقیق کیا مین نے تو معلوم ہوا کہ ان دنون مین اول پہر تو گھڑی کا اور دوسرا پہر آٹھ گھڑی کا ہوتا ہے پس وقت دوپہر کا مجموع سترہ گھڑی کا ہوتا ہے انمین سے چھ گھڑی سرطان کو دی مین نے اور چھ گھڑی اسد کو اور چھ گھڑی سنبلہ کو مجموع اٹھارہ گھڑیان ہوئین دوپہر تک سترہ گھڑیان وضع ہوئین باقی ایک گھڑی رہی پس معلوم ہوا کہ طالع وقت برج سنبلہ ہے اور بقدر ایک گھڑی کے باقی ہی ہے اور گھڑیان برجون کی اس نقشہ سے دریافت کرنا چاہیے

حوت	دلو	جدی	قوس	عقرب	میزان
طاس یعنے گھڑی	۴ گھڑیان	۵ گھڑیان	۶ گھڑیان	۶ گھڑیان	۶ گھڑیان
حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ

پس سنبلہ کو طالع وقت لیکر زائچہ کھینچین اور تقویم مین دیکھکر کواکب خمسہ متحیرہ اور راس اور ذنب اور قمر کو ان برجون مین کہ مقرر ہوے ہون زائچہ مین ثبت کرین اور احکام کو اکب اور بروج اور خانہ اور نظرات کو اکب سے باہمدگر مقارنہ اور مقابلہ اور مضایقہ اور تسدیس اور تربیع سے اور اوتاد اور عرفت اور ہبوط اور وبال کو خیر اور شر احوال پر استدلال کرین اور اوتاد جمع ہے وتد کی اور وتد برجون کے طالع کی جو تقاطع کو کہتے ہین جیسے کہ سنبلہ سے کہ طالع وقت ہے قوس کہ برج چہارم وتد ہووے اور قوس سے برج حوت وتد ہووے اور حوت سے جوزا وتد ہووے اور جوزا سے طالع کہ سنبلہ ہے وتد ہووے اور جو کوکب کہ سعد اور نحس خانہ وتد مین ہوتا ہے نہایت پر قوت ہوتا ہی مثال کے واسطے زائچہ کھینچتا ہون اور بطریق فرض کے کواکب کو اسمین ثبت کرتا ہون زائچہ یہ ہے

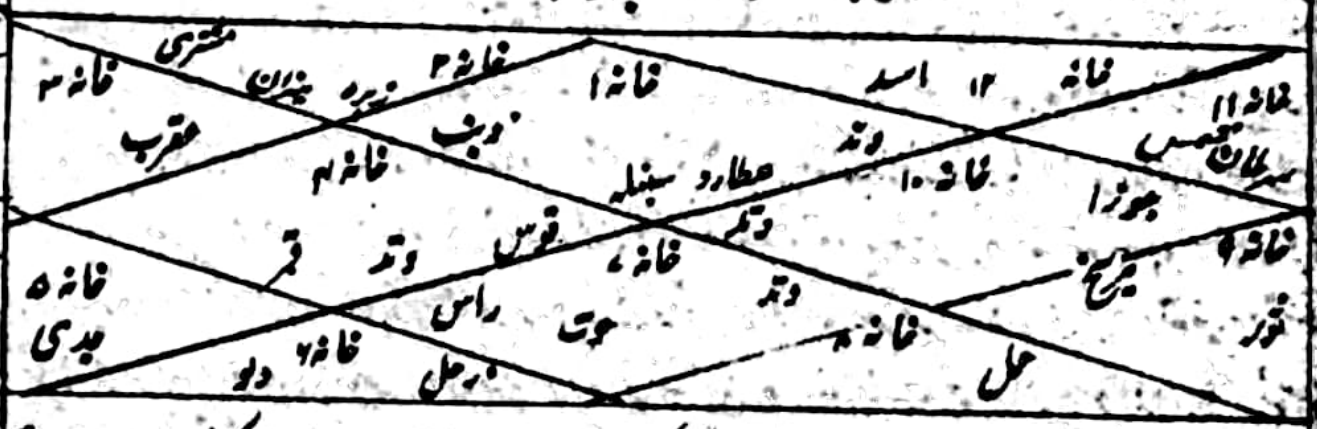

اور بعد دریافت کرنا احکام زائچہ کا خیر و شر سے احکام کو اکب اور بروج اور ثبت دوازدہ خانہ کی دریافت پر موقوف ہے اسواسطے ہر ایک کو اسطرح پر کہ مبتدیون کو مفید ان مین سے بطریق ایجاز کے یعنے کوتاہی کی اور اختصار کے بیان کرتا ہون فصل پانچوین منسوبات دوازدہ خانہ کے بیان مین خانہ اول منسوب ہے ساتھ صحت علوی کے ابتداے کامون مین اور صحت اور سلامتی اور فکر اور خیال اور نطق اور کلام اور سکوت اور خاموشی مین اور اعضاے سر پر اور دیدہ اور ناک اور کان پر خانہ دوسرا منسوب ہے ساتھ معاش کے اور رزق اور مال و منال اور آنے غائب کے اور معاملہ و ادا و رستد کے اور امانت اور گواہ اور مال آیندہ کے اور اعضاے گردن پر تیسرا خانہ منسوب ہو ساتھ نقل اور حرکت کے قریب اور خویش اور عزیز اور اقربا اور برادر اور بہنین اور علم اور خواب اور ہمنشین اور جدائی کے اور پانا کسی شے کا کہ ہاتھ سے گئی ہوا اور اعضاے شانہ اور بازو پر چوتھا خانہ منسوب ہے ساتھ ملک اور زمین اور زراعت اور قلعہ اور مکان اور

دفینہ کے اور عمر صاحب طالع اور احوال پدر اور احوال عاقبت اور اقامت کے اور ثبات کسی چیز کی اور پائداری
ہر ایک چیز کی ہر جنس سے اور اعضا سے سینہ اور پشت پر پانچوان خانہ منسوب ہے ساتھ فرزند اور معشوق
اور رسول اور خاصہ کے اور عیش و عشرت اور شراب پینے کے اور بازی اور ہنسی اور نمازی اور تیراندازی
اور عروسی اور رقص اور سرود و مسکار اور شطرنج کے اور اعضا سے پہلو پر چھٹا خانہ منسوب ہے ساتھ مرض اور
زندان اور سحر اور جادو اور کمینگاہ اور ملامت اور غیبت اور بدی کرنے کے اور دشمن و فجور کے اور
غلام اور کنیزک کے اور حیوانات چھوٹے وحوش اور طیور سے اور خدمتگار اور کسب اور کار اور کم ہونی
جنسوں کے اور فراموشی اور بیہوشی اور حاملہ اور دیوانگی اور دہقانیوں کے اور اعضا سے شکم پر اور
ساتوان خانہ منسوب ہے ساتھ فلاح اور حرکت اور تجارت اور ضمانت اور تاوان اور معاملہ اور
مقدمہ اور مقصد اور جنگ اور خصومت اور دعوی اور سائلوں اور غائبوں کے اور اعضا سے اعضائے
تناسل پر آٹھوان خانہ منسوب ہے ساتھ مال غائب کے اور میراث اور موت اور خوف اور قتل اور
نکبت یعنی خواری اور رنج کے اور ذلت اور قرض اور غرق ہونے کے اور گورستان اور حمام اور کاروان
سرائے اور مباشرت اور بول اور غائط کے اور اعضا سے مقعد پر نواں خانہ منسوب ہے سفر اور علم
اور تدبیر اور اعتقاد اور احوال آخرت پر اور دیکھنے خواب اور اسکی تعبیر پر اور احوال مسافر تیز اور سفر سے
پھرنے پر اور سالوں اور سالیوں پر اور پوتوں اور نواسوں پر اور اعضا سے ران پر دسوان خانہ منسوب
ہے ساتھ بادشاہ کے اور استاد اور امیروں کے اور بزرگوں کے اور مادر کے اور شغل اور عمل اور خدمت
اور منصب کے اور پہونچنے درجات عالیات کے اور منازل مکان اور محلونسے اور اعضا سے زانوں پر
گیارھوان خانہ منسوب ہے ساتھ امید اور توقع کے اور دوستوں اور سعادت اور شقاوت
اور ایمنی اور نا ایمنی اور داماد عروس کے اور زمانہ بادشاہ اور امرا کے اور اعضا سے ساقوں پر
بارھوان خانہ منسوب ہے ساتھ دشمنوں اور چاپاؤں بزرگ کے مثل اسپ اور ہاتھی اور شتر کے
کے اور کہنہ مرضوں اور قید اور زندان اور فلاکت زدگی اور افلاس کے اور منزل گاہ مسافروں کے اور
بد کہنے اور بد سننے اور قیمت غلام اور لونڈی اور اعضا کے قدموں پر فضل جھپی منسوبات کو اکیس
کے بیان میں مرحل دلیل ہے گھروں اور مقاموں نے خزانوں پر اور کنوؤں عمیق اور شورستان اور
مزابل یعنے جائے نجاست پر اور ولایتوں نے مملکت ہند اور سند اور زنگبار اور حبش اور یمن

یمن اور عرب پر معدنیات سے سرب اور خبث الحدید یعنی ریم آہن پر اور سنگہاے سیاہ اور سخت پر اور حبوب سے
یعنے دانون سے لونگ اور سیاہ مرچ اور زیتون اور کھٹا انار یعنی دارمی اور مسور اور السی پر اور درختون سے درخت
مازو پر اور ہڑ اور جوز اور زیتون اور بادام اور جس درخت کے پھل کا پوست سخت اور درشت ہوتا ہی اسپر اور طعوم
سے یعنے غذاؤن سے عفوصت پر یعنی تندی مزہ پر اور حموضت پر یعنی ترشی مزہ پر اور اشیاے کریہ النتن یعنی بدبو
کی چیزون پر اور غذاؤن اور دواؤن سے جسقدر کہ درجہ چہارم مین بارد اور یابس ہون انپر اور چارپاؤن سے گاے
اور بھیڑ اور شتر اور مرغ اور سنجاب اور سمور اور بنی اور چوہا اور بڑے سیاہ رنگ کے سانپ اور بچھو پر اور طیور سے
مرغابی پر اور غراب پر یعنی کوا پر اور جو مرغ کہ رات مین دانہ چنے اور اعضا سے بالون پر جلد اور ناخن اور عظم پر یعنے
ہڈیون پر اور سنین یعنی عمر سے شیخوخیت یعنے بڑھاپے پر اور دینون مین سے دین یہود پر اور ملبوسات سے مثل
کمل اور باتات سیاہ اور جو کپڑا کہ سیاہ رنگ ہو اور خویشون مین سے آبا اور اجداد اور بڑے بھائی سے اور آدمیون سے
ارباب صنائع شیشہ اور کمینہ پر مثل کھیتی والون اور گھاس والون کے اور طبائع اور احوال اور افعال سے بہت فکر
اور وہم پر اور حیرت اور عزلت یعنی گوشہ نشینی اور فسق اور حیلت اور غربت طویل یعنی مسافرت طویل اور فقر شدید اور
ثروت کساتھ بخل کے یعنی کنجوسی اور دغا بازی اور بدذاتی اور بدخواہی خلق پر اور صورت شکلون سے شکل بد اور نامطبوع
اور کریہ پر اور سیاہی رنگ اور بڑے اور موٹے پانون اور چھوٹی آنکھین اور انگلیان اور چوڑا دہانہ اور موٹے ہونٹون
اور شانون پر مشتری دلیل ہے یعنے سبب ہے مقام اور منازل سے عبادت خانہ پر اور بزرگون اور اشرافون کے
گھرون پر اور معلمون کے گھرون پر اور شہرون سے زمین بابل اور خراسان اور ترکستان پر اور معدنیات سے رصاص
سفید پر یعنے رانگ پر اور شبہ یعنی جسد اور الماس اور مرقشیشا اور توتیا اور گندھک اور ہرتال سرخ اور جو پتھر
کہ سفید اور زرد ہو اسپر اور حبوب سے گندم پر اور جو اور چاول پر اور چنا اور تل پر اور میوہ سے سیب اور انار پر اور
درختون سے درخت انجیر پر اور شفتالو اور زرد آلو اور جو درخت کہ پھل اسکا شیرین ہو اور پھولون سے گل پر اور طعوم سے
شیرینی اور تلخی پر اور خوشبو سے اور غذاؤن سے اور دواؤن سے جو کوئی کہ معتدل ہو حرارت اور رطوبت مین
اور نافع ہون اور پسند خاطر ہون اور جانورون سے انسان پر اور بہائم اہلی پر اور ہر دابہ کہ رنگ اسکا خوب اور
گوشت اسکا لذیذ ہو وے اور عزیزون سے فرزندون پر اور مرغون سے کبوتر اور تیتر اور طاؤس اور خروس پر اور جو
مرغ کہ منقار اسکی برابر اور ہموار ہو اور اعضا سے رگ جان پر اور نطفہ مغرورون پر اور آنتون پر اور حلق پر اور رحم
پر اور سنین سے سن کہولت پر اور دینون سے دین نصاری پر اور لباس سے سفید رنگ مائل بزردی پر اور آدمیون

بادشاہون اور وزیرون اور قاضیون اور عابدون اور عالمون اور تجارون اور تونگرون اور اشرافون پر اور
طبائع یعنی سرشت اور افعال اور احوال اور سے صدق فہم پر اور دوستی اور حسن خلق اور سخاوت اور علو ہمت
اور صلح مابین مردم اور شغل مشہور کام مین اور پرہیز نہی منکر سے اور اظہار حق پر اور راستی خوابون پر اور بہت ہنسنا
اور رغبت نکاح مین اور مزاح مین اور شدت رغبت کی حصول مال مین اور عزیز رکھنا نفس کا اور شکلون سے
حسن صورت پر اور بزرگی چشم اور کمی اور نرمی گوشت پر اور اعتدال جسم پر مریخ دلیل ہے یعنی سبب ہے جائے قیام
اہل فسق و فجور پر اور ان مقامون پر کہ جہان گائین رہتی ہین اور معدنیات سے لوہے اور تانبے پر اور مقناطیس
یعنے چمک پتھر اور زنجفر پر اور حبوبات سے بادام تلخ پر اور اشجار سے اس درخت پر کہ تلخ زیادہ ہو اور سپند اور
پیاز اور لہسن اور مولی اور بیگن پر اور اغذیہ اور ادویہ سے جو کہ سمیت رکھتی ہون اور درجہ چہارم مین گرم ہون
ابتر اور طعوم سے تلخی پر اور رنگ سے سرخ پر کہ سیاہی آمیز ہو اور چوپاؤن سے شیر پر اور سپیتہ اور سور اور کتا اور
ہر درندہ کہ خبیث ہووے اور افعی سانپ پر اور مرغون سے جو مرغ پر کہ سرخ رنگ ہو اور زنبور پر اور اعضا سے
اوردہ پر اور دونون ساقون پر اور کلیتین اور مرارہ یعنے پتے پر اور سنین سے سن شباب پر اقربا سے بھائیون اور
نواسون پر اور گروہ مردم سے لشکریون پر اور لڑنے والون پر اور بت پرستون اور شراب خوارون پر اور ملبوسات
سے لباس سرخ پر اور طبائع سے اور احوال اور افعال سے کذب اور چغلخوری پر اور کثرت شہوت پر اور حرص
قتل و غضب پر اور بھاگنے اور سوگند کھانے اور دروغ پر اور غربت اور سفر اور خصومت اور شر اور فساد کے
کامون کے اعمال پر اور قلت ثبات پر اور حیا اور افراط جہل اور جفا اور وقاحت یعنی بیحیائی پر اور خسارت اور
لجاجت پر اور سفاہت یعنی نادانی پر اور طیش پر اور خدیعت یعنی مکاری پر اور صورت اور شکل سے دراز قد پر
اور بزرگی سر اور کوتاہی چشم اور گوش اور پیشانی پر اور سرخی مو پر آفتاب دلیل ہے مقام سے حجاز اور بیت
المقدس اور لبنان پہاڑ اور دیلم اور خراسان اور چین پر اور ملوک اور سلاطین کے گھرون پر اور معدنیات سے
یاقوت پر اور قسم کے جواہرات گران بہا اور سونا اور لاجورد اور خام اور آبگینہ اور سندروس اور کبریت اور زفت
اور میوون سے اور حبوب اور ترنج اور برنج سے اور درختون سے درخت خرما اور انگور پر اور جو درخت بلند
کہ میوہ مین اسکی چکنائی قوی ہو اور نیشکر پر اور غذاؤن سے اور دواؤن سے اور جو چیز کہ حرارت اسکی چوتھی
درجہ مین ہو اور رنگ سے شقرت اور صفرت یعنی سیاہ پر اور روشن چیزون پر اور چارپایون سے گھوڑے
پر اور بکری پر اور مرغون سے عقاب اور باز اور مرغ اور قمری پر اور اعضا سے سر اور سینہ اور دماغ

اور پیٹھے پر اور سنین سے نصف عمر اور اقارب سے باپ اور بھائیون پر اور گروہ مردم پر سے بادشاہون
اور وزیرون اور امیرون اور اصحاب تدبیر پر اور طبائع اور احوال افعال سے ریاست اور رغبت پر جمع کرنے
مال مین اور قہرا گنہگارون پر اور عقل اور معرفت اور فہم اور فراست اور محبت اور شہرت اور قوت اور غلبہ
سے اور صورت اور شکل سے بزرگی اور سر اور قوت بدن پر زہرہ دلیل ہے شہرون سے زمین بابل اور عرب
پر اور جو شہر کہ جنگلون اور جزیرون مین ہون اور ایسی راہ کہ جسمین پانی بہت ہو اور خوب آراستہ گھرون پر اور
جواہر سے موتی اور زبرجد اور سونا اور چاندی اور سرمہ اور میوون پر اور دانہ ہاے انجیر اور انگور پر اور خرما
اور جو اور حلبہ پر اور درختون سے سرو پر اور درخت سیب اور بہی پر اور اغذیہ سے جو کوئی کہ معتدل ہو برودت
اور رطوبت مین اور لذیذ ہووے اور طعوم سے چکنائی پر اور رنگون سے بیاض خالص پر یعنی پر اور
بعضون نے کہا ہے کہ رنگ خضرت پر یعنے سبز پر اور حیوانات یزدی سے سم پر اور مچھلی پر اور طیور سے
فاختہ اور بلبل پر اور اعضا سے لحیم اور شحیم یعنے شہابت فربہ پر اور منی اور رحم پر اور سنین سے حد بلوغ
پر اور انساب سے یعنے منسب اور نژاد سے زن اور مادر پر سے اور دینون سے اسلام پر اور طبائع اور
احوال اور افعال سے سن خلق پر اور خوشی اور شہوت اور محبت اور راگ اور لہو و لعب اور مزاح اور
تحمل اور عدل اور قوت بدن اور محبت فرزند پر اور سب مردم کی اور صورت سے صباحت وجہ پر یعنے سرخ
سفید رنگ منھ پر اور جسم پر اور خوبی چشم پر و گردن پر اور کوتاہ ہونے انگلیون پر اور سطبری ساق پر یعنی گندہ
ہونے ساق پر عطارد منازل یعنی جاے قیام سے مکہ اور مدینہ پر اور زمین عراق پر اور خراسان اور دیلم پر اور
ان گھرون پر اور بازارون پر کہ جنمین نقش و نگار بیشتر ہون اور باغ و بوستان پر اور معدنیات سے پارہ اور ہرتال اور
کہربا اور فیروزہ اور روئی اور شورہ اور چونا اور دانون اور میوون سے باقلہ پر اور ماش اور انار شیرین اور
انگور اور درختون سے اسد رخت پر کہ جسکی ساق یعنے تنہ چھوٹا اور اغذیہ یعنی غذاؤن سے ہو اور اشربہ یعنی اشیاء
نوشیدنی مثل شیر اور شراب اور شہد پر جسمین کہ یبوست اور برودت غالب ہووے اور طعوم سے جسمین دو ذائقہ
ہون اور رنگون سے کہ جسمین دو رنگ مرکب ہون اور حیوانون سے کتون پر اور خرگوش پر اور حیوان جو
کہ چھوٹا ہووے بری یا بحری انپر اور مرغون سے کبوتر اور باز اور مرغابی پر اور اعضا سے نبض کے رگ پر اور زبان
پر اور عمر سے سن صبی پر یعنی کودک پر کہ جسنے دودھ چھوڑا ہو اور انساب سے چھوٹے بھائیون پر اور گروہ مردم سے
تجار کتاب پر اور صاحب دیوان پر اور طبائع یعنی سرشت اور احوال اور افعال سے ذکاوت اور فطنت

یعنے دانائی اور حلم اور وقار اور لطف اور رافت یعنی مہربانی اور حفظ اور حرص لذت پر اور چھپانا بھید کا اور رعایت کرنا
حقوق پر اور ترک بدی پر اور صورت سے حسن قامت پر اور حسن ابروون پر اور فراخی دہن پر اور چھوٹی داڑھی پر اور چھوٹی
انگلیون پر ماہ دلیل ہے مقامونسے آذربائجان اور موصل پر اور جو مقام کہ نمناک ہووے اور درخت وہان بہت جمین
وہان پر اور مروارید اور بلور اور نقرہ پر اور زجاج پر اور جو پتھر کہ سفید اور شفاف ہووے اسپر اور حبوب سے
جو اور گندم پر اور ککڑی اور خربوزہ پر اور اغذیہ سے اور اشربہ سے جس چیز پر برودت اسکی رطوبت پر اسکے
برابر ہووے اور کبھی وہ نفع کرے اور کبھی مضر ہو اور طعوم سے نمکینی اور ترشی اندک پر اور رنگ سے سفید رنگ
پر اور حیوانات سے شتر پر اور گاے اور بکری پر اور جو حیوان کہ آدمیونسے مانوس ہو اسپر اور طیور سے تیتر پر اور
چڑیون پر اور بط پر اور ہر مرغ کلان پر اور اعضا پر جانب یسر یعنی جانب چپ بدن سے اور گردن پر اور دونون ہاتھون پر
اور سنین سے سن طفولیت پر اور انساب سے مان اور خالہ اور بہن پر اور طبقات مردم سے اشراف پر اور طبایع افعال
اور احوال سے کذب پر اور چغلخوری پر اور اعتبار جسمونکی اصلاح پر اور سعادت معاش پر فصل ساتوین
متعلقات اور منسوبات بروج مین ظاہر ہو کہ ان بارہ برجون مین سے بعضے آتشی ہین اور
بعضے بادی ہین اور بعضے آبی اور بعضے خاکی ہین اور بعضے منسوب نر کیساتھ ہین اور بعضے مادہ کیساتھ منسوب
ہین اور اٹھائیسون حرف بھی بارہ برجونسے منسوب ہین چنانچہ تفصیل انکی نقشہ سے کہ ذیل مین لکھا جاتا ہے ظاہر ہے

حمل آتشی خانہ مریخ ہندی میگھ راس منسوب بروز سہ شنبہ نر حروف ا ل ع	ثور خاکی ہندی برکھ راس منسوب بروز جمعہ ستارہ زہرہ مادہ حروف و ب	جوزا بادی ہندی متھن راس منسوب بروز چہارشنبہ ستارہ عطارد مونث حروف ک ق	سرطان آبی ہندی کرک راس منسوب بروز دوشنبہ ستارہ قمر مادہ حروف ج ص
اسد آتشی ہندی سنگھ راس ستارہ شمس منسوب بروز یکشنبہ نر حرف م	سنبلہ خاکی ہندی کنیا راس ستارہ عطارد منسوب بروز چہارشنبہ مادہ حرف پ	میزان بادی ہندی تلا راس ستارہ زہرہ منسوب بروز جمعہ نر حروف ر ط ف	عقرب آبی ہندی برچھیک راس ستارہ مریخ منسوب بروز سہ شنبہ مادہ حروف ز ج ذ ض ظ
قوس آتشی ہندی دھن راس ستارہ مشتری منسوب بروز پنجشنبہ نر حروف ف	جدی خاکی ہندی مکر راس ستارہ زحل منسوب بروز شنبہ مادہ حروف خ ک	دلو بادی ہندی کنبھ راس ستارہ زحل منسوب بروز شنبہ نر حروف س ش ص ث	حوت آبی ہندی مین راس ستارہ مشتری مادہ منسوب بروز پنجشنبہ حروف و چ

اور باقی احکام بارہ برجونکے یہ تفصیل تمام لکھے جاتے ہین حمل خانہ مریخ ہے اور خانہ وبال مین زہرہ ہے اور خانہ شرف مین آفتاب ہے

ات انیس درجہ محل کے اور خانہ ہبوط کا زحل ہے اور مذکر ہے اور نہاری اور حار یابس اور صفراوی اور مغلب اور
ربی اور شمالی اور جو کوئی طالع حمل مین جنے ہریچ قامت ہو اوپر مو ہو یعنے اوسکے بدن پر بال بہت ہون اور
ال اس لڑکے کے گھونگھر والے ہون اور ارزق چشم یعنی نیلی آنکھ اور سفید رنگ مائل بسرخی اور بلند پیشانی اور گول چہرہ
ور لمبی گردن اور چھوٹے کان اور چوڑا دہان اور خوبصورت اور نیچے کا ہونٹھ باریک ہووے اور اشعار سے ذوق رکھے
ور ولادر اور کشادہ رو اور ہنس مکھ اور خود بین ہووے تو زہرہ کا خانہ ہے اور فرح اوسکی اور دبال مریخ اور شرف
شمر کا اسکے تیسرے درجہ مین اور مونث دلیلی اور خاکی اور سرد اور خشک اور سوداوی اور ثابت اور جو کوئی عورت
سکے طالع مین جنے لڑکا لمبا قد ہو اور بیوقوف اور شریر نفس اور مکار اور چھوٹا اور تلون مزاج ہو اور منہ اور پیشانی فراخ
ہو اور ناک لمبی اور بھوین کوتاہ اور آنکھین بڑی اور سیاہ ہون اور شترلب ہو اور سیاہ بال ہون اور اسمر رنگ یعنی گندم
ہو اور عورتون کی صحبت کا نہایت راغب ہو تو زراعطارد کا خانہ ہے و بال مشتری اور شرف راس اور ہبوط ذنب مذکر اور نہاری
ور گرم تر اور تر دہوی اور ذو جسدین ہے اور جو لڑکا طالع جوزا مین پیدا ہووے خوبصورت اور قد و قامت معتدل ہو اور اعضا
اسکے مناسب ہون اور سبک روح اور خوشبو اسکے جسم مین آئے اور خلیق ہو اور صاحب کتاب ہو اور حساب فلسفہ سے
ماہر ہو اور ادیب ہو اور راین ہو اور خوبصورت آنکھین اور چھپٹی اور باریک گردن ہووے سرطان
خانہ قمر ہے اور فرح اسکی اور دبال زحل اور شرف مشتری اور ہبوط مریخ اور مونث دلیلے اور منقلب اور جو عورت
طالع سرطان مین جنے سلیم الاعضا لڑکا ہووے اور غلیظ العظام اور لمبے ہاتھ اور موٹے پاؤن اور پر ہاے بنی آبرے ہووے
دانت ہوا اور سپید ہے اور سیاہ اور آنکھ اور بال اسکے باریک ہون اور کچھ قدرے پیچیدگی بالون مین ہو اور آدھے
جسم مین نیچے کے اعضا موٹے ہون بہ نسبت اوپر کے جسم کے اور رنگ قدرے تیرہ ہووے اور لڑکے اسکے بہت
ہون اور متلون مزاج بہت ہووے اسد شمس کا خانہ ہے اور فرح اسکی اور دبال زحل کا اور اس مین شرف
اور ہبوط کسی کوکب کا نہووے اور مذکر اور نہاری اور حار اور یابس اور صفراوی ہے اور جو لڑکا
طالع اسد مین پیدا ہووے قوی ہیکل اور صاحب دبدبہ اور غضبناک اور متکبر اور سخت دل اور قوی آواز
اور بہادر اور بدشکل اور مکار اور فتہ پی ہووے اور نکاح کرے بہت فرزند تھوڑے ہوون اور سینہ
اوسکا چوڑا اور بازو اور انگلیان موٹی اور پنڈلی موٹی اور سرخ گونہ سفیدی مائل رنگ اور بعضون نے کہا ہے کہ
زردی مائل سبزہ عطارد کا خانہ ہے فرح اور شرف اوسکی اور دبال مشتری کا اور ہبوط زہرہ کا اور ذو جسدین اور مونث
دلیلے اور سرد اور سرد اور خشک اور سوداوی اور جو لڑکا اوسکے طالع مین پیدا ہووے سلیم الاعضا اور قد اور

اور کشادہ روی اور سخی النفس اور خوشبودار ہو اور گندم رنگ ہو اور بعضون کے نزدیک زرد رنگ مائل بہ سفیدی
اور بڑا گویا اور بلیغ بیان ہو اور صدق اور یاد ب اور علم اور حکمت انکا شعار ہو اور صاحب عزت ہو اور بعضون نے
کہا ہے کہ عاجز اور بے ثبات ہو اور اسکو فکر اور غم بہت ہو اور عیش وطرب کو دوست رکھے اور پارسائی اور عشق مین مشہور
ہو اور نکاح سے رغبت کرے مگر کمتر میزان زہرا کا خانہ ہے اور دبال مریخ کا اور شرف زحل کا اور ہبوط آفتاب کا
اور منقلب اور مذکر نہاری اور گرم تر اور دموی ہے اور جو لڑکا اسکے طالع مین پیدا ہووے صاحب مرتبہ اور ادیب
اور مصاحب ساتھ اہل صنعت کے ہووے اور معتدل القامت ہو اور معتدل المزاج ہو اور بڑے بال اور اونچی خوبصورت
ناک اور سیاہ زردی مائل آنکھین جسکو میش چشم اور اشہل العین کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اکحل العین
یعنے آنکھون مین جیسے سرمہ دیا ہوا ہو اور روشن منہ اور خوشخو اور صاحب تدبیر اور صاحب عقل وانصاف
اور سفید رنگ اور پرشہوت ہو اور زنا اور لواطت پر حریص ہووے عقرب مریخ کا خانہ ہے اور
فرح اوسکی اور دبال زہرہ کا اور ہبوط قمر کا اور ثابت اور مونث دیہلے اور سرد اور تر اور بلغمی ہے اور جو عورت
اوسکے طالع مین جنے فرزند اوسکا بہت باریک بدن ہو اور سلیم الاعضا اور کثیر الامراض اور چھوٹا چہرہ اور متوسط آنکھین
اور وسیع دہان اور لمبے ہاتھ اور لمبی ساقین اور موٹے پاؤن اور کنجوس اور چغلخور اور شریر اور مائل شق وفجور کی طرف
اور بدخلق اور بہت غمگین رہتا ہے قوس مشتری کا خانہ ہے اور فرح اوسکی ہے اور دبال عطارد کا اور شرف ذنب
اور ہبوط راس کا اور ذوجسدین کا اور مذکور اور نہاری اور گرم وخشک اور صفراوی ہے اور جو عورت طالع قوس
مین جنے تو بچہ خوبصورت اور بلند پیشانی اور باریک بال اور بزرگ شکم اور معتدل بدن اور آواز ہو اور لمبی رانین
اور موئی ساقین اور سفید رنگ اندک سرخی مائل ہو اور بعضے کہتے ہین موٹے بال اور لمبی ڈاڑھی اور لمبا قد
اور تیز رفتار اور بزرگ ذات اور سخی اور خرچ کرنے والا اور بے فکر اور صاحب ادب اور بے مکر اور پاک
لباس اور پارسائی اور شہوت مین متوسط ہوتا ہے جدی زحل کا خانہ ہے اور دبال قمر کا اور شرف مریخ کا
اور ہبوط مشتری کا اور منقلب اور مونث ہے اور جو عورت طالع جدی مین جنے بچہ گندم رنگ اور پتلا بدن اور خشک
اعضا اور بہت بال اور کشیدہ رو اور محاسن اور باریک رانین اور ساقین ہو اور کم چلنے والا اور تیز نظر اور
بادشاہون کی سی طبیعت اور ضعیف آواز اور نہایت تند اور غضبناک اور بہانہ باز اور کھیل کود والا اور بہت
دلگیر اور بہت جلد واژگون ہونے والا ہوتا ہے دلو زحل کا خانہ ہے دبال آفتاب کا اور کسی ستارہ کا اسمین
شرف اور ہبوط نہین ہے اور وہ ثابت ہے اور ہوائی اور گرم تر اور دموی اور مذکور نہاری اور جو عورت

اسکے طالع مین بچہ جنے قدرے کے مائل ہووے اور قد درازی ہووے اور نظر اوسکی بلند ہو اور رنگ صاف ہو اور بعض کہتے ہین کہ رنگ اوسکا زردی آمیز ہووے اور سیاہ چشم اور شرلب ہو اور منہ اور سینہ چوڑا اور ناک موٹی ہو اور نہایت پارسا اور سخی ہو اور زیب و زینت کی اوسکو حرص ہو اور شیرین زبان اور خوش محاورہ ہو اور مال جمع کرنے کا شوق ہو اور سلیم الطبع ہو اور آرام کے وقت تو دلیر ہو اور سختی اور شدت کے وقت بدل ہو جاے حوت مشتری کا خانہ ہے اور وبال عطارد کا اور ہبوط اوسکا اور شرف زہرہ اور مؤنث لیلی اور آبی اور سرد اور تر اور بلغمی اور ذو جسدین ہے اور جو عورت طالع حوت مین بچہ جنے بچہ کا سر بڑا ہو اور بہت بال ہون اور تنگ پیشانی اور فراخ چہرہ ہو اور سفید رنگ مائل بزردی ہووے اور داڑھی خوب ہو اور بدن خوب صورت ہو اور آنکھین گول ہون اور کبھی ایسا ہو کہ اوسکے منہ پر تل ہووے اور رائے اوسکی نیک ہو اور خوش خلق ہو اور لطافت اور زینت کا اوسکو شوق ہووے اور نکاح کی طرف نہایت راغب ہووے اور فرزندون اوسکے بہت ہوون اور صاحب اور حیلہ کا ہووے اور وفاے عہد مین اور نیکوکاری مین متوسط ہووے اور صاحب دیانت اور امانت ہووے **فصل آٹھوین قمر کی منزلون کے بیان مین**

جاننا چاہیے کہ حکیمون نے بارہ برجون کے اٹھائیس حصہ کئے ہین اور ہر حصہ کو منزل قمر کہتے ہین پس ہر برج مین دو منزل اور ایک منزل کی تہائی ہوتی ہے اور قمر تقریباً دو رات دن مین دو منزلین قطع کرتا ہے اور تیسرے دن بقیہ منزل کو طے کرکے دوسرے برج مین جاتا ہے اور اٹھائیون منزلون کے نام اس ترتیب سے ہین شرطین بطین ثریا دبران ہقعہ ہنعہ ذراع نثرہ طرفہ جبہ زبرہ صرفہ عوا سماک عفرز باتا اکلیل قلب شولہ نعایم بلدہ ذابح سعود اخبیہ مقدم موخر رشا **باب اکتیسوان علم رمل کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ یہ علم رمل بھی علم نجوم کی طرح منسوب ہو گیا ہے اسواسطے اہل اسلام کو اوسپر اعتقاد اور التفات نکرنا چاہیے مگر اکثر قومین سواے اسلام کے اوس علم کی معتقد ہین اسلیے اس علم کی حقیقت مین سے بھی ایک شمہ بیان کیا جاتا ہے اسواسطے کہ ثانیتین اس علم کے بھی بیبہرہ نرہین اسوجہ سے کہ علم شے دیگر ہے اور اعتقاد شے دیگر اگر اہل اسلام مین سے بھی کوئی اس علم کی حقیقت کے دریافت کرنے مین توجہ فرماوے تو کچھ مضائقہ نہین ہے بقول حکما علم بہتر ہے جہل شے سے اور ان حرفون کے راقم نے اس علم کی تحصیل مین سعی کی ہے سبب اسکا یہ ہے ایام سیاحی مین اہل پنجاب مین سے ایک شخص کہ مرد مسلمان تھا مجھکو اتفاق رفاقت کا پڑا اس فن مین وہ شخص بہت دستگاہ اور نہایت ربط رکھتا تھا اکثر اوقات رمل کے مشکلون سے دلون کا حال اور پوشیدہ حال بیان کرتا تھا اور اہل مجلس کو گرداب تعجب مین ڈالتا تھا اور اوسکے اور غرض اور مقصد کے حصول ہونے اور نہونے سے لوگون کو آگاہ کرتا تھا اور اکثر اسکے بیان کے مطابق صحیح

اور درست ہوتا تھا اور اس ہیچمدان کو جو ابتداے ایام بلوغ سے ہر قسم کی نامعلوم چیزون کے سیکھنے کا شوق و ذوق گوشہ گیر خاطر تھا لہذا اس رفیق وفادار کے دامن مین ہاتھ طلب کا مارا مین نے اور اسکی توجہ سے اس علم کے چند نکتون اور معنون سے مطلع ہوا مین اور اسی طرح وقت قیام خطہ لکھنؤ مین جناب منجم الملک رضی الدین خان بہادر کی فیضا صحبت سے بعض قواعد علم نجوم پر دریافت اور آگاہی حاصل کی مین نے اور بعد اسکے ایام قیام فراخ آباد مین جناب غفران مآب مولوی محمد احسن صاحب کی صحبت کی برکت سے کہ ماضی اور مستقبل کے احوال کے بیان مین کارنامہ اون کا حیرت افزاے اولے الابصار ہے اور اس عہد کے منجم عقیدہ اور ارادت سے اُنکے امتناء پر پیشانی گھستے ہین اور اون کی شاگردی کو فخر اور شرف کا سبب جانتے ہین اس علم کے بہت نکتون سے بہرہ اندوز ہوا مین مگر شکر اور احسان ہے ایسد تعالے کا کہ باوجود شوق اور بہت دوڑ دھوپ کی مزاولت کے ایسا اعتقاد کہ معتقدین کو چاہیے اس علم مین اب تک مجکو نہین ہوا اور اس علم سے جو کچھ بندون کو مفید ہوے ایک مقدمہ مین اور چند فصلون مین بیان کرتا ہون انشاء اللہ تعالے مقدمہ اس علم کی کیفیت وضع کے بیان مین جاننا چاہیے کہ وقایع خیر و شر کو سوالشکلون کے ذریعہ سے بدلائل شناخت کرنا اور احکام کے استخراج کی کیفیت بدلائل لکھنے کو علم رمل کہتے ہین اور حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام سے یہ علم منسوب ہے کہ انکے معجزہ مین محسوب ہوا ہے کہتے ہین کہ انھون نے ایک مدت تک خلق کو حق کی طرف دعوت کی مگر کسی نے اونکے کلام پر التفات نکیا اور اونکی طرف رغبت بھی نہ کی آخر الامر اُس شہر سے دوسرے شہر مین وہ جا رہے کہ وہان اُنسے کوئی واقف نتھا وہان ایک تختہ پر ریگ انھون نے ڈال کر چند خط اوس ریگ پر کھینچے اور لوگون کی باتون سے جو پوشیدہ تھین مخلوق کو منجی آگاہ کرتے تھے اور رمل کے نام کی یہی وجہ ہے کہ زبان عرب مین ریگ کو رمل کہتے ہین اس طریق پر جو ایک مدت گذری تو اونکا شہرہ اُس شہر کے ہر ایک خاص و عام کے گوش زد ہوا وہان کے بادشاہ کو بھی اس حال کی اطلاع ہوئی بہت اعزاز و اکرام سے انکو اپنے پاس اوسنے بلایا اور چند چیزین امتحاناً اونسے دریافت کین حضرت دانیال نے صحیح اور درست حقیقت حال سے بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نہایت رضامند ہوا اور چاہا کہ اس علم کے سیکھنے کے واسطے انکو نوکر رکھے حضرت دانیال نے بادشاہ کا کہنا قبول فرمایا اور مع چارون وزیرون کے بادشاہ کو یہ علم رمل سکھایا دیا یہانتک کہ وہ ماہر ہوئے اور کمال کو پہونچے ایک روز حضرت دانیال سے انھنے کہا کہ رمل کی رو سے کہنا چاہیے کہ آیا اس شہر مین کوئی شخص پیغمبری کے لایق ہے اونھون نے زائچہ رمل کا کھینچکر غور و دریافت کیا اور کہا اس شہر مین ایک شخص پیغمبر ہے حضرت دانیال نے کہا دیکھو کس محل مین ہے انھون نے کہا

کہا کہ اسی محلہ مین ہی پھر اُنھون نے کہا کہ دیکھو کس گھر مین ہی بادشاہ اور وزرا نے کہا کہ اسی گھر مین ہی پھر حضرت دانیال نے اُنسے کہا کہ اُس شخص کا حیلہ لکھنا چاہیے اُنھون نے جو حلیہ لکھا تو سب علامات اور آثار حضرت دانیال علیہ السلام مین مطابق زائچہ کے پائے اور کہا کہ آپ ہی ہین پیغمبر یہ کہکر فوراً اُنکے مطیع ہو گئے اور بادشاہ اور وزرا نے مخلوق کو اُنکی اطاعت کے واسطے تاکید بلیغ فرمائی اُس زمانہ مین خیر اور شر کا کل حال اس علم سے دریافت کر لیتے تھے اور اس علم کی وضع یعنے ترتیب چار نقطون پر ہی جسطرح عالم دنیا کی ترتیب چار عنصر پر ہی اور اُن چارون نقطون کی صورت اسوجہ پر ہی نقطہ اول کو ناری کہتے ہین نقطہ دوم کو ہوائی کہتے ہین نقطہ سوم کو مائی یعنے آبی کہتے ہین نقطہ چہارم کو خاکی کہتے ہین کرہ ہاے عناصر کی ترکیب موافق اور نام اس شکل کا طریق ہی: ان چار نقطون کو جو باہم ضرب دے تو چہار در چہار کی ضرب مین سولہ شکلین حاصل ہوئین نام اور شکل اُن شکلون کی موقع پر بیان کیجاوے گی **فصل پہلی رمل کے زائچہ کے بیان مین** اگر چاہین کہ رمل کا زائچہ کھینچین تو باوضو ہو کر جناب باری تعالی کی طرف رجوع کر کے مقصد اور مطلب اپنا زہ تشئین خاطر کرین اور خداوند تعالے سے درخواست کرین یا الٰہی فلان امر جو مجکو منظور خاطر ہی اُسکے خیر و شر پر ان شکلون کے ذریعہ سے مجھے مطلع اور آگاہ کر پس نیت کر کے نقطون کے چار خانہ کھینچین اور ہر خانہ مین چار سطرین نقطون کی ہووین اور ہر سطر سولہ نقطون سے کمتر نہووے مگر نقطہ شمار کر کے نہ لگائین بیحساب لگائین جب چارون خانہ پر ہو جاوین تو ہر سطر مین دو دو نقطہ طرح دین یعنے دور کرین اور آخر سطر مین اگر دو نقطہ باقی رہین تو زوج ہی اور جو ایک نقطہ رہجائے تو فرد ہی ترتیب وار اول اور آخر تک لکھین تو چارون خانہ سے ایک ایک شکل علیحدہ کہ ہمگی چار ہوتی ہین پیدا ہو جائینگی اور ان چارون شکلون کو امہات کہتے ہین اور ایک خط کھینچکر ان چارون شکلونکو یعنے امہات کو ہر خط مذکور کے بائین طرف کو ترتیب وار اول اور آخر لکھدین ایسا نہو کہ ترتیب مین خلل واقع ہو یعنے شکلون مین پس و پیش نہو جائے بلکہ اُن چارون شکلون مین جو کوئی اول ہووے وہ اول رہے اور جو دوم ہو وہ دوم رہے اور جو سوم ہو وہ سوم رہے اور جو چہارم ہی وہ چہارم رہے اور ان چارون شکلون سے اُس خط مذکور کے داہنی طرف چار شکلین اور حاصل کرین یعنے اشکال امہات سے اول فرزند و زوج اُنتی چارون شکلون کی لیوین کہ وہی شکل پانچوین ہی بعد اُسکے فرزند زوج ہوائی لیوین کہ وہ شکل چھٹی ہی بعد اُسکے فرزند زوج آبی لیوین کہ وہ شکل ساتوین ہی بعد اُسکے افراد یا زواج خاکی لیوین کہ وہ شکل آٹھوین ہی اور ان چارون شکلون کو بنایت کہتے ہین بعد اُسکے شکل اول ہی اور شکل دوم سے انھین دلالت

شکلون کے نیچے شکل نہم لکھین اور اشکال سوم اور چہارم سے دونون شکلون کے نیچے دسوین شکل اور پنجم اور ششم سے
دونون کے نیچے گیارھوین شکل لکھدین اور ہفتم اور ہشتم سے دونون کے نیچے بارھوین شکل کھینچین اور ان چارون شکلون کو
متولدات کہتے ہین اور بعد انکے اشکال نہم اور دہم سے دونون کے نیچے تیرھوین شکل اور گیارھوین اور بارھوین سے
دونون کے نیچے چودھوین شکل کھینچین تیرھوین شکل کو سہم السعادت کہتے ہین اور چودھوین شکل کا نام سہم الغیب ہی اور اشکال
تیرھوین اور چودھوین سے پندرھوین شکل حاصل کرین اور پندرھوین شکل کو تیرھوین اور چودھوین کے درمیان لکھین اور بعد
اُسکے پندرھوین شکل سے اور شکل طالع سے یعنے شکل اول سے ضرب دیکر سولھوین شکل پیدا کرین اور پندرھوین شکل کے
بہاو مین بائین جانب کو لکھدین اور یہ شکل سولھوین تمام زائچہ کا لب لباب ہی اور اُس شکل کو عاقبت العافیت کہتے ہین اور
چارون اشکال کو زوائد کہتے ہین اور پندرھوین شکل کو میزان الرمل اور قاضی الرمل کہتے ہین اور اس خانہ مین
شکل طاق نہین آتی ہی ہمیشہ اسطرح کی شکل آتی ہی کہ دو فرد اور دو زوج رکھتی ہی اور جو کبھی شکل طاق کی آوے تو جاننا چاہیے
کہ زائچہ مین غلطی واقع ہوئی اور اسیواسطے اس خانہ کو میزان الرمل کہتے ہین اور سولہ شکلون مین سے جس شکل کے نول
مین فرد ہووے اور اُسکے آخر مین زوج ہو تو اُس شکل کو خارج کہتے ہین اور جس شکل کے اول مین زوج ہو اور اُسکے آخر
مین فرد تو اُسکو داخل کہتے ہین اور جن اشکال مین اول مین بھی فرد ہو اور آخر مین بھی فرد ہو اور بیچ مین زوج ہون تو ایسی
اشکال کو مقلب کہتے ہین اور مبتدیون کے آسانی سمجھنے کے واسطے یہان ایک مثال لاتا ہون کہ فہم کے قریب ہووے
اول چند خانون مین سولہ سطرون کے نقطہ کھینچتا ہون کہ ہر خانہ سے ایک شکل اور چارون خانون سے چار شکلین نکلین
اور ان چارون شکلون مین کاملات ہین بارہ شکلین اور پیدا ہوتی ہین

زائچہ رمل

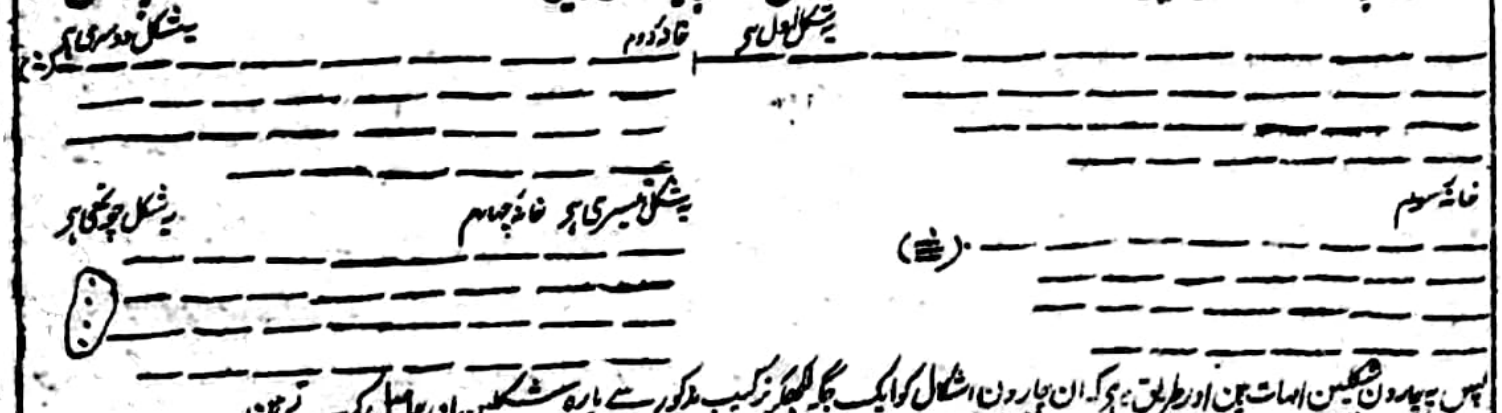

پس یہ چارون شکلین امہات ہین اور طریق یہ ہی کہ ان چارون اشکال کو ایک جگہ لکھکر ترکیب مذکور سے بارہ شکلین اور حاصل کرتے ہین

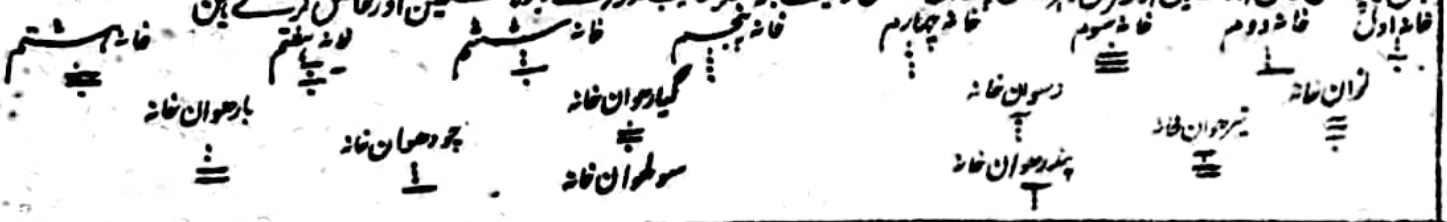

ان سولہ شکلون کو جس ترتیب سے لکھا ہی ہیئت مجوّی کو اس علم رمل کی اصطلاح مین زائچہ کہتے ہین اور رمل کے زائچہ کے احکام نجوم کے زائچون کے احکام کی مثل ہین یعنے خانون کی اور اشکال اور قوت اور ضعف ہر شکل کا سولہ خانون مین اور نقطات اشکال کے طالع اور خانہ مقصود سے خیر و شر احوال پر استدلال کرتے ہین اور جاننا چاہیے کہ زائچہ کا اول خانہ آگ کا خانہ ہی اور اسکو خانہ طالع کہتے ہین اور دوسرا خانہ ہوا کا خانہ ہی اور تیسرا خانہ پانی کا خانہ ہی اور چوتھا خانہ خاک کا خانہ ہی اور اسیطرح پانچوان چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بھی آگ اور ہوا اور پانی اور خاک کے خانہ ہین اور ایسے ہی نوان اور دسوان اور گیارھوان اور بارھوان بھی آگ اور ہوا اور پانی اور خاک کے خانہ ہین اور اسطرح تیرھوان اور چودھوان اور پندرھوان اور سولھوان بھی آگ اور ہوا اور خاک کے خانہ ہین **فصل دوسری سولہ شکلون کے نامون اور صورتون کی پہچان مین**۔ لجیان صورت مین اسکی ایک فرد ہی اور تین زوج ہین اس صورت پر ⁘ **قبض الداخل** اول زوج ہی بعد اسکے فرد پھر زوج ہی بعد اسکے فرد پر ⁘ **قبض الخارج** ایک فرد اور ایک زوج ایک فرد اور ایک زوج اسطرح پر ⁘ جماعت مین چار زوج ہین اسطرح جیسے ⁘ فرح اسکو سمح بھی کہتے ہین دو فرد اور ایک زوج اور ایک فرد اس صورت پر ⁘ **عقلہ** ایک فرد اور دو زوج اور ایک فرد اس طور پر ⁘ انکیس مین زوج اور ایک فرد اسطور پر ⁘ **محرہ** ایک زوج اور ایک فرد اور دو زوج اسی طریق پر ⁘ بیاض دو زوج اور ایک فرد اور ایک زوج اس وضع پر ⁘ **نصرۃ الخارج** دو فرد اور دو زوج اس صورت پر ⁘ **نصرۃ الداخل** دو زوج اور دو فرد اس طور پر ⁘ **عقبۃ الخارج** تین فرد اور ایک زوج اس طریق پر ⁘ **نقی** ایک فرد اور ایک زوج اور دو فرد اس صورت پر ⁘ **عقبۃ الداخل** ایک زوج اور تین فرد اس قطع پر ⁘ **اجتماع** ایک زوج اور دو فرد اور ایک زوج اس صورت پر ⁘ **طریق** چار فرد اس صورت پر ⁘

فصل تیسری سولہ شکلون کے منسوبات کے بیان مین لجیان مشتری سے تعلق رکھتی ہی اور برجون مین حوت سے اور سعد اور مذکر ہی اور دلالت کرتی ہی نباتات سے اور رنگون مین رنگ سفید پر کہ زردی یا سرخی مائل ہووے اور بلند پہاڑون اور بلند مکانون اور مستحکم قلعون اور مفتیون اور قاضیون اور اندھون اور عابدون اور اشراقون اور بزرگون پر کہ جنکا قد و بالا دراز ہو اور خوش دیدار اور چوڑا منہ اور گاؤ چشم اور لمبے بال اور خوش خلق ہووین اور معدنیات مین سے رانگ پر اور طعامون مین سے شیرینی پر اور سونگھنے کی چیزون مین سے خوشبوؤن پر ⁘ **قبض الداخل** آفتاب سے منسوب ہی اور برجون مین اسد سے اور مذکر اور سعد ہی اور کانی اشیا پر اور گھاسون پر دلالت کرتی ہی اور رنگ مین سفید پر جو زردی مائل ہو اور کھانون مین شیرین اور ترش چیزون پر اور خوشبوؤن پر اور بازارین صرافون پر اور آدمیون مین سخی لوگون اور طالبان

حق پر اور اوضاع مین مردم دراز قد پر اور بڑی اور بڑا سر اور خوبصورت پر ۔ قبض الخارج راس سے تعلق رکھتی ہی مذکر اور نحس ہی دلالت کرتی ہی کافی اشیا پر اور سرد چیزون پر اور فاسق اور شریر آدمیون پر اور قزاقون اور اہل ظلم اور اہل لشکر پر اور وضعون سے سفید رنگ اور نیلگون آنکھین اور پتلی پنڈلی اور سرخی مائل بال اور پرانے آدمیون پر ۔ جماعت عطارد سے تعلق رکھتی ہی اور مشترج بلغم ملی ہوئی ہی اور دلالت کرتی ہی اشیا کافی پر اور رگھاسون پر بھی اور رنگون مین سرمئی اور سبز پر اور لشکر اور اہل بازار اور اس جماعت پر جو مسجدون مین جمع ہوتی ہین اور موٹے آدمیون پر اور دریاؤن اور نہرون بزرگ پر اور رعد اور برق برج فرح زہرہ سے تعلق رکھتی ہی اور برجون مین میزان سے متعلق ہی اور سعد ہی اور مؤنث ہی اور چیزہاے سرد اور رنگہاے سفید پر دلالت کرتی ہی اور مقامات کریہ پر اور اوضاع سے کم ریش اور سبز رنگ اور خوشخوے اور خوشرو اور مکار اور پر فریب اور سخن چین آدمیون پر ۔ عقد زحل سے تعلق رکھتی ہی اور برجون مین جدی سے اور مذکر اور نحس ہی اور دلالت کرتی ہی سرد اور خشک چیزون پر اور نباتی پر اور ترشیون پر اور سیاہ رنگون پر اور سخت پتھر پر یا سخت زمین پر اور جیلخانون پر اور قلعون پر اور عاجز اور کوتاہ قد اور سیاہ رنگ آدمیون پر اور حاملہ عورتون پر اور دردمندون پر اور سیاہ رنگ لونڈیون پر اور جو لوگ کہ قیدی ہین اُن پر ۔ انکیس زحل سے تعلق رکھتی ہی اور برجون مین دلو سے متعلق ہے نحس ہی اور دلالت کرتی سبز اور خشک چیزون پر اور نباتی پر اور سیاہ رنگون پر اور ترشیون اور بدبوؤن پر اور اندھیرے پر اور سیاہ جاؤن پر اور کنوون پر اور گڑھون پر اور مردمان کمینہ اور بدون پر اور دہقانیون مین کالے اور موٹے ہونٹھ اور بدخوے اور زنگ اور دانت ٹیڑھے اور لمبی گردن والون پر ۔ حمرہ مریخ سے تعلق رکھتی ہی اور برجون مین حمل سے مذکر ہی اور نحس ہی اور دلالت کرتی ہی گرم اور خشک اور معدنی چیزون پر اور جو رنگ کہ مائل بسیاہی ہو اسپر اور مقامون مین قصابون کے اور جراحی کی جگہ اور جاے قتل اور باورچی خانون اور مردمان سرخ رنگ پر اور نیلگون آنکھین اور میانہ قد اور پتلے ہاتھ پاؤن پر اور چوروں اور قزاقون اور فاسقون اور فاجرون پر ۔ بیاض قمر سے متعلق ہی اور برجون مین سرطان سے دلالت کرتی ہی کافی اشیا پر اور سرد اور تر چیزون پر اور رکھانے مین اور رنگون مین سفید پر اور مسجدون پر اور مقامات عبادت پر اور جوانانان خوبصورت پر اور فقیہون اور صالحون پر اور بڑے سر اور چوڑے شانے اور باریک پیشانی اور لمبے قد کے آدمیون پر ۔ نقرۃ الخارج آفتاب سے تعلق رکھتی ہی اور برج اسد سے منسوب ہی اور مذکر ہی اور سعد ہی اور دلالت کرتی ہی گرم اور خشک اور تلخ چیزون پر اور خوشبوؤن پر اور مقامات بلند پر اور بادشاہون اور امیرون اور سردارون بہادر پر اور عقلمند اور خوبرے اور سیاہ آنکھ اور سیاہ بال والون پر ۔

نصرۃ الداخل مشتری سے منسوب ہی اور برج اسکا قوس ہی اور دلالت کرتی ہی کانی اشیا پر اور نباتات پر بھی اور سرد اور تر اور شور مزہ کی چیزون پر اور سفید رنگ پر جو سرخی مائل ہون اور مسجدون پر اور عبادت خانون پر اور جوانان خوبصورت اور فقیہون اور صالحین پر ۔ عتبۃ الخارج جنوب سے تعلق رکھتی ہی مؤنث اور نحس ہی دلالت کرتی ہی معدنیات اور نباتات پر اور زرد رنگ چیزون پر اور مکان دھنوان کھائے ہوئے اور خراب گھرون پر اور شریر اور فاسقون پر اور اونچے قد میانہ ہو اور بھوو نیز بال بہت ہون ۔ نقی مریخ سے تعلق رکھتی ہی اور برجون مین عقرب سے دلالت کرتی ہی نابالغ لڑکون پر اور آبی جانورون پر اور خورش شور اور سرخ رنگون پر اور بڑے شہرون پر اور ان لوگون پر جنکے منھ پر بال نہون ۔ عتبۃ الداخل زہرہ سے تعلق رکھتی ہی سعد ہی اور مؤنث ہی اور دلالت کرتی ہی کانی اشیا پر اور پاکیزہ چیزون پر اور رنگون زرد اور لطیف اور بوٹون پر اور تحفہ باغ اور آب روان پر اور فاضلون اور سعادتمندون پر اور نیک خصلت اور دانا اور عقیل آدمیون پر اور میانہ قد اور چوڑا سینہ اور چھوٹی آنکھین اور چوڑی پیشانی کے لوگون پر ۔ اجتماع عطارد سے تعلق رکھتی ہی اور برج سنبلہ سے ملی ہوئی ہی اور دلالت کرتی ہی ترش چیزون پر اور کئی رنگ باہم ملے ہوون پر اور نقش و نگار مقامات پر اور مردم صاحب ادب اور لحاظ پر اور طبیبون پر اور خوشخوے اور لسان آدمیون پر مگر منافق اور شریر ہوون اور دربانون اور مسخرون اور مکارون پر ۔ طریق قمر سے تعلق رکھتی ہی اور برجون مین سرطان سے اور مؤنث ہی اور سرد تر ہی اور دلالت کرتی ہی معدنیات پر اور نباتات پر بھی اور رنگ سبز پر کہ سیاہی مائل ہو اور خوشبوؤن پر اور بازارون پر اور دور دراز راہون پر اور تاریکیون پر اور آدمیون دراز قد اور لمبی گردن اور چھوٹا سر اور بہادر پر اور خزینہ دارون اور پیکون اور قاصدون پر ۔ **فصل چوتھی رمل کی سولہ شکلون کے خانون کے منسوبات کے بیان مین** جو شکل کہ رمل کے خانہ اول مین پڑے اسکو شکل طالع کہتے ہین اور وہ متعلق ہی صاحب طالع کے نفس سے اور اسکے کامون کی ابتدا سے اور صاحب طالع کے نفس کے خیر اور شر کے احوال اور اسکے کامون کی اس شکل سے استدلال کرتے ہین خانہ دوسرا متعلق ہی مال اور معاش سے اور آنا غائب کا اور لینا اور بخشنا اور فقیری اور بے پروائی خانہ تیسرا منسوب ہی بھائیون اور عزیزون سے اور چلنا اور حرکت نزدیک کرنا خانہ چوتھا منسوب ہی ملک پر اور کھیتی اور گاؤن پر اور زمین مزروعہ پر اور کامون کی انتہا پر اور دفینون پر اور باپ اور دادا اور منزل اور مقام پر خانہ پانچوان منسوب ہی فرزندون اور معشوق پر اور خط اور خبر اور تحفہ اور ہدیہ پر اور پیامبر اور قاصد پر اور عیش و عشرت پر خانہ چھٹا منسوب ہے مرض اور عمل پر اور غلامون اور کنیزون پر اور چھوٹے چوپایون پر اور فرزندون اور پوشیدہ

برادرون پر خانہ ساتوان منسوب ہی صدمون سے اور بیبیون اور نکاح سے اور عورتون اور چورون اور دغابکون اور شریکون سے خانہ آٹھوان منسوب ہی خوف اور خطرہ اور موت اور لڑائی اور میراث سے خانہ نوان منسوب ہی علم اور دین اور سفر اور خواب اور اسکی تعبیر سے خانہ دسوان منسوب ہی بادشاہ سے اور وزیر اور امیر سے اور عزت اور مرتبہ سے اور بلندی اور شوکت سے اور مادر اور امر و نہی سے خانہ گیارھوان منسوب ہی عشق اور محبت اور امید اور طمع سے خانہ بارھوان منسوب ہی دشمن پر اور ہاتھی اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ بڑے چوپاؤن پر اور قید اور حبلخانہ پر خانہ تیرھوان خانہ اول کا حکم رکھتا ہی خانہ چودھوان خانہ دوم کا حکم رکھتا ہی خانہ پندرھوان خانہ سوم کا حکم رکھتا ہی خانہ سولھوان خانہ چہارم کا حکم رکھتا ہی

فصل پانچوین حکم رمل کے استخراج کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ بارہ خانون مین جس خانہ سے کہ سوال ہووے چاہیے کہ دل مین مقصد کی نیت کرکے موافق قاعدہ معلومہ کے کہ پہلے بیان ہوا سولہ سطرین نقطون کی کھینچکر چار شکلین حاصل کرین اور اُن چار شکلون سے کہ امہات ہین زائچہ کو تمام کرین اور اول دیکھین کہ خانہ طالع مین کہ خانہ اول ہی کونسی شکل آئی اگر مطلب خروج سے ہو اور شکل خارج طالع مین آئی ہو تو حصول مطلب کی دلیل ہی سعد آسانی سے اور نحس دشواری سے اور جو مقصود دخول سے ہووے اور شکل داخل آئی ہی تو حصول مقصد کی دلیل ہی سعد آسانی سے اور نحس دشواری سے اور شکل ثابت توقف کی دلیل ہی اور شکل منقلب یعنے برعکس دلیل اس بات کی ہی کہ کچھ حاصل ہووے اور کچھ نہووے بعد اسکے خانہ سوال کو دیکھین کہ اُس خانہ مین کونسی آئی مثلاً اگر خانہ دوم سے کہ خانہ مال ہی سوال ہوا ہووے اور اُس خانہ مین شکل داخل آوے اور وہ شکل خانہ کے مناسب مزاج ہو تو حصول مقصد کی دلیل ہوتی ہی یعنے دوسرا خانہ جو خانہ بادی ہی پس شکل بھی بادی چاہیے اور جو شکل آبی ہووے یہ بھی خوب ہی کہ پانی اور ہوا باہم موافق ہین مگر چاہیے کہ شکل خاکی نہووے کہ خاک خانہ بادی مین کچھ قوت نہین رکھتی ہی اور وجود اُسکا بمنزلہ نہونے کے ہی اسلیے کہ ہوا خاک کو پریشان کرتی ہی اسی طرح خانہ آتش مین شکل آبی نہین رہتی ہی کہ پانی اور آگ باہم مخالف ہین اور پانی آگ کو سرد کر دیتا ہی اور نہ حاصل ہونے مقصد کی یہی دلیل ہوتی ہی اور شکلین آتشی اور بادی اور آبی اور خاکی سب سولہ شکلین اس تفصیل سے ہین -

آتشی اور شرقی — بادی اور غربی — آبی اور شمالی — خاکی اور جنوبی

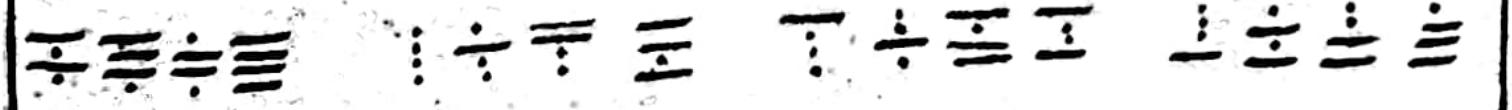

اور آٹھ شکلین یہ دن سے منسوب ہین یعنے  اور آٹھ شکلین یہ شب سے منسوب
ہین 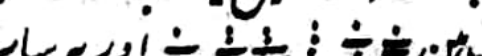 اور یہ سات شکلین مذکر سے منسوب ہین  اور یہ سات
شکلین نسبت کی گئین ساتھ مؤنث کے ہین 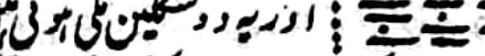 اور یہ دو شکلین ملی ہوئی ہین یعنے
شکل مذکر کے ساتھ مذکر ہین اور شکل مؤنث کے ساتھ مؤنث ہین اور سعد کے ساتھ تو سعد ہین اور نحس کے ساتھ نحس
ہین 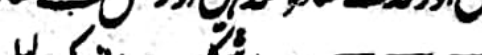 اور یہ چارون شکلین آبادانی کی دلیل ہین 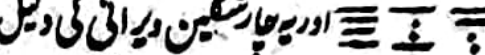 اور یہ چار شکلین ویرانی کی دلیل ہین
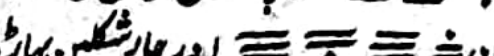 اور یہ چار شکلین نہرون اور ندیون سے منسوب ہین 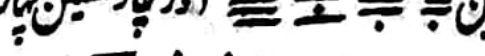 اور چار شکلین پہاڑون
سے منسوب ہین 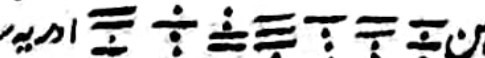 اور یہ سات شکلین سعد ہین  اور یہ سات
شکلین نحس ہین  دو شکلین ملی ہوئی ہین 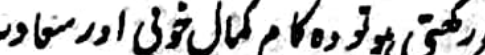 اور نظرات کو بھی دیکھنا ضرور ہے
اسلیے کہ اگر خانہ مقصود کی شکل طالع کے ساتھ یا خانۂ طالع کے ساتھ نظر رکھتی ہو تو وہ کام کمال خوبی اور سعادت
کے ساتھ حاصل ہوتا ہی جاننا چاہیے کہ خانہ اول پانچوین اور نوین خانہ کے نظر تثلیث کی رکھتا ہی اور چوتھے
اور دسوین خانہ کے ساتھ تربیع کی نظر اور تیسرے اور گیارھوین خانون کے ساتھ نظر تسدیس کی اور خانہ ہفتم
کے ساتھ نظر مقابلہ کی اور چھٹے اور آٹھوین اور بارھوین خانون کے ساتھ نظر ساقط کی ہی اور جو شکل کہ وتد مین ہوتی
ہی وہ قوی اور پر قوت ہوتی ہی اور وتد بمعنے میخ کے ہی اور اوتاد جمع وتد کی ہی پس خانہ اوتاد کے آتش اول اور پانچوان
اور نوان اور تیرھوان ہی اور خانہاے اوتاد دوسرا اور چھٹا اور دسوان اور چودھوان ہی اور خانہاے اوتاد آب تیسرا
اور ساتوان اور گیارھوان اور پندرھوان ہی اور خانہاے اوتاد خاک چوتھا اور آٹھوان اور بارھوان اور سولھوان
ہی پس معلوم ہووے کہ شکلین آتشی خانہاے آتشی مین وتد ہین اور قوی اور پر قوت ہوتے ہین اور شکلین
آتشی باد کے خانون مین مائل وتد ہین اور اشکال آتشی خانہاے آب مین زائل وتد ہین یعنے کچھ زور اور
قوت نہین رکھتین اور اشکال آتشی خانہاے خاک مین وتد اور لوتد ہین یعنے دو طرح کی قوت رکھتے ہین اور
اشکال بادی خانہاے باد مین قوت وتدی رکھتے ہین اور خانہاے آب مین مائل وتدی اور خانہاے خاک مین زائل
وتد اور شکلین آبی خانہاے آب مین وتد ہین اور خانہاے خاک مین زائل وتد ہین اور خانہاے باد مین وتد اور لوتد ہین اور
شکلین خاکی خانہاے خاک مین وتد ہین اور خانہاے آتش مین مائل وتدی اور خانہاے باد مین زائل وتد اور خانہاے
آب مین وتد اور لوتد ہین اور حکم وتد کا وہ ہی کہ فوراً وہ چیز حاصل ہووے اور مائل وتد ہین دیر مین حاصل ہووے اور زائل وتد ہین
ہرگز نہ حاصل ہووے اور جو خانہ مین شکل وتد اور لوتد کی ہووے تو کوئی سبب اور کوئی مددگار ایسا پیدا ہو کہ اسکے ذریعہ سے وہ کام

سرانجام پاوے فصل چھٹی استخراج ضمیر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ رمل کے کاملین نے استخراج ضمائر
کے طریق کو انواع مختلف مین بیان کیا ہی تھوڑے سے انمین جو معتمد ہین اُنکی تفصیل بیان کرتا ہون اول یہ
زائچہ مین دیکھین کہ شکل اول کس جگہ مکرر آئی ہی اگر دوسرے خانہ مین تکرار کی ہی تو سائل کی ضمیر اُس خانہ کے منسوبات
سے ہووے اگر سوم یا چہارم یا پنجم بلکہ بارھوین خانہ تک جس خانہ مین کہ مکرار کرے ضمیر اُس خانہ کی منسوبات
سے کہی جاتی ہی قاعدہ دوسرا یہ کہ اول اور تیرھوین کی ضرب مین ایک شکل نکلتی ہی اور سانوین اور چودھوین کی
ضرب مین ایک شکل حاصل کرین اور ان دونون کو ضرب دیکر دوسری شکل پیدا کرین پس دو شکل شکل اصلی ہر خانہ
کی کہ ہووے سوال سائل کا اُس خانہ کے منسوبات سے یا اس شکل سے ہوگا مثلاً اگر شکل کی ہوئی عیان
ہووے تو سائل نے اپنے حال نفس سے سوال کیا ہی اور جو قبض الداخل ہووے تو خانہ دوم کے منسوبات سے
سوال ہی اور جو قبض الخارج نکلے تو سوال تیسرے خانہ کے منسوبات سے سوال ہووے اور خانون کے منسوبات
ماقبل اسکے مین نے بیان کیے ہین اور اصلی خانون کی شکلون کی ترتیب شکلون کی صورت مین مندرج
ہوئی ہی یعنے ہر شکل کہ اُس مقام مین نے اول لکھی ہی وہ شکل اصلی خانہ اول کی ہی اور جو کہ بعد اُسکے ہی وہ شکل
خانہ دوم کی ہی اور اسی طرح آخر تک ہی قاعدہ تیسرا یہ ہی کہ شکل خانہ اول زائچہ کو شکل خانہ دوم سے ضرب کرکے
ایک شکل نکالین اور اُسکو شکل خانہ سوم کے ساتھ ضرب کرین اور نتیجہ کہ نکلے زائچہ مین نظر کرین جس خانہ مین
کہ ہووے اُسی خانہ کے منسوبات سے ضمیر ہووے قاعدہ چوتھا یہ ہی کہ تمام نقطہ استکال زائچہ کے از روے
حساب جمع کرکے بارہ طرح دین باقی جسقدر کہ رہین ایک ایک خانون پر تقسیم کرین جس خانہ مین کہ انتہا ہووے
ضمیر اُس خانہ مین یا اُس شکل مین ہووے اور ان چارون قاعدون مین دوسرا قاعدہ نہایت معتمد ہی
اور قاعدہ دوم کی ضرب کے موافق اگر شکل حاصل کردہ عیان ہووے تو ضمیر حال اپنے سے اور کوشش
اپنے کامون مین طلب حق راستی مین یا قاضی کے آگے جانا یا صاحب راے سے مشورہ کرنا یا غائب سے یا اپنے
فرزندون سے سوال ہووے اور جو قبض الداخل نکل آئے تو مال سے سوال ہووے یا عاجزی بار اُٹھانے کی
زن کے ساتھ یا حطام دنیوی کی یعنی عاجزی مال دنیا سے یا اسپ و شتر وغیرہ سے یا غائب سے ہووے اور جو
قبض الخارج نکلے تو سفر سے سوال ہووے یا خارج کرنے سے یا کسی چیز کے ہاتھ سے جاتی رہنے سے اور جو جماعت
ہووے تو کسی چیز کے خریدنے سے سوال ہووے یا کسی مسافر سے یا کسی کاروان یعنے قافلہ سے کہ راہ مین ہووے
یا لشکر سے یا عورت سے کہ حاملہ ہووے اور جو فرح نکلے تو خبر سے سوال ہووے یا حظ سے یا سعی اور سفارش سے

یا فرزند یا دوست سے اور جو عقاب نکلے تو بیمار سے یا حاملہ سے یا قید سے یا دفینہ سے یا مردہ سے سوال ہووے اور جو انگیس نکلے تو نکاح کرنے سے سوال ہووے یا کنیزک یا شرکت یا عمارت یا تجارت سے سوال ہووے اور جو حمزہ نکلے تو سوال عورت چاہنے سے ہے یا صحبت عریض سے یا موت سے یا قرض سے سوال ہووے اور جو یاض نکلے تو سفر سے یا خواب سے یا علم سے یا حج اور شہری سے سوال ہووے اور جو نصرۃ الخارج نکلے تو بادشاہ یا وزیر یا امیر سے سوال ہووے یا سفر سے یا غائب سے سوال ہووے اور جو نصرۃ الداخل ہووے تو سوال نکاح سے یا نسبت سے ہووے یا چارپایہ سے یا کسی سے طمع کا سوال ہووے اور جو عقبۃ الخارج نکلے تو چوری گئی ہوئی شے سے یا ہاتھ سے گئی ہوئی چیز سے یا چور اور راہزن سے سوال ہووے اور جو نقی ہووے تو لڑکے یا معشوق یا جادو اور افسون سے سوال ہووے اور جو عقبۃ الداخل نکلے تو نکاح سے سوال ہووے یا شغل اور عمل سے یا جو چیز کہ مال سے تعلق رکھتی ہے اس سے سوال ہووے اور جو اجتماع نکلے تو کتاب کی طلب سے سوال ہووے یا فن تصویر کشی سے یا نقش و نگار سے یا معاملت سے یا صلح سے سوال ہووے اور جو طریق نکلے تو سفر سے یا غائب سے کہ سفر میں ہے یا اس چیز سے کہ چور جو لے گیا ہووے سوال ہووے

فصل ساتویں پوشیدگی اور دفینہ کے دریافت حال کے بیان میں

اگر دفینہ کا سوال ہو تو معمولی اور مشہور طریق پر پرکار کا نازک سرا کھینچ کر چار دن شکلیں یا مہات کی حاصل کریں اور ان شکلوں سے نتائج کو درست کر کے دیکھیں کہ نتائج میں عقلہ یا حمزہ یا انگیس کی شکل موجود ہے یا نہیں اگر نتائج میں موجود ہیں تو دفینہ موجود ہے اور شکل اول کو چوتھی سے اور چھٹی کو چودھویں سے ضرب دیکر دو شکلیں حاصل کریں اگر شکل داخل یا ثابت ہو یعنی دونوں شکلیں نتیجہ سے حاصل ہوویں تو دفینہ موجود ہے اور جو نہیں تو دفینہ نہیں اور جو نتائج کی شکل دوم داخل یا ثابت ہووے تو دفینہ ہاتھ آئے اور جو خارج اور منقلب ہووے تو نہ ہاتھ آئے اور پوشیدہ حال دریافت کرنے کے واسطے جتنا کہ منسوبات اشکال پیشتر سے یاد ہووین تو پوشیدہ حال کہنے میں رمال قادر ہوتا ہے اور سولہ شکلوں کے منسوبات کی تشریح تمام اس کتاب مختصر میں گنجائش پذیر نہیں ہے اور کتب متداولہ سے معلوم کرنا چاہیے جاننا چاہیے کہ رمل دو قسم پر ہے ایک شکلی دوسرے نقاطی یہ چند اصول و قواعد کہ بیان ہوئے قاعدہ شکلی کے موافق تھے مگر قواعد نقاطی اس سے زیادہ تر دقیق ہیں اور اسکے احکام چار عنصر کے نقطوں پر ہیں یعنی آگ اور ہوا اور پانی اور خاک کے نقطہ اور سرح اسکی جو نہایت طولانی ہے اسواسطے اسکے بیان سے ہاتھ کھینچا فقط

باب بیسواں علم جفر کے بیان میں مقدمہ اس علم کی تعریف میں

جاننا چاہیے کہ علم جفر علم اسرار ہے سوائے انبیاء علیہم التحیۃ والثنا اور ائمہ علیہم السلام اور اولیائے کرام کے کہ اسرار حقیقت کے محرم ہیں اوروں کو یہ علم نصیب نہیں ہوا ہے اور اس علم کی حقیقت مرضی حضرتعالی ہے رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واشگاف ہوئی ہے اور جناب سرور کائنات نے موافق مضمون حدیث شریف

آنا بدیہ ارشاد فرمایا کہ اے بیٹا کے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تلقین فرمایا اور اُس جناب سے اولاد طاہرین اور طاہرین سے متصل ہوا اور انسے اہل بیت اور اہل دین کے گروہ مین جس کسی کے واسطے مصلحت دیکھی اناتا اُسکو پہونچا اور کلام مجید کے حروف مقطعات کے اشارات کے معانی اس علم کے علما پر منکشف ہوئے ہین اور علماے ظاہر اُن اشارون کے معانی کے کنہ کو ہرگز نہ پہونچ سکینگے جن شخصون کے دل اسرار حقیقت اور معرفت کے نورون سے روشن اور منور ہین اُن پر وہ اشارہ روشن ہو گئے ہین غرض جناب غفران مآب سید بہاء الدین حسین کہ قصبہ جلالی کے بزرگ اور بزرگ زادون مین تھے اُنکی صحبت مین علم جفر کا تذکرہ آیا اُنھون نے اس علم جفر کے فضائل مین سے کچھ تھوڑا سا بیان فرمایا اور کہا کہ اس علم کی آتش شوق ایک مدت سے میرے سینہ کے اس ویرانہ مین شعلہ ور ہی مگر ایسا اُستاد دنیا مین پیدا نہین ہے کہ اس مقصود سے کامیاب کرے ہمیشہ سے یہ ناکارہ علوم غریبہ اور فنون عجیبہ کا جویا ہے اور پہلے اس سے اس علم جفر کے نام اور صفات سے مجکو اصلا آگہی نہ تھی اس علم شریف کی بعض صفتون کے دریافت ہونے سے کہ زبان بزرگوار سے مین نے سنی تھین مثل اُس فقیر کے کہ سلطنت کی تمنا کرے یا اُس چڑیا کی طرح جو آشیانہ عنقا کی خواہش کرے اس علم کا شوق تحصیل میرے دامنگیر ہوا ایسا اُستاد جو اس علم کے رمز و کنایہ سے خوب واقف ہووے اُسکی تلاش مین سرگرم صحرا نے تردد ہوا مین اور دل جو اس علم کی رمزون اور چند نکتون سے مین نے حصہ حاصل کیا وہ جناب فضیلت مآب کھونے والے دقیقون علم معقول اور منقول کے اور جاننے والے حقیقتون فروع اور اصول کے مولوی محمد امین اللہ جایسری امام اللہ برکاتہ کا فیض خدمت تھا اور بعد اُسکے اس علم کی جستجو مین بڑے بڑے شہرون اور دیارون مین پھرا مین یہان تک کہ رفتہ رفتہ خطہ مردم خیز لکھنؤ مین پہونچا مین وہان بہت تلاش اور جستجو کے بعد سید حسین علی اصفہانی کے حال سے مطلع ہوا مین اور اُن بزرگونکی ملازمت حاصل کی مین نے الحق کہ اس علم مین اُنکو بحر مواج پایا مین نے مگر خلائق کی صحبت سے نفرت کلی رکھتے تھے اور اس علم کے اظہار اور بیان سے زبان کو ہرگز آشنا نکرتے تھے اُنکی ملازمت مین جو مجکو بہت دن گذرے ایک روز کمال شفقت سے اُنھون نے فرمایا کہ اے گرم چلنے والے صحراے بوالہوسی کے تجکو اس علم سے کیا نسبت ہے تمکو چاہیے کہ علم معقول اور منقول حاصل کرو اور اس سودا سے خام سے اپنے دماغ کو خالی کرو اس سبب سے کہ اہل دنیا اس دولت عظمی کے سزاوار نہین ہوتے ہین لیکن اسقدر مدت جو تمنے خدمتین کی ہین تو نہین چاہیے کہ اس منزل رحمت سے محروم پھر جاے تو یہ فرمایا اور چند نکتہ ارشاد کیے اور رخصت کیا اور وہ چند نکتہ جو اُس بزرگوار بخشش کے آثار سے تعلیم پائے مین نے مثال اُسکے تھے کہ گویا صیقل چینی خرمن کے

دوسرے چند دانہ لیجاوے یا کوئی فقیر بادشاہ کے خزانہ سے ایک درہم اٹھالے اس دراری کلام سے اور تمہید بیان سے
یہ عرض ہی کہ یہ علم جو بالکلیہ اسرار ہین اور اسرار کے ظاہر کرنے والے عقوبت اور سزا کے سزاوار ہوتے ہین اسواسطے
چند نکتہ جو مجکو پہونچے ہین انکے اظہار اور اعلان سے معذور رہون ہین اور جسقدر کہ قابل اظہار کے ہین بعض انہین سے اصطلاحین
اس علم کی اور قاعدہ پھیلانے حرفون وغیرہ کے بیان کرتا ہون ہین تو مبتدیونکو فی الجملہ اس پر اطلاع ہوجائے اور اس علم کی
صفات ہین سے ایک صفت یہ ہی کہ عالم اسکا دنیا اور مافیہا سے بیپروا ہوتا ہی اور کسی چیز کا محتاج نہین ہوتا ہی اور جو چیز
عالم عادی اور سفلی ہین ہی تمام اسپر مکشوف ہوجاتا ہی اور زمین اور آسمان کا عالم اسکا تابعدار اور محکوم ہوتا ہی اور اس علم کو
علم تکثیر بھی کہتے ہین اور اسیوجہ سے کہا ہی کہ تکثیر بہتر ہی اکسیر سے اور اکسیر سے صرف دھاتون کی قلب ماہیت
ہوجاتی ہی یعنی شکل بدل جاتی ہی اور تکثیر کل اشیا کی ماہیت اور حقیقت پر مطلع اور آگاہ کردیتی ہے
پس اکسیر کی کیا حقیقت ہی کہ جسپر آگاہی نہووے اور یہ بات چند فصلون پر مشتمل ہی **فصل پہلی کتاب جفر**
جامع کے بیانمین جاننا چاہیے کہ کتاب جفر جامع ابجد کے حروف بست و ہشتگانہ کی تکثیر سے مراد ہی اور وہ کتاب
مستطاب اٹھائیس جزو کی ہی اور ہر جزو اٹھائیس صفحہ کا ہی اور ہر صفحہ مین اٹھائیس خانہ ہین اور ہر
خانہ مین یعنی ایک چار حرف لکھے جاتے ہین حرف اول خانہ کا نشان ہی اور دوسرا سطر کی دلیل ہی اور تیسرا حرف
صفحہ کی علامت ہی اور چوتھا حرف جزو کا نشان ہی ا ا ا ا اول کا الف خانہ اول کی نشانی ہی اور دوسرا الف سطر
اول کی نشانی ہی اور تیسرا الف صفحہ اول کی نشانی ہی اور چوتھا الف جزو اول کا نشان ہی اور دوسرے خانہ مین
ایک ب اور تین الف اس صورت پر لکھے جاتے ہین ب ا ا ا اسواسطے کہ خانہ دوسرا ہی اور ب حرف
دوسرا ہی اور تیسرے خانہ مین ایک ج اور تین الف اس صورت پر لکھے جاتے ہین ج ا ا ا اسیطرح آخر
سطر تک کہ اٹھائیسوان خانہ ہی ایک غین اور تین الف ہین اس طور پر غ ا ا ا اور خانہ اول مین دوسری سطر مین
سے ایسا لکھا جاتا ہی ب ا ا ا اور خانہ دوم مین دوسری سطر مین سے ایسا ہی ب ب ا ا ا اور خانہ تیسرے
مین اسی دوسری سطر سے ج ب ا ا اسی سطر کے آخر تک کہ اٹھائیسوان خانہ ایسا ہوگا غ ب ا ا
اور سطر آخر مین اس صفحہ کی کہ اٹھائیسوین سطر ہووے اور اسکے خانہ اول مین ا غ ا ا اور
اسکے خانہ آخر مین کہ اٹھائیسوان خانہ ہی اٹھائیسوین سطر مین سے اور صفحہ اول اور جزو اول مین سے یہ چار حرف
ہووین غ غ ا ا یعنی اول کا غین دلیل ہی اٹھائیسوین خانہ پر اور دوسرا غین دلیل ہی اٹھائیسوین سطر پر
اور اول کا الف دلیل ہی صفحہ اول پر اور دوسرا الف دلیل ہی جزو اول پر اور جزو اٹھائیسوین مین صفحہ اول اور سطر اول

اور خانہ اول مین یہ چار حروف ہین ا ا ا غ الف اول کا خانہ اول کا نشان ہی اور الف دوسرا سطر اول کا نشان ہی
اور تیسرا الف صفحہ اول کا نشان ہی اور غین اٹھائیسوین جزو کا نشان ہی اور اٹھائیسوین جزو مین اور اٹھائیسوین صفحہ
مین اور اٹھائیسوین سطر مین اور اٹھائیسوین خانہ مین چار غین ہین اس طور پر غ غ غ غ غین پہلا
اٹھائیسوین خانہ کا نشان ہی اور غین دوسرا اٹھائیسوین سطر کا نشان ہی اور غین تیسرا اٹھائیسوین صفحہ کا
نشان ہی اور غین چوتھا اٹھائیسوین جزو کا نشان ہی پس اس کتاب پاک کے خانہ اول صفحہ اول مین چار الف
ہین اور خانہ آخر صفحہ آخر مین چار غین ہین اور احوال خیر و شر کا اور نام کل اشیا اور جملہ مخلوقات عالم کے
جو کچھ کہ عالم غیب اور شہادت مین ہی یعنی پوشیدہ اور ظاہر ہی جس زبان مین خواستگار ہون اس کتاب مبارک
مین معلوم کر سکتے ہین مثلاً لفظ جانا کہ ہندی مین بمعنی رفتن کے ہی اس کتاب کے خانہ سوم سطر اول اور صفحہ
چودھوین جزو اول مین مندرج ہی اور لفظ رفتن کہ فارسی ہے چودھوین جزو کے بائیسوین صفحہ دو
سترھوین سطر کے بیسوین خانہ مین پایا جاتا ہی اور لفظ عالم کہ عربی ہی تیرھوین جزو کی بارھوین اور سطر اول
کے سولھوین خانہ مین موجود ہی اور لفظ جارج کہ زبان انگریزی مین ایک مردم کا نام ہی جزو سوم کے
بیسوین صفحہ اور صفحہ اول کے تیسرے خانہ مین ظاہر ہی اور لفظ لویس کہ فرانس کی زبان مین ایک آدمی کا
نام ہی پندرھوین جزو کے دسوین صفحہ اور چھٹی سطر کے بارھوین خانہ مین معلوم کر سکتے ہین حاصل کلام جار
حرف کے لفظ جس زبان مین ہون اس کتاب مین موجود ہین اگر لفظ چار حرفی مہمل جو کسی زبان مین کا استعمال
نہو سے اپنی طبیعت سے بنا کر اس کتاب مین تلاش کرین بے تکلف پاوین گے اور الفاظ پنج حرفی اور
چھ حرفی اور اس سے زیادہ بھی اس کتاب مین پا سکتے ہین مگر خانہ اور سطر اور صفحہ اور جزو کے ملانے سے
مثلاً لفظ می پایا جاتا ہی جزو اول کے دوسرے صفحہ اور دسوین سطر کے تیرھوین خانہ مین می با اور دسوین
جزو کے بائیسوین صفحہ اور پندرھوین سطر کے دسوین خانہ مین لفظ کیستے موجود ہی اور اس کتاب
پاک کے بہت نام ہین مثلاً اکسیر اعظم اور اسم کبیر اور جفر کبیر اور جفر جامع اور عقل فعال اور لوح
محفوظ حاصل کلام کوئی شی اشیا مین سے اور کوئی اسم اسما مین سے اور کوئی لفظ لفظون مین سے
اور کوئی جنس اجناس مین سے عالم مین نہین ہے کہ اس کتاب سے مستخرج نہین ہوتی ہی
جو خانے اور سطرین اور صفحے اسکے موافق تعداد منازل قمر کے بست و ہشت در بست و ہشت
ہین اسواسطے مصحف قمری بھی کہتے ہین اور جو اٹھائیس کو اٹھائیس مین ضرب دیوین تو سات سو

چوراسی حاصل ہوتے ہین پس تمام صفحہ اس کتاب کے سات سو چوراسی ہین اور جبتک انسان سب علوم حکمت
ریاضی مین دستگاہ کامل نرکھتا ہووے تو اس علم مین ہرگز دخل نہین کرسکتا اسواسطے کہ ابجد کے اٹھایسون
حرف کے نقشون کی نسبت کا دریافت کرنا علم حکمت سے متعلق ہے اور دریافت کرنا اعداد اور کسورات کے مربعون کا
اور اسکے خانون کے زاویون کی یعنے گوشون کی ترتیب علم ہندسہ کے حساب سے تعلق رکھتی ہے اور اسی کتاب
پاک کے فضائل اور برکتین احاطۂ حصر و بیان سے افزون تر ہین مگر ان مین سے مجمل یہ ہے کہ اگر اس کتاب پاک
کے کاتب شرطون کو انجام پہونچایا ہو تو عالم کی جلد پوشیدہ گی اسپر کھلجاوین اور دل اسکا حقیقت اور
معرفت کے نورون سے منور ہوجاوے اور یہ کتاب کہ ہمکی سات سو چوراسی صفحہ ہین ایکہزار اور ایک
دن مین اتمام کو پہونچتے ہین اسواسطے کہ اس کتاب کے لکھنے کے سورج گہر کے دن اور چاند گہن
کے دن منع کیا ہے اور چاہیے کہ اس کتاب کا لکھنے والا کمال تقوی اور طہارت کا جامہ پہنے ہو یعنی
نہایت متقی ہووے کبھی حرف دروغ کا اسکی زبان پر نہ آئے اور خلائق کی صحبت مین نہ بیٹھے اور ہمیشہ
لباس پاکیزہ اور طاہر پہنے اور بستر طاہر پر خلوت مین پاکیزہ جگہ پر رہے کہ ہرگز عورتونکا وہان گذر نہو اور
کتے اور گدہے کی آواز کاتب کے کان مین نہ پہونچے اور کاغذ اور قلم اور روشنائی اور خوراک اور
پوشاک کاتب کا صرف تمام وجہ حلال ہووے کہ کچھ شک اور شبہ نہووے کسی طرحکا اس صرف مین اور
ایک دو آدمی خدمتگار جو حوائج ضروریہ کے سرانجام کے لیے اس کاتب کے پاس ہون تو وہ بھی نمازی
اور پرہیزگار اور پاک اعتقاد ہون جسوقت کہ ایسی شرطونسے کتاب تمام ہووے تو فیض اس کتاب
کا اس ولایت مین اور اس شہر مین نازل ہووے اور جس گھر مین کہ وہ کتاب پاک ہووے تو اس
گھر کے باشندہ یعنے مالک مرگ مفاجات سے اور انواع حادثون اور بلاؤن سے اللہ تعالے
کی حفظ اور امان مین رہین اور اسکی برکت سے کبھی آفتون مین گرفتار نہوین اور ہمیشہ مرفع الحال
اور فارغ البال یعنے آسودہ اور خوش اور خرم رہین اور ان پر کوئی ظالم اور قاہر ظلم اور قہر نہ
کرسکین اور اسکی برکت سے مالک خانہ کے اوصاف زشت صفات نیک سے بدل جاوین
اور طریق لکھنے صفحون جفر جامع کا کہ ہر صفحہ اٹھائیس سطر کا اور ہر سطر پر اٹھائیس خانہ ہین ؛؛

یہان نقشہ وہ دردہ خانون کا کہ لفظ یا تک ہی مثلاً لکھا جاتا ہے فقط

ا ا ا	ب ا ا	ج ا ا	د ا ا	ھ ا ا	و ا ا	ز ا ا	ح ا ا	ط ا ا	ی ا ا
ا ب ا	ب ب ا	ج ب ا	د ب ا	ھ ب ا	و ب ا	ز ب ا	ح ب ا	ط ب ا	ی ب ا
ا ج ا	ب ج ا	ج ج ا	د ج ا	ھ ج ا	و ج ا	ز ج ا	ح ج ا	ط ج ا	ی ج ا
ا د ا	ب د ا	ج د ا	د د ا	ھ د ا	و د ا	ز د ا	ح د ا	ط د ا	ی د ا
ا ھ ا	ب ھ ا	ج ھ ا	د ھ ا	ھ ھ ا	و ھ ا	ز ھ ا	ح ھ ا	ط ھ ا	ی ھ ا
ا و ا	ب و ا	ج و ا	د و ا	ھ و ا	و و ا	ز و ا	ح و ا	ط و ا	ی و ا
ا ز ا	ب ز ا	ج ز ا	د ز ا	ھ ز ا	و ز ا	ز ز ا	ح ز ا	ط ز ا	ی ز ا
ا ح ا	ب ح ا	ج ح ا	د ح ا	ھ ح ا	و ح ا	ز ح ا	ح ح ا	ط ح ا	ی ح ا
ا ط ا	ب ط ا	ج ط ا	د ط ا	ھ ط ا	و ط ا	ز ط ا	ح ط ا	ط ط ا	ی ط ا
ا ی ا	ب ی ا	ج ی ا	د ی ا	ھ ی ا	و ی ا	ز ی ا	ح ی ا	ط ی ا	ی ی ا

اس دائرہ نکسیر مین دیکھنا چاہیے کہ حساب ابجد مین الف سے یا تک جو دس حرف ہین ان وہ در وہ خانون مین کلمات ابجد کے ہوز حطی ہر ضلع مین اور ہر قطر مین ظاہر ہین اور الفاظ کہ ان خانونمین گویا ہین صاحب بنیا یون پر کھلسکتے ہین اس دائرہ مین سطر اول کے خانہ دوم مین لفظ باکہ فارسی مین معیت کے معانی مین ہی الف اور ب کے ملانے سے یہ حاصل ہوتا ہی اور خانہ سوم کی سطر اول مین لفظ جا ہی کہ زبان فارسی مین بمعنی جایگاہ ہی اور زبان ہندیمین لفظ امر معنی برو ہی اور جود ونون خانہ کے یہ دونون لفظ مرکب کیے جایین تو لفظ باجا حاصل ہووے کہ وہ ہندی زبان مین بمعنی ساز کے ہی اور خانہ چہارم کی سطر اول مین لفظ دا موجود ہی اور عربی زبان مین بمعنی دروکے ہی اور خانہ پانچوین مین لفظ ہا ہی اور وہ فارسی مین علامت جمع کی ہی اور چھٹے خانہ مین لفظ باکہ فارسی مین بمعنی باز کے ہے یعنی کشادہ ہی اور ساتوین خانہ مین لفظ زا ہی اور وہ فارسی مین امر زایندن کا ہی اور نام حرفون حا اور طا اور یا کا آٹھوین اور نوین اور دسوین خانون مین موجود ہی اور اسی قیاس پر سب خانون مین یا بمعنی الفاظ ہر زبان کے پائے جاتے ہین اور ظاہر ہو کہ جو کچھ بیان ہوا جفر جامع کے لکھنے کا طریق ہے اور جفر کبیر بھی اسی طریق پر ہی لیکن اسمین اختلاف یہی ہی کہ حرف پہلا نشانی جزو کی ہے اور حرف دوسرا نشانی صفحہ کی اور حرف تیسرا نشانی سطر کی اور حرف چوتھا نشان خانہ کا ہی یعنی جفر کبیر کی علامت جفر جامع کا قلب کرنا یعنے الٹنا ہی اور فائدہ دونون کا ایک ہے

صرف قواعد تحریر مین اختلاف پڑا ہی واسطے مثال کے اسکا بھی دائرہ ایک دہ در دہ کا لکھا جاتا ہے فقط

اااا	ااا ب	ااا ج	ااا د	ااا ھ	ااا و	ااا ز	ااا ح	ااا ط	ااا ی
اا ب ا	اا ب ب	اا ب ج	اا ب د	اا ب ھ	اا ب و	اا ب ز	اا ب ح	اا ب ط	اا ب ی
اا ج ا	اا ج ب	اا ج ج	اا ج د	اا ج ھ	اا ج و	اا ج ز	اا ج ح	اا ج ط	اا ج ی
اا د ا	اا د ب	اا د ج	اا د د	اا د ھ	اا د و	اا د ز	اا د ح	اا د ط	اا د ی
اا ھ ا	اا ھ ب	اا ھ ج	اا ھ د	اا ھ ھ	اا ھ و	اا ھ ز	اا ھ ح	اا ھ ط	اا ھ ی
اا و ا	اا و ب	اا و ج	اا و د	اا و ھ	اا و و	اا و ز	اا و ح	اا و ط	اا و ی
اا ز ا	اا ز ب	اا ز ج	اا ز د	اا ز ھ	اا ز و	اا ز ز	اا ز ح	اا ز ط	اا ز ی
اا ح ا	اا ح ب	اا ح ج	اا ح د	اا ح ھ	اا ح و	اا ح ز	اا ح ح	اا ح و	اا ح ی
اا ط ا	اا ط ب	اا ط ج	اا ط د	اا ط ھ	اا ط و	اا ط ز	اا ط ح	اا ط ط	اا ط ی
اا ی ا	اا ی ب	اا ی ج	اا ی د	اا ی ھ	اا ی و	اا ی ز	اا ی ح	اا ی ط	اا ی ی

اور یہ بھی جملہ شرائط سے ہے کہ جفر کے صفحون کے سب خانہ مربع اور قائمۃ الزاویہ یعنی گوشہ انکے قائم ہون اور صفحون کے خانون مین سے کوئی خانہ مستطیل نہووے اور ہر خانہ کے حرف جدا جدا ہووین بایکدیگر ملے نہون اور جو کوئی مبارک طالع کہ بخت سازگار کی یاوری سے اس کتاب پاک کی تحریر سے موافق شرطون مذکورہ کے فارغ ہووے تو اسنے گویا دونون جہان کی نیک بختیون کے خزانہ حاصل کیے اور کلام راز و اسرار پوشیدہ اسپر ظاہر اور آشکارا ہو گئے اور ایک فائدہ یہ جفر جامع اور جفر کبیر کا یہ ہی کہ حال ہر ایک شخص کا اشخاص مین سے یا کوئی نام نامون مین دریافت کرنا منظور ہی تو جفر جامع سے نہایت اعلی طریق سے دریافت کر سکتا ہی فصل دوسری بسط حروف کے طریق کے بیان مین جاننا چاہیے کہ بسط بمعنی کھولنے کے ہی اور صاحبان علم جفر کی اصطلاح مین یہ ہی کہ ایک حرف سے دوسرا حرف پیدا کرین اور بسط کی نوعین بہت ہین انمین سے بعض کی تشریح کیجاتی ہی اول بسط ترفع یہ تین نوع پر ہی نوع اول بسط ترفع عددی کی اور وہ یہ ہی کہ بلند کرنا مراتب حروف کا درجہ احاد سے درجہ عشرات مین اور درجہ عشرات سے درجہ مائۃ یعنے سیکڑہ مین مثلاً لفظ واحد کے چارون طرف یعنی واو الف حا دال مرتبہ احاد مین ہین جو ترفع عددی کی گئی تو س ی ف میم حاصل ہوئی تشریح انکی یہ ہی کہ واو کے چھ عدد ہین جو اسکو عددون کو بلند کیا یعنی رتبہ عشرات کو پہونچایا

تو دس چھک ساٹھ ہوئے اور ساٹھ عدد سین کے ہین اور الف کا ایکعدد ہی اسکو وہ چند کرنا تو دس ہوئے اور دس ہی عدد یا کے ہین پس یا حاصل ہوئی اور اسیطرح حرف حا سے کہ اٹھاوہی حرف حاصل ہوئی اور حرف دال سے میم حاصل ہوا پس اس قسم کے بسط کو بسط ترفع عددی کہتے ہین اور حروف کی صورت اعداد سے موافق ہمدگر کے ہین اسکی تفصیل یہ ہی

ا ی ق ر غ ب ک ر ج ل ش س د م ت ہ ن ث د س ح ز ع ذ ط ص ظ نوع دوسری

۱ ۱۰ ۱۰۰ ۱۰۰۰ ۲ ۲۰ ۲۰۰ ۳ ۳۰ ۳۰۰ ۴ ۴۰ ۴۰۰ ۵ ۵۰ ۵۰۰ ۶ ۶۰ ۶۰۰ ۷ ۷۰ ۷۰۰ ۸ ۹۰ ۹۰۰

ترفع حرفی اور وہ یہ ہی کہ بلند کرنا ہر حرف کا اسکے درجہ اعلے سے بالا تر درجہ پر یعنی بدل کرنا حرف کا ہمرا اسکے ماقبل کے حرف سے حروف ابجد مین مثلاً واو کو زا سے اور الف کو با سے اور حا کو طا سے اور دال کو ہا سے ترفع حرفی کیا گیا پس حروف لفظ واحد سے ساتھ ترفع حرفی کے زب ط ہ حاصل ہوئی نوع تیسری ترفع طبعی وہ یہ ہے بلند کرنا حرفون کا موافق طبیعت کے جیسے حروف خاکی کو ترفع کرین حروف آبی سے اور حروف آبی کو حروف بادی سے اور حروف بادی کو حروف آتشی سے اور عنصر آتش جو سب سے بالا تر ہی اور کوئی عنصر اس سے بالا تر نہین ہے اسواسطے ترفع طبعی زیادہ عنصر آتش سے ممکن نہووے اسلیے حروف آتشی کو حالت ترفع مین اپنی حالت پر چھوڑدیتے ہین اور جاننا چاہیے کہ جملہ اٹھائیس حرفون مین سے سات حرف آتشی ہین اور سات حرف بادی ہین اور سات حرف آبی ہین اور سات حرف خاکی ہین اس تفصیل سے حروف آتشی اُ ہ طُ مُ فُ شُ ذُ آتشی حرفون کے واسطے ضمہ کی حرکت مقرر کی ہی اور سات حروف بادی ہین بَ وَ یَ نَ صَ تَ ضَ اور ان حروف بادی کے لیے حرکت فتحہ یعنی زبر کی مقرر ہی اور سات حروف آبی ہین جِ زِ کِ سِ قِ ثِ ظِ ان حروف آبی کے واسطے کسرہ یعنی زیر مقرر کیا ہے اور سات حرف خاکی ہین دْ حْ لْ عْ رْ غْ ان حروف خاکی کے واسطے جزم مقرر ہی دوسری بسط عددی ملفوظی وہ اسطرح ہی کہ ہر حرف کو ملفوظی کرین اور عدد انکے لیکر دوسرے حرف حاصل کرین مثلاً لفظ واحد کو جو ملفوظی کرین تو اسطرح ہووے واو الف حا دال عدد واو کے پنرہ ہوتے ہین اسکے حرف ج ی اور عدد الف کے ایکسو گیارہ ہوتے ہین اسکے حرف ق ی اور عدد حا کے نو ہوتے ہین اسکا حرف ط اور عدد دال کے پینتیس ہوتے ہین اسکے حرف ہ ل پس جملہ حروف جو بسط عددی ملفوظی کے طریق پر لفظ واحد سے حاصل ہوئے ہین وہ یہ ہین ج ی ق ی ا ط ہ ل تیسرے بسط تضاعف وہ دوچند کرنا حرفونکے عددون کا ہی مثلاً حرف واو کے چھ عدد ہین انکو جو تضعیف کیا تو بارہ ہوئے ۱۲ پس حرف اسکے ب ی حاصل ہوے اور الف کا عدد

ایک ہی جود و چند کیا تو دو ہوئے ۲ اسکا حرف ب اور حا کے عدد آٹھ ہین تضعیف کرنے سے سولہ ہوئے ۱۶
حرف اسکے وی حاصل ہوئے اور دال کے عدد چار ہین تضعیف سے آٹھ ہوئے ۸ اسکا حرف ح جملہ حرف کہ لفظ
واحد سے موافق قاعدۂ تضعیف کے حاصل ہوئے ہین وہ یہ ہین ب ی ب وی ح چوتھے بسط تقوے
وہ تین نوع پر ہی ایک ضرب باطن کی باطن حروف مین اسکے اصلی عدد کی تعداد سے دوسری ضرب ظاہر
کی حرف ظاہر مین حرفون کے درجون کے عدد کے موافق تیسری ضرب باطن کی ظاہر حروف مین مثلاً چاہین کہ
حروف لفظ واحد کو ضرب باطن کی باطن مین کرین اسکے اصلی عدد کی تعداد سے پس عدد واو کے کہ چھ ہین
جو چھ مین ضرب دین تو چھتیس حاصل ہو دین اسکے حرف ول اور عدد الف کا ایک ہی جو ایک مین ضرب
کیا تو ایک ہی حاصل ہوا اسکا حرف ا اور عدد حا کے آٹھ ہین جو آٹھ مین ضرب دیا تو ۴۸ حاصل ہوئے
حرف اسکے دس اور عدد دال کے چار ہین جو انکو چار مین ضرب دیا تو سولہ حاصل ہوئے حرف اسکے و
ی مجموع حرف جو اس بسط کے قاعدہ کے موافق لفظ واحد سے حاصل ہوئے ہین وہ یہ ہین ول ا دس
وی دوسرے ضرب ظاہر کی ظاہر مین حرفون کے درجون کے عددون کے موافق مثلاً لفظ سعید مین سین
موافق ترتیب ابجد کے پندرھوین درجہ مین واقع ہوا ہی جو پندرہ کو پندرہ مین ضرب دیا تو دو سو پچیس حاصل ہوئے
حرف انکے ہ ک ر اور عین سولھوین درجہ مین ہی جو سولہ مین ضرب دیا تو دو سو چھپن حاصل ہوئے ۲۵۶
حروف اسکے ون ر بعد ازان دال کہ درجہ چہارم مین ہو اگر چار کو چار مین ضرب دیا تو ۱۶ سولہ حاصل ہوئے
حرف اسکے وی پس سب حروف کہ موافق قاعدۂ ضرب ظاہر کے ظاہر مین حروف کے درجونکے اعداد کے
موافق لفظ سعید سے حاصل ہوئے یہ ہین ہ ک ر ون ر وی نوع تیسری ضرب باطن کی ظاہر حروف
مین مثلاً سین لفظ سعید کا کہ ساٹھ عدد رکھتا ہو اگر اسکے درجہ کے عدد مین ضرب دی تو نو سو حاصل ہوئے
حرف اسکا ظ بعد اسکے عین کہ ستر عدد رکھتا ہو اسکے درجہ کے عدد مین کہ وہ سولہ عدد رکھتا ہو اگر ضرب دیئے
ہمنے تو ایک ہزار ایکسو بیس حاصل ہوئے ۱۱۲۰ حرف اسکے کہ پندرہ ہین ک ق ع ہین بعد اسکے یا کہ دس عدد رکھتی ہو
اگر اسکے درجہ کے موافق کہ دسوان ہو ضرب در دہ کی ہمنے تو سو حاصل ہوی ۱۰۰ حرف اسکا ق ہو بعد ازان دال
کہ چار عدد رکھتی ہے جو اسکے درجہ کے موافق کہ وہ بھی چار ہین ضرب چار کی چار مین کی گئی تو سولہ حاصل ہوئے
۱۶ حرف اسکے وی ہین پس مجموع حروف کہ لفظ سعید سے جو موافق اس بسط کے حاصل ہوی یہ ہین
ظ ک ق ع وی پانچوین بسط زبر دینیات وہ یہ ہین کہ حروف کو بسط ملفوظی کرین تو س ی

ن ع ی ن دال ان تینون حروف ملفوظی کے حرف اول کو زبر کہتے ہین اور حرف آخر کو بنیات مثلاً
سین مین تین حرف ہین حرف اول کا سین زبر ہی اور ی ن بنیات ہین ایسے ہی عین اور دال مین ع
زبر ہی اور ی ن بنیات اور د زبر ہی اور ال بنیات چھٹے بسط تضعیف وہ ایسا ہی کہ اعداد ہر حرف کو یہانتک
کہ کسر نہ آوی نصف کرین اور ان حرفونکے عدد حاصل کرین مثلاً لفظ سعید کو جو بسط تضعیف کرین تو ایسا ہووے
سین کہ عدد اسکے ساٹھ ہین انکو نصف کرین تو تیس ہووین حرف اسکا ل ہی پھر تیس کو نصف کیا تو
پندرہ ہوے حرف اسکے ہ ی پندرہ کی تضعیف ممکن نہوئی اسواسطے کہ کسر واقع ہوتی ہی اسلیے زیادہ اسپر عمل
تضعیف کا جائز نہ رکھا بعد اسکے عین کہ عدد اسکے ستر ہین انکو جو نصف کیا تو پینتیس ہی ۳۵ حرف اسکے
ہ ل اور پینتیس کی تضعیف ممکن نہوئی لہذا چھوڑ دیا گیا بعد ازان یا عدد اسکے دس ہین انکو جو نصف کیا تو پانچ
رہی حرف اسکا ہ ہی بعد اسکے دال کہ چار عدد رکھتی ہی انکو نصف کیا تو دو رہی حرف اسکا ب ہی پھر دو کو نصف
کیا تو ایک رہا حرف اسکا ا ہی پس سب حرف کہ موافق قاعدہ بسط کے تضعیف کے لفظ سعید سے حاصل ہوئے یہ ہین
ہ ی ہ ل ہ ب اساتوین بسط مداخل اربعہ وہ اسطرح پر ہی کہ جس لفظ کے یا عبارت کے چاہین کہ موافق حساب ابجد کے
عدد نکالین اور عدد سی حروف حاصل کرین اور عدد چار طرح پر ہین کبیر وسیط صغیر اصغر کبیر وہ ہی کہ عدد لفظونکی
اصلی یا عبارت کے ہون جسقدر کہ ہون اور عدد وسیط وہ ہی کہ ایکمرتبہ کو اسکے طرف احاد سی کم کرین اور عدد صغیر
وہ ہی کہ وسیط سے ایک مرتبہ کم کرین اور عدد اصغر وہ ہی کہ اس سی بھی ایکمرتبہ کم کرین مثلاً لفظ سعید کے عدد
ایکسو چوالیس مین حرف اسکے ہین د م ق یہ عدد کبیر ہین ان عددون مین تین مرتبہ ہین ایک تو مرتبہ احاد کا
کہ چار ہین دوسرا مرتبہ عشرات کا کہ چالیس ہین تیسرا مرتبہ سیکڑہ کا کہ سو ہین جو ان عددونکو وسیط کرین تو ایکمرتبہ احاد کا
مرتبہ عشرات مین ادغام کرین اسصورت پر ایکسو اسی رہی ۱۰۰ حرف اسکے ح ق اور جو چاہین کہ اسکو صغیر کرین
تو صفر کو کہ مرتبہ دہائی کا ہی حافظ ہی احاد مین کہ آٹھ ہین ادغام کیا تو اٹھارہ رہی اسصورت پر ۱۰ حرف اسکے ہین
ح ی اور اگر چاہین کہ اسکو اصغر کرین تو احاد کو عشرات مین ادغام کرین پس نو رہی اسصورت پر حرف اسکا
ط ہی پس سب حرف کہ موافق قاعدہ بسط مداخل اربعہ کے لفظ سعید سے حاصل ہوئے ہین وہ یہ ہین د م ق ح
ق ح ی ط اور بسط حروف کے قاعدہ تین سو ساٹھ ہین مبتدیونکی دریافت کے واسطے اسیقدر پر بیان اکتفا
کیا گیا فصل تیسری اعمال جفر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جفر کے اعمال دو قسم پر ہین ایک استخراج اسکام کا
یعنے دریافت کرنا احوال خیر و شر کا اور کھولنا رازونکا اور پوشیدگیونکا اور دفینون وغیرہ کا دوسرے تسخیر یعنی

رام کرنا مطلوب کا خواہ وہ مطلوب ذی روح ہووے یا غیر ذی روح ہو یا سفلی ہو یا علوی ہو جیسے تسخیر کرنا کواکب
یعنے ستارون کا اور ملائک کا اور سفلی جیسے تابعدار کرلینا بادشاہون کا اور وزیرون اور امیرون اور سب گروہ
خلائق کا اور ان دونون بابونکو علم جفر کے عالمون نے کمال رمز و کنایہ مین لکھا ہے اور ایسا اسکو مخفی کیا ہے کہ ہر چند کوئی ذہن
بلیغ اور فکر رسا رکھتا ہووے اسکی کنہ حقیقت پر ہرگز نہین پہونچ سکتا ہے اسلیے کہ یہ علم جفر قبیل معقولات سے نہین ہے کہ عقل کے
غور سے اسکے کنہیات کو یعنی پوشیدگیونکو دریافت کرسکے اور حق یہ ہے کہ ایسی نعمتین لائق مخفی کرنے کے ہین اسلیے کہ نااہلونکی
نظر سے پوشیدہ رہین اسواسطے کہ اس مقصد عالی سے اگر اشرار کامیاب ہو جاوین تو ایسا ہووے کہ گویا مست کے ہاتھ مین
تیغ آگئی پس وہ دیوانہ انواع طرح کے فتنہ اور شور و فساد برپا کرے اور یہ علم جفر علم الہی اور آثار یعنی افعال انبیا علیہم التحیۃ والثنا
ہے وہ مست دیوانہ اس علم کو بازیچہ طفلان کردے پس مخفی کرنا ان اعمال کا فاجر اور شریر سے عین واجب ہے اور علم جفر کے اعمال تسخیرات
مین مثل اعمال دعوات اسماء جلالی کے کچھ خوف و خطر رجعت کا نہین ہے اور اعمال جفر کی دعوت کے دن چار ہفتہ سے
زیادہ نہین ہوتے ہین عمل تسخیرات مین اگر حروف آتشی غالب ہووین تو وہ مہم پہلے ہی ہفتہ مین انجام کو پہونچ جاوے
اور جو حروف ہوائی کی طبیعت غالب ہووے تو دو ہفتہ مین مطلب برآئے اور جو حروف آبی کی طبع غالب ہووے
تو تین ہفتہ مین مقصد حاصل ہو جائے اور جو حروف خاکی کی طبع غالب ہو تو چار ہفتہ مین مدعا برآئے اور جاننا
چاہیے کہ جملہ بسط کہ صدر مین جنکا ذکر کیا گیا کہ سب استخراج احوال معینات کیلئے اور اعمال تسخیرات کے واسطے کافی
ہین اور استخراج احکام کے قاعدہ بہت ہین مگر جو کچھ کہ پہونچا ہے بعض انمین سے ساتھ رمز و ایما کے اور بغیر تفصیل
اور تشریح کے ان اوراق مین درج کرتا ہون اگر چاہین کہ کسیکے احوال کے خیر اور شر پر اطلاع اور آگاہی حاصل
کرین تو جفر جامع کے صفحون اور خانونمین سے جس صفحہ اور خانہ مین نام اس شخص کا نکلے وہ تمام صفحہ اس شخص کے خیر اور
شر کے احوال پر مبنی ہے یعنی جس خانہ مین کہ نام اس شخص کا ہے اس سطر کا تمام خانہ اسکے احوال کے حال پر دلیل ہے اور اس خانہ سے جو
کچھ کہ مابعد ہے وہ اسکے احوال گذشتہ پر دلیل ہے اور جو کچھ اس صفحہ کی سطرونسے اسکے ماقبل ہے وہ اس شخص کے
احوال مستقبل پر دلیل ہے پس ان تینون سے یعنی ماضی اور حال اور استقبال سے اور جو کچھ کہ دریافت کرنا
اسکا منظور ہووے ان خانونکے تمام حرفون کے بینات لیکر اور عدد انکے نکال کر اور ان عددونسے حروف
حاصل کرکے دائرہ تکسیر مین لیجاوین یعنی ضرب دین اور صدر کو موخر کرین یعنی مقدم کو موخر کرین فضل الہی سے
تکسیر کی آخر سطر مین منصوبا یا مقلوبا ایسی عبارت نظم یا نثر پیدا ہووے کہ اس شخص کے احوال پر مبنی ہووے اور یہ قاعدہ
ارباب استخراج احکام کے بہت بڑے اسرار مین سے ہے اسواسطے قرار واقعی تفصیل کرنا اسکا مناسب نجانا اور

سوائے اسکے اور قاعدہ استخراج جواب مین انواع اور اقسام کے ہین مگر اس قاعدہ مذکور کے برابر کوئی قاعدہ نہین ہے کہ اس سے امر مخفی اور پوشیدہ کی کو دریافت کرسکے قاعدہ دوسرا جو سوال کہ رکھتے ہون عبارت فارسی یا اردو یا عربی مین جس زبان مین چاہتے ہین لکھین اور اسکو تقطیع کرکے عدد اسکے ابجد کے حساب سے لیوین اور ان اعداد سے بموجب قاعدہ عدد کبیر اور بسیط اور صغیر اور اصغر کے حروف حاصل کرکے ان حرفونکو ملفوظی کرین اور جسقدر کہ حروف ملفوظی حاصل ہووین عدد ان کے لکھکر حروف اسکے شامل ان حرفونکی کرین بعد اسکے جسقدر نقطہ کہ اس سطر ملفوظی مین ہووین انکو لیکر انکے حروف بھی درست کرین اور حرفونکی تعداد پر خانہ درست کرکے ایک ایک حرف کو ہر خانہ مین لکھین یہانتک کہ سب خانہ پر ہوجاوین بعد اسکے سطر دوم نظیرہ ابجد یعنی سطر اول رقم کرین اور سطر دوم مین حروف نظیرہ کہ حاصل ہون انکو سطر سوم مین صدر موخر کرین اور ان حروف صدر موخر سے سطر چہارم مین موافق قاعدہ ترفع اور ترقی اور تنزل اور مساوات کے کہ اس قاعدہ کو بدوح یلن کہتے ہین حروف مستحصلہ حاصل کرکے سطر پنجم مین پھر نظیرہ ابجد کے نیچے ہر حرف مستحصلہ کے سطر چوتھی لکھین کہ وہ سطر جواب ہے اور یہ قاعدہ بدوح یلن قاعدہ اول سے بزرگی اور عظمت مین کمتر ہے اور عمل استخراج حروف مستحصلہ مین بہ نسبت اس قاعدہ اولی کے اس قاعدہ مین دقت زیادہ تر ہے اور بعضے اس قاعدہ کو قاعدہ ایزاد الاعشار کہتے ہین اسواسطے کہ اس قاعدہ مین معمول ہو حروف ترقی یا ترفع یا تنزل یا مساوات کے عدد جو عشر یعنی دہائی سے زیادہ ہون تو دہائی کو ترک کرکے احاد کو لیتے ہین اور انسے حرف پیدا کرتے ہین اور جو ان حرفون تو نظیرہ دیوین تو جواب حاصل ہوجاتا ہے اور دائرہ ابجد کے مقابل کے حروف کو نظیرہ کہتے ہین سطر اول کو اساس کہتے ہین اور سطر دوم کا نام نظیرہ ہے فقط

دائرہ نظیرہ ابجدی

یہ نظیرہ ابجدی کا دائرہ ہے

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

اور ترفع اوسا اور ترقی اور تنزل اور مساوات کے حروف اس تفصیل سے ہین حروف ترفع ب د وح ی ل ن حروف ترقی ع ص رت خ ض غ حروف مساوات اج ہ زط ک م حروف تنزل ظ ذ ث ش ق ف س اور حصول مقصود کیلیے جفر جامع کے صفحون کا لکھنا بہت بڑا اثر رکھتا ہے لیکن چاہیے کہ اپنے مقصود کے مناسب صفحون کو تلاش کرین مثلاً اگر کسی مریض کی شفا منظور ہووے تو صفحہ شفا کا جفر کبیر کے قاعدہ

فائدہ سے اکیسوین جزو اور سترھوین صفحہ اور پہلی سطر اور اول خانہ مین ہو اپنے ہاتھ سے لکھین یا کسی اور سے لکھوا ین اور اس صفحہ کو مریض ہر دم اپنے پاس رکھے جب تک کہ صحت پاوے اور جو کوئی فقر و افلاس مین مبتلا ہووے اور بلا ہے کشایش رزق اسکو حاصل ہووے تو کشایش اور رزق کے صفحون کو لکھے اور اپنے پاس رکھے اسکی برکت سے اللہ تعالے اسکو رزق اسکا فراخ کرتا ہی اور عسرت اور افلاس سے اسکو رہا کرتا ہی حاصل کلام اپنی حاجت کے مناسب خبر کر ما جفر جامع کے صفحون کو بر کرے اور صفحون کے لکھنے کے وقت جو شرطین کہ اول مذکور ہوئین انکو ملحوظ رکھے تو عمل صحیح ہووے اور فائدہ اسکے عاید حال ہووین فقط باب تینتیسوان علم کیمیا کے بیان مین جاننا چاہیے کہ علوم دو طرح ہین ایک علوم جلیہ دوسرے علوم خفیہ جلیہ علوم متداولہ سے مراد ہی کہ مدرسون اور مجلسون مین سیکھتے ہین اور علوم خفیہ وہ ہین کہ نامحرم ہوا کی نظرون سے حکماء نے اسکو مخفی کیا اور پوشیدہ کیا ہی اور اسکے مخفی کرنے مین ہمیشہ حکماء نے ارادہ دل کو مصروف رکھا ہی اور وہ پانچ علم ہین کہ انکو مہنہ مخفیہ کہتے ہین اور وہ یہ ہین علم کیمیا اور علم لیمیا اور علم ہیمیا اور علم سیمیا اور علم ریمیا ان پانچون علمون مین سے بھی جدا جدا بابون مین کچھ تھوڑا سا بیان کرتا ہون مین انشاء اللہ تعالی علم کیمیا یہ ہی کہ صاحب صنعت ناقص دھاتون کو تدبیرون کاملہ کی قوت سے ادنی مرتبہ سے درجہ اعلی کو پہونچاتے ہین اور اعلی قدرت مین یعنی کامل ترین دھاتون مین فضہ اور ذہب ہے اور اس علم مین کتابین اور رسالہ مفیدہ بہت ہین اور بیشمار اور مجربات خوشحالی اور ہفت اجساب وغیرہ کے مثل بہت ہین اور تشریح اس علم کی اس کتاب مختصر مین غیر ممکن ہی مگر مجمل ان مین سے بیان کرتا ہون کہ اس علم کی بعض اصطلاحونسے مبتدی واقف اور آگاہ ہو جاوین گے مقدمہ اس علم اصطلاحون کے بیان مین ارواح وہ مراد ہی زیبق اور نوشادر اور اقسام گوگرد سے اور انواع زرنیخ سے اور یہ چیزین کافی ہین آگ پر نہین ٹھہرتی اجساد سا تون دھات کو کہتے ہین یعنی ذہب اور فضہ اور صفار زیبق اور سرب اور حدید اور نحاس اور خارصین یعنی جسد انفاس اجزائے رواللہ سے مراد ہی کہ درمیان روح اور جسد کے ربط دیوے مجرا سود جو انان صحیح المزاج کے سر کے بال ہین کہ اعمال اکسیر مین اکثر جگہ کام مین آتی ہین اصل باہ اور مذکر اور فرار زیبق یعنی پارہ جو اور اصل حامض اور مونث کبریت یعنی گندھک ہی قمر اول اور فضہ یعنی چاندی اور عطارد اور دے توتیا اور نانی خارصین یعنی جسد تیسرا مراد ہی اور ثالث نحاس یعنی تانبے سے مراد ہی شمس اور رابع ذہب یعنی طلا سے مراد ہی مریخ اور خامس حدید یعنی آہن کی اقسام سے مراد ہی مشتری اور سادس ارزیز یعنی رانگ سے اشارہ ہی زحل اور سادس سرب یعنی سیسہ سے اشارہ ہی عقاب و شاہین اور علم اصفر یعنی زرد رنگ زرد بطمی ہی عروس کہ گرد ہی صراف نمک تلخ ہی اسد شورہ قطیر اسکو کہتے ہین کہ اجزا کو بانی مین حل کرکے جامد دل کو طلقہ کے ذریعہ سے دوسری طرف لیوین ایسلیے کہ صاف اور لطیف بنکے سمج وہ ہی کہ اجزا کو آوند سنگ مین دستہ سی

گھسین تو ایک ذات ہو جائے تصعید وہ ہی کہ اجزا کو ایک ظرف مین کرین اور دوسرا ظرف اسکے اوپر نصب کرکے
دونون ظرف کے لبون کو مٹی اور کپڑے سے بند کرکے ظرف کو آگ پر رکھین کہ جوہر اجزا کا اڑکر ظرف بالا کی سطح پر چسپان ہو
جائے تشویہ وہ ہی کہ اجزا کو بوتہ مین یا قدحے مین رکھے اور ایک قدح یا بوتہ دوسرا اسکا سرپوش کرے اور دونون
کے لبون کو بند کرکے آتش نرم پر رکھین تشمیع وہ ہی کہ اجزاے مرکبہ کی وہ حالت ہو جائے کہ آگ کی تھوڑی گرمی سی یا آفتاب
کی دھوپ سے مثل موم کے پگھل جائے اور ان اجزاے مشمع یعنی گداختہ کو ہواے سرد مین اگر رکھین تو پھر مثل موم کے
منجمد ہو جائین تغضین وہ ہی کہ اجزا کو ایک ظرف مین کہ اسکے مناسب ہووے ایک جگہ رکھدین کہ وہ سڑ جائین اور ان
مین کرم پڑ جائین حل وہ ہی کہ اجزا کو شیشہ مین کرکے گھوڑے کی لید کے نیچے یا کسی جاے نمناک مین دفن کرین تو پانی کی
طرح محلول ہو جاوے عقد وہ ہی کہ محلول کو یعنی اجزاے حلکردہ کو ظرف زجاجی یعنی کانچ کے ظرف مین کرکے خاکستر گرم پر
رکھین تو وہ منعقد ہو جائے یعنے گرہ لگجائے اور حل اور عقد اس فن مین بہت بڑے اسرار ہین کہ سب شعلہ اور چیزین
اور فرار کرنے والی اشیاء اس تدبیر سے عمل کے مکرر کرنے سے آگ پر قیام پذیر ہو جاتی ہین اور حل و عقد کی انتہا سات
مرتبہ تک ہی اور سحق اور تصعید اجزا سے جسوقت فارغ ہوتے ہین تو اسوقت حل اور عقد کی نوبت پہونچتی ہی فصل
صنعت کیمیا کے بیان مین جاننا چاہیے کہ کیمیا اسرار الہی مین سے ایک اسرار ہی کہ سواے محرمان اسرار غیب کے کہ وہ
ارباب معانی اور اہل عرفان ہین اس سر عظمی کے لائق نامحرم ہرگز نہین ہوتے ہین اور اس جزو زمانہ مین کلہم مخلوق رذیل
بھی اور شریف بھی اس نعمت عظمے کے واسطے گرم رو بادیہ طلب ہین اور سواے بیحاصلی کے کچھ حصول نہین ہوتا ہی بیت این
سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خداے بخشندہ ٭ جبتک انسان آلایش حرص و آزار اور مکر و فریب دنیا مین آلودہ
رہتا ہی ہرگز اس مقصد بلند اور طلب ارجمند کو نہین پہونچسکتا اور جن لوگون نے دامن ہمت کا آلودگی لذت دنیا سی کھینچ لیا
وہ بجز اہل اللہ اور اولیا اللہ کے نہوونگے اسبات کو مولوی معنوی نے فرمایا ہی بیت کیمیا و سیمیا و ریمیا ٭ این نباشد جز بذات
اولیا ٭ اور ان حروف کے راقم کو اس فن کی بہت کتابونکی مطالعہ سے دریافت ہوا کہ اس علم کے عالمون نے کتابون
اور رسالون مین اکسیر کی ترکیبین جو کچھ کہ لکھی ہین سب صحیح اور درست ہین لیکن بعض کتابون کو کہ خاص انھین پر اختتام
عمل موقوف اور منحصر ہے سینہ مین رکھا ہی سفینہ مین نہین لکھا ہی اور عقل بھی مقتضی اسکی ہی کہ کونسا عاقل ہوگا
کہ ایسی نعمت بے بدل کو علانیہ اسطرح کتاب مین لکھدیوے کہ سب دقیقہ اور کنہین اسکی خاص و عام پر
آشکار ہو جائین اور اسیوجہ سی ہی جو کچھ کتابون مین لکھا ہی جو آدمی اسکے عمل پر کوشش کرتے ہین سواے نقصان مایہ
اور طعنہ ہمسایہ کے کچھ فائدہ نہین اٹھاتے ہین ہان اگر بخت بیدار اور طالع مددگار کی یاوری سے اس فن کا استاد

کامل بہم پہونچ جائے اور وہ براہ شفقت وعنایت اس باب مین کچھ ہدایت فرمائے تو البتہ حصول مقصود کی امید
ہے اسلیے کہ رمزین اور باریکیان ہر فن کی بغیر استاد ایسے کے کہ عالم اور ماہر ہو ظاہر اور کھل نہین سکتین ان
حروف کے راقم کو سیاحی کے زمانہ مین اس فن کے مین کاملون سے ملاقات کا اتفاق پڑا ہر ایک کو دوسرے سے فائق
تر پایا اور عجیب وغریب احوال انکے متفرقات کا مین نے بچشم خود دیکھا اور انکی زبان صداقت نشان سے جو کچھ
کہ بگوش ہوش مین نے سنا ہے بے کم وکاست ان اوراق مین مندرج کرتا ہون جاننا چاہیے کہ اکسیر دو قسم پر ہے ایک
اکسیر معدنیات کی اور دوسری اکسیر نباتات کی اکسیر معدنیات کی دو قسم پر ہے ایک اکسیر ابیض ہے کہ وہ رانگ اور سیسہ اور
جسد اور پارہ کی ناقص دھاتون کو مرتبہ نقصان سے چاندی کے کامل درجہ کو پہونچا ہے یعنی تحفہ اور اعلی چاندی کر دے
اسواسطے کہ ان اجساد مین مادہ چاندی کا بالقوہ موجود ہے مگر رطوبت کی زیادتی اور غلبہ ارضیت کے چند عارضون کے باعث
سے کہ معدن مین ان پر لاحق ہوتے ہین کمال کے رتبہ کو نہ پہونچے پس کوئی چیز ایسی چاہیے کہ فلزات کے اجساد کو ان عارضون سے
پاک کرے اور جسوقت وہ کثافت اور رطوبت دور ہو جائیگی تو خواہ مخواہ مرتبہ کمال کو پہونچ جائینگے اور چاندی خالص بنجائینگے
کہ اسمین اور کافی چاندی مین کچھ فرق نہوگا اور خشت پزون کے پزاون پر معادن کی مثال صادق آتی ہے کہ آگ کی گرمی جو
اینٹون کو معتدل پہونچتی ہے تو اینٹین سرخ اور مضبوط اور کامل ہو جاتی ہین اور یہ مطابق چاندی سونے کے ہے کہ حرارت
معتدل سے معدن مین آفتاب نے قیام قبول کیا اور جہان حرارت آگ کی کمتر پہونچتی ہے تو اینٹین خراب اور بدرنگ
ہوتی ہین اور یہ بمنزلہ رانگ اور سیسہ اور جسد اور پارہ کے ہین اور جسمقام پر آگ کی گرمی کی حدت زیادہ تر اثر کرتی ہے
تو اینٹون کے اجزا مین احتراق آجاتا ہے یعنی سوختہ ہو جاتی ہین تو نشفہ یعنی جھانوان ہو جاتا ہے اور یہ بمنزلہ تانبے اور
لوہے کے ہے اور علم حکمت طبیعات مین ہمنے لکھدیا ہے کہ سب دھاتون کی اصل پارہ اور گندھک سے ہے پس اس
فن کے عالمون نے اکسیر سفید کے عمل کے واسطے پارہ اور ہرتال اور نوشادر اور چاندی مقرر کی ہے اور اکسیر سرخ
کے عمل کے لیے پارہ اور گندھک اور نوشادر اور سونا مقرر کیا ہے اور ان چارون اجزا کو ارکان اربعہ اور عناصر
اربعہ کہتے ہین گوگرد یعنی گندھک اور زرنیخ یعنے ہرتال بمنزلہ آگ کے ہین اور نوشادر بمنزلہ ہوا کے ہے اور پارہ
بمنزلہ پانی کے اور چاندی اور سونا بمنزلہ خاک کے اور پارہ اور ہرتال اور نوشادر بمنزلہ ارواح کے ہین اور چاندی
اور چاندی اور سونا بمنزلہ اجساد کے اور حالت ترکیب اور امتزاج مین جو اشیا کہ اسمین داخل کرین قسم قیما وغیرہ
سے کہ وہ بمنزلہ نفس کے ہے اور نفس ربط دیتا ہے روح اور جسد مین پس بنا اکسیر کی روح اور نفس اور جسد پر ہے اور بغیر
اسکے عمل تمام نہین ہوتا ہے اور یہ ایک سر ہے اسرار مین سے اور ایک رمز ہے رموز مین سے اور جو چار چیزون نے

عمل اکسیر کے لیے خصوصیت پائی ہے لہذا اسکے امتزاج کی تدبیرین بھی چار ہین اول سحق دوسری تصعید تیسرے
ذائبہ چوتھی عقد اور طریق ان اعمال کا مقدمہ مین بیان ہوا ہے اور جسوقت یہ اعمال اتمام کو پہونچین تو چار قوتین ان
ان اجزای مرکبہ مین پیدا ہووین اول قوت سیلان کہ تھوڑی سی حرارت مین وہ چیز مثل موم کے پگھل جائے دوسرے
قوت نفوذ یعنی جس جسد پر اجساد مین سے اسکو ڈالین اپنی قوت سے اسکے باطن مین نفوذ کر جائے تیسرے قوت
صبغ کی یعنی اجساد ناقص رنگ کو چاندی سونے کا خاص رنگ اور وزن بنا دے چوتھی قوت ثبات یعنے
متخلخل اور کثیر الحجم اجساد کو چاندی اور سونے کے جسم اور عیار سے ملا دے یہ ہے مجمل جو کچھ کہ کاملین کی زبان سے
مین نے سنا ہے اور ایک ترکیب عجیب و غریب جو اس فن کے کاملین سے مجکو حاصل ہوئی ہے ان اوراق مین اسکو
بے کم و کاست درج کرتا ہون جو کوئی بزرگان فرخندہ بخت سے اس عمل نادر کو پہونچے اور اصل مطلب سے کامیاب ہووے
تو چاہیے کہ مجکو بدعاے خیر یاد کرے اور خرچ بیجا مین اسکو صرف نکرے اور عبادت اور ریاضت مین کوشش
کرے اور جو کوئی خیر کی نیت نرکھتا ہو اس سے یہ عمل ہرگز راست نہ آویگا اور اتمام کو بھی نہ پہونچیگا اور وہ یہ ہے کہ چند
مرغ اور مرغیان کڑکنات یعنی پر اور پوست اور گوشت اور خون اور ہڈیان بھی مثل کوئلہ کے سیاہ ہون اس کو منگوائے
اور ایک کرکل بہت لمبی اور چوڑی اور بلند تختونکی تیار کرائے اور اس مین جا بجا شبکہ رکھے اور انکو اسمین رات دن رکھے
اور اس کرکل مین سے کبھی باہر نہ نکالے کہ مٹی وغیرہ اشیاء کو وہ نہ کھانے مین غرضکہ دانہ پانی بھی انکو اسی کرکل مین دیا کرے
اسواسطے کہ اس عمل مین خاک سے احتیاط رکھنا شرط عظیم ہے جبکہ وہ مرغیان بیضہ دین تو بیضہ والی مرغیونکو دوسری کرکل
مین ان بیضون پر بٹھائین جب بچہ نکل آئین تو سات دن تامل کرین کہ بچہ ہوشیار ہو جائین تو کہربای بہتر بارہ تولہ اور کبریت
اصفر یعنی گندھک زرد ایکتولہ اور زرنیخ یعنی ہرتال ورقی ایکتولہ اور زرنیخ اسرخ ایکتولہ اور شنجرف سرخ ایکتولہ اور
زاج کرمانی یعنی پھٹکری ایکتولہ زعفران الحدید ایکتولہ سرنج یعنی سیندور ایکتولہ زعفران نحاس یعنی تانبہ ایکتولہ جسد ایکتولہ
عقاب محمر یعنی نوشادر ایکتولہ نمک طعام ایکتولہ ان سب دواونکو لیمون کے عرق مین تر کرکے دو روز برابر سحق
کرین جب خشک ہو جائین تو خوب باریک پیسکر باحتیاط انکو رکھ چھوڑین کہ گرد و غبار سے محفوظ رہین پس ایک
ماشہ اس دوا مین سے لیوین اور چوبیس ماشہ گندم کا آٹا یا چنے کا بیسن لیکر اس دوا کو اسمین ملائین اور بکری
کے خون مین خمیر کرکے گولیان اسکی کرکے ان چوزونکو کھلاوین چند روز تک جسوقت وہ دوا تمام ہو جاوے پھر ایک
ماشہ اسی دوا مین سے اور تیئیس ماشہ آٹا یا بیسن لیکر بدستور خون گوسفند مین خمیر کرکے چند روز کھلاوین بعد اتمام کے
پھر ایک ماشہ دوا اور بائیس ماشہ آٹا یا بیسن خون گوسفند مین ملا کر بدستور چوزون کو کھلائین اور اسیطرح ہر مرتبہ

آٹے مین سے ایک ماشہ کم کرتے رہین یہانتک کہ آٹا دوا کے وزن پر پہونچے اسوقت ہر روز ایک گولی دوا زیادہ
کرتے رہین یہانتک کہ دوا کا وزن چار ماشہ اور آٹا وہی ایک ماشہ ہووے جب آٹے سے دوا کا وزن چوگنا ہو
جائے یعنے چار ماشہ دوا اور ایک ماشہ آٹا ہووے تو اسوقت دو ماشہ آٹا اور دو ماشہ خون اور چار ماشہ دوا
ملاکر چوزون کو کھلاتے رہین اور جو کبھی چوزون کو پنجرے سے یعنے کرکل سے باہر نکالین تو دھیان رکھین کہ زمین پر
چونچ ڈالکر مٹی وغیرہ نہ کھانے پائین کہ وہ مفسد عمل ہے حاصل کلام جس طریق پر کہ مذکور ہوا چوزون کو دوا کھلاتے
رہین کہ جبتک کہ بڑے ہو جائین اور بیضہ دینے لگین اور ان دوا کھانیوالی مرغیونکے بیضونکا رنگ سرخ ہوگا اوپر سے
یعنے پوست اور اندر کو سفیدی اور زردی دونون زرد ہونگی سرخی مائل پھر ان بیضون کو توڑکر انکی زردی اور سفیدی
کو چینی کے برتن مین کرکے نرم آگ پر رکھدے کہ وہ سب روغن ہو جائیگا پھر ایکہزار مثقال پارہ لیکر لوہے کی کڑاہی مین
کرے اور نرم آگ پر رکھکر ایک مثقال اس روغن مبارک مین سے اسپر ڈالے کہ وہ پارہ مثل شنجرف کے سرخ ہو جائیگا اور گرہ بند
یعنے منعقد ہوکر قائم النار ہو جائیگا اور اس شنجرف مین سے پھر اور ہزار مثقال سیماب پر ڈالے کہ وہ بھی مثل شنجرف سرخ ہو
جائیگا اسیطرح سات مرتبہ عمل کرے بعد ازان اس بار ہفتم کے شنجرف مین سے ایک مثقال شنجرف لیکر ہزار مثقال چاندی
پر ڈالے کہ طلاے کامل عیار ہو جائے اور جو چاہے کہ اس سے بھی بہتر اور اعلی ہووے کہ چاہیے کہ انھین بیضونکو جو دوا خوردہ
چوزون نے جو اول مرتبہ دیے ہین مرغی کے نیچے رکھدے کہ بار دگر انمین سے بھی بچہ نکل آوین اور بطریق معمول ان بچونکو وہی دوا
کھلاے یہانتک کہ وہ بڑے ہو جائین اور وہ بیضہ دیوین ان بیضونکا روغن وہ چند روغن سابق سے طاقت رکھتا ہے اور جو ان
چوزونکی پنچال جمع کرکے ایکمثقال بھر پنچال لیوے اور جس دھات یعنی جسد کو چاہے ساٹھ مثقال لیکر اسپر اس پنچال کو ڈالے
طلاے خالص ہو جائیگا اور دوا نر مادہ دونونکو کھلاتا رہے اور خوراک ان مرغ اور مرغیونکی گندم یا آٹا گندم کا یا چنے کا
بیسن ہے سواے اسکے بجز پانی کے اور کچھ نہ دیوے اس ترکیب کو مین نے جو کچھ کہ استاد فن نے مجکو تعلیم کیا ہے بتفصیل لکھدیا ہے اور
کوئی بھید اسکا مخفی اور فروگذاشت نہین کیا ہے بجنس ہو ہو لکھا ہے لیکن قسام ازل نے جس کسی کی قسمت مین یہ نعمت غیر
مترقبہ کردی ہے اسی سے یہ سب ترکیبین مذکورہ سرانجام پائینگی اور جسکے واسطے مقدر ازل نے تقدیر نہین کی ہے اس سے
ان نے ترکیبون مین کچھ خلل واقع ہوگا کہ وہ کمال کو نہ پہونچینگی اور سرانجام نہ پائینگی قسم دوم عمل اکسیر کہ نباتات سے
ہوتی ہے اور یہ طریق اکثر ہندوون کا معمول ہے اور تحقیق ہے کہ خواص اشیا کا برحق ہے اللہ تعالے نے بعض درختون
کو ایسا خواص بخشا ہے کہ سرخ کی ہوئی فلزات یا ذوب کی ہوئی پر چند قطرہ ان درختون کے پتون کے عرق کے
ڈالین تو چاندی یا سونا خالص ہو جائے انمین سے بعض جو مجکو پہونچین وہ لکھتا ہون یعنی الف کی الف پر

زبر اور کاف عجمی پر تشدید اور زبر اور یاء تحتانی ساکن ایک درخت ہے کہ ریت مین ملتا ہے اور پتا اسکا آگ کے پتے کے
مطابق اور مشابہ ہے مگر یہی فرق ہے کہ آگ کی شاخین سبت ہوتی ہین اور آگ کا پتا اور لکڑی کے توڑنے سے دودھ
نکلتا ہے اور اس کی صرف ایک شاخ ہوتی ہے دو بالشت کی یا قدرے کم یا زیادہ زمین سے بلند ہوتی ہے اور اس
ایک ہی شاخ مین متصل پتے ہوتے ہین آگ کی طرح مگر اسکے توڑنے سے دودھ نہین نکلتا ہے اس قسم کا درخت جو
ریت مین کہین پائے تو اسکو جڑ سے کھود کر سایہ مین خشک کرکے باریک سفوف کرلے اور وقت ضرورت ایک
تولہ رانگ کو گلا کر ایک ماشہ وہ سفوف اس پر ڈالے قدرت خالق سے خالص چاندی ہوجائیگی دوسرا تیلیا گندنا
فوقانی کے نیچے زبر اور یاء تحتانی مجہول ساکن ہے وہ بھی ایک درخت ہے کہ برسات مین زمین چرب و سیاہ رنگ
مین پیدا ہوتا ہے اور گرمیون مین خشک ہوجاتا ہے اور ایک گز سے زیادہ بلند نہین ہوتا ہے اور درخت انبہ
کے سے اسکے پتے ہوتے ہین مگر چھوٹے اور سیاہی مائل ہوتے ہین اور پھول اسکا زرد ہوتا ہے اور جہان درخت
ہوتا ہے وہان اور گھاس نہین ہوتی ہے اور اسکی جڑ مین بھی زمین قند کی طرح ایک گرہ ہوتی ہے اور جسقدر کہنہ
ہوتی ہے بڑھتی جاتی ہے کہ پانچ سیر سے زیادہ ہوجاتی ہے اور بیلچہ اور کسی آہنی ہتھیار ونسے اس گرہ کا کھدنا
محال ہے اسوجہ سے کہ اسکے اثر سے لوہا ایسا نرم ہوجاتا ہے کہ زمین کھودنے کی قوت اسمین نہین رہتی غرض
جسوقت یہ درخت ہاتھ لگے تو شاخ آہو سے زمین کھود کر اسکی جڑ کو کہ مثل زمین قند کے ہوگی نکالین اور
اسکی شاخ و برگ کوٹ کر عرق نکال کر شیشہ مین باحتیاط تمام رکھ چھوڑین اور اسجگہ کی بلکہ بالشت بالشت
بھر گرد و پیش کی بھی مٹی کھود لین کہ وہ بھی کام آتی ہے اسکی جڑ کا یہ خواص ہے کہ سیر بھر رانگ کو گلا کر بقدر ایک
حبہ سرخ کے اگر اس جڑ مین سے اس رنگ مین ڈال دین تو اللہ تعالی کی قدرت سے خالص چاندی ہوجائے اور اس
مٹی کی اگر گھریہ یعنی بوتہ بنائین اور خشک کرکے اسمین رانگ کو سرخ کرین یعنی گلائین تو اس مٹی کے اثر سے وہ
رانگ خالص چاندی ہوجائے اور جو اسکے شاخ و برگ کے عرق مین گوگرد کو ایکروز سحق کرین تو گوگرد قائم ہوجائے
اور احتراق اسکا زائل ہوجائے اسوقت دو سو تولہ پارہ بوتہ مین زغال کی آگ پر رکھین اور اس گوگرد قائم
مین سے ایکتولہ بھر اسمین ڈال دین تو وہ تمام پارہ منعقد اور قائم النار ہوجائیگا اور اس منعقد پارہ مین سے
ایکتولہ دو سو تولہ چاندی کو گلا کر اسپر ڈالدین تو وہ تمام چاندی خاکستر ہوجائیگی اور اس چاندی کی خاک مین
سے ایکتولہ بھر سو تولہ تانبہ یا رانگ گداختہ پر ڈالدین تو خالص چاندی ہوجائیگی اللہ تعالی کی مدد سے باب
چونتیسوان علم لیمیا کے بیان مین جاننا چاہیے کہ علم لیمیا عبارت ہے ملنے قواے فاعلہ علویات کا

تو اے متعلقہ عملیات سے اور وہ اسمار اور طلسمات سے مراد ہے کہ اسکے عمل سے افعال عجیب اور آثار غریب ظاہر
ہوتے ہین اور حرف دو قسم پر ہین مفردات اور مرکبات اول بیان مفردات کا کرتا ہون الف جو کوئی سمجھکو بسبب
خواب کے اخکر باتین کرلے سکے پہلے ایک ہزار مرتبہ حرف الف کو زبان پر لاوے تو صاحب فراست ہو جاوے اور جو
ساعت مشتری مین ہزار بار کاغذ پر الف کو لکھکر کوئی اپنے پاس رکھے تو وہی تاثیر بخشے اگر وضع حمل کی سختی کے وقت حاملہ
کے ہاتھ یا تو نکے ناخنون پر حرف الف لکھدین تو باسانی وضع حمل ہو جائے اور جسوقت ماہ و بال مین یا بیوط یا بیمار
ہو بنظر بخش کے سیسہ کی لوح پر دائرہ کھینچین اور اس دائرہ مین نام دشمن کا اور اسکی مادر کا نقش کرین اور یا یکسو گیارہ الف
دور دائرہ پر بموجب نقشہ کے جو ذیل مین مندرج ہو لکھکر قبر کہنہ مین دفن کرین تو وہ دشمن جلد دفع ہو جاوے

نام دشمن
اور نام اسکی مادر کا یا ان
تحریر کرین

یا بارہ اگر شغال کی کھال دھوکر اسپر یکہزار ایکمرتبہ نام دشمن اور اسکی مادر کا لکھکر خانہ دشمن مین دفن کرین تو جلد
دشمن موضع ہو جائے اور جو قیدی یکہزار ایک مرتبہ پڑھے تو قید سے رہا ہو جاوے اور جو لکھکر اپنے پاس رکھے تو کوئی آسیب
اسکو نہ پہونچے اور جو بلی کے دھوے ہوے پوست پر لکھکر بدن کا مریض اپنے پاس رکھے تو شفا پاوے التمار روز
دوشنبہ طلوع صبح کیوقت سیر کے دھوے ہوے پوست پر ایک مثلث کھینچین اور اس مثلث کی ہر ضلع پر انسٹھ حرف
تا لکھین اور قیدی کو دیوین کہ وہ اپنے پاس رکھے فی الحال رہا ہوگا اور چار سو حرف تا کاغذ پر لکھکر اپنے پاس رکھے تو مخلوق
کی آنکھ مین نہایت عزیز اور مکرم ہوگا اور جو چار سو مرتبہ ہر روز پڑھے تو فتوحات کا دروازہ اسکے منہ پر کھلجاوے التمار
کاغذ پر بجنسوا اسی حرف تا یکصد ف پر لکھین اور اپنے پاس رکھین تو غرق ہونے سے محفوظ رہین اور اکیس مرتبہ خورشید
کیلوپر لکھین یعنی ہر طرف سات مرتبہ اور مفسدونکی گذرگاہ مین دفن کردین تو مفسدونکی جمعیت پراگندہ ہو جاوے
اور بجنسہ حرف تا لکھکر لکڑی زیر بالین رکھین تو خواب مین نہ ڈرین اور جو دم کالوزی کی لوح پر بانجنسہ اسی مرتبہ
اپنے نام اور اپنی مادر کے نام کے ساتھ لکھین اور جوندی جوانکی ملکیت مین ہو اسمین ڈالدین تو بلا اس کا زیر گاہ نہ ہووے
انجیر اگر اسطرح جو مین مرتبہ یعنی نبات پر لکھے اور تولنج والے کو کھلاوے تو وہ شفا پاوے اور جو کوئی عورت کہ مرد
کو چاہتا ہو تو یکہزار ایکمرتبہ حرف جیم کو مشت پر لکھے اور دھوکر پانی سے پی لیوے فوراً کھلائیگا اور جو ستین مرتبہ
یک مشت پر لکھے اور دھوکر اسکو مریض کو پلاوے تو فوراً شفا پاوے التمار ساعت اول مین یا اٹھوین دوشنبہ کو یا جو

نخوست سے خالی ہووے آٹھ مرتبہ ایک قطار سے اگر انگوٹھی کے نگینہ پر نقش کرین اور انگلی مین پہنین تو قوت باہ زیادہ
بخشے اور جورت کا مریض انگلی مین پہنے یا پانی مین اسکو دھوکر وہ پانی پیے یا غسل کرے تو شفا پاوے انجار اگر اینٹ
کے بارہ ٹکڑون پر نقش کرے اور راہ مین جو پانی باغ مین یا کھیت مین جاتا ہووے اسمین دفن کرے ارضی و سماوی
آفتون سے محفوظ رہے اور جو ساعت قمر مین ساٹھ بار لکھکر ساتھ نام غائب کے سر کے نیچے رکھکر سورہے تو غائب کے احوال
پر مطلع ہو جاوے یعنی معلوم ہو جاوے کہ کہان ہے الدال جسوقت قمر سرطانین اور ناظر ساتھ مشتری کے ہووے تو دال
کے عدد ملفوظی کہ چوبیس ہین مربع چہار در چہار مین اسکی چال کی وضع پر حریر سفید پر نقش کرین اور انگشتری کے زیر
نگین رکھین تو اسکو اللہ تعالے ایسی نعمت عطا فرماتے کہ ہرگز کم نہووے اور جو ورق آہو پر لکھکر اپنے پاس
رکھین تو حفظ اور فہم اور دانش زیادہ ہووے الذال اگر کوئی اسکے پڑھنے کی مداومت کرے تو دولت اسکی کبھی
زوال نہ دیکھے اور جو سات سو بار پڑھکر شیرینی پر دم کرکے اور جو کوئی اس شیرینی مین سے کھائے محبوب القلوب ہو جاوے
الرار آخر ماہ مین چار شنبہ کیدن ورد شقیقہ یعنے نصف سر کے درد والے کے پانچ مرتبہ اطراف پیشانی پر لکھدین
تو درد شقیقہ جاتا رہے اور جو روز یکشنبہ ایکسو ایک مرتبہ حرف رار کو لکھکر جو عمارت کہ نئی بنتی ہووے اسکی نیون مین
رکھدین تو وہ خراب ہونے سے اور شکست ہونے سے محفوظ رہے اور جو سطر حرف رار لکھین اور مرغ سفید کے
کان مین رکھکر چھوڑ دین تو جہان دفینہ ہو وہان وہ جاوے اور جو کھلا دین اور اسپر دم بھی کر دین اور چھوڑ دین تو
بھی وہی عمل کرے اور جو یہی عدد لکھکر گدھے کے کان مین رکھین اور پھر نکالکر ظرف قلعی مین رکھین اور اسقدر
نمک اسپر ڈالین کہ وہ چھپ جاوے پھر اسکو اپنے سر کے نیچے رکھین اور ستر مرتبہ پڑھکر سو رہین تو جسجگہ دفینہ ہووے خواب
مین دیکھین الوار جسوقت قمر حدی مین اور مریخ تحت الارض ہووے پچھتر بار ورق آہو پر لکھکر اپنے پاس رکھین آفات
سے محفوظ رہین اور ہمیشہ اسکے پڑھنے کی مداومت کرین تو کسی سے نہ ڈرین السین اگر اکیس بار پتے پر لکھکر جسکے نام پر
چاہین روان پانی مین ڈالدین وہ شخص جلد آویگا اور جو کوئی بعد نماز ظہر کے ہمیشہ ساٹھ بار پڑھے تو صاحب کرامات ہو جاوے
اور جو اسقدر عدد لکھکر لڑکون کے گلے مین باندھین تو جلد بولنے لگین السین اگر بیالیس حرف قفل کے پرہ پر
لکھین اور چیتالیس خرما پر یعنی ہر خرما پر بیالیس بار لکھکر اس پرہ قفل کو اور چھوہارون کو دختر ناکتخدا کے دامن مین باندھ
کر گذرگاہ عام مین والدین جسوقت کوئی شخص اس قفل کو کھولے اور چھوہارون کو کھاوے تو مطلب اس دختر ناکتخدا کا کھلنے
بعد شوہر اسکے واسطے پیدا ہو جاوے اور جو چالیس پرچون پر کاغذ کے لکھکر روپون کے چالیس لقمون مین رکھکر جسکے نام پر
چاہے ہر ایک لقمہ نان ایک ایک کتے کو کھلاوے زبان اس شخص کی بستہ ہو جاوے اور جو سوتے وقت سو بار ون حامله کے نام

نام پر پڑھے تو خواب مین دیکھے کہ عورت دختر بیٹے یا پسر اور جو کھاتے ہین اور پانی مین اسیقدر پڑھے اور زن حاملہ کو کھلاوے تو جلد لڑکا پیدا ہوا **الصاد** اگر بایوہ بچانے مین اس حرف کے پڑھنے مین مداومت کرے تو شاہ مین مانند ہو اور جلد منزل مقصود کو پہونچے **الضاد** اگر اسکو سو بار کھانے پر پڑھکر مرگی والے کو کھلائے تو وہ شفا پائے اور ضعف دل والے کو بھی اسیقدر عدد نفع بخشین **الطاء** جو کوئی چاہے کہ دشمنون سے نجات پاوے تو ایکبار اپنی ناخن پر حرف طا لکھے اور ایکدم مین دس بار پڑھے اور کسی سے کلام نہ کرے بسلامت نکلجائیگا **الظاء** اگر ہر صبح کو اپنے اور وقت پیشین کے نو سو بار پڑھے اور جو کوئی کہ آزار دہ ہوا اور اسکے گھر کی طرف دم کرے تو وہ جلد دفع ہووے اور اتنے ہی عدد لکھکر مرگی والے پر باندھے تو وہ صحت پاوے **العین** اگر دس بار مکھی یا خون کبوتر سے مرنج کے پتے پر لکھکر گلاب مین دھووے اور قولنج والے کو پلاوے تو وہ شفا پاوے اور جو مشکین زہرہ اور مشتری مین مشک اور زعفران اور گلاب سے جسکے نام پر چاہے لکھکر اپنے پاس رکھے جلد اپنے مطلب کو پہونچے اور جو اسی ساعت مین لکھکر مطلوب کو کھلائے جس چیز سے ہووے جلد اپنے مطلب کو پہونچے **الغین** اگر ہزار حرف غین منطل کے پتے پر لکھکر ہبوط مریخ مین دشمن کے گھر مین دفن کرے تو دشمن جلد آوارہ ہووے اور اسیقدر عدد اگر اسکے گھر کی طرف پڑھکر دم کرے تو یہی فائدہ بخشے **الفاء** اگر اسی بار یا فتاح پھٹکری کے قدح مین لکھین اور پانی مین دھوکر زن حاملہ کو پلاوین تو فوراً لڑکا پیدا ہوا اور جو کوئی اسی دن اسی بار پڑھکر دشمن کے گھر کی طرف دم کرے تو جلد ہلاک ہووے اور جو کسی غائب کے نام پر ہزار بار پاک کپڑے پر لکھکر جلائے تو وہ جلد چلا آئے **القاف** اگر ایکروز چالیس بار پڑھے تو مطلب اسکا حاصل ہوجائے اور جو سو بار جوز کے پتے پر لکھکر دشمن کے گھر مین دفن کرے تو جلد آوارہ ہووے اور جو دو سو بار ایک کاغذ پر جسکے نام پر چاہے لکھے اور بھاری پتھر کے نیچے رکھدے تو نیند اس شخص کی بند ہوجائیگی جبتک اسکو نہ نکالیگا اور محو کریگا اسکو نیند نہ آئیگی **الکاف** اگر کوئی زہرہ یا مشتری یا قمر کی ساعت مین لکھے اور اپنے پاس رکھے یا ہر روز اور ہر شب دو سو بار پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے تو مخلوق کی نگاہ مین عزیز ہووے اور چوبیس بار اسطرح پر لکھے 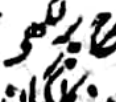 اور سفید مرغ کی گردن پر باندھکر تھوڑا سا پارہ اسکے کان مین ڈالے اور جس مقام پر دفینہ کا گمان ہو وہان چھوڑدے مرغ اسی مقام پر جاکر چونچ ماریگا **اللام** اکہتر حرف چھری پر لکھے اور اکہتر دفعہ سفرجل پر پڑھکر دم کرے اور اس کارد سے سفرجل کو تراشے اور جن میان بی بی مین باہم الفت بنوان دونونکو کھلائے تو انمین محبت اور اتفاق ہوجائیگا اور جو ہر روز دو سو بار پڑھتا رہے تو دشمن کے کید سے نجات پاوے **المیم** اگر ایکسو اکاون حرف میم کے بشرط کھلی آنکھونکے اس شکل سے ۰ سیب سرخ پر یا آبی پر لکھین اور مطلوب کو کھلائین یا سنگھائین تو

محبت عظیم بہم پہونچے اور جو کسی کا کسی پر آتا ہو کچھ اور وہ نہ دیتا ہووے تو نوے بار پڑھکر اس دین دار کی طرف دم
کرے تو جلد وہ ادا کریگا اور جو چالیس بار ایک ظرف پر لکھین اور دھو کر پی لیوین تو حافظہ اور فہم زیادہ کرے **النون**
جسوقت کہ زہرہ ساتھ تسدیس آفتاب کے ہووے جسکے نام پر چاہے حرف نون گھوڑے کے نعل پر لکھے تو وہ
آدمی اسکے عشق مین بیقرار ہووے اور جو ایک سو چھ حرف نون فولاد کی چھری پر جسکے نام پر چاہے اور رو بقبلہ ہو کر
دیوار مین بزور کردے تو جبتک کہ وہ چھری دیوار مین رہے نیند اسکی بستہ ہو جائے اور جو پچاس حرف نون کے لکھے
اور اپنے پاس رکھے تو کوئی جانور گزندہ اسکو نہ کاٹے **الواو** اگر ننانوے بار کسی شخص کے نام سے ورق آہو پر لکھکر جسوقت
کہ قمر تحت الشعاع مین ہو ہوا مین لٹکا دے نیند اسکی بند ہو جائے اور جو کسی طرف کو جانیکا عزم رکھے اور کسی طرح جانا
میسر نہو تو ہر صبح کو ساٹھ بار پڑھے اور اس طرف کو دم کرے تو جلد اس طرف کا سفر میسر ہو جائے **الہاء** اگر فاقہ کشی اور فقر پر
غالب ہووے تو چاہیے کہ چالیس امرا کے ناودان کے نیچے سے چالیس سنگ ریزہ اٹھالے اور جسوقت قمر زائد النور
اور مسعود ہووے تو ہر ایک سنگریزہ پر ایک ہ لکھے اور اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لے بلکہ دفن کردے تو اسکو جمعیت
بہم پہونچے اور جو دشمن کے دفع کے واسطے گورستان کی خاک پر پڑھے اور دشمن کے گھر مین بکھیر دے تو دشمن جلد دفع
ہو جائے **الیاء** اگر سو بار جریر سفید پر لکھے اور اپنے پاس رکھے تو زبان بدگویونکی اس سے کوتاہ ہووے اور جو اسقدر
عدد آلات زراعت پر نقش کرے تو زراعت بہت ہووے اور آفات سے بچ رہے لیکن اعمال حروف مفردات کا
اسوقت درست آوے کہ اٹھائیسون حرفون کی زکوۃ اٹھائیس دن مین دیوے اور عمل مفردات کا بغیر ادای
زکوۃ کے راست نہین آتا ہے اور زکوۃ کے ادا کرنے کا یہ طریق ہے کہ ہر حرف کو ہر روز اسکے عدد ملفوظی کے حساب سے
جو وقت معین مین با طہارت خلوت مین یا صحرا مین پڑھے اور اٹھائیس دن مین زکوۃ سے فارغ ہووے تو عمل راست
آوے فقط اب مرکبات کے خواص مجمل لکھتا ہون اگر کسی چیز سے کوئی ترسان ہو اور حالت ترس مین کہے کہیعص
حمعسق لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جس سے کہ ڈرتا تھا بیخوف ہو جائے اور جو اس اسم کو سفال آب نارسیدہ
پر گریختہ کے نام پر لکھے اور آگ مین ڈالے تو البتہ وہ پھر آئے اسم یہ ہے یا رعیوس اور اسم گریختہ کو دوسرے سفال پر
لکھے اور جو ان اسماء کو جس کسی پر گمان چوری کا ہووے اسکی انگلیون پر اور کف دست پر اس ترتیب سے لکھے کہ انگشت ابہام
پر یہ شکل طلیلیلج اور انگشت سبابہ پر یہ شکل ملسیح اور انگشت وسطی پر یہ شکل طیسر اور انگشت بنصر پر یہ شکل صلطح اور انگشت
خنصر پر یہ شکل طمطح اور کف دست مین لکھے معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ انا اذا لظلمون اگر اسنے چرایا ہوگا تو انگلیان
اسکی باہم نہونگی اور جو کسی پر چوری کا شبہ ہو اور نام اسکا کاغذ پر لکھین اور یہ اسما یا افضیح یا ایحیح یا افسطیح لاحول ولا قوۃ الا

باللہ العلی العظیم اس پر پڑھین اور جلائین اور اسکی خاک اس شخص کے ہاتھ پر ملین اگر اسنے چرایا ہوگا تو خاکستر مین اسکے نام کا نقش نظر آوے گا اور جو اس شکل کو ✡ ااا صم سللا اا اا ھے ما سفر مین اپنے اسباب مین رکھین تو جلنے سے اور غرق سے اور چوری جانے سے بیخوف رہے اگر کوئی بزرگ کسی سے رنجیدہ ہو اور اس سے خوف آزار ہو تو چاہیے کہ اس طلسم کو اگر مرد ہو تو خون کبوتر سے اور جو عورت ہو تو کبوتری کے خون سے ساتھ زعفران اور گلاب کے نارنج کے پتے پر لکھے اور مقل ازرق اور انزروت کا بخور کرے اور زرد کپڑے مین لپیٹ کر موم عروسی مین لیکر اپنی گردن مین یا بازوی راست مین باندھے اور اس شخص کے پاس جائے تو نہایت محبت کریگا طلسم یہ ہے ۱۳ ۳۱ لما ام ۱۳ ۱۱ ان ہو معا معا دوھے ۱۱ سطط طہا ھے بالعجل بالعجل مع المحبت فلان بن فلان ایک یہ طلسم ہے کہ درد گردہ کے دفعیہ کے واسطے تاثیر کلی رکھتا ہے یعنی جسوقت زہرہ برج میزان مین نزول کرے یا ثور اور قمر ساتھ اسکے مقارن ہووین یا اتصال رکھتے ہون ساتھ اسکے اتصال مقلوبی تو سنگ سرخ یا سفید لیوین اور اسکو بشکل گردہ کے تراشین یعنی گول کرین لیکن وزن اس پتھر کا سات مثقال سے زیادہ نہووے اور اس گردہ کے ایکطرف کو صورت جو ذیل مین لکھی ہے نقش کرین اسکے طول مین سوراخ کرکے زرد ریشم ڈالکر جسکو کہ درد گردہ ہو اسکے بازو مین باندھین پھر انشاء اللہ تعالے درد گردہ کا وہ گلہ نہ کرے گا صورت یہ ہے :



طلسم دوسرا جو کوئی اس طلسم کو اپنے بازو مین یا گردن مین لٹکاوے تو بلیات اور رنجون سے ہمیشہ محفوظ رہے اور ہمیشہ خوش اور شادمان رہے سونا اور چاندی ہر ایک سات سات مثقال لیکر دونون کو ملائے اور گلا کر ایک تعویذ تیار کرین جسوقت زہرہ برج ثور مین اور قمر برج سرطان مین ہووے تو اس شکل کو جو ذیل مین ہے اس تعویذ پر نقش کرین اور قمر زہرہ کے ساتھ اتصال مقلوبی جسوقت رکھتا ہو تو سبز ریشم اسمین ڈالکر بازو مین یا گردن لٹکاوے صورت یہ ہے



طلسم تیسرا اس خاتم کو شمس کہتے ہین فائدہ اسکے یہ ہین کہ اس انگوٹھی کو جو کوئی پہنے تو بادشاہان عالی مقدار اور سلاطین ذوی الاقتدار کی آنکھون مین معزز اور محترم ہووے اور جو صاحب خاتم جو کچھ اسنے درخواست کری وہ روا ے حاجت کردین جسوقت آفتاب انیسوین درجہ پر برج حمل کے نزول کرے کہ وہی شرف آفتاب ہے اسوقت انیس مثقال خالص سونا لیکر بازوبند انگشتری کی صورت کا بنائین اور نگینہ بھی سونا کا ہووے اور نگینہ چار مثقال کا ہووے اسی انیس مثقال مین سے یہ صورت جو ذیل مین لکھی جاتی ہے اس انگوٹھی کے نگینہ پر نقش کرین اور چاہیے کہ جب برج حمل کے انیس درجون کے اول درجہ مین قدم رکھنا چاہے تو ساتھ ہی اسکے اس عمل کو شروع کرے اور انجام اس عمل کا اسوقت ہو کہ آفتاب انیسوین درجہ کے آخر کو پہونچے یعنے اخیر بھی ساتھ ہی ہووے اور جو یہ بازوبند تیار ہو جاوے تو رکھ چھوڑے جسوقت کہ قمر آفتاب کے ساتھ اسد سے متصل ہووے تو اسوقت اس بازوبند کو پہنین اور وزن اس بازوبند کا انیس مثقال سے نہ زیادہ ہووے نہ کم ہووی اس عمل سے جملہ مخلوقات جہان کی شاہ اور وزیر اور سب گروہ خلق کے اس بازوبند والے کو معزز اور محترم رکھتے ہین صورت یہ ہے



طلسم چوتھا یہ خاتم مریخ کی ہے اور خواص اسکے یہ ہین کہ جسکے پاس ہووے شجاعت اور دلاوری اسمین زیادہ ہو اور جنگ مین غالب ہو دشمنون پر اور چور اور رہزن اس سے ڈرین اور حرز کے رکھنے والے کے پاس سبطرح کے سانپ اور زنبور اور درندہ گزندہ نہین آسکتے ہین جسوقت مریخ برج جدی مین نزول کرے اور اسکے متصل ہو قمر برج عقرب سے پس پانچ مثقال بہت بہتر فولاد لیکر ایک انگشتری اسکی تیار کرین اور نگینہ بھی فولاد کا ہو اور مربع ہووے

اور یہ شکل اس نگینہ پر نقش کریں اور نگینہ کی پشت کو شیر نر کے خون میں آلودہ کرکے خاتم میں وصل کریں اور انگلی میں پہنیں اور اس خاتم کا رکھنے والا مرض نقوہ سے اور قولنج سے اور خفقان اور رعشہ سے اور جمیع امراض سوداوی سے اور بلغمی سے ہووے محفوظ رہے صورت یہ ہے



طلسم پانچوان سب سانپوں کے مخصوص افعی کے زہر کے دفع کرنے کے واسطے نہایت سریع الاثر ہے اور جسکا صورت یہ ہووے کہ وہاں سے بھاگیں اور جو کسی کو سانپ نے کاٹا ہو اور وہ اسصورت کو فوراً دیکھ لے تو سانپ کے زہر سے خلاص ہووے جسوقت نزول کرے قمر ایکدرجہ میں درجات نصف آخر قوس سے اور برج قوس طالع ہو پس فولاد یا آہن یا پتھر کے بازو بند پر اسصورت کو نقش کرکے رکھ چھوڑے اور جو کسی شخص کو افعی یا جس قسم کا سانپ کاٹے اور وہ آدمی فی الفور اسصورت کو دیکھے ایکساعت میں شفا پائے اور جو اس صورت کو فولاد یا پتھر یا آہن پر نقش کیا ہووے تو اسکو موم پر چسپاں کریں کہ موم پر وہ صورت منقش ہو جاوے اسصورت کو پانی میں دھوکر سانپ کے کاٹے ہوئے کو پلائیں فی الفور وہ شفا پائے فقط



باب پینتیسوان علم ہیما کے بیان میں علم ہیما علم تسخیرات ہے اور وہ مسخر کرنا سیارون کی قوت کا اور

قوت کا اور ملائم کرنا جانات کا ہی بیخ کنی ریاضت سے اور ہمیشگی سد بندی اور دعا کی جان کہ یہ علم نہایت شریف ہے
مگر لازم ہی کہ جب تک اسکا کامل دستیاب نہووے تو ایسے عملوں کی خواہش مین مبادرت نہ کرے کہ خوف اور خطرہ
جان کا ہی اور جو علم ان اعمال کا بغیر استاد کامل کے بیکار محض ہی اسواسطے اس باب مین مین نے کمتر لکھا ہی
جسوقت کہ فوجیندی جمعرات ہووے تو نماز صبح کے بعد غسل کرے اور پاکیزہ اور طاہر مکان مین بیٹھکر ہزار بار سورہ
کمل ہوالله احد پڑھے اور اسیطرح نماز پیشین کے بعد ہزار بار اور بعد نماز عصر کے ہزار بار اور نماز عشتن کے بعد
ہزار بار اور نصف شب مین ہزار بار اور اس سے فراغ کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور چودہ روز اسی ترتیب
سے پڑھے کہ مجموع چوراسی ہزار مرتبہ ہوتے ہین اور تیسرے پنجشنبہ کو پندرہ ہزار بار پڑھے اور بعد اسکے ہزار بار
یہ دعا پڑھے یا حنان یا منان انت الذی وسعت کل شئی رحمۃ وعلما اور سو بار یہ دعا پڑھے اللھم انی اسئلک ان تسخر لی خدام
ھذہ الصور الشریفۃ من لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو دعا پڑھنے سے فارغ ہووے تو دیوار پھٹجائے اور فرشتہ
نکل آئے اور کہے السلام علیک اے بندہ صالح میرے اور تیرے درمیان برادری ہوگئی بعد اسکے ہر ایک
چیز کے درپے نہو تو اور لوگون کی غیبت نکرا اور ہر پنجشنبہ کو مسلمانون کی قبرون کی زیارت کرتا رہ اور سورہ
اخلاص پڑھتا رہ اور کہے کہ نام میرا عبد اللہ ہی جب تو قل ہوالله پڑھیگا مین حاضر ہونگا اور طرفۃ العین
مین تجکو مکہ مین پہونچاؤنگا اور لے آؤنگا اور دوسرا آئے اور کہے کہ میرا نام عبد الاحد ہی جو تو قل ہوالله پڑھے تو
مین آؤن اور تیرے لیے روزی حلال لاؤن اور پوشیدہ چیزون پر تجکو آگاہ کرون اور تیسرا آئے اور کہے کہ
میرا نام جلد الصمد ہی جو تو قل ہوالله پڑھے تو جلد مین حاضر ہون اور کیمیا تجکو سکھاؤن اور جسکام کا تو ارادہ
کرے اسکو انجام دون اسیطرح عہد و پیمان کرکے رخصت ہووین لازم ہی کہ ایام دعوت مین سفید کپڑا پہنین
اور جو کی روٹی بے نمک اور انکور سیاہ کے دانہ اور مغز بادام کھاین اور ہر صباح آگ مین عود کو کھین خدا
کی مدد سے جلد مقصد کو پہونچین اور تسخیرات سبعہ سیارہ کا اور لبنات کا طریق نہایت مشکل اور سخت دشوار ہی اور
بڑے خوف اور ہوش ربا اور جانکاہ ہول اسمین پیش ہوتے ہین اسواسطے مین نے اسکا بیان ترک کیا اور

درندون اور بہائم کی تسخیر کرنے کی تدبیر

سیاہ بلی کی زبان لیکر کفش یا موزہ مین دو چمڑونکی بیچ مین
اس طرح سے رکھے کہ زبان کفش کے دونون چمڑون مین محفوظ رہی اور اس کفش کو پاؤن مین پہنے اور صحرا
مین جائے تمام درندہ اور بہائم اسکے مطیع اور فرمان بردار ہونگے اور جو چاہی کہ کوئی کتا اجیر نہ بھونکے اور سب
درندہ اس سے ڈرین تو چاہیے کہ زبان سگ سیاہ لیکر اسی دستور پر جو ذکر ہوا کفش کے بیچ یا موزہ مین

رکھین تمام کتے وغیرہ اسکے تابع ہووین اور کسی وقت اسکے آزار اور اذیت کا قصد نہ کرین اور یہ تسخیرات کہ مذکور
ہوے سب مجربات سکاکی ہین جو کوئی اس ترکیب کے بموجب عمل کرے مطلب کو پہونچے باب چھبیسوان علم
سیمیا کے بیان مین جاننا چاہیے کہ علم سیمیا خیالات ہین کہ بعضے اعمال کے سبب سے حاضرین کی قوت متخیلہ مین
تصرف کرین اور مثالین خیالی لوگون کی نظر مین آوین کہ خارج مین انکا کچھ وجود نہووے تھوڑا سا انمین سے مبتدیون
کی دریافت کیواسطے بیان کرتا ہون یعنی برگ کاہو لیکر خون شتر مین آلودہ کرے اور روغن کاہو مین چرب کرے اور
رانگ کے برتن مین کرکے اسکے سر کو مضبوط باندھکر گھوڑے کی لید مین دفن کرین اور ایکہفتہ کے بعد لید کو تبدیل
کرے جبتک کہ اسمین کیڑا پڑے سانپ کی صورت کا اور سر اسکا اونٹ کے سر سے مشابہ ہووے اور آنکھین اسکی
سیاہ ہووین اور اسکے دو بازو ہووین پس چاہیے کہ خون فصد شتر کا قدرے مہیا رکھے جب وہ جانور آنکھین کھولے
تو فوراً قدرے اسکی آنکھ اور منہ پر ڈالدے ایسا کہ ایکروز شب مین آدھ پاو خون فصد شتر کا اسکے آنکھ اور منہ پر
ڈالتا رہے بعد تین شبانہ روز کے شتر کا تھوڑا جگر اسکے آگے ڈالے کہ وہ کھالے اور چار روز تک جگر شتر کا اسے
کھانے کو دیدے سات دن کے بعد وہ جانور بشکل مدور ہووے پس اسوقت تین تھوڑا پیشاب شتر کا اسپر ڈالے پیتے
ہی فوراً وہ سست ہو جائیگا بعد تین ساعت کے ایک چھری تیز ظرف کے اندر اسکی گردن پر رکھکر زور کرے تو خون
اسکا نکلکر ظرف مین اسکا جمع ہووے جو کوئی اس خون مین سے تھوڑا کف پا مین ملے تو پانی پر چلسکے اور ہرگز غرق
نہو اور قوت طی الارض بھی حاصل ہووے یعنی ایک مہینے کی راہ ایکروز مین طی کرے اور جو وہ خون تھوڑا اپنے منہ پر ملے تو کوئی
اسکو نہ دیکھے اور جو سر پر ملے اور آسمان کے نیچے سر برہنہ کھڑا ہو تو فوراً ابر آئے اور مینہ برسے نوع دیگر لوبیا لیکر گدھے
خون مین آلودہ کرے اور ایکظرف مین کرکے گدھے کی لید کے نیچے دفن کرے اور ہر روز اس زمین کو گدھے کے پیشاب
سے تر کرے تین مہینے تک بعد اسکے اسکو نکالے تو اسمین سرخ سانپ پیدا ہو جائینگے کہ ہر ایک گزندہ اور کشندہ ہوگا
ان سانپونکو باحتیاط تمام کانچ کے بڑے ظرف مین کرے کہ سر ظرف کا چھوٹا ہو اور گدھے کا خون ایکہفتہ انکو کھلاے بعد
ازان اس ظرف کا منہ خوب مستحکم باندھکر تین ہفتہ تک رہنے دے تو انمین ایک دوسرے کو کھاکر ایک باقی رہجائیگا اور
طرح طرح کے اسمین رنگ ہونگے اور مرغ کی طرح اسکے سر پر تاج ہوگا اور چھوٹے چھوٹے دو بازو اسکے ہونگے یونانی حکما
اسکو کلموس کہتے ہین اسکو خورش کچھ نہ دینا چاہیے اسلیے کہ اسمین حرکت کی قوت نرہے پس دماغ کو اپنے خوب مستحکم باندھ لے
کہ بو اسکی دماغ کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے اور داستانے چمڑے کے ہاتھون پر چڑھائے اور اس سانپ کو زنبور آہن مین پکڑکر کانچ
کے ظرف سے نکالے اور تغار مین ڈالکر فوراً تیز چھری اسکے سر پر لگائے مگر ایسا نہو کہ سر اسکا کٹکر الگ ہو جائے اور وہ پر برندہ

اور صاحب عمل کو آزار پہونچے صرف اسیقدر سر پر ضرب لگے کہ وہ مرجائے خون اسکا عمل کیمیا مین اکسیر ہی اگر تانبے
کو گلا کر تھوڑا خون اسکا اسپر ڈالین تو خالص سونا ہو جائے اور سر اور گوشت اسکا رکھ چھوڑین اس سر کا خواص یہ ہی
کہ جسوقت بارش عظیم ہووے تو اسکے سر کو آسمان کی طرف نمودار کرین فوراً بارش موقوف ہو جائے اور جس لشکر مین وہ
سر ہووے وہ ہمیشہ فتحیاب رہے اور جو کوئی اسکے سر کو اپنے بازو پر باندھے اور پانی مین جائے تو غرق نہوگا اور
جانورونکی طرح ہوا پر اڑتا پھرے اور آدمیونکی آنکھونسے پوشیدہ ہو جائے اور جس مریض کے بازو پر باندھے فی
الفور شفا پائے اور اسکا گوشت ایکدانگ کے برابر کسی کو کھلاوے تو فوراً وہ مرجائے نوع دیگر مسور کہ ہر ایک رو
اسکا سبز ہوا ہو لیکر خون کبوتر مین آلودہ کرین اور چکنے برتن گھوڑے کی لید مین دفن کرین چند روز مین سڑکر اسمین
ایک صورت پیدا ہووے کہ منہ اسکا انسان کے منہ کے مشابہ ہو اور بدن مین مشابہت فرع ہو اور سات دن سے زیادہ
نہین جیتا ہی جب مرے تو مومیائی اور مر صافی مین آلودہ کرے اور کپڑے مین لپیٹکر اپنے پاس رکھے اسکا خواص یہ ہی کہ جسکے پاس
ہو اسکو طی الارض حاصل ہو اور سب درندہ اور بہائم اسکے مطیع ہون اسطرح کہ جو وہ چاہے تو انپر سوار ہو اور اسکا
رکھنے والا چالیس روز تک کھانے سے مستغنی رہتا ہی اور جو مرنے سے قبل اسکا شکم چاک کرین اور پانی جو اسکے پیٹ سے نکلے اسکو
باحتیاط رکھ چھوڑین اور ایک لکڑی سے اٹھا کر نیم قطرہ کے برابر کانمین ٹپکائین تو کلام جنات کا سننے لگین اور حیوانات
کی بولی سمجھنے لگین نوع دیگر جنگلی چوہے کو آب باران مین یا نہر مین جو مدام روان ہو مثل نہر گنگ و جمن وغیرہ کی متواتر غوطہ دیوے
یہانتک کہ وہ مرجائے تو اسکو خشک کرکے چوتھائی اس سے بندر کا اور لینا کا دل غرضکہ سبکو خشک کرکے پیسے اور چھانکر
رکھ چھوڑے جو کچھ سن لیگا یاد ہو جائیگا اور جو کچھ کہ لوگونکے دلونمین ہوگا اسپر اطلاع پائیگا عمل دیگر گدھ کی ہڈیان اور کالی
سانپ کی ہڈیان اور آدمی کی ہڈیان لیکر سبکو چالیس روز تک زمین مین دفن کر رکھے پھر نکالکر خشک کرے اور استخوان بوسیدہ
انسان کے لاکر سبکو کوٹکر باہم ملائے جس درخت کے نیچے چاہے جلائے تمام شاخین اس درخت کی زمین کو جھک جائینگی یہ عمل
نہایت عجیب و غریب ہے عمل دیگر ایک سیاہ کوا یعنی ککا رنگائین اور تغار مین پانی بھر کر اسمین کوے کو یہانتک غوطہ
دیوین کہ وہ مرجائے پھر ایک کتا سیاہ کہ جسپر ایک بال بھی سفید نہو لاکر گھر مین قید کرین ایکروز دوسرے دن فقط اسی کوے کا
گوشت اس کتے کو کھلائین اور جس پانی مین کہ کوے کو غوطہ دیے تھے وہی کتے کو پلائین اور جو کتا چلائے تو خبر نہون یعنی
مطلق اسکی فریاد پر التفات نہ کرین تین روز تک چوتھے روز ایسی ہی ایک سیاہ بلی جسکا ایک بال سفید نہو منگا کر
کوے کے اسکو آب تغار مین ڈبو کر مارین اور گوشت اسکا کتے کو کھلائین اور جس پانی مین بلی کو ڈبویا تھا وہی پانی کتے
کو چھ روز تک پلاوین اب تمام وہ نو دن گذرے اس مدت مین آنکھین کتے کی منقلب ہو جائینگی اور درخت

بول از غیاث و صراح ۱۲

درخت سوسن چھوٹا سا ہوتا ہے اور اسکے پتے سدا بکے پتون کی صورت ہوتی ہین اسکے پتے لیکر تین اوقیہ عرق ان
پتونکا نکالے اور کتے کو پلائے کتا بہت چلائیگا اسوقت کتے کے ہاتھ پاؤن باندھکر دیگ سفالی مین ڈالے اور بعد
حاجت پانی دیگ مین ڈالے اور منہ دیگ کا خوب باندھکر رکھین دیگدان پر اور اسقدر آنچ کرین کہ سگ مذکور پانی
مین مہرا ہو جائے اسوقت دیگ کو دریا کے کنارے پر لیجائین اور دیگ کو پانی مین الٹ دین اول استخوان جو پانی مین
ابھر آئے اسکو فورا اٹھالین اور علیحدہ رکھین اور جو اسکے بعد آوے اسکو بھی لیکر باحتیاط استخوان اول سے علیحدہ رکھین
جسوقت چاہین کہ مینہ برسے اس استخوان اول کو جو پانی مین ابھر آئی تھی صحرا مین لیجاکر ہوا پر آویزان کرین فورا مینہ برسیگا
اور جب چاہین کہ بارش موقوف ہو جائے تو اس ہڈی کو ہوا پر سے اتار کر چھپا لیوین بارش موقوف ہو جائیگی یہ
عمل عجیب و غریب ہے عمل دیگر زرع الساعت اگر چاہین کہ مجلس مین تخم بو دین اور وہ فورا سبز ہو جائے اور پھول
پھل آجائین شعیر ہندی کا تخم یا تین دانہ منڈی کے یا تخم لکڑی کے آدمی کے خون مین کہ فصد سے یا پچھنے سے حاصل
ہوا ہو تر کرکے سات دن دھوپ مین رکھین یا طبخ پا جائے پھر اٹھالین پھر بعد ازان سات روز سایہ مین
خشک کرے پھر نئے کپڑے مین لپیٹ کر رکھ چھوڑین اور تھوڑی وہ مٹی جو شدیار کے وقت ہلون مین لپٹ
جاتی ہے لیکر رکھ چھوڑین جب حاجت ہو تو اس مٹی مین سے تھوڑی کاسہ سفال مین رکھکر چند دانہ اس
خاک مین چھپا دے اور گرم پانی قدرے اسپر چھڑکے اور کاسہ کا منہ کپڑے سے چھپا دے ایکساعت کے بعد درخت
سبز ہو جائے اور برگ و شاخ اور پھول اور پھل دیوے اور اہل مجلس کو تعجب اور حیرت ہووے عمل دیگر
آلو کا دل لیکر کپڑے مین لپیٹے اور جو کوئی کہ سوتا ہو اسکے سینہ پر رکھ دے جو کچھ چاہے اس سے سوال کرے
جو کچھ اسکے دل مین ہووے سوتے مین سب صاف صاف کہدیگا کوئی بات نہ چھپائیگا عمل دیگر قدری چربی
گرگ کی لیکر کف دست پر ملین اور کسی سوتے ہوئے کی ران پر ہاتھ کو رکھین جو کچھ اس سے سوال کرین جواب دیوے
عمل دیگر چرغ شکاری کی زبان کپڑے مین لپیٹین اور کسی سوتے ہوئے کے سینہ پر رکھین جو کچھ اس سے سوال کرینگے
جواب اسکا ایک ایک کہے عمل دیگر ایک ہدہد کو لیکر پنجرہ مین کرین اور بیس روز تک حب السوس اسکو کھلائین
اور بجائے پانی کے گلاب دین اور بیس روز کے بعد اس طلسم کو چھری پر لکھین اسوقت کہ صاحب عمل کے طالع سے قمر متصل ہو
طلسم یہ ہے ۸۸۸۱ ل ۱۱ ۵ ح ل ۱۵۱ - ۱۱۱ ر و ۱۱ ر ح ز و ۱۱ ۸۸ ل ۶۱ ۹ یا ظل اعینونی لما ارید اور اسی ساعت مین اس
چھری سے ہدہد مذکور کو ذبح کرین اور وقت ذبح ایسی احتیاط کرین کہ ہدہد کے خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے
سب ایک ظرف مین لیوین اور دل اسکا اسکے دونون کتف کے درمیان سے نکالین مع تاج اور تمام بازو اور

تینون پر یعنے کہ اسکی دم پر ہوتے ہین اور سر اور دل اور محفوظ جاے مین رکھین اور شکم اسکا فضلونسی پاک کرکے
پکاوین اور سب گوشت اور شوربا اسکا کھالین مگر احتیاط چاہیے کہ کوئی ہڈی اسکی شکستہ نہو وے اور سب درست اور سلامت رہین
پس سب ہڈیون کو طاس پر آب مین ڈالین ان ہڈیونمین سے ایک بڑی ہڈی پانی مین سے ابھر آئے اسکو جدا رکھین اور
ایک بڑی ہڈی وسط آب مین کھڑی ہو اسکو علاحدہ رکھین اور ایک بڑی ہڈی تہ آب مین بیٹھ جائے اسکو علاحدہ
رکھین اور دیگر استخوانہاے خرد کو مع دل اور تاج اور پر کے ایک شیشہ آتشی مین یا ظرف سفالین مین رکھکر
اور سر اسکا گلابہ سے محکم باندھکر آگ مین جلائین تو سب ہڈیان مع پرون کے جلکر خاکستر ہوجائین خواص اس خاکستر
کا خاکسترون کے بیان مین مذکور ہوگا اب تینون ہڈیونکا بیان ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ جو استخوان پانی کے
اوپر آگئی ہے طبیعت اسکی ناری ہے اور تصرف اسکا آگ مین ہوتا ہے اور نام اسکا سبحون ہے اور وہ ایسی ہے کہ آگ
روشن کرے اور اس استخوان پر یہ خاتم [illegible] اور یہ اسم کیعلہو نتیا لکھے اور بیالیس مرتبہ یہی اسم پڑھے اور جو
کوکب کہ اس ساعت کا مالک ہو اس سے مدد چاہے اور کہے یا سبحون خذ علی العیون اور کہے کہ تین آگ مین
گیا پس سب حاضرین مجلس دیکھین کہ وہ جلتی ہوئی آگ مین چلا گیا اور حالانکہ وہ انکے پاس بیٹھا ہے اور جو استخوان کہ
وسط آب مین رہی ہے طبیعت اسکی ہوائی ہے اور تصرف اسکا ہوا مین ہوتا ہے اور نام اسکا زیتون ہے اور وہ ایسی
ہے کہ استخوان پر یہ خاتم [illegible] اور یہ اسم لوسحطبنمتیا لکھے اور چالیس بار اسم مذکور کو پڑھے اور صاحب
ساعت سے مدد مانگے اور رسی یا لکڑی ہوا پر پھینکے اور کہے یا زیتون خذ علی العیون اور کہے آب مین گیا پس سب
حاضران مجلس دیکھین کہ وہ رسی یا لکڑی پر سوار ہوکر ہوا پر چلا جاتا ہے اور حقیقت مین وہ انکے پاس بیٹھا ہے اور جو
ہڈی کہ تہ آب مین بیٹھ گئی تھی طبیعت خاکی رکھتی ہے اور تصرف اسکا سب زمینون پر ہوتا ہے اور نام اسکا شمعون ہے
اس ہڈی پر یہ خاتم [illegible] اور یہ اسم علہلکط طلشینا لکھے اور ایک طاس مین کہ تانبے کا یا برنجی یا کسی
دھات اور معدنیات کا ہو رکھے اور پچاس دفعہ اس اسم مذکور کو پڑھے اور صاحب ساعت سے مدد طلب کرے اور کہے کہ یا شمعون خذ علی
العیون اور اس اسم کے پڑھنے مین مصروف ہو فی الحال وہ طاس اہل مجلس کی نظر سے غائب ہوجائے اور درحقیقت غائب
نہین ہے مگر نظرونسی پنہان ہووے اور جسوقت وہ ہڈی اس مین سے اٹھالے تو وہ ظاہر ہوجائے اب رما
یعنے خاکستر مذکور کا بیان کرتا ہون یعنے ہدہد کے استخوان اور جلے ہوے پرون سے جو خاکستر کہ حاصل
ہوئی ہے خواص اسکا انسان کی قلب ماہیت ہے دوسری صورت پر صفت اسکی حب الخروع اور حب الآس اور
حب الورد اور حب الربع ہر ایک ایک درم اور جدا جدا ہر ایک کو کوٹے کہ مثل غبار کے باریک

ہوجائے اور سب کو ملا رے اور انکے برابر ہر ہر کے استخوان سوختہ کی خاکستر ان مین ملا دے اور نشتر یا
حجامت کے خون مین خمیر کرکے گولیان بنائے اور ہر ایک گولی بقدر دو دانگ کے ہووے پس اس خاکستر
مین تھوڑیسی آدمی کے خون مین اور گلاب مین حل کرکے اس سے یہ طلسم ۱۱۱ ۳ ۶ ۷ ۹ ۱۱ منہ اور اس اسم
کو علی الخط طشتنیا ایک کاغذ پر لکھکر اس اسم کو پچاس بار پڑھے اور حاضرین مجلس مین سے کسی کو بلاکر اسکے ہاتھ
مین دو کاغذ دیوے اور ان گولیون مین سے ایک گولی کو اسکے دامن کے نیچے بجوز کرے یعنی آگ پر رکھے اور
کہے کہ یہ شخص اہل مجلس کی نظرون مین گھوڑا یا بیل یا اونٹ یا گدھا یا بلی یا کتا ہوجائے یا نام جس جانور کا چاہے
طیور مین سے ہولیوے قدرت الہی سے وہ آدمی اسی جانور کی صورت اہل مجلس کی نظرون مین دکھائی دے
اور جسوقت وہ کاغذ اسکے ہاتھ سے لے لیوین اور وہ بجوز دور کرین اپنی صورت اصلی پر آجائے عمل مجاور
اور مسافر کا دو تنکا ایک سرخ اور ایک سفید یعنی ایک اشرفی اور ایک روپیہ دونون تنکون پر اول بہ
حرف لکھین ب س م ال ل ہ ال و ح م ان الروح م فساله ھے د ال ل واح د ال ل ہ بعد ازان تنکہ سرخ پر
یہ اسم لکھین ۱۹ ۱۲ ل و ۱۱ ۱۱ واح د ال ۱۱ ۱۱ آ تنکہ سفید پر یہ شکل لکھین سلم ۱۹۱۱ سو ۱۱۱ ۱۹ ۱۱ ۱۱ ۱۱
پس دو فرع لیوین ایک نر اور ایک مادہ طلسم اول کو تنکہ سرخ پر لپیٹکر نر کے منہ مین رکھین اور اسکے منہ کو اور
سب منافذ یعنی سب سوراخ ہونکو اسکی ریشم سرخ سے سی دین اور طلسم دوم کو تنکہ سفید پر لپیٹ کر دہن مادہ مین رکھین اور
اسکے منافذ کو بھی سفید ریشم سے سی دین اور ایک گڑھے مین جو ایک گز کا گہرا ہو جدا جدا دفن کرین اور بعد سات دن
کے باہر نکالین اور وہ دونون اکٹھے جمع ہوگئے ہونگے پس جو کہ ایک دوسرے سے آملا ہو وہ مسافر ہوا اور جو رہین اپنی
جگہ پر رہا اور آنیوالے سے ملگیا وہ مجاور ہے پس مسافر کو خرچ کرین اور مجاور کو باحتیاط نگاہ رکھین مسافر کو جسوقت
خرچ کرینگے اسی ساعت وہ مجاور کے پاس آجائیگا اور یہ عمل شریعت مین حرام ہے ہرگز اس کام کے کرد نہ پھرنا چاہیے
کہ وبال دنیا اور نکال آخرت کا باعث ہے عمل اشتہای طعام کے منع مین جگر اونٹ کا لیکر آگ پر کباب کرین اور
اوسکے ہموزن بادام مقشر اور شکر سب کو باہم کوٹین اور سایہ مین خشک کرین اور دو دانگ کے وزن پر
گولیان تیار کرین اور رکھ چھوڑین بعد تنقیہ اور استعمال مسہلات کے کہ اخلاط فاسدہ سے معدہ اور بدن
پاک ہوجائے اسوقت ایک گولی کھا مین ایکہفتہ تک محتاج طعام نہونگے نوعدد یکجا بادام مقشر مین اور
ایک رات گائے یا بھینس کے تازہ دودھ مین تر رکھین صبح کو دودھ سے نکالکر دھوپ مین خشک کرین پھر
دوسری شب کو تر کرین اور دن کو دھوپ مین سکھائین بعد ازان اسکے ہموزن دانہ خرما اسکے ساتھ ملکر

روغن بنفشہ یا بادام یا روغن جوز مین آمیز کرین اور رکھ چھوڑین بعد تنقیہ کے جوز کے برابر کھائین بیس روز تک
محتاج طعام کے نہونگے یعنے آثار بھوک کے معلوم نہونگے نوع دیگر جگر آہو برہ کا یا بکری کا یا بکرے کا جو کچھ کہیر
آوے رگین اسکی جدا کرکے پاک صاف کرین اور گلاب مین ڈالکر دو تین روز خوب پیسین بعد ازان دو درم
زعفران اور قدرے مشک اور نیم دانگ کافور اسمین ملاکر اور کوٹ کر سایہ مین خشک کرین جب خشک ہو جائے
تو باریک پیسکر سفوف کرکے رکھ چھوڑین بعد تنقیہ کے بقدر دو دانگ کے کھائین دس روز تک ہرگز محتاج
غذا نہونگے اور اس قسم کی دوائین بغیر تنقیہ اور استعمال مسہلات کے استعمال کرین تو امراض صعب کے لاحق ہونے
کا اور ہلاک کا اندیشہ ہو بغیر تنقیہ کے ہرگز استعمال نکرنا چاہیے کہ خوف ہلاکت ہے نوع دیگر زبان بکری کی یا بکرے کی
اور جگر لیوین اور بادام مقشر اور مغز جوز اور مغز فندق[1] اور پستہ اور آرد سنجد[2] اور خشک روٹی اور کتیرا سبکو کوٹکر
باریک کرکے روغن بادام مین یا روغن بنفشہ مین ایک ایک مثقال کی گولیان بنائین اور سایہ مین سکھاکر
رکھ چھوڑین جسوقت ایک گولی کھالین تو ایک مہینا بھر محتاج طعام نہون لیکن اول تنقیہ شرط ہو ورنہ بیم ہلاک ہے
عمل منع تشنگی مین کہ محتاج پانی کے نہووین زیرہ کرمانی لیکر پانی مین جوش کرین اور خشک کرکے کوٹین
اور کفگرفتہ شہد مین آمیز کرین اور بقدر جوز بویہ کے تناول کرین سات روز تک پانی کے محتاج نہون عمل
منع خواب کا سگ تازی کان کا میل لیکر ہرتال اور روغن مین ملائین اور کپڑے مین باندھکر بازو مین باندھین
جبتک وہ بازو پر بندھا رہیگا نیند نہ آئیگی نوع دیگر الو کو مارین اور مرنیکے بعد ایک آنکھ اسکی جو کھلی رہتی ہی اسکو
لیکر کپڑے مین باندھین اور گردن مین لٹکائین جبتک وہ لٹکی رہی ہرگز نیند نہ آئے یہ تھا مجمل اعمال سیمیا سے باب
سینتیسوان علم ریمیا کے بیان مین ریمیا کو نیرنجات بھی کہتے ہین وہ شعبدہ ہین اس فن کے ماہر قوای جوہر
ارضی کو باہم وصل دیتے ہین اور اس سے افعال ظاہر ہوتے ہین اور عجیب و غریب آثار نظر آتے ہین اس علم
مین اعمال بہت ہین اور کتابین بیشمار ہین لیکن بعض انمین سے مبتدیونکی تعلیم کیواسطے بیان کرتا ہون کہ اس علم کی
حقیقت پر مطلع ہو جائین سفیدہ رومی کا برادہ لیکر پرانی روئی مین ڈالکر فتیلہ بنائین اسطرحکا کہ سب برادہ
اسمین لپٹ جائے اور نئے چراغ مین رکھین اور روغن لادن اسمین ڈالکر روشن کرین اسکی روشنی مین جو
کوئی بیٹھے منہ اسکا زرد اور دانت اسکے سیاہ معلوم ہووین عمل دیگر سبز چڑیا کا خون لیوے اور مرغ کی گردن کے
پوست پر ملے اور تھوڑی زنگار اسپر چھڑکے اور پرانے کپڑے مین لپیٹ کر فتیلہ کرے اور چراغدان سبز مین رکھکر روغن
کنجد اسمین بھرے اور روشن کرے تو ایسا معلوم ہوگا کہ اس گھر مین زنگار رنگ کے مرغ اڑتے پھرتے ہین عمل دیگر خوک کی چربی

[1] فندق ... وہ ہے سرخ رنگ کے بہار ... غیاث
[2] نیز نام میوہ کہ ناب کی شکل ہوتا ہے ... از غیاث و شیدی

اور گرگ کی چربی لیوے اور ہر ایک کو دو چراغون مین جدا جدا رکھے اور روئی کے دو فتیلہ بناکر دونون چراغون
مین رکھے اور دونو نکو روشن کرے اور دونون چراغون کو بعد سے بالشت بھر کے جدا کرکے رکھے تو دونون مین
سے شعلہ باہم لپٹینگے اور کہتے ہین کہ بکرے کی اور خرگوش کی چربی سے بھی یہی آثار نظر آتے ہین عمل دیگر مار سیاہ کے
پوست کا فتیلہ بناکر سیاہ یا سبز چراغ مین رکھے اور روغن لفظ ڈال کر روشن کرے تمام گھر مین سیاہ سانپ معلوم ہونگے
عمل دیگر گدے اور بھیڑیے کا بازو اور کتے کا کان کا میل لیکر اور بھیڑیے کی چربی مین باریک کپڑے کو آلودہ کرکے فتیلہ بناوے
اور نئے چراغ مین رکھکر اور زنبق کا روغن اسمین ڈالکر روشن کرے تو اہل مجلس باہم ایک دوسرے کو بصورت سگ
مشاہدہ کرین عمل دیگر خون خرگوش لیکر روغن گل مین ملا دے اور نئے چراغ مین کرکے سرخ روئی کا فتیلہ اسمین ڈالے
اور روشن کرے اہل مجلس ایسا دیکھین کہ اس گھر مین سرخ روئی چلی آتی ہے اور وہ ایک قسم کی روئی ہے کہ بذاتہ سرخ ہوتی
ہے عمل دیگر چھپکلی کی پیٹ مین سہاگہ ملائے اور باریک کپڑا فتیلہ بناکر اسمین آلودہ کرے اور نئے چراغ مین رکھکر
روغن زنبق مین روشن کرے اس گھر کے آدمیونکو ایسا معلوم ہو کہ کشتی مین بیٹھے ہوے گویا سیر دریا کرتے ہین عمل
دیگر نیل کو گھسکر نئے کپڑے مین لپیٹے اور نئے چراغ مین رکھے اور روغن بید انجیر اسمین ڈالکر روشن کرے ایسا نظر آوے
کہ اس گھر کے آدمی سب سبز پوش ہین عمل دیگر ایک صاف شیشہ مین تھوڑی شراب اور تھوڑی گندھک ڈالکر خانہ
تاریک مین رکھدے تو ایسا معلوم ہووے کہ شیشہ مین آگ رکھی ہے عمل دیگر گندھک کو سفید لفظ مین ملاوے
اور تختہ پر یا کسی دیوار پر اس سے لکیر کھینچے جسقدر کہ چاہے اور ایک سرے پر اسکو آگ لگا دے فوراً وہ سب
لکیر روشن ہوجائیگی عمل عجیب جس جانور کی چاہے مٹی کی شکل بنالے جو فدار اور اسکے پیٹ مین سوراخ کرے اور
ناک کی راہ سے بھی اندر کو سوراخ کرے اور ایک مینڈک شکم کی طرف کے سوراخ سے اسکے شکم مین ڈالدے
اور سوراخ شکم کو محکم باندھدے اور گندھک کو آگ پر ڈالکر اس شکل کی ناک کے نتھنو کی طرف دھنوان کرے مینڈک
تک جو دھوین کا اثر پہونچیگا تو وہ چلائیگا لوگ یہ جانینگے کہ مٹی کی صورت بولتی ہے عمل دیگر مرغی یا کبوتر کے تازہ
بیضون کو تند اور تیز سرکہ مین رکھے چند روز تو پوست بیضو نکا نرم ہوجائیگا جب ایسا نرم ہوجائے کہ ٹوٹ جانے
کا اندیشہ نہ رہے اسوقت باسلی شیشہ کے اندر اتار دے اور سرد پانی اسپر ڈالے کہ وہ اپنی حالت اصلی پر سخت
ہوجاوین لوگ حیران ہونگے کہ شیشہ کے تنگ منہ مین بیضہ کسطرح اتر گئے تماشا عجیب ہے عمل دیگر تھوڑا نوشادر
اور عاقرقرحا پیسکر منہ مین رکھے اور چابے اور اسی کے پانی سے مضمضہ اور غرغرہ کرے بعد ازان انگارہ
منہ مین لے لیوے منہ ہرگز نہ جلیگا عمل دیگر انیون اور کتیرا اور سنبل یمانی اور نمک طعام اور پوست تخم مرغ اور پارہ

سب کو پیسے اور سرکہ مین ملاکر ہاتھ مل لے اور آگ کو ہاتھ مین اٹھالے تو ہاتھ نہ جلیگا اور جو کف پا مین ملکر آگ پر چلا جائے
تو پانون نہ جلینگے اور گانجہ اور بھنگ اور خطمی اور شراب اور کافور اور سرکہ ملاکر ہاتھ پانون پر ملین تو آگ کی اثر سے
محفوظ رہین **عمل دیگر** طلق محلول کو پارہ مین مخلوط کرکے تخم مرغ کی سفیدی مین اور لعاب خطمی مین ملاکر عریان بدن پر مل
اور دہکتے تنور مین کود پڑے تو نہ جلے **عمل دیگر** زبالبجا اور پوست تخم مرغ ہر ایک کو نکرا اور چھانکر سرکہ مین ملاکر بدن پر ملے
اور آگ مین چلا جائے اثر آگ کا بدن پر نہ پہونچیگا **عمل دیگر** اگر تھوڑی گندھک کے ریزہ ریزہ کرکے کپڑے مین لپیٹ کر تھوڑا
پانی اسپر کرین یعنی چھڑکین بعد لمحہ کے کپڑا روشن ہوجائے اور بغیر بجھے چونہ مین بھی یہی اثر ہی **عمل دیگر** فندق کو یا بیضہ
مرغ کو مغز سے خالی کرکے تھوڑا پارہ اسمین ڈالے اور سوراخ کو مستحکم بند کردے اور گرمیونکی دھوپ مین یا آگ پر رکھے
کہ وہ ہوا پر اڑ جائیگا **عمل دیگر** قدرے سفید کتیرا خوب باریک پیسے اور ہموزن اسکے سفید مصری اسمین ملائے اور تھوڑی
زعفران پیسکر ان اجزاے خشک کو سایدہ مین مخلوط کرے اور اہل مجلس کی نظر سے مخفی اپنے پاس رکھے اور حاضرین
مجلس کے روبرو پیالہ پانی کا بھروا کر منگائے اور آدمی کی نظر سے مخفی کرکے ان پسے ہوئے اجزا کو اس پانی مین ڈالدے
اور خوب مخلوط کرکے کچھ سرپوش رکھدے اور عزیمت پڑھنے کے طرز پر ہونٹون کو جنبش دیوے کہ اہل مجلس سمجھین
کہ کچھ پڑھتا ہی ایکساعت کے بعد پیالہ پر سے سرپوش اٹھالے تو وہ کتیرا مثل فالودہ کے جم جائیگا اہل مجلس کو کھلائے
بہت لذیذ ہوگا اور لوگ جانینگے کہ تاثیر عزیمت سے پیالہ مین فالودہ ہوگیا ہی **عمل دیگر** شبلج کہندی کی گولی زبان کی
نیچے دبائے اور کاسنہ پانی کا بھرا ہوا منگائے اور لوگون کی نظر سے بچاکر تھوڑا لعاب دہن اسمین ڈالدے تو وہ تمام
پانی کاسنہ کا مثل خون سرخ ہوجائیگا **عمل دیگر** بیضہ کو سوراخ کرکے سب زردی اور سفیدی وغیرہ نکال ڈالے اور آب
شبنم سے پر کرکے سوراخ اسکا بند کردے اور تاب آفتاب مین رکھدے جسوقت گرمی آفتاب کی اثر کریگی تو بیضہ ہوا پر اڑ جائے
عمل دیگر کاغذ کو شبنم مین تر کرکے دھوپ مین رکھدے اور ایکساعت توقف کرے وہ کاغذ ہوا پر اڑ جائے گا
عمل دیگر اگر مرغ کی صورت موم سے بنائین اور اسکے پیٹ مین شبنم بھرکر اور بند کرکے دھوپ مین رکھدین بعد غیر لحظہ
کے وہ مرغ ہوا پر اڑ جائیگا **عمل دیگر** تازہ اور گرم بیضہ لیکر پھٹکری کے پانی سے جو کچھ چاہین اسپر لکھین اور چند بار
اسپر قلم پھیرین اور ایکساعت توقف کرین کہ پانی تحریر کا سوکھ جائے جسوقت بیضہ توڑا جائیگا تو وہ الفاظ سفیدی
مین عیان ہونگے **عمل دیگر** اگر تیتر کو قدرے گرم کرکے موم سے اس پتھر پر کچھ لکھین اور اس تیتر کو ایک لحظہ
تند سرکہ مین ڈال دین پھر نکال کر دیکھین جو کچھ اسپر لکھا ہے ظاہر اور عیان ہوگا **عمل دیگر** اگر مچھلی کے
روغن کو تین دن دھوپ دین پھر اس روغن سے جو کچھ لکھین زرد ہوگا **عمل دیگر** اگر رائی اور

چھوہارون کو باہم کوٹ کر قدرے پانی اسمین ڈالین اور اس سے جو کچھ لکھین سرخ معلوم ہووے عمل دیگر
پھٹکری اور مازو کو چند ساعت پانی مین بھگو کر اسکے پانی سے لکھین حرف سبز ہونگے عمل دیگر اگر دودھ مین
تھوڑی نوشادر ملاکر سفید کاغذ پر تحریر کرین اور آگ کی گرمی مین خشک کرین خط سیاہ ظاہر ہووے اور جو آب پیاز
سے تحریر کرین اور آگ پر گرم کرین تو سبز خط معلوم ہو اور جو آب نارنج سے لکھین اور آگ پر گرم کرین تو حرف سرخ ہون
اور جو خالص دودھ سے تحریر کرین اور آگ پر سینکین تو زرد معلوم ہووین اور جو چیتہ کا پتہ اور سیاہ کتے کا
پتہ اور باز کا پتہ سبکو باہم ملاکر انکے عرق سے کاغذ پر لکھین تو روشنی روز مین کچھ معلوم نہو اور رات کے اندھیرے
مین سب عبارت پڑھی جائے عمل دیگر اگر خون کبوتر کو پانی مین ملائے اور قدرے سیاہی اسمین ڈالے اور
لکھے تو دن مین کچھ معلوم نہووے اور رات مین خوب پڑھا جائے عمل دیگر بورہ سرخ اور سیاہ کو روغن زیتون
یا روغن کنجد مین خوب گھسے اور اس روشنائی سے تغار مین جو پانی بھرا ہو اسکے سطح پر کچھ لکھین بخوبی پڑھا جائے
اور حرف نمایان ہون عمل دیگر اگر زاک سفید کو قلیاب مین اور سرکہ مین سحق کرین اور بعد خشک ہونے کے سرکہ مین
ملائین اور کاغذ پر حرف لکھکر پونچھ ڈالین حرفونکا تمام نشان زائل ہو جائیگا اور کاغذ سفید رہجائیگا اور جو موم
گرم سے مکرر لکھین اور اٹھالین تو یہی عمل کرے اور نوشادر اور سہاگہ اور سنکھیا ہموزن پانی مین پیسکر حروف نوشتہ
پر چھڑکین اور دھوپ مین رکھین تو اثر حرفون کا زائل ہو جائیگا اور کاغذ سفید معلوم ہوگا دیگر مرمکی اور ہرتال
کو خمیر مین مخلوط کرین اسمین سے جو جانور کھائیگا بیہوش ہو جائیگا اور سرد پانی مین اس مرغ بیہوش کو اگر دھوئین
تو فوراً ہوش مین آجائیگا عمل دیگر گندم یا جو کوئی دانہ کہ چاہین ہرتال اور گندھک اور اجوائن کے ساتھ
جوش کرین اور دانون کو خشک کرکے رکھ چھوڑین جو کوئی مرغ اسمین سے چند دانہ کھائے بیہوش ہو جائے عمل دیگر
مکوہ کی پتی لیکر کوٹے اور چھانکر خرگوش کے خون مین ملاکر گولی بنائے اور ڈورہ اسمین باندھکر پانی مین اس گولی کو
ڈالے تو اسکے پاس بہت مچھلیان جمع ہو جائینگی فوراً جال ڈالکر پکڑلے عمل دیگر اگر مقناطیس پتھر کو لہسن کے عرق مین
چند روز تر رکھے تو اسکی قوت جاذبہ بالکل زائل ہو جائے اور جو پھر سرکہ مین تر رکھین تو حالت اصلی پر آجائے دیگر
اگر پیاز کا ٹکڑا چراغ مین ڈال دین تو پروانہ چراغ کے گرد نہ آئین اور پیاز کی بو سے بھاگین عمل دیگر لہسن اور
تل مقشر اور بزر البنج یعنے اجوائن اور پوست کندر ہموزن لیکر آرد گندم مین ملاکر خمیر کرے اور ڈورہ مین
باندھکر پانی مین ڈالے چار طرف سے گرد اسکے مچھلیان جمع ہو جائینگی اسقدر کہ چاہے ہاتھونسے پکڑلے
نوع دیگر جاوشیر اور آرد باقلا بکری کی چربی مین ملاکر گولیان بنائے اور دام کے قلابہ مین آلودہ کرکے

پانی مین ڈالے کہ مچھلیان بہت اسکے گرد آجائین و دیگر چراغ مین تھوڑا پانی تیل کے ساتھ ڈالدین تو تیل کم جلے اور روشنی مین چراغ کی گرمی کم ہو و دیگر کبوترون کے پر اکھاڑکر شیشہ کو پرون سے اسطرح پر کرے کہ کوئی جاے اسکی خالی نرہے پس شیشہ کا منہ خوب باندھکر ایسی بلند جگہ سے کہ وہانسے گرکر ٹوٹ جانیکا یقین ہو گراوین ہرگز شیشہ نہ ٹوٹیگا و دیگر چاندی کی انگوٹھی بنا ئین کہ ایک دانگ سے زیادہ اسکا وزن نہو اور نیگنسیر کہربا کا یا سندروس کا رکھین اگر اس انگشتری کو پانی مین ڈالین تو ہرگز غرق نہوگی و دیگر تھوڑی افیون اور پچاس عدد جوز کو چونے کے پانی مین اگر جوش کرین اور جو کوئی اس پانی سے تھوڑا سا پی لیوے تو فوراً بیمار ہوجاوے اور جو تھوڑا روغن کھالے تو فی الفور صحت پائے و دیگر چونہ اور ہرتال اور مردارسنگ اور سنا اور رضا اور گل خیرو سب ہمون لیکر کوٹے اور چھانے پانی کے بھرے ہوے ایک کانسہ مین ڈالدے اور رات بھر رہنے دے پس صاف کرکے حیوان سفید موکی جلد پر ملے سب بال سفید اسکے سیاہ ہوجائینگے اور جو کہ بعض بعض مقام پر ملیگا تو ابلق ہونگے و دیگر شب یمانی اور کاوز ملاکر پانی مین گھسکر کاغذ پر ملے اور اس کاغذ کے نیچے آگ جلاکر حلوا پکالیوے و دیگر دارچینی پیسکر چمیز کرے اور اسکی روٹی پکاکر کتے کو کھلائے کھاتے ہی رقص مین آئے و دیگر اگر بادام کو گاڑھے گیرے مین باندھکر چند بار پتھر پر اسطرح سے کہ پوست بادام نہ ٹوٹے اسکے اندر کا مغز خرد مغز ہوجاے کا باریک پوست کو توڑکر پیچھم دیکھ لین و دیگر آگ کے درخت کے دودھ سے ہاتھ پر کچھ لگین جب وہ خشک ہوجائے تو تھوڑی خاکستر اسپرل دین حروف سیاہ اسپر نمودار ہونگے و دیگر ہینگ کوزہ مین ڈالکر اگر پانی اس کوزہ مین ڈالین تو کوزہ ٹوٹ جاے و دیگر شبلاح اور علک اور ہینگ کو پیسکر مٹی مین ملاے یا جھڑکے جو کوئی اسکو سونگھے فوراً چھینکے اور گوزماے و دیگر اگر مرغ کے سر کو جلنا کردین تو آواز نہ دیگا اور اگر گدھے کی کون مین چکنائی لگادین تو وہ بھی نہ بولیگا اور اگرچہ گھوڑے کی کون کو چرب کردین تو دوڑنے سے باز رہے و دیگر جسجگہ گدھا لوٹا ہو وہانکی تھوڑی خاک لیکر دسترخوان کے نیچے رکھدین تو جسقدر کہ اس دسترخوان پر ہونگے اسقدر ہنسینگے کہ بیتاب ہوجائینگے اور کھانا نہ کھاسکینگے و دیگر اگر مکھی کو پکڑکر آدمی کے سر کا بال مکھی کے پانون مین باندھین اور دسترخوان کے نیچے رکھدین تو اہل سفرہ ہنستے ہنستے بیتاب ہوجائین اور کھانا نہ کھاسکین و دیگر اگر خشخاش کے دانہ کو تین روز دودھ مین بھگودین تو اسقدر بڑا ہوجاوے کہ اسمین سوراخ کرلیوین۔ و دیگر اقسام حبوب سے جس دانہ کو چاہین اکھ کے دودھ مین چندروز تر رکھین بعد ازان سایہ مین خشک کرکے رکھ

چھوڑین ان دانون مین سے جو پرند جانور دانہ کھالے گا تو بیہوش ہو جائیگا اور اگر گرم پانی سے اسکو غسل دین تو فوراً ہوش مین آجائیگا و یکر اگر شارے تباشہ کو روغن مین چرب کرکے پانی مین ڈال دین تو وہ تباشہ پانی مین نہ گھلیگا عمل و یکر کرغان کاغذ سے بنا بین اور گھی اسمین ڈالکر زغال کی آگ پر اسکو رکھدین کہ فقط گرمی آگ کی اسمین پہونچے اور شعلہ مشتعل نہو جو چیز چاہین بیضہ وغیرہ سے اسمین کرلین و یکر جو کوئی ہر من کھانیکی عادت کریگا داڑھی اسکی سفید ہوگی و یکر صمغ عربی کو پانی مین حل کرکے اگر ہاتھ مین ملے تو آگ اٹھا سکتا ہی اور ہاتھ نہ جلے و یکر مردہ آدمی کے دانت اور بہمہ کی زبان کسی کے سرہانے تکیے کے نیچے رکھدے تو وہ ہرگز بیدار نہو جبتک کہ اسکو نہ نکالین و یکر پوست گرگ سے اگر کمان کی زہ بنا بین اور اس سے تیر اندازی کرین جو کوئی کمان اسکے پاس آئیگی چلہ اسکا ٹوٹ جائیگا اور اگر نقارخانے مین پوست گرگ کا دھوان دین تو سب نقارون کے پوست پارہ پارہ ہو جائینگے اور جو پوست گرگ سے نقارہ بنا بین اور اس نقارہ کو جو بجا بین تو اور نقارون کے پوست پارہ پارہ ہو جائینگے اور اگر پوست گرگ کا ٹیکا بنا کر کرمین باندھین تو رات کو خوف نہ کرینگے و یکر پوست انار کا تین شبانہ روز پانی مین بھگو کر وہ پانی کھیتون کے گرد ڈالین تو آسیب ملخ سے وہ کھیت محفوظ رہین اور جو پوست انار درخت میوہ دار پر باندھین تو وہ بھی آسیب ملخ سے محفوظ ہو جائے و یکر اگر بہی لکڑی مین سراسر شگاف و یکر درمیان سے تخم وغیرہ نکال ڈالے جائین اور جھوہاری خشک اسمین بھر کر لکڑی کو باندھین اور کپڑے مین لپیٹکر اول پانی کی دیگ کلن ڈالین بھر دیگ کے منہ پر کپڑا باندھکر اس کپڑے پر لکڑی کو رکھدین اور اسپر سرپوش دیگ کا رکھدین اور اسقدر آنچ کرین کہ وہ لکڑی بخار مین پک جاوے تو وہ خشک جھوہارے خرمائے رطب یعنی تازہ جھوہارے ہو جائینگے و یکر سیاہی سی کاغذ پر حرف لکھین اور جو رنگ چاہین سرخ یا زرد یا سیاہ روغن مین آمیز کرکے ان حرفون پر بلکہ تمام کاغذ پر طلا کردین اور بعد ایک لحظہ کو اس کاغذ کو ایک پتھر پر رکھکر خوب زور سے پانی کے چھینٹے دین تو پانی کے زور سے حرف نہ سہے رنگ زائل ہو جائیگا اور حرف سفید نکل آئینگے و یکر بنفشہ اور نیلا تھوتھا ہموزن عرق نعناع یا عرق لیمو کاغذ بین گھسکر کاغذ پر یا تلوار پر یا جو چیز آہنی ہو وہی موم سے نگاکر کچھہ قلم سے لکھدین بعد ازان ان گھسی ہوئی دواؤن کو اس دستہ پر چھڑکین اور دھوپ مین رکھدین کہ خشک ہو جانے بعد لحظہ کے دھو ڈالین جو کچھہ حرف لکھے ہوے ہونگے سب صفحہ آہن پر ظاہر ہونگے اور جو چاندی کے صفحہ پر موم سے لکھین تو ان اجزاے مذکورہ بالا مین تھوڑی گندھک ملا دین اور جو پتھر پر تحریر کرین تو صرف سرخ ہی کو پودینہ کے عرق مین حلکر کے لکھے ہوئے حرفون پر چھڑکین اور تا بیس آفتاب

مین رکھین اور ایک ساعت کے بعد دھو ڈالین حرف نمودار ہو جائینگے دیگر اگر بچھو نے کسی کو کاٹا ہو تو تھوڑی نوشادر کو چونہ مین گھسکر سونگھائین جسوقت تند بو نوشادر کی اس شخص کے دماغ مین پہونچیگی تو فی الفور زہر بچھو کا دور ہو جائے گا اور جو افرنگد کی جڑ جو مشہور گھاس ہے پانی مین گھسکر جہان نیش لگا ہو وہان ضماد کر دین تو فی الفور زہر دور ہو جائے گا دیگر اگر کسی کو کالے سانپ نے کاٹا ہو تو فی الفور ایک رتی بھر تیلا تھوتھ باریک پیسکر جسکو سانپ نے کاٹا ہو اسکے دماغ مین ناک کی راہ سے پھوک دین تو ایک ساعت مین بیہوشی دور ہو جائیگی اور سانپ کے زہر کا اثر بالکل دفع ہو جاے گا دیگر اگر توتیا کو پانی مین گھسکر سونے کو چند بار اسمین غوطہ دیوین تو سونا تانبے کے رنگ پر ہو جائے اور لوہے کا بھی ایسا ہی رنگ ہو جائے نوع دیگر اگر کھاری پانی کو قرع انبیق مین کھینچ لین تو اس پانی کی تلخی بالکل زائل ہو جائے اور بہت لطیف و پاکیزہ اور شیرین ہو جائے

تمام ہوا دفتر اول کتاب مطلع العلوم بعون اللہ الحی القیوم

اشتہار

ارباب خرد پروران دیار و امصار اور اصحاب نکتہ سنجان باوقار کو واضح ہو کہ یہ کتاب فیض انتساب جو بسبب اپنی جامعیت علوم و فنون اور ہر دل عزیز ہونے کے شہرہ آفاق ہے بزبان فارسی بھی مطبع اودھ اخبار مین طبع ہوئی ہے اور ہدیہ ناظرین باتمکین کے لیے موجود ہے

اعلان

چونکہ اس کتاب لاجواب کا ترجمہ بزبان اردو سلیس و بامحاورہ واسطے فائدہ خاص و عام کے بصرف کثیر طبع ہوا ہے لہذا بدون اجازت مالک مطبع اودھ اخبار کوئی صاحب اسکے طبع کرنے کا ارادہ نہ فرمائین عوض نفع نقصان نہ اٹھائین ورنہ مواخذہ دار سرکار ہونگے

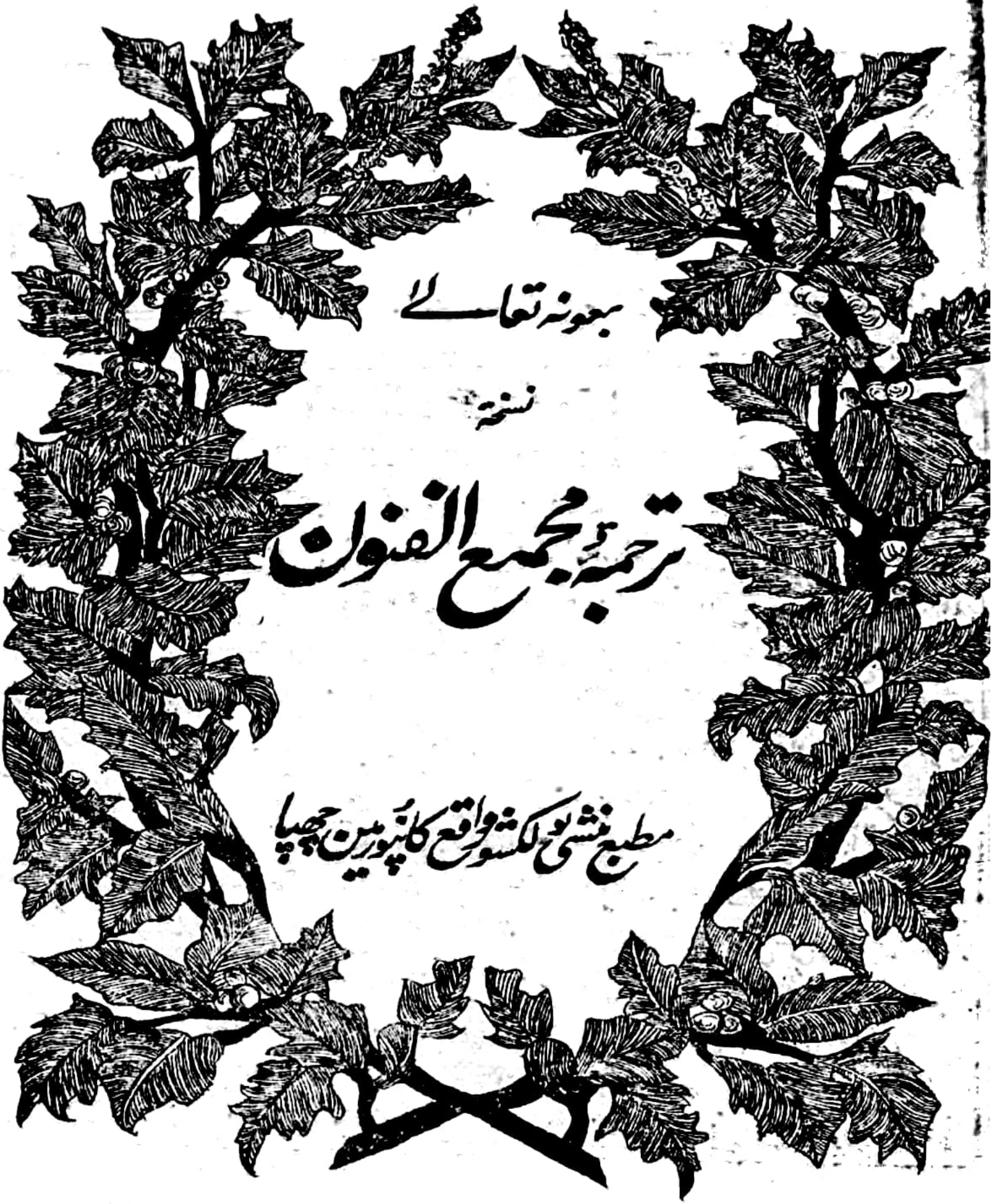

بعونہ تعالےٰ

نسخہ

ترجمۂ مجمع الفنون

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغاز دفتر دوم یعنی مجمع الفنون باب پہلا اعلےٰ فنون کی بیان مین پہلی خواب کی تعبیر کے بیان مین یہ فصل گیارہ اصل پر شامل ہی اصل پہلی کیفیت خواب اور اسکی شرائط اور لوازم کی بیان مین پہلے دفتر مین علم حکمت کی طبعیات کی بیان مین اسکا ذکر ہو چکا ہی کہ خالق دوجہان نے انسان ضعیف البنیان کو دس قوتین مدرکہ عنایت فرمائی ہین پانچ اُن مین سے ظاہری ہین کہ دریافت ہونا محسوسات کا جن سے وابستہ ہی یعنی سامعہ اور باصرہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اور پانچ اُس مین سے باطنی ہین کہ معلوم ہونا معقولات کا اُن سے متعلق ہی یعنے حس مشترک اور خیال اور واہمہ اور حافظہ اور متخیلہ اور روح ان دس قوتون سے مرکب ہی اور وہ ایک بخار لطیف ہی کہ غذا دن سے پیدا ہوتا ہی اور اسکی وجہ سے اعضا مین حس و حرکت کی قوت ظاہر ہوتی ہی اور ان قوا ی وہ گاز سے فقط روح مرکب ہی اعضا مرکب نہین ہین چنانچہ دلیل اسکی یہ ہی کہ جب کسی عضو مین سدہ پڑجاتا ہی تو صرف اُسی عضو کی حس و حرکت جسمین سدہ واقع ہوا ہے دور ہو جاتی ہی اور اُس سدے سے ماقبل جو عضو ہی اُسکی حس و حرکت باطل نہین ہوتی اور جب کہ یہی قرار پایا کہ حس و حرکت اعضا کی اُس بخار کے واسطے ہے پس جب تک وہ بخار ظاہر کیطرف متوجہ رہیگا اعضا مین بھی حس و حرکت رہے گی اور بیداری اسی سے مراد ہے اور جب وہ بخار ظاہر بدن کیطرف رجوع نہین ہوتا حواس خمسہ بیکار ہو جاتے ہین اور خواب اسی سے مراد ہی اور انسان جو اکثر چیزین خواب مین دیکھتا ہی اسکی کئی وجہین ہین اول یہ کہ دم انسان کا حالت خواب مین جب کہ اپنے فعل سے باز رہتا ہی اور حواس خمسہ ظاہری محسوسات کو دریافت کرنے سے ہو جاتے ہین تو اُس وقت قوت متخیلہ اُن محسوسات کے حواس خمسہ لوح مشترک کو خالی پاکر اُن جسمون اور صور

محسوسہ کو جو خزانۂ خیال مین پوشیدہ ہین جس مشترک کی لوح پر نقش کرتی ہی پس اس صورت مین سونے والا حالت خواب
مین اکثر چیزین دیکھتا ہی دوسری یہ کہ روح کے مزاج مین کچھ تغیر آجاتا ہی اور اسکے باعث سے وہ چیزین کہ اسکے
مناسب اور موافق ہین نظر آتی ہین مثلاً اگر مزاج مین حرارت غالب ہی تو آگ نظر آجائیگی اور جو برودت غالب ہے تو
برف اور سرد چیزین خواب مین دیکھیگا اور اگر رطوبت غالب ہے تو مینھ اور سیلاب اور دریا نظر آئیگا اور اگر یبوست غالب
ہی تو پہاڑ اور تھپر اور غبار وغیرہ معلوم ہوگا تیسری یہ کہ حواس خمسہ ظاہری محسوسات کے دریافت کرنے سے جب
بیکار ہو جاتے ہین تو نفس انسان کا عالم روح کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور غیب کی چیزون سے آگاہ ہوتا ہی اور بعد
کو اسیطرح وقوع مین آتا ہی پہلی قسم کو حکمار دیاے معتبرہ کہتے ہین یعنی جیسا کچھ خواب مین دیکھے وہ وقوع مین نہ آئی
بلکہ مرد حکیم تعبیر اسکی خلاف اسکے کرتے ہین اور وہ صادق آتی ہی اسطرح کا خواب عام خلق کے واسطے ہوتا ہے اور
دوسری قسم کا کچھ اعتبار نہین ہے اور تیسری قسم سب حکما کی نزدیک معتبر ہے اسطرح کا خواب صادق آتا ہے جو
اشخاص کہ آلائش دنیا سے اپنے نفس کو آلودہ نہین رکھتے البتہ ایسے خواب صادق دیکھتے ہین اور صحت خواب
خواب کی یہ شرائط ہین کہ دیکھنے والے کا مزاج معتدل ہو اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ انسان رنج و ملال اور بیخودی
کی حالت مین عالم علوی کیطرف متوجہ ہوکر رحمت نامتناہی الٰہی سے فیضیاب ہوتا ہی اور ایسی چیزین خواب مین دیکھتا
ہے کہ اپنے مقصد اصلی پر پہونچے اور اگر کوئی چیز خواب مین دیکھے اور اسکی تعبیر مین عاجز رہی تو چاہیے کہ اس واقعہ کو
کسی دوست عاقل و ہوشیار کے روبرو بیان کرے اسلیے کہ وہ تعبیر نیک دیویگا تعبیر نیک اثر نیک بخشتی ہے نقل
ہے کہ ایک عورت نے حضرت رسالت مآب کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ مین نے خواب مین
دیکھا ہی کہ ایک لڑکی میرے بطن سے پیدا ہوئی اور اس نے ستون میرے مکان کا توڑ ڈالا حضرت نے فرمایا کہ
تیرے لڑکا پیدا ہوگا اور شوہر تیرا سفر سے آئیگا چنانچہ انجام کار یہی ظہور مین آیا چند روز کے بعد اس عورت نے
پھر یہی خواب دیکھا اور تعبیر کے واسطے حضرت کی خدمت مین آئی حسن اتفاق سے حضرت اسوقت تشریف نہ
رکھتے تھے اس عورت نے جو حضرت کو نہ پایا آپ کی مستورات مین سے کسی کے سامنے وہ خواب بیان کیا
انھون نے اسکی تعبیر مین کہا کہ تیرے لڑکی پیدا ہوگی اور شوہر تیرا مرجائیگا اس اثنا مین حضرت بھی حجرۂ منورہ
مین تشریف لائے اس عورت نے وہ سب حال حضرت نے سامنے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے اسکی
تعبیر کسی اور سے بھی دریافت کی ہے اسنے کہا کہ بیشک مین نے دریافت کی ہی حضرت نے جواب دیا کہ وہی اس کی
تعبیر ہے اور چاہیے کہ تعبیر دینے والا عاقل اور عالم اور راست باز ہو کسیکا افشار راز نہ کرے اور ہمیشہ بارگاہ

کبریائی سے ہدایت اور مدد طلب کرتا ہو اسلیے کہ خواب کی تعبیر مین جن اسرار غیبی پر خبر دیگا وہ سب راہ صواب اور حق پر ہونگے خواب دیکھنے والا جو حال اپنا معبر کے روبرو بیان کرے تو معبر کو چاہیے کہ فوراً یہ کلمات زبان پر لائے خیر کنا و شر لاعدا کنا قریب صبح یا دن مین جو خواب دیکھیگا تو اسکا اثر جلد ظاہر ہوگا اور بعض محققین نے لکھا ہو کہ ماہ قمری کے حساب سے ان دس تاریخون مین جو خواب دیکھیگا تو وہ صحیح اور صادق ہو اور تعبیر بھی اسکی درست آئیگی چھٹی سے تو ین آٹھوین نوین دسوین پندرھوین اٹھارھوین انیسوین بائیسوین ستائیسوین اور جو ان دس تاریخون مین خواب دیکھیگا تو وہ خواب صادق نہوگا اور اسکی تعبیر بھی درست نہ آئے گی پہلی تیرھوین چودھوین سولھوین سترھوین اکیسوین پچیسوین چھبیسوین اٹھائیسوین انتیسوین تیسوین اور ان چھ تاریخون مین جو دیکھیگا تو اس خواب کی تعبیر دو مہینے یا دو سال کے بعد ظاہر ہوگی چوتھی پانچوین گیارھوین بارھوین سولھوین سترھوین اور جو ان چار تاریخون مین دیکھیگا تو اس کی تعبیر بالعکس ہوگی دوسری تیسری نیسوین چوبیسوین اصل دوسری تجلی نور الٰہی اور ملائک اور انبیا اور اولیا اور بادشاہون اور جنات اور شیاطین اور قیامت اور حساب و کتاب اور بہشت اور دوزخ وغیرہ کے بیان مین اگر خواب مین دیکھے کہ نور الٰہی اسپر جلوہ گر ہوا تو گام اسکا دین و دنیا مین نیک ہوگا اور جسجگہ یہ خواب دیکھا جائیگا فراخی نعمت اور عدل و انصاف کی دلیل ہوگی اگر دیکھے کہ حق تعالیٰ اسکا حساب کرتا ہی تو نہایت خوشی حاصل ہوگی مسافر ہے تو صحیح و سالم اپنے گھر آئیگا اگر درگاہ الٰہی مین دعا اور مناجات کرتا ہی تو یا دشاہون کا مقرب اور نام آور ہوگا اگر دیکھے کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک غضبناک ہی تو درگاہ الٰہی مین عذر اور توبہ کرے اگر مثل جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کے فرشتگان مقرب کو خوش اور فرحناک دیکھے تو دین و دنیا مین عزت اور مرتبہ پائیگا اور دروازے علم و حکمت کے اسکے منہ پر کشادہ کیے جائینگے اور آفتون سے محفوظ رہیگا اگر بیمار ہے تو شفا پائیگا اور جو کسی خوف و غم مین مبتلا ہی تو رہا ہو جائیگا اور جو دیکھے کہ ان فرشتون مین کسی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے خصوصاً عزرائیل یا میکائیل کے ساتھ تو اسکی موت کی علامت ہی چاہیے کہ اپنے گناہون سے توبہ کرکے درگاہ الٰہی مین رجوع کرے اور حکم سب فرشتون کا اسی طرح قیاس کرنا چاہیے اگر دیکھے کہ فرشتون کی ہمراہ پرواز کرتا ہی تو دنیا مین عزت حاصل ہو گیا اور آخرت کو جام شہادت سے سیراب ہوگا اگر دیکھے کہ کسی جگہ بہت فرشتے جمع ہوے ہین تو جان لے کہ وہان کوئی عابد یا عالم وفات پائیگا یا کوئی شخص ظلم و جور سے مارا جائیگا اگر دیکھے کہ فرشتے اس کے مکان مین آئے ہین تو اس مکان کو خدا چوردن سے محفوظ رکھیگا اگر انبیا اور اولیا کو خواب مین دیکھے تو مجملاً تعبیر اسکی یہ ہی

کہ اگر اُس نبی یا ولی کو نیک حال مین اور شکل و جمال پسندیدہ مین دیکھے تو دیکھنے والی کی نیکی حال اور عزت و جاہ پا
کی دلیل ہی اور جو تُرش رو اور غضبناک دیکھے تو اُسکی تعبیر خلاف اِسکے ہوگی اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ حالت زندگی مین
اُس نبی یا ولی یا امام کی کیا کیفیت تھی اِسکو بھی وہی رنج پہونچینگے اور انجام نیک ہوگا اور دشمنو پر فتح پائیگا اگر
جناب رسالت مآب کو لباس نیک مین اور خوش جمال اور فرحناک دیکھے اگر ملول ہے تو رنج سے رہائی پائیگا اور جو
فقیر ہے غنی ہو جائیگا اور حج سے مشرف ہوگا اور جو حضرت کو رنجیدہ اور دل تنگ پائے اور رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر
نظر آئے تو جان لے کہ اُس ملک کے دین و شریعت مین ضعف آئیگا الاہی اور دیکھنا آپکا ہر طرح رحمت کی دلیل ہی خواہ
دیر مین راحت حاصل ہو یا جلد اگر دیکھے کہ کسی مکان مین یا محلہ مین بادشاہ کی آمد ہے تو اُس مقام پر آفت نازل ہوگی
ایسے مقام پر بادشاہ کو آتے دیکھے کہ وہان آنا اُس کا تعجبات سے نہ ہو تو نعمت اور دولت کی نشانی ہے اور
بادشاہ مردہ کو اگر خواب مین زندہ دیکھے تو رسم و قاعدہ اُس بادشاہ کے اُس ملک مین جاری ہونگے اگر دیکھے کہ بادشاہ
کے ساتھ بیٹھا ہوا کچھ شے خوان مین کھا رہا ہے اور اُسکے بیدار ہونے تک وہ خوان اُسکے سامنے سے نہین اٹھایا
گیا تو اُسکی درازی عمر کی دلیل ہے اگر خواب مین دیکھے کہ مین بادشاہ ہوگیا ہون اور حقیقت مین یہ شخص قابل
بادشاہت کے نہین ہے اگر بیمار ہی تو جان لے کہ اجل اُسکی قریب پہونچی اور جو بیمار نہین ہے تو اپنے عزیز و
اقارب سے جدا ہو جائیگا اگر اپنے تئین کسی بادشاہ کے ہمراہ دیکھے تو قید سے رہائی پائے اگر مرد پیسہ کو
خواب مین دیکھے تو اُسکی تعبیر مثل دیکھنے فرشتون کے ہے جسطرح اِس سے پیشتر بیان ہو چکا اگر کسی دشمن کو خواب
مین دیکھے تو ملال پیدا ہوا اگر دیکھے کہ شیطان کے دام فریب مین پھنسگیا تو مال یا ولایت سے جدا ہوگا اگر کوئی شخص
دیکھے کہ مین نے شیطان پر فہر و غضب کیا ہے تو دشمن پر فتح پائیگا اگر دیکھے کہ بہشت مین ہے اور میوہائے بہشتی
کھاتا ہی تو دنیا مین عالم باعمل ہوگا اور آخرت مین اعزاز و اکرام پائیگا جو شخص اپنے تئین دوزخ مین دیکھے
اگر دیندار ہے تو اپنے گناہون سے توبہ کرے اور جو دنیادار ہے تو سفر اختیار کرے اور جو دیکھے کہ دوزخ سے
باہر نکلا تو دینداری اور پرہیزگاری کی دلیل ہے یا سفر سے پھریگا اگر دیکھے کہ دوزخ کا رنج و بلا مین مبتلا ہے
تو دنیا کی رنج و مصیبت غنی نشانی ہے اگر قیامت کو خواب مین دیکھے تو اُس ملک کے بادشاہون کے عدل کی
دلیل ہے اگر دیکھے کہ بے سبب اور بلا واسطہ حساب کے مواخذہ مین گرفتار ہی تو دین دنیا مین مقصد پانیکی
دلیل ہی اور جو دیکھے کہ محاسبہ مین تشدد اور سختی کرتے ہین تو مطلب اِسکا دیر مین حاصل ہوگا **اصل تیسیری**
انسان اور اعضاے انسان کے دیکھنے کے بیان مین اگر کسی جھوٹے لڑکے کو جس سے شخص واقف ہو

خواب مین دیکھے تو بشارت کی دلیل ہے اور اگر دیکھے کہ اُس لڑکے کو اپنی آغوش مین لیا ہی تو کسی ملک کا وزیر ہوگا
اور جو اُس لڑکے سے آشنا نہین ہی تو کوئی فکر یا غم لاحق ہوگا یا کوئی دشمن ضعیف پیدا ہوگا اگر کسی مرد بزرگ کو
طفل نابالغ کی صورت مین دیکھے تو ایسا کام کریگا جس سے انجام کار ندامت حاصل ہو اگر فقیر ایسا خواب دیکھے
تو دولت اور فراغت پائیگا اور جو امیر دیکھیگا تو اُسکے مال پر مسلط ہوگا اگر کوئی مفسد گنہگار خواب مین دیکھے
کہ اپنی مان کی شکم سے پیدا ہوتا ہے تو اپنے گناہون سے توبہ کرے اگر خواب مین لڑکے کو دیکھے تو دولت
وراحت پائے اور طفل بالغ کے دیکھنے سے نیکی اور جاہ ومال کی زیادتی کی دلیل ہے اگر لونڈی کا خرید نا خواب مین
دیکھے تو مقصد حاصل ہوگا اور جو غلام نابالغ کو دیکھے کہ بالغ ہوگیا ہے تو قید شہوت سے رہائی پائیگا اگر کسی مرد
جوان ناآشنا کو خواب مین دیکھے تو کوئی دشمن اُسکا پیدا ہوگا اگر عورت حسینہ جوان کو دیکھے تو مال اور
دولت اور خوشی حاصل ہوگی اگر باکرہ عورت کو خواب مین دیکھے تو پیشہ یا تجارت سے فائدہ اُٹھائے گا
اگر مرد ضعیف یا متوسط کو دیکھے تو خوش نصیبی کی دلیل ہے اور کوئی دوست شفیق پیدا ہوگا اگر کوئی شخص جوان
دیکھے کہ مین ضعیف ہوگیا تو عزت وحرمت اور علم زیادہ ہوگا اور انجام نیک ہوگا مرد پیر اگر حالت جوانی اور
خوشی مین اپنے تئین دیکھے تو عیش اُس کا از سر نو تازہ ہوگا اور لشکر کی سرداری پائے گا اگر مرد سیاہی
خواب مین دیکھے کہ بال اِسکے جو سیاہ تھے وہ سفید ہوگئے تو آقا اُسکا اُسپر خفا ہوگا اور اُس سے منغض رہے گا
اگر کسی عورت ضعیفہ کو خوب تازہ روئی کے ساتھ دیکھے تو گویا اِس نے زال دنیا کو دیکھا کام اِس کے حسب دلخواہ
آراستہ ہونگے اور جو اُس کو ترش رو دیکھے تو اِس کی معاش مین خلل آجائیگا اور تکلیف وسختی اُٹھائے گا
اگر مرد ضعیف کو خواب مین دیکھے تو صاحب عقل وتدبیر کا ہوگا بزاز کو خواب مین دیکھے تو مرتبہ پائے اور جو
دیکھے کہ وہ بزار کپڑا فروخت کر رہا ہے تو کوئی خصومت یعنی دشمنی پیش آئے اگر صراف کو دیکھے تو نیک وبد کام کی خوب
شناخت ہوجائے اگر صیاد کو خواب مین دیکھے تو روزی مکر وحیلہ سے ہاتھ آئے اگر خواب مین آہنگر یعنی لوہار کو دیکھے
تو کسی شخص غیر مشہور اور قوی ہیکل سے ملاقات ہو اور جو قصاب ناآشنا کو خواب مین دیکھے گویا ملک الموت کو
دیکھا اگر دلال کو خواب مین دیکھے تو اُسکے کام مین کوئی شخص ہدایت کرنے والا پیدا ہوگا اگر دیکھے کہ سر اپنا
جسم سے دور ہوگیا ہے تو اپنے آقا سے جدا ہوگا اور جو دیکھے کہ سر اُسکا بڑا ہوگیا ہی تو بزرگی اور دولت اور مرتبہ
پائیگا اور جو دیکھے کہ سر اُسکا چھوٹا ہوگیا ہے تو اپنے مرتبہ سے گر جائیگا اگر دیکھے کہ روغن سر پر ملا ہے اگر
وہ روغن اندازہ کے موافق ہے تو کام اُسکے زیب وزینت پائینگے اور جو بہت ہے تو فکر وغم لاحق ہوگا

اگر دیکھے کہ بہت آدمی اسکے سامنے سے آتے جاتے ہین تو رئیسون اور سردارون کا تقرب حاصل ہوگا جس شخص کا
قد اور بال دراز ہون اگر عورتون اور لشکر والون کو خواب مین دیکھے تو زیادتی جاہ ومال اور درازی عمر کی دلیل ہے
اور جو اور کوئی شخص ایسا خواب دیکھے تو فکر و تردد لاحق ہوگا اگر خواب مین دیکھے کہ بال سر کے اسقدر گر گئے کہ جن سے
عیب ظاہر ہو اگر قرض ہے تو ادا ہوگا اور جو رنج و غم مین مبتلا ہے تو نجات پائیگا اور فرحت و شادمانی حاصل ہوگی
اگر خواب مین سیاہ بالون مین سپید بال دیکھے تو فرزند مقبول پیدا ہوگا اور عورت ایسا خواب دیکھے تو عجب
نہین کہ اُس کے شوہر سے اُسکو کچھ رنج پہونچے اگر کوئی شخص خواب مین دیکھے کہ اسکے سر کے بال تراشتا ہین
تو چاہیے کہ امانت کو ادا کرے اور جو فقیر ہے تو افلاس چھوٹ جائیگا اور جو دیکھے کہ اپنے سر کے بال ہاتھ سے
تراشتا ہے تو اسکا پردہ راز کھل جائیگا اور اپنے آقا سے جُدا ہوگا اگر کوئی عورت خواب مین اپنے سر کے بال
پریشان دیکھے اگر شوہر اُسکا غائب ہے حاضر ہوگا اور جو اُس عورت کا شوہر نہین ہے تو اور نکاح کریگی اگر کوئی
عورت دیکھے کہ کوئی شخص اُسکے سر کے بال تراشتا ہے تو جاننا چاہیے کہ شوہر اُسکا اُسکو طلاق دیگا اگر کوئی
شخص خواب مین اپنی عورت کے سر کے بال مونڈے ہوے دیکھے تو اُس عورت کے پھر اولاد نہوگی اگر اپنی
گردن مین طوق دیکھے کہ نہایت ناگوار معلوم ہو تو اسکی گردن کسیکا حق باقی ہے اگر کسیکا منہ یا ابرو یا پیشانی
خوبی اور بزرگی کیساتھ خواب مین دیکھے تو اسکی نیکی حال اور عزت و مرتبہ اور صحت کی دلیل ہے اور خوبصورتی اور زشتی کے
ساتھ دیکھے تو اسکے برعکس ہوگا اور جو منہ پر گرد و غبار دیکھے تو کفر اور فساد کی دلیل ہے اگر کوئی شخص دیکھے کہ آنکھ
پر ہاتھ رکھتا ہے تو مال نقد اُسکو ہاتھ آئیگا اور تاریکی چشم کا دیکھنا دین و دنیا مین روشنی کی دلیل ہے اگر فقیر خواب مین
اپنے تئین نابینا دیکھے تو افلاس کی سختی سے رہائی پائے اور جو کوئی شخص سفر کا قصد رکھتا ہے اور خواب مین
اپنے تئین نابینا دیکھے تو لازم ہے کہ اُس سفر کو ترک کرے اگر جائیگا تو ہرگز سفر سے پھر کر نہ آئیگا اگر کوئی مسافر
خواب مین دیکھے کہ ایک آنکھ اسکی اور پیدا ہوگئی ہے تو راستہ بھول جائیگا اور جو مقیم ایسا خواب دیکھے تو چاہیے
کہ اپنے مال کی احتیاط اور حفاظت رکھے اگر خواب مین دیکھے کہ اپنی آنکھون مین سرمہ لگاتا ہے تو وہ شخص دین کے
کام مین کوشش کریگا اور لوگون کی آنکھون مین عزیز ہوگا اور جو اپنے ہاتھ مین سرمہ دیکھے تو مال پائے
اگر کوئی شخص خواب مین دیکھے کہ ناک اسکی زیادہ ہوگئی ہے تو اولاد اور مال اور عمر کے بڑھنے کی
دلیل ہے اور جو دیکھے کہ ناک چھوٹی ہوگئی ہے تو اسکے خلاف ہوگا اگر کوئی شخص خواب مین اپنے چہرہ
پر دو ناکین دیکھے اُس مین اور اُسکے فرزندون مین اختلاف واقع ہوگا اگر دیکھے کہ کوئی شے اسکے

مُنھ مین جاتی ہو تو روزی پائیگا اگر دیکھے کہ کوئی چیز اِسکے منھ کے اندر سے نکلتی ہے اگر وہ شے نیک ہو تو نیک باتین اِس سے صادر ہونگی اور جو وہ شے بد ہے تو بُری باتین اِس سے وقوع مین آئینگی اگر خواب مین دیکھے کہ بہت باتین کرتا ہے تو کوئی کام بڑا اِسکو ملیگا اور جو اپنی زبان کو دراز دیکھے تو بہت باتین کرے گا اور جو اپنی زبان کو کسی چیز مین بندھا ہوا دیکھے یا منھ سے جدا دیکھے تو آفت اور رنج کی دلیل ہے اگر زبان پر بال جمے ہوے دیکھے تو اِسکی بھی یہی تعبیر ہے اگر دیکھے ملاذہ یعنی گوا نیچے لٹک آیا ہے اور حلق اُس سے پوشیدہ ہوگیا ہے تو رزق مین کمی ہوگی اور موت کی نشانی ہے دانتون کا دیکھنا گھر کے آدمیون پر دلیل ہے دو اوپر کے اور دو نیچے کے سامنے کے اِن چارون دانت کا دیکھنا جنکو ثنایا کہتے ہین بیٹون اور بھائیون اور بہنون سے منسوب ہے اور رُباعیات جو ثنایا سے ملے ہوئے ہین اِن چارون دانتون کا دیکھنا مامون اور چچا سے نسبت رکھتا ہے اور انیاب کہ رُباعیات سے متصل ہین اور انکو کچلی بھی کہتے ہین سردار قوم سے منسوب ہین اور لواجن یعنے ڈاڑھین جن سے کھانا کھایا جاتا ہے اوپر کی ڈاڑھین باپ کے عزیزون سے منسوب ہین اور نیچے کی ماں کے عزیزون سے منسوب ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ دہنی طرف کی نیچے اوپر کی ڈاڑھین باپ کے عزیزون سے منسوب ہین اور بائین طرف کی نیچے اوپر کی ڈاڑھین ماں کے عزیزون سے منسوب ہین اگر ماں کو خواب مین دیکھے کہ اُسکے دانت گر گئے ہین پس موافق حساب مذکورۂ بالا کے وہ دانت جس شخص سے منسوب ہو وہ شخص غائب ہوجائیگا اگر دیکھے کہ اپنے دانت کو بآسانی اکھاڑتا ہے تو اُس کے فرزند یا بھائی پیدا ہوگا یا مال ہاتھ آئیگا اور جو دانتون مین کسیطرح کا نقصان ہے تو وہ دانت جس شخص کے ساتھ منسوب ہے اُسکو نقصان پہونچیگا روشنی اور خوبصورتی دانتون کی جس کے ساتھ وہ دندان منسوب ہین اُس کی نیکی حال پر دلیل ہو اگر دیکھے کہ دانت اُس کے گر گئے تو جو شخص کہ اِن دانتون سے منسوب ہو اُسکی عمر دراز ہوگی اگر دیکھے کہ دانت سونے کے ہین تو اُسکے مرض کی دلیل ہو اور جو دیکھے کہ دانت اُسکے تیھر یا موم یا لکڑی کے ہین تو اُس شخص کے وفات کی نشانی ہے اگر دیکھے کہ کان اِسکا جدا ہوگیا ہے تو اُسکی لڑکی مرجائیگی یا عورت کو طلاق دیگا اگر کوئی شخص خواب مین دیکھے کہ اپنے کان کو میل وغیرہ سے صاف کرتا ہے تو کوئی خوشخبری سنیگا اور جو دیکھے کہ بہرہ ہوگیا ہے تو اُسکے علم اور دین مین نقصان آجائے گا اگر دیکھے کہ چونٹیان اِسکے کان مین جاتی ہین تو موت کی دلیل ہے اگر چوپاؤن اور درندون کے کان کی طرح اپنے کان کو دیکھے تو کوئی تازہ خبر سنیگا اور وہ خبر بہانم کے مزاج کے موافق ہوگی

اگر خواب مین دیکھے کہ داڑھی دراز ہوگئی ہی تو عزت اور مرتبہ اسکا زیادہ ہوگا۔ اور چھوٹا ہونا داڑھی کا عزت
و آبرو کم ہونے کی دلیل ہے اور اکھاڑنا داڑھی کا پیشانی اور خرچ کرنے کی دلیل ہے اگر عورت خواب مین
دیکھے کہ میرے داڑھی نکلی ہے اگر شوہر اُسکا غائب ہی تو آجائیگا اور جو وہین موجود ہی تو سفر کرے گا بیوہ ہی تو نکاح
کریگی اور جو حاملہ ہے تو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اپنی قوم مین سردار ہوگا اگر طفل نابالغ خواب مین دیکھے
کہ میرے داڑھی نکلی ہے ہنوز وہ لڑکا بالغ نہ ہونے پائیگا کہ مرجائیگا یہ خواب اگر بعد بلوغ کے دیکھے تو اُسکی لڑکی
کا نکاح ہوگا اگر خواب مین چیزہاے معین حنا وغیرہ سے اپنی ڈاڑھی کو خضاب کیا ہوا دیکھے تو لباس فاخرہ
پھنیگا اور جو گل اور یا کیچ وغیرہ چیزہاے غیر معین سے خضاب کیا ہوا دیکھے تو لباس میسر نہوگا اگر دیکھے
کہ ڈاڑھی اُسکی سفید ہے تو عزت و وقار حاصل ہوگا اگر ڈاڑھی مین بہت بال دیکھے امیر ہے تو مال اُسکا ترقی
پائیگا اور جو فقیر ہے تو افلاس دور ہوجائیگا اگر کوئی شخص کسی عورت غیر معروف کو بازو کھلے ہوے خواب
مین دیکھے تو وہ شخص مال دنیوی سے آسودہ ہوگا اگر کوئی شخص دیکھے کہ ہاتھ اُسکے باندھے ہین تو بے دین
اور بے کار ہوجائیگا اگر دیکھے کہ ہاتھ اسکے خشک یا سست ہوگئے ہین تو اُسکے یار و آشنا اُس سے کنارہ
کرینگے اگر کوئی شخص خواب مین دیکھے کہ ہاتھ اسکے بہت ہوگئے ہین اگر وہ شخص نیک اور صالح ہے اور
نیک کام کریگا اور جو مفسد ہے تو فتنہ و فساد کے برپا کرنے مین بہت فکر و تلاش رکھیگا اگر دیکھے کہ اپنے ایک ہاتھ
پر خضاب کیا ہی یعنی مہندی مین سُرخ رنگ کیا ہے تو دلیل ہی کہ کسی کے قتل پر آمادہ ہوگا اور جو دیکھے کہ دونون
ہاتھون پر خضاب کیا ہے تلاش معاش مین رنج و محنت اُٹھائیگا اگر کوئی شخص دیکھے کہ ذکر اسکے یعنے آلۂ تناسل
ہوگئے ہین تو اُسکی اولاد بہت پیدا ہوگی اگر دیکھے کہ ذکر اسکا کٹ گیا ہے اولاد اُسکی مرجائیگی اور یا فعل
جماع سے بے کار ہوجائیگا اگر عورت خواب مین دیکھے کہ آلۂ تناسل اسکے پیدا ہوگیا ہی اگر حاملہ ہی تو لڑکا پیدا
ہوگا اور وہ لڑکا سرداری پائیگا اور جو حاملہ نہین ہے تو کبھی بار ور نہ ہوگی اگر خواب مین اپنے تئین خوش
دیکھیگا تو حالت بیداری مین رنج و ملال اُسکو پہونچیگا اور جو خواب مین غمگین ہوگا تو بیداری مین اُس کو
خوشی اور فرحت حاصل ہوگی اگر کوئی شخص خواب مین ذکر کی جگہ فرج دیکھے تو اپنے کام سے عاجز رہے
اگر ذکر اور فرج ہمراہ دیکھے رنج و غم سے رہائی پائے موے زہار اگر کم دیکھے تو مال طیب اور حلال حاصل
ہو اور جو بکثرت اور دراز دیکھے تو حرام کا مال کہین سے ہاتھ آئیگا ران اور ساق کو اگر قوت کے ساتھ دیکھے
تو عمر اور معاش اُسکی زیادہ ہو اگر کوئی شخص دیکھے کہ خون مین غلطان ہی دولت اور نعمت اُسکو حاصل ہو

اگر اپنے کپڑون پر خون پڑا ہوا دیکھے اور یہ نہ معلوم ہو کہ وہ خون کہان سے پڑا ہے تو وہ شخص دروغ گوئی کی تہمت
مین مبتلا ہوگا اگر کوئی شخص دیکھے کہ خون کسیکا کھاتا ہی تو حرام کا مال کہین سے پائیگا یا کسی گناہ کی خواہش سے
باز آئیگا اور خواب مین ریم کا دیکھنا بھی یہی حکم رکھتا ہی اگر عورت حیض مین نہوا اور خواب مین اپنے تئین حائض
دیکھے تو اس سے کوئی گناہ سرزد ہوگا اگر خواب مین دیکھے کہ غسل کیا ہی تو وہ اپنے گناہون سے پاک ہوا
مرد ہو یا عورت اگر کوئی شخص بول و براز خواب مین دیکھے تو اسکو حرام کا مال ملیگا اگر دیکھے کہ پیشاب
کر رہا ہے حالت رنج و ملال ہی تو اس سے نجات پائیگا اور جو مقروض ہے تو قرض اسکا ادا ہو جائیگا اور جو
دیکھے کہ کپڑون پر پیشاب ہی تعبیر اسکی یہ ہے کہ اسکے لڑکا پیدا ہوگا یا کسی عورت نامحرم کے ساتھ زنا کرے گا
ایسا خواب اگر عورت دیکھے تو شہوت اسکی زیادہ ہو جائے اگر عورت خواب مین دیکھے کہ پیشاب
کی جگہ خون نکلتا ہے فرزند اسکا شکم مین مرجائیگا اگر کوئی شخص دیکھے کہ قے کرتا ہے تو چاہیے کہ گناہون
سے توبہ کرے اور اپنے کیے ہوئے سے پشیمان ہو اگر دیکھے کہ کسی شخص پر کف منھ کا یعنے تف ڈالتا
ہے تو وہ شخص جسپر کف ڈالتا ہے رنج و آزار مین مبتلا ہوگا اگر دیکھے کہ منھ سے لعاب بہت جاری ہے تو
وہ شخص بہت مال پیدا کرکے ضایع کرے گا اگر دیکھے کہ ناک کے اندر سے خون نکلتا ہے حرام کا مال اسکو
ملیگا اور جو بادشاہ اسطرح کا خواب دیکھے تو اسکو چاہیے کہ اپنے گناہون سے باز رہے اگر خواب مین
دیکھے کہ جسم سے پسینا جاری ہے جو حاجت اسکی ہوگی وہ جلد حسب مراد برآئیگی **اصل جو بھی تصرفات انسان کے بیانمین اپنے جسم مین ہو یا دوسرون کے اعضا مین ہو** اگر
کوئی شخص خواب مین دیکھے کہ اسکا ختنہ کرتے ہین گناہون سے پاک ہوگا اور سنت ادا کرے گا اور
مسواک کرنے کی بھی یہی تعبیر ہے اور جو کوئی دیکھے کہ غسل کرتا ہے حاجت اسکی روا ہوگی اور قید فکر و غم سے
رہائی پائیگا اگر خواب مین دیکھے کہ وضو کرتا ہی امانت کو ادا کرے۔ اگر اندازہ سے اپنے قد کو دراز دیکھے تو
موت اسکی آنے والی ہی اور جو موافق انداز کے ہو تو اس شخص کی قدر و منزلت زیادہ ہوگی اگر خواب
مین دیکھے کہ قد کوتاہ ہوگیا ہی ذلت اور حقارت کی نشانی ہے اگر کوئی شخص خواب مین اپنے تئین
دیوانہ دیکھے تو مال بہت ہاتھ آئیگا لیکن وہ نالائق طور پر صرف کریگا اور یا کسی قوم کا سردار ہوگا خواب مین
اپنے تئین اگر بیمار دیکھے تو اسکی عبادت مین خلل واقع ہوگا اور جو سفر کا قصد رکھتا ہی تو باطل ہوگا خواب مین
گرسنگی کا دیکھنا مال دنیا پر حرص کرنے کی دلیل ہی اور تشنگی کا دیکھنا بدی احوال پر دلیل ہی اور خواب مین رونا

خوشی کی علامت ہو اور ہنسنا فکر و غم کی دلیل ہے خواب مین اگر کوئی اپنے تئین مردہ دیکھے مقیم ہے تو سفر کریگا اور مسافر ہے تو وطن کو پھر آئیگا اور محبوس ہے تو قید سے رہائی پائیگا اگر دیکھے تیر نشانہ پر لگا کہے تو مقصد اسکا حسب دلخواہ بر آئیگا اگر دیکھے کہ مردہ کو آغوش مین لیا ہے یا اُسکی گردن مین ہاتھ ڈالے ہین تو اِسکی عمر کی زیادہ ہونے کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ کسی شہر کے آدمی باہمدگر جنگ کرتے ہین تو اُس شہر مین قحط پڑیگا اور جو دیکھے کہ بادشاہ کے ساتھ جنگ کرتے ہین نعمت اور دولت کے فراہم ہونے کی دلیل ہے اگر خواب مین مینھ کا برسنا دیکھے تو اُس مقام پر کوئی لشکر نازل ہوگا اگر دیکھے میدان جنگ سے بھاگ آیا ہے تو اُسکی کامیابی کی دلیل ہے اور اگر بے خوف و خطر دشمن کے مقابلہ سے بھاگے تو اُسکی موت کی دلیل ہے اگر دیکھے غلام خرید کیا ہے خوشی و فرحت حاصل ہوگی اور فرحت غلام کا رنج و غم کی دلیل ہے یا جھوٹی گواہی دیگا اگر دیکھے کہ اُسکو کوئی شخص فروخت کرتا ہے فقیر ہے تو اُسکو دولت ملیگی اور جو اسیر ہے تو رنج مین مبتلا ہوگا اور جو بیمار ہے تو صحت پائیگا اگر خواب مین دیکھے کہ اپنی عورت کو طلاق دی ہے تو اُسکو دولت ملیگی اگر خواب مین دیکھے کہ کسی عورت کی خواستگاری کرتا ہے تو اُس عورت کے حسن و جمال کے موافق اُس شخص کو دولت اور فراغت حاصل ہوگی اگر اپنی گردن مین زنجیر بندھی ہوئی دیکھے تو اُسکے نکاح مین کوئی عورت بدذات آئیگی اگر خواب مین دیکھے کہ کسی شخص کو کسی نے قتل کیا ہے اور سر اُسکا جدا ہوگیا ہے اگر بیمار ہے تو شفا پائیگا اور جو مقروض ہے تو وہ قرض ادا ہو جائیگا یا حج کریگا اگر بہت آدمی قتل کیے ہوے خواب مین دیکھے تو گویا گمراہون اور اہل بدعت کو اُس نے دیکھا اگر دیکھے کہ کوئی مُردہ اِس کو بلاتا ہے لیکن شکل اُس کی نہ دیکھے فقط آواز سن کر اُس کے پیچھے روانہ ہو تو اِسکی موت کی نشانی ہے اگر کسی مردہ کو برہنہ یا سویا ہوا خواب مین دیکھے تعبیر اِسکی یہ ہے کہ وہ مردہ آخرت مین راحت پائے گا اگر دیکھے قبر کھودتا ہے تو وہ شخص بنا مکان بنائے گا اگر دیکھے کہ مجکو کسی نے قتل کیا ہے تو اور شخصون کی زبان سے اپنی صفت و ثنا سنیگا اگر دیکھے کہ قرآن شریف پڑھتا ہے تو آثار حکمت الٰہی کے اُس سے ظاہر ہونگے اگر خواب مین دیکھے کہ اذان کہہ رہا ہے اور وقت نماز کا نہین ہے تو وہ شخص کسی ظالم کے ظلم و جور مین مبتلا ہوگا اور جو اذان کی آواز سنے تو اُس پر کچھ تہمت ہوگی کہ یہ اُس سے محض بے گناہ ہے اور جو دیکھے کہ راستہ مین اذان کہتا ہوا چلا جاتا ہے تو وہ شخص حج کرے گا اگر اپنے تئین بیمار دیکھے تو مقصد اُس کا جلد تر حاصل ہو اور امن و امان مین رہے اگر دیکھے کہ روزہ

رکھا ہی تو وہ شخص ناشایستہ کامون سے باز آئیگا اگر کوئی شخص خواب مین دیکھے کہ حج کیا ہے تو سب
آفتون سے محفوظ رہے گا اور غم سے نجات پائیگا اگر دیکھے کہ آب زمزم اس نے پیا ہے تو علم شریف اُس کو
حاصل ہوگا **اصل پانچوین جانورون کے دیکھنے کے بیان مین** اگر کسی شخص کو گھوڑی پر سوار
دیکھے تو اُس شخص کو دولت اور حکومت حاصل ہوگی اگر کسی شخص کے ساتھ اپنے تئین گھوڑے پر سوار دیکھے
تو اُس ردیف کی سعی سے کسی ملک کا حاکم ہوگا یا اُسکا نائب ہوگا اگر دیکھے کہ کسی شہر یا قریہ مین گھوڑا مع بار کے
آیا ہے تو کوئی شخص بزرگ اُس جگہ وارد ہوگا استر یعنے خچر کا خواب مین دیکھنا سفر کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ کسی
کے اُستر پر سوار ہے کوئی شخص اِسکی عورت کی ساتھ خیانت کریگا اگر گدھا مع بار کے خواب مین دیکھے
اپنے نصیب سے نفع پائیگا اور گدھی کے دودھ کا خواب مین دیکھنا برخورداری کی دلیل ہے اگر دیکھے
کہ گھوڑے یا گدھے یا اونٹ پر سے اُترا تو اپنے مقصد کو پہونچیگا اگر اپنے تئین اونٹ پر سوار دیکھے
سفر کرنے کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ اونٹ اِسکے بہت ہین ملک اور ریاست حاصل ہونے کی دلیل ہے
اگر اونٹ اِسکے پیچھے آتا ہے بلا اور آسیب سے احتیاط کرنا چاہیے اگر کسی شہر یا قریہ مین اُونٹ
کو مع بار کے آتے ہوے دیکھے تو اُس جگہ کوئی مرض یا فتنہ پیدا ہوگا اگر دیکھے کہ اِسکو بیل ہاتھ آیا ہے
تو موافق فربہی اُس بیل کے اُسکو نفع ملیگا اگر دیکھے کہ زرد اور سُرخ بیل پُر از بار کسی شہر یا موضع مین آتے ہین
اور اُن کا کوئی وارث بھی نہین ہے تو اُسجگہ مرض آنیوالا ہے اور سرگین سب بہائم کا خواب مین دیکھنا
اولاد پیدا ہونیکی دلیل ہی اگر بکریون کو خواب مین دیکھے تو لوٹ کا مال ہاتھ آئیگا اگر دیکھے کہ بکریان بہت
پالی ہین تو وہ شخص کسی جماعت کا حاکم ہوگا اور چہار پاؤن کا دیکھنا بھی یہی حکم رکھتا ہے اگر بھیڑ کا قتل
کرنا خواب مین دیکھے تو بادشاہ سے اُسکو نفع پہونچیگا ہرن دیکھنا کنیزک پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ ہاتھی اُسپر
حملہ کرتا ہے تو وہ شخص کسی آفت مین مبتلا ہوگا اور جو عماری دار ہاتھی پر اگر اپنے تئین سوار دیکھے تو مرتبہ
اُسکا زیادہ تر بلند ہوگا اگر دیکھے کہ شیر کو مسخر کیا ہے تو اپنے دشمن پر فتح پائیگا اور شیر کے مقابلہ سے بھاگ
جانا فتح مندی اور مقصد حاصل ہونے کی دلیل ہے اور چیتے کو دیکھنے کی بھی یہی تعبیر ہے اگر دیکھے کہ سور نے
اِسپر حملہ کیا یا کچھ آزار پہونچایا کوئی مفسد فتنہ انگیز اِسکے ساتھ بدی کریگا اور دیکھنا گتے کا دشمن
ضعیف کے پیدا ہونے کی دلیل ہی اور آواز گتے کی دلیل ہے عاجزون کی تہمت پر اگر دیکھے کہ گتے نے
دامن اِسکا پھاڑ ڈالا اِسکو کاٹا دلیل ہی کہ کوئی دشمن اِس سے دشمنی پیدا کریگا اگر دیکھے کہ بلی اِسکے گھر آئی ہی

تو جان لے کہ کوئی چور اسکے گھر چوری کرنے کا قصد رکھتا ہے اور جو دیکھے کہ بلی نے پنجہ مارا تو بیماری اور رنج کی دلیل ہے اور نیولہ کا دیکھنا بھی اسی امر پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ کھانا یا کوئی اور چیز کو چوہا اسکے گھر کھاتا ہے تو اسکی عمر کے نقصان کی دلیل ہے بھیڑیے کا دیکھنا بادشاہ ظالم پر دلیل ہے اور روباہ کا دیکھنا مرد فریبی اور مکار پر دلیل ہے دیکھنا سانپ کا دشمن پر دلیل ہے جسقدر سانپ قوی ہوگا دشمن بھی قوی ویسا ہی ہوگا اور جو سانپ کو اپنا مطیع و فرمانبردار دیکھے دولت پانے کی دلیل ہے اور جو دیکھے کہ سانپ اس پر گرا ہے بادشاہ سے کوئی رنج اس کو پہونچیگا اور جو دیکھے کہ بہت سی سانپ اس کے گرد جمع ہین اور کچھ آزار نہین پہونچاتے دلیل کہ وہ شخص لشکر کا سردار ہوگا اور دیکھنا بچھو کا دشمن ضعیف پر دلیل ہے کہ مال کے نقصان کے سوا اور نقصان نہین پہونچا سکتا اور کاٹنا بچھو کا دشمن کی غلبت پر دلیل ہے دیکھنا زنبور اور مگس کا مرد سفلہ اور سخن چین پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ چیونٹیان اسکے مکان مین آتی ہین مال کثیر ہاتھ آئیگا دیکھنا ٹیڈی کا بیگانہ لشکر پر دلیل ہے باز اور عقاب اور شاہین اور کرگد اور چراغ دیکھنا بادشاہ قوی اور پرقوت پر دلیل ہے اگر انمین سے کچھ آزار پہونچے بادشاہ سے رنج پہونچیگا اور جو راحت و آرام پہونچے تو بادشاہ سے آرام پائیگا سیمرغ مرد عابد اور زاہد پر دلیل ہے اور طاوس بادشاہ عجم پر دلیل ہے گلنگ مرد مسکین پر دلیل ہے خروس یعنی مرغ پالا ہوا غلام پر دلیل ہے اور مرغیان لونڈی پر اور چکور کا دیکھنا زن پارسا اور خوبصورت پر دلیل ہے لیکن وہ عورت ناموافق ہوگی غلیواز یعنی چیل کا دیکھنا بیماری دراز پر دلیل ہے اگر تو کا دیکھنا چور کے دیکھنے پر دلیل ہے اگر ہدہد کو خواب مین دیکھے تو گویا اپنے عزیز و اقارب مین کسی مرد صالح اور عالم کو دیکھا اگر خواب مین بط کی آواز سنے مصیبت زدون کی آواز پر دلیل ہے اگر ایک یا دو مچھلیان خواب مین دیکھے عورت پر دلیل ہے اور جو بہت ہون اور بڑی ہون تو مال ملنے کی نشانی ہے اور چھوٹی مچھلیون کا دیکھنا فکر اور غم کی علامت ہے اگر مچھلی کے شکم مین سے کوئی چیز ملے تو سال کے ملنے پر دلیل ہے دیکھنا نہنگ کا دشمن قوی پر دلیل ہے قوت اور ضعف دشمن کا ماکہ کی قوت پر قیاس کرتا ہے اصل چھٹی آثار علوی کی تعبیر کے بیان مین ابر کا دیکھنا بادشاہ یا حاکم مہربان یا عالم باعمل سے مراد ہے اور دیکھنا ابر کا مع رعد اور بجلی کے بادشاہ پر خوف اور باشوکت پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ ابر خوب چھا رہا ہے اور ہوا اور بجلی اسوقت نہین ہے تو رحمت الٰہی نازل ہوگی مینھ اگر سب جگہ برسے تو رحمت الٰہی پر دلیل ہے اور جو فقط ایک مکان پر یا ایک محلہ پر

برسے کو وہان کوئی مرض یا فتنہ برپا ہوگا اگر دیکھے کہ مینھ عام ہے اور یہان بھی برستا ہے تو وہان کا سب رنج و غم زائل ہو جائیگا اگر دیکھے کہ ریگ اور خاک آسمان سے برستی ہے تو وہان کے آدمیون کی نعمت اور روزی فراخ ہوگی۔ بجلی اگر ابر کے ساتھ ہو رزق اور روزی اور نعمت کی علامت ہے اور جو بغیر ابر کے ہے تو خوف اور عذاب کی دلیل ہے اگر کوئی بیمار بجلی اور مینھ خواب مین دیکھے تو شفا پائے اور جو مقروض ہو تو قرض ادا ہو جاے اور جو محبوس ہے تو قید سے چھوٹ جائے سیل یعنی رود دشمن پر دلیل ہے اگر سیل سے پار ہو گیا ہے تو دشمن کے مکر و کید سے رہائی پائیگا ٹھنڈی اور نرم ہوا خوشی اور راحت کی دلیل ہے اور ہواے تند اور زرد و غبار آلودہ کسی آفت کے پیدا ہونے کی علامت ہے۔ اگر خواب مین آگ شعلہ دار دیکھے دشمنی اور جنگ کی دلیل ہے اور جو بغیر شعلہ کے دیکھے تو عیاذاً باللہ کوئی وبا یا مرض پیدا ہوگا اگر بجلی کو خواب مین کوئی شخص مالدار دیکھے تو فقیر ہو جائے اور سرد فقیر دیکھے تو بادشاہ کی سعی سے رزق اُسکا فراخی پائے تیر شہاب کا دیکھنا منافقون کے نیست و نابود ہونے کی دلیل ہے اگر آسمان کو خواب مین دیکھے تو بزرگی اور بلندی حاصل ہو اگر دیکھے کہ آسمان کیطرف پرواز کرتا ہے سفر دور و دراز کرے گا اور اُس سے نفع پائیگا اگر دیکھے کہ آسمان کے قریب پہونچا تو دین و دنیا مین بزرگی حاصل ہوگی آفتاب کا دیکھنا بادشاہ والی ملک سے مُراد ہے اگر اپنے تئین آفتاب کے نور مین دیکھے تو اُس شخص کا حال نیک ہوگا اور جو آفتاب کے گرد تاریکی اور ابر دیکھے تو فکر و غم مین مبتلا ہوگا چاند کا دیکھنا بادشاہ یا وزیر یا عالم یا غلام نیک خصلت یا مرد دروغگو یا خوبصورت عورت کے دیکھنے پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ روشنی چاند کی زمین پر پڑی ہے وہان کے آدمی وزیر سے فائدہ پائینگے اگر چاند کو تاریک دیکھے وزیر کو رنج پہونچیگا اگر کوئی شخص چاند کو اپنی آغوش مین دیکھے تو کوئی عورت خوبصورت کسی بزرگ خاندان سے اُسکو ملیگی اور جو عورت خواب مین دیکھے کہ چاند کو آغوش مین لیا ہے شوہر اُسکا عزت پائیگا اگر اُسکا شوہر نہین ہے تو خود اُس کو بزرگی حاصل ہوگی اور ستارۂ روشن کے دیکھنے کی بھی یہی تعبیر ہے اگر کئی ستارے روشن ایک جگہ جمع دیکھے تو اُس ولایت کے بزرگون کا کام خوب انتظام پائے گا

ساتوین آثار سفلی کی تعبیر کے بیان مین

دیکھنا زمین کا نعمت اور دولت پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ زمین پر کوئی تعمیر بنائی ہے تو ایسی دولت ملیگی جس سے دنیا کا کام سرانجام پائے یا علم حاصل ہوگا جس سے دین کا کام آراستہ ہو اگر زمین کو لرزہ مین دیکھے تو اُس ملک کے بادشاہ سے آفت اُس شخص پر

پہونچیگی اگر دیکھے کہ زمین کو کھودتا ہے اور کھدی ہوئی مٹی کو کھاتا ہی تو مکر اور حیلہ سے کچھ مال حاصل کریگا اگر
دیکھے کہ زمین کو طے کرتا ہے تو اُسکی موت کی دلیل ہے اگر دیکھے کہ زمین کھود کر پانی نکالتا ہے تو وجہ معاش
اپنی وجہ حلال سے پیدا کریگا دیکھنا پہاڑ کا بادشاہ سنگدل پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ پہاڑ پر راستہ چلتا ہی وہ
پہاڑ خواب دیکھنے والے کی ہمت پر دلیل ہے جسقدر وہ پہاڑ بلند ہے ویسا ہی منصب بلند حاصل ہوگا
سیدھے راستہ کو خواب مین دیکھنا دین اسلام پر دلیل ہے اور ناہموار اور کج راستہ کا دیکھنا بے دینی
پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ دریا مین سے پانی لیا ہے یا پانی پیا ہی بادشاہ یا حاکم سے مال اور دولت حاصل
کریگا اگر اپنے تئین کشتی پر سوار دیکھے آفتون سے محفوظ رہیگا یا کسی بڑے کام فکر کریگا اگر دیکھے کہ دریا کے
پانی پر راستہ چلتا ہے کسی بڑے بادشاہ پر غالب ہوگا اگر دیکھے کہ کشتی سے اُتر کر کنارے پر آیا ہے دشمن
پر فتح پائیگا اگر دیکھے کہ دریا مین غرق ہوا ہے کسی بادشاہ کے محاسبہ مین گرفتار ہوگا دریا کی موج کا دیکھنا
رنج و مشقت پر دلیل ہے دیکھنا حوض اور چشمہ کا خیر اور برکت اور نعمت پر دلیل ہے اور چاہ پُر آب کی بھی یہی
تعبیر ہے لیکن اگر کنوان پٹا ہوا دیکھے تو مال جمع کریگا اور شہر اور قلعہ اور چہار دیواری کا دیکھنا اہل دنیا کے لیے امن
وامان کی علامت ہی اور اہل دین کے واسطے پرہیزگاری کی دلیل ہے اگر بڑا قلعہ دیکھے تو امیر ہوگا اور خوشی
حاصل ہوگی اور جو وہ قلعہ تنگ ہے اور مطبوع نہین ہے تو اسکے خلاف جاننا چاہیے اگر خواب مین سونے
کا مکان دیکھے تو آگ مین جلیگا اور جو لوہے کا مکان دیکھے تو اُسکی درازی عمر کی دلیل ہے سقف یعنی چھت
مکان کی مرد بلند قد پر دلیل ہی اگر دیکھے کہ چھت مکان کی اسپر گر پڑی ہے تو کسی بزرگ سے کچھ رنج اُسکو پہونچیگا
یا کوئی بزرگ گھر کا جو غائب ہے سفر سے پھر کر آئیگا اگر دیکھے کہ حمام مین غسل کرتا ہی فکر اور غم سے رہا ہوگا اور جو حمام
بغیر پانی کا دیکھے عورتون سے اس کو رنج پہونچیگا گرم پانی پینا بیماری اور تپ کے پیدا ہونے پر دلیل ہی اور ٹھنڈے
پانی سے غسل کرنا تندرستی اور فرحت کی علامت ہے اگر کعبہ کو خواب مین دیکھے خیر اور راحت اُسکو پہونچے اور
جو اپنے تئین کعبہ کے اندر دیکھے سب آفتون سے محفوظ رہیگا اور دیکھنا مسجد کا اور اُس مین داخل ہونا اسکی
بھی یہی تعبیر ہے اگر دیکھے کہ نماز ادا کرتا ہے لیکن منھ قبلہ کیطرف نہین ہے تو حج ادا کرے گا اور جو قبلہ کیطرف کو
منھ ہے تو سب حاجتین اسکی بر آئینگی اچھی طرح - دیکھنا محراب کا امام یا رئیس قوم پر دلیل ہی اگر گورستان کو
خواب مین دیکھے تو اپنے پچھلے کامون سے پشیمانی اور ندامت اُٹھائیگا اور جو اپنے تئین قبرستان مین دیکھے
تو وہ شخص کوئی کام ایسا کریگا کہ جس سے سب کو عبرت ہو اصل آٹھوین میوہ جات اور باغ وغیرہ کے

دیکھنے کی تعبیر مین دیکھنا باغ کا دنیا پر دلیل ہے اور درخت اُسکے عورتون سے مراد ہے درختون کی خرابی
حال عورتون کی خرابی پر دلیل ہے اور طراوت و تازگی اور پھل پھول اُنکے عورتون کی نیکی حسال کی
علامت ہی اور پتے اُن درختون کے درم و دینار سے مراد ہین درخت خرمے کا عالم باعمل سے مراد ہے
خرما مال حلال اور اچھی باتین سننے پر دلیل ہے خواب مین شکر کھانا اُس بات پر دلیل ہے کہ آدمیون
کو اچھی معلوم ہو انجیر روزی حلال اور پاک و طاہرہ مال پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ ایک انجیر کھایا ہے ہزار درم
یا دینار اُسکو ملینگے باغ اور ہر سبزہ کہ غیر معلوم ہو دین اسلام اور خوشخبری پر دلیل ہے دیکھنا کھیت کا
نعمت حلال اور علم پر دلیل ہے اگر ایسے مقام پر کھیت دیکھے کہ وہ جگہ اُسکے قابل نہ ہو تعبیر اُسکی یہ ہے
کہ فساد اور خصومت کے واسطے وہان کچھ لوگ جمع ہونگے اگر دیکھے کہ کھیت اکھاڑتا ہے کسی مرد بزرگ
سے فائدہ پائیگا اگر دیکھے کھیت کاٹتا ہے تو ایسی جگہ سے فائدہ حاصل ہوگا جہان سے امید نفع کی نہو
دیکھنا گندم کا دلیل ہے اُس مال پر کہ محنت و رنج سے حاصل ہو اگر کنجد یعنی تل خواب مین دیکھے
تو وہ مال اِسکو ملیگا جسکی یہ توقع کرتا ہے **اصل دوئین معدنی اشیاکے دیکھنے کی تعبیر مین** دیکھنا
زر کا رنج و غم کے حاصل ہونے پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ سونا بکھرا ہوا ہے آفت اور ہلاک ہونے کی دلیل ہے
اگر دیکھے کہ بطور امانت کے زر کسیکو دیا ہے تو وہ شخص اُسمین خیانت کریگا چاندی کا دیکھنا مال حلال پر دلیل
ہے خزانہ کا دیکھنا علم اور نفع کی دلیل ہے اور بعض معبرون نے رنج اور غم اور موت کے ساتھ بھی
اِسکی تعبیر کی ہے اگر یاقوت خواب مین دیکھے عیش و عشرت کی دلیل ہے فرزند شائستہ پیدا ہوگا یا
عورت خوش جمال ہاتھ آئیگی لعل کی بھی یہی تعبیر ہے زمرد اور زبرجد مرد شجاع اور دیندار اور مرد
بے عیب سے مراد ہے اور مال حلال پر دلیل ہے موتی کا دیکھنا قرآن اور علم اور فرزند پر دلیل ہے
اگر دیکھے کہ موتی مین سوراخ کرتا ہے تو وہ شخص تفسیر قرآن لکھیگا اور جو دیکھے کہ موتی فروخت کرتا ہے
تو اُس شخص سے نشر علم کا خلق کو پہونچیگا مرجان یعنے مونگا بہت مال پر دلیل ہے فیروزہ فتح اور
نصرت اور درازی عمر پر دلیل ہے عقیق عزت اور نعمت پر دلیل ہے دیکھنا لوہے کا زور و قوت
اور مال ملنے پر دلیل ہے تاج مرصع سر پر دیکھنا حکومت اور بادشاہت کے ملنے پر دلیل ہے اگر دیکھے
کہ اِسکے ہاتھ مین لوہے یا چاندی کی انگشتری ہے تو اپنی لیاقت حال کے موافق عزت اور بزرگی پائیگا یا
کسی عورت نکاح کریگا یا فرزند شائستہ پیدا ہوگا **اصل دوسوین آلات اور ادوات کے دیکھنے**

کی تعبیر کے بیان مین خواب مین قلم کا دیکھنا امر و نہی کے جاری ہونے پر دلیل ہے اگر دوات خواب مین دیکھے کنیز اور حاملہ عورت پر دلیل ہے اور مالدار عورت سے نفع پائیگا اگر قرآن شریف خواب مین دیکھے میراث حاصل ہو یا امانت ادا ہو یا روزی حلال ہاتھ آئے چراغ جسم انسان سے مراد ہے اور چراغدان روح سے مراد ہے اور روغن اور فتیلہ اسکا جسم کی رطوبت ہے اگر چراغ روشن دیکھے درازی عمر اور تندرستی کی دلیل ہے۔ انگشت یعنے انگیٹھی اور غبار اور خاکستری فکر بیفائدہ اور دشمنی اور بیماری پر دلیل ہے مقراض رئیس اور قاضی سے مراد ہے کہ دشمنی اور جھگڑے کو قطع کرتا ہے خوان بھرا ہوا کھانے سے عیش کے حاصل ہونے پر اور درازی عمر پر دلیل ہے دیکھنا علم کا بہادر یا عالم یا امام وقت پر دلیل ہے اگر بخ علم دیکھے تو امام یا عالم یا کسی بہادر سے اسکو نفع حاصل ہوگا سیاہ علم دیکھے تو سرداری پائے اور جو زرد علم دیکھے تو لشکر مین مرض پیدا ہوگا اور جو سبز علم دیکھے تو ایسا سفر کریگا جسمین نیکی اور تندرستی ہو دیکھنا تلوار کا بادشاہت اور ولایت اور عورت اور اولاد پر دلیل ہے اگر دیکھے کہ حمائل تلوار کی اس نے توڑ ڈالی ہے ولایت یا حکومت تباہ ہو جائیگی یا عورت کو طلاق دیگا یا فرزند اسکا مر جائیگا کمند کا دیکھنا اس شخص پر دلیل ہے کہ بڑے سخت کاموں مین جس سے مدد اور استعانت طلب کرین سپر دوست اور بھائی پر دلیل ہے سنان یعنے بھال اور جوہر کہ مثل سنان کے ہو درازی عمر پر دلیل ہے اصل گیارھوین کھانے اور شربت اور لباس اور عطریات وغیرہ کے دیکھنے کی تعبیر مین پاکیزہ اور روغنی روٹی کا خواب مین دیکھنا خوشی اور عیش اور آباد شہر اور مال حلال پر دلیل ہے اور خشک روٹی اسکے خلاف ہے بہت روٹیان خواب مین دیکھنا دوستون کی کثرت پر دلیل ہے گوشت خام مال حرام سے مراد ہے اور پختہ اور بھنا ہوا گوشت بادشاہ کے مال پر دلیل ہے دیکھنا شہد کا مال حلال سے مراد ہے اور نفع اور نیکی اس سے حاصل ہوگی شکر اور قند اور سب شیرینی کا دیکھنا نیک باتین اور عقلمند اولاد اور نفع پانے کی دلیل ہے شیرہ قند کا دیکھنا مال اور علم اور دینداری اور نیک باتون پر دلیل ہے اکثر شیرینیون کی یہی تعبیر ہے شربت سیب اور انار وغیرہ کو بھی ایسا ہی قیاس کرنا چاہیے جو حیوان کہ حلال ہین دودھ انکا روزی حلال اور طریق پسندیدہ اور نیک کام پر دلیل ہے اور شیر ترش یعنے کھٹا دودھ اسکے خلاف ہے جن حیوانات کا گوشت حرام ہے انکا دودھ بیماری اور فکر کے پیدا ہونے پر دلیل ہے اور دہی اور پنیر اور چھاچھ وغیرہ فکر و غم کے پیدا ہونے کی علامت ہے گھی اور مسکہ نیکی اور مال اور علم اور نفع کی دلیل ہے خمر یعنے شراب مال حرام سے مراد ہے اور سرکہ

اُس مال سے مراد ہی جسمین خیر اور برکت ہو اگر کسی شخص کو شراب سے مست اور مخمور دیکھے تو مال حرام سے تونگری حاصل ہوگی اور خون ناحق کریگا خواب مین زہر کھانا غصہ کی دلیل ہی دوا کھانا پشیمانی اور گناہون سے توبہ کرنے کی دلیل ہی مشک اور عنبر اور کافور اور صندل اور گلاب اور زعفران یا جو شی کہ خوشبودار ہو تعریف و ثنا اور نام نیک اور علم شریف اور دین پاک اور مال نیک اور زبان پارسا اور نیک خصلتونکی نشانی ہی اور بدبو کی چیزین برعکس اسکے جاننا چاہیے اور بعض تعبیر دینے والون نے زعفران کی بھی یہی تعبیر کی ہے لباس پاکیزہ مردون کے واسطے مرتبہ اور عزت اور بزرگی اور نفع اور دین اور عمل نیک اور نکاح کرنے کی علامت ہے اور جو عورت یہ خواب دیکھے کسی مرد نیک سے اُسکا نکاح ہوگا دستار یعنی پگڑی دولت اور عزت پر دلیل ہی دیکھنا کلاہ کا عمر اور ریاست اور سرداری کی دلیل ہے اور پیراہن اور چادر اگر پاکیزہ ہے تعبیر اسکی مثل تعبیر کلاہ اور دستار کے سمجھنا چاہیے موزہ اور کفش عورت پر دلیل ہی اور خدمتگار اور لونڈی اور مال سے بھی مراد ہی اور سب چیزین پوشیدنی اگر کہنہ اور پرانی ہین تو عمر کی دلیل ہے اور نیا ہونا دلیل خوشی کی ہے اور موزہ مستعمل یعنی پرانا نئے سے بہتر ہوتا ہی

فصل دوسری گھوڑی کے بیطارون کے بیان مین یہ فصل کئی اصل پر شامل ہی - اصل پہلی گھوڑی کے احوال مین

منقول ہی کہ زمانہ سابق مین گھوڑی پرواز کرتے تھے اور کھیت اور باغ وغیرہ مین اتر کر چرتے تھے اور تالاب کا پانی پیتے تھے باغبانون اور کامتکارون نے حضرت سلیمان کی خدمت مین حاضر ہوکر شکایت کی کہ گھوڑی تمام کھیتیان خراب کرتے ہین حضرت نے دیوون سے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور گھوڑون کو گرفتار کرلاؤ دیوون نے ہر چند کوشش لیکن کچھ شکل فایدہ کی پیدا نہ ہوئی اور گھوڑی بسبب تیز پروازی اور زور و قوت کے ہرگز گرفتار نہ ہوئی دیوون نے ناچار ہوکر دام فریب بچھایا یعنی جس چشمہ سے گھوڑے پانی پیتے تھے اُسکو خالی کرکے شراب سے پُر کیا گھوڑون نے جب اُسکو پیا تو ایسی مستی اور بیخودی چھائی کہ طاقت پرواز یکقلم کافور ہوگئی دیوون نے ہزار گھوڑون کو گرفتار کیا اور حضرت سلیمان کی خدمت مین پہونچایا حضرت نے اُنکے قتل کا حکم دیا کہتے ہین کہ ہنوز نوسو گھوڑی قتل ہونے پائے تھے جو حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل حاضر ہوئے اور کہا کہ اِنکے قتل سے باز آیئے اِن جانورون کی نسل سے آدمی زاد کو بہت فایدہ پہونچیگا القصہ سو گھوڑی جو باقی تھے اُنکو قتل سے رہا کرکے حضرت سلیمان نے درگاہ الٰہی مین دعا کی کہ یا الٰہی انکی پرقطع ہوجائین کہ پھر اِن مین طاقت اڑنے کی نہ رہیگی چنانچہ دعا حضرت کی درگاہ الٰہی مین قبول ہوئی اور حکم خدا سے پر گھوڑون کے

قطع ہو گئے انھین سو گھوڑون سے تازی گھوڑون کی اصل ہی **اصل دوسری گھوڑون کی بعض**
تعریف کی بیانمین سب عقلمندون کا اسپر اتفاق ہی کہ حق تعالیٰ نے سب حیوانات مین گھوڑون کو مشرف و ممتاز
فرمایا ہے یعنے انبیاء علیہم السلام اور بادشاہان ذوالاکرام اور غازیان عالیمقام کا مرکب بنایا ہی حضرت
رسالت مآب سے منقول ہے کہ بہتر جگہ دنیا مین پشت تازی گھوڑون کی ہی اور اردشیر بابکان سے نقل ہی کہ اگر
بادشاہون اور بزرگون کے واسطے سواری گھوڑے کی نہ ہوتی سب خلق پر ہرگز یہ شرف اور فضیلت اُن تو
حاصل نہ ہوتی جناب ولایت مآب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب سے روایت ہی کہ سُنا مین نے جناب پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے گھوڑون کو جنوبی ہوا سے پیدا کیا ہے اور خیر و برکت کو
اُنکی پیشانی کے بالون سے وابستہ رکھا ہے اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ مین نے تجکو سب حیوانات پر فضیلت
دی ہی اور دنیا مین مردون کو پیدا کیا ہے کہ تیری پشت پر سوار ہون اور میری عبادت مین مشغول رہین اور
کہتے ہین کہ جس مکان مین گھوڑا ہوتا ہی دیو وہان نہین آتا اور گھوڑے کا سوار ہمیشہ مرگ مفاجات سے محفوظ رہتا ہی اور
شیطان گھوڑے کی آواز سے بہت ناخوش ہوتا ہی اور یہی گھوڑے کا خواص ہی کہ اپنے مالک پر جو آفت آنیوالی ہے
چالیس روز پہلے سے اُسپر آگاہ ہو جاتا ہی **اصل تیسری گھوڑے کی سعد اور نحس رنگتون کے بیانمین**
جاننا چاہیے کہ گھوڑے کے یہ چار رنگ اصلی ہین اور باقی اسکے فرع ہین **اول** سفید رنگ جسکو اہل عجم نقرہ
کہتے ہین اور اہل عرب ابیض کہتے ہین اور وہ مانند موتی یا مثل دودھ کے سفید ہوتا ہی اسطرح کا گھوڑا جو بکلیہ
سفید ہو اور کوئی عیب اُسمین نہ ہو نہایت نیک اور مبارک ہوتا ہے اور روز جنگ سوار اُسکا دشمن پر فتح پاتا
ہے **دوسرا** سیاہ رنگ ہی اہل فارس اسکو مشکی کہتے ہین اور اہل عرب ادہم کہتے ہین ابر سیاہ یا زنبور سیاہ یا دھوئین
کیطرح رنگ اُسکا سیاہ ہوتا ہی ایسے گھوڑون کے سُمون پر یا آنکھ پر یا کان پر اگر سفید تل ہون تو اُسکو بہت مبارک
جانتے ہین سوار اُسکا لڑائی کے دن دشمن پر غالب ہوگا اور جو شکم پر یا گردن یا ساغری پر سفید چٹیان ہون تو
وہ بھی بہت مبارک ہی **تیسرا** رنگ سُرخ ہی جسکو اہل عجم سرخہ اور اہل عرب یوز کہتے ہین رنگ مثل گل انار یا
زعفران کا سا رنگ ہوتا ہی یا مثل خون خالص یا لاکھ کا رنگ ہوتا ہے اسطرح کا گھوڑا اگر عیبون سے
پاک ہو تو نہایت مبارک ہی **چوتھے** زرد رنگ اہل عجم زردہ کہتے ہین اور اہل عرب اصفر کہتے ہین
زردی اسکی آگ کے شعلہ کیطرح یا سونے کے رنگ کیطرح ہونی چاہیے یا مثل نیلوفر کے ہو اگر اِس
رنگ کے گھوڑے پر سفید تل ہون تو نہایت مبارک ہے اِس فن کے استادون نے یہی چار

رنگ بہت پسند کیے ہین بے عیب اور یکرنگ گھوڑا قابل تعریف کے ہی اور بادشاہون کی سواری کے لائق ہوتا ہی اور جس گھوڑے کے بال اور دم اور پشم یکرنگ ہو اور پوست اسکا دوسرے رنگ کا ہو وہ بھی مبارک ہوتا ہے جس گھوڑی کے سم اور بال اور دم کئی رنگ کی ہون وہ بھی مبارک ہی اور جسکے بال اور سم اور دم اور پشم سپید ہو اور آنکھ اور خصیہ اور اوپر کا ہونٹھ اور ہاتھ اور چارون سمون کا رنگ گل نیلوفر کا سا ہو بہت مبارک ہے اور جس گھوڑے کا منھ اور سم اور قضیب یعنی نر سرخ ہو اور تمام اعضا مانند رنگ میوہ کے زرد ہون وہ بھی بہتر ہے اور جسکا رنگ سرخ یا سفید ہو اور بال اور دم اسکی زردی مائل ہو یہ بھی نیک ہے اور جسکا تمام جسم سرخ یا سفید یا زرد ہو اور دم سیاہ ہو وہ بھی مبارک ہی اور اس فن کے استادون نے مختلف رنگ کے گھوڑون مین اسپ کمیت کو نہایت عمدہ کہا ہے رنگ اسکا سیاہی اور سرخی مائل ہوتا ہے اور حمرائے تر یعنے رطب سے اسکے رنگ کی تشبیہ کرتے ہین کمیت گھوڑا بہت سختی جھیل جاتا ہے اور سردی اور گرمی کی تکلیفین گوارا کر لیتا ہے چنانچہ اسکی تعریف مین کسی شاعر نے کہا ہے شعر کمیتے کہ ہر رنگ خرما بود + بسرما و گرما توانا بود + اسپ کمیت بھوک و پیاس کے صدمہ کو گوارا کر لیتا ہے اور لڑائی مین زخمی ہونے سے عاجز نہین ہوتا ہے اور اسپ ابلق نہایت تحفہ ہوتا ہے یعنے رنگ اسکا سیاہ اور سفید ہو جسکے ہاتھ اور پاؤن اور سر اور قضیب اور خصیہ سفید ہون اور تمام جسم سیاہ ہو وہ گھوڑا لائق سواری بادشاہون کے ہی اور قابل صفت و ثنا کے ہوتا ہی جس گھوڑی کے سمون پر اسقدر بڑی بال ہون کہ سم اسکے ان بالون مین پوشیدہ ہو جائین تو وہ گھوڑا بہت مبارک اور نیک ہوتا ہے جس گھوڑی کا آدھا جسم اگلے کا سرخ ہو اور نصف اعضا پیچھے کے مانند ہر تال کے زرد ہون تو ایسا گھوڑا بہت مسعود اور مبارک ہوتا ہی جس گھوڑی کے چارون ہاتھ پاؤن اور پیشانی سفید ہو مبارک ہی اور جسکا سر اور کان اور سینہ اور پیشانی اور دم اور چارون ہاتھ پاؤن سفید ہون وہ گھوڑا نہایت نیک ہوتا ہے اہل تجربہ نے کہا ہی کہ وہ گھوڑا جس ملک مین قدم رکھیگا سوار وہانکا بادشاہ ہوگا اور جسکی پیشانی اور چارون ہاتھ پاؤن سفید ہون وہ نہایت نیک ہے مالک اس کا دولتمند رہیگا اور اسپ زردہ کہ چارون ہاتھ پاؤن اسکے سفید ہون اور آنکھ بھی سفیدی مائل ہو بہت مبارک اور کمیاب ہی لائق سواری بادشاہون کے ہے اور اسپ نقرہ کہ دہنا کان اسکا سرخ یا سیاہ ہو بہت مبارک ہی جہان ایسا گھوڑا ہوگا وہان بہت گھوڑے جمع ہونگے اور مالک ہمیشہ سرخرو اور کامیاب رہیگا اور وقت جنگ دشمن پر فتح پائیگا اور اسپ زردہ کہ آنکھ اسکی ہرن کی آنکھ کیطرح سیاہ ہو اور

پشت اُسکی چھوٹی ہو اور بال اُسکے جسم کے نازک اور چمکتے ہوے ہون وہ گھوڑا اسقدر تیز و چالاک ہوگا کہ ہوا پر بھی سبقت کریگا علاوہ اُن پیچ کے جو گھوڑون کے سینون پر ہوتے ہین اگر ایسے گھوڑے کے سینے پر تین پیچ ہون تو نہایت مبارک ہو اور بادشاہون کی سواری کے لائق ہو منظم زردہ زرنشان آہو چشم + ہمچو آہوے تیز نارک لشیم + آتشین تند و تیز و گرم نہاد + در دو دیدن سبق برد از باد + گر ز خوبی در و نشان باشد + لائق خدمت شہان باشد + اور جو گھوڑا کہ فاختہ کے رنگ پر ہو یعنے خاکستری رنگ ہو یا صحرائی چوہے کا سا رنگ ہو یا شغال یا باز کے رنگ پر ہو اُسکو نیک نہین جانتے بلکہ نہایت منحوس ہوتا ہے اور جو گھوڑا کہ آہوے سیاہ کے رنگ پر ہو اور شکم اُس کا سفید ہو یا تین پانون اُسکے سفید ہون اور پیشانی سفید نہو یا تمام اعضا اُسکے سیاہ ہون اور دُم سفید ہو ایسا گھوڑا نہایت منحوس ہوتا ہے اور جس گھوڑے کا ایک پانون بائین جانب تین سفید ہو اور باقی تمام جسم اُسکا دوسرے رنگ پر ہو اُسکو ارجل کہتے ہین اور یہ بہت سخت عیب ہے، اور سوار اِس کا ہمیشہ عاجز اور ذلیل رہتا ہے اور سفیدی پیشانی کی اگر گل نیلوفر کی طرح ہے یا مانند بدر کے مدور ہو یا چھتری کی شکل پر ہو تو نہایت عمدہ ہے اور جو بغیر سر کے جسم کی صورت ہو یا مانند زنجیر کے پیچ در پیچ ہون تو بڑا عیب ہے، اگر گھوڑی کا رنگ سفید ہو یا سفیدی مائل ہو اور تالو اور آنکھ اور خصیہ اور دم اور سُم سیاہ ہون تو منحوس ہے اور سفید رنگ پر سُرخ یا زرد گل پڑے ہون تو نہایت نیک اور بہتر ہے اور سیاہ گل جس رنگ پر ہون بہت بد اور منحوس ہوتا ہے

اصل چوتھی بالون کے پیچون کے شناخت مین جاننا چاہیے کہ گھوڑے کے مختلف اعضا پر

بالون مین جو پیچ ہوتے ہین وہ آٹھ طرح پر ہین ایک پیچ گرداب یعنے بھنور کی شکل پر ہے دوسرے سیپ کی شکل پر ہوتا ہے تیسرے مثل غنچہ کے ہوتا ہے چوتھے گاے کی زبان کیطرح ہوتا ہے جس طرح گاے زبان سے اپنے بچے کو چاٹتی ہے پانچوین ہرن کے نافہ کی طرح ہوتا ہے چھٹے ہزار پا یعنے کھنکھورہ کی شکل پر ہوتا ہے ساتوین نعلین چوبی کیطرح پر ہوتا ہے آٹھوین نصف نعلین چوبی کی شکل پر ہوتا ہے اور یہ آٹھوین پیچ گھوڑے کے جسم کے بالون پر دس جگہ ہوتے ہین ایک پیچ پیچے کے ہونٹ پر اور دو پیچے اور دو سینہ پر اور دو سر پر اور دو ناف کے دونون طرف اور ایک پیشانی پر اگر یہ دس پیچ بالاتفاق ان دس مقامون پر واقع ہون تو اُسکو اہل تجربہ نہایت مبارک جانتے ہین اُنمین سے ایک پیچ کا نام دیوسن ہے اور وہ گھوڑے کے پیچے ہوتا ہے نہایت مبارک ہے اور کہتے ہین کہ گھوڑے کے جسم پر اگر تمام پیچ نامبارک ہون اور سب علامتین بد ہون اور یہ پیچ گردن کے نیچے ہو تو سعادت اسکی سب نحوستون پر غالب

ہوگی اور مالک معرکۂ جنگ مین دشمنون پر فتح پائے گا تنگ کھینچنے کی جگہ پر اگر پیچ واقع ہو تو نامبارک ہے جس کے پاس ایسا گھوڑا ہوگا ہرگز اور گھوڑی وہان جمع نہ ہونگے اور ناک سے پیشانی تک اگر پیچ واقع ہو تو وہ بھی منحوس ہوتا ہے اور دونون آنکھون کے سامنے کا پیچ بھی منحوس ہوتا ہے اور جس گھوڑی کے بیضون کے دونون جانب تین دو چھاتیان ہون تو نہایت نامبارک ہے اور جس گھوڑی کی گردن پر بنوار پائے کی صورت کا ایک پیچ ہو اور سر اسکا سوار کی طرف ہو تو بہت منحوس ہے اور جو دونون طرف گردن پر ایسے ہی پیچ ہون اور سر انکا گھوڑے کے سر کی طرف ہو یا سوار کی جانب ہو تو اسکو منحوس نہین کہتے نحوست سے پاک ہوتا ہے **اصل پانچوین گھوڑی کی عمر کے بیان مین شناخت عمر کی گھوڑی کی دانتون سے ہوتی ہے** جاننا چاہیے کہ گھوڑا جب اپنی مان کے شکم سے پیدا ہوتا ہے تو اسکا کوئی دانت نہین ہوتا جب عمر اسکی ایک مہینے کی ہوتی ہے تو چار دانت نکلتے ہین دو اوپر کے اور دو نیچے کے اور اہل عرب ان دانتون کو ثنایا کہتے ہین اور پانچ مہینے کے درمیان مین چار دانت اور نکلتے ہین اور یہ دانت ثنایا کے اطراف مین دو اوپر اور دو نیچے نکلتے ہین اور ان کو عربی مین استطانات کہتے ہین اور جب آٹھ مہینے کی عمر ہوتی ہے تو چار دانت اور انکے برابر نکلتے ہین انکو رباعیات کہتے ہین اور سال بھر تک یہ دانت مثل موتی کے یا بھیڑ کے دودھ کیطرح شفاف اور سفید رہتے ہین اور جب دانت گھوڑی کے سفید اور برابر ہوتے ہین تو ایک سال کا ہوتا ہے جب دوسرا سال شروع ہوتا ہے سفیدی دانتون کی متغیر ہوجاتی ہے اور جب دو سالہ ہوتا ہے تو سفیدی بالکل موقوف ہوجاتی ہے اہل فارس دو سالہ گھوڑی کو ناکند کہتے ہین جب ڈھائی برس کی نوبت پہونچتی ہے تو سامنے کے دانت جنکو ثنایا کہتے ہین گرنا شروع ہوجاتے ہین اول دو دانت نیچے کے گرتے ہین اسکو دو یک کہتے ہین اور جب ساڑھے تین برس کی عمر ہوتی ہے تو استطانات گرنا شروع ہوتے ہین یہانتک کہ یہ چارون دانت گر کر پھر نکلتے ہین اور ہموار ہوجاتے ہین اسوقت عمر گھوڑے کی چار سال کی ہوتی ہے جب ساڑھے چار برس کی نوبت پہونچتی ہے تو رباعیات بھی گرنا شروع ہوتے ہین پانچ برس کی عمر تک یہ دانت گر کر پھر نکل آتے ہین اور ہموار ہوجاتے ہین اس پانچ سال کے عرصے مین بارہ دانت نیچے اور اوپر کے گر جاتے ہین اور پھر نکلکر ہموار ہوجاتے ہین پس گھوڑے کی شناخت ان بارہ دانتون پر منحصر ہے اور سوا انکے اور تیس دانت ہوتے ہین غرض سب بیالیس دانت ہین جبکہ چھ برس کی عمر ہوتی ہے تو ثنایا پر یعنے سامنے کے دانتون پر باریک باریک سیاہ خطے پڑجاتے ہین ساتوین برس استطانات مین بھی سیاہ دھاریان پیدا ہوجاتی ہین اور آٹھوین برس رباعیات مین بھی

بسطرح کے خط پڑجاتے ہین جب کہ نوان برس شروع ہوتا ہے تو وہ خطوط سیاہ ثنایا مین سے موقوف ہوجاتی ہین بلکہ اُسکی جگہ زرد یا سُرخی مائل خط پیدا ہوجاتے ہین اور دسوین برس استطاعات کی سیاہی موقوف ہوجاتی ہے اور گیارھوین برس رُباعیات کی سیاہی دور ہوجاتی ہے اور اُسکی جگہ زردی آجاتی ہے اور بارہ برس سے چودہ برس تک زردی موقوف ہوکر سپیدی مثل دودھ کے پیدا ہوجاتی ہے اور پندرہ برس سے سترہ برس تک اُس سفیدی مین زرد نقطے مثل رائی کے پڑجاتے ہین اہل عجم اُن نقطون کو سرشف کہتے ہین اور اٹھارہ برس سے بیس سال تک اُن زرد نقطون مین سیاہی مکھی کے رنگ کی طرح پیدا ہوجاتی ہے اور بیس برس سے تیئیس برس تک وہ سیاہی سپیدی سے مبدل ہوجاتی ہے اور چوبیس برس سے چھبیس برس تک اُس سفیدی مین غار پڑکر دانت گھوڑے کے ٹیڑھے ہوجاتے ہین ستائیس سال سے بتیس سال تک زمانہ ضعیفی کا ہے گھوڑے کی عمر طبعی تیئیس سال سے زیادہ نہین ہوتی اصل چھٹی چست وچالاک گھوڑے کی شناخت کے بیان مین جو گھوڑا کہ یکرنگ اور آہوچشم ہو اور سر اُسکا چھوٹا ہو اور ہونٹ اور پوست جسم کا باریک ہو اور نتھنے کشادہ ہون اور دانت ہموار ہون اور کان اُسکے مانند سرقلم کے چھوٹے ہون منھ چھوٹا ہو اور گردن لمبی ہو اور گلا مور کی گردن کیطرح باریک ہو اور پشت اور کفل یعنے ٹھیے باہمدگر ملے ہوے ہون اور جڑ رانون کی سخت اور موٹی ہو اور دونون رانون کے درمیان جگہ کشادہ ہو اور بیضے چھوٹے اور شکم کھچا ہوا ہو سینہ چوڑا ہو اور پانون دراز اور قوی ہون اور ہاتھ دراز اور سیاہ اور موٹے ہون اور بال جسم کے خوب چمکتے ہوے ہون اور مانند ریشم کے چکنے ہون ایسا گھوڑا خوب چست ہوتا ہے اور ایک علامت قوت کی یہ ہے کہ آٹھ پہر مین ایک دفعہ پیشاب کرے اور وقت پیشاب کرنے کے اسقدر زور کرے کہ پیشاب اُسکے ہاتھون سے بھی آگے نکل جائے جس گھوڑے مین یہ صفتین ہونگی البتہ تیز وچالاک ہوگا اور پاکھر وغیرہ کے بوجھ اُٹھانے مین متحمل رہیگا اور وقت سختی کے کڑی جھیلے گا اصل ساتوین بعضی بد اور شوم علامتون کی شناخت کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جسطرح بعض شخصون کے ہاتھ مین چھٹی اُنگلی پیدا ہوجاتی ہے اسیطرح بعضے گھوڑون کے سر پر یا کاکل مین یا دونون کان کے درمیان پیشانی پر بکری کے سینگ کی طرح یا مثل دانہ جو کے ایک شاخ نرم یا سخت نکل آتی ہے اہل تجربہ کہتے ہین کہ اسطرح کا گھوڑا شاخ دار جس مکان مین یا شہر مین ہوگا وہ شہر اور خاندان خراب اور ویران ہوجائیگا اور جس گھوڑے کے خلاف ذکر کے دونون جانب مین عورتون کی سرپستان کیطرح دو پستان ہون یہ گھوڑا بھی نحوست مین اسپ شاخ دار سے کم نہین ہے جس گھوڑے کے دونون کان کے

درمیان یا ایک کان کے پہلو مین دوسرا کان چھوٹا پیدا ہوجائے یا تالو اور زبان اُسکی سیاہ ہو یا دانت اُسکے تیا
سے کم یا زیادہ ہون یا آنکھ اُسکی بندر اور سور کی آنکھ کیطرح ہو اہل تجربہ نے اِن سب عیبون کو منحوس کہا ہی ایسا
عیب دار گھوڑا ہرگز نہ رکھنا چاہیے اور معمول ہی کہ بچھیرا گھوڑی کا جب اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوتا ہی تو بیضہ اور
دانت اُسکے نہین ہوتے اگر مع بیضون اور دانتون کے پیدا ہو تو اُسی وقت اُسکو دور کرنا چاہیے کہ وہ نہایت
منحوس ہے **اصل آٹھوین گھوڑون کی خصلتون کے بیان مین** جو گھوڑا کہ اصل اور قوم دار اور کھیت کا
ہوتا ہے نہایت وفادار اور نیک خصلت اور ہر وقت ہوشیار رہتا ہے اور شب تاریک مین دور سے
اگر کسی چیز کو دیکھتا ہے یا کوئی آواز مہیب سُنتا ہے تو فوراً دم اور کان کھڑے کرکے اُس آواز کی طرف
بغور دیکھتا ہے اور پانون زمین پر مار کر اپنے مالک کو آگاہ کرتا ہے اور نہایت حلیم الطبع ہوتا ہی اگر کوئی
لڑکا بھی اُسکے سامنے سے نکلے یا اُسپر سوار ہو حرکت نہین کرتا ہے اور کسی وقت غضبناک نہین ہوتا ہی البتہ
لڑائی کے وقت دشمنون پر حملہ کرتا ہی اور لات نہین مارتا اور کاٹتا نہین اور سواری کے وقت ذرا مہمیز کے
اشارے مین مثل ہوا کے تیز و چالاک ہوجاتا ہے اور سوار اُسکا اگر زین پر سے گرتا ہی تو ہرگز وہان سے نہین بھاگتا
بلکہ وہین ٹھہر جاتا ہی اور جو سوار اُسکو کسی جگہ چھوڑ کر کسی ضرورت کے واسطے جاتا ہی جب تک وہ سوار وہان
نہین آتا گھوڑا وہان سے نہین ہٹتا اور معرکۂ جنگ مین خوف و ہراس دل پر نہین لاتا اور ہر چند کہ رَو مین جاتا ہی
لیکن سوار اُسکا جسوقت یا جس جگہ اُسکو روکنا چاہے فوراً ذرا اشارے مین تھم جاتا ہی غرض کہ کسیوقت اپنے سوار
کی اطاعت مین قصور نہین کرتا اور نہایت پاکیزہ اور لطیف مزاج ہوتا ہے سرگین وغیرہ مین ہرگز اپنے پانون
کو آلودہ نہین کرتا اور نجس اور گرد آلودہ گھاس پر ملتفت نہین ہوتا اور لڑائی مین اگرچہ زخم کاری
اُسکو پہونچے لیکن سوار کو جب تک اُسکے مقام پر نہین پہونچا دیتا ہرگز زمین پر نہین گرتا اور یہ خصلتین سوا تازی
گھوڑی کے کسی مین نہین ہوتین **اصل نوین بلندی قد اور آواز کی تعریف اور عیب بالون کا اور سینہ**
کے نیک و بد کی شناخت کے بیان مین جاننا چاہیے کہ گھوڑی کے بلند ہونے کی حد سو انگشت تک ہی
اور سر سے دُم تک ایک سو ساٹھ انگشت درازی کی حد ہے اور شکم اور پشت کی دَور کی حد سو انگشت تک ہے اِس
سے زیادہ چوڑا اور بلند اور دراز نہین ہوتا یہ قسم اول ہے جو گھوڑا کہ اسقدر دراز اور بلند اور چوڑا ہوتا ہی وہ
نہایت بے مثل اور نادر ہے اور جو بلندی قد کی نوّے انگشت ہو اور ایک سو چالیس انگشت دراز ہو اور کمر کا
دَور بھی موافق بلندی کی نوّے انگشت ہو اِس طرح کے گھوڑی کو دوسری قسم مین شمار کرتے ہین اور جس کا قد اتنی

انگشت کا بلند ہو اور مکر کا دور بھی اسیقدر ہو اور ایک سو بیس انگشت لنبا ہو اُسکو تیسری درجہ مین شمار کرتے ہین
جو گھوڑا کہ اس مقدار سے کم ہو اُسکو بڑے گھوڑون کے حساب مین شمار نہین کرتے اور اہل تجربہ کہتے ہین کہ
خواہ کسی رنگ کا گھوڑا ہو اگر بال اُسکے جسم کے نازک اور روشن اور چکنے ہون یہ ایک صفت سو عیب کو ہنر کے
ساتھ مبدل کرتی ہے اور جس گھوڑے کے جسم کے بال سخت اور دراز ہون اگر ہزار ہنر اُسمین ہون تب بھی
بیکار ہی اور جسوقت گھوڑی کو ملکر نہلاتی ہین حسن و قبح بالون کا اُسوقت معلوم ہوتا ہی نظم فرس از صد ہزار عیب
دروست + گر بود موے اونکو نیکوست + موے اسپ از بود دراز و درشت + شوم باشد بہ فال باید گشت +
اور اُستادون نے گھوڑی کی آواز کی تعریف مین اسطرح کہا ہے کہ اگر رعد یا مست ہاتی کی سی آواز ہو تو نہایت
نیک اور مبارک ہے اور جو شیر یا شغال یا گدھے کیطرح آواز ہے تو اُسکو نحس اور شوم جانتے ہین اور اصیل
گھوڑی کے پسینے مین شہد یا خس یا گلاب یا صندل کی خوشبو آتی ہو تو وہ نیک ہی اور اگر شیر یا مچھلی کی بو ہو تو وہ گھوڑا بد
اصل اور نحس ہوتا ہی **اصل دسوین گھوڑون کی مزاج کی شناخت مین** اہل تجربہ نے گھوڑون کی طبیعت
مین تین خاصیتین دریافت کی ہین اول یہ کہ بادی طبیعت رکھتا ہو دوسرے یہ کہ بلغمی طبیعت ہو تیسرے یہ کہ صفراوی
طبیعت ہو جسکی طبیعت مین ہوا کا غلبہ ہوتا ہی شناخت اُسکی یہ ہی کہ اعضا اُسکے خشک ہونگے اور اکثر تختہ گردن ہوگا یعنی
گردن اُسکی جسطرف کو پھیرنا چاہین نہ پھر سکے اور رگین ہاتھ پانون کی معلوم ہوتی ہون اور جسم کے بال چکنے نہ ہون
سخت اور خشک ہون اور جسم اُسکا ہمیشہ لاغر رہتا ہے کبھی تیار نہین ہوتا اور جو چیز کھائے ہضم نہ ہو سکے اور راستہ
چلنے سی جلد تھک جائے اور بہت بار نہ اُٹھا سکے اور نمکین اور ترش چیزون کے کھانے پر مائل ہو اور بلغمی مزاج کی یہ علامت
ہے کہ جسم کے بال نرم اور چکنے اور روشن ہون اور اسپ مادہ کی بہت خواہش رکھتا ہو اور تیز و چالاک و کم خوراک
ہو اور صفراوی مزاج کی یہ علامت ہے کہ ترش چیزون پر بہت راغب ہو اور غصہ ناک اور تند مزاج اور بہت
دوڑتا ہو اور گھاس بہت کھائے اور بال جسم کے بہت نازک اور چمکتے ہوی ہون **اصل گیارھوین گھوڑون کے**
علاج کے بیان مین جاننا چاہیے کہ موسم سرما مین ہوا کے سبب سے فاسد خلطین اور بلغم گھوڑی کے مزاج مین جمع ہو
فصل بہار مین جب وہ جوش کرتا ہے تو گھوڑا بیمار ہو جاتا ہے اس ہوا مین گھوڑی کو گرم اور خشک گھاس دینا
چاہیے اور کنوین کا پانی پلائین اور شیرینی اور روغن ہرگز نہ دینا چاہیے کہ اس سے بلغم اور فاسد خلطین پیدا
ہوتی ہین اور تھوڑے پتے پیا بانسہ کے شہد مین ملاکر دینا چاہیے کہ اس سی بلغم دفع ہوتا ہے اور اخلاط
فاسد دور ہوتے ہین اور ہر روز صبح و شام دوڑانا چاہیے اور گرم ہوا مین صفرا گھوڑے کے مزاج مین

غلبہ کرتا ہی اور آزار پہونچاتا ہی جب کہ صفراہیت غالب ہو تو دنمین کئی بار پانی پلائین اور نہلائین دن کو سردا
جگہ باندھنا چاہیے اور رات کو زیر آسمان ہوا مین رکھنا چاہیے اور آٹا جو کا شکر یا قند کے شربت مین ملا
اور ٹھنڈی چیزین جو مناسب وقت ہون غذا اور دوا مین دینا چاہیے اور اس ہوا مین یعنی گرمی کی فصل
گردن کے نیچے کی رگ سے خون لینا مفید ہوتا ہی اور اسوقت مین سواری کم کرنا چاہیے اور کنوین
پانی کی جگہ حوض کا پانی پلانا چاہیے اور برسات کے موسم کی ہوا مین بلغم کی بہت شدت ہوتی ہی اور بھوک گھوڑ
کی زیادہ ہو جاتی ہے اس ہوا مین صبح و شام جسقدر گھوڑے کو دوڑائین بہتر ہے اسلیے کہ مواد فاسد جذب
پیپل اور سونٹھ پوست چیتا ہلیلہ زرد ہر ایک چودہ ماشہ نمک پتھر کا دو تولہ ساڑھے سات ماشہ سب کو کوٹ
چھانکر چنے کا آٹا بقدر خمیر کرکے کھلائین اور تھوڑی دیر تازہ کھینچدین اور صبح کے وقت اگر روغن سرشف
ضرورت کے کھلائین تو بہت ہی مفید ہوگا اس ہوا مین کنوین کا پانی پلانا چاہیے میٹھ کا پانی نہ دین کہ زکام
بلغم پیدا کرتا ہی اور آخر برسات مین جسطرح پیشتر بیان ہو چکا ہوا گرم کے موافق دوا اور غذا دینا چاہیے اور
موسم سرما مین برودت یعنی سردی گھوڑے کی طبیعت پر غالب ہوتی ہی اور نقصان پہونچاتی ہے اگر شام
وقت تھوڑا روغن کنجد شراب مین ملاکر دین تو بہت فائدہ کرتا ہے اور اس ہوا مین ہر روز صبح و شام گھوڑے
پھیرنا چاہیے کہ مزاج اسکا معتدل رہے **اصل بارھوین گھوڑون کے مرض کی شناخت**
اسکے علاج کے بیانمین سر کی بیماریونکا علاج اگر کوئی بیماری گھوڑے کے سر مین پیدا ہو جاوے
وہ مرض ہوا کے غلبہ سے ہو تو اسکی علامت یہ ہی کہ سر کے پیچھے گرمی معلوم ہو اور منھ کے بال کھڑے ہون
اور آنکھون پر ورم ہوگا علاج اسکا یہ ہی کہ ساجی چودہ ماشہ پیپل درخ ہر ایک اکیس ماشہ کوٹ کر چھان
روغن کنجد مین ملائین اور گھوڑے کو دین بعد اسکے ایک آثار روغن کنجد نال مین ڈال کر گھوڑے کو پلا
چند روز متواتر یہی عمل کرنا چاہیے تا وقتیکہ مرض دور ہو جائے **نوعدیگر** درخ سات ماشہ
روغن کنجد سات ماشہ باہم پیسکر گھوڑے کے ناک مین ٹپکائین مفید ہوگا اور جو مرض سر کا زکام یا بلغم کی
سے ہو علامت اسکی یہ ہے کہ برابر آنکھون سے پانی جاری ہوگا اور منھ سے لعاب نکلیگا اور گھاس کھانے
التفات نہ کریگا اور سر مین درد ہوگا اور اسکے سبب سے آواز بلند نہ ہوسکیگی **علاج** سونٹھ پیپل سیاہ مرچ
ہر ایک ایک تولہ نو ماشہ کوٹکر چھانکر ایک آثار قند کے شربت مین حل کر گھوڑے کے حلق مین ٹپکائین آنکھ
کے درد کا **علاج** گھوڑے کی آنکھ مین کئی طرح سے درد پیدا ہوتا ہی **اول** یہ کہ کوئی ضرب آنکھ پر پہونچے اور یا

آنکھ سے جاری ہو جاوے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ درد کی شدت سے آنکھ مین پھول پڑ جاتا ہی علاج پیتاب آدمی کا اسکی آنکھ مین ڈالین اور ہڑ بہیڑہ آملہ ہر ایک دو تولہ ساڑھے سات ماشہ باہد گرکو تکر پانی مین جوش کرین اور اس پانی کو سرد کرکے گھوڑے کی آنکھ مین چینٹا لگائین نوعدد مگر نمک پتھر کا ساڑھے تین ماشہ پانی مین گھسکر پونے دو ماشہ شہد مین ملاکر آنکھ مین لگائین نوعدد مگر ایک ٹکڑا کپڑے کا روغن کنجد مین تر کرکے آنکھ پر باندھین اور آنکھ کا درد اگر گرمی کے سبب سے ہو تو علامت اسکی یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانہ آنکھ کی پلک مین پیدا ہو جاتے ہین اور انمین خارش ہوتی ہے اس سبب سے گھوڑا اپنی آنکھ اسقدر ملتا ہی کہ درد پیدا ہو جاتا ہے اور ناخنہ پڑ جاتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ آنکھ کی پلک کو الٹ کر نمک سنگ ان دانو پر یا ناخنہ پر اسقدر چھڑکین کہ خون دمین سے نکل آوے نیلوفر کے پھول قہوہ کی پتے صندل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ خشک پیسین اور ساڑھے تین ماشہ روغن اور شہد ملاکر آنکھ مین لگائین بہت مفید ہوگا علاج ان زخمون کا جو گھوڑے کے منھ مین ہو جاتے ہین صفرا اور حرارت اور بلغم اور زکام کی شدت سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اسکی کئی قسمین ہین اول یہ کہ گھوڑے کے منھ سے بوے بد آتی ہے اور ہمیشہ لعاب منھ سے جاری رہتا ہے اور سر کو آگے بڑھا کر ہلاتا ہے اور گھاس نہین کھا سکتا ہو علاج اسکا یہ ہے کہ اول تالو کی رگ پر فصد کھولین بعد اسکے سونٹھ پیپل سیاہ مرچ ہر ایک ساڑھے ستائیس ماشہ چار سیر پانی مین جوش کرین جب کہ آدھ سیر پانی باقی رہے سرد کرکے گھوڑے کو پلاوین نوعدد مگر گلے کے نیچے ایک داغ اور کان کے نیچے تین داغ دین گھوڑے کے منھ اور گلے کے سب قسم کے زخمون کو مفید ہے علاج مرض تپ کا جو گھوڑے کو عارض ہوتا ہے اگر ہوا سے ہے تو اسکی علامت یہ ہی کہ منھ اسکا اندر سے خشک ہوگا اور پیاس غالب ہوگی اور چمک اور درخشندگی جسم کے بالون موقوف ہو جاتی ہے اور آنکھو نپر ورم ہوتا ہے اور سر کو ٹپکتا ہی علاج اس کا یہ ہے کہ تمام جسم کو روغن ستور سے چرب کرکے خوب مالش کرین اور جب تک تپ موقوف نہ ہو گھاس ہرگز نہ دین اور کام و بلغم سے جو تپ پیدا ہوتی ہے علامت اس کی یہ ہے کہ تمام جسم گھوڑے کا بھاری ہو راستہ نہ چل سکے اور بار بار ٹکڑا ایان لے کر سر زمین پر مارے اور ہر وقت اسکی آنکھ اور منھ سے پانی اور لعاب جاری رہے علاج اسکا یہ ہے گلو خشک یا سبز پیپل و بیو دار شیطرج اسگند نیب کا پوست قسط شیرین کوٹ کر تین حصہ کرین اور ہر روز ایک حصہ

اسمین سے آٹھ سیر پانی مین جوش دین جب کہ سیر بھر پانی باقی رہے اُسوقت اُس کو نیچے اُتار کر سرد کرین اور شہد بقدر حاجت اُسمین ملاکر گھوڑے کے حلق مین ٹپکائین اور تپ صفراوی کی یہ علامت ہے کہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور آنکھین سُرخ یا زرد ہوتی ہین اور جسم گرم ہوتا ہے سانس بہت لیتا ہو اور جو اُسکی ناک مین انگلی ڈالین تو سانس اُسکی گرم معلوم ہوتی ہے اور سر بھی گرم ہوتا ہو اور سر زمین پر ڈالتا ہو علاج یہ ہو کہ اعضا پر سرد پانی ڈالین اور روغن ستور جسم پر ملین اور جو بھیجے ہوے تین پاؤ شہد تین پاؤ سرکہ تین پاؤ باہم ملاکر ایک ہفتہ تک ہر روز گھوڑی کو دینا چاہیے علاج اُن مرضون کا کہ ناک یا منہ یا مقعد سے خون نکلے اور پیشاب مثل خون کے سُرخ ہو: مرض شدت صفرا یا گرمی کے خلط سے پیدا ہوتے ہین اور جسم گھوڑی کا آگ کیطرح گرم ہوتا ہے کہ اگر اُسپر ہاتھ رکھین تو جل جاے اور مطلق نہین کھاتا علاج اُسکا یہ ہو کہ اول روغن ستور جسم پر ملین اور بعد اُسکے ٹھنڈا پانی متواتر اُسکے اعضا پر ڈالین اور پت پاپڑا پیل ہر ایک اکیس ماشہ آدھ سیر شہد مین ملاکر ہر روز صبح کے وقت گھوڑی کو دیتے رہین علاج ضیق النفس کا یہ مرض گھوڑے کو اکثر صفرا اور گرمی کی شدت سے پیدا ہوتا ہے یا محنت کے سبب سے ہوتا ہے کہ اکثر آدمی گھوڑون کو بہت دوڑاتے ہین اور دور دراز منزلون پر لیجاتے ہین اور دوا نہین کرتے علامت اُسکی یہ ہے کہ سانس بہت لیتا ہے اور نہایت دشواری سے سانس اُسکی نکلتی ہو اور بیقرار ہوتا ہے آنکھین سُرخ ہوتی ہین اور جسم گرم رہتا ہے اور پسینا بہت آتا ہے علاج ہڑ بہیڑا آملہ ہر ایک اکیس ماشہ کوٹکر چھانکر پاؤ سیر چاول اور پاؤ شکر مین ملاکر گھوڑے کو کھلائین بہت مفید ہے نوعدیگر مویز منقے شکر ہر ایک پاؤ سیر شہد پاؤ سیر اور نوشادر پیل پیا بانسہ انار دانہ ہر ایک دو تولہ ساڑھے سات ماشہ سب کو باہم کر ملائین اور گھوڑی کو کھلائین فائدہ کریگا علاج کیڑون کا جو گھوڑے شکم مین پیدا ہو جاتے ہین گھوڑی کو اکثر شیرینی اور روغن دار چیزین کھلاتے ہین اسوجہ سے پیٹ مین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین اور خرف ہوا سے بھی پیدا ہوتے ہین علامت اُسکی یہ ہے کہ گھوڑا گھاس نہین کھاتا اور روز بروز لاغر ہو کر تیزی اور تندی اُسکی بالکل دور ہو جاتی ہے اور شکم پر ورم آجاتا ہے اور لید نرم کرتا ہے علاج اُسکا یہ ہو برنگ کابلی اجمود ہر ایک پاؤ سیر شیطرج پیل سونٹھ نمک پتھر کا بلدی نیب کی چھال ہر ایک دو تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ چھانکر سب کے سات حصہ کرین ہر روز ایک حصہ اُسمین سے لیکر بیل کے پیشاب مین خمیر کرکے

گھوڑے کو کھلائین گرم سب مرجائینگے اور لید مین گل جائینگے **نوعدیگر** پان اور نیب کی چھال ہڑ بہیڑہ آملہ
ہر ایک پاؤ سیر کوٹ کر دس سیر پانی مین جوش کرین جب کہ پانچ سیر پانی باقی رہے دو سیر مونگ اور روغن بنفشہ
اُس پانی مین ڈالکر پکائین صبح کے وقت یا شام کے وقت گھوڑی کو کھلائین مرض دور ہو جائیگا اور گرم
سب مرجائینگے **چاندنی کے مارے ہوے گھوڑے کا علاج** مُرغ کو ذبح کرکے پانی مین جوش دین
جب کہ وہ مُرغ خوب نرم اور ملائم ہو جائے منقار اور پانون اور پر اُسکے دور کرکے لوہے کے ہاون دستہ
مین ڈالکر کوٹین جب کہ پوست اور ہڈیان اور آنتین وغیرہ اُسکی سب کٹکر باریک ہو جائین اُسوقت مہیلہ دمن سیر
موٹھ کا پکا کر تیار کرین اور اُس مُرغ کو فتہ کو اس مہیلہ مین ملاوین اور شراب خالص سیر بھر مرچ سیاہ
پاؤ آثار پیس کر اُسکو مہیلہ مین ڈالدین اور شام کے وقت گھوڑی کو کھلائین چالیس روز تک اسیطرح
کھلاتے رہین اور گرم پانی ایک دم مین جسقدر پی سکے پلائین ایک دم سے زیادہ ہرگز نہ دین اور جس مقام
پر ہوا نہ آسکے وہان گھوڑی کو بند کرین اور اس مرض کے دور ہونے کے واسطے گاہری کو بھی مثل مرغ کے
مہیلہ مین ڈالکر دیتے رہین لیکن مرغ سے زیادہ مفید نہین ہے **علاج سینہ بند گھوڑے کا** جس گھوڑی کا
سینہ تھوڑا بستہ ہوا ہے وہ چند روز کے علاج کرنے مین اچھا ہو سکتا ہے اور جو بہت مدت گذر جاتی ہے
اور مرض محکم ہو جاتا ہے تو نہایت محنت اور دشواری سے اچھا ہوتا ہے بلکہ گھوڑا اس مرض سے بہت کم
نجات پاتا ہے اور سینہ بند گھوڑے کی یہ شناخت ہے کہ گھوڑی کی پیشانی پر ہاتھ رکھکر خوب زور دین - اگر وہ
پیچھے ہٹجائے تو جاننا چاہیے کہ سینہ اُسکا بند نہین ہے اور جو باوصف زور و قوت پس پا نہ ہو تو بیشک
وہ گھوڑا سینہ بند ہے **علاج** اُسکا یہ ہے کہ گھنڈیان ارنڈی کی آدھ پاؤ کھاری نمک آدھ پاؤ دونو
کو باریک پیسکر تین روز تک گھوڑے کو کھلائین اگر موسم سرما یا برسات کا موسم ہے تو پانی بالکل
نہ دین اور جو گرمی کا موسم ہے تو ایک وقت تھوڑا پانی اُس مین ایک تولہ اجوائن ڈال کر جوش
کرین اور صاف کرکے فتیر گرم گھوڑے کو پلائین ایک دم سے زیادہ نہ دین اور جو سردی اور برسات
کے موسم مین بھی پانے کی ضرورت ہو تو اسی قدر پلانا چاہیے **علاج** دوسرا افیون ایک تولہ پانی
مین گھول کر آدھ پاؤ آٹا موٹھ کا اُسمین خمیر کرین آنبہ ہلدی نجی گوگل یہ تینون دوائین ایک ایک تولہ
لے کر اُس گندھے آٹے مین ڈال دین اور اُس آٹے کا ایک غلولہ بنا کر خاکستر گرم مین لیتے بھو
مین دبا دین بعد ایک ساعت کے اُس غلولہ کو نکال کر مع اُن سب دواؤن کے خوب

کوٹین کہ ایک ذات ہو جائے بعد اسکے اُس سب کی چھ گولیان بنائین اور ہر روز ایک گولی صبح کو اور
ایک شام کے وقت گھوڑی کو دیتے رہین علاج دیگر آک کی جڑ کی چھال دو پیسا بھر اُسکو کٹورے مین
تر کر کے رکھدین اور تھوڑی مٹی اُس پر لپیٹ کر خاکستر گرم مین ڈالدین جب کہ یہ نرم ہو جائے تو اُسکو سے
نکال کر گوگل ہموزن اُسکا لے کر اور پاؤ سیر کڑ یعنی تخم معصفر اور تھوڑا آٹا چنے کا اِن سب کو پیسکر گھوڑے
کو کھلائین ۔ علاج دیگر اگر سینہ بند گھوڑے کو ہوشاور کے پانی مین کھڑا کرین تو فوراً کھلجائے چنانچہ
اکثر اہل ایران یہی عمل کرتے ہین اوّل تھوڑا روغن ستور گھوڑے کے منہ مین ملین اور اڑھائی پتے
آک کے پیس کر کھلائین ایک روز مین کھلجائیگا اور چاہیے کہ سینہ بند گھوڑے کا دانہ اور پانی بند کرین
فقط تھوڑی گھاس دینا چاہیے اور دواؤن مذکورہ مین سے جو دوا موافق آئے دیتے رہین علاج
گرمی کے مارے ہوے گھوڑے کا اگر گرمی کے موسم مین سفر کا اتفاق ہو اور آفتاب کی حرارت
سے گھوڑا بیقرار ہو جاے تو اُسوقت مناسب ہے کہ گھوڑے کو سایہ مین ٹھہرائین اگرچہ گھوڑا پسینہ مین
تر ہے لیکن اگر کوئی چشمہ عمیق پانی کا میسّر آئے تو فوراً پانی مین اُسکو نہلائین عرق مین تر ہونے کا کچھ خیال نہ کرین
اور اگر چشمہ قابل غسل کے نہ ممکن ہو تو سرد پانی لے کر گھوڑے کے منہ پر اور آنکھون پر اور فوطون پر چھینٹا دین
اور کئی گھڑی تک وہان توقف کرین جسوقت منزل پر پہونچین تو دو پیسا بھر نمک اسی قدر چنے کے آٹے مین
ملا کر گھوڑے کو کھلائین اور گرمی کے سفر مین دانہ گھوڑی کو کم دینا چاہیے یعنے معمولی دانہ سے چہارم
حصّہ کم دین اندیشہ لاغر ہونے کا ہرگز نہ کرین انشاء اللہ عوض اسکا موسم سرما مین ہو جائیگا علاج
گھوڑے کا موسم سرما کے سفر مین اگر سردی کے موسم مین سفر کرنے کا اتفاق ہو تو پھٹکری بھنی
ہوئی دو پیسا بھر اور ہلدی دو چند اُس سے لیکر دونون کو باریک پیس کر قند سیاہ بقدر حاجت ملا کر
گھوڑے کو کھلائین علاج اُس گھوڑے کا جسکے پیشاب مین خون آتا ہو گھوڑی کو اگر بجاے پیشاب
کے خون آتا ہے تو نہایت بہتر ہے گویا سب مرض اسکے دور ہو گئے پانچ روز تک منتظر رہین اور دوا نہ کرین بعد
پانچ روز کے ضرور دوا کرنا چاہیے شکر سفید دو پیسا بھر آٹا جَو کا چار پیسا بھر دونون کو پانی مین حلکر کے
روز پلائین اور جب تک خون موقوف نہ ہو دوا بھی موقوف نہ کرین لیکن قوام کا دیکھنا چاہیے اگر قوام
رقیق ہے تو یہی دوا دینی چاہیے جو اس سے پہلے بیان ہو چکی اور جو قوام خون کا غلیظ ہے یعنے گاڑھا ہے
تو یہ دوا دین مرچ پانچ تولہ مصری ڈھائی تولہ آٹا چنے کا یا جَو کا بقدر حاجت ڈال کر اور پانی مین ملا کر

ملاکر گھوڑی کو کھلائین علاج آنکھ کے زخم کا اگر گھوڑے کی آنکھ پر کوئی ضرب پہونچے اور پھول نہ پڑا ہو
نمک کو باسی پانی مین پیسکر ہر روز گھوڑی کی آنکھ مین لگائین اور جو گل پڑ گیا ہے تو تھوڑا سیندور چند روز
مانند سرمہ کے لگائین نشان پھول کا موقوف ہو جائیگا اور یا اینٹ کو باریک پیسکر کبوتر کے پر سے آنکھ پر
لگائین یا ایک حصہ گیرو اور تین حصہ شورہ قلمی باہم پیسکر نلکی مین رکھین اور آنکھ مین پھونک دین مرض
بوغمہ کا علاج گھوڑے کو جب نہایت عرق آتا ہے تو زندگی اُسکی دشوار ہو جاتی ہے اس مرض کو بوغمہ
کہتے ہین علاج اسکا یہ ہی کہ جسقدر ممکن ہو خاکستر دیگدان یعنے چولھے کی راکھ بہم پہونچا کر گھوڑے کے
جسم پر ملین یہان تک کہ وہ عرق خشک ہو جائے اگر پسینا خشک نہ ہوگا تو بیشک گھوڑا مر جائے گا اور
جو خاک ملنے سے بھی آرام نہ ہو تو دونون کان کے درمیان دو داغ اور دُم کے قریب ایک داغ دینا
چاہیے عجب نہین کہ اس سے آرام ہو جائے اور اس مرض کے گھوڑے کو چالیس روز تک ہرگز دانہ
نہ دین بلکہ پانی اور گھاس بھی کم دینا چاہیے علاج پٹھ کا اگر گھوڑے کے پٹھ مین کچھ خلل آجائے تو اُسکا
یہ علاج ہی سانپ کی بانبی کی مٹی اور تھوڑی مینگنیان بھیڑ کی لیکر لڑکون کا پیشاب اُسمین ڈالکر آگ پر
پکائین جب خوب پلجائے تو جس جگہ پٹھ مین خلل آگیا ہے تو اُسکو ضماد کرین اور ایک کپڑا مضبوط لے کر
اُسپر لپیٹ دین چند روز متواتر یہی عمل کرین بہت مفید ہوگا علاج دیگر روغن کنجد افیون گیرو ہر ایک
تھوڑا تھوڑا لیکر باہم ملاکر ضماد کرین اور کپڑا اُسپر لپیٹ کر روئی سے سینکین۔ علاج خارش کا
اگر کسی گھوڑے کے جسم مین کھجلی پیدا ہو جائے تو اُسکو چند روز حقہ کے پانی مین نھلائین یا باروت کو خوب
پیسکر دہی مین ملائین اور خوب لت کر کے جس جس مقام پر خارش ہو وہان لگائین اور ایک ساعت
تک گھوڑی کو دھوپ مین کھڑا رکھین اور یا مینسل کو باریک پیسکر روغن کنجد مین ملائین اور گھوڑے
کو دھوپ مین باندھکر خارش کے مقام پر لگائین اور یا صابون آٹھ پیسا بھر نمک سانبھر چار پیسا بھر
دونون باہم دکر ملائین اور ایک کپڑے مین پوٹلی باندھکر کھجلی کے مقام پر ملین بعد اسکے اُس مقام
کو باسی پانی لے دھو ڈالین چند روز یہی عمل کرین خارش موقوف ہو جائیگی علاج اگن باد کا اور
وہ ایک مرض ہے کہ جلد اکھڑ کر بال گر جاتے ہین علاج اسکا یہ ہی کہ نیب کی پتی آدھ سیر چاول آدھ سیر
دہی آدھ سیر نیب کی پتی پیس کر اور چاول نرم پکا کر تینون دواؤن کو باہم کر ملائین جب سرد
ہو جائین تو پانی پلانے کے وقت گھوڑے کو کھلائین بعد اُس کے ٹھنڈا پانی پلائین اور چالیس

روز تک اس دوا کا استعمال رکھین علاج رس کا یعنے نکلنا گندے پانی کا سمون سے اگر گھوڑی
کے سمون سے گندہ پانی جاری ہو تو فوراً اسکے بند کرنے مین کوشش نہ کرین بلکہ دس بیس
روز ویسے ہی چھوڑ دین اور ہر روز تھوڑا نمک کھاری پیس کر اسپر لگائین کہ تمام فاسد پانی نکلجائے
اور جب بند کرنا چاہین تو قلعی خام یعنے چونہ اور ہلدی ہموزن لیکر خوب باریک پیسین اور جس مقام سے
پانی نکلتا ہے ہر روز کئی بار اسپر چھڑک دین انشاء اللہ چند روز مین آرام ہوجائیگا علاج کنار کا گھوڑا
اگر کنار کے مرض مین مبتلا ہو جائے علاج اسکا یہ ہے کہ کائفل کو خوب باریک پیس کر نلکی مین رکھکر گھوڑی
کی ناک مین پھونک دین سب آلایش بلغم کی دماغ سے نکلجائیگی اور مرض دفع ہوجائیگا علاج لنگ کا
یعنے گھوڑے کے پائو نمین میخ یا کانٹا یا سنگریزہ یا ہڈی وغیرہ جو جبھ جاتے ہین تو اس کی وجہ سے
لنگ ہوجاتا ہے چاہیے کہ ایک خشت کلان یعنے اینٹ لے کر ایک لمحہ اسکو خاکستر گرم مین دبائین
جب کہ وہ اینٹ فی الجملہ گرم ہوجائے راکھ مین سے نکال کئی تھین کپڑے کی بنا کر اس گرم اینٹ پر
رکھین اور اس تہ کیے ہوئے کپڑے پر سم گھوڑے کا رکھدین اور تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی اس اینٹ
پر ڈالین کہ اس مین سے بخار نکلے اور سم مین اثر کرے اگر مکرر یہی عمل کرینگے تو لنگ بالکلیہ دفع
ہوجائیگا گھوڑے کی پشت کے ورم کا علاج خوگیر کے خراب ہونے سے اکثر پشت پر
ورم آجاتا ہے پس چاہیے کہ اول خوگیر کو ایسا درست کرین کہ اس سے کوئی آسیب پشت پر نہ پہونچے اور ورم
کے دور ہونے کا یہ علاج ہے تھوڑی مٹی کوزہ گرون کے آوہ کی لے کر پانی مین ملائین اور ورم کے مقام
پر ضماد کرین یا اسبغول کو پانی مین ملکر ضماد کرین یا روغن سرشف اس مقام پر ملین اور یا باسی پانی سے
مکرر اس جگہ کو دھوین ورم دفع ہوجائیگا پشت کے زخم کا علاج آہک یعنی کٹی چونہ کی آدھ پاؤ
روغن تلخ پاؤ سیر ٹھنڈا پانی پاؤ سیر تینون چیزون کو طشت مین ڈالکر باہم گرلت کرین جب کہ مثل مرہم کے
ہوجائے اٹھالین اور ہر روز کئی مرتبہ اس دوا کو مرغی کے پر سے زخم پر لگائین تھوڑے دنون مین زخم
خشک ہوجائیگا اور مکھیان بھی زخم پر ہرگز نہ بیٹھینگی گھوڑے کے زخم کے دھونے کا علاج سیب
کی تپی پانی مین جوش دیکر اس پانی سے زخم کو دھوئین اور خشک کپڑے سے اس دھلے ہوئے زخم کو
سکھائین بعد اسکے جو دوا کہ منظور خاطر ہو زخم پر لگائین اور جو زخم مین کیڑے پیدا ہوجائین تو خشک تمباکو
باریک پیسکر زخم پر ڈالین اور اس کے اوپر مٹی کا ضماد کرین سب کیڑے مرجائینگے زخم خشک کرینگا

علاج گدھے کی لید خشک کرکے خوب باریک پیسکر زخم پر چھڑکین یا پرانی جوتی کا چمڑا جلاکر خاکستر اسکی زخم پر لگائین بہت جلد خشک ہوجائیگا اور جسوقت زخم خشک ہوجائے تیل کو لعاب دہن مین یعنے تھوک مین پیسکر اس مقام پر طلا کرین سات روز مین اس جگہ بال جم آئینگے موترہ کا علاج امربیل چار پیسا بھر لیکر خوب باریک پیسین اور چار پیسا بھر قند سیاہ اس مین ملاکر چند روز متواتر گھوڑے کو کھلائین گھوڑے کی کمر کی چوٹ کا علاج گھوڑے کی کمر مین اگر ضرب پہونچے تو چاہیے کہ گھوڑی کی دم کو چاولون کی گرم پیچ مین تھوڑی دیر تک چھوڑ دین اسوقت آگے کی رسیان خوب مضبوط باندھدین اور پانوون کی رسیان کھولدین جسوقت آش گرم مین دم کو نکالینگے گھوڑا اپنی دم کو بزور ہلائیگا اور بدفعات انگڑائیان لیوے گا اس تدبیر سے جو ضرب کہ گھوڑے کے کمر مین پہونچی ہے نکلجائیگی اور کمر مین کچھ خلل نہ رہیگا گھوڑے کی کھانسی کا علاج ایک گرہ ادرک کی بوزن دو پیسا بھر کے لیکر اسمین سوراخ کرین اور چھ ماشہ ہینگ خالص اس مین بھر کر اس سوراخ کو بند کردین اور ایک کپڑا پانی مین تر کرکے اس گرہ پر لپیٹ کر ایک ساعت خاکستر گرم مین دبائین جب کہ وہ گرہ نرم ہوجاے تو اسکو باہر نکال کر خوب باریک پیسین اور دانہ کے بعد گھوڑی کو کھلائین اس دوا کے استعمال سے چند روز مین کھانسی بالکل دور ہوجائیگی گھوڑے کی بھوک کا علاج بنگ رائی نمک کچری یہ چارون برابر لیکر کوٹ کر چھان کر نگاہ رکھین بعد دانہ کھلانے کے اسمین سے چار پیسا بھر لیکر چنے کے آٹے مین ملاکر کھلائین اور ایک پہر تک قائزہ کردین چند روز اس دوا کے استعمال سے سے بھوک گھوڑے کی خوب صاف ہوجائیگی تنگ کے زخم کا علاج اگر گھوڑے کے تنگ کھینچنے کی جگہ زخم پیدا ہوجائے تو ایک کاغذ پانی مین تر کرکے زخم پر رکھین اور اسپر تنگ کھینچدین ہر روز کئی مرتبہ یہی عمل کرین بہت جلد آرام ہوگا علاج اس گھوڑے کا جو پانی کم پیتا ہو چاہیے کہ اجوائن اور نمک ہر ایک دو پیسا بھر لیکر دونون کو خوب باریک پیسکر چنے کے آٹے مین ملاکر دانہ سے اول گھوڑی کو کھلادین یقین ہے کہ گھوڑا خوب پانی پیے گا برساتی کا علاج سنگھاڑا لیمو کے عرق مین خوب باریک پیسکر ہر روز کئی دفعہ طلا کرین بہت فائدہ ہوگا پنی کا علاج گیرو پانچ تولہ مرچ سیاہ پانچ تولہ دونون کو باریک پیس کر چنے کے آٹے مین ملاکر کھلائین بہت مفید ہے گھوڑے کے اختہ کرنے کا علاج برسات کے موسم مین جو گینجائیان پیدا ہوجاتی ہین انمین سے ایک گینجائی سرخ اور بڑی لیکر آگ پر جلائین

اور دھوان اُسکا گھوڑی کے دماغ مین پہونچا مین اختہ ہو جائیگا لیکن چاہیے کہ خود اُس دھوین سے بچے
رہین ورنہ اپنا بھی یہی حال ہوگا اگر یہ عمل عورت کے ہاتھ سے ہو تو نہایت بہتر ہے اور جسوقت گھوڑے کا
پیدا ہوتا ہے اگر اسی عرصہ مین چند روز اُسکے فوطون کو تیل سے ملین تو وہ گھوڑا جوانی مین ہرگز تندی نہ کر
کُرکُری کا علاج گھوڑی کو جب کُری کُری کا مرض ہوتا ہی تو علامت اُسکی یہ ہی کہ گھوڑا بہت بیقرار ہوتا
کبھی اُٹھتا ہے اور کبھی بیٹھتا ہی یہ مرض نہایت سخت ہی اسکے علاج کرنے مین ہرگز غفلت نہ چاہیے اور یہ مرض
سات سبب سے پیدا ہوتا ہے اول بیشاب کے بند ہو جانی سے علاج اسکا یہ ہے کہ سُرخ مرچ ذکر کے سوراخ
مین رکھین مگر چاہیے کہ مضبوط دورے سے یا گھوڑی کی دُم کے بال سے مرچ کو باندھکر رکھین اسلیے کہ گھوڑا
جسوقت پیشاب کریگا فوراً وہ مرچ کھینچ لیجائیگی اور جو گھوڑی ہی تو بطریق مذکور ایک تباشہ اُسکی فرج مین
رکھنا چاہیے کہ جلد پیشاب کردے اور کُرکُری دفع ہو جائے دوسرے یہ کہ پاخانہ کے بند ہونے سے کُرکُری
پیدا ہو جائے چاہیے کہ سونٹھ دو پیسا بھر اور قند سیاہ یعنے گڑ چار پیسا بھر اور ہینگ پانچ ماشہ ان دواؤن
کو باہم دگر ملاکر گھوڑی کو کھلائین اور جبتک پاخانہ اُسکو نہ آئے قائزہ کھینچدین یقین ہے کہ کُرکُری دفع ہو جائے
تیسرے بادسول کے سبب سے پیدا ہو جانے شناخت اسکی یہ ہی کہ گھوڑا بار بار بیقرار ہو کر لوٹے گا اور
علاج اسکا یہ ہی کہ لہسن دو پیسا بھر مرچ دو پیسا بھر دونون باریک پیس کر گھوڑے کو کھلائین چوتھے
یہ کہ گوز بند ہو جائے اور اُسنے سبب سے کُرکُری لاحق ہو علاج اسکا یہ ہی کہ تھوڑا سا گڑ کھلائین اور پانچ
ماشہ سوہاگہ بھنا ہوا بھنا ہوا تھوڑی پانی مین ملاکر نال سے گھوڑی کے حلق مین ڈال دین اُسیوقت بائی شکم مین
نکلجائیگی پانچوین آنت کے درد کے سبب سے کُرکُری پیدا ہوتی ہی علامت اسکی یہ ہے کہ گھوڑا زمین پر لوٹتا
ہے اور دُم کو زمین پر مارتا ہے اگر گھوڑے کی ایسی حالت ہو تو سیر بھر دودھ اور آدھ سیر گھی دونون
شیر گرم باہم ملاکر نال کے ذریعہ سے گھوڑی کو بلاوین فوراً درد موقوف ہو جائیگا چھٹے یہ کہ آنت فوطہ مین
اتر آتی ہے اُسکے سبب سے کُرکُری ہو جاتی ہے اسکے علاج مین دستکاری چاہیے کہ اول آنت کو
وہانسے ہٹائین بعد اُسکے گھوڑی کو اختہ کرین ساتوین یہ کہ آنت مین سُدہ پڑ جانے سے کُرکُری ہو جاتی
ہے علاج اسکا یہ ہے کہ بکری کے کلہ پائے چار عدد لیکر صاف کرکے پکائین اور شوربا اُسکا قریب دس سیر کے
بال مین ڈالکر گھوڑی کو پلائین یقین ہے کہ سُدہ کھل کر درد دفع ہو جائیگا **اصل تیرھوین گھوڑے**
کے مرض کی شناخت کے بیان مین جاننا چاہیے کہ گھوڑے کا مرض چار طرح پر معلوم ہوتا ہے اول

بتانہ یعنے آنکھ کے گوشہ سے معلوم ہوتا ہے دوسرے گھوڑے کی لید سے تیسرے پیشاب سے چوتھے
گھوڑے کی وضع اور طور سے دریافت ہو جاتا ہے اگر رنگ بتانہ کا گلابی ہو تو جاننا چاہیے کہ گھوڑا صحیح و سالم
ہے کچھ خلل اور مرض نہین رکھتا اور جو بتانہ کا رنگ سفید ہے یا سپیدی مائل ہے اس بات پر کہ گھوڑی کے
مزاج مین سردی غالب ہے دانہ کے بعد دو پیسا بھر ادرک باریک پیسکر کھلائین اور قائزہ کھینچدین تین
چار روز متواتر اسکا استعمال رکھین سردی دور ہوکر مزاج گھوڑے کا معتدل ہو جائیگا اور یا ایک عدد
خرما یعنے چھوہارا خشک یا مغز بادام ایک عدد دانہ کے بعد کھلائین لیکن چھوہارا یا بادام ایک دانہ سے زیادہ
ہرگز نہ دین کہ نقصان کرتا ہے اور اسکی گرمی سے گھوڑی کو ضرر پہونچتا ہے اور بتانہ مین اگر زردی کے آثار
پائے جائین تو غلبہ ہوا کا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ دو پیسا بھر سیاہ مرچ باریک پیسکر موٹھ کے آٹے مین ملاکر
پانی پلانے سے پہلے گھوڑی کو کھلادین لیکن تین روز سے زیادہ نہ دینا چاہیے کہ نقصان پہونچاتا ہے اور
یا چار پیسا بھر سوئے کے بیج دانہ مین ملاکر سات روز تک دین لیکن گھوڑی کو سوئے کے بیج ہرگز نہ دین
گھوڑی اس سے بانجھ ہو جاتی ہے اور جو بتانہ بہت سرخ ہے تو غلبہ گرمی کا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ ہڑ بھیڑا
آملہ یہ تینون دوائین ہموزن لیکر چوکوب کرکے رکھین شب کو پانچ تولہ اس دوا مین سے مٹی کے برتن مین
لیکر پانی مین تر کرکے تمام رات شبنم مین رکھین صبح کو دانہ دینے سے پہلے اسکو خوب باریک پیسکر گھوڑی
کو کھلائین بعد اسکے دانہ دین اور جو سرخی بتانہ کی سیاہی مائل ہے تو اس بات پر دلیل ہے کہ گھوڑی
کے مزاج مین گرمی حد سے زیادہ ہے علاج اسکا یہ ہے کہ ہڑ اور بھیڑا اور آملہ اور کتیرا اور زیرہ سفید
ان پانچون دواؤن کو رات کے وقت مٹی کے نئے برتن مین پانی سے تر کرکے اسمین رکھدین صبح کو
باریک پیسکر دانہ سے پہلے کھلائین اور بعد ایک ساعت کے دانہ دین جبتک مرض بالکلیہ دفع نہ ہو جائے
دوائے مذکور روزمرہ دیتے رہین اور بتانہ گھوڑی کا اگر بہت سرخ ہے اور اس سرخی مین سیاہ
سیاہ تل پیدا ہو گئے ہین تو اس گھوڑے کی زندگی سے ناامید ہونا چاہیے اگرچہ وہ سیاہ چتیان چھوٹی
ہون مگر جانور ہرگز جان بر نہ ہوگا ایسے تلون کا ہونا جگر کے خلل پر دلیل ہے شناخت کرنا مرض
کا گھوڑے کی لید سے اگر لید گھوڑے کی نرم ہے اور بوے بد اسمین آتی ہو تو جاننا چاہیے
کہ گھوڑی کو دانہ ہضم نہین ہوتا اسکا علاج یہ ہے کہ چند روز دانہ مطلق نہ دین اور دو پیسا بھر
بھنگ پانی مین پیسکر کھلائین پانچ چھ روز مین بدہضمی دور ہو جائی گی اور جو لید مین دہنیت یعنی

چکنائی معلوم ہو تو آٹھوان حصہ بھنگ کا رائی بھی اُسمین شامل کردین پہچاننا گھوڑے کے مرض کا
پیشاب سے پیشاب گھوڑے کا اگر سفید رنگ ہے تو نہایت برودت پر دلیل ہے اور جو زرد رنگ اور
غلیظ یعنے گاڑھا ہو تو ہوا کے غلبہ پر دلیل ہے اور سُرخ ہونا گرمی کی شدت پر دلیل ہے پس وہ چیزین
کہ برودت اور غلبہ ہوا اور شدت حرارت کے دور ہونے کے واسطے اِس سے پہلے ذکر
اُن کا ہو چکا ہے اُنھین قاعدون کے موافق دینی چاہیین **اصل چودھوین گھوڑے کی**
علیون کے بیان مین بھونری وغیرہ پیچون کی شناخت سے اگر پیشانی پر ایک بھونری
ہو تو بد نہین ہے بلکہ معمولات مین سے ہے اور جو اُسکے مقابل مین ایک اور ہو تو نہایت منحوس اور اسکو
ہندوستانیون کی اصطلاح مین سینگن کہتے ہین اور جو دو سے زیادہ ہون تو اسکو اہل ایران خوشہ
کہتے ہن اور اہل پنجاب ہ وکر کہتے ہین اور پیشانی پر اگر ہے اُسکو نہایت منحوس جانتے ہین اور بھونری
پیشانی پر جو آنکھ کے دونون گوشون سے ذرا چوری ہوتی ہے اُسکو آنسو ڈھال کہتے ہین اور
وہ بہت منحوس ہے اور گھوڑے کے گلے کے نیچے جو بھونری ہوتی ہے اہل ہند اسکو کٹھہ کہتے ہین
اور اہل ایران ہمیان زر کہتے ہین اور بالاتفاق اُسکو نیک جانتے ہین اور گھوڑے کی گردن کے
نیچے جو بھونری ہوتی ہے اہل ہند اِسکو دیومن کہتے ہین اور بہت مبارک جانتے ہین کہ سعادت اِسکی
سو نحوستون کو دفع کرتی ہے اگر گھوڑے کے سینہ مین بھونری ہو تو ہندی اُسکو ہڑاول کہتے ہین اور بہت
منحوس جانتے ہین اور اگر بھونری گھوڑی کی بغل مین ہے تو اہل ایران اُسکو گندہ بغل کہتے ہین اور بہت
منحوس جانتے ہین اور اہل ہند اُسکو نہ بد جانتے ہین نہ نیک جانتے ہین اور شکم یعنے پیٹ کے نیچے
بھونری ہو تو اہل دکھن خصوصاً مرہٹہ کی قوم اُسکو بخس جانتے ہین لیکن اورون کی تحقیق سے اُسکی نحوست
اور سعادت کا اعتبار نہین ہے اور جو بھونری کہ تنگ کھینچنے کے مقام سے باہر ہے اُسکو گنگا پاٹ کہتے ہین
اور نیک جانتے ہین گھوڑی کے ایک ہاتھ پر بھونری ہو یا دونون ہاتھ پر ہو اگر منھ اُسکا نیچے کو ہے تو اُس کو
کھونٹی گاڑ کہتے ہین اور وہ نیک ہے اور جو منھ اُسکا اوپر کو ہے اُسکو اُکھاڑ کہتے ہین اور منحوس جانتے ہین اور گھوڑی
کے بازو کے نیچے جو بھونری ہوتی ہے اُسکو دہل بل کہتے ہین اور اِسکے ہونے سے بازو کو قوی ہونے پر
قیاس کرتے ہین اور کان کی جڑ مین یا سر کے پیچھے جو بھونری ہوتی ہے اُسکو ارہل کہتے ہین اور نیک جانتے ہین اور
جو ایک ہو تو کھس جانتے ہین اور گردن پر جو بھونری ہوتی ہے اُسکو سانین کہتے ہین اگر گردن کی دونون طرف

تو نیک ہے اور جو ایک ہی طرف ہے، تو نہایت بد ہے اور جو بھونری کہ گھوڑے کی پشت پر ہو اور زین کے نیچے
دبجائے اسکو چتر بھنگ کہتے ہین اور وہ منحوس ہر خصوصاً قوم راجپوت بہت بد اور نحس جانتے ہین اور گھوڑے
کی ساغری پر جو بھونری ہوتی ہے اسکو ڈنک اجاڑہ کہتے ہین اور سب اہل ہند اسکو نحس سمجھتے ہین اور
شرع مین دو عیب گھوڑے کے حساب مین کیے جاتے ہین ایک ارجل ہے یعنی پاؤن اسکا سپید ہو دونہا
پاؤن ہو یا بایان ہو ایسا گھوڑا کم بخت اور بدنصیب اور نحس ہوتا ہے دوسرے یہ کہ بدرکاب ہو سو ان دو عیبون
کے شرع شریف مین اور عیب شمار نہین کیے جاتے اور منجملہ سب عیبون کے بڑا اور موتھڑا ہی بڑا اس کو کہتے
ہین کہ پاؤن کے بند یعنے جوڑ کے پاس ایک ہڈی اور پیدا ہو جائے اگر وہ ہڈی نوکدار ہے تو انجام کار
گھوڑا لنگڑا ہو جائیگا اور جو نوکدار نہین ہے تو خیر چلنے سے معذور نہ رہیگا موتھڑا وہ ہے کہ گھوڑے کے
پاؤن مین مقابل زانوے رگین پھول جاتی ہین اگر کم ہے تو چندان عیب نہین ہے اور جو رگین بہت
پھول گئین ہین تو عیب مین داخل ہے **اصل پندرھوین گھوڑے کی صورت کے عیبون کی شناخت**
مین اگر دانت گھوڑے کے حد سے زیادہ بڑے ہین اسکو شتر دندان کہتے ہین اور پیشانی گھوڑے کی اگر
بہت بلند ہے تو اہل ایران اسکو فتح پیشانی کہتے ہین دلیل ہے اس بات پر کہ سواری کے وقت شرارت کریگا
اور جس گھوڑے کے گوش بہت کشادہ اور ڈھیلے ہوتے ہین اہل ایران ایسے گھوڑے کو قوی جانتے ہین
اور جو گھوڑا کہ سواری مین اپنی گردن کو خم یعنے ٹیڑھا نہ کرے اسکو تختہ گردن کہتے ہین اہل ہند اس کو
معیوب جانتے ہین لیکن اہل ایران کے نزدیک عیب نہین ہے اور جسکی گردن بہت بلند ہو ایسے گھوڑے
کو گاؤ شانہ کہتے ہین اور جسکی پشت مین بہت خم ہو اس گھوڑے کو اہل ایران زین پشت اور ہندوستانی
کچھی کہتے ہین اور جس گھوڑے کا شکم پشت سے ملا ہوا ہو اسکو آہو شکم کہتے ہین ایسا گھوڑا بہت کم خوراک
ہوتا ہے اور ہرگز تیار نہین اور جس گھوڑے کے سمون مین خم ہوتا ہے اسکو خرسمہ کہتے ہین اور جس
گھوڑے کے دونون پاؤن مین تھوڑا خم ہوتا ہے اسکو مرغ پا کہتے ہین اور جس گھوڑے کے سُرین
مین تین گوشہ ہوتے ہین اسکو تبرگون کہتے ہین ایسا جانور ہرگز تیار نہین ہوتا اور جس گھوڑے کے دونون
پاؤن راستہ چلنے مین باہم گر لڑ جائین اسکو کوبج کہتے ہین ایسا گھوڑا بہت تیز رفتار ہوتا ہے اور جو گھوڑا
کہ چلنے مین دونون پاؤن کھلے رکھتا ہے ایسے گھوڑے کو اہل ایران کشادہ رو کہتے ہین اور بہت جانتے
ہین اور جس گھوڑے کی پیشانی مین اسقدر سپیدی ہو کہ انگوٹھے کے نیچے چھپ جاوے اسکو ستارہ پیشانی کہتے ہین

اور نحس جانتے ہین اگرچہ جواب اُس کا گھوڑے کے پانوں مین ہو لیکن جب بھی بہتر نہین سمجھتے اور وہ سپیدی اگر ستارہ سے بڑی ہو یعنے انگوٹھے سے پوشیدہ نہ ہوسکے اُس کو ٹپل کہتے ہین اور نیک جانتے ہین اور ٹپل مین اگر چند بال گھوڑے کے جسم کے ہمرنگ ہون تو اُسکو عقرب کہتے ہین اور بہت نحس اور بد جانتے ہین اور جس گھوڑے کی پیشانی پر آنکھون تک ایک قشقہ چوڑا ہو تو ایسے گھوڑے کو ماہرو کہتے ہین گو ظاہر مین اچھا نہین معلوم ہوتا لیکن نیک جانتے ہین اور جس گھوڑی کی ایک آنکھ سپید ہو اُسکو طاقی کہتے ہین اور دیکھنے والے کا یہ قول ہی کہ طاقی نہ چھوڑی باقی یعنے مالک ایسے گھوڑے کا ہمیشہ محتاج اور مفلس رہتا ہے اور جس گھوڑے کا دہنا ہاتھ سپید ہو اُسکو گلدست کہتے ہین اور نہایت نیک جانتے ہین اور جسکا پایان ہاتھ یعنے دست چپ سپید ہو اُسکو چپ دست کہتے ہین اور اُس سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بہت بد ہے اور جو گھوڑا کہ چلتے وقت تھوڑا تھوڑا لنگ کرتا ہو ایسے گھوڑی کو کمنہ لنگ کہتے ہین اور جو گھوڑا کہ بلندی پر بہت دشواری سے چڑھ سکے اُسکو کمری کہتے ہین اور یہ بڑا عیب ہے اور جو گھوڑا کہ گرہین اُسکی لیدکی چھوٹی چھوٹی ہون تو نہایت کم خوراک ہوگا ایسا گھوڑا اُستادون کے نزدیک عیب دار ہے کہ ہرگز قوی اور تندرست نہ ہوگا اور جو گھوڑا کہ دندان گیر ہے یعنے ہر ایک چیز دانتون مین پکڑکر کاٹتا ہی وہ نہایت معیوب ہے اِس مرض کے دور کرنے کے لیے بڑے بڑے کامل اُستادون نے کوئی تدبیر کسی کتاب مین نہین لکھی لیکن راقم نے ایک فقیر کشمیری سے کہ گھوڑون کی شناخت مین مہارت کامل رکھتا تھا اسطرح یاد کیا ہے کہ ایک ٹکڑا گوشت کا پانی مین جوش دیکر خوب گرم گرم دست پناہ یا زنبور مین پکڑکر گھوڑے کے منھ کے سامنے جائین جس وقت وہ گھوڑا کاٹنے کے واسطے دوڑے وہ گرم پارچہ گوشت کا اُسکے منھ کے سامنے کردین جب کہ اُسکو مُنھ مین پکڑیگا بسبب گرمی کے منھ اُسکا جل جائیگا اسیطرح چند مرتبہ یہی عمل کرین یقین ہے کہ گھوڑا کاٹنے کی عادت فوراً ترک کردیگا اور شب کور گھوڑا بھی بہت عیب دار ہوتا ہے اور شب کوری کی شناخت یہ ہے کہ ایک چادر سپید یا سیاہ کمل رات کے وقت زمین پر بچھائین اور گھوڑے کو اُسپر ٹہلائین اگر وہ اُسپر چلا جائے تو جاننا چاہیے کہ شب کور ہے اور جو خوف اور وہم کرے اور اُسپر نہ جائے تو وہ شب کور نہین ہے واضح ہو کہ یہ فن بہت شریف ہے جو مرد شریف کہ اِس فن مین مشق اور مہارت رکھتا ہے اُسکو مُبصّر کہتے ہین اور ہر گون کے نزدیک مُبصّر کا بہت اعزاز و احترام ہوتا ہے خصوصاً سوارون کے بیڑے یا جہان گھوڑے کثرت سے ہوتے ہین مُبصّرون کی

یہان بہت قدر و منزلت ہوتی ہے ہمنے صرف مبتدیون کی آگاہی کے واسطے مجملاً لکھدیا ہے کہ اس فن سے بھی ناواقف محض نہ رہین جسکو اس فن مین کمال حاصل کرنے کا شوق ہو وہ شخص اس فن کی بڑی بڑی کتابین دیکھے اور اس فن کے اُستادون کی تلاش رکھے اور ہمنے جو کچھ ان چند اوراق مین لکھا ہے حاجت اُستاد کی نہین ہے فقط **فصل تیسری فن ملاعبت کے بیان مین اور یہ فصل چند اصل پر شامل ہے** جاننا چاہیے کہ سب بازیان شرع مین حرام ہین اور اہل تقویٰ اور صالح اس سے پرہیز کرنا واجب جانتے ہین واقعی عمر شریف اور اوقات عزیز دولت بے مثل اور نعمت بے بدل ہے عقلمندون کو زیبا نہین کہ اس نقد بے بہا کو لہو و لعب مین صرف کرین لیکن بادشاہان ذوی الاکرام اور حکام عالی مقام کو اُمور سلطنت اور احکام ریاست کے جاری ہونے مین جو اکثر رنج و ملال دامنگیر حال ہوتا ہے اس لیے تفنن طبع کے واسطے حکمانے اس امر کو جائز رکھا ہے کہ اگر فرصت زیادہ تر ہو صید و شکار مین مصروف رہین اور جو فرصت کم ہو ایک لحظہ لہو و لعب سے دل کو بہلائین اور سب بازیون مین شطرنج کو حکمانے پسند کیا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین شطرنج کھیلنے کی فی الجملہ اجازت ہے اور حنفی وغیرہ سب مذہبون مین حرام مطلق ہے شطرنج کے باب مین اور اُسکے فائدون کا حال کسی شخص نے ایک حکیم سے دریافت کیا اُس نے جواب دیا کہ شطرنج کھیلنے سے ذہن صاف ہوتا ہی اور فکر کو قوت ہوتی ہی اور عقل زیادہ ہوتی ہے القصہ اگر موافق مذہب امام شافعی رح کے کسی وقت شطرنج بازی پر التفات کرین تو کچھ مضائقہ نہین ہے لیکن اسقدر غفلت نہ چاہیے کہ سب کام ابتر اور خراب ہو جائین

اصل پہلی شطرنج کے ایجاد ہونے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ سابن ذاہرہ ایک شخص ہندوستان کے حکیمون مین سے تھا اُس نے شطرنج ایجاد کی ہے بعد اُسکے لجلاج نام اُس کے بیٹے نے اِس کو ظاہر کیا اور سبب ظاہر کرنے کا یہ ہے کہ ایک بادشاہ ہندوستان کا بڑا صاحب عزم تھا اکثر لشکر کشی اور لڑائی مین مصروف رہتا تھا حسن اتفاق ایک مرتبہ وہ بادشاہ ایسا بیمار ہوا کہ گھوڑے پر بیٹھنے سے ناچار ہوا ایک روز حکیمون اور عقلمندون کو اپنے حضور مین بلایا اور فرمایا کہ ایسی فکر و تدبیر کرنا چاہیے کہ مین پشت زین پر نہ سوار ہون اور معرکۂ جنگ مین دشمنون کے مقابلہ پر بھی نہ جاؤن اور یہین شغل جنگ مین مصروف رہون اور دشمن کے بھگانے مین کوشش کرون لجلاج نے زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا کہ غلام اِس خدمت کو انجام دے سکتا ہے یہ کہکر اُٹھا اور اپنے گھر جاکر شطرنج لایا اور سب کیفیت

اُسکی بادشاہ سے عرض کی بادشاہ کو وہ وضع نہایت پسند آئی اُسکو انواع طرح کی نعمتون سے سرفراز کیا
اور قاعدہ شطرنج کھیلنے کا اُس سے سیکھا اکثر اسی شغل مین معروف رہتا تھا قضا رکار کسی مرض مین مبتلا
ہوکر انتقال کیا یعنے فرزین اجل کی چال سے مات تھا یا بعد اُسکے کوئی شخص اُس کا وارث تاج و تخت
نہ رہا مگر ایک عورت اُس کی حاملہ تھی وزیرون کی صلاح سے وہ عورت سلطنت کے کامون مین مصروف
ہوئی جب کہ مدت حمل کی انجام کو پہونچی ایک لڑکا پیدا ہوا ملکہ نے اُس کا نام شاہ رکھا ہر وقت
اُسکی تعلیم مین رہتی تھی یہانتک کہ وہ لڑکا جوان ہوا اور جنگ و جدل کرکے تمام ملک موروثی اُس نے
دشمنون کے قبضہ سے نکالا جسطرف قصد کرتا تھا فتح اور نصرت استقبال اُسکا کرتی تھی ناگاہ بعد مدت کی
کسی دشمن قوی سے اتفاق جنگ کا پڑا اور زخم کاری پہونچا اُسی زخم کے سبب سے روانہ ملک عدم ہوا
ارکان دولت کی یہ مجال نہ تھی کہ یہ حال پر ملال ملکہ کے سامنے بیان کرسکین ایک روز حکیمون مین سے
ایک شخص ملکہ کے پاس گیا اور اُسکو رنجیدہ اور غمگین پاکر سبب رنج و ملال کا دریافت کیا ملکہ نے کہا
کہ ایک مدت سے شاہ دشمن سے لڑنے کو گیا ہے بہت دن گذرے اور ہنوز کچھ خبر اُسکی نہین آئی اسوجہ سے
مجکو تردد ہے کہ دیکھیے نصیب اعدا کیا کیفیت ہوئی حکیم نے کہا ای ملکۂ جہان آپ کو معلوم ہے کہ بادشاہت
اور سلطنت کے کام مین محنت سفر اور شدت مسافرت سے کچھ چارہ نہین ہے شاید کامون کی کثرت سے
اسقدر فرصت نہ پائی کہ آپ کو اپنے حال سے آگاہ کرین اُس اثنا مین شطرنج کا ذکر بھی آگیا ملکہ کو شطرنج
کھلنے کا شوق پیدا ہوا حکم دیا کہ فوراً شطرنج لاکر طریقہ اُسکے کھیلنے کا تعلیم کرے یہ سنکر اُسیوقت حکیم شطرنج
لایا اور قاعدہ کھیلنے کا اُسکو سکھایا یہانتک کہ ملکہ کو بہت مہارت پیدا ہوگئی اکثر اوقات شطرنج بازی
مین مشغول رہتی تھی چنانچہ ایک روز یہ دونون شطرنج کھیلتے تھے بازی ملکہ کی غالب تھی اور اُسکی بازی
مغلوب تھی ملکہ نے کہ شاہ کو مات ہوا یہ کلمہ جو ملکہ کی زبان سے سُنا حکیم نے جواب دیا کہ عمر و دولت آپ کی ہمیشہ
زیادہ رہے ای ملکۂ جہان ایک مدت سے یہی واقعہ درپیش ہے لیکن کسی کی مجال نہ تھی کہ یہ حال آپ سے
عرض کرسکے یہانتک کہ یہ کلمہ خود آپ کی زبان سے نکلا غرضکہ ملکہ کو حال فرزند کا معلوم ہوگیا اور شطرنج
کے وسیلہ سے وہ واقعۂ حیرت افزا اُسپر آسان ہوا اُسیوقت سے ہندوستان کے ملک مین شطرنج
کا رواج ہوا اور ایران کے ملک مین شطرنج سے کوئی شخص واقف نہ تھا جب کہ سلطنت ایران کی
نوشیروان تک پہونچی اور حکیم ندیم جو اُسکی ملازمت مین تھے اُنکی عقل و فکر کا ایک جہان مین شہرہ ہوا

تو ہندوستان کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ تھا کہ نوشیروان کا ہمعصر تھا حکمار ایران کی عقل وفکر کے امتحان کے واسطے منجملہ اور تحفون کے شطرنج بھی بھیجی نوشیروان اور ملازم اسکے جو اس حال سے مطلق آگاہ نہ تھے اس کے دریافت کرنے مین نہایت زچ ہوکر عاجز ہوے اور اسی زمانہ مین آنکھون مین نیل کی سلائیان کھینچکر حکیم بزرجمہر کو قید کیا تھا جب کچھ علاج نہ دیکھا نوشیروان نے بزرجمہر کو قید خانہ سے بلوایا اور بہت حذر کیا بزرجمہر نے کہا کہ جس وقت کسی غلام پر بادشاہ قہر وغضب کرے لازم ہے کہ اس سے ایسی چیز لیوے کہ وقت رحمت کے پھر اسکو دیسکے یہ سنکر نوشیروان بہت خجل ہوا بزرجمہر نے کہا بعنایت شاہنشاہی ہنوز میری آنکھون مین بینائی باقی ہے جو کچھ حکم ہو اسکو بسر وچشم بجالاؤن نوشیروان خوش ہوکر شکر گزار ہوا اور ہندوستان کے قاصد کو بلواکر حال شطرنج کا بزرجمہر سے بیان کیا حکیم بزرجمہر نے کہا بسم اللہ آیئے ہم اور آپ شطرنج کھیلنے ہین چنانچہ شطرنج بچھاکر اور مہرے قائم کرکے دونون شخص کھیلنے مین مصروف ہوے اول مرتبہ بازی قائم رہی اور دوسری دفعہ بزرجمہر کی بازی ہوئی پس نوشیروان نے حکیم کی عقل وفکر پر بہت تحسین اور آفرین کی بزرجمہر اپنی مکان کو گیا اور ایک تختہ نرد کا ایجاد کرکے شطرنج کے جواب مین ہندوستان کے بادشاہ کو بھیجا شطرنج مین اگرچہ ظاہر لہو ولعب ہی لیکن باطن مین سراسر عقل وحکمت ہی بادشاہان بلند مرتبت اور سلاطین عالی ہمت اور حکیمون اور عقلمندون نے اسکو پسند کیا ہی جو شخص اس فن مین کمال پیدا کرتا ہی بزرگون اور امیرون اور بادشاہون کی مصاحبت سے مشرف ہوتا ہے اور جو کوئی اس فن کو یاد کرے چاہیے کہ اسکی شرطون اور آداب سے پہلے واقف ہوجائے کہ قابل مصاحبت بزرگون کے ہوگا اور جو اسکے آداب سے بہرہ نہین رکھتا بزرگون کی صحبت مین ہرگز دخل نہ پائیگا **اصل دوسری شطرنج کھیلنے کے آداب کے بیان مین**

اوّل یہ کہ جسوقت شطرنج سامنے آئے مہرون کے اٹھانے مین جلدی نہ چاہیے اس لیے کہ نہین معلوم حریف کس رنگ کو پسند کریگا اس وجہ سے توقف بہتر ہے کہ حریف مہرون کو اٹھالے اور جو حریف نرد اٹھانے کی خود اجازت دی تو اسوقت اصرار نہ چاہیے کہ یہ بھی ادب سے دور ہے اور شطرنج بچھاکر سرخ نردین اٹھالے اسلیے کہ بزرگان والاجاہ اکثر سیاہ رنگ کو پسند کرتے ہین **دوسرے** یہ کہ کھیلنے مین بھی حریف پر سبقت نہ کرنا چاہیے بلکہ صبر چاہیے کہ اول حریف کھیلنا شروع کرے اور جو حریف کی اجازت ہو تو مبالغہ نہ کرے اور نرد اٹھاکر کھیلے **تیسرے** کھیلتے وقت ایسی پریشان باتین نہ کرے جس سے حریف کو ملال پہونچے اور اسقدر شاہ خاموش بھی نہ بنے کہ حریف کو نفرت ہوجاے **چوتھے** یہ کہ اگر حریف دیر مین

جلد کھیلنے کا اُسپر تقاضا نہ کرے لیکن چاہیے کہ خود جلد کھیلنے کہ حریف کو انتظار اُس کا نہ رہے پانچوین یہ کہ اگر خود حریف سے بہتر کھیلتا ہے اپنی تعریف نہ کرے اور اُسکو بُرا نہ سمجھے چھٹے یہ کہ اگر کوئی شخص دیکھنے والا کوئی چال حریف کو بتلائے تو اُسکے سبب سے رنجیدہ نہ ہو اور اُس چال کے بتلانے سے اُسکو منع نہ کرے بلکہ حریف کو بھی اُسکے چلنے سے منع نہ کرے اور دیکھنے والون کا آداب یہ ہے کہ کسی شخص کو چال نہ بتلائین اِس لیے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چال بتلانے سے دونون شخصون کو ملال ہوتا ہے سُنا ہے کہ زمانہ سابق مین ہندوستان کے بادشاہون کی اکثر یہ عادت تھی کہ جس شخص کو عہدہ جلیل پر مقرر کرتے تھے اول اُسکو شطرنج کی مجلس مین دخل دیتے تھے اگر وہ شخص خاموش بیٹھکر دیکھتا تھا تو اُسکے علم اور مرتبہ پر احتمال کرتے تھے اور اگر وہ شخص دونون طرف مین سے کسی کو تعلیم کرتا تھا تو اُسکی فضولی اور کم حوصلگی پر احتمال کرکے ہرگز اپنی خدمت مین اُسکو نہ رکھتے تھے ساتوین یہ کہ راست بازی کی عادت رکھے اور جو حریف سہواً یا دانستہ ٹیڑھی چال چلے تو اُس سے بتصریح یہ نہ کہے کہ آپ نے غلطی کی بلکہ یہ کہے کہ اس چال مین آپ کو سہو ہو گیا اور جو حریف منکر ہو کر اپنی غلطی پر اقرار نہ کرے تو بہت اصرار نہ کرنا چاہیے کہ انجام کار ملال کی شکل نہ پیدا ہو جائے شطرنج صرف تفنن طبع کے واسطے ہے اور جب کہ یہ مرفوت ہو گیا کچھ فائدہ نہ رہا آٹھوین یہ کہ حریف چال چلجاے اور پھر کو دوسرے چال اُسکو یاد آئے اور وہ چال پھیرنا چاہے تو اُسکو منع نہ کرین

اصل تسیری بازیون کی قسمون کے بیانمین اور قاعدہ مُہرون کے چلنے کا جاننا چاہیے

کہ بازی شطرنج کی دو طرح پر ہے ایک روم دوسرے فرنگ دونون بازیون مین مُہرون کی چال مین اختلاف ہے اور بساط شطرنج کا چوکور ہوتا ہے عرض اور طول مین آٹھ آٹھ خانہ ہوتے ہین غرض کہ سب خانہ اُسکے چونسٹھ ہوتے ہین سولہ خانون مین سُرخ مہرے اور سولہ خانون مین سیاہ مُہرے رکھے جاتے ہین اور بتیس خانہ خالی رہتے ہین اور سب مہرے بتیس ہوتے ہین سولہ سُرخ اور سولہ سیاہ چنانچہ تفصیل اُن سولہ مہرون کی یہ ہے ایک بادشاہ ایک وزیر اور دہنے بائین اُنکے پہلوون مین دو پیل ہوتے ہین اور پیل کے دہنے بائین پہلو مین دو اسپ ہوتے ہین اور دونون اسپ کے پہلوون مین دو رُخ ہوتے ہین اور اُن آٹھ مہرون کے سامنے آٹھ خانون مین پیادے ہوتے ہین ایک ایک خانہ مین ایک ایک پیادہ ہوتا ہے اسی طرح سیاہ کو بھی قیاس کرنا چاہیے اور روم کی بازی مین دونون بادشاہ سُرخ و سیاہ باہمدگر مقابل ہوتے ہین مبتدیون کو آگاہ ہونے کے واسطے ایک نقشہ ہم کھینچتے ہین

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پیادہ	پیادہ	پیادہ	پیادہ	پیادہ	پیادہ	پیادہ	پیادہ
رخ	اسپ	پیل	شاہ	فرزین	پیل	اسپ	رخ

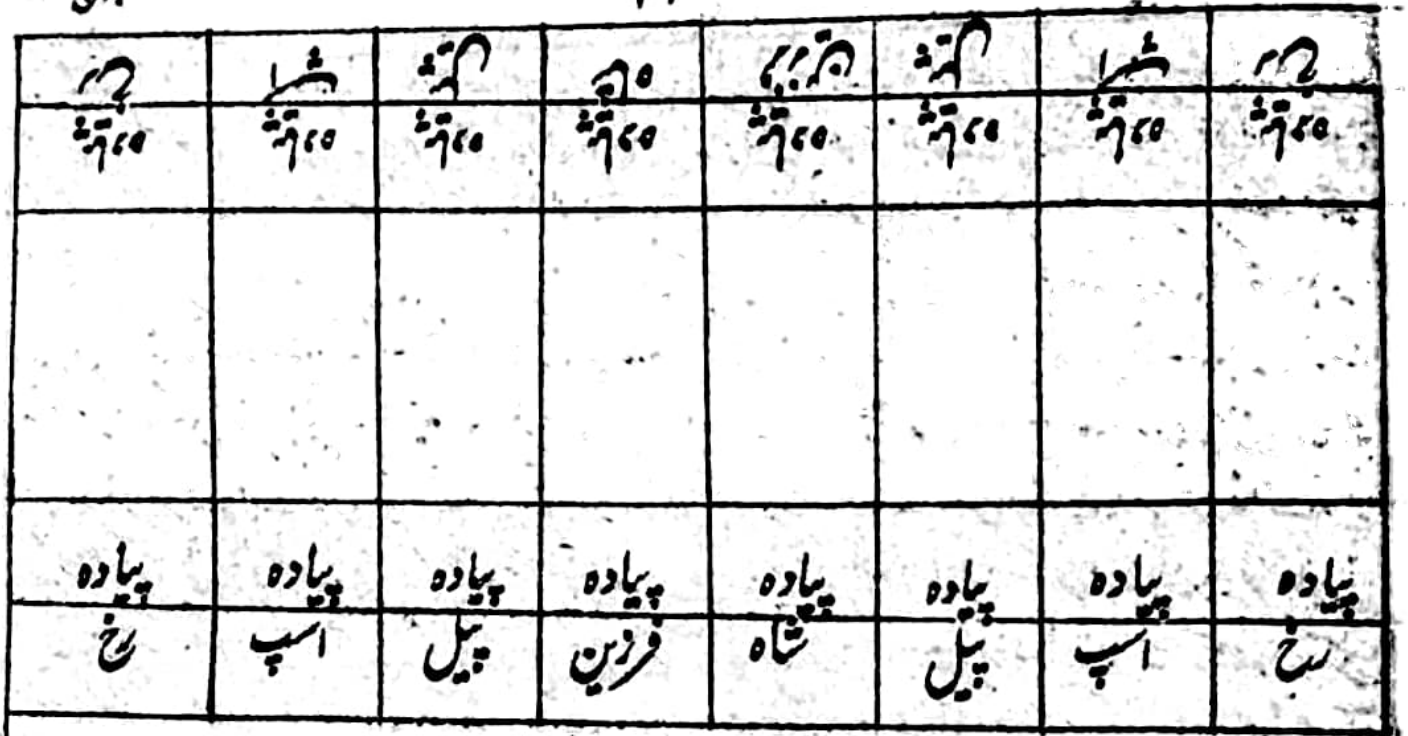

روم کی بازی مین معمول ہے کہ اول فرزین کو مع ایک پیادہ کے جو اُسکے سامنے ہوتا ہے پیش کرتے ہین فرزین اور پیادہ دو گھر چلتا ہے بعد اسکے اور مُہرون کو چلتے ہین اور مہرون کے چلنے کا یہ دستور ہے کہ شاہ ایک گھر چلتا ہے خواہ مقابل ہو یا کج ہو اور فرزین ایک گھر چلتا ہے لیکن ٹیڑھا چلتا ہے سیدھا نہین چلتا ہے اور فیل تین خانہ کج چلتا ہے اور سب ڈھائی گھر چلتا ہے اور رُخ جسقدر گھر پاتا ہے سامنے چلتا ہے اور پیادہ ایک گھر سامنے چلتا ہی اور ایک گھر کج حریف کو مارتا ہے اور اس بازی مین دستور ہے کہ پیادہ جب آٹھ گھر طے کرتا ہے فرزین ہو جاتا ہے ان چالون کے قاعدون کے موافق جو مُہرہ حریف کا سامنے آتا ہی مر جاتا ہی اور بازی فرنگ مین یہ قاعدہ ہی کہ سُرخ اور سیاہ دونون بادشاہ بائین طرف ہوتے ہین اور فرزین اُنکے دہنی طرف ہوتا ہے اور باقی سب مُہرے موافق دستور بازی روم کے اپنے اپنے گھرونمین ہوتے ہین اور اس بازی مین اول فرزین کو مقابل نہین کرتے بلکہ اکثر پیادہ کی چال سے بازی شروع کرتے ہین اور بعض اوقات اسپ سے شروع کرتے ہین رفتار بادشاہ کی بازی روم کے دستور پر ہے فرزین جسقدر گھر پاتا ہی کج بھی چلتا ہے اور رخ کیطرح مقابل بھی چلتا ہے اور فیل جسقدر گھر پاتا ہے کج چلتا ہے اور اسپ اور رخ بازی روم کے طور پر چلتے ہین اور پیادہ بھی موافق بازی روم کے سامنے چلتا ہے اور کج مارتا ہے رُخ کے سامنے کا پیادہ اگر حریف کی رُخ کے خانہ تک پہونچتا ہی تو رُخ ہو جاتا ہے اور اسپ کے سامنے کا پیادہ جب کہ حریف کے

اسپ کے خانہ تک پہونچا ہے اسپ ہو جاتا ہے اسیطرح فیل کے سامنے کا پیادہ حریف کے پیل پر کے خانہ تک پہونچکر
پیل ہو جاتا ہے اور پیادہ شاہ کا حریف کے فرزین تک پہونچکر فرزین ہو جاتا ہو اور فرزین کے سامنے کا حریف
شاہ کے گھر تک پہونچکر فرزین ہوتا ہے **اصل چوتھی** اس فن کی بعض اصطلاحون کے بیان
مین بادشاہ اگر حریف کے مہرے کی زد پر آجائے تو اسکو گشت کہتے ہین اور بعض شخص شہ کہتے ہین بادشاہ
کے سوا اگر کوئی مہرہ باقی نہ رہے تو اسکو مجرد کہتے ہین جسپر بردوا قع ہوئی گویا نصف بازی اُس نے دی اور
جو دونون طرف فقط ایک ایک شاہ یا ایک ایک اور مہرہ باقی رہ جائے اُسکو قائم کہتے ہین گشت کے بعد اگر کوئی
جگہ بچنے کی بادشاہ کو نہین ملتی تو اسکو مات کہتے ہین اور بادشاہ گشتہ نہین ہوتا لیکن جب کہین مفر نہین ملتی
اور حریف سب طرف سے بادشاہ کو بند کرتا ہے تو بمنزلہ گشتہ ہونے کے ہے اور مات اسی سے مراد ہے **فصل**
چوتھی جوہریون کے فن مین جاننا چاہیے کہ فن جوہریون کا جواہرات کے حسن و قبح کے پہچاننے ہی
مراد ہے جو کہ اکثر جواہرات مصنوعی بنائے ہوئے ہوتے ہین اسواسطے بسیار درکار ہے کہ اچھے اور بُرے کو جانے
اور مصنوعی کو پہچانے اور یہ فصل چند اصل پر شامل ہے **اصل پہلی** موتی کی شناخت مین اور اُسکی صفت
اور خاصیت کے بیان مین جاننا چاہیے کہ موتی مثل ایک ہڈی کے ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ
سے سیپ کے سینہ مین اُسکو پیدا کیا ہے دریاے سراندیب اور دریاے عدن سے موتی اکثر نکلتا ہے پیاز
کیطرح اُسپر پوست ہوتا ہے اور اُسکا نیک و بد تین چیزون سے معلوم ہو سکتا ہے اول رنگ دوسرے شکل
تیسرے وزن یعنے رنگ ڈھنگ سنگ بہتر رنگ اُسکا یہ ہو کہ سپید اور آبدار ہو اور بدتر رنگ اُس کا پیچ
کیطرح ہوتا ہے اُسکو حبشی کہتے ہین اور جس موتی مین تھوڑی زردی ہوتی ہو اُسکو نہایت بہتر جانتے ہین اور لائق
پسند بادشاہون کے ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اس رنگ مین آبداری زیادہ ہوتی ہے اور جو موتی کہ خالص سپید
ہوتا ہے وہ آبدار کم ہوتا ہے اور اصل آبداری موتی کی اس سبب سے ہوتی ہو کہ باہر کا پوست سبزی مائل
ہوتا ہے جسقدر سبز ہوتا ہے اُسیقدر آبدار ہوتا ہے اور اُس کی آبداری کو قیام رہتا ہو لیکن خالص سپید
اور آبدار موتی کہ مثل ستارے کے روشن ہو اور کسی دوسرے رنگ کا میل اُسمین نہ ہو ایسے موتی کو دُرِ خوش آب
اور نخم کہتے ہین اور سب سے بہتر ہے اور اگر سپیدی اُسکی دودھ کے رنگ کی طرح ہو اُسکو شیر فام کہتے ہین
اور اگر زردی مائل ہو اُس کو تنبی کہتے ہین اور اگر زردی اُسکی سُرخی مائل ہو اُسکو درد کہتے ہین اور موتی کی
ایک قسم ہے کہ سپیدی اُسکی ایک گونہ سبزی مائل ہوتی ہو اور جب کہ روشنائی کے برابر رکھتے ہین تو مثل قوس قزح

معلوم ہوتا ہے اُسکو رصاصی کہتے ہین اور اُسپر اعتبار نہین ہوتا اِس لیے کہ آبداری اُسکی بہت جلد دور ہوجاتی ہے اور ایک قسم ہے کہ زردی اور سبزی اُسکی مثل موم کے ہوتی ہے اُسکو شمعی کہتے ہین اگر ایک گونہ سیاہی مائل ہے تو اُسکو رُمانی کہتے ہین اور جو مونگ کے پوست کا سا رنگ ہے تو اُسکو عدسی کہتے ہین اور ایک قسم ہے کہ رنگ اُسکا ریتون کی طرح ہوتا ہے اُسکو نحاسی کہتے ہین موافق شکل کے بہتر قسم اُسکی یہ ہے کہ مطلق گول ہو زبان عربی مین مدحرج کہتے ہین اور فارسی مین دُرِ غلطان کہتے ہین جو کہ مائل بہ درازی ہوتا ہے اُسکو بیضی کہتے ہین اور جو چوڑا ہے تو اُسکو شلغمی کہتے ہین اور جو ایک طرف باریک ہے اور دوسری طرف چوڑا ہے اُسکو مسطح اور مقعد کہتے ہین اور بعضے موتی کے درمیان مین گرہ ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دو موتی ہین اس قسم کو کمردار کہتے ہین سوا اِن شکلون کے اور باقی اور شکلون کو پسند نہین کرتے اور اُنکی قیمت بھی کم ہوتی ہے اور خوبی وزن کی یہ ہے کہ ایک مثقال ہو یا زیادہ ہو اور جوڑا اُسکا دستیاب نہ ہو اسی وجہ سے دُرِ یتیم کہتے ہین جو موتی کہ وزن مین ایک مثقال سے کم ہوتا ہے اور جوڑا بھی ملسکتا ہے قیمت اُسکی کم ہوتی ہے بعض تواریخ مین لکھا ہے کہ خلفاے عباسیہ کے خزانہ مین تین مثقال کا ایک دُرِ یتیم تھا جزیرۂ صارک کی قرب جوار مین دریاے فارس مین سے نکلا تھا اور خاصیت اُسکی یہ ہے کہ آگ کی گرمی سے اُسکو نقصان پہونچتا ہے اور زرد ہوجاتا ہے بلکہ انسان کے جسم کی گرمی سے بھی طراوت اُسکی موقوف ہوجاتی ہے مشک اور کافور وغیرہ خوشبودار چیزون سے اور نمناک جگہ رکھنے سے بھی آبداری اُسکی دور ہوجاتی ہے اور جواہر اور جواہرات مین اُسکو ملاکر رکھیے تب بھی اُسکی آب وتاب مین فرق آجاتا ہے اور نوشادر اور سرکہ سے گل جاتا ہے اور حقیقت اِسکی یہ ہے کہ شیشہ کے اندر رکھین اور مُنھ شیشہ کا کسی چیز سے مضبوط باندھین ہر سال ایک دو مرتبہ شیشہ کو باہر نکالکر ہوا دیا کرین اور پھر شیشہ مین رکھدین اور ایسی جگہ رکھین کہ نہ بہت گرم ہو نہ سرد ہو اور دھوان بھی نہ پہونچ سکے اور اگر مفرحات اور معجونات مین داخل کرین اعضا کو قوت بخشتا ہے اور خفقان اور زیخ وغم دل کا موقوف کرتا ہے اور اگر دوا مین ملاکر آنکھ مین لگائین روشنی آنکھ کی زیادہ ہوتی ہے اور سب بیماریون سے آنکھ محفوظ رہتی ہے **اصل دوسری یاقوت کی شناخت اور خاصیت کی بیان مین** کان یاقوت کی جزیرۂ سراندیب کی حد مین ہے اور کہتے ہین کہ ملک زنگبار مین ایک پہاڑ ہے اُسکو کوہ قاف کہتے ہین اُسکی نیچے یاقوت سُرخ کا پہاڑ ہے اور یاقوت چار قسم پر ہے سُرخ اور اغبر اور زرد اور سفید اور بعض محققین نے کہا ہے کہ یاقوت سیاہ بھی ہوتا ہے سُرخ بہت اعلا ہے اور اُسکی کئی قسمین ہین اول بھرمانی قسم کہ رنگ کیطرح

سُرخ ہوتا ہے بعد اُسکے رمانی مثل دانۂ انار کے ہوتا ہے بعضون نے کہا ہی کہ رمانی بہتر ہے ابوریحان کہتا ہے
کہ دونون ایک قسم ہین عراق مین رمانی کہتے ہین اور خراسان مین بھرمانی کہتے ہین بعد اُسکے ارغوانی ہی گونہ
سیاہی مائل ہوتا ہی بعد اُسکے احمری ہے شراب سُرخ کا ہمرنگ ہوتا ہے بعد اُسکے ملی ہے مثل سرکہ کے سُرخ ہوتا ہے
بعضے اُسکو گلناری کہتے ہین سُنا ہی کہ نوشیروان کے خزانہ مین ایک یاقوت شب افروز تھا کوکب اُسکا نام رکھا تھا
اندھیری رات مین مثل چراغ کے روشن رہتا تھا گوہر شب چراغ اسی سے مراد ہے اور یہ بعید نہین ہے اسوجہ سے
کہ یاقوت کی یہی خاصیت ہی کہ چنگاریون کیطرح روشن معلوم ہوتا ہی تواریخ مین لکھا ہے کہ سلطان ابراہیم
سلطان محمود کی اولاد مین سے تھا سلطان ملک شاہ نے ایک قاصد اس کے پاس بھیجا قاصد جب سلطان
کے سامنے گیا اُس عرصہ مین موسم سرما تھا دیکھا اِس نے کہ ایک آتشدان سنہری سلطان کے روبرو رکھا ہوا ہے
اور چنگاریان اُس آنگیٹھی کی آگ سے بھی زیادہ تر سُرخ ہین قاصد یہ ماجرا دیکھکر حیران ہو گیا اور وہ سب
یاقوت سُرخ تھا بعضے کہتے ہین کہ یاقوت سُرخ وزن مین بھاری ہوتا ہے لیکن سب اسپر محققین کا اتفاق ہے
کہ یاقوت کحلی یعنے سیاہ وزن مین سب سے بھاری ہوتا ہے اور باقی یاقوت سب جواہرات سے سنگین
ہوتا ہے اور یاقوت سفید ہمرنگ بلور کا ہوتا ہے بلور مین اور اُس مین یہی فرق ہے کہ یاقوت زیادہ تر سخت
اور سنگین ہوتا ہی اور بلور سبک اور نرم ہوتا ہے اور قیمت یاقوت کی موقع و محل اور خریدار پر موقوف
ہے اور ابوریحان نے کہ جواہرات کی شناخت مین اُستاد کامل تھا اِسطرح کہا ہی کہ نصف مثقال یاقوت
سُرخ پاک و صاف کہ سوراخ وغیرہ کوئی عیب نہ رکھتا ہو ہزار دینار تک ارزان ہے رنگ یاقوت کا
آگ سے متغیر نہین ہوتا لیکن آگ مین ڈالنے سے سفید معلوم ہوتا ہے جسوقت آگ کے اندر سے نکال لیجیے
فوراً اپنے رنگ پر آجاتا ہے اگر کسی دوا کے واسطے یاقوت کا توڑنا چاہیے آگ مین ڈالکر چند مرتبہ پانی مین
بجھائین اور ہاون دستہ مین ڈالکر کوٹین نرم اور باریک ہو جائیگا سوائے الماس کے یاقوت سے سب
پتھر گھس جاتے ہین اور الماس سے یاقوت گھس جاتا ہی بلکہ یاقوت مین الماس سے سوراخ بھی ہوتا ہے اور
خاصیت یاقوت کی یہ ہی کہ جو شخص اُسکو اپنے پاس رکھتا ہے مرض وبا سے محفوظ رہتا ہے مُنھ مین رکھنے سے دل
کو قوت ہوتی ہی اور رنج و غم دور ہوتا ہی اور غلبہ پیاس کا موقوف ہو جاتا ہی جو شخص اُسکو اپنے پاس رکھتا ہی سب
کی نگاہون مین بزرگ اور عزیز رہتا ہے معجون مین داخل کرنے سے بہت قوت دیتا ہی اور خون کو صاف کرتا
ہی **اصل تیسری لعل کی خاصیت اور صفت کے بیان مین** لعل کو جو بدخشان سے منسوب کرتے ہین یہ وجہ ہے

کہ بدخشان مین پیدا ہوتا ہے بلکہ راستہ اُسکی کان کا بدخشان کیطرف ہی وہان آکر فروخت ہوتا ہی ولایت
ختلان کے پہاڑ و تمین اِسکی کان ہی زمانہ سابق مین وہان لعل پیدا نہ ہوتا تھا ایک دفعہ ایسا زلزلہ اُسطرف واقع
ہوا کہ اُسکے صدمہ سے پہاڑ شگافتہ ہوگیا اور اُس شگاف کی اندر سے چند ٹکڑی لعل کے نکلے بعضے بیضۂ مُرغ
کے برابر تھے اور بعض کم زیادہ تھے وہان کی عورتون نے جو وہ سُرخ پتھر دیکھا اپنے کپڑون کو اُسمین رنگنا چاہا
چنانچہ اُن پتھرون کو کوٹکر چھانا مگر کچھ رنگ اُس سے حاصل نہ ہوا آخر کار اُسکو ویسے ہی چھوڑ دیا بعد اِسکے جو
جوہریون کا وہان گذر ہوا دیکھا اُنھون نے کہ یہ پتھر قسم جواہر سے ہی اُٹھا لائے اور حکما کون سے اُسکو صاف کروایا
لیکن جلا کرنے مین عاجز رہے جس چیز سے جلا کرتے تھے ہرگز جلا نہ ہوتی تھی یہانتک کہ برہنہ تک توبت پہونچی اور
اِس سے جلا، کامل ہوگئی اِس کے ٹکڑون کو جو یاقوت سے بڑا اور روشن پایا ابتدا مین اِس کی بہت
قدر ہوئی اور یاقوت کی قیمت کم ہوگئی لیکن جب امتحان کیا گیا اور معلوم ہوا کہ اِسکے رنگ کو پائداری نہین
اور وزن مین بھی یاقوت سے بھاری نہین عزت اِسکی بہ نسبت یاقوت کے گھٹگئی لعل ساٹھ یا ستر
مثقال تک بڑا ہوتا ہے اور اِسکی کئی قسمین ہین سُرخ اور زرد اور سبز بھی مثل زمرد کے ہوتا ہے اور بہت
صاف و شفاف ہوتا ہے پیازی سب سے بہتر ہے اور پیاز ولایت ختلان مین ایک کان کا نام ہے بعد اِسکی
تمری ہے رنگ اُسکا مثل خرما کے ہوتا ہے بعد اُسکے عنابی اور لقمی ہی لقم مجیٹھ کو کہتے ہین یعنے لقمی مجیٹھ کے
رنگ سے منسوب ہے اور اکہب یعنے سُرخ مائل بہ سیاہی سب قسمون مین بدتر ہے جو لعل کہ پاک اور
بے عیب اور وزن مین پانچ مثقال سے زیادہ ہے اُسکی قیمت کا حساب نہین ہوسکتا یعنے بے بہا ہوتا ہے
اور بعض شخص صنعت اور دستکاری سے بلور کو ایسا رنگتے ہین کہ بعینہ لعل کے مشابہ ہوجاتا ہے لیکن بلور
اور لعل مین بھی تمیز ہے کہ لعل بھاری اور سخت ہوتا ہے اور بلور ہلکا اور نرم ہوتا ہے اور جو اُس رنگین بلور
کو چراغ کے سامنے یا آفتاب سے مقابل کرکے دیکھے تو بعض جگہ سُرخ اور بعضی جگہ سپیدی مائل نظر
آتا ہے اور موتی کیطرح لعل کی بھی حفاظت کرنا چاہیے اِسلیے کہ لعل کی آب و تاب موتی کی طرح ہوتی
ہے تیز اور تند خوشبو کی چیزون سے اور سرد جگہ مین رکھنے سے آب و تاب بالکل موقوف ہوجاتی ہے منفرحات
اور معجونات اور آنکھون کی دوا مین ڈالنے سے خاصیت یاقوت کی رکھتا ہے اصل چوتھی زمرد کی
تعریف اور خاصیت کے بیان مین ولایت سودان مین اکثر زمرد کی کان ہے اور بہ نسبت اور
ملکون کے ہندوستان مین اِسکی بہت قدر ہے اعلیٰ قسم کو زبرجد کہتے ہین اور بعض محققین نے

کہا ہے کہ زبرجد اور جوہر ہے اور زمرد سے بہتر ہے اور زمرد کی کئی قسمین ہین ایک سلقی ہے کہ سبزی اُسکی مثل
ساق چقندر کے ہوتی ہے دوسری زنگاری کہ مثل زنگار کے سبز ہوتا ہے تیسری ذبابی کہ سبزی اُسکی مکھی کے
رنگ کیطرح ہوتی ہے چوتھی صیقلی صیقل کیے ہوئے لوہے کیطرح ہوتا ہے کہ مثل آئینہ کے منھ اُسمین نظر آتا ہے
پانچوین ریحانی کہ چنبیلی کی پتی کی طرح سبزی اُسکی ہوتی ہے چھٹی آسومورد کی پتی کیطرح ہوتا ہے ساتوین
کرّاثی گندنا کے مشابہ ہوتا ہے اور اُسی سب قسمون مین بہتر ہے اور اُسکے بعد کرّاثی اور اِس کے بعد
سلقی اور ریحانی اور زنگاری اور جو قسم کہ ہووے خوب سبز اور آبدار و شفاف اور صاف ہووے
اور بڑا اور یک رنگ زمرد کمیاب ہے اور بعض کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ زمانۂ سابق مین ایک ٹکڑا زمرد
کا بارہ درم وزن مین بارہ ہزار دینار مغربی کو خریدہوا ہے اور زمرد کے یہ خواص ہین کہ جس کے پاس
زمرد ہوتا ہے اُس کو خواب پریشان نظر نہین آتے اور قوت دل اُسکو حاصل ہوتی ہے اور مرگی
سے محفوظ رکھتا ہے اور مفرحات سرد مین زمرد کو استعمال مین لاتے ہین اور مشہور ہے کہ مرض اسہال
کو اور مخصوص خون شکم کو زمرد بند کر دیتا ہے اور جو شخص ایک دانگ بھر زمرد کا ہر روز استعمال رکھے
تو کل سمیات سے بلکہ گزندون کے زہر سے بھی نجات پائے اور حاملہ عورت اگر زمرد اگر اپنے
پاس رکھے تو بآسانی وضع حمل ہووے **اصل پانچوین الماس کے خواص اور صفات کے**
بیان مین ہندوستان مین بُندیلکھنڈ کی زمین مین اِس کی کان ہے اور ملک مشرق کے بعضے
جزیرون مین بھی پیدا ہوتا ہے اور اسکی کئی قسمین ہین اوّل یہ کہ مثل آئینہ کے سفید اور شفاف ہوتا ہے
دوسرے زردی مائل ہوتا ہے اُسکو زیتی کہتے ہین تیسرے پارہ کے رنگ پر ہوتا ہے اُسکو سیمابی
کہتے ہین چوتھے بلی کی آنکھ کی طرح سبزی مائل ہوتا ہے اُسکو گربہ چشم کہتے ہین پانچوین سیاہ ہوتا ہے
اُسکو حبشی یا زاغی کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ الماس سُرخ اور سُرخی اور سیاہی مائل بھی
ہوتا ہے اور نہایت سخت ہوتا ہے کہ کسی سخت چیز سے نہین ٹوٹ سکتا اہرن پر رکھکر اگر اُس پر
ہتوڑے سے چوٹ لگائی جائی تو ہتوڑے مین یا اہرن مین بیٹھ جاتا ہے اور ہرگز نہین ٹوٹتا لیکن
سیسے اور رانگے سے البتہ ٹوٹ جاتا ہے اور جو آگ مین گرم کرکے پانی مین بجھائیے اگر سپید ہے
تو اور زیادہ تر آبدار ہو جائیگا اور اُسکے کنارون پر موم لگاکر اگر آفتاب کے سامنے رکھیے مثل
قوس قزح کے ایک رنگ پیدا ہو جاتا ہے اور نہایت عمدہ الماس اعلیٰ یاقوت کی قیمت مین

برابر ہوتا ہی اور خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر کوئی شخص ریزہ الماس کا کھائے جگر اُسکا فوراً پارہ پارہ ہوجائے
تدبیر اسکی ہے کہ جگر بکری کا اُسیوقت نگل جائین اُس مین ملکر زمین مین نکل جائیگا اور ریزہ الماس کا برمے کے
سر پر لگا کر بہت سخت پتھرون مین سوراخ کرتے ہین اصل چھٹی فیروزہ کی صفت اور خواص کے بیان
مین کان فیروزہ کی حدود خراسان مین طوس اور نیشاپور کے ایک پہاڑ مین اور ملک تبت وغزنین وکرمان مین
بھی فیروزہ کی کان ہی مگر خراسانی اور نیشاپوری بہت تحفہ ہوتا ہی اور ابواسحقی سب سے بہتر اور اعلیٰ ہوتا ہے
اور بعض لوگ ازہری کو ابواسحقی سے افضل تصور کرتے ہین بعد اُسکے سبز فام ہے کہ اُسکو سلیمانی کہتے ہین
اور اُسکے بعد زرگون ہے کہ اُسپر زرد نقطہ ہوتے ہین بعد اُسکے آسمانی اور سفید رنگ اور زرد فام سب قسمون
مین بدتر ہین اور عیب فیروزہ کا یہ ہے کہ خاک یا پتھر اُسمین آمیز ہووے اور یک رنگ خالص کمیاب ہی اور صاف
اور بہتر فیروزہ اگر نیم مثقال سے ہووے تو سات سے دس دینار تک اُسکی قیمت ہوسکتی ہی اور جو ایک مثقال کا
فیروزہ ہووے تو بیس دینار بلکہ تیس دینار تک قیمت اُسکی ممکن ہے اور بوے تند اور روغن گرم سے رنگ
فیروزہ کا زائل ہوجاتا ہے اور چربی فیروزہ کے واسطے مفید ہے یعنی چربی سے آب وتاب فیروزہ کی زیادہ ہوتی
ہے اور فیروزہ کا خواص یہ ہے کہ اُسکے دیکھنے سے آنکھ کی بینائی کی روشنی زیادہ ہوتی ہی اور جو شخص اپنے پاس فیروزہ
رکھتا ہی وہ اپنے دشمن پر فتحیاب ہوتا ہی اصل ساتوین عقیق کی صفات اور اُسکے خواص کے بیان
مین یمن مین عقیق کی کان ہے اور تمام زمانہ مین عقیق یمنی مشہور ہے اور چند رنگ کا عقیق ہوتا ہی سُرخ اور
جگرگون اور زرد اور سفید سُرخ اور زرد جو نہایت صاف اور شفاف ہوتا ہی وہ نہایت بہتر اور مطبوع طبع ہوتا
ہے اور بکثرت جو دستیاب ہوتا ہے اسوجہ سے قیمت اُسکی کم ہوتی ہے اور انگشتری مین عقیق کے نگینے کو مبارک
جانتے ہین اور کہتے ہین کہ جس کے ہاتھ مین عقیق ہوتا ہے اور وہ ہاتھ دُعا کے واسطے اُٹھاتا ہی پروردگار عالم
دُعا اُسکی مقبول فرماتا ہے اصل آٹھوین لاجورد کی صفات مین اور اُسکے خواص کے بیان مین
لاجورد کی کان اُس پہاڑ مین ہی جو بدخشان کی حدود مین واقع ہی اور اُسکو کوہ لاجورد کہتے ہین اور خاصہ
لاجورد وہ ہوتا ہے کہ جسمین نقطے زر کے نمودار ہوتے ہین اور جو لاجورد بہت صاف اور خوش رنگ ہوتا ہے
اُسکی انگوٹھی اور کاسہ اور کوزہ وغیرہ ظروف بناتے ہین اور لاجورد کو ادویہ چشم مین استعمال کرتے ہین
اور اسہال صفراوی کے مرض مین لاجورد سے بہتر کوئی دوا نہین ہے اور مانیخولیا وغیرہ کے مریضون
کو جو نیند نہین آتی ہے تو لاجورد اُن کے واسطے بہت مفید ہے اور آنکھون کی پلکون پر جو لاجورد کو پیسکر

لگائے تو پلکین جم آتی ہین **اصل نوین لشب کی صفات مین اور اُسکے خواص کے بیان مین** لشب کی کان ولایت چین مین ہی اور وہ دو طرح کا ہوتا ہی سفید اور سیاہ اُسکی انگشتری بناتے ہین اور کاسہ وغیرہ ظروف بھی تیار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو کوئی لشب اپنے پاس رکھتا ہے وہ شخص بلاے صاعقہ سے محفوظ رہتا ہے اور دفع خفقان کے لیے اور معدہ اور دل کی تقویت کے واسطے عجیب خاصیتین رکھتا ہے اور اکثر جو ہاتھ آتا ہے اِسلیے قیمت مین ارزان ہی **اصل دسوین مرجان کی صفات مین اور اُسکے خواص کے بیان مین** مرجان کی کان دیار فرنگ مین ہی اور سُرخ رنگ ہوتا ہے مگر سُرخی تیرہ رنگ ہوتی ہے اور سفید وسیاہ بھی ہوتا ہی اور قعر دریا مین جمتا ہے اور دریا مین سفید ہوتا ہی اور نرم ہوتا ہی جب کہ خشکی مین آتا ہے اور اُسکو ہوا لگتی ہی تو سُرخ اور سخت ہو جاتا ہے اور خواص اُسکے یہ ہین کہ حلق اور سینہ کے خون کو بادرفع ہے اور سپرز اور آنتون کے زخم اور عسر البول کے مرض کو زائل کرتا ہے اور بہت ملتا ہے تو قیمت اُسکی گران نہین ہے **اصل گیارھوین بادزہر کی صفات اور خواص کے بیان مین** بادزہر کی کان حدود چین مین ہے اور رنگ اُسکا زرد اور سفید اور سبز اور خاکستری ہوتا ہے اور نقطے اُسپر ہوتے ہین اور چھری کے دستے بادزہر کے اکثر بناتے ہین اور پانچ دینار کو بہت اچھا دستہ ملتا ہے اور بادزہر کا یہ امتحان ہے کہ اُسکو گھسکر دودھ مین ڈالین اگر دودھ کو جما دے تو نہایت بہتر ہے اور خواص بادزہر کا یہ ہے کہ اگر کسی کو کسی نے زہر دیا ہو یا سانپ نے کاٹا ہو ایک دانگ بادزہر گھسکر اُس شخص کو دینا چاہیے فوراً اثر زہر کا دفع ہو جائیگا **فصل پانچوین مطبخیون کے فن مین** جاننا چاہیے کہ غذا اور طعام کے تیار کرنے کی مہارت اور شناخت کو مطبخی کا فن کہتے ہین اور اس زمانہ مین قدردانون کے نہ ہونے سے اِس فن کے کاملین لوگون کی نگاہون مین ہندوستان مین ذلیل وخوار ہین تواریخ کی کتابون سے متحقق ہوتا ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے بادشاہان جم جاہ کے عہد مین مطبخیون کی بڑی عزت اور توقیر اور اعتماد اِنکا بہت تھا اور شاہان والاتبار اِنکو بہت انعام واکرام مرحمت فرماتے تھے اور بعض اوقات بزرگان والاجاہ اور اُمراے بلند پایگاہ خاص اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتے ہین اور اس امر کو قبیح نہین جانتے ہین اور یہ فصل مشتمل ہی چند اصل پہلی غذا اور لذیذ کھانون کی ایجاد اور صفات مین کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ زمانہ سابق مین سواے گوشت روٹی اور میوہ کے کوئی شخص غذاے لطیف کی تیاری سے مطلق بہرہ نہ رکھتا تھا شیطان لعین نے لطیف غذاؤن کی تیاری لوگون کو سکھائی ہی چنانچہ مطلع العلوم کے باب نہم مین سلطنت ضحاک کے ذکر مین

مجملاً حکایت اُسکی درج ہوئی ہو اور شیطان علیہ اللعن جو انسانون کا دشمن قوی ہو اِس امر تعلیم سے اُسکی غرض تھی کہ مخلوق محو لذات اغذیۂ لطیف ہو کر حق سبحانہ تعالیٰ کے ذکر اور فکر سے غافل رہین اور اسیوجہ کامل اہل اللہ اور مقربان بارگاہ اکہ غذا ہاے لطیف کیطرف میل و التفات نہین رکھتے ہین اِسلیے کہ عابدون اور زاہدون کو اور طالبان علوم کو غذاے لطیف و لذیذ کا استعمال ریاضت عبادت اور تحصیل کمال سے باز رکھتا ہو اور آسایش و آرام کیطرف متوجہ کرتا ہو اِسواسطے تحفہ اور غذا زنادر کو نفس انسان بہت چاہتا ہے اور زیادہ تر کھائی جاتی ہو اور بہت آسایش اور استراحت مین بدپردہ غذا ہضم ہوتی ہو اِس لیے حکیمون نے طالبان علوم ظاہری و باطنی کے لیے اغذیۂ لذیذہ روا نہین رکھی ہین اور غذا محض سد رمق اور بقاے نفس کے لیے ہے کہ بدل التحلل ہوجاے پس اگر بھوک کی حالت مین جو کی خشک روٹی بھی ملجاے تو وہ نان خطائی سے بہتر ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین بیت گر اگلشکر خوری بہ تکلف زیان کند + ور نان خشک در خوری گلشکر بود + اور غذا لذیذ ہو یا غیر لذیذ ہو چاہیے کہ نصف خوراک کھائین کہ جلد ہضم ہو جاے جزو بدن ہو جاے اور بہت سیر ہو کر کھانیسے سستی اور کاہلی پیدا ہو کر ہضم مین فرق آجاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہو کہ اُسکے ہضم کرنیمین طبیعت عاجز ہوتی ہو اور اسسے انواع طرح کے مرض پیدا ہوتے ہین جسوقت ایسی حالت واقع ہو کھانا ہرگز نہ کھائین کہ یہ علاج سب سے بہتر ہے نان گندم اور حلوان یعنی گوشت بکری کا یا گاے کا لطیف اور مزہ دار غذا ہو استعمال بقولات کا یعنے ساگ وغیرہ طبیعت کو مرکز اعتدال سے منحرف کرتا ہو لیکن کبھی کبھی جب کہ مزاج معتدل ہو کدو یا شلغم یا گاجر یا مولی قلیہ مین ڈالکر کھانا مضائقہ نہین رکھتا اور ساگ کی قسم سے میتھی اور پالک اور سویہ کا ساگ کھانا چاہیے اور دودھ گاے کا اور مسکہ اُسکا اگر مزاج کے موافق آجاے تو بہت ہی لطیف غذا ہو اور مچھلی کی قسم مین روہو نہایت بہتر ہے کہ خلط صالح پیدا کرتا ہے اور رکہ اُسکا باہ کو قوت دیتا ہے لیکن دودھ اور مچھلی اور مکھٹائی اور مولی اور خربوزہ یا تربوز چاولون مین ملاکر کھانے کو حکیمون نے منع کیا ہے کہ سبب پیدا ہونے مرضون کا ہو اور اکثر تجربہ مین آیا ہے کہ جسغذا پر طبیعت بہت رغبت اور خواہش رکھتی ہے گو بیماری کی حالت مین ہو لیکن وہ غذا اکثر مصلح مزاج ہوتی ہے چنانچہ ایک دفعہ اِس خاکسار کو ایام سفر مین تپ لاحق ہوئی اور طبیعت منقبض تھی کئی وقت برابر کچھ نہ کھایا تھا اور دوا اور حکیم میسر نہ ہوا آخر مین خود اپنی طبیعت سے متوجہ ہوا کہ دل میرا کس غذا اور شربت پر راغب اور مائل ہے اُسوقت بے اختیار دل نے چاہا کہ جلیبیان دودھ مین بھگو کر کھائیے حالانکہ دودھ اور روغن ارچیزین بخار کی حالت مین ممنوع ہین لیکن مین نے کچھ دھیان نہ کیا اور خواہش طبیعت کو بجا لایا یعنے موافق خواہش کی

جلیبیان منگوا کر کھائین اسکے کھاتے ہی بیخوابی دور ہوگئی اور خوب نیند آئی جب صبح کو آنکھ کھلی سبک اور صلاحیت سے طبیعت کو پایا مین نے ایک مرتبہ حسب دلخواہ اجابت ہوئی اور چند سدہ نکلکر طبیعت درستی اور اعتدال پر آگئی اور پھر تپ بھی نہ آئی مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ غذای ناموافق کہ حالت بخار مین روانہ تھی کسطرح موافق آئی آخر معلوم ہوا کہ آنتون مین خشکی تھی اور خشکی کے سبب سے سدہ دفع نہ ہوسکتا تھا اور سدہ کی وجہ سے بخار لاحق تھا اس شیرین اور چرب غذا کھانے سے وہ سدہ باسانی نکلگیا اور مزاج اصلاح پر آگیا غرض کہ انسان کو اسقدر تمیز چاہیے کہ غذا کھانے مین حد اعتدال سے نہ بڑھ جائے کہ ہمیشہ صحیح وسالم رہیگا۔ **اصل تیسری روٹیون کی قسمون کی ترکیب مین نان باقرخانی کی ترکیب** میدہ گندم ایک آثار دودھ دوسیر روغن زرد تین پاؤ نمک لاہوری نصف چھٹانک بالائی شیر پاؤ سیر مغز بادام تین چھٹانک دہی مادہ کے لیے آدھ پاؤ چھوٹی الایچی دو ماشہ جوز ایک عدد دارچینی دو ماشہ میدہ مادہ کے واسطے آدھ پاؤ اول دودھ کو خوب جوش دیوے اور نمک پیسکر ڈالے بعد اسکے سیر بھر میدہ کو اسمین ترکرے اور حسب قاعدہ خوب گوندھے اور ملے اور طشت مین رکھے بعد ازان آدھ پاؤ میدہ کو آدھ پاؤ دہی مین ڈالے اور الایچی اور جوز اور دارچینی خوب باریک پیسکر اسمین ڈالے اور خوب مخلوط کرے اور پھوڑدی ایک ساعت بھر کہ خمیر ہوجاے اسوقت وہ خمیر آٹے مین ملا کر خوب مخلوط کرے اور لوئیان بقدر پسند کے بنا کر سینی مین باقرخانی کو بڑھائے اور روغن اسکے دونون طرف ملے اور تہ کرے اور پھر لوئی بناوے اور سینی مین رکھکر پھر اس کو بڑھائے اور بادام کے باریک ورق کرکے اسپر چسپان کرے اور نوک کارد سے جابجا اسپر سوراخ کرے اور تنور شیر گرم مین لگائے اور تھوڑی دیر کے بعد ایک چھینٹا دہی کا اور ایک چھینٹا دودھ کا اس روٹی پر دیوے کہ اسسے سرخ ہوجائیگی **نان شیرمال** میدہ ایک سیر دودھ دوسیر گھی ڈیڑھ پاؤ لاہوری نمک آدھی چھٹانک بالائی شیر آدھ پاؤ الایچی سفید دو ماشہ جوز ایک عدد دارچینی دو ماشہ میدہ برای خمیر آدھ پاؤ اول دودھ کو جوش دیکر سرد کرے اور نمک پیسکر اسمین ملائے اور مخلوط کرے اور سیر بھر میدہ مین ڈالکر خوب مالش دیوے اور آدھ پاؤ دہی آدھ پاؤ میدہ مین ڈالے اور الایچی اور دارچینی باریک پیسکر اسمین ڈالکر مخلوط کرے کہ خمیر ہوجائے اور اس خمیر کو دودھ ملے ہوے میدہ مین مخلوط کرے اور اول بالائی ڈالین بعد ازان روغن زرد سے خوب دست مال کرین جب تیار ہوجائے لوئیان بقدر پسند کے تیار کرکے اس لوئی کو سینی مین ڈالین اور شیرمال کو بیلن سے گول کرین یا گاؤدم بنائین اور تنور مین لگائین اور ایک چھینٹا دہی کا اور ایک چھینٹا دودھ کا اسپر

لگائین کہ اُنسے سُرخی آجائیگی جسوقت تیار ہوجائے تو فوراً تنور سے باہر نکالین ورنہ سخت ہوجائیگی اور داغ لگجائیگا نان بادامی بادام کا مغز آدھ پاؤ گھی دو درم سپیدی بیضۂ مُرغ ایک عدد بادام کے مغز کو پانی مین صاف کرین اور دھوپ مین رکھکر خشک کرین کہ طراوت اُسکی بالکلیہ دفع ہوجائے اُسوقت باریک پیسکر اور مصری کو تھوڑی پانی مین شیرہ بناکر اُن پسے ہوئے بادامون کو اُسمین ملاکر دیگچی مین ڈالکر کوئلہ کی آگ پر رکھین اور کفگیر سے لت کرین جب بستہ ہونے لگے تو بیضۂ مُرغ کی سفیدی کو گھی مین مخلوط کرکے اُسمین ملائین جب پختہ ہوجائے تو آگ پر سے اُتار کر بطور نان خطائی کے باریک روٹی تیار کرین اور تانبے یا برنجی خوان قلعی دار پر جُدا جُدا چن دین اور کوئلہ کی آگ خوان کے نیچے بھی اور اوپر بھی چار طرف اُن نانون کے اندک اندک فاصلہ پر رکھین جب پختہ ہوکر سُرخی لے آئین تو آگ پر سے اُتار لین اور صرف مین لائین نان تافتان آرد سیر بھر دودھ دو سیر گھی پاؤ سیر بالائی شیر آدھ پاؤ بادام آدھ پاؤ نمک لاہوری آدھی چھٹانک ہی ماء کیلیے آدھ پاؤ الائچی سفید دو ماشہ جوز ایک عدد دارچینی دو ماشہ میدہ خمیر کیلیے آدھ پاؤ دودھ کو جوش دیکر سرد کرین اور نمک پیسکر اُسمین ملائین اور اُس دودھ کو میدہ مین ڈالکر خوب مالش دین بعد ازان الائچی اور دارچینی اور جو پیسے ہوون کو ملاکر خوب مخلوط کرین جسوقت خمیر ہوجائے تو اُس آرد مین شامل کرکے اول بالائی کو کپڑے مین چھانکر ملائین اور اُسپر گھی ڈالکر خوب ہاتھ سے مالش دین جب خمیر ہوجائے تو لوئیان بناکر سینی مین رکھین اور روٹیان بڑھائین اور نوک کارد سے اُنکے بیچ مین سوراخ کرکے اور ورق بادام اُنپر چسپان کرکے دستور کے موافق تنور مین لگائین جب سُرخ ہوجائین تو تنور سے نکالکر صرف مین لائین اصل تیسری قلیہ گوشت کی قسمون کی ترکیب کے بیان مین گوشت سیر بھر روغن تازہ آدھ سیر نمک چھٹانک بھر پیاز پاؤ سیر دودھ آدھ پاؤ ادرک چھٹانک بھر لیمون پانچ عدد دہی آدھ سیر مرچ سیاہ ایک درم زعفران چار ماشہ ہلدی دو دام لہسن چھٹانک بھر اور شلغم یا زرد ک یا گدو یا گکڑی یا بینگن یا اروی یا کیلہ خام یا اناس یا ثرئی یا آلو یا رتالو یا کاندو یا پلول یا لوبیا یا دال چنے کی یا مونگ کی یا پالک اور سویا اور میتھی اور چولائی کا ساگ یا کرم کلہ اوگوبی وغیرہ جو ترکاری مرغوب طبع ہووے منگوا کر اول گوشت کو صاف کرکر دو تین مرتبہ دھوین نمک اور دہی اور ادرک کا پانی اور لہسن اُس مین خوب ملائین اور دیگچی مین گھی ڈالکر آگ پر رکھین اور ورق پیاز کے باریک تراش کر گھی مین سُرخ کرین اور دیگچی کو نیچے اُتار کر پیاز کو گھی مین سے نکال لین اور نگاہ رکھین اور دیگچی کو آگ پر رکھکر ہلدی کو اُسمین ڈالکر گھی مین خوب سُرخ کرین اور دو ایک چمچے پانی کے ضرور دین کہ داغ نہ آئے جب ہلدی کی بو اچھی دفع ہوجائے اور

سُرخی پر آجائے تو گوشت کو مع دہی وغیرہ دیگچی مین ڈالکر خوب بریان کرین اور لہسن کا پانی تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائین
جب گوشت سُرخی پر آجائے اور گلنے کے قریب پہونچے تو جو ترکاری کہ پسند خاطر چھیلکر یا تراش کر اور دھوکر گوشت
مین ڈالکر چمچہ سے تہ و بالا کرین جوب بھونین اور احتیاط لازم ہے کہ داغ نہ لگجائے اور دیگچی کی تہ مین مصالحہ لگجائے
تو چمچہ سے اُسکو نکال لین اور تھوڑا سا پانی گوشت اور ترکاری کے گلنے کے لایق اُسمین ڈالکر آنچ کرین جسوقت
پختہ ہوجائے تو پسند کے موافق اُسمین شوربا رکھکر دیگچی کو اُتارلین اور لیمو کا عرق دیکر زعفران پیسکر اُسپر دیوین اور
معمول ہے کہ ساگون مین شوربا نہین رکھا جاتا اور ترشی بھی نہین دیجاتی ہے **اصل چوتھی قورمہ کے پکانے کی**
ترکیب کے بیان مین گوشت سیر بھر مسکہ آدھ سیر نمک چھٹانک بھر پیاز پاؤ سیر لہسن آدھ پاؤ ادرک چھٹانک بھر دہی
آدھ سیر لونگ الایچی سیاہ مرچ ہر ایک ایک دام اول گوشت کو دو تین پانی سے دھوکر نمک اور دہی اور ادرک
کا پانی اُسمین ڈالکر مسکہ کو آگ پر رکھین اور پیاز تراش کر اُسمین بھونین جسوقت پیاز سُرخ ہوجائے گوشت کو مع دہی
وغیرہ کے اُسمین بھونکر لہسن کے پانی کا اُسپر چھینٹا لگائین بعد اُسکے لونگ الایچی سیاہ مرچ پانی مین پیسکر اُسمین ڈالدین
جب کہ گوشت ملائم ہوکر پک جائے تھوڑا عرق لیمو کا اور زعفران پیسکر اُسمین ڈالکر چولھے پر سے ہانڈی کو اُتارلیز
اور ایک لحظہ کو لون پر چھوڑ دین کہ تیار ہوجائے **اصل پانچوین کباب پکانے کی ترکیب کے بیان مین**
کباب خطائی گوشت سیر بھر ادرک پاؤ سیر نمک چھٹانک بھر پیاز آدھ پاؤ سیاہ مرچ دو دام لونگ ایک دام
چھوٹی الایچی ایک دام دھنیا چھٹانک بھر دہی آدھ سیر بالائی پاؤ سیر بادام پاؤ سیر مسکہ آدھ سیر زعفران چار ماشہ
لیمو چار عدد اول گوشت کا خوب باریک قیمہ کرین کہ رگ وپٹھا اُسمین باقی نہ رہے بعد اُسکے عرق ادرک کا اور
پیاز کا قیمہ کرکے اور باقی مصالحہ پیسکر مع زعفران کے گوشت مین ملادین اور دہی کو ایک کپڑے مین باندھکر
پانی اُسکا دور کرین اور بادام کو چھیلکر باریک پیسکر مع دہی اور بالائی کے کپڑے مین چھانکر قیمہ مین ڈالین اور
آدھ پاؤ گھی بھی اُسمین ڈالکر باہم دگر ملائین بعد اُسکے ٹکیان اُسکی مثل نان خطائی کے بناکر ماہی تابہ مین گھی ڈالکر
آگ پر رکھین اور اُن ٹکیون کو اُسمین بھونین جب کہ ٹکیان سُرخ ہوجائین ترشی لیمو کی ڈالکر نوش جان فرمائین
اور اختیار ہے کہ اِن اجزا مین جس چیز کو چاہین کم کردین **کباب پرسندہ** گوشت سیر بھر ادرک آدھ سیر نمک
چھٹانک بھر سیاہ مرچ آدھی چھٹانک دھنیا چھٹانک بھر پیاز آدھ پاؤ زعفران چار ماشہ دہی آدھ سیر
لیمو چار عدد مسکہ پاؤ سیر بالائی پاؤ سیر بادام پاؤ سیر پنیر آدھ پاؤ لونگ ایک دام الایچی ایک دام اول دہی
کو صافی مین باندھکر رکھدین اور پارچہ گوشت کے تیار کرکے عرق ادرک کا اور نمک پیسکر پیاز کا

پیاز کا قیمہ کرکے اور دھنیے کو بھونکر باریک پیسکر مع عرق لیمو اور زعفران کے سب کو پرسندون مین ڈالدین اور دہی اور بالائی اور بادام پیسکر مع مسکہ کے اسمین ڈالکر ملادین اور سیخ مین کھینچکر پنیر کو باریک باریک اسپر لگائین ایک ڈورا خام اسپر لپیٹکر آگ پر رکھدین جب کہ سرخ ہو جائین اسوقت تناول فرمائین **کباب ساده** گوشت سیر بھر نمک چھٹانک بھر ادرک چھٹانک بھر پیاز چھٹانک بھر مرچ سیاہ دو دام مسکہ آدھ پاؤ دہی پاؤ سیر دھنیا چھٹانک بھر اول گوشت کے پارچون کے باریک باریک ورق تیار کرین بعد اسکے ان پارچون کو دھکر صاف کرین اور نمک پیسکر اور عرق ادرک کا اور پیاز کا قیمہ کرکے اور مرچ پیسکر اور دھنیے کو بھونکر پیسکر مع دہی اور مسکہ کے پارچون مین ملائین اور سیخ پر لگاکر انگیٹھی کی آگ مین سرخ کرین پرند جانورون کی کباب لگانے کی ترکیب ایک جانور کو پاک وصاف کرکے اور خوب دھوکر چاقو کی نوک سی اسپر زخم لگا کر بعد اسکے ادرک آدھی چھٹانک دھنیا صاف کیا ہوا اور پسا ہوا آدھ پاؤ لونگ اور الائچی ماشہ ماشہ بھر مرچ پسی ہوئی دو دام دہی کا پانی خشک کرکے اور بالائی کو پارچہ بیز کرکے اسمین ملائین پیاز آدھی چھٹانک شکر گھی مین بھونین ان سب اجزا کو باہمد گر مرغ پر لت کرین اور موافق قاعدۂ مذکور کے سیخ پر کباب کرین اور **ترکیب مچھلی کے کباب کی** سیخ پر آدھ سیر مچھلی کا گوشت اور مسکہ آدھ سیر ادرک آدھی چھٹانک پیاز آدھی چھٹانک دہی پاؤ سیر بالائی شیر یک چھٹانک دھنیا دو پیسہ بھر بیسن چنے کا آدھی چھٹانک کالی مرچ چار ماشہ لونگ ماشہ بھر الائچی ماشہ بھر لیمو تین عدد نمک دو دام اول گوشت کی ٹکڑی کباب کے لائق کرکے چھری کی نوک سی انکو خوب کوٹین اور بیسن چنے کا اسپر ملکر خوب دھوین بعد ازان نمک اور عرق ادرک کا اور دھنیا مفشر اور مرچ خوب پیسکر ان ٹکڑون پر مچھلی کے ملین اور پیاز ٹکڑی ٹکڑی کرکے مسکہ مین بریان کرکے پیاز کو بھی مع مسکہ کباب پر چنیر لگادین اور لونگ الائچی کو عرق لیمو مین پیسکر اسمین بھی اور پیاز مین ملادین اور باقی بچے ہوئے دہی اور بالائی کو کپڑی مین چھانکر مچھلی کے ٹکڑون پر مخلوط کردین اور سیخ پر لگائین اور جسقدر مصالحہ ظرف مین باقی رہگیا ہو کباب پر چنیر لگائین اور آگ پر سرخ کرین دوسری وضع مچھلی کے کبابون کی مچھلی کو طریق مذکورۂ سابق پر صاف کرین اور لہسن پیاز ادرک نمک تینون کو پیسکر اور قدری دہی مین بیسن چنے کا مع مصالحہ گت کرکے مچھلی کی ٹکڑون کو اسمین مخلوط کرین اور ماہی توہ مین گھی مین بریان کرین جسوقت ٹکڑی سرخ ہو جائین تو کباب تیار ہین **اصل چھٹی پلاؤ کی ترکیب** مین ماہی پلاؤ چاول اور مچھلی سیر بھر اور گھی آدھ سیر دارچینی لونگ الائچی ہر ایک دو ماشہ پیاز ادرک آدھ پاؤ آدھ پاؤ کالی مرچ آدھی چھٹانک دھنیا آدھ پاؤ دہی تین پاؤ تل کا تیل چار دام زیرہ ایک دام سونف دو دام بیسن چنے کا پاؤ سیر نمک چار دام مچھلی کے

پارچہ کرکے بدستور معین پاک صاف کرین یعنے اول صرف پانی سے دھووین پھر مہین سے پھر سرسون یا تل
کے روغن مین خوب ملکر دھووین پھر گرڑ کی شربت مین متواتر کئی دفعہ خوب ململ کر دھووین اور رطوبت پارچونکی
رومال سے صاف کرڈالین بعدازان مصالحہ پیسکر مچھلی کی پارچون کو اسمین آلودہ کرکے اسقدر گھی مین بریان کرین
کہ وہ پارچہ سُرخ ہوجائین بعدہ چھٹانک بھر دال چنے کی پانی مین جوش کرکے دال کو دور کرین اور اُس پانی مین چاول
نیم جوش کرین بعدازان دوسرے دیگچہ مین اول نیم پخت چاول کو اور ماہی بریان کو مع مصالحہ تہ بتہ کرین اور
قدرے آب جوش چاولون کے گلنے کے لائق اُسمین ڈالکر دیگچہ کا مُنھ بند کرکے دم دیوین جسوقت پلاؤ تیار
ہوجائے تو گھی کو داغ کرکے اُسپر ڈالین کہ تیار ہوجائے اور جو پلاؤ کو چاشنی دار کرنا چاہین تو شکر پاؤ سیر لیمو
پاؤ سیر کشمش پاؤ سیر زرشک ایکدام بادام ایک دام اِن سب سے چاشنی تیار کرکے جسوقت پارچہاے ماہی کو
بریان کرین بعد اُسکے نصف چاشنی اُنمین دیگر آگ پر رکھدین کہ وہ چاشنی پارچون مین جذب ہوجائے اور نصف
چاشنی آب جوش مین مخلوط کرکے چاول کو اُسمین جوش دیوین اور پارچون کو مع لعاب تہ بتہ برنج مین رکھین اور دیگچے
کی مُنھ کو آٹے کا کرا دیکر پلاؤ کو دم دین اور بجاے آب جوش خود کی گوشت کا آبجوش دیوین تو نہایت بہتر ہے پلاؤ دم
پخت مرغ مرغ ایک گوشت حلوان سیر بھر گھی تین پاؤ دارچینی لونگ الائچی ایک ایک ماشہ چاول سیر بھر زعفران ماشہ بھر
دہی پاؤ سیر پیاز پاؤ سیر ادرک ایک دام نمک تین دام دھنیا ایک دام کشمش پاؤ سیر حلوان کے گوشت کو قیمہ کرکے قدرے
گھی اور پیاز مین بگھار کر دو پیازہ یا مصالحہ موافق دستور کے تیار کرین اور ادرک اور کشمش کو قیمہ کرکے مرغ کے
پیٹ مین بھر کر اور ڈورہ سے باندھکر گھی مین بریان کرین اور بقدر ضرورت پانی ڈالکر چھوڑ دین جسوقت گلجائے
اور پانی خشک ہوکر صرف گھی باقی رہجاوے تو آگ پر سے اُتار لیوین اور رکھدین اور چاولون کو مع لونگ الائچی
پانی مین جوش کرین جب قریب گداز آئین پارچہ بیز کرکے دوسرے دیگچہ مین قیمہ اور چاولون کو تہ بتہ کرین اور
اوپر سب سے مرغ کو رکھین اور قدرے آب جوش اُسمین ڈالکر دم دین کہ بس تیار ہے یخنی پلاؤ برنج سیر بھر مسکہ سیر بھر
نمک آدھ پاؤ حلوان کے گوشت کے پارچہ دو سیر کاہی کے گوشت کے پارچہ دو سیر بادام آدھ سیر بالائی پاؤ
سیر دودھ آدھ سیر دہی پاؤ سیر لہسن پاؤ سیر لونگ ایک دام الائچی دو دام دارچینی چھ ماشہ لیمو پاؤ سیر اوّل گوشت
حلوان اور کاہی کے پارچہ کرکے پانچ مرتبہ یا چھ مرتبہ خوب پانی سے دھووین اور چھ سیر پانی کے ساتھ دیگچہ
مین ڈالکر آگ پر رکھکر آبخ کرین جسوقت کف اور کثافت اوپر آوے کفگیر سے دور کرین پھر دوسرے دیگچہ
مین قدرے مسکہ ڈالکر لہسن اُسمین ڈالین جب لہسن سُرخ ہوجائے گھی مین سے نکال لین اور چند دانہ الائچی سفید تجے

اسمین ڈالین اور سب گوشت جوش خوردہ کو اسمین بگھار دین اور آنچ کردین کہ خوب پختہ ہو جائے یعنے گوشت
گلجائے جبوقت دیکھین کہ اسمین تین سیر پانی کے قریب رہا ہے اور گوشت نرم ہوگیا تو پھر قدری مسکہ اور چند دانہ
الایچی دوسرے دیگچہ مین ڈالکر گوشت کو مع شوربہ کے بگھار دیوین اور آب یخنی صافی مین چھان لین بعد اس کے
پاؤ سیر دہی کو تہائی حصہ نمک کے ساتھ دس سیر پانی مین ملاکر رکھین اور گوشت حلوان کے پارچون کو گوشت
کاہی سے جدا اس پانی سے دہی کے دھوڈین اور سب کھی آگ پر رکھین اور باقی ماندہ لونگ الایچی کو اسمین
ڈالین اور نصف آب گوشت کو اسمین بگھار دیوین اور نصف کو رکھ چھوڑین پھر ان گوشت کے پارچون کو کہ دہی
کے پانی سے دھویا ہے اسمین ڈالین جبوقت چند جوش آوین تو تہائی حصہ نمک کو مع عرق لیمو کے اسمین ڈالین
جبوقت سب پانی جلجائے اور فقط گھی باقی رہجائے تو آگ سے اتار لین اور بادام مقشر کو پیسکر بالائی اور روغن
مین ملاکر اسمین ڈالین اور آگ پر رکھین بعد ازان نصف آبجوش کو کہ رکھا ہے آگ پر رکھین اور چاولون
کو چند بار خوب دھوکر اسمین ڈالکر خوب جوش دین اور باقی نمک کو اسمین ڈالین جب چاول قریب گداز کے
پہونچین تو پانی انکا صافی سے دور کرین مع دارچینی اور لونگ وغیرہ کے جسن دیگچہ مین کہ گوشت کے پارچہ ہین
ڈالدین اور کفگیر سے قدری تہ و بالا کرین اور تھوڑا سادہ آبجوش کہ چاولونمین نکلا ہے اسمین ڈالکر کولون کی آگ پر
رکھین اور دیگچے کا منہ آٹے کے گڑی سے بند کرکے ایک ساعت توقف کرین کہ تیار ہوجائے ترکیب پلاؤ ساوہ
چاول سیر بھر مسکہ سیر بھر حلوان کا گوشت سیر بھر نمک چھٹانک بھر قرنفل ایک دام الایچی ایک دام زیرہ چھ ماشہ
کالیمرچ چھ ماشہ دہی آدھ سیر بالائی پاؤ سیر پیاز پاؤ سیر دودھ پاؤ سیر لہسن چھٹانک بھر ادرک چھٹانک بھر اول
گوشت کو پانچ چھ مرتبہ پانی مین خوب دھوڈین اور نمک کو پیسکر اسمین ڈالین اور ادرک اور لہسن کو کچلکر عرق
اسکا مع دہی کے اسمین ڈالکر ملائین اور بعد اسکے پیاز کو باریک تراشین اور مسکہ کیساتھ دیگچے مین ڈالکر پیاز
کو خوب سرخ کرین اور گوشت اسمین ڈالکر بریان کرین جب پانی خشک ہوکر صرف روغن باقی رہجائے تو بالائی
اور دودھ کو پارچہ بیز کرکے اسمین داخل کرین اور چاولون کو اسکے اوپر ڈالدین اور باقی نمک اور لونگ الایچی
زیرہ کالیمرچ اسمین ڈالین اور چاولون کے گلجانے کے لائق گرم پانی اسمین ڈالدین اور نرم آگ پر اسکو پکائین
جبوقت چاول گداختہ ہوجائین تو ایک لحظہ منہ دیگچے کا بند کرکے کوئلہ کی آگ پر رکھین کہ تیار ہوجائے ترکیب
قورمہ پلاؤ گوشت سیر بھر اور چاول بھی سیر بھر گھی آدھ سیر زعفران ایک ماشہ دارچینی دو ماشہ لونگ دو ماشہ
الایچی دو ماشہ دہی پاؤ سیر پیاز پاؤ سیر ادرک دو دام لہسن ایک دام کالی مرچ ایک چھٹانک نمک تین دام

زیرہ تین ماشہ اول پیاز کو گھی مین بریان کرین اور جدا کرلین اور گوشت کی پارچون کو مصالحہ مین آلودہ کرکے
گھی مین بگھارین اور دھنے کا پانی اور نمک ڈالکر خوب گلائین تبداسکے بھنی ہوئی پیاز کو دہی مین ملاکر گوشت
کی تہ پر ڈالین جب کہ ایک جوش آجائے زعفران اور باقی مصالحہ پیسکر تہ لگائین اور چاولون کو نیم جوش کرکے
تہ پر بچھاکر ایک لحظہ آگ جلاکر دم کرلین بعد اسکے گھی داغ کرکے اسپر ڈالین اور چولہ پر سے اتارلین پلاؤ زرد
چاول سیر بھر گھی ڈیڑھ پاؤ شکر سفید آدھ سیر زعفران پانچ ماشہ کشمش اور پستہ اور بادام ہر ایک آدھ پاؤ
اول شکر کا شربت تیار کرین اور زعفران پیسکر تھوڑی گھی مین ملاکر رکھ لین اور چاول نیم جوش کرکے زعفران
مین رنگ دیکر اسی شربت مین دم کرلین بعد اسکے گھی داغ کرکے اسپر ڈالین جبوقت تیار ہوجائے پلاؤ کو
لگن مین نکالکر کشمش اور بادام وغیرہ سب میوہ کو گھی مین بھونکر پلاؤ مین ملائین اور نوش فرمائین بعضے مخلص
چاولون کو ہار سنگھار کے پھولون مین جوش دیکر شربت مین دم کرتے ہین اور بعضے اشخاص ہار سنگھار کے
پھولون کی جگہ ہلدی کا رنگ دیتے ہین اور ترکیب اسکی یہ ہے کہ اول ہلدی کو آگ مین بھونکر خوب کرکے
پانی مین جوش دیتے ہین کہ رنگ اسکا نکل آئے اور اس رنگ کو صافی مین چھانکر اسمین چاولون کو جوش دیتے
ہین جب قریب گلنے کے پہونچتے ہین تو پانی کو دور کرکے شیرہ مین دم دیوین اور میوہ بطریق مذکور ڈالین متنجن پلاؤ
گوشت ڈیڑھ سیر چاول سیر بھر مسکہ ڈیڑھ پاؤ زعفران دار چینی لونگ دو دو ماشہ شکر سفید آدھ سیر اور لیمو بھی
آدھ سیر مغز بادام نیم پاؤ اور کشمش بھی آدھ پاؤ اور پیاز آدھ پاؤ ادرک ایک دام دھنیا دو دام نمک ایک دام
اول گوشت کو پیاز ادرک نمک دھنیا مین یخنی تیار کرین اور آب یخنی کو چھانکر مع گوشت لونگ سے گھی مین بگھار
دیوین بعد ازان گوشت کو آبجوش سے جدا کرکے شکر آبجوش مین ڈالین اور تین لیمو کا عرق ڈالین اور جوش
کرین اور مصالحہ اور زعفران پیسکر اسمین ڈالدین اور چاولون کو قدری عرق لیمو دیکر پانی جوش کرین جب
قریب گلنے کے پہونچین تو صافی سے چھانکر تیار یخنی مین ڈالدین اور گوشت بھی اسمین داخل کرین اور دم پر
لگاوین اور منھ دیگچے کا آٹے سے بند کردین جبوقت تیار ہوجائے تو گھی داغ کرکے اسپر ڈالین اور لگن مین
نکالکر بادام اور کشمش گھی مین بریان کرکے پلاؤ مین مخلوط کرین اور تناول کرین **اصل سیاتوین اقسام**
کھچڑی قبولی کھچڑی معظم خانی کھچڑی مونگ مقشر اور دودھ گاے کا اور مصری سیر بھر تینون دارچینی دو
ماشہ لونگ دو ماشہ الائچی دو ماشہ ادرک ایک دام نمک بقدر ذائقہ گھی آدھ سیر کھچڑی کو مع مصالحہ گھی مین بریان
کرین اور دودھ کو مع مصری کے ایک جوش دیکر کھچڑی مین ڈالین جبوقت کہ پختہ ہوکر اور دم کھاکر تیار۔

ہو جائے تو نوش جان فرمائین اور جو دودھ کے ساتھ قدرے مشک گلاب مین پیسکر ملاوین تو نہایت لطیف
ہو جائے کھچڑی خاصہ گوشت حلوان سیر بھر اور کھچڑی مونگ مقشر سیر بھر روغن زرد آدھ سیر دارچینی تین ماشہ
لونگ تین ماشہ الائچی تین ماشہ کالی مرچ تین ماشہ زعفران دو ماشہ دھنیا ایک دام ادرک ایک دام نمک بقدر ذائقہ
کے گوشت کو قیمہ کرکے نصف گھی مین اور پیاز مین بگھار دیکر بریان کرین اور نمک اور دھنیا اور ادرک دیکر گداز
کرین اور دارچینی وغیرہ مصالحہ کو ٹکرا اور زعفران پیسکر اُسمین ملائین اور کھچڑی کو مع مصالحہ نصف گھی مین بریان
کرکے بقدر ضرورت پانی دیکر گداز کرین جسوقت کہ کھچڑی دم کھاکر تیار ہو جائے تو لگن مین نکالین اور دو پیالہ
قیمہ کو اُسمین مخلوط کرکے تناول فرمائین کھچڑی شلہ جہانگیری گوشت حلوان سیر بھر کھچڑی مونگ سیر بھر گھی
تین پاؤ لونگ دو ماشہ دارچینی دو ماشہ الائچی سفید دو ماشہ پیاز پاؤ سیر ادرک ایک دام دھنیا ایک دام نمک
تین دام گھی مین پیاز کو بریان کرکے گوشت کو اُسمین بگھار دیوین اور پانی دھنیہ کا اور نمک کا دیکر پانی موافق
کھچڑی کے ڈالکر گداز کرین اور پاؤ سیر گھی مین لونگ کا بگھار دیوین جب ایک جوش آجاوے تو کھچڑی کو خوب
دھوکر اُسمین ڈالدین جسوقت پکجائے تو دارچینی لونگ الائچی پیسکر ڈالین اور باقی ماندہ گھی مین بگھار دیوین کھچڑی
قبولی چاول سیر بھر گھی ڈیڑھ پاؤ دال چنے کی خواہ تر ہو یا خشک ہو پاؤ سیر دارچینی دو ماشہ الائچی دو ماشہ
لونگ دو ماشہ کالیمرچ ایک دام نمک دو دام اول چنے کی دال کو ایک جوش خفیف دیکر مع مصالحہ اور آبجوش
کے بگھار دیوین اور چاولون کو خوب دھوکر اُسمین ڈالین جب قریب گداز ہو جاے تو دم دیوین اصل آٹھوین
فرنی کی قسمون کی ترکیب مین اور فالودہ کی ترکیب فرنی گاے کا دودھ سیر بھر قند پاؤ سیر
میدہ چاولون کا چھٹانک بھر اچھے خوب چاول منگاکر دو تین بار خوب دھوکر صاف کرین اور آفتاب کی دھوپ
مین خشک کرکے باریک میدہ کرین اور دودھ کو دیگچے مین ڈالکر جوش دین اور حالت جوش مین میدہ چاول کا
تھوڑا تھوڑا ڈالکر چمچہ سے چلائین اسلیے کہ میدہ بستہ نہ ہو جائے بعد اسکے حرکت دین کہ فرنی کا قوام ہو جائے اسوقت
مصری کا قوام درست کرکے ڈالدین بعد ڈالنے قوام کے تھوڑی دیر صبر کرین اور آگ پر سے نیچے اُتار کر تھوڑا
مشک گلاب یا کیوڑہ مین گھسکر اُسمین ڈالدین اور رکابیون مین نکالکر مغز بادام یا بستہ باریک تراش کر اُسپر چھڑکدین
اور اگر چاہین چاندی کے ورق بھی اُسپر لگائین ترکیب فالودہ نشاستہ پاؤ سیر دودھ گاے کا چار سیر قند
سفید سیر بھر مغز بادام دو دام نشاستہ کو دو سیر دودھ مین ڈالکر آدھ سیر قند سفید اُسمین ملاکر صافی سے صاف
کرین اور بقدر حاجت پانی اُسمین ڈالکر ملایم آگ پر رکھدین اور چمچہ سے زیر و زبر کرین کہ خوب پکجائے

بعد اُسکے باقی دودھ مین قند ملاکر اُسمین ڈالدین اور ملائم آگ پر جلاکر جمچہ اُسمین لگائین جب کہ قوام اُسکا مثل شہد کے ہوجائے آگ سے اُتار کر مشک کو گلاب یا کیوڑہ مین پیسکر اُسمین ملادین اور رکابی مین نکالکر مغز بادام ریز ریزہ کرکے اُسپر چھڑکین اور چاندی کا ورق لگائین **ترکیب فالودۂ ماقوت** تمام ترکیب اُسکی مثل فالودہ کے ہے لیکن یہی فرق ہی کہ جسوقت چولھ سے نیچے اُتارتے ہین چار ماشہ زعفران خالص کیوڑہ مین پیسکر اُسمین ملاتے ہین اور جمچہ سے خوب زیروزبر کرتے ہین کہ رنگ اُسکا زرد ہوجائے اُسوقت رکابی مین نکالکر سرد کرتے ہین **اصل نوین متفرق غذاؤن کی ترکیب کے بیان مین خاگینہ بیضۂ مرغ کا** بیضہ مرغ دس عدد مسکہ ڈیڑھ پاؤ بھنے ہوئے چنون کا آٹا چھٹانک بھر نمک آدھی چھٹانک کالیمرچ چار ماشہ دھنیا چھلا ہوا بھنا ہوا ایک دام لونگ ایک ماشہ الائچی ایک ماشہ پیاز چھٹانک بھر دہی آدھ پاؤ بیضوں کو توڑکر نقط سپیدی کا کہ زردی مین ملا ہوا ہے اُسکو دور کرین بعد اُسکے نمک اور مصالحہ باریک پیسکر اُسمین ڈالدین اور ہاتھ سے خوب لت کردین کہ ایک ذات ہوجائے پیاز کو خوب باریک تراش کر اور مکھن مین بھونکر اُسمین ملادین اور ماہی تابہ مین گھی ڈالکر آگ پر رکھدین جسوقت گھی گرم ہوجائے اِن سب اجزا کو اُسمین ڈالدین جب ایکطرف سُرخ ہوجائے تو دوسری طرف رُخ اُسکا پھیردین یہانتک کہ دونون جانب اُسکی سُرخ ہوجاوے اُسوقت آگ سے جداکرکے تناول فرمائین **ترکیب شش رنگہ مرغ کے بیضہ** دس عدد پیاز پاؤ سیر گھی پاؤ سیر سفید شکر آدھ سیر کاغذی لیمو پانچ عدد زعفران دو ماشہ دارچینی دو ماشہ لونگ دو ماشہ الائچی دو ماشہ نمک آدھا دام پیاز کو بہت باریک تراش کر آدھ پاؤ گھی مین بریان کرین کہ خوب سُرخ ہوجائے اُسوقت گھی سے نکالکر علیحدہ نگاہ رکھین اور جملہ مصالحہ کو خوب ملائین بعد ازان لیمو کا عرق اور تھوڑا پانی شکر مین ڈالکر اور صافی مین چھانکر آگ پر رکھین اور قوام بنائین جسوقت قوام تیار ہوجائے تو آگ سے اُتارلین اور پیاز سُرخ کرکے اُس چاشنی مین ڈالین اور تھوڑا سا جوش دیوین کہ قدرے شیرہ جذب ہوجائے پھر آگ سے اُتارکر تناول فرماوین **دو پیازہ مرغ** گوشت سیر بھر پیاز سیر بھر گھی آدھ سیر مرچ ہندی سبز آدھ سیر نمک ہلدی لہسن دھنیا ادرک موافق حاجت کے لونگ ایک دام مرچ سیاہ ایک دام لیمو پانچ عدد اول پیاز کو باریک تراش کر گھی مین بھونین جب سُرخ ہوجائے گھی مین سے باہر نکالکر علیحدہ رکھدین بعد اُسکے گوشت کو مع نمک و مصالحہ اور سبز مرچ کے روغن مین ڈالکر بھونین اور گلنے کے لائق پانی ڈالدین جب کہ گوشت قریب گلنے کے پہونچے پیاز کو جو سُرخی کی ہوئی رکھی ہی اُسمین ڈالکر جمچہ سے خوب زیروزبر کردین

اور پیاز کے گلانے کے واسطے اگر حاجت ہو تھوڑا پانی اور آسمین ڈالکر چھوڑدین جسوقت پانی خشک
ہوجاوے آگ اوپر سے اُتار کر سرد کرکے تناول فرمائین اِس لیے کہ مرچ کا سالن سرد ہو جانیکے بعد بہت ذائقہ دار
ہوجاتا ہے اور جو ایک شب کے بعد کھایا جاوے اور زیادہ تر لذیذ ہوتا ہے دو پیازہ کریلیہ کا کریلیہ سیر بھر قیمہ گوشت کا سیر بھر پیاز
آدھ سیر گھی آدھ سیر ہری مرچ آدھ سیر دہی آدھ سیر لہسن اور ہلدی اور ادرک اور دھنیا اور سیاہ مرچ اور نمک
موافق حاجت کے لیکر کریلے کے اوپر کا پوست اول صاف کرین اور جگر اُسکا چاک کرکے تخم وغیرہ اندر سے نکالکر
خوب صاف کرین اور نمک پیسکر اُسپر لگائین اور ہاتھ سے ملین کہ پانی اُسکا نکلکر تلخی بالکل دور ہوجاوے بعد اِسکے
کئی مرتبہ پانی سے دھوکر صافی سے صاف کرین اور دھوپ مین رکھدین بعد اِسکے قیمہ کو بمع مرچ اور مصالحہ کے
باریک کوٹکر نصف گھی مین بھونکر گلنے کے لائق پانی اُسمین ڈالدین جسوقت پانی خشک ہوکر صرف گھی باقی رہجاوے
وہی اُسمین ڈالکر خوب سُرخ کرین اور آگ پر سے اُتارکر قیمہ کو کریلون مین بھردین اور ڈوڑہ سے باندھکر اُس باقی
ماندہ گھی مین بھونکر علیحدہ کرلین بعد اِسکے اور گھی مین پیاز کو بھونکر جدا کرلین اور باقی ماندہ گھی مین ہلدی اور دھنیا
وغیرہ بھونکر کریلہ اور پیاز اُسمین ڈالدین اور چمچے سے خوب نیچے اوپر کردین بعد اِسکے پانی بقدر حاجت کے ڈالکر گلاوے
مین جسوقت پانی خشک ہوکر فقط گھی رہجاوے آگ پر سے اُتارکر سرد کرین اور نوش جان فرمائین **فصل چھٹی**
جراحون کے فن مین جاننا چاہیے کہ زخمون کی قسمونکا پہچاننا اور ضرب اور فصد کھولنا اور قطع کرنا گوشت کا اور
ٹوٹی ہڈیون کا یا وہ ہڈیان کہ اپنی جگہ سے اُکھڑ جاتی ہین اور زخم مین ٹانکے لگانا اور جاننا اِس کے متعلقات کا فن جراحی
سے مراد ہی یہ فن علم طب کا ایک شعبہ ہے عرب و عجم کے بڑے بڑے طبیب عزت دار اہل اسلام اِس فن کی کثافت کو دیکھکر
کہ ہر وقت ریم اور خون کی آلایش اور آلودگی رہتی ہے اِس عمل سے کراہت اور پرہیز رکھتے ہین لیکن اپنے
پیش دستون کو اِس کام پر مامور کرکے لقب اُنکا رجراح رکھا ہے اور فرنگستان کے طبیب خود اس کام مین
دسترس رکھتے ہین جراحون کے محتاج نہین ہین یہ فن بہت شریف اور مفید ہے سب خاص و عام اِس فن کے محتاج
ہین واسطے دریافت ہونے مبتدیون کے ہم اسمین سے مجملاً چند اصل بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالی **اصل**
پہلی اعضا کی تشریح کے بیان مین واضح ہو کہ اول اعضاء انسان کی تشریح سے واقف ہونا جراحون کو
بہت ضرور ہی اسلیے کہ کام کیوقت یعنے فصد اور جوڑ بند کے قطع کرتے وقت کہ اکثر اِسکی حاجت پڑتی ہی بچے اور رگ
اور شریان وغیرہ کی احتیاط بجا لائین کسلیے ایسے اعضا پر زخم کا پہونچنا خطر عظیم رکھتا ہی جاننا چاہیے کہ اعضائے انسان دو
طرح ہین مفرد اور مرکب عضو مفرد وہ ہی کہ اُسکے ہر جزو پر کل کا نام صادق آسکے مثلاً گوشت اور ہڈی ہر عضو کی گوشت کو

گوشت کہسکتے ہین اور ہر جگہ کی ہڈی کو کہتے ہین اور مرکب وہ ہی کہ ہر ایک عضو کا نام مجدا مجدا ہو مثلاً سر اور منہ
اور ہاتھ اور پانون وغیرہ اعضاے مفرد کی کئی قسمین ہین اول عظام یعنے ہڈیان جو کہ بدن کی مضبوطی اور
ثبات کی بنیاد ہڈیون پر منحصر ہے اسواسطے حکمت الہی بانی اسکی ہوئی کہ سب ہڈیان سخت اور سنگین ہوتی ہین
اور انسان کے جسم مین سب دوسو اڑتالیس ہڈیان ہین اس تفصیل سے کہ سر مین مع درزون کی گیارہ ٹکڑی ہین
فک اعلی مین چودہ ٹکڑی ہین اور فک اسفل مین دو ٹکڑی ہین دانت بتیس ہین مہرے پشت اور گردن کی تیس ہین
اور انکو فقرات بھی کہتے ہین جنپر گردن کی ہڈی کے دو ٹکڑی ہین اور شانون کی چار ٹکڑی ہین اور دونون ہاتھ
مین ساٹھ ٹکڑی ہین اور دونون پاؤن مین بھی ساٹھ ٹکڑی ہین پہلو کی ہڈیون کی چوبیس ٹکڑی ہین سینہ کی ہڈی
کے سات ٹکڑے ہین تہیگاہ کی ہڈی کے دو ٹکڑی ہین دوسرے اعضاء مفرد مین عضروف یعنے چپنی ہڈی ہی سب
اعضا سے سخت ہی اور ہڈی سے نرم ہے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ پچھے اور عضلات اسکے وسیلہ سے ہڈیون مین
ملے رہین جس عضو مین ہڈی نہین ہے یہ قایم مقام اسکے ہے تیسرے اعضاے مفرد مین پٹھا ہی کہ فارسی مین اسکے
پے کہتے ہین اور نرم اور سفید رنگ ہوتا ہے اور وہ حس و حرکت کا آلہ ہی گرمی اور سردی اور نرمی اور سختی اس سے
معلوم ہوتی چہارم وتر ہی پٹھے کی مشابہ فائدہ اسکا یہ ہے کہ اعضا کو حرکت دیتا ہے پانچوین رباط یہ بھی پٹھے کی مشابہ
ہے فائدہ اسکا یہ ہی کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے ربط دیتا ہے اور ایک ہڈی کو دوسری ہڈی سے ملاتا ہی چھٹے
عضلہ ہی کہ وتر اور عصب اور رباط سے مرکب ہی عضلات انسان کے بدن مین پانچ سو ستر ہین اور بقول جالینوس کے
پانچ سو اٹھاڑہ ہین شرائین اور وہ رگین ہین کہ قلب سے پیدا ہوئی ہین ہمیشہ متحرک رہتی ہین ساتھ انبساط
اور انقباض کے اور انکے جوف مین روح بہت ہی اور خون کم ہے لیکن ایک شریان ہی کہ پھیپھڑے سے ملی ہوتی ہی
اسکو شریان وریدی کہتے ہین اسکے واسطے سے پھیپھڑے سے قلب پر ہوا پہونچتی ہی اور ترویح قلب اسی سے ہے
آٹھوین اور وہ یعنے وہ رگین کہ جگر سے جمی ہین خون انمین بہت ہی اور روح کم ہے نوین غشا اور وہ ایک غصبانی
ہے کہ پٹھون سے بنا ہوا ہے نفع اسکا یہ ہی کہ اعضا کی شکل کو محفوظ رکھتی ہے اور یہ نو اعضا منی سے پیدا ہوتی ہین
دسوین گوشت ہی اور چربی ہے اور یہ بھی گوشت کی قسم مین ہی یہ تینون خون سے پیدا ہوتے ہین اور اجسام مرکب
سولہ عضو ہین اس تفصیل سے دماغ اور آنکھ اور کان اور ناک اور زبان اور دل اور معدہ اور جگر اور تلی
اور گردہ اور ثانہ اور مثانہ اور قضیب اور رحم یعنے فرج ان اعضاے مرکب مین ہر عضو نے اعضاے مفرد
سے ترکیب پائی ہے اصل دوسری ضربہ اور سقطہ کے علاج مین ضربہ وہ ہی کہ کوئی چیز بھاری اور سخت جسم پر گرکے

اور اس سے تکلیف پہونچے اور سقطہ وہ ہے کہ خود جسم اپنا کسی سخت چیز پر گرے اور اُسکی وجہ سے رنج لاحق ہو
اور یہ کئی قسم پر ہے ایک یہ ہی کہ تپ اور ورم نہ ہو اور خون بھی جاری نہ ہو بہتر علاج اِسکا یہ ہے کہ فوراً اُس مقام پر
سنگیان مع بچھنون کے لگائین اور گل ارمنی اور اقاقیا اور پتی سرو کی اور صبر اور ماش چھلا ہوا آس کے پانی مین
گھسکر اور گرم کرکے ضماد کرین اور اگر ورم اور بخار ہے جو رگ کہ اس جگہ سے مناسب ہو کھولین اور یا پچھنے لگائین
گلاب کی پھول اور مسور چھلی ہوئی اور گل ارمنی اور مامیثا اور صندل اور فوفل پانی مین پیسکر ضماد کرین اور تپ کی
حرارت کے دفع کرنیکے واسطے سرد دوائین دینا چاہیین اور بعد دور ہونے تپ کی اُس مقام کی تقویت کیواسطے
ریوند ایک حصہ فوہ اور لک منقی اور گل مختوم ہر ایک آدھا حصہ کوٹکر چھانکر دو درم سے چار درم تک چنے کی نقوع کی
ساتھ پلاوین اور مومیائی خالص کھلانا اور ملنا درد ضربہ اور سقط کو ٹھہرا دیتا ہی اور ہڈی کے ٹوٹ جانے یا اپنے مقام
سے ہڈی کی نکل آنے کو حالت درد مین اور کوفتگی مین جو استخوان مین اعصاب اور رباط مین اور گوشت یا پوست
مین واقع ہوئی ہی مومیائی کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہی تھوڑی مومیائی کا کھانا اور تھوڑی اُس مقام پر لگانا
بہت فائدہ بخش ہے اور جو ضربہ یا سقطہ سر پر واقع ہووی تو فوراً فصد قیفال یا اکحل اُسکے لیے مفید ہے اور گلاب
اور روغن گل اور سرکہ ملاکر سر پر ملین وقوع ضربہ کو جب تین روز گذر جائین تو مرغ کے سر کا مغز کھلائین اور جو سینہ پر
ضربہ اور سقط واقع ہووی اور اُسکے باعث سی کسی رگ مین اندر کو شگاف ہو جائے اور کھنکھار مین خون آئی
علاج اِسکا یہ ہی کہربا گلنار گل ارمنی خون سیاوشان لک سب کو برابر کوٹکر چھانکر دو درم خرفہ کے پانی کے ساتھ یا
نقوق سماق مین دین فوراً خون بند ہو جائیگا اور حالت امتلا مین فصد باسلیق کو دوا پر مقدم رکھین اور اگر
ضربہ یا سقطہ معدہ پر واقع ہو اور کوئی رگ شق ہو جائے علاج اُسکا یہ ہے کہ بسد اور کہربا اور گلقند باہمدگر ملاکر
کھلائین اور گل سرخ اقاقیا مصطگی آس سنبل ہر ایک پانچ درم زعفران صبر جوز السرو ہر ایک ایک درم لسان
الحمل کے پانی مین ملاکر طلا کرین اور اگر ضربہ اور سقطہ جگر پر واقع ہو علاج اِسکا یہ ہے کہ ریوند چینی اور فوہ ہر ایک
پانچ درم لاکھ دھلی ہوئی اور طباشیر ہر ایک تین درم کوٹکر چھانکر ایکدرم عرق کاسنی یا سکنجبین مین دین صندل سفید
گلاب کے پھول بنفشہ کے پھول ہر ایک پانچ درم جو کا آٹا سات درم زعفران ایک درم کافور آدھا درم گلاب
مین پیسکر روغن گل مین نیم گرم ضماد کرین اور اگر ضربہ اور سقطہ کسی عضلہ پر واقع ہو اور منفسخ ہوکر خون اُس سے
جاری ہو جائے یہی ضماد جو پیشتر بیان ہو چکا استعمال کرین اور جسوقت خون بند ہو جائے بابونہ اکلیل الملک السی کے
بیخ زوفائے خشک پتی خطمی کی پودینہ مرزنجوش خوش دیکر نطول کرین اور آٹا جو کا زوفائے تر پودینہ پہاڑی

ضماد کرین جاننا چاہیے کہ فسخ عضلہ تفرق اتصال سے مراد ہے کہ درمیان ٹھیک کے پڑتا ہے خواہ تفرق طول مین
واقع ہو یا عرض مین ایک جگہ ہوتا ہے یا کئی جگہ ہوتا ہے اور جو ضربہ اور سقطہ عصب پر واقع ہو دے اور اس
سبب سے بعض اجزا اسکے بعض سے متباعد یعنے جدا ہو جائین اول مسکنات اسپر طلا کرین ماش کا آٹا
دس درم گل ارمنی ساڑھے تین درم ایلوا زعفران مشک ڈیڑھ ڈیڑھ دام نیچہ کا پانی اور گلاب اور قدری روغن گل
اور روغن سوسن ملائین اور طلا کرین اور بعد اسکے کہ عصب پر مادہ گرنے سے ٹھہر جائے تو چیزین کہ اُنمین تحلیل
کی صفت ہو وہ استعمال مین لائین اسواسطے کہ جو مادہ وہان ہووے تحلیل ہو جائے اور اس جگہ ضماد خطمی اور بنفشہ
اور اکلیل کا کام آتا ہے اور مدہن روغن نرگس و شبت کا مفید پڑتا ہے اور اگر ضربہ اور سقطہ کسی جوڑ پر واقع
ہوا اور اُسکو سست کر دی یا اُسکو اپنی جگہ سے اکھاڑ دی علاج اُسکا یہ ہے کہ اول روغن گل اُس عضو پر ملین اور اُس یعنی مو
کو باریک پیسکر اُسپر لگائین اور کپڑے کی پٹی خوب معتدل باندھین یعنے نہ بہت سخت ہو دے نہ ڈھیلا ہو اصل
تیسری ہڈی کے ٹوٹ جانیکے علاج مین اگر ٹوٹ جانا ہڈی کا ظاہر مین معلوم ہو جائے لیکن تفرق
کم ہو یعنی ٹکڑی ہڈی کے آپس سے جُدا نہ ہو جائین شناخت اسکی یہ ہے کہ جب اُس مقام پر ہاتھ لگائین حس کرنے
سے بلندی اور پستی معلوم ہو علاج اسکا یہ ہے کہ اول ہڈی کے دونون سرون کو بہت ملایم اور نرمی سے سیدھا
کرین کہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے اور وہ عضو اپنی ہیئت اصلی پر آ جائے بعد اسکے پٹی سے معتدل باندھین یعنے نرمی
اور سختی مین بندش اُسکی معتدل ہو اور اگر آہستہ کھینچنے سے ہڈی سیدھی نہ ہو سکے ویسی ہی اُسکو اپنے حال پر چھوڑ دین
اور اُسکے کھینچنے مین مبالغہ نہ کرین کہ نقصان عظیم رکھتا ہے جس عضو کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے طریقہ اُسکے باندھنے کا
یہ ہے کہ اُس عضو کے لائق ایک لمبی پٹی کپڑے کی لیکر جس مقام پر کہ ٹوٹ گیا ہے پہلے وہان تین بار لپیٹین بعد
اُسکے اوپر کی طرف لپیٹتے ہوے چلے جائین اور دوسری پٹی لیکر خاص اُس ٹوٹے ہوے مقام پر اول چار
دفعہ لپیٹین بعد اُسکے نیچے کیطرف لپیٹتے چلے آئین اور اگر ضرب شدید پہونچی ہے تیسری پٹی بھی اسیطرح
باندھین کہ جس مقام پر اوپر کی پٹی انتہا ہے وہان سے لپیٹنا شروع کرین اور نیچے کی پٹی انتہا تک لپیٹتے ہوے
چلے آئین اور جاننا چاہیے کہ نفس عضو پر یعنے ٹوٹے ہوے مقام پر پٹی کو خوب مضبوط لپیٹین سوا اُسکے اور
مقام پر ملایم لپیٹنا چاہیے اور بیچ پٹی کے ہموار چاہین پست و بلند نہ ہون اور عرض یعنے چوڑاو پٹی کا ٹوٹے
ہوے عضو کے موافق چاہیے مثلاً سینہ اور پہلو کی پٹیان عرض مین ایک بالشت ہونی چاہین کم و بیش نہ ہون اور
پنڈلی بازو کی پٹیان تین انگشت سے چار انگشت تک چاہین اسیطرح قیاس کرنا چاہیے پٹیون کے باندھنے کے بعد جس جگہ

نشیب رہجائے وہان پر کپڑے کی گدیان بنا کر رکھنا چاہیے اس طور سے کہ سب عضو برابر ہو جائے اور کسی جگہ نشیب و فراز باقی نہ رہے اور چاہیے کہ پٹیان اور گدیان ملائم اور پاکیزہ ہون کہ اس ٹوٹے ہوئے عضو پر کچھ آسیب اور تکلیف نہ پہونچے اور پٹی اور گدی کے اوپر تختے باندھنا چاہیے عربی زبانمین ان تختون کو جبائر کہتے ہین اور ایک تختہ کو جبیرہ کہتے ہین اور چاہیے کہ انار اور بید اور سپنبھل وغیرہ ملائم لکڑی کے وہ تختے ہون اور درست اور ہموار ہون کج اور ناہموار نہ ہون اور تختون کے درمیان تھوڑا تھوڑا فاصلہ دیکر چارطرف دوڑی سے باندھنا چاہیے کہ اس مقام خوب حفاظت رہے اور جب پٹیون کے باندھنے سے فارغ ہو جائین ورم کی حفاظت کے واسطے جورگ کہ اس مقام کے مناسب ہو فصد کھولین اور خون موافق حاجت کے لینا چاہیے اور اگر کوئی سبب مانع نہ ہو مسہل ضعیف دینا چاہیے اور شوربا جوزۂ مرغ کا غذا کیواسطے بہتر ہے اور ایکمثقال گل ارمنی شربت مناسب کے ساتھ کھانا واسطے مضبوطی عضو مکسور کے نفع تمام رکھتا ہے مومیائی پارسی بھی بہت مفید ہے اور ان بندھی ہوئی پٹیون کو دو روز سے کم مین نہ کھولنا چاہیے مگر جسوقت کہ کوئی ضرورت سخت و امنگیر حال ہو مثلاً درد شدید پیدا ہو جائے یا خارش لاحق ہو ان صورتون مین کھولنا لازم ہے جسوقت چاہین عضو کو کھولکر ایک لحظہ ہوا مین رکھین کہ بیمار کو صحت پہونچے اور اگر خارش سے بہت تکلیف ہو نیمگرم پانی سے تطول کرین اسلیے کہ گرم پانی سے رطوبت لذاعہ تحلیل ہو جائیگی اور گرمی بھی ساکن ہو جائیگی لیکن پانی بہت گرم نہ ہو ایک ساعت آرام لیکر پٹیان گلاب اور روغن گل اور سرکہ مین تر کرکے باندھین اور اگر فقط السی کے تیل مین تر کرکے باندھین تب بھی بہتر ہے اور فائدہ گلاب وغیرہ کا یہ ہے کہ عضو کو قوت دیتا ہے اور خارش کو فرو کرتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گوشت اور جلد کا رنگ متغیر ہوتا ہے اور پوست اٹھ آتا ہے تو اس سبب سے بند کو کھولنا چاہیے اور جسوقت ایسی حالت ہو تو تختے نہ باندھنا چاہیے صرف ربط اور پٹیان اور گدیان کافی ہین اور جو شات دن گذر جاتے ہین تو درد کے سوا کچھ عارضہ نہین رہتا ہے اور حرارت غریزیہ بھی عضو سے دور ہو جاتی ہے اب چاہیے کہ پٹیون کے باندھنے مین سختی کرین یعنے پہلے سے زیادہ تر مضبوط باندھین اور اس صورت مین تختونکو چار پانچ دن کے بعد کھولنا چاہیے اور غذاے لطیف ترک کرکے غذاے غلیظ کلہ پایچہ اور زردی بیضہ مرغ اور حریرہ وغیرہ دینا چاہیے اور بعد پانچ روز کے جب کہ بند اور تختے کھول جائین تو ضماد صبر کا استعمال کرین اجزا اسکے یہ ہین صبر مسور اور مغاث اور گل ارمنی اور اقاقیا کوٹ پیسکر اسکے پانی مین خمیر کرکے شیر گرم ضماد کرین اور آخر ایام مین جب کہ مکسور اچھا ہونے پر آجائے پٹیان ڈھیلی باندھنا چاہیے ہر دفعہ بہت ڈھیلی باندھین اسلیے کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی جو اب وصل ہو گئی ہے بہت روز کے باندھنے سے جدا ہو جائیگی اور یہی احتمال ہے کہ مبادا

وصل اُسکا جُدا ہو جائے اور جبتک عضو مکسور خوب مستحکم ہو کر وصل نہ پکڑ جائے اُس عضو کو بہت حرکت نہ دین
اور ایک دو تیرہ پر بھی نہ رکھین کہ اِس سے بھی بہت نقصان ہی یعنے ایسا نہ ہو کہ عضلہ اور پٹھے سخت ہو کر حرکت سے
باز رہین اور جب تلک وہ ہڈی خوب درست نہ ہو جائے تختون کے کھولنے مین جلدی نہ چاہیے اسلیے کہ اکثر
ہے کہ وصل کے مضبوط نہ ہونے سے وہ عضو مکسور بسبب کھلجانے تختون کے ٹیڑھا ہو جاوے اور اکثر دس روز
بیس روز تک بندھے رکھین اور بعد ایک دو روز کے کھولین اور جس مقام پر باوصف ہڈی ٹوٹنے کے گوشت بھی وہان
کچل گیا ہو تو مناسب ہے کہ اُس جگہ پچھنے لگا کر خون نکالڈین کہ بدبو اور سڑنے کے فساد سے محفوظ رہے اور جسجگہ کہ
مع جراحت کے ہو وہان تو چاہیے کہ گدّیان اور تختے زخم کے مقام سے دور رکھین یعنی زخم کو کھلا رکھین اور زخم کے حوالی مین
گدّیان اور تختے رکھین اور جسطرح مناسب حال ہو باندھین اور عصابہ اور جبیرہ سخت تر نہ باندھین اسلیے کہ درد
سے محفوظ رہے اور زخم کے منہ پر پرانی روئی رکھین کہ میپ اور کثافت کو جذب کر لیوے اور زخم مین مرہم لگانا
شروع کرین جسجگہ عضو مکسورہ زخمی سے خون بہنے لگے تو چاہیے کہ صبر اور کندر اور دم الاخوین اور مر باریک کر کے زخم
پر چھڑکین اور جو وہ مقام خونین پر ہو اور خون روان نہ ہوا ہو تو مناسب ہے کہ اُسکے مخالف طرف فصد لیکر خون
نکالین اور جسجگہ کہ ہڈی ٹوٹ جاوے اور شاخ ہڈی کی ٹوٹکر اُٹھ آوے مگر پوست کو توڑ کر باہر نہ نکلی ہو پوست کے
نیچے ہو تو علامت اُسکی یہ ہے کہ اُس مقام پر ہاتھ جو رکھین اور پھیرین تو آواز وہان سے نکلے اس شرط پر کہ ہڈیان
بہت ریزہ ریزہ ہو گئی ہون وگرنہ نیچا اُونچا ہونا اجزاے عضو کا اُسکی حس کا شاہد ہے اور ایسے مکسور کی تدبیر یہ ہے کہ
تدبیر اور دستکاری سے ریزہ ہاے شکستہ کو اُنکے مقام پر بٹھائین بعد ازان نرم باندھین تو درد شدید نہ لاوے اگر
جو کوئی ٹکڑا ہڈی کا اُٹھ کھڑا ہووے اور درد شدید پیدا کرے اور دستکاری سے اپنی جگہ پر قائم نہ ہو سکے تو
چاہیے کہ اُس مقام کو شگاف دین اگر یہ شاخ ہڈی کی ہڈی سے جُدا ہو گئی ہے اُسکو کھینچکر باہر نکالڈالین اور جو ملی ہوئی
ہے تو قطع کرین جیسے کہا ہے کہ اگر ہڈیان ریزہ ہو گئی ہون تو سب ریزون کو باہر نکال لین اور اُسکی اصلاح کے بعد
زخم کے علاج اور ہڈی مکسور کی تدبیر مین مصروف ہوون اصل چوتھی قطع کرنیکے طریق کے بیان مین
اور گوشت اور ہڈی کے قطع کرنے مین جو مریض کو رنج اور سخت تکلیف عائد حال ہوتی ہے اور اکثر ہوتا ہے کہ تحمل تکلیف
نہین ہو سکتا ہے لہذا رفع تکلیف کیلیے دانا حکیمون نے بیہوشی کی دوا نکالی ہے اور وہ چند طرح پر ہے بعضی دوا
پانی کے مثل ہے بعضی ناس کیطرح سونگھتے ہی اُسکے انسان بیہوش ہو جاتا ہے انمین سے ایک ترکیب کہ بہت
سہل اور آسان ہے اور کھانے کے چند لحظہ کے بعد بیہوشی آتی ہے لکھتا ہے اور اُس دارو کی بیہوشی کی یہ ترکیب ہے

افیون خالص ایک ماشہ چرس ایک ماشہ بزر البنج ایک ماشہ پوست بیخ لفاح ایک ماشہ تخم دھتورا ایک ماشہ تخم کاہو
ایک ماشہ سب اجزا کو مساوی الوزن لیکر جدا جدا چوکوب کرکے رات بھر پانی مین تر رکھین اور صبحکو جوش کرکے
پانی اُسکا لیلیوین اور وہی دوائین منگا کر اُس پانی مین تمام رات تر رکھین صبح کو جوش دیکر اُس پانی کو نتھار لین اور
اُس پانی مین تیسری دفعہ پھر دوا بھگو دین اور صبحکو جوش دیکر پانی کو صاف کرلین اور پانچ تولہ گندم اُس پانی مین تر کردین
کہ وہ گیہون اُس پانی کو جذب کرلین اور خشک ہو جائین تو اُنکو پیسکر رکھ چھوڑی جب ضرورت پڑی تو قوی جوان
کے واسطے ایک ماشہ اور لڑکی واسطے آدھا ماشہ پانی مین گھولکر پلاوین چند لحظہ کے بعد ایسی بیہوشی طاری
ہوگی کہ اپنے حال سے اُسکو کچھ خبر نہ ہوگی اور جو ہوش مین لانا چاہین تو جند بیدستر فرفیون زنجبیل ہموزن لیکر
باریک پیسین اور رکھ چھوڑین اور ناس کیطرح تھوڑا اُس مرد بیہوش کی ناک مین پھونکدین فوراً چھینک آئیگی اور ہوش مین
آجائیگا اور جو ادویہ مذکور کو باریک پیسکر اور سرکہ مین ملاکر شیشہ مین کرلین اور مرد بیہوش کے سوراخ بینی کے مقابل
اُس شیشہ کا منھ کرین جسوقت کہ بو اُسکی دماغ مین پہونچیگی فوراً ہوش مین آجائیگا پس جب چاہین کہ گوشت یا ہڈی قطع
کرین یا زخم شمشیر وغیرہ مین ٹانکے لگائین اگر جانین کہ زخمی تاب شدائد نہ لاسکیگا تو اُسکو داروے بیہوشی دیکر بیہوش کرین
اور دستکاری مین مصروف ہون اور جراح کو چاہیے کہ نشتر اور چھری اور سوئی اور آری وغیرہ قطع کرنیکے ہتھیار
اور سینے کی باریک لطیف اور پاکیزہ رکھین پس جس مقام کی ہڈی کو کاٹنا یا نکالڈالنا منظور خاطر ہو تو اول اُس
مقام کو نشتر سے پارہ پارہ کرین مگر اسطرح پر کہ اعصاب وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے اور ایسا پارہ پارہ کرکے صاف
کرین کہ عظم شکستہ صاف نمایان ہووے پس ریزی ہڈی کی اگر قابل ملجانیکے ہووین تو اُنکو اُنکی جگہ پر چسپان کرین اور اگر
اُسکی قابل نہ سمجھین تو چھری سے یا آری سے جسطرح مناسب جانین تراشین اور نکالڈالین اور پھوڑے اور دنبل کو جبتک
پختہ نہ ہوجائی تو شگاف کرنا لازم نہین ہے اور ورم مین اُس مقام پر شگاف کرنا چاہیے کہ نرم اور فروتر یعنے گڑھا ہووے
اور واجب ہے کہ طول مین بدن چاک کرین اسواسطے کہ لیف نہ کٹجائے اور جراحون کو چاہیے کہ لیف کی وضعون سے اور ہر
عضو کے اعصاب و عضلات سے خوب آگاہ ہو اور ورم کے شق ہونیکے بعد اگر مادہ بہت ہے تو بتدریج نکالنا چاہیے دفعتہً
اُسکے نکالنے مین کوشش نہ کرین یعنے آہستہ آہستہ دبائین کہ سب مواد نکلجائے اور پرانے کپڑے سے پاک کرکے زخم
کے بھرنیکے واسطے مرہم لگائین **اصل پانچوین خلع اور وثی اور دہن کے علاج کے بیان مین** جاننا چاہیے
خلع اُسکو کہتے ہین کہ ایک ہڈی جو دوسری ہڈی کی جوڑ مین پیوستہ ہے اُسکے غار مین سے نکلجائے یعنے جوڑ اُسکا کھلجائے شناخت
اُسکی یہ ہے کہ شکل عضو کی بدلجاتی ہے اور اُس جوڑ مین غار پڑکر حرکت اُسکی باطل ہوجاتی ہے اور جو اکھڑے ہوے

عضو کو دوسرے عضو سے کہ اُسکے مشابہ ہے مقابل کرتے ہین عرض اور طول اور مضبوطی مین باہمدگر بہت فرق معلوم
ہوتا ہے اور جب کوئی عضو ٹوٹ جاتا ہے تو احتمال ہے کہ درد کے سبب سے اُسپر مادہ گریگا پس مقدم علاج اسکا یہ ہے
کہ فوراً جو رگ کہ اُس جگہ سے متصل ہے کھولین اور اُسیوقت ایک مثقال گل ارمنی گلاب اور قند کے شربت مین
ملاکر کھلائین اور املتاس اور ترنجبین اور املی اور لبلاب[1] اور جو کہ مناسب وقت ہو اُسکے استعمال سے طبیعت
کو ملائم کرین اور غذا مین شوربا چوجہ مرغ کا مع بادام کے دینا چاہیے کہ تپ اور ورم سے محفوظ رہے اور دیکھنا
چاہیے کہ صرف خلع ہے یا زخم اور ورم اور قرحہ سے مرکب ہے اگر مرکب ہے تو پہلے ورم اور زخم کا علاج کرنا چاہیے
اور جس عضو مین خلع واقع ہوا ہے اگر باسانی اور بغیر درد کے اپنی جگہ پر چڑھ سکے تو اور امورات پر التفات نکرین
صرف خلع کا علاج کرین اور اکھڑی ہوئے عضو کی چڑھانے کی یہ تدبیر ہے کہ آہستہ آہستہ اُسکو دھنے بائین کھینچین
کہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عضو اپنے مقام پر چڑھ جاتا ہے اُسمین ایک آواز نکلتی ہے اُس سے
معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ عضو اپنی جگہ پر آگیا اور عضو جب اپنے مقام پر چڑھ جائے فوراً اُسکو باندھنا چاہیے
ایسا نہ ہو کہ پھر اُتر جائے مغاث اور گل ارمنی مورد کے پانی مین ملاکر اور خرفہ اُسمین آلودہ کرکے باندھین
سخت پٹی نہ باندھین اور تین چار پیچ سے زیادہ تر نہ لپیٹین اور جسوقت کسر یا خلع مین گوشت اور پوست
بھی جدا ہو جائے چاہیے اُس گوشت کو قطع کرکے روغن زیتون گرم کرین اور اُسمین داغ دین اسلیے کہ
ہڈی نہ خراب ہو جائے لیکن وثی وہ ہے کہ ہڈی جوڑ پر سے اکھڑ جائے مگر بالکل جدا نہ ہووے اسلیے کہ اگر
بالکل اپنی جگہ سے نکلجائیگی تو اُسکو خلع کہینگے اور پہچان اُسکی یہ ہے کہ جسقدر کم یا زیادہ ہڈی اُکھڑتی ہے اُسیقدر
گڑھا جوڑ مین پڑجاتا ہے اور دوسری طرف بلندی معلوم ہوتی ہے اور حرکت صحیح اُس عضو سے دشوار ہو جاتی ہے
علاج اُسکا یہ ہے کہ اگر ہڈی اپنی جگہ سے کم اکھڑی ہو تو روغن گل ملین اور برگ مورد باریک کوٹکر اُس مقام پر رکھکر
معتدل باندھین اور مغاث اور خطمی اور انڈے کی زردی طلا کرین اور جو زیادہ تر ہڈی اکھڑ جائے تو قوی
دواؤن کا ضماد کرین مثلاً برگ انیل اور برگ سرو اور برگ بید اور مشک اور اقاقیا اور گلاب کے پھول اور
گل ارمنی اور خطمی اور ماش اور اکلیل اور صندل سرخ اور جو ورم ہو تو ماش اور گلنار اور اقاقیا اور فوفل اور مغاث
انڈے کی سپیدی مین ملاکر طلا کرین اور وثی اور دہن باہمدگر مترادف ہین اور ایک معنی رکھتے ہین یعنے ہڈی پر صدمہ
نہین پہونچتا مگر گوشت اور رباط اور جلد وغیرہ جو کہ ہڈی پر محیط ہے اُسمین درد اور کوفت پیدا ہوتی ہے شناخت اسکی یہ
ہے کہ اُس عضو پر کوفت اور درد پیدا ہو جاتا ہے اور باوصف کوفت اور درد کے حرکت دشوار نہین ہوتی ہے

[1] ایک گھاس ہے جس کو ہندی مین عشق پیچان کہتے ہین

لیکن بعض حرکتین آسانی سے انجام کو پہونچتی ہین اور بعض حرکات بدشواری ہوتی ہین جو دوائین کہ وقتی حقیقت سے علاج مین کام آتی ہین وہی دوا مین یہان بھی کافی ہین اور جو وقتی اور دہن مین ورم کا خوف ہے تو فوراً فصد لینا چاہیے بعد اسکے اور علاج کرین اصل چھوٹی زخم شمشیر وغیرہ کی ٹانکے لگانیکے بیان مین اگر زخم لینا ہووے تو فوراً ریشم کے تار سے سیین اور ایسی دوخت کرین کہ زخم کے دونون لب ملجائین بعد ازان اس مقام کو شراب برانڈی وغیرہ تیز اور تند سے خوب دھوڈین اور پرانے کپڑے کے سوف کو شراب مین تر کرکے زخم پر چسپان کرین اور گدی موافق زخم کے باریک کپڑے کی تہ بتہ درست کرکے شراب برانڈی مین تر کرین اور سوف کی اوپر رکھین اور اسکے اوپر عصابۂ لطیف چند تہ کرکے باندھین اور اس مقام کو ہر وقت شراب مین تر رکھین تین روز تک اور چوتھے روز زخم کو شراب سے تر کرکے پٹی اور گدی وغیرہ کو زخم پر سے اٹھالین اور زخم کو خوب پاک وصاف رکھین مرہم اسپر لگائین انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتے مین زخم بھر جائیگا اور تکمید سے زخم طول کھینچتا ہے اور اکثر گوشت کو فاسد کرتا ہے **اصل ساتوین زخمون کی قسمون کے بیان مین اور انکے علاج مین** جاننا چاہیے کہ تفرق اتصال جو گوشت مین ہوجاتا ہے اسکو جراحت کہتے ہین مگر ہنوز ریم نہ لایا ہو اسلیے کہ بعد ریم کے قرحہ کہا جاتا ہے اور اقسام زخمون کی یہ ہین صغیر کبیر بسیط مستوی الشفاہ غائر منفصل المضغہ مرکب نافذ بباطن وغیر نافذ بباطن اور جراحت الراس یعنے زخم سر کا اور جراحت البطن اور جراحت العصب اور جراحت العروق جاننا چاہیے کہ اگر دل زخمی ہوجائیگا تو بجز موت کے علاج اسکا نہین ہے اور دماغ بھی احتمال زخم کا کمتر رکھتا ہے اور دماغ کے زخم کا خواص ونشان اختلال عقل ہے اور گردہ اور ثانہ اور آنتون کا زخم بھی دماغ کے زخم کا حکم رکھتا ہے اور جگر کا زخم خوفناک ہے مگر سلامتی کی امید رکھتا ہے اور اعصاب اور اوتار اور عضلات کے زخم کو تغیر رنگ سے اور سقوط قوت سے اور غشی اور تشنج سے دریافت کرنا چاہیے اور زخم زانو کا مخوف ہے اور نجات اس سے کمتر ہوتی ہے اور زخم شکم کہ باطن کیطرف پہونچتا ہے وہ بھی مخوف ہے اور اسمین تہوع یا قواق یا اسہال لازم ہے اور زخم حنجرہ کا کہ فضاے صدر کیطرف پہونچتا ہے وہ بھی خوفناک ہے اور حجاب اور معدہ کا بھی زخم خوفناک ہے اور ان اعضا کے سوا جسجگہ کہ زخم ہوتا ہے بیشتر اسمین امید سلامتی ہوتی ہے صغیر چھوٹے زخم کو کہتے ہین اور بسیط وہ ہے کہ درد مفرط اور انصباب سواد اور سوء مزاج اور سوء ترکیب کے عوارض سے خالی ہو اور مستوی الشفاہ وہ ہے کہ زخم کو جو جمع کرین تو کنارہ اسکے ملجاوین اور فصل نہ رہے جو ایسا زخم ہوتا ہے تو اسکی یہ تدبیر ہے کہ نظر کرین کہ اگر طراوت رکھتا ہے یعنی تازہ ہے اور خون آلودہ ہے تو فوراً اسکو ملادین اور شراب مین گدی کو تر

تر کرکے اُسپر رکھدین اور ساتھ رباط کے باندھین اور باندھنے مین احتیاط کرین نہ بہت نرم ہو نہ سخت ہو اسواسطے کہ اگر
بہت نرم بندھیگا تو احتمال رکھتا ہی کہ لب زخم کے باہم نہ ملین اور جو بندش بہت سخت ہوگی تو عجب نہین ہے کہ
زخم ورم لاوے اور احتیاط کرین کہ بال یا کچھ اور شی زخم کے مُنھ مین نہ جانے پائے کہ وہ التصاق اور التیام کا مانع
ہوگا اور جو زخم مین طراوت نہ رہی ہو اور ایک دن کا یا دو روز کا یا تین دن کا زخم ہووے اور ریم نہین لا
ہے تو اول شراب تیز سے اُس زخم کو دھووین بعد ازان اُسکے لبون کو ملا کر بطریق مذکور باندھین اور
جراحت کبیر اور غائر یہ ہی کہ بڑا ہو اور گہرا ہو مگر جب اُسکو سیٹین تو لب اُسکے باہم ملجائین اور اندرون اُسکا
کا واک ہو تو ایسے زخم کی یہ تدبیر ہی کہ اول ذرور ملحمہ درون کا واک مین چھڑکین اور بطریق مذکور باندھین اور
ذرور ملحمہ یہ ہی دم الاخوین دو جزو صبر ایک جزو مر ایک جزو کندر ایک جزو ان سب کو باریک پیسکر خشک چھڑکین
اور جو وقت جمع کرنے کے زخم کے دونون لب باہم نہ ملین تو ریشم کے ڈورے سے سیین اور ہر بخیہ پر گرہ لگائین
اور بعد اُسکے بطریق مذکور عمل کرین اور جراحت منفصل المضغہ یہ ہی کہ غائر ہووے اور گوشت وہان کا
ساقط ہو گیا ہو اس قسم کے زخم کو اگر ملائین تو لب اُسکے باہم نہ ہووین اور اُسکے فضا مین رطوبت اور چرک
جمع ہووے ایسے زخم کا یہ علاج ہے جو کہ مجفف رطوبت اور مجلی و سنج ہووے اعتدال کے ساتھ تو اُسپر کندر اور
عنبر اور زرواند اور ایرسا اور اقلیمائے فضی ذرور بنا کر موم اور روغن مین ملائین اور استعمال کرین پھر موافق
قاعدہ معین کے باندھین مگر باندھنے مین ایسی احتیاط کرین کہ مُنھ زخم کا سُست رہے اسلیے کہ ریم اور چرک
اُس سے نکلتا رہے جبکہ ریم اور چرک سے زخم پاک ہو تو ذرورات اور مرہمون سے علاج کرنا چاہیے کہ
گوشت جمادیوین اور مرہمون کی ترکیب اُنکی جگہ پر بیان کیجائیگی اور جراحت مرکب وہ ہی کہ مرض اور
عارضہ سے مرکب ہووے مثلاً سوء مزاج بدن یا ورم شدید یا درد شدید اُسکے ساتھ ہووے یا ہڈی ٹوٹی ہو
یا رگ پٹھا کٹا ہو یا گوشت فاسد ہو گیا ہو ایسے زخم کا یہ علاج ہے کہ اول مرض اور عارضہ واقعہ کے دفع کرنے کی
کوشش کرین جس طریق پر کہ اُسکے مناسب ہو پھر زخم کا تدارک کرین یعنے سوء مزاج مین تعدیل اور امتلا مین
تنقیہ کرین اور جو ہڈی ٹوٹی ہووے یا رگ اور پٹھا کٹا ہو یا عضو پر ورم ہو تو اُسکا علاج کرین اور درد کی شدت مین
تسکین کے لیے سعی کرین اور جہان کہ گوشت فاسد ہووے قطع کرنا ضرور ہی اور تسکین درد کے واسطے افیون اور بھنگ
اور بیخ تفاح وغیرہ ادویات مخدر کا ضماد کرنا نہایت نفع بخشتا ہی اور جراحت الراس وہ زخم ہی جو سر پر آجاتا ہی
اور ہڈی سر کی شکستہ ہو جاتی ہی علاج اُسکا اسطرح ہی کہ اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہی تو واجب ہی کہ اُستخوان شکستہ کے

ریزہ نکال لین بعد اُسکے مرہمون اور ذرور سے معالجہ اُسکا کرین اور جو ہڈی نہ ٹوٹی ہووے تو ذرور ملہم کہ صبر اور
مقل اور کندر اور دم الاخوین اور اقاقیا سے تیار کیا ہو اُسپر چھڑکین اور جراحت الراس کو عربی مین شجہ کہتے ہین کہ شجاج
اُسکی جمع ہی جراحت البطن وہ ہی کہ شکم مین زخم ہو پہنچے اور زردہ وغیرہ باہر نکل آوین علاج اُسکا یہ ہی کہ فوراً وہ اندر کردین
اور جلد شکم کی دوحت کردین اور بسبب تاثیر سردی ہوا کے اندر شکم کی زردہ نہ جاسکین اور پھول گئی ہون تو چاہیے کہ
شراب سے آنکو دھووے یا اسفنج یعنے ابر مردہ کو شراب مین تر کرکے تکمید زودہ کی کرین اس لیے کہ قبض زردہ کا زائل ہووے پس
ہاتھ بالون زخمی کے پکڑ کر اسطرح اُٹھالین کہ پشت اُسکی خمیدہ ہو جائے اور زودہ وغیرہ اندر چلے جاوین اور جو خود
بخود نہ جاوین تو بکمال نرمی اور ملائمت کیساتھ ہاتھ سے مدد کرین اور جو حیلہ بھی کارگر نہ ہو تو چاہیے کہ زخم کا منہ تھوڑا کھلا رہے
کہ آنت اندر چلی جائے پس جلد کو سیکر شراب سے دھوڈالین اور پرانی کپڑے کے سوف شراب مین تر کرکے زخم پر رکھین
اور ایک گدی بھی شراب مین بھگو کر اُسپر رکھکر پٹی سے معتدل باندھین ہر وقت زخم شراب سے تر رہے تیسرے روز
کھولکر مرہم لگائین عصب اور عضلہ کا زخم شدت درد کی اور اعراض شدید کا ہونا اُسکو لازم ہی جو زخم کہ ان اعضا
پر واقع ہوا چاہیے کہ چند روز اُسکو بھرنے نہ دین کہ ورم کے لاحق ہونے سے محفوظ رہے اور بھی دھیان رہے کہ ورم نہ آجائے
اس لیے کہ عصب کے ورم مین تشنج دماغ اور ہلاک ہونیکا خوف ہی اور تدبیر اُسکی یہ ہی کہ بہت احتیاط رکھین یعنے ٹھنڈا
پانی نا در ٹھنڈی ہوا اور گرم پانی اور ٹھنڈا روغن اور بہت گرم روغن اُس عضو پر نہ پہنچنے پائے اور ابتدا مین لیکر
درد کے سوا اور امر کی فکر نہ کرین اور درد کے تسکین کے واسطے روغن زیت اور روغن گل اور روغن کنجد نیگرم کرین
اور ایک کپڑا اُسمین تر کرکے زخم پر لگائین اور وہ روغن نیگرم چاہیے کہ قدرے گرمی کیطرف مائل ہو اس روغن
سے اُس عضو کو چرب رکھین اور روغن آس اور روغنگل کا موم روغن بناکر زخم پر لگائین اور جس وقت عصب مین
ورم پیدا ہو جائے تو آٹا باقلا کا اور چنے اور کرسنہ اور جو کا سکنجبین ترش مین ملاکر ضماد کرین اور جو بہت بڑا زخم ہے
یہ مرہم بناکر لگائین کندر زیت موم سرکہ پھٹکری ہر ایک جزو بقدر مناسب لینا چاہیے اور پھٹکری کم ہو سب دواؤن
کو پیسکر سرکہ مین کھرل کرین اور دیگ مین ڈالکر چار طرف پھرائین کہ سب یکسان ہو جائے اور جو یہ مرہم زخم پر لگائین
ٹکڑا سوف کا سرکہ اور زیت مین آلودہ کرکے زخم کے اوپر رکھین لیکن اس شرط پر کہ حرارت بہت ہو اور عفونت
یعنے بدبو سے بچانا چاہیے کہ عضو مین فساد نہ آجائے اور زخم اگر تنگ ہی تو اُسکے منہ کو کھولدین کہ حرکت وغیرہ مین
مرہنے نہ پائے اور سبب بدبو کا نہ ہو جائے اور چاہیے کہ عصب کے زخم کو رات دن مین دو مرتبہ کھولین اور
جس وقت عصب مین تشنج واقع ہو مناسب یہ ہے کہ جلد اُس عصب کو قطع کردین کہ دماغ تشنج سے محفوظ رہے اور

بیمار مرنے سے بچ جائے اور عصب کے قطع کرنے کے بعد اُس مقام پر اور اُسکے گرد روغن ہی سینکنا چاہیے خصوصاً
روغن بنفشہ سے اور پشت اور گردن اور سر کے مہرون کو روغن بنفشہ اور بطا اور مرغی کی چربی سے چرب کردین
یعنے زخم رگون کا جسوقت کہ دید اور شریان پر بہت بڑا زخم واقع ہو اور خون اُس سے جاری ہو جاوے تو چاہیے
کہ خون کے بند کرنے مین کوشش کرین اور واضح ہو کہ بڑی شریان اور دردید کا خون روکنا بہت مشکل ہے شریان
کے خون یہ شناخت ہے کہ رقیق اور زرد رنگ ہوتا ہے اور بہت ملائمت سے نکلتا ہے اور کثرت بھی نکلنا اِسکا بہت ضعف
پیدا کرتا ہے اور خون کے بند کرنیکا یہ قاعدہ ہے کہ ایک کپڑا گلاب اور سرکہ مین آلودہ کرکے اُس رگ کے اندر رکھدین
اور زخم کے اوپر نہایت سرد دوائین ملا کرین کہ خون کے بہنے کو موقوف کرے اور رگون کا مُنھ بند ہو جاوے اور
جو کچھ اُسمین سے بستہ ہو جاوے اور غلظت قبول کرے اور جو صرف جالا مکڑی کا زخم پر رکھدین مفید ہوگا اور صمغ عربی
اور صبر اور دم الاخوین اور انزروت اور کندر گوند کے پانی مین پیسکر ملا کرنا فائدہ کلی بخشتا ہے اور جاننا چاہیے کہ
رگ جان پر جو زخم پہونچے اگر دوا اُسپر رکھکر باندھین تو ایک ہفتہ نہ کھولنا چاہیے بلکہ دس دن تلک اور عضو
کو آرام سے رکھنا چاہیے اِسلیے کہ گوشت جم آوے اور اِن دواؤن سے اگر خون بند نہ ہووے تو بغیر بجھا چونا اراک کیساتھ
باریک پیسکر زخم پر رکھین کہ یہ دوا حکم دماغ کا رکھتی ہے اور حواس سے بھی مطلب نہ نکلے تو رگ سے گوشت اور پوست
جو اُس رگ مجروح پر ہے لوہے کے ہتیار سے جدا کرین پھر رگ کو اُٹھائین اور ریشم کے دوڑے سے اُس رگ
کو دونون طرف سے باندھین اور جسجگہ کہ وہ رگ زخمی ہے کاٹ ڈالین اور بغیر بجھا چونا اور پھٹکری وغیرہ اُسمین بھر کر
باندھدین اور جتبک گوشت جمکر ہر طرف نہ آجائے ہرگز نہ کھولین اور جو پکان وغیرہ چھجائے اُسکو باریک زنبور سے پکڑ کر
کھینچلین اور بعد اُسکے مُر اور کندر باریک پیسکر زخم پر چھڑکدین جلد بھر جائیگا اور اگر منھ زخم کا تنگ ہے اور پیکان زخم
مین اسقدر ردو بدل ہے کہ زنبور کی گرفت مین نہین آسکتی اِس صورت مین منھ زخم کا قدری فراخ کرنا چاہیے کہ پیکان زخم
کی گرفت مین آجاوے اصل آٹھوین قرحہ کے علاج مین جاننا چاہیے کہ جراحت اور قرحہ مین یہ فرق ہے کہ جبتک ریم نہین پڑتی
ہے اِسکو جراحت کہتے ہین اور جسمین ریم پڑ جاتی ہے اُسکو قرحہ کہتے ہین قرحہ کی بہت قسمین ہین چنانچہ ہر ایک
قسم بیان کی جاتی ہے پہلی قسم قروح بسیط کے بیان مین یعنے وہ عارضہ کہ اندمال کو منع کرتے ہین اُنسے
خالی ہو علاج اگر رطوبت تھوڑی ہو اور قرحہ چھوٹا ہو تو لازم ہے کہ شراب اور سرکہ اور شہد کے پانی سے صاف
ہو تی اور خشک ہونیکے واسطے اُسکو دھوئین بعد اِسکے پرانی روئی شراب مین تر کرکے عاقرقرحا مین ڈالدین اور
تھوڑی روئی روغنگل یا روغن کنجد مین بھگو کر قرحہ کے منھ پر رکھدین کہ اُسکی دہنیت سے منھ زخم کا بند ہو جائے

جسوقت تک کہ اندر سے باہر نہ جائے ہر روز اُس روئی کو جو تر کرے اندر رکھی جاتی ہے چھوٹا کرتے رہین کہ زخم جلد
بھر جائے اگر قرحہ بڑا ہو اور درد اور چرک اُسمین بہت ہو اور جسم اُسکا نرم ہو مردار سنگ اور ہلدی دونون کو سرکہ اور زیت
مین ترتیب دیکر مرہم بناکر استعمال کرین لیکن ان دونون کا استعمال انتہا مین نہ چاہیے کہ نقصان رکھتا ہو اور رطوبت
جو اُسکے اندر جمع ہو جسوقت وہ خشک ہو جائے اُسوقت ذرورات اور بھرنے والے مرہمون کا استعمال نہ کرین اور احتیاط
تمام رکھین مبادا منھ قرحہ کا بند ہو جائے اور گڑھا اُسکا ویسا ہی رہ جائے اور احتیاط یہ ہو کہ روئی کو روغن مین
چرب کرکے زخم کے منھ پر رکھا کرین کہ زخم بھرنے نہ پائے اور جبتک غار اُسکا نہ بھر جائے اور جلد برابر نہ ہو جائے
ہر روز وہ بھیگی ہوئی زخم کے منھ پر رکھتے رہین اور جو قرحہ کا منھ تنگ ہو نشتر سے اُسکو فراخ کرین اور یا فتیلہ
پر مرہم لگاکر قرحہ کے اندر رکھین اور جسجگہ خار پڑا ہو اور بہت رطوبت کے جمع ہونیسے خشک دوائین اُسپر
اثر نہین کرسکتی چاہیے کہ عضو کے نیچے جہان اُس غار کی انتہا ہو شق کردین کہ تمام مادہ اُس راستہ سے باہر نکلجائے
اور دوا اچھی طرح عمل کرے **صفت مرہم ملحمہ** مردار سنگ باریک پیسکر تین حصہ زیت مین پکائین جبکہ غلیظ ہو جائے
آگ پر سے اُتار کر علیحدہ کسی ظرف مین رکھلین **صفت ذرور ملحمہ** صبر اور کندر اور دم الاخوین ہموزن لیکر باریک
پیسکر زخم پر چھڑکین **دوسری قسم قروح مرکب کی بیان مین** قروح مرکب وہ ہو کہ درد اور سواد لحم اور سیلان
فضول اور سور ترکیب وغیرہ اور عارضے اُسمین شامل ہون اور سیلان فضول سے یہ مراد ہے کہ کسی عضو سے قرحے
اوپر مادہ گرتا ہے علاج اِسکا یہ ہو کہ جو دوائین کہ اُسکے مناسب ہون اُنکے استعمال سے پہلے اُس عارضہ کو دفع کرین
جسطرح جراحت مرکب کے بیان مین ذکر ہو چکا ہے بعد اِسکے قرحہ کا علاج کرنا چاہیے **اصل نوین ناصور کے**
علاج مین جاننا چاہیے کہ ناسور سین جملہ سے بھی لکھا جاتا ہے جس ٹوٹے ہوے قرحہ پر چالیس روز گذر جاتے
ہین اُسکو ناصور کہتے ہین اور کیفیت اِسکی یہ ہو کہ غار اُسکا گہرا اور چوڑا ہوتا ہے ہر طرف سے اور اندر سے گوشت اُسکا سخت
اور ہمیشہ سفید رہتا ہے اور منھ اُسکا تنگ ہوتا ہے درد اُسمین بہت ہوتا ہے اور رطوبت اِسکی رقیق اور سپیدی مائل
ہوتی ہے اور زخم اُسکا کبھی رباط تک پہونچ جاتا ہے شناخت اِسکی یہ ہو کہ زخم کے اندر سلائی ڈالنے سے رطوبت
بہت نکلتی ہے اور درد کم ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ رطوبت خشک ہو کر جاری ہونے سے رک جاتی ہے اور
کبھی منھ اُسکا ملکر بند ہو جاتا ہے اور پھر کھلکر بہنے لگتا ہے اور سوراخ ناسور کا کبھی سیدھا ہوتا ہے اور کبھی
ٹیڑھا ہوتا ہے اور کبھی ناصور ہڈی تک اثر کر جاتا ہے شناخت اِسکی یہ ہو کہ اگر سلائی اُسمین ڈالین سختی
پائی جائے اور رطوبت اِسکی رقیق اور زردی مائل ہوتی ہے اور کبھی ناصور عصب تک پہونچتا ہے شناخت اِسکی

یہ ہے کہ اگر اسمین سلائی ڈالی جائے درد اور سختی کچھ نہین معلوم ہوتی اور رطوبت رقیق اور سپیدی مائل ہوتی ہے
اور کبھی مرید تک پہونچتا ہے فساخت اسکی یہ ہے کہ خون غلیظ اور بہت ناصور سے نکلتا ہے اور کبھی شریان تلکیہ
پہونچتا ہے علامت اسکی یہ ہے کہ خون گرم اور رقیق نکلتا ہے اور جو کہ فقط گوشت مین ہوتا ہے علامت اسکی یہ ہے کہ
یعنے چپکتی ہوئی اور مکدر سرخ رنگ جاری ہوتی ہے غرضکہ یا ایسا مرض کہ جس عضو مین واقع ہوتا ہے اسکو خراب
کر دیتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ناسور کے کئی منھ ہوتے ہین پس اس حالت مین اس امر کو دریافت کرنا
چاہیے کہ وہ ایک ناسور ہے کہ چند جگہ نکلا ہے باہر ناسور علیحدہ ہے علامت اسکی یہ ہے کہ جو رطوبت کہ نکلتی ہے جدا
متعدد سے اگر ایک رنگ کی سب جگہ سے نکلتی ہے تو جاننا چاہیے کہ ناسور واحد ہے اور جو رطوبت مختلف
رنگ کی ہے تو ہر واحد ناسور علیحدہ ہے علاج اول واسطے خشک ہونے زرداب کے اور پاک ہونے چرک سے اور
خاکستر درخت انگور کی گلاب مین آمیز کر کے قرحہ کو دھوین اور جو قوی تر چاہین آب شور یا صابون کے
پانی سے کہ تھوڑی سی زرنیخ اور نوشادر گھسکر اسمین مخلوط کیے ہوئے دھوین اور دھونے کے بعد پرانی روغن
شراب مین ترکرین اور انزروت اور صبر اور مر اور دم الاخوین اور کندر اور افیون اور زعفران سے ذرور صفرتیا
کر کے روئی آلودہ کرین اور اس روئی کو قرحہ پر رکھین مگر چاہیے کہ قرحہ کو اول شگاف دیوین اور گوشت فاسد
کو اسکے گرد سے چھری سے یا ادویہ حادہ سے دور کرین کہ سالم گوشت اور سرخ نکل آوے اور ناسور کے
چیرنے مین نہایت ہوشیاری اور احتیاط اور دستکاری چاہیے خصوصاً عصب کے قرب مین یا کسی اعلی عضو
کے قریب ہو اور بدفعات میرے تجربہ مین آیا ہے کہ مار سیاہ کی مینگنی آگ مین جلا کر سیاہ خاک کرین نہ خاکستر سفید
اور اسکو باریک پیسکر ناصور پر چھڑکین جس قسم کا ناصور ہوگا عنایت الٰہی سے چند روز مین اچھا ہو جائیگا اور
بھر جائیگا مگر واسطے پہونچنے دوا کے ناسور کے گڑھے کے دہن کا وسیع کرنا ضرور ہے اگر چوڑا نہ ہوگا تو دوا نہ پہونچیگی
اصل دسوین ان زخمون کے علاج مین جو آگ سے یا گرم پانی سے یا گرم روغن سے جلگئے ہون
اگر آگ سے بدن جلگیا ہو اور آبلہ نہ پڑا ہو تو چاہیے کہ اس مقام کو ٹھنڈا کر کے حرارت کو دفع کرین اور سرد
دوائین لگانے سے نفع ہوتا ہے جیسے گل ارمنی پانی مین یا سیر کہ مین حلکر کے اور مشوی کی ہوئی سرد کر کے طلا کرنا
اور سفیدی بیضہ کی ملنا ٹھنڈا کرنے مین اور درد و سختی کے تسکین دینے مین نظیر نہین رکھتے ہین اور روغن گل
اور سفیدی مرغ باہم ملا کر کپڑے کو اسمین آلودہ کرین اور جلے ہوئے عضو پر چسپان کرین اور جو بہت جل گیا ہو
اور آبلے پڑ گئے ہون تو مرہم نورہ کا عمل مین لاوین اور مرہم نورہ یہ ہے کہ چونہ کو سات بار پانی مین دھوین کہ

حدت اُسکی تمام اور کمال زائل ہو جائے پس روغنگل مین یا روغن سورو مین یا روغن کنجد مین ملاوین اور خوب
حل کرین کہ ایک ذات ہو جائے بعدہ جلے ہوے عضو پر لگائین یا روئی پرانی اسمین آلودہ کرکے جلے عضو پر
لگاوین اور جو روغن گرم سے عضو جلا ہے تو سفیدی بیضہ کو روغن زیت مین آمیختہ کرکے ملا کرین اور برگ نورہ
کا بھی اسکو مفید ہے اور جو گرم پانی سے عضو جلگیا ہے اور آبلے پڑگئے ہین تو جو کچھ آگ کے جلنے مین دوا لکھی
گئی ہے وہی استعمال کرین اصل گیارھوین بعض مرہمونکی ترکیب مین زخمون اور قرحون کی اندمال
کے واسطے یہ مرہم سریع الاثر ہے روغن کنجد ایک چھٹانک برگ نیم تین تولہ اول نیم کو خوب باریک پیسکر
ایک ٹکیہ بنائے اور روغن کو آگ مین خوب گرم کرکے نیم کی ٹکیہ کو اسمین چھوڑ دے کہ وہ جلجائے اور سیاہ
ہو جائے اُس ٹکیہ کو دور کرین اور تین تولہ بہروزہ تر روغن مین ڈالین جب بہروزہ گداختہ ہو جائے اور
روغن مین خوب ملجائے تو آگ سے اُتار کر کپڑے مین چھانین اس لیے جو کچھ اسمین مخلوط ہوگیا ہوگا وہ صاف
ہو جاوے اور پھر آگ پر رکھین اور موم خالص دو تولہ اسمین ڈالین اور نیم کی تر لکڑی سے اُسکو چلاوین جبکہ موم
گداختہ ہو جائے تو چھ رتی زنگار باریک کرکے اسمین ڈالین اور اُسی نیم کی لکڑی سے خوب ملاوین جسوقت جملہ
اجزا باہم مخلوط ہو جائین تو آگ سے اُتار کر چینی کے برتن مین رکھین کہ وہ سرد ہو کر جم جائیگا جس زخم اور قرحہ پر
اس مرہم کو لگائینگے فائدہ بخشیگا نوعدیگر مرہم فرنگ اقسام زخم کی اندمال کے واسطے مفید ہے اور جلد اچھا کرتا
ہے روغن کنجد ایک چھٹانک شمع کافوری آدھی چھٹانک سپند ور آدھی چھٹانک کافور چھ ماشہ اول سپند ور کو
روغن کنجد مین ڈالکر جوش دیوین کہ سیاہ ہو جاوے پھر موم اور کافور ڈالکر خوب حل کرین جبکہ جملہ دوائین ملکر ایکدل
ہو جائین تو آگ سے اُتار کر سرد کرین کہ منجمد ہو جائے تو اُٹھا رکھین اور وقت ضرورت کام مین لاوین نوعدیگر
ناسور اور دنبل اور زخم تیر اور شمشیر اور تفنگ وغیرہ ہر قسم کے زخم کے واسطے کافی ہے مرہم یہ ہے برگ نیم اور
برگ نرمہ اور بیری کی تپی اور شگوفہ نرم بید انجیر ان چار دن پتون کو سفید پیاز کے عرق مین خوب باریک
پیسکر ٹکیہ باندھین اور روغن کتان مین جلائین جب جلکر سیاہ ہو جائے تو اس ٹکیہ کو نکالڈالین اور روغن
اُٹھا رکھین وقت ضرورت سفوف یا خرقہ یا فتیلہ اسمین تر کرکے زخم پر رکھین چند روز مین زخم کو اچھا کردیگا
پھوڑے اور دنبلون کے پکانے کی دوا تخم کنوچہ تخم کتان انجیر ان تینون دواؤن کو پانی مین باریک
پیسکر شیر گرم کرین اور نیم گرم پھوڑے یا دنبل پر ضماد کرین اور گرم کرکے پان اُسپر رکھین اور پٹی سے باندھین
چند مرتبہ استعمال مین نضج کلی ہو جائیگا نوعدیگر برگ نیم برگ سنبھالو برگ انار برگ بکائن ان چارون پتون

کو برابر لیکر تر کپڑے مین لپیٹکر تھوڑی دیر بھوبل مین گاڑ دین کہ گداختہ ہو جائین بعد ازان نکالکر دنبل یا پھوڑے
پر گرم رکھکر پٹی سے باندھین دو دن مین خود بخود ٹوٹ جائے گا اور مواد سب نکلجائیگا فصل ساتوین
فن صید و شکار مین فن صید و شکار تری اور خشکی کے جانورون کے حرام اور حلال اور مباح ہونے کے
دریافت کرنے سے مراد ہے جسطرح شریعت اسلام مین مذکور ہی ہم اسکو چند اصل مین بیان کرتے ہین اصل
پہلی صید کے مباح ہونیکے بیان مین جاننا چاہیے کہ موافق حکم شرع کے شکار کرنا خشکی اور تری کی جانورونکا مباح
ہے لیکن بشرط ضرورت اور لہو و لعب اور پیشہ کے طور پر درست نہین ہی اور ضرورت اور حاجت کیوقت جال اور کمند کے
حیلہ سے اور اُنپر بندوق کی ضرب سے اور یا شکاری جانورون کے واسطے سے مثلاً کتا اور چیتا اور باز اور جرہ وغیرہ سے
بشرطیکہ ان جانورون کے صید کے پکڑنے کے قاعدون کی تعلیم پائی ہو یعنے شکار کو پکڑتے ہی ہلاک نہ کردین ان صورتون مین
صید کا پکڑنا درست اور جائز ہے اصل دوسری مین کے حیوانات کی تفصیل مین کہ گوشت انکا حلال
اور مکروہ اور حرام ہے پاڑھا حلال ہی سب مذہبون مین ہرن حلال ہی سب مذہبون مین اور پشک بھی اسکا حلال اور
پاک ہی خرگوش مذہب امامیہ مین حرام ہی اور سنت جماعت کے مذہب مین حلال ہی اونٹ حلال ہی سب مذاہب مین الا خطابیہ
کے نزدیک حرام ہی شیر کا گوشت امامیہ کے مذہب مین اور سب علماے سنت جماعت کے نزدیک بھی حرام ہے مگر مذہب
امام مالکؒ مین مکروہ ہی لومڑی حرام ہے امامیہ اور حنفیہؒ کے مذہب مین اور شافعیؒ اور حنبل کے مذہب مین حلال
ہے بھینس کا گوشت اور دودھ سب مذاہب مین حلال ہے گدھا امامیہ اور مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہی اور شافعیؒ اور حنفیؒ
اور حنبلی حرام کہتے ہین گورخر سب مذہبون مین حلال ہے بھیڑیا سب مذاہب مین حرام ہے مگر مالکؒ کے نزدیک مکروہ
ہی زرافہ کہ جسکو فارسی مین شتر گاؤ کہتے ہین اور پلنگ بھی کہتے ہین مذہب امامیہ مین حرام ہی اور مذہب شافعی مین
حلال ہی اور مالکؒ اور حنبلؒ بھی حلال جانتے ہین اور ابو حنیفہؒ سے کوئی نقل اسکے باب مین واقع نہین ہوئی لیکن
مذہب حنفی کا اصول اسکی حلت کا اقتضا کرتا ہی ہاتھی حرام ہے سب مذاہب مین مگر امام مالکؒ کے مذہب مین حلال ہے
اور ہاتھی کا دانت اور ہڈی سب مذاہب مین پاک ہی مگر شافعیؒ نجس کہتے ہین کتے کا گوشت سب مذہبون مین حرام اور نجس ہے
مگر امام مالکؒ کے مذہب مین گوشت اسکا مکروہ ہی اور وہ خود پاک ہی چرغ سب مذہبون مین گوشت اسکا حرام ہی لیکن
امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہی سور سب مذہبون مین گوشت اسکا حرام ہے گھوڑا بعض امامیہ کے نزدیک مکروہ ہی
اور حنبلیؒ اور حنفیؒ اور شافعیؒ کے مذہب مین حلال ہی اور مالکؒ کے نزدیک یہی بہتر ہے کہ نہ کھائین پہاڑی بکرا سب مذہبون
مین حلال ہی بلی امامیہ اور حنفیؒ اور حنبلیؒ کے مذہب مین حرام ہی اور بعض شافعیؒ مذہب کے نزدیک جنگلی بلی کو حلال جانتے ہین

اور مالکؒ کے مذہب مین سب قسم کی بلیّان حلال ہین بندر سب مذہبون مین حرام ہے لیکن مالکؒ نے اسکو بھی حلال کہا ہے کرگدن عربی اور فارسی مین یہی نام ہے اور اہل ہند گینڈا کہتے ہین اسکے حلال اور حرام اور مکروہ ہونیکی کوئی روایت کسی مذہب مین نہین ویسی لیکن قیاس یہی چاہتا ہے کہ حکم اسکا مثل ہاتھی کے ہوگا اسلیے کہ ہاتھی سے بہت مشابہت رکھتا ہے سانپ گوشت اسکا امامیہ اور حنفیؒ اور شافعیؒ کے مذہب مین حرام ہے اور مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے چھچھوندر سب مذہبون مین حرام ہے چوہا سب مذہبون مین حرام ہے مالکؒ نے مکروہ سمجھا ہے نیولہ شافعیؒ اور مالکؒ کے مذہب مین گوشت اسکا حلال ہے اور باقی سب مذہبون مین حرام ہے **اصل تیسری دریائی جانورون کی تفصیل مین کہ گوشت انکا حلال اور مکروہ اور حرام ہے** جس مچھلی پر سلین ہوتی ہے وہ مذہب امامیہ مین حلال ہے اور سنت جماعت کے مذہب مین سب قسم کی مچھلیون کا گوشت حلال ہے اور خون مچھلی کا امامیہ اور حنفی مذہب مین پاک ہے سرطان یعنی لیکڑا امامیہ اور حنفیؒ اور مالکیؒ اور حنبلیؒ مذہب مین حرام ہے اور شافعی مذہب مین حلال ہے کچھوا فارسی مین سنگ پشت کہتے ہین امامیہ اور حنفیؒ اور مالکیؒ اور حنبلیؒ مذہب مین حرام ہے اور ایک روایت مین شافعیؒ مذہب مین حلال ہے نہنگ یعنے ناکا حنفیؒ اور مالکیؒ مذہب مین گوشت اسکا حلال ہے اور شافعیؒ مین حرمت اسکی صحیح ہے اور امامیہ مذہب مین حرام ہے سوسمار یعنی گوہ امامیہ اور حنفی مذہب مین حرام ہے اور سب مذہبون مین حلال ہے **اصل چوتھی پرند جانورون کی تفصیل مین کہ گوشت انکا حلال اور مکروہ اور حرام ہے** بط گوشت اسکا سب مذہبون مین حلال ہے باز گوشت اسکا سب مذہبون مین حرام ہے لیکن مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے باشہ ہر ایک مذہب مین گوشت اسکا حرام ہے مگر امام مالکؒ کے مذہب مین مکروہ ہے بحری گوشت اسکا ہر مذہب مین حرام ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے طوطی ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک یہ کہ کھانا اسکا حرام ہے دوسرے یہ کہ منع ہے آلو گوشت اسکا مذہب امامیہ اور حنبلیؒ مین حرام ہے اور حنفیہ اور مالکؒ کے مذہب مین سب قسم کا آلو حلال ہے اور ایک روایت مین شافعیؒ کے نزدیک بھی حلال ہے لیکن اسپر فتویٰ نہین ہے چکور گوشت اسکا سب مذہبون مین حلال ہے قرمتی گوشت اسکا سب مذہبون مین حرام ہے لیکن مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے خبارا ایک جانور ہے بہت بڑا اور دراز گردن گوشت اسکا سب مذہبون مین حلال ہے لیکن امامیہ مذہب مین مکروہ ہے کبوتر گوشت اسکا سب مذہبون مین حلال ہے خطاف فارسی مین پرستوک کہتے ہین گوشت اسکا مذہب امامیہ مین کراہیت شدید رکھتا ہے اور حنفیؒ اور مالکیؒ مذہب مین حلال ہے اور شافعیؒ کے نزدیک منہی القتل ہے اور گوشت اسکا حرام ہے خفاش فارسی مین شپر کہتے ہین گوشت اسکا بالاتفاق سب مذہبون مین حرام ہے تیتر گوشت اسکا ہر مذہب مین حلال ہے دجاج یعنے مرغ خانگی گوشت اسکا سب مذہبون مین حلال ہے عقاب گوشت اسکا مذہب امامیہ مین اور باقی

تو بصارت مین ضعف آجاتا ہے اور اس طبقہ مین علت کے ہونے کی یہ علامت ہی کہ آنکھ کے پردی مین یعنے گوشون
مین سُرخی معلوم ہوتی ہے اور کبھی آنکھ کے عمق یعنے گہراؤ مین مشیمیہ کی جگہ درد معلوم ہوتا ہے تیسرا طبقہ شبکیہ ہے
اور یہ طبقہ عصبۂ مجوفہ کی اطراف مین پیدا ہوا ہی زجاجیہ اور جلیدیہ کے اوپر ہوا اِنکے اُس حد سے شامل ہوا ہی کہ جلیدیہ اور
بیضیہ کے درمیان واقع ہے اور اسوجہ سے اُسکو شبکہ کہتے ہین کہ بہت رگین غشار رقیق سے اِسمین پیدا ہوئی ہی
اور شبکہ کی بناوٹ کیطرح بنی ہوئی ہین آنکھ کی بیماریون مین اِس طبقہ کی بیماریون سے زیادہ تر کوئی سخت مرض
نہین ہے دو سبب سے اول یہ کہ اُس مقام پر دوا کی قوت کا پہونچنا دشوار ہی خواہ اندر سے استعمال کیجاے یا باہر
دوسرے یہ کہ یہ طبقہ ذکی الحس ہے رگین اور قشریانین اِسمین بہت ہین اِس سبب سے مواد اسپر بہت گرتا ہی اور طبقہ جلیدیہ
سے جو بہت قرب ہے اور عصبۂ مجوفہ کہ روح اور نور کا راستہ اُسکے متصل واقع ہوا ہے اسلیے آفت و نقصان اس
طبقہ کا جلیدیہ اور عصبۂ مجوفہ تک پہونچتا ہے اور بعد طبقہ شبکیہ کے اول رطوبت زجاجیہ ہی بہت صاف اور سفید رنگ
ایک گونہ سُرخی مائل ہی قوام اُسکا غلیظ ہے اور پگھلے ہوے شیشہ کیطرح ہے اسیوجہ سے زجاجہ اِسکا نام رکھا گیا ہی اور
رطوبت نصف اخیر جلیدیہ پر جہانتک بڑا حصہ جلیدیہ کا ہی شامل ہوئی ہی اِسلیے کہ اِسکے وسیلہ سے جلیدیہ تک غذا پہونچ
جائے آنکھ کے مرض مین اِس رطوبت کی بیماری بہت سخت ہے اِسلیے کہ اِس رطوبت کی بیماری سے آگاہ ہونا بہت مشکل
ہے اور یہانتک دوا کی تاثیر کا پہونچنا بھی دشوار ہے بعد اِسکے دوسری رطوبت جلیدیہ ہی اور یہ رطوبت آنکھ کی اجزا مین
شریف ہے اِسلیے کہ حقیقت مین تعلق بنیائی کا اِسی سے ہی اور باقی اجزا سب اسکے خادم ہین اِسیواسطے درمیان مین
واقع ہوئی ہے کہ پناہ مین رہے اور اِس جہت سے کہ وہ برف کیطرح جمی ہوئی اور صاف ہے جلیدیہ کہتے ہین اور
شکل اُسکی چونکہ گول ہے اِسلیے برودیہ کہتے ہین اور جلید برف اور اولہ کا نام ہے چوتھے طبقہ عنکبوتیہ ہی کہ رطوبت جلیدیہ
کے بعد واقع ہوا ہے اور یہ طبقہ طبقۂ شبکیہ کے کنارے سے جما ہی اور باریک شاخین طبقۂ مشیمیہ سے اِس طبقہ مین
ملی ہین اور طبقۂ مذکور رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے درمیان مین ہی اور عنکبوتیہ اِس لیے کہتے ہین کہ وقت کے
سبب سے مکڑی کے جالے کی طرح معلوم ہوتا ہے اور رقت اِسکی اِس لیے ہے کہ بنائی کی مانع نہ ہو اور اسواسطے
کہ عنکبوتیہ نے نصف ظاہر جلیدیہ کو گھیر لیا ہے پس اگر جرم اِسکا کثیف ہوتا البتہ بنائی کو منع کرتا بعد طبقہ عنکبوتیہ کی
تیسری رطوبت بیضیہ ہے اور یہ رطوبت رنگت اور قوام مین انڈی کی سفیدی سے مشابہ ہی اِسلیے بیضیہ اُسکا نام
رکھا گیا فائدہ اِس رطوبت کا یہ ہی کہ روشنی قوی بتدریج جلیدیہ مین واقع ہوا اور اِسکے سبب سے رطوبت جلیدیہ روشنی
قوی اور گرم ہوا کے صدمہ سے اور خشکی سے محفوظ رہی پانچوین طبقہ عنبیہ ہی کہ رطوبت بیضیہ کے بعد واقع ہوا ہی

جرم اس طبقہ کا غلیظ ہی اور جسطرح انگور کو خوشہ سے جدا کرتے ہین اور اُسمین پیدا ہو جاتا ہے اسیطرح اس
طبقہ کے درمیان مقابل جلیدیہ کے نور کے نکلنے کے واسطے ایک ثقبہ یعنے سوراخ ہے وجہ تسمیہ اسکی بعینہ اسی
تشبیہ سی ہے جالینوس کے نزدیک اِس طبقہ کا رنگ آسمانی ہے اور ارسطو کے نزدیک سیاہ ہی اور جاننا چاہیے کہ
ظاہر طبقہ عنبیہ کا اسطرف سی سخت ہی اسوجہ سے کہ مماس طبقہ قرنیہ کا ہی اندر سے نرم اور ملائم اور گوشہ دار اور سخت
مثل ابر مردہ کے واقع ہی اور اسکے گوشہ دار ہونیسے تین فائدہ ہین اول یہ کہ جب پانی اُتر آئے کمال اپنی دستکاری
سے اُس پانی کو اُس گوشہ مین چھپا دیتے ہین اور وہ حمل یعنی گوشہ اُس پانی کو نگاہ رکھتا ہے اور ثقبہ کے سامنے نہین
آنے دیتا دوسرے یہ کہ فضلہ جو آنکھ پر گرتا ہے اُس گڑھے مین آنکر ٹھہر جاتا ہے اور ثقبہ تک نہین پہونچسکتا تیسرے یہ کہ
رطوبت بیضیہ جو اُسطرف سے ملی ہوئی ہے حمل کے سبب سے اپنی جگہ پر ساکن ہے بہ نہین سکتی چھٹے طبقہ قرنیہ ہے اور یہ
طبقہ سپید اور سخت اور شفاف ہی مانند شاخ سفید کے کہ نہایت باریک اور تنگ ہوتا ہے اسیواسطے قرنیہ کہتے
ہین اور یہ طبقہ صلبیہ کیطرف سے نکلا ہے اور طبقہ اور رطوبتین جو طبقہ صلبیہ کے ماتحت ہین وہان تک پہونچگیا
ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے سینگ کے طبقون کیطرح اس طبقہ مین چار تہین پیدا کی ہین اسلیے کہ اگر تہ پر آفت آجاوے
تو اور باقی تہون کو سلامت رہنے کے اجزا آنکھ کے جو اُسکے نیچے ہین محفوظ رہین اور وجہ تسمیہ اسکی اِس شبیہ سی ہے کہ جسطرح
سینگ مین طبقی ہوتی ہین اسی طرح اِس طبقہ مین بھی تہین ہوتی ہین اور مثال اس طبقہ کی رطوبت جلیدیہ کے قندیل کی آئینہ
کیطرح بہ نسبت روشنی چراغ کے یعنے باوجودیکہ باہر کی آفتون کو رد کرتا ہے لیکن اپنی صفائی کے سبب سے روشنی
کے نکلنے مین ممانعت نہین کرسکتا ساتوین طبقہ ملتحمہ ہے اور یہ ایک سخت پردہ ہی جنبی ہڈی کیطرح جرم اسکا غلیظ
ہوتا ہے اور غضلات سے ملا ہوتا ہی اور یہ طبقہ گوشت اور سپید چربی سی بھرا ہوا ہی اور غشار سخت کی شاخون سی کہ سر کے
کاسہ پر اور پوست سر کے نیچے واقع ہی نکلا ہے اور آنکھ کے سامنے چوڑا ہوکر آنکھ کے سب اجزا کو اُسنے چھپا لیا ہی مگر
قرنیہ کو کہ اُسکے ہے التحام کیا ہے یعنے ملا ہوا ہی اِسی سبب سے ملتحمہ کہتے ہین یہ ہے مجملاً آنکھ کے طبقون اور رطوبتون
کی تشریح کہ حکیم محمد ارزانی نے اُسکو کتاب طب اکبر مین بیان کیا ہے **اصل چوتھی پانی کے اُتر آنے**
کے بیان مین طریقہ اُسکے علاج کا جاننا چاہیے کہ نزول الماء مین طبیبون کا قول مختلف ہی لیکن جو کچھ سنج اکثر
نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ ایک رطوبت غریب ہی کہ سر سے اُترآتی ہی اور طبقہ قرنیہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان
ثقبہ عنبیہ مین ٹھہر جاتی ہے اور یہ ثقبہ جو ایسا منفذ ہی کہ نکلنا شعاع کا اور داخل ہونا روشنی کا اُس سے متعلق ہی
جسوقت رطوبت مذکور اُس منفذ کو بند کرتی ہے اجزا کی بند ہوجانے سے بینائی مین فساد آجاتا ہی مثلاً اگر وہ رطوبت

تمام طبقہ کو گھیر لے بینائی بالکل دور ہو جاتی اور بعض اجزا مین رطوبت ہے اور بعض اجزا خالی ہین تو اس صورت مین کھلی ہوئی طرف سے سب چیزین معلوم ہوتی ہین اور احوال اسکا مختلف ہی کبھی وہ رطوبت ہالہ کی مانند گرد ثقبہ کے پھیل جاتی ہے اور درمیان خالی رہتا ہے پس چیز کو بغور دیکھتے ہین درمیان اسکا معلوم ہوتا ہی اور کنارے نہین معلوم ہوتے اور کبھی وہ رطوبت وسط مین ہوتی ہی اور گرد اسکا کھلا رہتا ہی اس مین وسط کے سامنے کی چیز نہین معلوم ہوتی لیکن پتلی کے پھیرنے سے جو شے ثقبہ کے مقابل آجاتی ہے البتہ نظر آتی ہے اور کبھی یہ رطوبت رقیق ہوتی ہے اس صورت مین اگرچہ تمام ثقبہ پوشیدہ ہو جائے لیکن بسبب رقت کی آفتاب اور چراغ کی روشنی اور روشنی دار چیزون کو دیکھنے مین مانع نہین ہوتی البتہ ضعف بہت آجاتا ہے اسطرح کے پانی اتر آنے کو رقیق منتشر کہتے ہین احمد فرخ کہتے ہین کہ نزول الماء تین قسم پر ہے ایک یہ کہ عنبیہ اور عنکبوتیہ مین رطوبت اتر کر ٹھہر جاتی ہی پس بینائی اسکی باطل ہو جاتی ہی اور پتلی مین کدورت سیاہ مثل بر کے ظاہر ہوتی ہی اور یہ لاعلاج ہی دوسرے یہ کہ وہ رطوبت عنبیہ اور قرنیہ کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور یہی ہمارا مطلب ہے تیسرے یہ کہ وہ رطوبت عصبہ مجوفہ مین اتر آئی ہی اس قسم کی پتلی مین کچھ کدورت نہین نظر آتی اور اگر معلوم ہوتی ہے تو بہت تھوڑی کدورت ہوتی ہی اور اسکو اسود کہتے ہین اور یہ لاعلاج ہی اور جاننا چاہیے کہ نزول الماء چھ سبب سے ہوتا ہی ایک یہ کہ سقطہ یا ضربہ سر پر پہونچی اور دماغ کو جنبش مین لائے اور اسکے صدمہ سے رطوبتین جو دماغ مین ہین اسمین سے تھوڑی رطوبت جاری ہو کر عصبۂ مجوفہ کیطرف آنکھ مین اتر آئے پس کبھی ایسا ہوتا ہی کہ وہ رطوبت عصبہ مین رہ جاتی ہی اور اسکو سدۂ عصبیہ کہتے ہین نزول نہین کہتے اور کبھی عصبہ سے نکلکر ثقبۂ عنبیہ مین ٹھہر جاتی ہی اسکو نزول الماء کہتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ وہ رطوبت عصبہ مین بھی رہجاتی ہی اور ثقبہ مین بھی آجاتی ہے اسوقت مین سدہ عصبیہ نزول سے مرکب ہوتا ہے دوسرے یہ کہ کیموسات غلیظ سے بدن جب بھر جاتا ہے ان رطوبات کیموسہ سے بخار جدا ہو کر بتدریج ثقبہ کیطرف پہونچتا ہی اور جب کہ اجزاے آتشی اس بخار سے جدا ہوتے ہین اور برودت غالب ہو کر وہ بخار رطوبت غلیظہ سے بدلجاتے ہین اور بینائی کو ضعف پہونچاتے ہین تیسرے یہ کہ درد سر شدید لاحق ہو کر درد کی شدت سے خلطون کو جوش مین لاتا ہی اور اعضا کو ضعیف کر دیتا ہے پس تھوڑی رطوبت فاسد شریانین اور عصبۂ مجوفہ کی راہ سے آنکھ کیطرف اتر آتی ہے چوتھے یہ کہ بہت قے کا اتفاق پڑتا ہی اور بسبب ضعف مجاری کے اور خلطون کی بہت حرکت سے تھوڑی رطوبت آنکھ کیطرف مائل ہوتی ہی اور یہ کیفیت یکایک واقع ہوتی ہے پانچوین یہ کہ سرمای شدید اور سردی مزاج کے سبب سے یہ مرض ہوتا ہی چنانچہ جب کوئی شخص برف اور سردی مین مبتلا ہوتا ہے تب یہ مرض ہوتا ہی چھٹے یہ کہ روح باصرہ ضعیف ہو جاتی ہی اور یہ مرض

بڈھون کو لاحق ہوتا ہے یا اُن شخصون کو جنھون نے بڑی بڑی بیماریان اُٹھائی ہین جاننا چاہیے کہ تحقیق
ہر سبب کی پہلے سے معلوم ہوسکتی ہے اور جو کہ دفعۃً لاحق ہوجائے وہ سب علامتون سے بُری لیکن جو کہ بتدریج پیدا
ہوتا ہے اُسکی ابتدا کی نشانیون کا بیان ضرور ہے اِسلیے کہ اُسکے استحکام سے پہلے تدارک اُسکا کیا جاوے ابتدا
نزول کی یہ شناخت ہے، کہ مچھر اور مکھی اور بال اور شعاع وغیرہ اِسطرح کے خیالات ظاہر ہین آنکھون کے سامنے نظر آتے
ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ خیالات مقدمہ نزول الماء کا ہوتے ہین اور کبھی ان خیالات سے اور اسباب بھی
پیدا ہوتے ہین پس جسکی سبب سے نزول الماء اور باقی اُسکے غیر کے خیالات مین فرق ہوجاوے اُن امور کا بیان کرنا بہت
ضروریات سے ہے جاننا چاہیے کہ فرق اسمین پانچ طرح پر ہے اول یہ کہ نزول الماء سے اکثر خیالات بہذر ایک آنکھ مین
پڑتے ہین دوسرے یہ کہ اگر دونون آنکھون مین واقع ہووے تو ابتدا مین قلت اور کثرت مین ضرور فرق ہوگا یعنے دونون
آنکھون مین ساتھ ہی خیالات نظر مین آتے ہین بلکہ ایک مین اگر عارض ہو تو ایک لمحہ مین دوسری آنکھ مین واقع ہوجاتا
ہے اور ایک آنکھ مین بہت خیالات نظر مین آتے ہین اور دوسری آنکھ مین کمتر تیسرے یہ کہ معدہ کے خالی ہونے مین
یا پُر ہونے مین خیالات مین کچھ تفاوت نہین ہوتا اور کدورت آنکھ کی بتدریج ترقی پر رہتی ہے اور بخار کی فرو کرنے
والی چیزین اور قے مطلق فائدہ نہین بخشتین اور ایارجات اور مسہلہ گولیون کا استعمال مادہ کو مستاصل نہین کرتا ہے
اور کچھ فائدہ نہین دیتا چوتھے یہ کہ رنگ پتلی کا تغیر سے خالی نہین ہوتا مگر تین چار مہینے کے بعد تغیر فاحش ظاہر کرتا ہے
پانچوین یہ کہ خیالات مندزہ کو جو چھ مہینے سے زیادہ گزرین تو بصارت کو باطل کردین مگر چھ مہینے جو گذر جاینگے آفات
آنکھین محفوظ رہینگی ابتدا مین علاج یہ ہے کہ تنقیہ دماغ کے واسطے ایارجات اور گولیون کا استعمال کرین اور منضجون اور
مسہلون مین بیمار کی قوت اور مزاج کی رعایت کو واجب جانین تو ادویہ حارہ کے افراط کے سبب سے کچھ اور مضرت پیدا
ہووے اور جس بیمار کی قوت قوی ہووے مسہل متواتر دین وگرنہ ہفتہ مین ایکبار ایارج فیقرا قسطوریون کی مطبوخ مین
دلوین اور خشک غذائین اور طعام اختیار کرین اور کھانے مین دارچینی اور صعتر اور انگوزہ اور سونٹھ وغیرہ کا معمول
کرکے استعمال کرین اور تنقیہ کے بعد وہ انجن وغیرہ کہ جلا دینے والا ہو اور لطیف کرنیوالا ہو اور پانی کا بند کرنیوالا ہو
آنکھون مین لگائین جیسے شیاف باسلیقون اور مانند اُسکے اور کہا ہے کہ اگر بزرالکتم یعنے نیل کے بیج سر مہ ساکر کے
آنکھون مین لگائین تو خزلہ کے پانی کی آمد کو بند کردیوے اور قانون مین حکیم بوعلی سینا لکھتا ہے کہ کان کی پچکی کی رگ کا
کھولنا فائدہ مند ہے اور یہ سب تدبیرین ابتدا مین کام آتی ہین اور اللہ کی قسم سے نزلہ کی آفت سے محفوظ رہتے ہین اور کبھی
ایسا ہوتا ہے کہ محنت کچھ فائدہ نہین دیتی اور باوصف تدبیرون کے نزلہ کا پانی چلا آتا ہے ایسے وقت مین یہ مصلحت ہے کہ بلا تامل

صدغ یعنے کنپٹی اُس لوہے سے جو اس کام کیواسطے مخصوص ہے داغ دیوین اور یہ کام خاصہ ہندوستان کے کحالون کا ہے
اور بیشتر تجربہ مین آیا ہی اور لازم ہی کہ پرہیز موقوف نہ کرین اور طبیعت کو تلیین کرتے رہین کہ مادہ اسکا قطع ہووے اور
شرائین کہ نہایت باریک ہین اور اُنپر داغ لگانا نہایت مشکل ہے کبھی قصد داغ لگانی کا ہرگز نہ کرین بلکہ آنکھ کیطرف
بھی نہ ہووین اور واجب ہی کہ فصد و حجامت سے اور جو چیزین کہ دماغ کو ضعیف کرتی ہین اور بخار پیدا کرنے والی ہین اُنسے
مریض پرہیز رکھے لیکن جو مریض کہ گرم مزاج اور کثیر الدم ہووی تو فصد کی احتیاج لازم جانین اور جب نزول تمام
ہووی اور بصارت بالکلیہ زائل ہوجائی اُسوقت علاج اُسکا قدح کروانا ہی مگر پہلے دیکھ لین کہ قدح کرنیکی قابلیت آنکھ رکھتی
ہے یا نہین اگر قدح کی قابلیت رکھتی ہی تو دھیان کرنا چاہیے کہ سدہ عصبیہ مجوفہ سے مرکب ہی یا نہین اگر بے سدہ عصبیہ
ہے اور قابلیت قدح کی رکھتا ہی تو بلا تکلف قدح کرنیکی اجازت ہی اور جو قابلیت رکھتی ہے مگر باسدہ ہی تو اول
سُدہ کو کھولین اور سدہ کی انفتاح کی بعد آنکھ کو قدح کرین اور نزلہ کی پانی مین جو سدہ اور بے سدہ کا فرق ہوتا ہی اُسکی
جگہ پر تفصیل لکھا جائیگا اور جو آنکھ کہ قابل قدح نہ ہووی تو حسن تدبیر سے قابل قدح کرلین اور قدح کرین اور جو
آنکھ کہ قدح کی قابلیت رکھتی ہے یہ ہی کہ سفید اور صافی ہو اور معتدل الرقت ہووی اور بیمار کو جب چھینک آئی تو روشنائی
مستطیل ہوجائے تو شعاع محسوس ہووی کہ آنکھ سے نکلتی ہی اور جسوقت اُس آنکھ کو ملین تو پراگندگی اور انتشار
پانی کی اجزا مین محسوس ہووے اور جو آنکھ ایسی نہ ہووی تو قابل قدح کی نہین ہوتی اور جو آنکھ کہ قابل قدح نہین ہووی
تو اُسکی قسمین بہت ہین اور ہر ایک قسم باعتبار تفاوت رنگ کی اور قوام کی ایک نام سے موسوم کی گئی ہی چنانچہ اُنمین
ایک غامی ہے اور وہ رطوبت ابر سیاہ کی مشابہ ہے کہ حرکت نہین کرتی دوسری زیبقی وہ ایک رطوبت ہی مستدیر مشابہ پارہ
کے اور یہ قسم متحرک ہوتی ہے اور تیسری حصی ہی کہ وہ مانند قطعہ گچ کی معلوم ہوتی ہی اور ثقبہ کو متمدد کرتی ہی اور حرکت
کرتی ہی اور دوسری آنکھ کو جو پوشیدہ کرین اور کھولین تو آب نزول کی ذات مین کچھ تغیر ظاہر نہووی چوتھی آسمانجونی
یعنی آسمانگونی وہ پانی برنگ آسمان نیلگون ہوتا ہے اور اکثر حرکت نہین کرتا ہی اور اس لیے کہ اپنی حدت اور گرمی
سے رطوبت بیضیہ کو فاسد کرتا ہے اُسکی اصلاح نہایت متعذر ہی بلکہ سخت دشوار ہی پنجم منتشر رقیق کہ تکمیل کو نہین
پہونچا اور استحکام قبول نہین کیا اور غلظت معتدلہ کیطرف رجوع نہین ہوا جس آنکھ مین یہ صفت ہوگی اکثر چیزین
کبھی کم اور کبھی زیادہ اُسمین نظر آئینگی اسطرح کی آنکھ جب تک اعتدال نہین پکڑتی یعنے ایک حال پر قائم نہین ہوتی
قدح کے لائق نہین ہوتی چھٹی زجاجی ساتوین ابیض بردی آٹھوین اخضر نوین اصفر دسوین احمر ذہبی گیارھوین
ازرق بارھوین اسود جو تدبیرین کہ ناقابل آنکھ کو قدح کی قابل کردیتی ہین وہ یہ ہین کہ مغلظ غذائین

دین اور مچھلی اکثر کھلائین کہ پانی آنکھ کا معتدل قوام پر آجائے اور ایک حال پر قائم ہوجائے اسوقت بنانا تمام
اور چاہیے کہ آنکھ بنانے وقت درد سر اور رمد اور سبل اور آنکھ کی سرخی اور زکام اور کھانسی وغیرہ مین بیمار مبتلا
نہ ہو اور اسنے کچھ کھانا بھی نہ کھایا ہو اور آنکھ بنانے کے روز ابر نہ ہونا چاہیے اور تیز اور تند ہوا بھی نہ چلتی ہو بلکہ
اگر پہاڑی اور معتدل ہوا ہو تو بہتر ہے پس مریض کو خوب روشن اور سایہ دار جگہ مین نرم بچھونے پر بٹھائین اور
کہدین کہ اپنے دونون زانو سینہ سے ملاکر دونون پنڈلیون پر دونون ہاتھ رکھلین اور کحال مریض کے برابر ذرا بلند
بیٹھ جائے اور دوسری آنکھ اگر درست ہو اسکو گدی اور پٹی سے معتدل باندھکر ایک شخص کو بیمار کی پشت کے پیچھے
بٹھائین اور کہدین کہ بیمار کا سر اپنے ہاتھ سے تھام لے کہ وہ ہلنے نہ پائے اور کحال اپنے ہاتھ سے اسکے اوپر کی پلک
کو کھولے کہ آنکھ بالکل کھلجائے اور بیمار سے کہدین کہ نظر اپنی کحال کیطرف رکھے اسطرح سے کہ گوشہ چشم جو ناک کیطرف
ہے آنکھ اسکی ادھر مائل رہے اور اس گوشہ کو ماق اکبر کہتے ہین بعد اسکے کحال مہت کو آنکھ کے گوشہ کو جو کان کیطرف
ہے اور قبہ سے اوپر کو بچا ہوا ہو لگائے اور جسجگہ تک اسکی حد مقرر ہے طبقہ ملتحمہ مین مہت کے سرے کو پہونچائے اور وہ جگہ
مین آدھے جو سے زیادہ نہین ہوتی اور مہت ایک لہ سہ پہلو ہے تانبے سے بنایا جاتا ہے ایک سرا اسکا تیز ہوتا
ہے پس مہت کو آہستہ گردش دین کہ قرینہ کے پیچھے سے دیکھا جائے کہ مہت کا سرا پانی پر ہے پس مہت کے نیچے کے سرے کو قدرے
بلند کرین اور پانی کو مہت کے سرے پر لیکر جمل عنبیہ یعنی گوشہ عنبیہ مین داخل کرین پس مہت کو تھوڑی دیر اسطرح رکھین اور
جسوقت دوبارہ پانی کے آنے کے اندیشہ سے اطمینان حاصل ہوجائے اور پانی گوشہ عنبیہ مین ٹھہر جائے پس گوشہ عنبیہ
مین پانی ٹھہرانے کے بعد مہت کو بہت آہستگی سے باہر نکال لین اور انڈے کی زردی روغن گل مین پکاکر پشت چشم
پر رکھکر دونون آنکھون کو باندھدین اور جو ظاہر گوشہ چشم مین خون آجائے تو نمک پیسکر اسپر لگاکر باندھین اور
بیمار کو مکان تاریک مین رکھین اور کہدین کہ منہ کے بھل لیٹے اکثر سووے اور جنبش نہ کرے اور کلام نہ کرے جو کچھ کہنا
ہو اشارے سے کہے اور کھانسی اور چھینک سے اپنے تئین محفوظ رکھے اسواسطے کہ انکی تکان سے پانی کو حرکت نہ
پہونچے اور جو چھینک آئے تو ناک کو ہاتھ سے ملے کہ وہ چھینک رکجائے اور سخت کھانا جو بہ زور چبانے کے لائق
ہو وہ ہرگز نہ کھائین بلکہ نرم اور قلیل غذا جو پینے کے لائق ہو قناعت کرین دوسرے روز اگر چاہین کہ بندھی آنکھ
کو کھولین تو روئی کو گلاب مین تر کرین اور آنکھ کو اس سے دھودین اسطرح پر کہ آنکھ کو ہرگز آسیب نہ پہونچے یعنی بہت
آہستگی اور نرمی سے دھوئین اور روئی کو پھر سفیدۂ بیضۂ مرغ مین تر کرین اور آنکھ کی پشت پر رکھین اور گدی اور پٹی
سے باندھین لیکن اگر تیسرے دن کھولین نہایت اولی اور بہتر ہے اور گلاب کے پھول پانی مین جوش دیکر اسی پانی سے تیسرے دن

آنکھ کو دھوویں اور تکیہ لگا کر بیمار کو سیدھا بٹھاویں اور گرد اُسکے تکیہ رکھدین کہ آرام سی رہے اور کچھ حرکت نہ کرے
اور مقنعہ سیاہ منھ پر لٹکا رکھین اسیطرح دو ہفتہ بلکہ تین ہفتہ تک احتیاط کرین **اصل پانچوین سُدہ عصبیہ کے**
بیان مین یہ دو قسم پر ہی ایک یہ کہ اسمین نزول الماء نہووی دوسرے یہ کہ مع نزول الماء ہووی جو کہ بے نزول الماء ہووی
علامت اُسکی یہ ہی کہ آنکھ پانی کے آثار سے بالکل پاک ہووی اور سالم نظر آوی اور باوصف اِسکے بصارت یعنی بینائی
سے بیکار محض ہو جاوی اسواسطے کہ بیکار رہونا بینائی کا سُدہ کی لوازم مین سے ہی اور سدہ عصبیہ اور اُسکے ورم مین یہ
فرق ہی کہ ورم گرمی اور گرانی اور آنکھ کے درد سے خالی نہین رہتا ہے بخلاف سدہ کی کہ اسمین یہ سب باتین نہین
ہوتی ہین اور فقط بینائی کو باطل کرتا ہے بخلاف سدہ کی کہ بالکل بیکار کر دیتا ہے اور جو سدہ عصبیہ نزول الماء کیساتھ
ہوتا ہے شناخت اُسکی یہ ہے کہ بیمار سے فرمائین کہ ایک آنکھ بند کرکے دوسری آنکھ سے دیکھے اگر ثقبہ عنبیہ چوڑا ہی تو عصب
صحیح اور سالم ہین اور سدہ بھی اسمین نہین ہی اور جو ثقبہ چوڑا نہین ہی تو یہی سدہ عصبیہ کی نشانی ہے اور سدہ کی
کھولنے کی تدبیرین مسہل وغیرہ سے متعلق ہین اور یہ عمل طبیب کامل ہے نحال کا ہرگز کام نہین ہے کسواسطے کہ نحال
کا فقط یہی کام ہی کہ ثقبہ مین پانی جو جمع ہو گیا ہو اُسکو اپنی دستکاری سی عنبیہ کی محل مین داخل کرتا ہے کہ بینائی کے
نور کا راستہ روشن اور صاف ہو جائے آنکھ کی بیماریون کی اور باقی علاج طبیبون سے متعلق ہین فن نحال کی
طالب کو جسقدر کہ دریافت کرنا اُسکا ضرور ہی جسطرح حکیم ارزانی نے کتاب طب اکبر اور مفرح القلوب مین ذکر اُسکا کیا ہی
خلاصہ اُسکا اِس جگہ چند سطرون مین کیا گیا **فصل تیسرے قابلہ کے فن مین** معالجہ ارحام زنان کو فن قابلگی
ہین اور قابلہ اگرچہ رذیل قوم کی عورتین ہوتی ہین لیکن اعمال شریف سے اور علم طب سی متعلق ہی اور قابلہ صرف واسطہ اور
میانجی ہی مریض اور طبیب کے درمیان اور یہ کام قابلہ سے تعلق رکھتے ہین کہ طبیب جو دوا بتاوی وہ مریضہ کی رحم مین رکھے
اور لڑکے کے پیدا ہونے مین خدمت کرے اور یہ فن جو اعمال علم طب سی متعلق ہے اسواسطے فنون اعلیٰ کے ذیل
مین لکھا گیا اور چند اصل پر یہ فن مشتمل ہے **اصل پہلی تشریح رحم مین** جاننا چاہیے کہ رحم ایک عضو ہی مؤلف لیفات
عصبانی سی شکل قضیب پر اور گوہر اُسکا سفید اور نرم اور بیحس ہی اور بیحسی اُسکی اِس جہت سے ہی کہ ثقل لڑکے کا اور لنبا ہونا
کہ مولے لڑکے کو لازم ہی برخیدہ نہ کرے اور وہ دو طبقہ ہین طبقہ اندرونی مین بہت رگین ہین اور گرطھی مین مشابہ خمل
معدہ کیواسطے کھڑے رہنے لڑکے کے اور یہ دونون طبقہ جوف رکھتے ہین گویا دو کیسہ ہین مگر گون دونون کی ایک ہی ایک
جہت سے دو بچے ایک رحم مین ہوتے ہین انسانون مین مگر اور حیوانون کی رحم مین جوف اکثر بچھاتیونکے شمار پر ہوتی ہین اور
اُنھین جوف کے عدد پر بیشتر بچے پیدا ہوتی ہین جیسے کتیا اور بلی اور بکری وغیرہ اور اندرونی طبقہ لیفہا ے جاذبہ اور ماسکہ

اور دافعہ سے بنا گیا ہی اور طبقہ بیرونی بمنزلہ غلاف کے ہے اندرونی طبقہ پر محافظت کے لیے اسکے اور اسکا ایک جوف ہے اور مقام رحم کا مثانہ کے اوپر ہے اور دودہ کے نیچے ہی اور درازی اسکی ناف کی نزدیکی سے ہے منفذ فرج تک اور درازی اس منفذ کی چھ انگشت سے کم نہین ہوتی ہی اور گیارہ انگشت سے زیادہ نہین ہوتی ہے اسکے انگشت سے اور کوتاہی اور درازی اسکی مرد کی آلت کی اندازہ سے ہوتی ہی اور کثرت جماع سے بھی دراز ہو جاتی ہی اور عنق رحم کا یعنی گردن اسکی تبہ رکھی گئی ہی اس لیے کہ دراز ہو سکتی ہی اور رحم جذب منی کا بالطبع شوق تمام رکھتا ہی اور رحم بالکل خایہ اور قضیب کی شکل ہی کہ اندر کیطرف الٹ گیا ہی اور گردن اسکی قضیب کیطرف ہی اور منہ اسکا مثل کیسہ خایہ کے ہی اور خایہ عورتون کا مردون کے خایہ کی مثل ہوتا ہی مگر خصیہ مرد کا بڑا اور گول ہوتا ہی اور قدرے دراز ہوتا ہی اور دونون ایک کیسہ مین ہوتے ہین اور عورتون کے خصیہ قدرے چھوٹے اور گول ہوتے ہین اور چوڑے ہوتے ہین اور رحم سے باہر فرج کی دونون طرفون مین واقع ہین اور ہر خصیہ پر جدا جدا ایک پردہ ہی اور دونون بالکل گرفصل وامتیاز رکھتے ہین اور جسطرح مردونمین خصیہ اور قضیب کی درمیان دراز منفذ ہی اسکو اوعیہ منی کہتے ہین عورتون کی بھی ایسے ہی ہے لیکن مردون کے خصیہ بالاتر ہین اور مثانہ کی گردنپر مائل ہین اور دو تین خم لیکر مجری قضیب کے جانب آگئے ہین اور عورتونمین اس اوعیہ نے خایہ سے طرف تہیگاہ کی میل کا ہی کہ منی اس سے رحم مین آوی اور عورتون کے خایہ مین دوسرا نفع یہ ہی کہ جماع کیوقت سخت ہو جاتی ہین اور رحم کی گردن کو ثابت رکھتے ہین اسلیے کہ نطفہ مردون کا اسمین داخل ہووی اور نارسیدہ اور دوشیزہ عورتون کا رحم چھوٹا ہے اور جبتک عورت رسیدہ اور بالغہ نہین ہوتی اور تجویف اسکی تمام نہین ہوتی ہی اور جننے کی بعد بہت وسیع ہو جاتا ہی اور فضلہ طمثی وقت حمل کی غذا جنین کی ہوتا ہی اور بچے کو دودھ دینے کیوقت دودھ کیساتھ مستحیل ہوتا ہی اور غشاء رحم کہ فرج مین سخت رگونسے کھنچا ہوا ہی دوشیزگی اس سے مراد ہی اور دور رحم نا بکارت کا اس پردہ کی پھاڑنیسے مراد ہے فائدہ وہ عصب کہ دماغ سے رحم مین ملا ہی اسکے وسیلہ سے رحم دماغ سے مشارکت رکھتا ہی مگر قوی مشارکت نہین رکھتا ہی اسواسطے کہ عصب کور بیشتر درونی نہین ہے اصل دوسری امتحان عقر مین کہ مرد کیطرف سے ہے یا عورت کی مرد اور عورت کا پیشاب کا ہو یا کدو کی بیج درخت مین جدا جدا ڈالین پس جس کسیکا بول اس درخت کو خشک کر دیوی عقر اس سے ہی دوسرے طریق کا امتحان گندم اور جو اور باقلا شاشات شاشات دانہ ہر ایک کی لیوین اور مٹی کی دو ٹھیکرون مین ڈالین اور کہدین کہ مرد اور عورت دونون جدا جدا ان ٹھیکرون مین پیشاب کرین یعنے جس ٹھیکری مین مرد بول کری عورت نہ کرے بلکہ دوسری ٹھیکری مین بول کرے پس جسکے پیشاب مین دانہ نہ جمین عقر اس سے ہے اور یا امتحان اس عقر کا ہی کہ منی مین خاصیت عدم تولید کی

پڑھی ہی اصل پیدائش مرد یا زن مین اور منی قابل انعقاد کی نہ ہووے چنانچہ بعض درخت پھل نہین لاتی ہین اور اسیکو عقر حقیقی
کہتے ہین اسکا تدارک نہین ہو سکتا اُسکے سبب کی مجہول ہونیکے باعث سی اور جو اسباب مین سی کسی سبب مین عقر واقع
ہووی تو اطبا سے علاج اُسکا ممکن ہے **اصل تیسری علامات حمل مین** اور فرق نر اور مادہ کی علامت مین علامت
حمل کی یہ ہے فرج تنگ اور خشک ہووے اور منھ رحم کا ملجائی اور ناف اور فرج کی مابین قدری درد پیدا ہو جائی اور عورت
جماع سی کراہیت کرے خلاصۃً اگر حمل بیٹے کا ہووی اور مجامعت مین رنجیدہ ہووی اور دوسرے آثار قشعریرہ کی طرح بعد
جماع کی اور کمودت بیاض چشم کی اور غثیان کا واقع ہونا اور کویلہ اور مٹی وغیرہ چیزہای بد کیطرف میل کرنا بیٹے کی حمل
کی علامت یہ ہے کہ رنگ عورت کا خوب اور صاف نظر آئی اور پیشاب رنگین ہووے اور اکثر وقت جانب راست کا سینہ چپ سے
کلان تر ہووی اور چھاتیون کی سر پر سرخی معلوم ہو اور حرکت جنین کی دہنی طرف محسوس ہووے اور عورت خفیف الحرکت
ہووے اور لطیف اشیا کی کھانے کی خواہش کری اور کہا ہی کہ وقت ولادت کی اگر عورت کی کمر سے درد اُٹھے اور پھر رحم مین
آجائی تو بیٹا ہوگا اور جو مابین فرج اور ناف سی درد اُٹھی تو دختر ہی علامت حمل دختر کی یہ ہی کہ رونق رنگ کی جاتی رہی
اور حرکت بطی ہووی اور چھاتی کا منھ سیاہ ہووے اور بائین چھاتی دہنی چھاتی سی کلان ہووے اور قارورہ سفید ہووے اور اکثر
حال مین حرکت جنین کی بائین طرف ہووے اور چھاتیان کم اُٹھین اور عورت مٹی وغیرہ ردی چیزین بیشتر کھانا چاہے اور
جھوٹی اشتہا عارض ہووے اور جو وجود حمل مین شک واقع ہو تو امتحان اُسکا اسطرح ہی کہ پانچ مثقال شہد خالص ٹھنڈی پانی
مین ملا کر سوتی وقت عورت کو دیوین اگر ناف مین پیچش اور مغص ظاہر ہووی تو ضرور حاملہ ہی والا نہین ہے اور دوسری طرح
امتحان یہ ہی کہ زراوند کو کوٹکر شہد مین ملا کر نیلے کپڑے مین آلودہ کرکے وقت صبح کی کچھ نہ کھایا ہو تو لیوین اور دوپہر تک
کچھ نہ کھائین اگر منھ مین کچھ مزہ نہ پائین تو حاملہ نہین ہے اور جو مزہ معلوم ہووے تو حمل ضرور ہی لیکن اگر مزہ شیرین ہووے تو بیٹا
ہوگا اور جو تلخ ہوگا تو دختر ہوگی **اصل چوتھی عسر ولادت مین** جان کہ عسر ولادت کی بہت سبب ہوتی ہین مگر
وہ سبب کہ جسمین قابلہ کی سعی و کوشش درکار ہی کہ سطبری مشیمہ کی سبب عسر ولادت کا ہوتا ہی اور مشیمہ ایک پردہ ہی کہ رحم مین
گرد جنین کی متکون ہوتا ہی اُسکے حفظ کیواسطے اور وہ کدو دانہ کی کیسہ کیطرح ہوتا ہی مگر صلب تر اور بہتر اُس سی ہوتا ہی اور
جسوقت لڑکا قصد نکلنے کا کرتا ہی تو یہ پردہ شگافتہ ہو جاتا ہی اور اول جنین اُس سے باہر نکل آتا ہی اور بعد اُسکے مشیمہ باہر نکلتا ہی
پس اگر یہ پردہ نہایت موٹا ہووے اور شگافتہ نہ ہووی تو جلدی اُسکے شگافتہ کرنیکی تدبیر کرین کہ جنین حرکت خروج کی تعب
سے اور اُسکے عدم حصول سی ہلاک نہ ہو جائی اور یہ اکثر ہلاک جنین کا سبب ہوتا ہی بسبب نادانی و جہل قابلہ کی اور اُسکی
عدم وقوف سی پس علاج اُسکا یہ ہی کہ قابلہ مشیمہ کو ہاتھ سی کھینچکر قدری پارہ کرے اور اس کام کیواسطے ایسی قابلہ چاہیے

کہ اس دستکاری سے خوب واقف ہو وے کہ مشیمہ کے کاٹنے کے وقت حاملہ کو اور جنین کو آزار و اذیت ہرگز نہ پہونچے

فصل پانچوین جنین مردہ کی تدبیرین اور اخراج کرنے مشیمہ محتبسہ مین جسوقت جنین شکم مین مرجاوے یا جنین نکل آوے مگر مشیمہ نہ نکلے اور علاقہ کو ڈوری کیطرح درمیان مشیمہ اور جنین کے ہے وہ ٹوٹ جاوے تو اسکے اخراج کرنیمین جلد تر سعی اور کوشش کرین کہ سبب ہلاکت حاملہ کا نہووے اور علامت جنین کے مرنے کی یہ ہے کہ حرکت جنین کی محسوس نہووے اور اطراف حاملہ سرد ہووین اور دم متواتر لیوے پس واسطے نکالنے جنین مردہ کے اطبانے طرح طرح تدبیرین مقرر کی ہین مگر جو بسبب تدبیرین فائدہ نہ بخشین تو اسوقت مین دستکاری قابلہ کی حاجت پڑتی ہے چاہیے کہ جنین مردہ کو پارہ پارہ کرے اور باہر نکال وے اسطرح کہ حاملہ کے عضو کو آفت نہ پہونچے اور یہ کمال فن قابلہ کا ہے و اگر مشیمہ اندر رہجاوے چاہیے کہ قابلہ ہاتھ اندر کرکے کھینچلو مگر بہت سلیقہ اور شعور درکار ہے کہ اور عضو کو نہ کھینچے کہ حاملہ کیواسطے خوف ہلاکت ہے فقط

فصل دسوین فیلبانونکے فن مین جاننا چاہیے کہ فن فیلبانی کا اوصاف اور خصائل ہاتھی کو دریافت کرنے اور علاج ہاتھی کے امراض کے کرنے اور تدبیرین ہاتھی کے یاد اور مانوس کرنے سے مراد ہے اور فن فی الجملہ معزز اور مکرم ہے اسوجہ سے کہ بادشاہان والاشکوہ کے منہ کیطرف پشت کرکے فیلبان مقدم بیٹھتے ہین اور ہمیشہ معزز اور صاحب حرمت رہتے ہین متبدیون کے دریافت کرنیکے واسطے اس فن مین جو کچھ ضرور ہے بیان کرتا ہون اور یہ فن چند اصل پر مشتمل ہے **اصل پہلی اوصاف اور خواص فیل مین** اور اسکے پکڑنیکے طریق مین اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ ہاتھی کی عمر اکثر سو برس کی ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سو برس سے زیادہ بھی ہوتی ہے ڈیڑھ سو برس اور دو سو برس تک اور کہتے ہین کہ وہ نہایت کینہ ور ہوتا ہے اگر کسی سے خشم کرتا ہے تو تاک لگاتا ہے کہ کسیوقت اسکو ہلاک کرے یہی نقل ہے کہ ہاتھی کو نہلانے کے واسطے لیجاتے تھے بازار مین درزی کی دکان کیطرف ہاتھی نے سونڈ دوڑائی درزی نے سوئی ہاتھی کی سونڈ مین چبھوئی ہاتھی نے اپنے دلمین کینہ رکھا اور پھرتے وقت پانی بھیکر سونڈ کو پانی سے بھر لیا اور چلا آیا جب کہ درزی کی دکان کے مقابل پہونچا تو اس پانی کو درزی پر اور اسکے ساگرد ون پر چھوڑ دیا کہ سب کپڑے درزی کی دکان کے پانی مین تر ہو گئے اور کہتے ہین کہ بلی اور موش اور خوک سے ڈرتا ہے اور اس حیلہ سے آدمی ہاتھی کو پکڑتے ہین کہ اسکی راہ گذر مین جو گھاس کہ ہاتھیون کو پسند ہوتی ہے ڈالدیتے ہین جب ہاتھی آتا ہے تو اسکو کھاتا ہے اسیطرح چند روز گذر جاتے ہین تو ایک گڑھا عمیق کھودتے ہین اور اس گڑھے کے منہ پر رسیان تا دیتے ہین اور رسیون کے سرے نرم میخون سے جو گڑھے کے کنارہ پر گاڑی ہین باندھتے ہین اور اسکے اوپر گھاس ڈالتے ہین معمولی عادت پر ہاتھی آتا ہے اور اس گڑھے مین گر جاتا ہے جب راہ نکلنے کی نہین دیکھتا ہے تو وہین بند اور مقید رہتا ہے پس دو تین روز تک صیاد ہرگز خبرگیران اسکے نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ بھوک اور پیاس سے ضعیف و ناتوان ہوجاوے پس تب**

گڑھے کے جہان ہاتھی بندھے آتے ہین اور روزن کی راہ سے جو اُس گڑھے مین کر دیا ہی ہاتھی کو اپنی صورت دکھاتے ہین
اور اُس سے لطف و مدارا کرتے ہین اور قدری قدری گھاس اور پانی اُس راہ سے اُسکو دیتے ہین کہ مانوس اور الفت
پذیر ہو جاتا ہے بعد اُسکے چند ہاتھیون آموختہ اور پروردہ کو لاتے ہین اور اُن ہاتھیون کے ذریعہ سے جو تعلیم یافتہ ہین اُس
ہاتھی وحشی کو اُس گڑھے سے باہر نکالکر اُسکے ہاتھ پانوُن باندھتے ہین اور ہر روز اُسکے ساتھ زیادہ لطف و مدارا کرتے رہتے
ہین اور گھاس اور پانی دیتے ہین کہ وہ مانوس ہو جاتا ہے اور ہاتھی کا خواص یہ ہے کہ اگر اُسکے کان کا میل کیکو کھلاوین
تو اُسکو نیند نہ آوی ایک ہفتہ تک اور جو ہڈی ہاتھی کی کسی درخت مین لٹکاوین تو اُسمین پھل نہ آئیگا اور جو کسی درخت
کے نیچے ہاتھی کی ہڈی کو جلاکر دھوان دین تو اُس درخت کا میوہ شیرین ہو جاوی اور جو ہڈی کو ہاتھی کی پیسکر شہد مین
معجون بنائین اور جہائین پر رکھین تو جہائین جاتی رہی اور جو زبل اُسکا صاحب قولنج کو دیوین تو شفا پاوی اور معلوم رہے
کہ سوای ہندوستان اور ملکون مین ہاتھی پیدا نہین ہوتا ہی اور ہندوستانمین تین مقام پر بیشتر ہاتھی بہم پہونچتا ہی ایک
کوہستان نیپال مین اور دوہان کا ہاتھی بہت بڑا اور چوڑا چکلا ہوتا ہے چنانچہ راقم ان حروف نے ایام سفر نیپال مین بیتیا کے
راجہ کے پاس ایک ہاتھی دیکھا کہ بعد بٹھانے کے نو درجہ کا زینہ لگایا جاتا جو اُسپر سوار ہوتے دوسرے کوہستان ممالک جنوب
ہندوستان مین وہ بھی بہت عظیم الشان اور نہایت کلان اور باصورت و جمال ہوتا ہی اور سر اُسکا نہایت بلند ہوتا
ہی چنانچہ بٹھور مین مہاراجہ باجی راؤ پیشوا والی سابق مقام پونا کے پاس اسطرح کے چند ہاتھی مین نے دیکھے ہین تیسرے سلہٹ
کے کوہستان مین یہ مقام شرق ہندوستان دریای شور کے قرب مین واقع ہے ان پہاڑون کا ہاتھی بہ نسبت دونون
مقامون مذکورہ کے اکثر قصیر القامت اور ضعیف الجثہ ہوتا ہی **اصل دوسری ہاتھی کو رام کرنے کے طریق**
مین جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی جل شانہ نے لطف اور شفقت مین ایسا اثر بخشا ہے کہ جن اور انس اور وحش و طیر اور
دود و دام اور سباع و بہائم سب اُسکے دام مین مسخر ہین اور ایسے مطیع اور فرمان پذیر ہین کہ اگر لطف و شفقت کے بعد اپنے مشفق
سے آزار دیکھتے ہین اور سختی پہنچتے ہین مگر ہرگز آئین وفاداری نہین چھوڑتے اور اُس بہت شفقت کو فراموش کرکے
تھوڑی آزار مین کہ وہ محض ادب کی نظر مین تعلیم ہوتے ہین اپنے ادب دینے والی کی ایذا کی فکر مین نہین ہوتے ہین
چنانچہ یہ بات ہاتھی مین ظاہر ہے کہ انسان مقابل اُسکے حقیقت اور مقدار پشہ کی رکھتا ہے اور باوصف اسکے جو حسب
مرضی فیلبان کے ہاتھی خدمت بجالاوی تو فیلبان اُسکو مارتا ہی اور وہ اُسکی جفا کا تحمل کرتا ہی اور اطاعت کرتا ہی اور
حکم فیلبان سے کسی وقت باہر نہین ہوتا ہی چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی **بیت** بشیرین زبانی و لطف و خوشی
توانی کہ پیلے بموے کشی ٭ بہ لطفی کہ دیدست پیل دمان ٭ نیارد ہمین حملہ بر پیلبان ٭ اور فیل نوگرفتار وحشی کے

رام کرنے کے واسطے فیلبانان ہوشیار نے حیلہ مقرر کیا ہی کہ جنگلی ہاتھی کو جو گرفتار کرتے ہین تو ایک شخص کو لباس
سیاہ پہنا کر اور منھ اُسکا کالا کر کے ایک پتھر اُسکو دیتے ہین اور وہ سیاہ پوش رو سیاہ پتھر ہاتھ مین لیکر ہاتھی کے
مقابل آتا ہی اور ہاتھی کے سر پر پتھر مار کر ہاتھی کے آگے سے بھاگتا ہی ہاتھی غضب مین آتا ہی اور چاہتا ہی کہ بدلا لیوے مگر
زنجیر و نعین مستحکم بندھا ہوتا ہے اِسلیے بدلا نہین لیسکتا ہی پس فیلبان دوڑتا ہی اور اُس سیاہ پوش رو سیاہ کو کہ ہاتھی
کے سر پر پتھر مار کر بھاگتا ہی پکڑ لاتا ہے اور ہاتھی کے نزدیک لاکر زمین پر دے مارتا ہی اور ہاتھی کے روبرو حکمت عملی سے
اُسکو خوب مارتا ہے مگر ایسا نہین مارتا کہ اسکو تکلیف پہونچے اور وہ سیاہ پوش حیلۂ نالہ و فغان کرتا ہی اور فیلبان بازی
موقوف نہین کرتا ہی یہانتک کہ وہ اپنے تئین مثل مردہ کے بنا دیتا ہے اُسوقت فیلبان اُس سیاہ پوش کو کہ اُسنے اپنے
تئین مثل مردہ کے ظاہر کیا ہی ہاتھی کے سامنے سے اُٹھا کر نظر سے ہاتھی کے دور لیجاتا ہے سیاہ پوش ہاتھی کی نظر سے چھپا کر
سیاہ لباس کو دور کرتا ہے اور اپنے منھ کی سیاہی کو پاک کرتا ہے اور لباس سفید پہنکر ہاتھی کے آگے آتا ہے اور یہ حیلہ اسواسطے ہے کہ ہاتھی جانے کہ فیلبان نے بدلا ہاتھی کا اُس پتھر مارنے والے سے لیا ہے اور اس حیلہ سے فیلبانون سے زیادہ تر مانوس
ہوتا ہے اور بعضے فیلبان قدری مسی اپنی روٹی مین ملا کر ہاتھی کو کھلاتے ہین اِس سے ہاتھی بہت مطیع اور مانوس ہوتا
ہے اور بعض فیلبانون نے میرے آگے ہاتھی کے رام کرنے کا منتر بیان کیا جو وہ منتر میری عقل نے پذیرا نہ کیا لہذا مین نے نہ لکھا اور جسوقت ہاتھی فیلبان سے خوب مانوس ہوجاتا ہی اُسوقت آداب نشست اور برخاست کی اور رفتار تیز
اور آہستہ اور دوڑنا وغیرہ تعلیم کرتے ہین یہانتک کہ دو سال کی مدت مین جنگلی ہاتھی وحشی ادب سیکھکر قابل سواری کے ہوجاتا
ہی اصل تیسری مرض فیل کے معالجات مین علاج زہرباد کا کہ تمام جسم ہاتھی کا ورم کر جاتا ہی جو تمام جسم مین یا بعض
عضو مین ہاتھی کے ورم عارض ہوتا ہے تو راتب بالکل موقوف کرین اور غسل سے بھی احتراز واجب جانین اور قسم علف سے
صرف نیشکر یا پیل کے پتے دیوین اور تمام جسم مین یا جس جگہ ورم ہو سرکہ طلا کرین اور جو پانی کی جگہ قدری پلا دیوین تو
بہتر ہووے اور جوا جوائن اور جو کا آٹا مساوی الوزن لیکر باریک پیسین اور لیمو کے عرق مین خمیر کر کے بطریق قرص کے
نان تیار کرین اور تنور مین پکائین اور صبح کے وقت اسمین سے تھوڑا سا ہاتھی کو کھلائین تو چند روز مین فائدہ کلی بخشے اور
اجوائن اور کچلہ اور زیرہ سیاہ اگر تینون دواؤن کو مساوی الوزن لیکر باریک پیسین اور ایک مٹھ دست کی مقدار ہر روز
وقت صبح کھلائین بہت فائدہ بخشتا ہی اور جو بلادر اور مین پھل اور قند سیاہ کہنہ ہر ایک دو انیم پاؤ لیکر کوٹ پیسکر یکجا کرکے
اور پانچ خوراک کر کے ایک ایک پہر کے توقف سے کھلاوین فصل اکہی سے شفا پائے علاج فیل کا کہ جو مٹی کھائی اور بیمار ہوا
نمک سنگ ایک دام نمکار زبریان ایک دام دونون کو باریک پیسکر گڑ کیساتھ گولیان باندھین اور ہاتھی کو کھلائین اور

گشت کیواسطے ہاتھی کو لیجائین جوکہ ہوا دہاتھی کے پیٹ مین ہوتا ہو نوعدیگر نمک رائی قند سیاہ تین تین سیر
چاہیے کہ سب دواؤن کو باریک پیسکر گڑھے ساتھ ملاکر تین گولیان بنائین ایک وقت شام دوسری وقت صبح کھلائین
اور اسپر گرم پانی پلائین اور پھرانے کو لیجائین جو فساد کہ اسکے پیٹ مین ہو دستون مین نکلجائیگا علاج ضربہ وسقطہ فیل
تخم بید انجیر اور سیاہ تل دونون کو جداجدا پیسین اور تل کی تیل مین ملائین اور ضربہ اور سقطہ کیجگہ ضماد کرین اور بید انجیر
پتے اسپر باندھین اور پرانی روئی سے تجمید کرین نفع کلی بخشیگا اسیکا علاج برنہ کے پتے اور اس سے نصف گڑ گاؤ
کے پیشاب مین یا پانی مین پیسکر اور گرم کرکے ضماد کرین اگر موسم جاڑے کا ہووے تو ہاتھی کو دھوپ مین باندھین
علاج ترڈے ہوئے دانتون اور ناخنون کا ہاتھی کہ اگر دانت یا ناخن ہاتھی کا ترڈا ہووے تو علاج اسکا یہ ہو زیتون کا
تیل مصطگے کوڑیان جلی ہوئی سفید چینی کے برتن کا ٹکڑا سب دواؤن کو باریک پیسکر روغن مین ملاکر ترڈا ہوئے دانت
یا ناخن کے مقام پر بھرین جسوقت خشکی پر آجائے تو صاف پتھر سے یا کوڑی سے مہرہ کردین ترڈی ہوئی جگہ باہم وصل ہوجائیگی
اور علاج اسکا سفید چینی کے برتن کا ٹکڑا باریک پیسکر بیضہ مرغ کی سفیدی ملاکر ترڈے ہوئے دانت یا ناخن کے مقام پر
بھرین جب کہ قریب خشکی کے پہونچے تو اسپر خوب مہرہ کردین کہ برابر اور صاف ہوجائے علاج ہاتھی کی آنکھ کی ناخنہ
اور سفیدی کا سونٹھ گل ارمنی پھٹکری بریان افیون ان سب کو مساوی الوزن لیکر پانی مین پیسین اور ہاتھی کی اطراف
چشم مین ضماد کرین اور جو قدرے بطریق سرمہ آنکھ کے اندر بھی لگاوین تو بہت بہتر ہے جلد نفع کلی بخشیگا اسی کی
دوسری دوا اگر سماق کو پانی مین ترکر کے آب لال اسکا ہاتھی کی آنکھ مین ٹپکائین تو ناخنہ کو دور کردیگا اسی کی تیسری
دوا کاغذی لیمو کے دو ٹکڑے کرکے لیمو کے ایک ٹکڑے پر تھوڑی مسی اور قدرے افیون چھڑکین اور اس لیمو
کے ٹکڑے کو جس پر دوا چھڑکی ہے ہاتھی کی آنکھ مین ملین چند روز مین مرض دور ہوجائیگا اسی کی مرض کی اور دوا ایسے
پوست درخت ڈھاک لیکر جوکوب کرین اور رات بھر پانی مین تر رہین صبح کو اس پانی سے ہاتھ مین لیکر ہاتھی کی
آنکھ پر چھینٹے دیوین چند روز مین آنکھ اچھی ہوجائیگی علاج ہاتھی کی پشت کے ورم کا اگر پشت فیل پر ورم ہوجائے تو
مین پھل اور نیل دونون مساوی الوزن لیکر باریک پیسکر اونٹ کے پیشاب مین ملاکر ورم پر ضماد کرین اور پٹی سے
مضبوط باندھین اور چھ پہر کے بعد پٹی کو کھولین اسی مرض کی دوسری دوا سنگ جراحت افیون توتیا سبز تینون
کو برابر لیکر باریک پیسین اور آدمی کے پیشاب مین خمیر کرکے مقام ورم پر ضماد کرین اور پرانی روئی سے سنگین علاج ہاتھی
کے مرض اسہال کا سونٹھ تین دام دھتورہ کی بیج دو دام ریوچینی دو دام سب کو باریک پیسکر شہد خالص مین گولیان
باندھین ایک دام کی قدر اور ایک گولی ہاتھی کو دیا کرین علاج ہاتھی کی ماندگی دفع کرنیکا مقل ارزق اور ہلدی برابر

لیکر باریک پیسین اور گڑ مین ملاکر ہاتھی کو کھلاوین ماندگی اور تھکن جو رستہ چلنے سے ہو جاتی ہو فوراً دفع ہو کر ہاتھی
چست و چالاک ہو جائیگا علاج ہاتھی کی چھاتی بھر جانیکا بلا در طریق یعنے کٹکی سیاہ بابرنگ فلفل سیاہ لسان العصافیر
ماتخواہ سب دواؤنکو باریک کوٹکر بقدر آدھ پاؤ گیہون کی پاؤ سیر آٹے مین ملاکر خمیر کرین اور روٹی تیار کرکے ہاتھی کو کھلاوین
اور پانی یک وقت دیوین تین روز یا سات روز تک عمل کرین **اصل چوتھی سب فیلبانون کی کرسی نامہ کے**
بیان مین سب فیلبانون کا یہ اعتقاد ہو کہ اول فیلبانی سلطان احمد نے کی ہے اور سلسلۂ خانوادۂ سلطان احمد کا
آدم علیہ السلام تک اس ترکیب سے ہو سلطان احمد بن سلطان محمود بن خواجہ ترون بن خواجہ مروان بن خواجہ شادرخ
بن خواجہ شعیب بن خواجہ منصور بن خواجہ وارث بن خواجہ شاپور بن خواجہ صادق بن خواجہ معتبر بن خواجہ اروان بن
خواجہ سعید بن خواجہ عاشور بن خواجہ شامرخ بن خواجہ عاشور بن خواجہ عفان بن خواجہ شکور بن خواجہ سرور بن خواجہ میرحان
بن خواجہ مسعود بن خواجہ مقتول بن خواجہ جعفر بن خواجہ قریش بن خواجہ سعید الدین بن خواجہ مروان بن خواجہ میران
بن خواجہ ستار بن خواجہ سبحان بن خواجہ اشرف بن خواجہ سمند بن خواجہ عفور بن خواجہ شیر شاہ بن خواجہ فرالدین
بن خواجہ فضل بن خواجہ ہارون بن خواجہ مامرخ بن خواجہ قربان بن خواجہ مروان بن خواجہ یاقوت بن خواجہ
طرطوس بن خواجہ مغموم بن خواجہ صادق بن خواجہ ہارون بن خواجہ مقیم بن خواجہ شامی بن خواجہ بابیل بن
آدم علیہ السلام قول فیلبانون کا ہے ہر ایک فیلبان کو لازم ہے کہ یہ کرسی نامہ یاد رکھے **فصل گیارھوین**
معلمون کے فن مین جاننا چاہیے کہ فن معلمون کا مراد ہو مبتدیون اور متعلمون کی تعلیم کی قواعد اور دستور
کے جاننے سے اور یہ فن شریف ترین فنون ہو اور نسبت علم کی ہنر سے مثل نسبت زمین کے ہے آسمان سے سچ
ہے کہ علم جوہر شریف ہو کہ اپنے صاحب کو گڑھے ذلت اور خواری سے عزت اور رفعت کی بلندی پر پہونچاتا ہو اور
نہایت تنگ و تاریک کوچۂ گمراہی و جہالت سے نکالکر صحرائے وسیع الفضائے سعادت دارین مین پہونچاتا ہے اور یہ
فصل چند اصل پر مشتمل ہے **اصل پہلی علم کی فضیلت کے بیان مین** سب کسب و ہنر پر جاننا چاہیے کہ ایجاد
تعالیٰ نے انسان کیواسطے چیزین جو پیدا کی ہین وہ چار نوع پر ہین ایک یہ کہ عقل اُس سے رضامند ہو اور نفس انسانی
اُس سے بیزار ہو مثل فقر اور افلاس کے کہ نفس امارہ ان چیزون سے نفرت رکھتا ہے اور عقل اُس سے راضی ہو اسلیے
کہ معلوم ہو کہ لذات اور تمام آسائشین دنیا کی ناپایدار ہین اور عقل اشیاء بے ثبات کے عدم پر قانع اور صابر ہے
دوسرے یہ کہ نفس اُس سے راضی ہے اور عقل اُس سے ناراض ہوتی ہے جیسے کہ خدمتین نفسانی اور
شہوتین جسمانی تیسرے یہ کہ عقل بھی اور نفس بھی دونون اُس سے رضامند ہین وہ علم ہو چوتھے یہ کہ عقل اُس سے

رضامند ہے اور نہ نفس اُس سے خوش ہے وہ جہل ہے اور اسی مقام سے ہے کہ اگر عالم کو جاہل کہین تو دل تنگ ہوتا
ہی باوصف اِس بات کے کہ خوب جانتا ہے کہ یہ جھوٹ کہتے ہین اور اسیطرح اگر جاہل کو عالم کہین تو نہایت خوش
اور محفوظ ہوجاتے باوجودیکہ وہ جانتا ہی کہ یہ کلام دروغ ہے اسلیے کہ دانائی فضائل صفات سی ہے اور نادانی رذائل
اوصاف سے ضرور کہ نسبت نادانی سی برگزیدہ ہوتے ہین اور دانائی سی خوش ہوتے ہین اور علم کی فضیلت مین دلائل
عقلی اور نقلی بہت ہین بعض اُن دلائل مین سی اثبات دعوی کیواسطے بیان کرتا ہون کہ حق سبحانہ تعالی نے کلام مجید
مین فرمایا ہی کہ جو ارادہ ازلی اور مشیت لم یزلی نے اقتضا اُسکا فرمایا بہنے عزم کیا آدم کو پیدا کرے باشندگان عالم
قدس نے کہ فرشتگان چلیپین ہین حضرت باری مین عرض کیا کہ خدایا ایسی قوم کو پیدا کرتا ہے کہ فساد اور خونریزی
زمین پھیلائین اور ہم تجکو تسبیح و تقدیس کرتے ہین حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ مین جانتا ہون تم نہین جانتے ہو
پس آدم کو پیدا کیا اور جمیع حقائق اشیا پر اُسکو عالم کیا اور آدم علیہ السلام نے خبر دی فرشتون کو اُن چیزون
کی کہ جنکی وہ خبر نہ رکھتے تھے اور یہ قوی دلیل ہے فضیلت علم پر اسواسطے کہ اگر علم سے کچھ اور چیز شریف تر ہوتی
تو اللہ تعالی فضیلت آدم کی اُسپر ظاہر فرماتا اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی العلماء ورثۃ الانبیاء
یعنے علما وارثان انبیا ہین اور یہ ظاہر ہے کہ مراتب انسانی مین رتبہ نبوت سے بالاتر کوئی مرتبہ نہین ہے پس
کوئی شرف اس مرتبکی شرف وراثت پر بالا نہین ہوتا ہی اور یہ دلائل نقلی ہین اور دلائل عقلی یہ ہی کہ اثبات
فضیلت علم پر حجت قاطع ہووے وہ بھی بیان کرتا ہون جاننا چاہیے کہ فضیلت ہر چیز کی اُس چیز کے کمال مین ہوتی
ہے جیسے کہ فضیلت آنکھ کی اِس امر مین ہے کہ قوت بینائی کی کامل رکھتی ہو اور فضیلت کان کی اِسمین ہے کہ قوت
سماعت کی قوی ہووے اور جمیع اشیا کو اسیطرح پر قیاس کرنا چاہیے یہ مقدمہ جو معلوم ہوگیا تو اب جاننا چاہیے کہ
وجود انسان کا دو جوہر سے مرکب ہی ایک روح دوسرے جسم اور کمال جسم اسمین ہوتا ہے کہ اسمین روح ہووے
اور کمال روح کا اسمین ہے کہ اسمین علم اور حکمت ہووے **اصل دوسری عالم کی فضیلتون کے بیان**
مین جاننا چاہیے کہ عالم اُسکو کہتے ہین کہ صاحب علم ہووے اور جب تحقیق ہوگیا کہ علم سب فنون پر شرف اور
فضیلت رکھتا ہے پس صاحب علم ہر فن کے صاحب پر کہ غیر علوم ہے بیشتر شرف اور امتیاز رکھتا ہے اور عالم
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے مقبول ہین اور بارگاہ کبریائی کے برگزیدہ ہین اور اس
طائفہ علیہ کی نہایت بلندی رتبت اور ترقی مرتبت یہ ہی کہ روز حشر و نشر علما کیجگہ عرش رب العالمین کے نیچے
ہووے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نوم العالم افضل علی عبادۃ الجاہل یعنے خواب

عالم کی بہتر ہے جاہل کی عبادت سے اور یہ بھی حضرت نے حدیث فرمائی ہے فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر
الکواکب یعنی فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے کہ فضیلت قمر کی شب بدر مین جمیع کواکب پر ایک تاریخ کی کتاب مین مین نے
دیکھا ہے کہ ایک شخص علم کے سیکھنے نہایت شوق و ذوق رکھتا تھا مگر بوجہ ناداری کے چراغ کے تیل کا بھی دسترس نہ
رکھتا تھا ناچار بسبب ضرورت مطالعہ کے وقت ایک غلہ فروش کی دوکان پر جاکر کتاب کا مطالعہ کرتا تھا غلہ فروش اکثر
اس سے ازراہ طعن و تشنیع کے کہتا تھا کہ تو کس واسطے تحصیل علوم مین اپنی عمر کو ضائع کرتا ہے اور ایسی محنت و مشقت اپنی
جان عزیز پر گوارا کرتا ہے آؤ اور میری دوکان پر بیٹھ اور میرا ہنر سیکھ کہ اس رنج و تکلیف شاقہ سے نجات پائے طالب علم اسکو
کچھ جواب نہ دیتا تھا اور اپنے شغل مطالعہ مین مصروف رہتا تھا یہانتک کہ چند مدت مین علامہ عصر ہوا اور اپنے ہم عصر لوگون
مین گوئے سبقت کا لے گیا یعنے سب سے علم و فضل مین برتر ہو گیا آوازہ اسکے فضل و کمال کا جو اطراف جہان مین منتشر
ہو گیا شدہ شدہ خلیفہ کے کان تک بھی پہونچا کہ ایسے فضل و کمال کا شخص اس شہر مین رہتا ہے خلیفہ نے اسکو طلب کیا
اس علامہ نے اپنی خستہ حالی کا عذر کیا خلیفہ نے فوراً گھوڑا سواری کے واسطے مع خلعتہاے فاخرہ و سامانہاے جاہ و
حشم اسکے واسطے روانہ کیا علامہ حضور خلیفہ مین گیا خلیفہ اسکی ملاقات سے نہایت محظوظ ہوا اور اس علامہ کے علم و فضل
کا نہایت معتقد ہوا اور تنخواہ شایستہ اسکے واسطے معین فرمائی اور مکان تحفہ و نادر اسکو عنایت کیا اور شاہزادے تو
اسکے سپرد کیا کہ علم و حکمت تعلیم کرے علامہ جو خلیفہ کے دربار سے رخصت ہوا تو سب جاہ و حشم اسکے ہمراہ رکاب
تھا جس وقت غلہ فروش کی دوکان کے روبرو پہونچا تو اس نے کہا کہ اے بقال ہنر میرا بہتر ہے یا ہنر تیرا بہتر وہ سب سامان دولت و
حشمت کا بقال نے جو دیکھا تو حیران ہو گیا اور ہاتھ جوڑنے لگا جو کہ طبیعتین مختلف ہین اور انسانون کی سرشت اور طینت مین
اختلاف ہے بعضے عالم بدطینت ہو جاتے ہین کہ علم انکی ضلالت و گمراہی کی انتہا کی تقویت ہو جاتا ہے بلکہ دین و ایمان
کے گھر کے رخنہ گر ہوتے ہین اور جہان کو جہل و گمراہی کی کمند مین کھینچتے اور اسی رو سے ہے کہ دین مبین اسلام مین
مختلف مذہب ہو گئے ہین چنانچہ مشہور ہے کہ بہتر مذہب ہو گئے ہین ایک انمین ناجی ہے اور سب باقیماندہ ناری ہین اور
ان مذاہب مذکور مین ہر ایک اپنے تئین ناجی شمار کرتا ہے اور اپنے سوا اورون کو ناری جانتا ہے اور یہ مذہبون کا
اختلاف دین اسلام مین فقط نہین ہے بلکہ یہود و نصاری و مجوس و ہنود کے مذاہب مین زیادہ تر اس سے ہے اور تفصیل
و تشریح مذہب اسلام کی اور دیگر مذاہب کی اس مقام پر جملہ متعذرات سے ہے بیت علم کز ہر دو جہان روشن ست ٭ طرفہ کہ
ہم رہبر رہزن ست ٭ اللہ تعالی مومنون اور سالکان صراط مستقیم کو رخنہ گر اور مفسدان ملت اور مذہب کے شر و مکر سے
باز رکھے اور اپنے حفظ و امان مین نگاہ رکھکر اپنی مرضیات مین فائز کرے کسی شاعر نے ایسے عالمان بدطینت کے احوال مین چند اشعار

نظم

موزون کیے ہین وہ یہ ہین
عارفی از کوہ بصحرا گذشت
دید عزازیل بدامان دشت
دل زغم وسوسہ پرداختہ

دیدہ زنیرنگ تہی ساختہ
گفت بدو عارف صحرا نورد
کز چہ درین بادیۂ ہرزہ گرد
طبع تو آسودہ ز وسواس چیست

این قدرت کندی الماس چیست
کار تو در صومعہ و خانقاہ
باز چرا ماندہ از کارگاہ
تفرقہ بخش صف طاعت نہ

رخنہ گر سلک جماعت نہ
در صف اصحاب نہیب تو کو
جادوے جبریل فریب تو کو
شعبدہ انگیزی خویت کجاست

خوے بد عزبدہ جویت کجاست
رہزن دوران بدل بدسگال
طنز کنان واو جواب و سوال
کز برکات علمای زمان

فارغم از کشمکش این و آن
داشت مرا باز ازین جد و جہد
حیلہ گریہای فقیہان عہد
یک تن ازین طائفہ بوالہوس

از پے گمراہی کونین و بس

اصل تیسری آداب تعلیم و تعلم کی شرطون کے بیان مین جو کچھ کہ معلم

کو چاہیے اول یہ ہے کہ ارذل اور پولاج کی تعلیم مین سعی و کوشش ہرگز نہ کرین یعنے پولاج کو تعلیم نہ کرین اس لیے کہ علم جوہر لطیف ہے پس ظرف بھی اُسکے واسطے پاکیزہ و لطیف چاہیے تنگ ظرف اور پست فطرت ارذل جو علم و حکمت سیکھتے ہین تو انکے وجود سے انواع شر و فساد اُٹھتے ہین اور انکی شدت مکر سے پاک طینت کا دل درد مین آتا ہی اور شرفائی عالی گہر مین سے جو کوئی طبیعت صافی اور ذہن کافی رکھتا ہو سزاوار تعلیم اور ترتیب کی ہی اور جو کند ذہن اور کودن ہو اُسکی تعلیم مین ہرگز کوشش نہ کرین کہ شورستان چمنستان نہین ہوتا ہی اور سنگ سفید لعل و یاقوت کی صفت ہرگز پیدا نہین کرتا دوسرے یہ ہے کہ اول لطف و ملایمت سے پند و نصیحت کرنا چاہیے اگر اثر بخش نہو تو تہدید و چشم نمائی ضرور ہے اور جو یہ بھی تاثیر نہ کرے بقدر حال زد و ضرب درکار ہی لیکن صاعتدال سی نہ گذری اور دریغ نکرنا چاہیے اور ضرب الصبیان کالماء فی البستان ہے اور جو ضرب بھی فائدہ نہ دیوی تو جانین کہ ذات اُسکی تربیت پذیر نہین ہی اُسکی تعلیم سی دست بردار ہووین تیسرے یہ ہی کہ معانی اور مطالب کو اسیطرح سمجھانا چاہیے کہ ذہن نشین متعلم کے ہو جائے اور جو فہمایش ایک مرتبہ کی فائدہ نہ بخشے اور متعلم مکرر دریافت کرے تو مطالب کی سمجھانی مین دریغ اور مضائقہ نہ کرنا چاہیے چوتھے یہ کہ دھیان رکھنا چاہیے کہ متعلم عبارت فقرہ فقرہ اضافت صحیح اور درست سی پڑھتا ہی پانچوین یہ کہ عبارت نظم و نثر مین ہر جگہ مضمون قصہ طلب آجاتا ہے اُس داستان کو گوش گذار متعلم کی ضرور کر دینا چاہیے جسطرح بوستان کی اس شعر مین دونون مصرعہ قصہ طلب ہین بیت

گلستان کند آتشے بر خلیل ٭ گروہی بآتش بروز آب نیل ٭ چھٹے یہ کہ متعلم کے ذہن کی اندازہ پر سبق دینا چاہیے ساتوین یہ کہ جو چیزین حفظ یاد کرنے کے لائق ہین جبتک اُنکو ازبر یاد نہ کرلے تازہ سبق ہرگز نہ پڑھائین آٹھوین یہ کہ ہمیشہ آموختہ کا امتحان لیتے رہین اگر یاد ہی تو آفرین اور تحسین کہنا چاہیے کہ طبیعت مبتدی کی خوش اور حظوظ ہو جائے اور اگر آموختہ بھول گیا ہے ملامت اور نفرین کرین کہ اُسکو شرم آئے اور مکرر یاد کرا دین جبتک خوب حفظ نہ

یاد کرلے چھٹی نہ دین نوین یہ کہ پڑھے ہوے معنی اور سمجھے مضامین کا مطلب متعلم سے دریافت کرین اگر وہ مطلب اسکا
صحیح اور درست بیان کرے مرحبا کہین اور اگر نادرست بیان کرے تو خود اسکو سمجھا دین دسوین یہ کہ صنائع مدارک لفظی
ومعنوی کو خوب ذہن نشین متعلم کے کردینا چاہیے اور مطالب کو سمجھا کر شاگرد اور نظیرین متعلم کے گوش گذار کرنا ضرور
ہے گیارھوین یہ کہ تندخوئی اور قہرناکی کی ہردم اپنے مین عادت نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ یہ عادت متعلمون کو
خوف اور وحشت ناک کردیتی ہے اور نرم وملائم بھی اسقدر نہ رہنا چاہیے کہ متعلم محض بیخطر اور بیخوف ہوجائین اور
رعب نما نین سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے بیت استاد معلم چو شود کم آزار + خرچنگ زنند کودکان در بازار + لازم ہے کہ
ایسے شخص کو استاد معین کرنا چاہیے کہ صاحب علم اور مستعد اور نیک خصلت اور شریف عالی نژاد ہووے اور قواعد اور آئین
تربیت اور تعلیم سے بخوبترین وجوہ واقف اور آگاہ ہووے اور متعلمان ابجدخوان کی تربیت کے واسطے کم استعداد
استاد بھی اگرچہ ہوکافی ہوسکتا ہے لیکن اسمین چند قباحتین لازم آتی ہین ایک یہ کہ دستور تعلیم ہے جو خود استاد ہی
ناواقف ہوتا ہے تو متعلم کو کچھ فائدہ نہین ہوتا بلکہ ابتدا ہی مگر کر عادتین خراب اسکی درست نہین ہوتین دوم یہ کہ اسیطرح
جو عرصہ دراز گذر جائیگا تو ناشائستہ اور خراب عادتین لڑکون کی طبیعتون مین جاگیر ہوجائینگی اور پھر نکالنا انکا
نہایت بلکہ سخت دشوار ہوگا اور لڑکون کا وجود عادات خراب سے خالی نہین ہوتا تعلیم اور تربیت سے غرض
بھی ہے کہ عادتین بُری برطرف ہوجائین اور نیک خصلتین لڑکون کی طبیعت مین مستقیم ہوجائین اور شرائط تعلیم
مین سے جو امور کہ شاگرد کو چاہیے وہ یہ ہے کہ استاد کی خدمت جو حاضر ہووے تو اول آداب وتسلیمات بجالائے بعد اسکے
اپنی جگہ پر ادب سے بیٹھے اور کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہووے اور دل کو سوائے مطالعہ کتب کے اور اشغال
سے خالی کرے اور حواس خمسہ ظاہر وباطن کو خوب درست اور قائم کرکے معانی کی تلاش اور مطالب کی فکر مین متوجہ
ہووے جسوقت استاد سبق پڑھانے کیواسطے بلائے تو شاگرد کو لازم ہے کہ استاد کی روبرو جاکر باادب ولحاظ دوسلام کرے
اور دوزانو بیٹھ جائے اور جسطرح استاد نے تعلیم کیا ہے عبارت اضافت کیساتھ درست پڑھے اور جو کچھ کہ مطلب
خود سمجھا ہے بیان کرے اور بغیر پڑھی ہو لفظون کے معانی استاد سے دریافت کرے جو کچھ استاد بتاوے خوب
دلنشین کرلیوے اور مطلب عبارت کا اور مراد مصنف کی خوب سمجھے جبتک حسب دلخواہ فہم مین نہ آئے دریافت
کرنے سے دست کش نہ ہووے اسواسطے کہ نہ سمجھے ہوئے کو مکرر سمجھنا عیب نہین ہے اور بغیر سمجھے مطلب کو چھوڑدینا
نہایت معیوب ہے جسوقت سبق سے فراغت پائے تو بتعظیم تمام اٹھکر استاد کو سلام کرے اور اپنی جگہ پر جابیٹھے اور
سبق کے یاد کرنے مین مصروف ہووے جبتک مطلب اور معانی خوب خاطر نشین نہ ہوجائین تو خاموش نہ بیٹھے

اگر اسطرح سے تعلم اور تعلیم کا دستور رہیگا تو چند روز مین شاگرد کو فائدہ کلی حاصل ہو جائیگا واللہ ولی التوفیق
فصل بارھوین ادیب اور اتالیق کے فن مین جان کہ ادیب اور اتالیق ادب سکھانے والے کو کہتے ہین جسطرح
معلم علم آموز کو اور علم کو ادب لازم ہی ادب کو علم درکار نہین ہے باوجودیکہ علم بہت بڑا شریف فن ہی اگر صاحب علم بے
ادب ہووے تو کچھ پرسش نہ ہوگی اور اہل ادب کی آنکھون مین کچھ عزت و آبرو نہین ہوگی اور جو بعلم باادب ہوگا وہ ہر جگہ معزز
و مکرم رہیگا خوش کہا ہی کسی نے **بیت** ادب تا جبیست از لطف الٰہی + بنہ بر سر بروہر جا کہ خواہی + اس فن مین سے جو کچھ کہ
مبتدیون کو مفید ہے مین چند اصل مین بیان کرتا ہون ان شاء اللہ تعالیٰ **اصل پہلی ادب کے معانی اور اس کی**
فضیلت کے بیان مین ظاہر ہو کہ ادب کے معانی زبان کا نگاہ رکھنا ہی گفتگوی ناشائستہ سے اور بار رکھنا ہاتھ پاؤن کا
حرکات نالائق سے اور اپنے اور غیر کے مراتب کو پایۂ اعتدال مین نگاہ رکھنا اور اپنی اور غیرون کی آبرو کو نہ بگاڑنا جو
کوئی یہ صفتین رکھتا ہی وہ مؤدب ہے ہر ایک فرد بشر اسکو دوست اور عزیز جانتا ہی اور وہ مدارج دنیوی اور مراتب اخروی
سے کامیاب ہوتا ہے **بیت** ادب بہتر از گنج قارون بود + فرو نتر ز ملک فریدون بود + بزرگان نکردند بر دو آمال +
کہ اموال ہست رو در زوال + عنان سوی علم و ادب تافتند + کہ نام نکو از ادب یافتند + نقل ہی کہ جناب امیر المومنین
علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے نماز شام کی ادا کرنے کے واسطے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قصد فرمایا ایک
پیر مرد قوم کبر ضعف پیری کے باعث سے آہستہ آہستہ آگے جاتا تھا حضرت ولایت مآب نے آگے اس سے بڑھنے
کا ارادہ نہ کیا یہانتک کہ وہ حد مسجد سے گذر گیا اور اس توقف مین نماز کو تاخیر ہوگئی سلطان محمود غزنوی سے کسی نے
دریافت کیا کہ حضور شاہی مین بکثرت غلامان صاحب جمال ہین جسقدر کہ ایاز کی طرف حضور کا مثل خاطر ہی اور ان
کی طرف نہین ہے حال آنکہ وہ ایسا حسن و جمال نہین رکھتا ہے سلطان نے فرمایا زیادہ التفات کا باعث یہ ہے کہ وہ
آداب خدمت جیسا چاہیے بجا لاتا ہی اور سوا اور علامون سے نہین ہو سکتا ہی ایک روز مقام شکارگاہ مین ہما اٹھ
کھڑا ہوا سب نوکرون اور غلامون نے مجکو تنہا چھوڑا اور سایۂ ہما کی طلب مین چلدیے اور ایاز نے گھوڑے سے اتر کر
میری رکاب پکڑ لی مین نے ایاز سے کہا تو سایۂ ہما کی طلب مین نہ گیا اسنے جواب دیا کہ یار لوگ سب سایۂ ہما کی
طلب مین ہین اور مین سایۂ خدا کی خدمت مین ہون اس حسن ادب سے اسکا وقار و منزلت میری آنکھ مین افزون تر
ہو گیا کتب تاریخ مین لکھا ہی کہ نصر بن احمد سامانی جو ابو علی قہستانی کو خراسان کیطرف بھیجتا تھا اسکو خدمت مین بلایا
اور اس سے کچھ باتین کرتا تھا اور ابو علی کے جامہ مین بچھو آگیا تھا وہ متواتر ڈنک مارتا تھا مگر ابو علی اس
رنج مین ضبط کرتا تھا اور اسکے چہرہ پر آثار رنج و تغیر مطلق نمایان نہ تھے جب حضور شاہی سے باہر آیا تو بچھو کو

کپڑون سے باہر نکالا دیکھا تو شاشات ڈنک لگے تھے یہ خبر نصر بن احمد کو پہونچی اُسنے فوراً بلایا اور کہا کہ کسواسطے تو جلد نہ اٹھ کھڑا ہوا کہ مجھ کو کپڑون سے اپنے دور کرتا ابو علی نے کہا کہ مجکو پاس ادب نے رخصت نہ دی کہ جسوقت بادشاہ میری طرف مخاطب تھا مین نیش عقرب سے فریاد کرتا اور خطاب ملک سے منھ ادب کا پھیر لیتا نصر بن احمد ابن حسن ادب سے اُسکے نہایت درجہ رضامند ہوا اور تمام کاروبار سلطنت اُسکے سپرد کردیا اور حسن ادب اللہ تعالیٰ جلشانہ کو نہایت پسند ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے تمام عمر اپنی فسق و فجور مین کاٹی اور کار ثواب اِسنے کبھی نہ کیا ایک روز اُس نے راہ مین ایک کاغذ پڑا دیکھا فوراً اُٹھالیا اور پڑھا تو حق سبحانہ تعالیٰ کا نام اُسمین لکھا ہے فوراً اُسپر بوسہ دیا اور آنکھون سے لگا کر سر پر رکھ لیا اور اپنا تعویذ بازو بنایا جب وہ مرا تو ایک بزرگ وقت نے اُسکو خواب مین دیکھا کہ بہشت بریں مین اُسکو جگہ رہنے کی ملی ہے اور جنت کی نعمتین اُسکے صرف مین ہین اُس مرد بزرگ نے اُس سے دریافت کیا کہ اس رتبہ عالی پر کس عمل نیک سے تو فائز ہوا اُسنے کہا کہ ادائے آداب اور تعظیم و تکریم سے اللہ تعالیٰ کے نام کی کہ تمام عمر مین ایک مرتبہ اتفاق ہوا تھا میری تمام عمر کے گناہ بخشے گئے اور خلد برین کی دولت اور نعمت پہونچ گیا اصل و منبع آداب محاورات کے بیان مین یاد رہے کہ انسان کی ہاتھ اور پانون وغیرہ کل اعضا کیواسطے آداب و لحاظ جدا جدا ہے مثلاً زبان کا آداب یہ ہے کہ کلام سنجیدہ اور پسندیدہ کہنا چاہیے نرم آواز سے نہ سخت آواز سے کہ سامعین کے کان پریشان ہوجائین اور نہ ایسا آہستہ کلام کرین کہ سامعین مشکل سے سمجھین اور بہت جلد کلام اچھا نہین ہے بلکہ کلام معتدل کرنا چاہیے اور گفتگو مین توقف بہت کرنا بہتر نہین ہے کہ سننے والا بہت انتظار کھینچے اور نہ اسطرح جلدی کرے کہ سُننے والونکی فہم مین نہ آوے اور کلام مین لفظ تھوڑے ہوون اور معانی اور مضمون بہت ہووے کہ عقیل اور فہیم اُسکو پسند کرین اور مطلب بیانکرنے مین اسقدر طول نہ دینا چاہیے کہ دماغ سامعین کو متوحش ہوجائے اور نہ ایسا مختصر کرنا چاہیے کہ مطلب اپنا فوت ہوجائے اور سننے والے نہ سمجھے اور ایک شخص جو دوسرے سے باتین کرتا ہووے اُسوقت اپنی بات نہ کہنا چاہیے اِسیکو دخل در معقولات کہتے ہین اور جو کوئی تم سے گفتگو کرتا ہووے جبتک کلام اُسکا ختم نہ ہوجائے تم کو پیش قدمی کلام مین نہین چاہیے اور جو کوئی تمسے کلام پر اعتراض کرے یا اسکی تردید کرے میزان عقل و انصاف مین اُسکو تولنا چاہیے اگر صحیح ہے اُسکے اوپر الزام لینے سے عار اور ننگ نہ کرین بلکہ اُس اعتراض کو قبول کرلین اِسلیے کہ جھوٹی باتون مین دلیل اور حجت درمیان لانیسے انجام کار ندامت اور انفعال کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے پس مقتضای عقل یہی ہے کہ جس امر کو بہت حجت کے بعد اپنے اوپر گوارا کرین بغیر وارد کرنے دلیل کے اُسکو اختیار کرنا چاہیے اِسلیے کہ طول کھینچکر انجام کو کسکو ملال نہ پیدا ہوجائے اور اگر اعتراض معترض کا دائرہ صواب سے خارج ہے تو اُسکا جواب بہت معقول

دلیلون اور مثالون سے دینا چاہیے اور تقریر مین حفظ مراتب کا خیال مدنظر رہے اور معترض اگر کوئی مرد بزرگ ہی
ہے اپنے بزرگون مین سے ہے تو اسکے ادب و لحاظ کا یہ قاعدہ ہی کہ اعتراض کے رد کرنے پر لب نہ کھولین اور خاموش
رہین حالانکہ وہ اعتراض خطا کا مرتکب رکھتا ہو اسواسطے کہ بزرگون کی اسطرح ٹوکا ہی بیت نہ در ہر سخن بحث کردن رواست
خطای بزرگان گرفتن خطاست + اور جو کوئی شخص نامہ اور خط لکھے اسکو نہ دیکھین اور نہ پڑھین کہ بہت برا اور معیوب
ہے اصل تیسری آنکھ اور کان کی آداب کی بیان مین آنکھ کا یہ آداب ہے کہ جو چیزین دیکھنے کی لائق ہین اُن پر
نظر کرین اور نادیدنی چیزون کی دیکھنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے خصوصاً انسان اور حیوانات کی شرم گاہ پر نظر ڈالنا
نہ چاہیے کہ یہ امر ممنوعات نقلی اور عقلی مین سے ہے حکیمون نے کہا ہی کہ جو شخص کسی امر کا عادی ہوتا ہی اُسکی آنکھون
کی بینائی دور ہو کر چند روز مین نور بصر سے بالکلیہ محروم ہو جاتا ہی اور جو مصنوعات الٰہی پر نظر پڑی صانع حقیقی اور
اُسکی صنعتون پر خیال کرین اور پروردگار کی قدرت کامله اور حکمت بالغہ پر فکر کرین کہ فرمایا ہے تفکر ایک ساعت کا
مقرب کی عبادت سے بہتر ہے اور غیر محرم پر شہوت کی نظر سے نہ دیکھنا چاہیے کہ زنای نظری مین شمار کیا جاتا ہی
اور عذاب اسکا زنا کی عذاب کیطرح ہی اور آداب کان کا یہ ہی کہ جو باتین قابل سننے کے ہین انکو بگوش ہوش سنین
اور یہ آیتون اور حدیثون کے معنی اور حکیمون اور عقلمندون کی نصیحتون اور بزرگون کی قول اور پرانی حکایتون
اور خبرون سے مراد ہی اور جو ذکر کہ سننے کے لائق نہین ہین اُنسے پرہیز کرین اور یہ امر غیبت اور بدگوئی اور طعنہ
اور غمازی سے مراد ہے اور مجلس مین اگر دو شخص باہمدگر آہستہ باتین کرین ہرگز اُنکے کلام کو کان لگا کر نہ سنے بلکہ
مناسب یہ ہے کہ وہان سے اُٹھ جانا چاہیے اور دور جا کر بیٹھنا چاہیے اگرچہ اُنھون نے نہ کہا ہووے اور کسیکی باتین کان لگا
کر سننا نہایت بیجا ہی یعنے اگر دو آدمی دیوار کے پیچھے باہم گفتگو کرتے ہون تو اُنکی گفتگو کو کان لگا کر نہ سننا چاہیے اصل
چوتھی آداب دل کے بیان مین یاد رہے کہ انسان کے سب اعضا مین دل سب کا سردار ہی کہ اسکو خانۂ خدا
کہتے ہین اور دل کہ انوار خدا کا مظہر ہی اور اسرار الٰہی کا مصدر ہی ایسا مقام پاک چاہیے کہ آلائش گرد و غبار سے پاک
ہووے اور کثافت اس گھر کی دشمنی و حسد و نفاق سے ہوتی ہی چاہیے کہ خانۂ دل کو اس کوڑہ سے پاک رکھین کہ انوار الٰہی
کا مورد ہووے اصل پانچوین آداب عقل کی بیان مین جاننا چاہیے کہ عقل جوہر لطیف ہی اور جسم انسانی کی
مملکت مین بھی شاہنشاہ ہی اور آداب عقل یہ ہین کہ اسکو شناخت اور دریافت مین اسما اور اشیا کی حقیقتون کی مصروف و مشغول
رکھین نہ یہ کہ عقل کو اسکے دشمن کے ہاتھ مین مفید کرا دین اور دشمن عقل کا نفس ہے اسواسطے کہ لذات روحانی کو عقل چاہتی
ہی اور عالم جبروت و لاہوت یعنی صفات الٰہی و اسمار الٰہی کیطرف عقل میل رکھتی ہی اور نفس امارہ انسانی عقل کی ضد پر ہر دم

آرزومند شہوات نفسانی رہکر خواستگار لذائذ عالم دنیا کا رہتا ہے **اصل چھٹی آداب دست و پا کے بیان مین**
آداب ہاتھ کے یہ ہین کہ نیک اور بہتر کامون مین مدد کرین اور غیر پر ہرگز ظلم روا نہ رکھین اگر راہ مین کانٹا یا پتھر پڑا
دیکھین تو اسکو اٹھا کر دور پھینکدینا چاہیے کہ مخلوق خدا اسکی ایذا اور اسیکے سبب نجات پائین اور کسیکا مال چھیننے کا
عزم نہ کرین اور غریبون کو آزار نہ دیوین اور چوری نہ کرین اور آداب پانون کے یہ ہین کہ نیک کامونمین تک دو
کرین اور بیمارون کی علاج مین اور عبادت مین مصروف رہنا چاہیے اور زمین پر سختی اور زور سے نہ چلین بلکہ نرمی
اور آہستگی سے قدم رکھنا چاہیے اور تیزی اور آہستگی مین حد اعتدال پر نظر رکھنا چاہیے **بیت** آہستہ خرام بلکہ مخرام
زیر قدمت ہزار جانست + **اصل ساتوین** رات دن کے اوقات کی **صرف آداب مین** چاہیے کہ صبح کو اٹھنے
کی عادت کرین اور جو ایک دو ساعت صبح سے قبل اٹھین تو نہایت اولی تر ہے کہ اسوقت رحمت و برکت الہی کی
نزول کا آغاز ہوتا ہے آسمان سے جو کوئی اسوقت بیدار ہوتا ہے تو اس سے بہرہ پاتا ہے اور سونے والون کو انعام سے بہرہ
نہین ملتا ہے اور جب خواب سے بیدار ہو دین تو اول استنجا کرنا چاہیے اور استنجا کرنے مین قبلہ کیطرف پشت کرکے بیٹھنے
یا قطب کیطرف اور دونون استنجا مین یعنی صغیر و کبیر مین اول ڈھیلہ سے طہارت کرنا چاہیے اور پھر پانی سے دھونا چاہیے
جب اس سے فرصت ہو تو مسواک کرین کہ کثافت منہ کی اور دانتون کی پاک ہووے اور بلغم اور رطوبت جو مجری
دماغ مین مجتمع ہو رہا ہے وہ نکلجاوے کہ مفسد دماغ و ضعیف کرنیوالا بینائی کا ہے بعد اسکے جو آداب کہ فقہ مین مذکور ہوا
اسطرح وضو کرکے خلوت مین مصلے پر بیٹھین اور ایک ساعت بکمال خلوص و اخلاص اللہ تعالی کی نعمتون کے شکر و سپاس
کے ادا کرنے مین مصروف ہو دین اور دین و دنیا کے ہر امر مین اس مدد کرنیوالی حقیقی سے مدد چاہین اور صدق نیت و
عقیدت سے اپنے تئین اور اپنے کامون کو کارساز حقیقی کے لطف و احسان کے تفویض کرنا چاہیے اور عجز و نیاز سے
پیشانی ارادت اور عقیدت کی حضور الہی مین گھسنا چاہیے اور دعا مانگنا چاہیے کہ خداوندا دنیا مین پابند حوائج ہون
اور عقبے سے اندیشناک اور حقیقت حال اور مآل کار سے مجھکو مطلق خبر نہین ہے کہ میرے واسطے کون بہتر ہے اور کون بدتر
پس اس عجز اور بیچارگی سے تیری حضور مین رجوع لایا ہون مین اور اپنے دونون جہان کے مقصد کا سرانجام تیری مشیت و
تقدیر اور لطف کے سپرد کیا مین نے اور اپنی اور کلی کامونکو تیری کفالت کے حوالہ کیا مین نے پس میرے حق مین جو کچھ تو بہتر جانے
سرانجام فرمایا اور اشرار کی شر اور آفات سے اپنے امن و امان مین نگاہ رکھ اور مجکو اعتقاد یقین واثق اور کامل ہو
کہ سب کامون کا فاعل حقیقی تو ہی ہے اور آدمی محض عاجز و بیچارہ ہے تیری مرضی کے بغیر انسان کے ہاتھ سے کچھ کام
ظہور مین نہین آتا ہے یہانتک کہ اگر ایک قدم اٹھانا یا پلک مارنا چاہے تو نہین ہو سکتا ہے جب دعا کرے تو اسپر اسیح دم

اور ثابت قدم رہے اور ہرگز فریب شیطانی اور اغوای نفسانی مین آکر اس سے روگردان نہووی اور جسوقت کوئی
کار اہم اور واقعہ دشوار پیش آوی خواہ وہ فہم جزوی ہو یا کلی یا سہل ہو یا دشوار فی الفور اُس قادر توانا کی حضور مین
رجوع لائے اور اُس فہم کی تدبیر سے واسطے اُس سی کمک چاہی اور باصدق نیت عرض کرے کہ یا الٰہی فلان
کام میرا پیش آیا ہے مین نہین جانتا ہون کہ انجام اسکا کیا ہوویگا اور تو آغاز اور انجام سے اُسکے خبر رکھتا ہی اور
مین آگاہ نہین ہون کہ یہ کام تیری رحمت سی ہے یا شیطان کی طرف سی ہے پس اگر تیری رحمت سے ہی تو سرانجام
دی اور جو شیطان کیطرف سی ہے تو امیدوار ہون کہ مجھکو شیطان کے محفوظ رکھ بطفیل رسول کریم اور اہلبیت
اطہار کے اور چاہیے کہ کسی دعا مین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کا رشتہ ہاتھ سے نچھوڑی
اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب سید المرسلین کو اپنے اور بندون کے درمیان واسطہ مقبول فرمایا ہی بیت
محالست سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پے مصطفےٰ + اور ایکمرتبہ دعا پر قناعت نہ کرنا چاہیے بلکہ صادق
ارادہ اور یقین کامل سے مکرر اور متواتر خواہ بعد نماز یا جس حال مین کہ ہووین مناجات کرنا چاہیے کسلیے کہ رب کریم کا
اخلاق بندون کی خلق کیطرح نہین ہے کہ مکرر دعا سے رنجیدہ اور منغص ہوجاے پس لطف غیبی کی منتظر رہنا چاہیے
وہ کام سرانجام پاجاے تو جاننا چاہیے کہ ظہور اسکا اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہی اور جو انصرام کو نہ پہونچا تو یقین جانین کہ
حضرات شیطانی سے تھا پس بہر دو حال شکر الٰہی بجالاوین اور خوش ہووین اور سر نیاز کا سجدہ مین گھسین یعنے
اگر اُس امر نے سرانجام پایا تو اُس نعمت کی حصول مین شکر بجالانا چاہیے اور جو انجام کو نہ پہونچا تو شیطان کی ضرر
وخطر سے محفوظ رہنی کا شکر حفظ الٰہی مین بجالاوین اور جاننا چاہیے کہ دنیا مین ایاپ سی زیادہ کوئی مہربان نہین
ہی مگر اللہ تعالےٰ ان سے ہزار درجہ مہربان ہی پس ہر بندہ کو لازم ہی کہ جسقدر محبت اور الفت اور ارادہ اور عقیدہ
صادق کفالت والدین پر مستحکم رکھتا ہے ہزار درجہ اس سے زیادہ تر حضرت الٰہی مین رجوع لاوے اسواسطے
کہ کفالت والدین مجازی ہی اور اللہ تعالیٰ کفیل حقیقی ہے اگر بندہ بادشاہ کی حمایت اور پناہ مین آوی اور
بادشاہ کو معلوم ہوجاے کہ وہ بندہ خاص میرا ہے اور میرے سوای دوسرے سی سروکار نہین رکھتا ہی اسوجہ سے
صدہا طرح کی سلوک اور مراعات کریگا یہانتک کہ اگر کوئی گناہ بھی اُس سی سرزد ہوجائیگا تو اُسکے ابر مین وہ
جلوہ طاعت کا دیویگا پس جو کوئی اپنے تئین خداوند حقیقی کی ظل وحمایت مین داخل کرتا ہی کسطرح ہوسکے
کہ اسکو خداوند حقیقی اپنے حضور کی نکالدیوی ہرچند کہ وہ گنہگار بڑا ہوے سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے
بیت ہر سو دود آن کس ز در خویش براند + وانرا کہ بخواند مدر کس ندواند + جسوقت سفیدہ صبح کا

چمکے اور نور آفتاب کا افق مطلع سے نمایان ہو تو نماز صبح کی اُس مسجد مین جو گھر سے نزدیک ہو یا جماعت پڑھے
کہ نماز جماعت کے فضائل بہت ہین اور نماز حضور قلب سے چاہیے اور یہ نہین حاصل ہوتی بجز خاطر مجموع کے اور
یہ حاصل ہوتی ہے مگر اہل اللہ کو سر رشتہ دل کا سب تعلقات دنیا سے توڑ کر وہ لوگ خدا سے ملے ہین اور جو
بندہ گنہگار آشفتہ روزگار بعلت تعلقات اور انکار کی خاطر جمعی نہین رکھتا ہی کہ تمام نماز حضور قلب کی شرطون
سے ادا کرے پس تمام نماز مین ایک رجوع یا سجدہ بھی ادا ہووے تو غنیمت ہی کہ اور حضور قلب سے اُس سے مراد ہے
کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانکر دل سے سمجھین کہ ہم اُس حقیقی کے روبرو خدمت مین کھڑے ہین اور بعد نماز
کے ایک ساعت قرآن مجید کی تلاوت مین مصروف ہووین کہ اُسکو افضل عبادت فرمایا ہی اگر فرصت ہووے
تو ایک منزل قرآن پڑھین والا جسقدر کہ ممکن ہووے اور وظیفہ کا پڑھنا بہتر شغل ہے اور نماز اور تلاوت بلکہ سب
عبادتین چاہیے کہ بے ریا ہووین اور عبادت ریاکارون کی حضور الٰہی مین مقبول نہین ہی بلکہ مبتلائے غضب
الٰہی کرتی ہی اور بہت وظیفون کے عادی نہووین کہ وہ آلوگی ریا سے رکھتا ہی بیت بر زبان تسبیح و در دل
گاؤ خر + اینچنین تسبیح کے دارد اثر + اور بعد فراغ نماز و تلاوت کے معمول رکھین کہ دریا کے کنارے ہوا کھانے کے
واسطے جایا کرین اور جو دریا نہو تو صحرا کافی ہی اور پیادہ روی کرین کہ صبح کی ہوا روح افزا اور قوت بخش دل کی
ہوتی ہی اور جو گورستان کیطرف جاکر فاتحہ خوانی کرین تو نہایت بہتر ہی کہ وہ عبرت گاہ ہی اور وہان سے پھر کر قبائل
و اعزا کی حال کی خبر گیران ہونا چاہیے اور طبیب کی خدمت مین جانے کو لازم سمجھین کہ حکیم علی الاطلاق نے صحت جسم
کو حکیم کی تدبیر کے وابستہ کیا ہی اور مزاج مین قدرے انحراف دیکھین تو اُسکے تدارک کیواسطے حکیم کی خدمت مین رجوع
لائین کہ مقدمہ مرض مین علاج آسان تر ہو اور جو مرض مستحکم ہو جائیگا دور ہونا اُسکا دشوار ہوگا اور بعد اسکے معاش کے
کام مین مصروف ہون اور وجہ حلال سے معاش کی حاصل کرنے مین کوشش کرین اگر پیشہ ور اور اہل حرفہ ہین تو چاہیے کہ اپنے
پیشہ مین چوری ہرگز نہ کرین اور کسیکے ملازم ہین تو اپنے آقا کے حق خدمت کو جیسا کہ چاہیے ادا کرین یعنی جو کام کہ انکے
متعلق ہی اُسکے سرانجام مین غفلت اور دیر نہ کرنا چاہیے اور سوا رسمون مقررہ کے کہ وہ حلال اور پاک ہی اور زیادہ
فائدہ کیطرف کہ وہ چوری اور رشوت وغیرہ سے حاصل ہوتا ہی راغب نہون اسلیے کہ احتمال ہی کہ شاید وہ چوری
اور رشوت ایک دن ظاہر ہو کر ذلت اور بدنامی کے مخمصہ مین اسکو ڈالدے اور آقا اور خاص و عام کی نظرون مین
ذلیل و خوار کردے اور وجہ حلال سے جو کچھ حاصل ہو اُسکو اپنے اہل و عیال کے صرف و خرچ مین لائین اور اپنے وسعت
اور طاقت کے لائق خیرہ نیکی مین مصروف رہین اور حتی الوسع محتاجون کے دینے مین اور بخشش اور خیرات کرنے مین دریغ نہ کرین

اور کبھی اپنے دروازے سے فقیر کو محروم نہ پھیرین اور فقیرون اور محتاجونکو حقارت کی نظر سے نہ دیکھین اور جو
وظلم نہ روا نہ رکھین اسلیے کہ مبادا تیرا حال بھی ایک روز یہی ہو جاے اور اپنے زن و فرزند اور کنبہ کیساتھ لطف
وعنایت سے پیش آئین اور انکو مہمان جانکر اپنے نفس سے زیادہ تر انکو کھلائین اور پہنائین اسلیے کہ مہمانداری
کی یہی شرط ہے اور اگر تھوڑا درد و رنج بھی انکو لاحق ہو جاے اسکے تدارک سے غافل نہون اور انکے علاج اور
دوا مین روپیہ کی صرف و خرچ سے بھی دریغ نہ کرین باہر پھرنے والی اور بازاری عورتون کو اپنے اہل و عیال کی
پاس ہرگز نہ آنے دین اسمین بڑی بڑی قباحتین ہین اور نامحرم مردون سے اپنے عورتون کو پردہ مین رکھین اور گھر
کا مومنین سہوا اگر کوئی خطا انسے سرزد ہو جائی اول ملائمت اور آہستگی سے فہمایش کرین اور جو اسپر تنبیہ و زجر کا
نہون قدری تہدید کرین یعنے ڈرائین اور تشدد اور چشم نمائی روا رکھین تعلیم ادب مین اسکا مضائقہ نہین ہے چنانچہ
سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے قطعہ باری بلطف گوی و مدارا و خرمی + باشد کہ در کمند قبول آوری دلی + باری بقہر
گوئی کہ صد کوزہ نبات + گہ گہ چنان بکار نیاید کہ خطلے + لطیف اور پاک مزاج اور صاحب وقار اور سلیقہ شعار اور خیر خواہ اور
پاک دامن اگر عورت میسر آجاے تو اسکی قدر و منزلت کرین اور شکر الٰہی بجا لائین اور اسکو عزیز اور محترم رکھین کہ وجود
پارسا عورت کا پروردگار کی بڑی بخشش مین سے ہے گو جمال ظاہری نہ رکھتی ہو اسلیے کہ جمال باطنی جمال ظاہری پر فوق
رکھتا ہے اگر خوبصورت عورت بدخصلت اور بدخلق اور بے تمیز ہے دل اس سے ہمیشہ درد و رنج مین رہیگا اور محبت
اسکی خوار اور ناگوار ہوگی چنانچہ کیا خوب کسی نے کہا ہے ابیات زن پاک و خوش سیرت و پارسا + کند مرد درویش
را بادشاہ + ہمہ روز گر غم خوری غم مدار + چو شب غم گسارت بود در کنار + عورت ہر چند کہ نیک بخت اور پارسا ہو لیکن
اسکے دریافت حال سے غافل نرہین اور اسکی عصمت اور پارسائی پر اعتماد کلی نہ رکھین کہ مقتضا ہوشیاری کا یہی
ہے بعض ہوشیاری سوءظن مین داخل ہے یعنی بدگمان ہونا اس لیے کہ ناقص العقلی عورتون کی سرشت مین
ہے اور بہت عورتون کو جمع کرنیکا شوق نہ چاہیے کہ اسمین بڑی قباحت ہے عیش بالکلیہ منغص ہو جاتا ہے اس کام کو
انجام دینا اور کئی عورتون کی نگہبانی کرنا ہر شخص کا کام نہین ہے اور عزیزون اور یگانون کیساتھ دوستی اور مروت کی
رعایت رکھین اور شفقت اور مہربانی سے پیش آئین اور اگر بعضے عزیزون کی حرکتین اور اطوار آئین صواب کے مخالف ہین
انسے احتیاط اور کنارہ لازم پکڑین اور ملاقات کم کرکے بہت اختلاط نہ کرین اسلیے انکی شرارت سے محفوظ رہین
باپ اور دادا وغیرہ بزرگون کی خدمت کو اپنی ہمت پر لازم جانین اور بھائی اور بہنون کیساتھ محبت اور شفقت
رکھین دوست اور غرض مند دوستونمین تمیز کرنا چاہیے ان دونون فریق مین حسب لیاقت محبت و اخلاص سے

پیش آنا چاہیے اپنے زن اور متعلقین کو بقدر حال اور موافق اندازہ اعتدال کی خوراک اور پوشاک لطیف دینا
چاہیے اور کھانے اور پینے کی قسم مین جس شی کو انکا دل چاہی حتی الوسع موجود اور مہیا کردین کہ خاطر انکی آزردہ اور شکستہ
نہو جای لیکن جو رسمین کہ قوائد شرع اور عقائد اسلام کے خلاف ہین انکی ادا کرنیمین ہرگز معین اور مددگار نہون بلکہ
ایسی حرکتونسے انکو باز رکھین اسلیے کہ عیال و اطفال کی تعلیم صاحب عیال پر واجب ہے اور مہمان اگر وارد وقت ہو
تو شکر خدا بجالائین کہ وجود مہمان کا عطایا الٰہی مین سے ایک بخشش ہے خواہ آشنا ہو یا بیگانہ ہو کمال خلق و مہربانی سے
اسکے ساتھ پیش آوین اور بغیر مانگے سب سامان آسایش کا موجود کردین اسلیے کہ شرم و حیا کے سبب سے مہمان
ضرورت کی چیزین نہین مانگ سکتا اور جبتک وہ رخصت نہو خود اسکو رخصت نکرین اور اسکی مہمانداری تک
اپنی تکلیف اور عسرت کا حال اسکے روبرو نہ بیان کرین اسلیے کہ وہ اپنے آنیسے شرمندہ اور خجل نہو اور کھانا اہل
و عیال کی ہمراہ کھائین شکم پروری اور تنہا خوری کو اپنا شعار نکرین اور جب کھانا دسترخوان پر آئی ہاتھ دھوکر
اول بسم اللہ کہین اور تھوڑا نمک چکھین بعد اسکے کھانے کی چیزون پر ہاتھ ڈالین اور لقمہ مین توسط کا خیال رکھین نہ
اسقدر بڑا لقمہ ہو کہ تمام منھ بھر جای اور اتنا چھوٹا ہو کہ حقارت پر دلالت کری اور چاہیے کہ لقمہ چبانی کی آواز منھ سی باہر
نکلے بعض بزرگون کی یہ عادت تھی کہ جسوقت لقمہ منھ مین لیتے تھے بسم اللہ کہتے تھی اور جب لقمہ منھ مین اتر جاتا تھا
الحمد للہ کہتے ہین خوشا نصیب اس شخص کی جو اس امر کا عادی ہو کہ اسکا کھانا بھی عبادت مین شمار کیا جاتا ہی اور چاہیے
کھانا آدھی بھونک کھائین کہ یہ مقتضای حکمت ہی ورنہ دو تین لقمہ خوراک سے کم کھانا چاہیے کہ جلد ہضم ہو جای
اور طبیعت سست اور کاہل نہو اور ہاتھ سے دسترخوان پر اگر کچھ ریزہ گر جائے اسکو اٹھا کر کھالین اور کھانے کے وقت
اگر کوئی آکر سوال کرے اپنے حصہ مین سی اسکو دینا چاہیے محروم اور مایوس نہ پھرین اور مجلس مین اگر کھانا کھائین تو
اورون کی لقمونپر ہرگز نظر نہ کرین اور کھانا کھاتی وقت بیہودہ کلام کرنا ادب سی خارج ہی اور کھانا کھاتے وقت بار بار
پانی پینا نہ چاہیے البتہ اگر پیاس ضبط نہ نہو سکے درمیان کھانے کے ایک دفعہ پانی پیین ورنہ بہتر یہ ہی کہ دو گھڑی
کے بعد جسوقت کھانا قریب ہضم پہونچے اسوقت پینا چاہیے اور دریا اور کنوئین کا پانی نہ پیین کہ اس سی بہت سخت
مرض پیدا ہوتے ہین اور پانی پینے کا بہتر آداب یہ ہی کہ گھونٹ لے لیکر پیین اور حلق سے پانی کے اترنے کی آواز
نکالنا نچاہیے کہ خلاف آدب ہی اور کھانے اور پانی کے بعد شکر الٰہی بجالائین اور مکرر الحمد للہ رب العالمین کہنا چاہیے
بعد اسکے منھ ہاتھ دھوکر خلال کرنا چاہیے ہر ایک لکڑی سی خلال کرنا نہ چاہیے کہ دانتون کو نقصان کرتا ہی اگر
کی لکڑی اختیار کرین تو بہت مناسب ہی اسکی تلخی سے حلاوت تازہ حاصل ہوتی ہی یعنے بوی دہن کو دفع

کرتی ہے اور دانتون کو مضبوط کرتی دن کو کھانے کے بعد تھوڑی دیر سو رہنا اور رات کے کھانے کے مشی کرنا یعنے ٹہلنا ہضم کو قوت دیتا ہے لیکن غفلت کی خواب دن کو نہ کرنا چاہیے کہ وہ مضعف دماغ ہے اور طبیعت کو کند کرتی ہے اور گرمی کے موسم مین کہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات چھوٹی ہے بہتر وقت کھانے کا صبح کو بعد چاشت کے یعنی پہر دن چڑھے اور شب کو عصر کی نماز کے بعد ہے اور جاڑے کے موسم مین کہ رات بڑی ہوتی ہے اور دن چھوٹا صبح کا کھانا پہر دن چڑھے اور رات کا کھانا عشا کی نماز کے بعد کھانا چاہیے کہ دونون کھانون کے وقت مین برابر فرق ہو جائے اور جسوقت گھر سے باہر نکلین اول لفظ بسم اللہ زبان پر لائین بلکہ جو کام شروع کرین بسم اللہ کہنے کی عادت رکھین کہ اسکی برکت سے سب کام شیطان کے خلل سے محفوظ رہینگے اور باہر چلتے وقت تھوڑا یا بہت نقد اپنی جیب مین ڈال لین اور ایک لکڑی یا عصا اپنے ہاتھ مین رکھین کہ اس سے بہت فائدہ متصور ہین اور راستہ مین داہنے بائین تکلتے ہوے نہ چلین کہ یہ حرکت راہ ادب سے دور ہے اکثر اپنے منہ کے سامنے راستہ پر نظر رکھین اور گوش ہوش نیچے رکھین اور آدمیون کے ازدحام اور ہجوم مین نجائین اور جسجگہ جنگ وجدل ہو منتظر رہین کہ وہ موقوف ہو جائے تب راستہ چلین اور جلد اور آہستہ چلنے مین حد اعتدال کو نگاہ رکھین اور اینٹ یا ڈھیلا یا کانٹا اگر راستہ مین پڑا ہوا دیکھین تو اسکو اٹھا کر ایسی جگہ پھینک دین کہ جہان گذرگاہ خلق کی نہو اونٹ یا گھوڑے پر اگر سوار ہون تو اسکو بازار مین ہرگز نہ دوڑائین اور لگدزن اور دندان گیر یعنے لتو اور کٹو اور شوخ اور بے ادب جانور پر سوار ہو کر بازار کی سیر کو نہ جائین اگر محافہ پر سوار ہون تو کہارون اور خدمتگارون کو بہت دور چلنے کی تکلیف نہ پہونچائین اور جو کسی کی ملاقات کو جائین تو دیر تک بیٹھ کر اسکے مخل اوقات نہون کہ اسکے کام مین حرج اور خلل واقع ہو اور اپنے مطلب کو بکمال فصاحت وبلاغت مختصر آبیان کر کے جلد رخصت ہون اور کوئی شخص اگر ملاقات کو آئے تو لازم ہے کہ بتواضع واخلاق اس سے پیش آئین اور اسکے تشریف لانے کی شکر گزاری کر کے جو چیز مین کہ مناسب وقت ہون اسکی ساتھ اسکی خاطر وتواضع کرین اور جو وہ شخص اپنا مطلب بیان کرے اسکو بغور وتامل سنین اور حتی الوسع اس کام کے انجام دینے مین شرط سعی بجا لائین ورنہ عذر خواہی کرین اور جو بازار سے گھر کا عزم کرین حلویات وغیرہ تحفہ اور لطیف چیزین مقدور کے موافق اہل وعیال کے واسطے خرید لائین اور کبھی کبھی دوستون اور عزیزون کو نامہ وپیام مع تحفہ وہدایا بھیجتے رہین اور غلامون اور نوکرون مین ہر ایک کی قدر کو پہچانین اور انکی کارگزاری کے موافق انپر نوازش رکھین اور جو انسے خطا ہو جائے تو بملایمت اور آہستگی انکو سمجھا دین اور متنبہ نہو وین تو تہدید کرنا چاہیے اور جو یہ بھی فائدہ نکرے تو اسکی جگہ خادم

کرین اور خلاف شرع دشنام نہ دیوین اور سخت نہ کہین اور خدمتگارونکی صحبت سے لڑکون کو باز رکھین اور ماہ بماہ نوکرون کی تنخواہ دیا کرین اور راست بازی سے معاملات کیا کرین اور داد و ستد مین جو وعدہ کرین تو حسب وعدہ انجام دیوین اور وعدہ خلافی سے احتراز کرنا چاہیے اور معاملات داد و ستد مین کسی باعث سے اگر وعدہ خلافی ہو جائے تو عذر کرنا چاہیے اور شریفون اور بھلے آدمیون کے محلہ مین رہین اور امیرون کے زیر سایہ مکان ہرگز نہ بنائین کہ خوف نقصان کا ہے اور محلسرا کے کوٹھ پر جھروکے اور کھڑکیان ہرگز نہ رکھین شادی اور غمی مین اپنی وسعت کے موافق صرف کرنے پر نظر رکھین اور شخصونکی حرص پر اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ کرین اور جہانتک ہو سکے خلاف شرع تکلفات سے پرہیز کرنا چاہیے لڑکی یا لڑکے کا سن جب کہ چار پانچ برس کا ہو جائے تو اسکو مکتب مین بٹھائین لڑکی کو معلمہ ادیبہ یعنے ملانی کے حوالہ کرین کہ اسکو کلام مجید اور نماز روزہ کے مسائل یاد کرائے بعد اسکے سینا اور کاتنا اور کھانا پکانا اور باقی امورات خانہ داری اور سلیقہ شعاری اور عصمت و پارسائی اور شرم و حیا کے آداب و قاعدہ سکھائین اور لڑکے کو استاد ادیب کے سپرد کرین اور پہلے مطلع العلوم و مجمع الفنون پڑھائین اسواسطے کہ سب علمون کی بڑی بڑی کتابون مین جو کچھ بالتفصیل بیان ہے وہ ہمنے سب اس کتاب مین مجملاً اور مختصراً لکھدیا ہے اگر استاد کامل ہے اور پڑھانے کے ڈھنگ سے خوب واقف ہے تین چار برس کی مدت مین اس کتاب کو تمام کر لیگا اور استعداد اسکو ہو جائیگی پس سات آٹھ برس کی عمر مین سب علمون اور فنون کی کیفیت سے واقف و آگاہ ہو جائیگا اور بہت مسئلہ علوم مختلفہ اور انواع طرح کے فن اسکی لوح خاطر مین نقش پذیر ہو جائینگے بلکہ نقش کالحجر ہو جائینگے اس لیے کہ ایام طفلی مین جو چیزین کہ یاد کروا دیتے ہین وہ تمام عمر نہین بھولتے اور اس کتاب کے یاد کروانیکے بعد جس کتاب کو چاہین عربی یا فارسی مین شروع کروائین اور جو پڑھنے والا اگر اس کتاب کو خوب سمجھکر یاد کر لیگا انشاء اللہ تعالیٰ جمیع کتب فارسی کے مطلب اور معانی سمجھنے مین عاری اور عاجز نہوگا مگر اس شرط پر کہ عقل اور ذہن مضبوط رکھتے ہین اور جسوقت سفر کو جاوین تو اپنے اہل و عیال و اسباب حافظ حقیقی کی حفظ و حمایت مین سپرد کرین اور کمال اخلاص اور عقیدت سے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانکر اسکے لطف و رحمت مین تفویض کرین انشاء اللہ تعالیٰ کچھ خطر اور ضرر نہ دیکھینگے اور اکیلے ہرگز سفر نہ کرین کہ الرفیق ثم الطریق کہا ہے اور رفیق وفادار نیک کردار ہونا چاہیے نہ یہ کہ جفاکار ہووے کہ طہارت کے حیلہ سے ابریق یعنی ظرف وضو چورا لیگیا اور راہ مین ربط اور خلط نہ کرین کہ اکثر چور و عیار و ضعدار لوگون کی شکل بنا کر ملاقات کرتے ہین اور غافل پاکر قتل کرتے ہین یا زہر دیتے ہین یا جس حیلہ سے قابو پاتے ہین ہلاک کرتے ہین یا بغیر ہلاک حیلہ و حوالہ سے مال و متاع لوٹ لیتے ہین اور سفر مین بلکہ حضر مین بھی بعض دوائین مفرد اور مرکب گلاب و گلقند و سونف و سکنجبین و عرق پودینہ اور عرق گندنا

ہمیشہ اپنے ہمراہ رکھین اسلیے کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ رات کو کسیوقت درد شکم یا ہیضہ ہوجاتا ہی اور قاعدہ ہی کہ ایسے وقت مین اگر علاج مین توقف ہوتا ہی تو خوف ہلاک ہی پس ادویات جنکا ذکر اول ہوا ہی وہ ان امراض کی دوائین ہین ان سب مین سی حال مریض دیکھکر جو دوا کہ مرض کی مناسب تصور کرین استعمال کرنا چاہیے اور کیا سفر مین اور کیا حضر مین دوست اور دشمن سی ہر جگہ طریق لطف و مدارات مسلوک رکھین حافظ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے ؎ آسانش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست + با دوستان تلطف با دشمنان مدارا + اور مذہب مین تعصب ہرگز روا نہ رکھین کہ اس سے مفسدہ برپا ہوتے ہین اور فساد سے پرہیز کرنا لازم ہی اور خیر و خیرات اور بخشش مین نیک و بد اور متفق اور مخالف اور کافر و مسلمان کے احوال کو دریافت اور تفتیش نہ کرنا چاہیے بلکہ ہر عالمین حاجتمندی حاجت روائی مدنظر رکھین کہ تم کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر تفتیش حال کے قیامت کے روز بخشیگا مگر متعلقین کے حقوق اور نفقہ اور کفاف وغیرہ ضروریات کا ادا کرنا سب خیر و ایثار پر مقدم تر تصور کرین جیسا کہ کہا ہی اول خویش بعدہ درویش اور عورتون کی صلاح اور مشورہ سی کام کمتر کرین کہ عورتین اکثر ناقص العقل ہوتی ہین بیت اگر نیک بودی زن ورای زن + زنان را مزن نام لودی نزن + اور اللہ تعالیٰ سے تعلق محبت رکھنا چاہیے اور سوای حق تعالیٰ کے عزیزون اور متعلقین اور بیگانون اور انسان اور حیوان کیساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئین کسیکو آزار پہونچانے پر سبقت نہ کرین اور اگر کسی شخص سے اندیشہ آزار کا ہو اُس سے پرہیز کرین موذیون کی دفع مضرت مقتضای عقل و حکمت ہی اور بغض و حسد سے پرہیز کرین بلکہ غیرون کی نیکی اور بھلائی کے دیکھنے سی خوش ہونا چاہیے اور اگر دوست اور آشنا اور عزیز و بیگانہ کی بہتری دیکھین اسکو مبارکباد دین اور کبھی کبھی برائے تفنن طبع باغ کی سیر کو جایا کرین کہ خوشبو پھولون کی اور ہوا باغ کی طراوت بخشنے والی ہی دل و دماغ کی لیکن اگر وہ باغ غیر شخص کا ہی تو اُسکے میوہ اور پھول وغیرہ پر ہاتھ نہ لگائین کہ اس خاکسار کیطرح بلای بیخبر مستی مین گرفتار نہون مجھکو یاد پڑتا ہی کہ ابتدای ایام سفر مین ایک دفعہ مین اپنے گھر سے نکلا اور نیک و بد کی تجربہ سے اسقدر واقف نہ تھا حسن اتفاق سے ایک روز کسی باغ مین جا نکلا دیکھا مین نے کہ درختان کنار میوہ ہاے تر و تازہ اور خوشگوار سے بھرے ہوے اور گلیان آنکی بہ ادای شکریۂ بار آوری سجدۂ باغبان حقیقی پر سر انیاز مین نیاز پر دھرے ہوے اور لطف یہ کہ باغبان بھی اُسوقت موجود نہ تھا بے اختیار دل میرا خواستگار ہوا غرض کہ چند دانہ جو درختون کے نیچے گرے ہوے تھے اُٹھا کر کھائے اور باقی رومال مین باندھ لیے اس اثنا مین باغبان مثل بلای ناگہان میرے سر پر آپہونچا اور مجھکو اس حال مین دیکھکر کمال ترش روئی اور بدخوئی سے پیش آیا اور جھڑکنا اور ملامت اور سخت و سست کہنا شروع کیا اور چاہا کہ مجھکو بیعزتی اور خواری سے کھینچکر مالک باغ کے پاس لیجاے جو کہ صریح خطاب مجھسے سرزد ہوئی

تھی کمال عجز و ناچاری کرکے عذر و توبہ سے پیش آیا اور سر اپنا اُسکے قدموں پر رکھا مین نے یہانتک کہ بہزار دقت و خواری اُسکے ہاتھ سے رہائی پائی اور ایسا متنبہ اور آگاہ ہوا کہ آجتک جب کبھی باغ کی سیر کا اتفاق ہوتا ہی تو دل مین کھٹک جاتا ہی اور بہت خوفناک اور ہوشیار رہتا ہون کہ مبادا میری ہوائے دامن سے کسی پھول اور غنچہ کو آزار پہونچے اور باغبان کے ہاتھ سے پھر وہی شگوفہ نکلے اور ہمیشہ نماز پنجگانہ کو قائم رکھین اور فریضہ قضا نکرین اور بغیر تشنگی اور اشتہای صادق کے ہرگز خواہش آب و طعام نکرین اور رات کو جبتک نیند خوب غالب ہوجائے سر اپنا بالین استراحت پر نہ رکھین اور چوتھائی رات سے کہ دو پہر کامل ہوتی ہین کم سونا چاہیے پس لازم ہی کہ ڈیڑھ پہر رات گئے آرام کرین اور دوپہر تک سوئین اور مناسب ہے کہ سوتے وقت استنجا کرکے وضو کرین اور بستر پر آکر سات مرتبہ سورۂ الحمد اور سات مرتبہ قل ہواللہ اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھکر حصار کرین بعد اُسکے جو کچھ بُری کام دنیا کے ہین اُنسے توبہ اور استغفار کرکے مناجات مین مصروف ہون اور دعا مانگ کر سوئین کہ نیند مثل موت کی ہے اور اکثر ہوتا ہی کہ انسان حالت خواب مین مرجاتا ہی اسلیے نیند سے پہلے توبہ و استغفار کرنا بہتر ہے اور جب نیم پاس رات باقی رہی تو اُٹھین اور جس طریق پر کہ صدر مین ذکر کیا گیا امور دنیا و عقبیٰ کے انصرام مین مصروف ہوون اگر اسطرح جینا کے کامونکو انجام دیوین تو امید ہے کہ دنیا و عقبے مین پھل پائین یعنی دنیا مین عزت اور وقار سے رہین اور عقبے مین بہشت جائین اصل آٹھوین بزرگونکی صحبت و خدمت کے آداب مین جسوقت کسی بزرگ عمدہ صاحب دولت و حشمت کی مجلس مین جانیکا اتفاق ہو تو لازم ہی کہ ہر امر مین آداب مجلس کا لحاظ رکھین اور اُسکے رفیقان قدیم سے بالا بیٹھنے کا ارادہ نہ کرین بلکہ بائین اور فروتر اُنسے بیٹھنا چاہیے اور جو وہ باعزو احترام پیش آئین اور صدر کیطرف بیٹھنے کی اجازت دیوین تو زیادہ تر اصرار اور انکار نہ کرنا چاہیے کہ بحد تکرار باعث رنج ہوجاتا ہے مگر اُسکے رفقا اور دوستان صمیم قدیم سے بڑھکر بیٹھنے کا قصد نہ کرین کہ وہ ناراض ہوجائینگے اور قاعدہ بیٹھنے کا یہ ہی کہ دو زانو بیٹھین اور دوسرا زانو بدلین کہ وہ سکیاری اور عدم ثبات کی دلیل ہی اور وہ بزرگ جو بات کہے اور کچھ دریافت کرے تو جواب باصواب دینا چاہیے اگر تمھارا نام پوچھین اور وہ امیر تمھارا ہم نام ہو تو اپنے نام کو تصحیح بیان نہ کرنا چاہیے بلکہ اسطرح کہنا چاہیے کہ یہ کمترین بندگان فلان شخص کا بیٹا ہی نقل ہی کہ ایک بادشاہ کا نام سعد تھا اُسنے سعد بن حازم سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ سعد امیر المومنین ہی اور بندہ حازم کا بیٹا ہی اور جو تمھارا نام نہایت معظم اور اعلےٰ مثل ابوالفضل اور ابوالمجد کے ہو وے تو ایسا کہنا چاہیے کہ فضل تو خدا تعالیٰ کے واسطے ہی بندہ کو اس نام سے مشہور کرتے ہین کتب تاریخ مین لکھا ہی کہ نظام الملک اوائل ایام مین سلطان ملک شاہ مطیع کا کاتب ولایت تھا ایکدن وزیر کے ہمراہ بارگاہ سلطانی مین

کیا نظر بادشاہ کی اسپر پڑی بادشاہ نے دریافت کیا کہ نام تیرا کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ بادشاہ معدلت پناہ
دہبر دولت سے نظام ملک کہتے ہین اور اس درگاہ کی ادنے چاکر دنمین یہ بندہ ہی یہ ادب کی بات جو اُسکی زبان
گذری اُس سے ملک شاہ نہایت خوش ہوا اور اُسکی ترقی مراتب مین مصروف ہوا یہانتک کہ چند دنونمین اسکو وزیر
کر دیا اور لازم ہے کہ وہ حکایت کہ عقل سے بعید ہو اور اثبات اُسکا دشوار اور متعذر ہو بزرگون کی حضور مین ہرگز
زبان پر نہ لانا چاہیے اور تملق اور خوشامد کی عادت نہ کرین اور بیجا دعاؤن کا مبالغہ نہ کرین اور جو بات کہ خلاف
حکم شرع اور خلاف عقل ہو ہرگز زبان پر نہ لانا چاہیے اور جبتک مجال سخن نہائین بیہودہ کلامی سے قدر اپنی ضائع نہ کرنا
چاہیے جیسے کہا ہی بیت مجال سخن تانیابی زپیش ۔ بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش ۔ چغلخوری کی عادت نہ کرین
اور اپنے فخر و اعزاز کیواسطے اورون کی حقارت نہ چاہین اور بہت ٹھٹھا بازی سے اپنی وقار و تمکین کو خوار نہ کرین
اور بزرگونکے روبرو اپنی علم و فضل کا افتخار نہ کرین اور انکو الزام دینے کا ارادہ نہ کرین کہ اسمین بہت ضرر ہین اور شادی
کے مقام مین غمی کی باتین نہ کرنا چاہیے کہ فال بد بزرگونکے خلاف اور مقبوح طبع ہوتی ہی مصرع مزن فال بد کا
حال بد ۔ اور ایسی بات بزرگون کے حضور مین نہ کہنا چاہیے کہ اُنکو گران گذری اور ملال خاطر ہو کہ اُس سے خوف
ہی نقل ہے کہ ہارون رشید نے ایک شب خواب مین دیکھا کہ اُسکے منھ کے سب دانت گر گئے اس بات سے بے اختیار چونک پڑا
اور خوفناک ہوا اور حکما اور دانشمندون کو بلایا اور اپنے خواب کا ماجرا بیان کیا اُنھون نے تعبیر دی کہ بادشاہ کے
سب عزیز و اقربا بادشاہ کے روبرو وفات پائینگے ہارون رشید نہایت آزردہ ہوا اس کلام سے اور اپنے روبرو سے اُن کو
نکلوا دیا اور ایک تعبیر دینوالے کو بلایا اور اُس سے تعبیر چاہی تعبیر دینے والے نے کہا کہ یہ بشارت ہے امیر المومنین کو
طول عمر اور درازی حیات کی اپنے سب عزیزون سے اگرچہ دونون تعبیرونکے معنے ایک تھے مگر ہارون رشید کو اُسکی
تقریر کا آداب پسند آیا اور نعمت و خلعت دیکر رخصت فرمایا **فصل تیرھوین قاریون کے فن مین** اگرچہ
مناسب یہ تھا یہ قرأت کے اصول اور قاعدے مطلع العلوم مین علوم دین کے ذیل مین لکھے جاتے لیکن بعض وجوہات
کے سبب سے یہ امر میسر نہ ہوا ناچار اس محل پر اُسکا گزارش کرنا ضرور ہوا اور یہ فن ایک مقدمہ اور چند اصل پر مشتمل
ہے **مقدمہ قرأت اور تجوید کی تعریف کی بیان مین** علماء دین کا اسپر اتفاق ہی کہ جو شخص قرأت اور تجوید
کے اصول اور قاعدون سے آگاہ ہی نماز مین اقتدا اُسکی اُس شخص کیساتھ درست نہین ہی کہ اس علم کے اصول اور
قاعدون سے بیخبر ہے اور ہر مسلمان کو لازم ہے کہ بقدر امکان اس فن سے بہرہ یاب ہوا سلیے کہ قرآن مجید کو صحیح اور
درست پڑھے اور قرأت کلام مجید کے پڑھنے کے آداب سے مراد ہے اور تجوید حرفون کے مخرجون کو جاننا اور ان

مخرجون سے حرفون کے ادا کرنے کو کہتے ہین فصل پہلی وقفون کے بیانمین جاننا چاہیے کہ وقاف وقف
کی جمع ہی اور نعت مین وقف کے معنے ٹھہر جانا ہی اور قاریون کی اصطلاح مین آخر کلمہ مین دم لینے کے موافق
سکوت کرنیسے مراد ہی رسالہ خلاصۃ النوادر مین لکھا ہی کہ وقف پانچ نوع پر ہے اول وقف نام اور وہ ایسا وقف ہی
کہ اُسکے قبل کو مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق کچھ نہین ہوتا ہی اور وہ دو نوع پر ہی ایک غیر لازم کہ وصل اُس جگہ باطل
کرنیوالا مقصد اور معنی کے فساد کا باعث نہین ہوتا ہے جیسے نستعین اور ملحون مین وقف ہی اور ابتدا اُسکی مابعد
سے مستحسن ہے دوسرے وصل کہ اُسجگہ خلاف مقصود و معنی باطلہ کے محتمل ہو وی جسطرح مثال وقف کی الظلمین پر سورۂ
برات کی اس آیت مین ہی واللہ لا یہدی القوم الظلمین الذین آمنوا و ہاجروا کہ ابتدا اُسکے مابعد سے لازم ہے دوسرے
وقف کافی ہے وہ ایسا وقف ہی کہ اُسکے ماقبل کو مابعد سے تعلق معنوی ہوتا ہی تعلق لفظی نہین ہوتا ہی مثلاً کلمہ
لاریب فیہ پر وقف ہے کہ ابتدا اُسکے مابعد سے جائز ہے تیسرے وقف حسن ہی کہ اُسکے ماقبل کو مابعد سے تعلق لفظی ہوتا ہی
معنوی نہین ہوتا ہی اور وہ دو طرح پر ہے اول یہ کہ ابتدا اُسکے مابعد سے بغیر اعادہ کلمہ موقوف اُسپر بہتر نہین ہے وقف
الحمد للہ پر کہ ابتدا رب العالمین سے نہ چاہیے بلکہ پھر سر سے پڑھین دوسرے یہ کہ ابتدا اُسکے مابعد سے مقبوح ہو مثل وقف کی
رب العالمین پر چوتھے قبیح وہ ایسا وقف ہی کہ معنی مقصد کی اُس سے مفہوم نہین ہوتے ہین مثل وقف کی مبتدا پر بدون
خبر کے اور مضاف پر بدون مضاف الیہ کی اور موصوف پر بدون صفت کی اور مستثنےٰ منہ پر بدون مستثنےٰ کی اور موصول
پر بدون صلہ کی اور شرط پر بدون جزا کے اور مثل اُسکے کہ وقف ان مقامات پر البتہ جائز اور روا نہو وی مگر
عالم بے اختیاری سے کہ دم تنگی کرتا ہے اور حکم ضرورت سے دم ٹوٹ جاتا ہے مگر اس حالت مین قاری کو لازم
ہے کہ پھر سر سے شروع کری اور پڑھے پانچوین قبیح وقف وہ ایسا وقف ہے کہ اُس مین خلاف مقصود کا اور فساد
معنے کا احتمال ہوتا ہی مثل وقف کی لمشہدون پر آیہ انکم لمشہدون ان مع اللہ آلہۃ آخر اور وقف نفی پر مامن آلہ الا اللہ
واحد و ما ارسلناک الا مبشرا و نذیرا وقف حرام اور وقف کفر ان مراد ایسے ہی وقفون سے ہے **فصل دوسری**
بیان علامات اور رموز وقف وغیرہ مین معلوم ہو کہ وہ رموز کہ آخر آیات و الفاظ قرآن مجید مین لکھی جاتی
ہین دو قسم پر ہین اول وقف وغیرہ اور متعلق اُن آیات و الفاظ کی ذات کی بیانمین اور اُسکی پندرہ صورتین ہین
علامت وقف تام ہے کہ ہر آیہ کی آخر مین ہووی م وقف لازم کی علامت ہے ط وقف مطلق کی علامت ہی اور ظاہر ہے
کہ یہ وقف نوعی ہی وقف کافی سے کہ ابتدا اُسکے مابعد سے مستحسن ہے ج وقف جائز کی علامت یعنی جس جگہ وقف
اور وصل کی وجہ دونون برابر ہون ز علامت وقف مجوزہ یعنی وقف مرجوع کی ہر چند کہ وقف اور وصل دونون

جائز ہین مگر وجہ وقف کی ضعیف ہی ص علامت وقف مرخص کی ہی یعنے جس جگہ کہ مابعد اسکا ماقبل سے مستغنی ہووے مگر موافق حاجت کے توڑنا نفس کا اور وقف کی درازی کلام کو مرخص رکھا ہی اور اس مقام مین ضرور نہین ہے کہ اسکے ماقبل کو پھر اعادہ کرین اور موصول کرین اسلیے کہ اس وقف مین مابعد اسکے ایک کلام ہوتا ہی کہ بذاتہ مفہوم ہوسکتا ہی مثل والسمار بنار کر اسواسطے کہ وانزل من السماء ماء ہرچند قول سابق سے مستغنی نہین ہے اسواسطے کہ فاعل انزل ایک ضمیر ہے کہ طرف ماقبل کے راجع ہے لیکن فی نفسہ ایسا کلام ہی کہ اسکے معانی کا فہم بغیر دوسری چیز کے ہوسکتا ہی جیسے اتقان مین اور ظاہر ہے کہ یہ وقف دخل وقف اضطاری ہی صلی علامت پہلے وصل کی ہے صل ایسے وصل کی علامت ہی کہ ترک کرنا اسکا بہتر ہے اور وقف اسپر احسن ہی قف علامت قبل اسپر وقف ہی یعنے بعض کے نزدیک اس مقام پر وقف ہوتا ہے وقف ایسے وقف کی علامت ہی کہ قاری یہان وصل کا گمان کرتا ہے پس اسکو قف کہتے ہین یعنے توقف کر معانقہ بغلگیر ہوکر ملنا ہی اور قاریونکی اصطلاح مین مراد ہے دو وقفون سے کہ ہم پہلو واقع ہوی ہون اور معنے مین باہم ملے ہون اسطرح پر کہ اگر ایک پر ٹھہر جائین تو دوسرے سے بھی گذر جائین یہانتک کہ معنی تمام ہوجائین اور اسکے لکھنے کی صورت یہ ہی کہ اس لفظ کو درمیان یا نے بالاے دو کلمہ موقوف علیہما کے کہ آپس سے جدا ہون لکھتے ہین اس صورت پر لاریب ج معانقہ فیہ ج اور بعضے لفظ مراقبہ اور بعضے لفظ مع اور بعضے تین لفظ بجاے اسکے رکھتے ہین لا علامت لا کی وقف علیہ ہی یعنے یہان وقف نہین ہے، وقفہ علامت سکتہ طویل کی ہی یعنی قطع کرنا قرأت کا ایک دم لینے سے کم مقدار باد جود نہ قطع ہوتی دم کے اور فرق وقفہ اور سکتہ مین یہ ہے کہ سکتہ اقرب ہے وصل سے اور وقفہ اقرب ہے وقف سے س علامت سکتہ ہی یعنے قطع کرنا کلام کا دم لینے کی مقدار سے کمتر بغیر قطع نفس کے جیسے کہ لام بل ران پر بغیر ادغام لام کی بارک علامت کذلک کی ہی یعنے وقف اور غیر اسکا یہان مثل سابق کے ہی مثل قولہ تعالیٰ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا کہ ہر ایک وقفہ پر ہی پس دوسرے اور تیسرے کاف لکھتے ہین کہ ہر ایک قسم دعا سے ہے قسم دوسری وہ رموز کہ رموز مذکورہ بالا پر لکھتے ہین شمار آیات کے واسطے وہ چھ صورت پر ہی ہ علامت پانچ آیہ کوفی اور بصری کیساتھ ہی یا فقط کوفی کے اور یہ علامت ابجد کے پانچوین حرف سے ماخوذ ہی کہ وہ پانچ عدد رکھتا ہے ح علامت پانچ آیات بصری کی ہی فقط اور یہ علامت خمسہ بصریہ کا اختصار ہی ع علامت دس آیات کوفی اور بصری کی ہے ساتھ ہی یا فقط کوفی کی اور یہ عشر کی علامت ہی اور کبھی بجاے اسکے پاے تحتانی الٹی اسطرح پر لکھتے ہین باعتبار اسکے صرف وہم ابجد ہی ع علامت دس آیات بصری کی ہے فقط ب علامت آیہ بصری کی ہی لب غیر بصری آیہ کی علامت ہی گویا مخفف ہی غیر بصری سے **فصل تیسری تجوید یعنے حروف کے مخرج کے**

بیان مین معلوم رہے کہ حرفون کا مخرج علی الاطلاق آدمی کا منھ ہے لیکن حقیقت مین مخرج ہر حرف کا علیحدہ ہے
مخارج سیبویہ کے نزدیک سولہ ہین اور خلیل کے نزدیک سترہ ہین سوای زیادتی حروف ہوائی کے اول جوف منھ
کا حروف مدہ کا مخرج ہے کہ اُنکو ہوائی کہتے ہین اور وہ حروف مدہ الف اور واو ہین ماقبل اُنکا مضموم اور یا ساکن
ہے ماقبل اُسکا مکسور دوسرے اقصی مخرج ہمزہ اور ہا کا حلق ہی تیسرے وسط حلق ہا اور عین کا مخرج ہی چوتھے ادنے حلق کا غین
اور خا کا مخرج ہی پانچوین اقصے زبان مع حنک اعلے یعنی تالو دہن کا محاذی اُسکے مخرج قاف کا ہی چھٹے فروتر اُس سے
مخرج کاف کا ہی ساتوین وسط زبان ساتھ حنک اعلی کے محاذی اُسکے مخرج جیم اور سین اور ہا کا ہی اور بعض نے شین کو جیم
پر مقدم کیا ہے آٹھوین دو حافہ سے ایک یعنی کنارہ زبان سے نوک کے متصل مخرج ضاد کا ہے نوین حافہ زبان
اور مقابل اُسکے کہ مخرج ضاد سے ہو مخرج لام کا ہی دسوین مخرج لام سے فروتر مخرج لام سے ساتھ بیچ کے مخرج نون غیر خفی کا ہی
گیارھوین فروتر اُس سے مخرج را کا ہی بارھوین کنارہ زبان کا ساتھ جبڑا اور دانت اگلے اوپر کے مخرج طا اور دال اور تا کا ہی
تیرھوین کنارہ زبان کا کنارہ دندان پیشین زیرین کیساتھ مخرج صاد اور زا اور سین کا ہی چودھوین کنارہ زبان کا مع
دونون دانت پیشین بالا کے ظا اور ذال اور ثا کا مخرج ہی پندرھوین لب زیرین کا باطن یعنی اندرون اور کنارہ دونون
دانت پیشین بالا کا فا کا مخرج ہے سولھوین دونون لب او کا مخرج ہی اور با اور میم کا بھی اور میم ساکن بن مینی کا بھی دخل ہے
سترھوین بن مینی نون خفی کا مخرج ہی اور اُسکو نون غنہ بھی کہتے ہین **فصل چوتھی کیفیت مدات کے بیان مین**
جاننا چاہیے کہ تمام قرآن مجید مین دو قسم کے مدات ہین ایک زیادہ تر کھینچی جاتی ہے اور وہ مد اُس لفظ مین ہوتی ہی کہ
مابعد الف کے ہمزہ واقع ہوتا ہے اور وہ سب اُس کلمہ کے جز ہوتے ہین مثل آلسمآء کے اور یا بعد الف کے حروف مدغم یعنے
مشدد ہوتے ہین جسطرح ولا الضالین مین دوسری ایسی مد ہے کہ بہ نسبت اول کے نصف کھینچی جاتی ہی اور وہ مد ایسے لفظ
مین واقع ہوتی ہے کہ پہلے کلمہ مین حرف علت کا ہو اور دوسرے کلمہ مین ہمزہ ہووے مثلاً قالوا انا اسرا اور انا انزلنا
اور بیت الذی اطعمھم **فصل پانچوین قاریون اور راویون کے نامون کے بیان مین** اور
حروف رموز اُن کے جاننا چاہیے کہ قاریون مین سات آدمی بہت مشہور ہین کہ بہت مشہور ہونے سے شموس
اُنکا لقب رکھا گیا ہے شموس جمع شمس کی ہے اور شمس آفتاب کو کہتے ہین اور اُن ساتون قاریون کے یہ نام ہین نافع
مدنی ابن کثیر مکی ابو عمر بصری ابن عامر شامی عاصم کوفی حمزہ کوفی کسائی کوفی اور شہات قاری اور ہین کہ وہ اُنسے
کم مشہور ہین اور لقب اُنکا بدور ہے بدر چاند کو کہتے ہین اور بدر کی جمع بدور ہے ابو جعفر مدنی ابن محیصین مکی
یعقوب بصری اعمش کوفی خلف کوفی حسن بصری ترمذی بصری اور ان چودہ قاریون مین ہر ایک کے

ساتھ دو راوی نہایت مشہور ہین اور راوی شاگرد سے مراد ہی کہ اپنے اُستاد سے اُسنے قرائت کی روایت کی ہے قاریان شموس اور بدور کے واسطے اِس فن کے اُستادون نے ایک ایک حرف الف۔ بے کا خلاف ترتیب بطور رمز کے مقرر کیا ہے چنانچہ ذیل مین ایک نقشہ کھینچا جاتا ہے،

جدول اسامی شموس مع راویان و حروف رموز ایشان			جدول اسامی بدور مع راویان و حروف رموز ایشان		
قاریون کے نام	راوی یعنے قاریون کے شاگردون کے نام		قاریون کے نام	راوی یعنے قاریون کے شاگردون کے نام	
نافع مدنی ا	قالون ب	درش ج	ابو جعفر ا	عیسٰی ب	ابن جماز ج
ابن کثیر مکی ز	بزی ہ	قنبل ز	ابن محیصین ز	بزی ہ	ابن شنبوذ ز
ابو عمر بصری ج	دوری ط	سوسی ی	یعقوب ج	رویس ط	ابو الحسن ی
ابن عامر شامی ک	ہشام ل	ابن ذکوان م	سلیمن اعمش ک	مطوعی ل	شنبوذی م
عاصم کوفی ن	ابو بکر ص	حفص ع	خلف بزاد ن	اسحق وراق ص	ادریس ع
حمزہ کوفی ف	خلف بزاد ض	ابو عیسی خلاد ق	حسن بصری ف	دوری ض	عیسی ثقیفی ق
کسائی کوفی ر	ابو الحارث ش	دوری ت	یحیی برندی ر	ابو ایوب ش	ابن فرج ت

جاننا چاہیے کہ دوری جو روایت قرارت کی ابو عمر بصری سی کرتا ہی حرف رمز اُسکا ط ہی اور کسائی سی روایت کرتا ہے تو حرف رمز اُسکا ت ہی **فصل چھٹی فضیلت قرآن اور آداب تلاوت کی بیان مین** واضح ہو کہ جسوقت منھ انسان کا کثیف ہوتا ہے مثلاً سو کر اُٹھا یا اُسکے منھ سی خون نکلا تو اُس حالت مین بغیر کلی وغیرہ کی کلام مجید پڑھنا مکروہ ہی اور بغیر وضو کے تلاوت قرآن کرنا مضائقہ نہین ہے لیکن کلام مجید کو ہاتھ سے نچھونا چاہیے خلاصۃ الفتوی اور کشف شرح وقایہ اور ابی المکارم شرح مختصر وقایہ مین بقول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے محدث کو مس کرنا کلام مجید کا جائز رکھا ہے اور صحیح کہا ہے اور فتوی اُسپر دیا ہے اور جنب اور حائض اور نفسا کو مس کرنا قرآن کا یا پڑھنا ایک آیت یا زیادہ کا بآواز بلند بالاتفاق درست نہین ہے مگر آہستہ آہستہ دل مین پڑھنا جائز ہے اور کلام اللہ کو دیکھکر پڑھنا تلاوت حافظہ سے بہتر ہے اسلیے کہ حسن بصری یعنی بینائی بھی عبادت مین مشغول رہتی ہی

اور آہستہ پڑھنے سے باواز بلند پڑھنا چاہیے بشرطیکہ مکرور یا اُسمین آمیز نہو اور کسی دوسرے شخص کو ایذا دینے کا
بھی اُسمین خیال نہو اور آواز طبیعی اہل عرب سی کلام مجید پڑھنا مستحب ہے اور لحن تعلیمی سے پڑھنا مکروہ اور
حرام ہے اور قرآن کی تلاوت ایسی چاہیے کہ اُس سے رقت اور غم ظاہر ہو اور جو شخص قرآن راگنی مین پڑھیگا وہ
فاسق ہے اور جو شخص اس بات سی رضامند ہوگا وہ گنہگار ہی حدیث مین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ اہل عرب کے لحن اور صوت مین قرآن کو پڑھو اور اہل عشق اور اہل کتاب کی لحنون کیطرح پڑھنے کا عزم
کرو اور قرآن کے پڑھنے کے واسطے مسجد سے بہتر کوئی مکان نہین ہے اور آدھی رات کا وقت قرآن پڑھنے
کیواسطے بہت بہتر ہے بعد اُسکے مغرب وعشا کی درمیان اورون کو بعد نماز صبح کے بہتر ہی اور ختم قرآن کی مدت
چالیس دن کی زیادہ اور تین روز سے کم مکروہ ہی اور حضرت کی اور اُن کی اصحابونکی پیشتر عادت تھی کہ ہر شب چار پارہ
پڑھتے تھے اور بعض نے منازل فمی بشوق اختیار کی ہی اور مراد فمی بشوق سی سورہ ہا کا حرف اول ہی فا اشارہ فاتحہ
سے ہی اور میم سورہ مائدہ سے اور یا سورہ یونس سے اور با سورہ بنی اسرائیل سی اور شین سورہ شعرا سے اور واو سورہ والصافات
سے اور قاف سورہ قاف سے اور کلام اللہ کے پڑھنے کی فضائل بیان کرنیکا زبان کو ہرگز یارا نہین ہے موافق اُسکے
افضل العبادت تلاوت القرآن بہترین عبادت اور نہایت خوش ذکر ہی احمد نے عامر سے نقل کی ہی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جس پوست پر قرآن شریف ہو اُسپر آگ اثر نہین کرتی ابو عبیدہ کہتا ہی کہ اس حدیث مین
پوست سے مراد مومن کا دل ہی یعنے جو شخص قرآن حفظ کرتا ہی اُسکے دل پر آگ مطلق اثر نہین کرتی جامع ترمذی مین ابی سعید
خدری سی روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ قرآن مجید کا فضل سب کامونپر ایسا ہی جسطرح سب مخلوق
پر فضل خدا ہی ابن صلاح کہتا ہی کہ قرأت قرآن کی بڑی بزرگی ہی خاصکر انسان کیواسطے اور فرشتونمین جو یہ صفت
نہین ہے اس واسطے انسان سے قرآن سُننے کے مشتاق رہتے ہین اور طبرانی کہتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس شخص
نے اپنی بیٹے کو قرآن پڑھایا ہے وہ بہشت کے تاجون مین سی ایک تاج پائیگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا
ہی کہ جو شخص کہ قرآن کو بھول گیا اُسکو روز قیامت اللہ تعالی بے برکت وخیر اُٹھائیگا حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن کی
تلاوت کی فضیلتین ایسی ہین کہ تھوڑی بھی اُن مین سے بیان نہین ہوسکتین ناچار اسی قدر پر اکتفا کی گئی

فصل چوتھی لکھنے والون کے خطون کی فن مین

جاننا چاہیے کہ خط کا فن مراد ہے حروف مفردہ ومرکبہ کی
قواعد اور اصول سے اور مقدار مرکزون اور دائرون اور طول وقصر مدات کی اور یہ فصل چند اصل رکھتی ہی اصل پہلی
ایجاد خط کے بیان مین واضح ہو کہ خط کے واضع مین علما اختلاف کرتی ہین بعض کہتے ہین کہ حق تعالی نی ہر شے

کا نام اور فائدہ اور نفع اُس شے کے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو تعلیم فرمائے تو اُسکے شمول مین قلم کا نفع بھی حاصل ہوا اور آدم نے شیث علیہ السلام کو اُس سے آگاہ کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ادوں اور ریس نے خط ایجاد کیا ہے اور عرمدہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت آدم نے اپنی وفات سے تین سو برس پہلے اپنی اولاد مین ہر گروہ کے واسطے ایک لغت تجویز فرماکر مثل تختی کے بہت سے صفحے مٹی کے بنائے اور ہر لغت کی مناسب ایک خط پیدا کرکے اُن تختیون پر لکھا اور اُنکو آگ مین ڈالکر پکایا جن صفحون پر عرب کے لغت لکھے تھے وہ حضرت نوح کے طوفان مین غرق ہوگئے جب کہ حضرت اسمعیل نے مکہ معظمہ مین اپنا وطن بنایا اور شرف رسالت سے مشرف ہوے شب کو خواب دیکھا کہ ابو قبیس کے پہاڑ پر ایک خزانہ دفن ہے صبح کو اُٹھے اور پہاڑ پر جاکر اُس خزانہ کی تلاش کرنے لگے ناگاہ ایک صحیفہ بہت چوڑا اور لمبا نظر آیا کہ خط عجیب اُسپر لکھا ہوا تھا حضرت نے حیران ہوکر عرض کی کہ پروردگارا مجھکو اِس خط کی اسرار سے آگاہ کر حق تعالیٰ جلشانہ نے حضرت جبرئیل کو بھیجا اور اس خط اور لغت عرب کی حقیقت سے مطلع فرمایا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اول حضرت اسمعیل نے لغت عرب اور خط کو وضع کیا ہے زمانۂ سابق مین خط معقلی کا عرب مین رواج تھا بعد اُسکے خط کوفی ایجاد ہوا اور اب جو خط کہ مشہور ہے اُسکو ابن مقلہ نے وضع کیا ہے اور بعضے شخص حضرت امیرالمومنین سے منسوب کرتے ہین بعد اُسکے بہت اشخاص نے اِس صنعت کو حسن وخوبی پیدا کرنے مین مبالغہ کیا یہانتک کہ ثلث اور نسخ اور ریحان اور تعلیق اور غبار وغیرہ یہ سب خط وضع ہوے جو کہ یہ کتاب فارسی کے قاعدہ پر منضبط ہے اور فی زماننا ملک فارس مین خط نستعلیق بہت مستعمل ہے اور فارسی کے سب خطونمین عمدہ ہے اسلیے چند قاعدہ خط نستعلیق کے ہم بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ جاننا چاہیے کہ واضع خط نستعلیق کے خواجہ امیر علی تبریزی ہین خط نسخ اور تعلیق سے اُسکو وضع کیا ہے اسی سبب سے اِسکا نام نستعلیق رکھا ہے اُنکے شاگردونمین دو شخص بہت نامی ہوے خواجہ جعفر تبریزی اور خواجہ اطہر اور اُنکے بہت شاگرد اس صنعت مین نامور اور شہرۂ آفاق ہوے از انجملہ خواجہ سلطان علی مشہدی نے اِس خط کے مرتبہ کو پہنچایا اگرچہ خواجۂ اطہر سے تعلیم نہین لی لیکن اُنکے خط کو اپنا معلم قرار دیکر اُنکا طرز حاصل کیا اور چھ آدمی سلطان علی مشہدی کے شاگردون مین سے اِس خط مین نام آور ہوے ایک سلطان محمد خندان دوسرے سلطان محمد نور تیسرے مولانا علاء الدین ہروی چوتھے خواجہ زین الدین نیساپوری پانچوین محمد قاسم چھٹے شادی شاہ اور بعد اُنکے خط نستعلیق کے خوشنویسون مین مولانا میر علی ہروی سردار ہین اگرچہ ظاہر مین خواجہ زین الدین کی شاگردی اُنھون نے کی ہے لیکن خواجۂ سلطان علی مشہدی کے خطوط سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے اور بعد اُنکے محمد حسین

اور میر سید احمد مشہدی اور مولانا شاہ محمد نیشاپوری اور مرزا ابراہیم اصفہانی نے اس فن مین علم استادی کا بلند کیا
اور اس زمانہ مین خطۂ پاک شاہجہان آباد مین سید امیر پنجہ کش استاد زمانہ ہین اور انکے سب شاگردونمین آغا مرزا
خوشنویسی مین کامل الفن ہوے **اصل دوسری قلم تراشنے کے بیانمین** جاننا چاہیے کہ قلم بہت سخت ہووے تو
جلد نہ گھسجاے اور واسطے قلم بہت تحفہ ہوتا ہے اور قلم کا ریشہ ٹیڑھا نہووے تو شگاف درست آئیگا اور وہان قلم کا میدان
انگوٹھے کی پور کے برابر ہووے کم نہووے اور سختی اور نرمی مین وہان قلم معتدل چاہیے اور وہان قلم کے حواشی کو
ریشونسے پاک کرنا چاہیے اور قلم کی دہنی زبان کو انسی کہتے ہین اور بائین زبان کو وحشی اور انسی کو بہ نسبت وحشی
کے نرم رکھنا چاہیے اور قط قلم مین گونہ محرف ہووے یعنے نوک زبان انسی کی وحشی سے قدرے زیادہ ہوتی ہے اور
قلم تراش بہت تیز و بران ہو کہ قلم صاف تراشا جاوے اور سیاہی بہت صاف اور شفاف اور روشن اور روان درکار
ہے تو ایک ہی ڈوبہ مین مرکز اور مد اور دائرہ آسانی سے کھنچ جائے اور قلم مین انگلیونمین پکڑین ابہام اور سبابہ قلم سے اوپر
اور انگشت واسطے قلم سے نیچے ہووے **اصل تیسری وصلی کے بنانے کے بیانمین** وصلی کے واسطے کاغذ موٹا اور
مضبوط لینا چاہیے اور گیہون کے آٹے کو رات کیوقت پانی مین بھگو دین اور صبح اسکا شیرہ لیکر معتدل آگ مین
قوام کرین اسکو اہار کہتے ہین اور رقت اور غلظت مین اہار معتدل چاہیے اور تختہ صاف و ہموار لیکر اسپر کاغذ کا ایک
ورق رکھین اور اہار اوسپر دین مگر ہر طرف برابر ہووے اور دوسرے ورق کو پانی مین غوطہ دیکر اس ورق اہار
دادہ پر وصل کرین اگر دونون ورقون مین ہوا آجاے تو اہار مین ہاتھ کو آلودہ کرکے ہوا کو نکالدین کہ وصلی صاف
اور درست ہوجاے اور ہوا مین وصلی کو خشک کرنا چاہیے اور دھوپ سے خراب ہوجائیگی جب خوب خشک ہوجاے تو
وصلی کے دونون طرف مہرہ کرین اور پھر دوسری طرف پتلہ اہار دیوین اور خشک کرکے پھر مہرہ کرین اسیطرح دونون طرف
وصلی کے اہار دیکر مہرہ کرین آٹھوین مرتبہ مہرہ دیکر لکھین جب مشق سے وصلی سیاہ ہوجاے تو گرم پانی سے دھووین سات
مرتبہ کے اہار دینے سے سیاہی کے حرف زائل ہوجائینگے پھر ایکبار اہار دیکر خشک اور مہرہ کرکے کام مین لاوین **اصل
چوتھی حروف کے مدات اور دائرون اور مرکز کے مقدار کے بیانمین** الف ابتدا سے انتہا تک تین نقطون سے
زیادہ نہووے اور ابتدا سے انتہا باریک ہووے اس صورت کا ۱۱۱ اور نقطہ کے چارون گوشہ برابر نہووین اور با پانچ
نقطون سے یا نو سے کمتر نہو اور گیارہ نقطون سے زیادہ نہووے اور ابتدا اسکی باریک اور انتہا اسکی قلم کے منہ کی حد تک
موٹی ہونی چاہیے اور انتہا کے شروع مین ایک نقطہ زیادہ ہونا چاہیے کہ ابتدا سے انتہا تک ایک خط کھینچا جاے تو نقطہ کے سر
برابر آجاے اس صورت پر ت ت اور جیم کا مرکز دو نقطہ ہونا چاہیے اور گردن اڑھائی نقطہ کی اور دور اسکا تین نقطہ

ہوتا ہے اور اُسکے مرکز کی ابتدا سے اگر ایک سیدھا خط کھینچا جاے تو اُسکا دامن قطع نہو جاے بلکہ وہ خط دامن سے
ملا رہے اور چاہیے کہ سب دامن بیضاوی ہووین یعنے بیضہ مرغ کیطرح اور اس شکل کو دامن شان بیضاوی کہتے ہین
چنانچہ صورت اُسکی یہ ہے ج اور دال ابتدا سے کمر تک ڈیڑھ نقطہ کی چاہیے اور خم اسقدر چاہیے کہ اگر اُسکی حد کمر پر ایک
نقطہ لگا کر خط مستقیم کھینچین تو ابتدا سے انتہا تک برابر آوے صورت اُسکی یہ ہے د را چاہیے کہ ابتدا سے انتہا تک قلم کی
تین نقطہ ہووین اس صورت پر ہ اور زا کا سر بہ نسبت را کے دو نقطہ پھر بلند تر چاہیے اور باقی موافق را کے ہووے صورت
یہ ہے ز سین مرکز اُسکا اڑھائی نقطہ کا اور اُسکے دامن کا دورہ دامن جیم کیطرح چاہیے اس صورت پر س جاننا
چاہیے کہ مرکز سین مین چار پیوند ہین اور تین پیوند ہین اور ہر ایک پیوند آدھے نقطہ کا چاہیے اور اُسکے آخر کا پیوند کہ
دامن کے مرکز مین وصل ہوا ہے وہ ایک نقطہ کا اور شین کشش اُسکی یا کیطرح نو اور گیارہ نقطون سے زیادہ نہین چاہیے
سر اُسکا اخیر سے تین نقطہ بلند ہووے اور دامن موافق دامن سین کے ہووے صورت اُسکی یہ ہے ش اور
کشش شین کی کاف کے مرکز سے اور با کے دامن سے مرکب ہے یعنے جو کچھ کہ بلند ہے کاف کا مرکز ہے اور مابقی دامن
با کا ہے صاد مرکز اُسکا بلندی اور پستی مین اسقدر چاہیے کہ ایک نقطہ دیکر اگر خط کھینچین تو مربع ہو جائے اور بیاض
مرکز اُسکا تخم خیار کے مثل نظر آئے اور دامن اُسکا مثل سین اور شین کے ہے اس صورت پر ص طا وہ قاعدہ الف
اور مرکز صاد کے اس صورت پر ط عین مرکز اُسکا چار نقطون سے مرکب ہے اور مابقی دامن جیم کا ہے اس صورت
پر ع فا مرکز اُسکا ایک نقطہ مربع ہے اور آدھا نقطہ بلندی اُسکی اور باقی با ہے اس صورت پر ف اور قاف مین
مرکز فا کا ہے اور دامن اُسکا اور قاعدون کیطرح اس صورت پر ق کاف مرکب ہے نصف کشش شین اور الف
اور باسی اور قاعدہ اُسکا سابق مذکور ہوا اس صورت پر ک اور لام مرکب ہے الف اور دامن سین وغیرہ سے اس صورت
پر ل اور میم مرکز اُسکا ایک نقطہ مربع سے کہ مثلث کی شکل پر اُسکو منقطع کیا ہے اور دور اُسکا نصف دائرہ لام کے
دامن کا ہے اس صورت پر م اور نون لام کے قاعدہ پر ہے مگر الف نون کا زیادہ دو نقطہ سے نہ کھینچین اس صورت
پر ن اور واو کا مرکز فا سے یا قاف اور را سے مرکب ہے اس صورت پر و اور ہا درحقیقت دال ہے مگر ڈیڑھ نقطہ
دال کے سرے پر لگایا ہے اس صورت پر ہ اور لام الف مرکب ہے دو الف سے اور دامن زا سے اس صورت پر لا اور یا
مرکز اُسکا اُلٹی دال ہے اور اُسکی گردن کا عقد ایک نقطہ مربع ہے اور اُسکے دامن کی گردن بخلاف اور دامنون کے زیادہ
ایک نقطہ سے نہووے اور اُسکے دامن کا دور اڑھائی نقطہ کا ہووے اس صورت پر ی اور الٹی یا مرکز اُسکا تین نقطہ کا
اور اُسکی کشش کا طول یا کے مثل نو نقطہ کا اس صورت پر ے یہ ہین اصول اور مقدار مرکزون اور دامنون حروف

جو کچھ کہ مجھکو اُستاد سے شان بیضاوی کے قواعد مین دریافت ہوا اور شان آفتابی مین دامن کی گردن دو نقطون سے زیادہ نہ کھینچین کہ دامن گول آفتاب کیطرح ہوجائے اصل پانچوین خطوط مرموزہ کے بیانمین جاننا چاہیے کہ بڑے عقلا اور ہوشیارون نے بعض مطالب کے مخفی رکھنے کے واسطے کہ ظاہر کرنا اُنکا بہتر نہین سمجھا بعض خطوط مرموزہ اختراع کیے ہین اُنمین سے جو کچھ مجھکو دریافت ہوی ہین چند قسم پر ہے قسم پہلی خط ہندسہ کہ اُس کو خط طلسم بھی کہتے ہین اور اُسکا قاعدہ یہ ہے کہ اول ایک خط کھینچین اور اس خط کے اوپر حروف احاد خط سے قدرے دور لکھین اور دہائیون کو خط سے قریب لکھین اور سیکڑون کو خط سے خارج کرین اور ہزارون کو خط سے خارج کرکے خم دیوین یہ علامت اعداد کے مرتبون کی ہے مثلاً یارب غفور کو مین نے چاہا کہ خط طلسم مین لکھون صورت اُسکی یہ ہے ۱۱۱۲۱۲۶ قسم دوسری صورت حروف تہجی بست ہشتگانہ کی یہ ہے ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ لا ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰ اور جو چاہین کہ یارب غفور کو اُس خط مین ترکیب اُسکی ایسی ہو یہ ۱۰۰۰ ۲۰۰ ۸۰۰ ۶۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۶۰ ۸۰۰ ۱۰۰۰ قسم تیسری اُسکو خط سرکہتے ہین وہ بحساب الفاظ ابجد کے اور اُسکے حروف کے مراتب کے موافق لکھا جاتا ہے اول ایک خط مستقیم کھینچین اور اُس خط کی داہنی طرف کلمات ابجد کے مراتب کے موافق خط کھینچین یعنے اگر کلمہ اول ہے ایک خط اور جو کلمہ دوسرا ہے دو خط اور جو کلمہ تیسرا ہے تین خط ایسے ہی آٹھ خط تک کہ آٹھوان کلمہ ابجد کا ضغظ ہے اور بائین طرف اُس خط کے اُس کلمہ کے مرتبہ موافق خط کھینچنا چاہیے یعنی اگر حرف ہے تو ایک خط کھینچین اور جو دوسرا حرف ہو تو دو خط کھینچین اور اگر تیسرا حرف ہو تین خط کھینچین وعلیٰ ہذا القیاس مثلاً چاہا ہمنے کہ یارب غفور کو اس خط مین لکھین صورت اُسکی یہ ہے ۱۰۰۰ ۲۰۰ ۸۰۰ ۶۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۶۰ ۸۰۰ ۱۰۰۰ اور ابجد یہ ہے ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ قسم چوتھی خط افلاطونی کے بیان مین

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف

ق ک ل م ن و ہ لای قسم پانچوین ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز

س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن ن و ہ ی

فصل پندرھوین چابک سوارون کے فن مین جاننا چاہیے کہ سب سواریونمین بہتر گھوڑا ہے اور فضائل گھوڑے کے سالوتریون کے فن مین بیان ہوچکے ہین سواری فیل کی اگرچہ عظم وشان اعلیٰ رکھتی ہے مگر بخلاف گھوڑی کے محض بے

ہے یعنے اپنی قابو اور اختیار کی نہین ہے سلیے کہ ہاتھی فیلبان کی قابو مین ہوتا ہی اور تیزی اور چالاکی اور دوڑ مین
مین مثل گھوڑی کے نہین ہوتی اور گام اور دوگامہ اور شاہ گام اور ابیہ اور راہوار اور پرغان اور خرگام گھوڑے
کے رفتارون کے نام ہین اُنمین شاہ گام سب رفتارون سے اعلے ہی کہ سوار کو مطلق تکان کی تکلیف نہین پہونچتی بلکہ
نہایت لطف و آرام ملتا ہی اور جس گھوڑی مین قدم شاہ گام وہ بہت نادر ہوتا ہی کہ قابل سواری بادشاہون کی ہوتا ہی
دوڑ گھوڑے کی وطرح مشہور ہی دلکی اور چارتگ دلکی مین سوار کو تکلیف ہوتی ہی اور چارتگ مین رام رہتا ہی اور گھوڑے
کی سواری مین کا ماترین نکتہ پہلا یہ ہی، کہ ہردم باگ کیطرف خیال رکھنا چاہیے یعنے باگ کو شست و مہل نچھوڑنا چاہیے
اسواسطے لگام ہی سے قابو مین رہتا ہی اور باگ حد اعتدال سے پکڑنا چاہیے یعنے باگ کو ایسی ڈھیلی نچھوڑین کہ گھوڑا
اختیار سے نکل جائے اور نہ اسقدر سخت کھینچین کہ گھوڑا چلنے سے معذور ہوجاے اور بعض گھوڑا عیب دار ہوتا
ہے اور پشتک مارتا ہی اُستادون نے اس عیب کے چھڑانے کیواسطے ایک تدبیر مقرر کی ہے وہ یہ ہی کہ ایک رسی
گھوڑی کے فوطہ مین باندھکر زیر بند کے قلابہ مین باندھدین جسوقت گھوڑا پشتک ماریگا اور سیدھا کھڑا ہوگا تو اُسکے
فوطہ کھینچینگے اور اُسکو تکلیف پہونچیگی تو اُس شوخی و عیب کو چھوڑدیگا مگر گھوڑے کے واسطے یہ تدبیر کام نہین کرتی بہتر یہ ہے
کہ باگ گھوڑی کی مضبوط پکڑین کہ سر اسکا بلند رہیگا تو ہرگز پشتک نہ ماریگا اسلیے کہ قاعدہ ہی کہ پشتک مارنے کیواسطے
گھوڑا سر نیچا کرلیتا ہی جب پشتک مارتا ہی جب سر اسکا خوب بلند ہوگیا تو پشتک نہ مارسکیگا اور کھڑی ہوجانیکے وقت منھ
پر اور سر پر گھوڑی کے کوڑی مارین یا یہ کہ باگ کو بائین کیطرف جھکا کر اندک زور دین کہ کھڑی ہونیسے گھوڑا باز رہے اور
بعض گھوڑی کو ٹھوکر لینے کی عادت ہوتی ہی اگر باگ گھوڑی کی ڈھیلی ہوگی تو گھوڑا ضرور ٹھوکر کھائیگا اور غافل سوار زین
سے گھوڑے کی گردن پر آجائیگا یا گر پڑیگا اور جو باگ چست ہوگی تو ٹھوکر سے باز رہیگا اور جو ٹھوکر بھی کھائیگا تو سوار اور گھوڑے
کو آزار نہ پہونچیگا نکتہ دوسرا جب گھوڑی پر سوار ہودین اور زین پر جاکر بیٹھین تو گھوڑی کو اپنے دونون زانو مین خوب
مضبوط پکڑلین اور رکاب پر زور رکھین اور بیخ اور خمیدہ نہ بیٹھین اور اس فن کے کامل گھوڑی کو ایسا ران سے آشنا کرتے
ہین کہ اشارہ ران کا گھوڑا سمجھتا ہی اور چلنے اور بھاگنے اور دوڑنے مین جسطرح مقصد سوار کا ہوتا ہی بجالاتا ہے غرض کہ گھوڑی
کی سواری مین ان اور باگ کا ہردم خیال رکھین کہ اُسکی شرارت اور مکر سے محفوظ رہین فصل سوطھوین کاشتکاری
کے فن مین جاننا چاہیے کہ زمین کی قسمون کا پہچاننا اور اُسکے فائدے اور غلہ بونا اور کھیت کاٹنے کو فن کاشتکاری
کہتے ہین اور یہ فصل چند اصل پر شامل ہی اصل پہلی زمین کے اقسام کے بیان مین واضح ہو کہ ہندوستان کے کاشتکار
کی اصطلاح مین زمین کی قسمون کے جدا جدا نام ہین زمین بلند کو بانگر کہتے ہین اور نشیب کی زمین کو کھادر کہتے ہین

اور جس زمین پر ہمیشہ کاشت ہوتی ہے اسکو بویر کہتے ہین اور جو زمین کہ سالہا سال سے فتادہ پڑی ہو اسکو بنجر کہتے ہین اور جو کہ تھوڑی دنون سے افتادہ ہو اسکو چنچر کہتے ہین اور جو زمین کہ خاک اسکی چکنی اور سیاہ ہو اسکو چکنوٹ اور مٹیار کہتے ہین اور جس زمین کی مٹی بعضی چکنی اور بعضی ریتیل ہوتی ہو وہ دومٹ ہو اور جس مین سنکریزی بہت ہین وہ رانکر اور کنکریلی ہو اور جس مین شوریت کے سبب گھاس نہین پیدا ہوتی اسکا نام اوسر ہے اور جسمین نمک اور شورہ پیدا ہوتا ہے اسکو نونیر کہتے ہین اور جس زمین مزروعہ مین کہ ضرورت کے وقت دریا اور نہر اور تالاب اور کنوین وغیرہ سے پانی دیا جاتا ہے اسکو چاہی اور پرہہ کہتے ہین اور جس زمین مین تالاب وغیرہ سے پانی نہین پہونچسکتا اور کھیتی اسکی فقط بارش پر موقوف ہو اسکو بارانی اور خاکی کہتے ہین اور جو زمین کہ گانون کی آبادی سے قریب اور کھاد اسمین پڑتا ہے اسکو گوہانی کہتے ہین ایسی زمین نہایت قوت دار ہوتی ہے اور اسمین خوب پیدا ہوتا ہے اور جو زمین کہ گانون کے وسط مین اور سرحد پر ہے اسکو مسیجھ کہتے ہین ایسی زمین قوت اور قیمت مین اوسط ہوتی ہے اور جو زمین کہ گانون کے دور ہے اور سرحد پر واقع ہو اسکو دھور اور سوانہ اور برہ کہتے ہین ایسی زمین بہت کم قوت اور کم قیمت ہوتی ہے یہ زمین کی قسمین جنکا ذکر ہو چکا انمین چکنوٹ زمین دھان بونے کی قابل ہوتی ہے اور دومٹ زمین مین دھان بہت انواع طرح کے غلہ اور ترکاریان بوئی جاتی ہین اور جسقدر کھاد سوا پڑتا ہے زور اور قوت زیادہ ہوتا ہے زمین کی قوت کے لیے کھاد بہتر چیز ہے **اصل دوسری کیفیت بونے اور کاٹنے کے فصلون کے بیان مین**

اور لازمہ سکا انواع طرح کی چیزین اور ترکاریان اور غلہ جو بوے جاتے ہین ہندوستان مین اسکی پیدایش کی دو فصلین مشہور ہین ایک فصل خریف ہے کاشتکارون کے حساب کے موافق اساڑھ کی پندرھوین سے کنوار کی پندرھوین تک تین مہینہ کی اسکی مدت ہے اس موسم مین مینھ برسنا شروع ہوتا ہے جب کہ ساڑھ کی آدھے مہینے مین ایک دو مرتبہ مینھ برس کر زمین خشک سیراب ہو جاتی ہے کاشتکار اپنے کام مین مصروف ہوتے ہین اول تین چار مرتبہ زمین مین ہل جوتتے ہین اسکو اس فن کی اصطلاح مین باہنی کہتے ہین بعد اسکے پندرھوین اساڑھ سے پندرھوین ساون تک یعنے ایک مہینہ تک تخم ریزی ہوتی ہے اس موسم مین جو چیزین بوئی جاتی ہین انکی تفصیل یہ ہے مکا جسکو ہندی مین بھٹہ کہتے ہین اساڑھ کے اخیر مہینہ مین بوئی جاتی ہے اور بھادون کے اخیر مہینہ مین کاٹ لیتے ہین اور مینھ اگر حسب مراد برسا ہے تو مکا کی کھیت مین کچھ حاجت آبپاشی کی نہین ہوتی کچے بیگھے مین فی بیگھہ سیر بھر تخم کافی ہے ساون اور بھادو بھی اسیطرح قیاس کرنا چاہیے لیکن تخم ان دونون کا فی بیگھہ پاو سیر کفایت کرتا ہے اور جوار باجرہ چری کپاس اساڑھ کے آخر مہینہ مین یا ساون کے شروع مین بویا جاتا ہے اور کاتک کے آخر مین کاٹا

جاتا ہے ماش اور موٹھ اور مونگ اور ارہر اور دھان اساڑھ یا ساونون مین بوئے جاتے ہین اور کاتک اور اگھن مین کٹتے ہین اور ارہر کو جیٹھ یا بیساکھ مین بوتے ہین چری اور کپاس کا بیج فی بیگھہ سیر بھر اور دھان کا بیج فی بیگھہ پانچ سیر بویا جاتا ہے اور باقی بیج آدھ سیر کافی ہے اور تمباکو اساڑھ مین بوکر کاتک مین کاٹ لیتے ہین اور تخم اسکا فی بیگھہ چھٹانک بھر ڈالتے ہین اور ہفتہ بھر کے بعد اسکے کھیت کو پانی ملتا ہی اور خشخاش کا بیج کنوار کے مہینہ مین فی بیگھہ آدھ پاو بویا جاتا ہی اور دو ہفتہ کے بعد اسکے کھیت کو پانی ملتا ہی اور پھاگن مین کاٹ لیا جاتا ہی اور جس زمین مین کہ نیل بوتے ہین چار پانچ دفعہ اسمین ہل جوتکر چیت یا بیساکھ کے مہینہ مین فی بیگھہ سیر بھر تخم ڈالتے ہین اور ہر ہفتہ مین دو دفعہ پانی دیتے ہین اور ساون کے مہینے مین کاٹ لیتے ہین ربیع کی فصل مین جو غلہ کہ پیدا ہوتا ہے وہ گیہون اور جو اور چنا وغیرہ سے اُنکے کھیت کو شروع برسات مین چند مرتبہ ہل جوت کر چھوڑ دیتے ہین کہ پانی برسات کا اسمین جذب ہو جاوے کاتک کے مہینہ مین اس زمین آب خوردہ کو پھر از سر نو چند مرتبہ ہل جوت کر فی بیگھہ دس سیر تخم اسمین ڈالتے ہین خواہ گیہون ہون یا جو اور ابتدا تخم ریزی سے کھیت کاٹنے کے وقت تک تین چار دفعہ پانی دیکر خس و خاشاک جو اس مین پیدا ہو جاتا ہی اسکو دور کرتے ہین اخیر چیت مین یا شروع بیساکھ مین جب کہ خوشہ پک کر خشک ہو جاتے ہین اسوقت کاٹتے ہین چنے فی بیگھہ پانچ آثار کنوار کے مہینہ مین بوئے جاتے ہین اور اخیر پھاگن یا شروع چیت مین کاٹے جاتے ہین اور چنے کے کھیت مین حاجت آب پاشی کی نہین ہوتی اور ہندوستان کے ملک مین موسم سرما مین بھی بارش ہوتی ہی اسکو اہل ہند کی اصطلاح مین مہاوٹ کہتے ہین یہ مینہ اگر معتدل برستا ہی تو فصل ربیع کو قوت ہوتی ہے اور چہار پاؤن کے لیے گھاس بہت پیدا ہوتی ہی اور خربوزہ کا بیج ماگھ کے مہینے مین بوتے ہین اور بیساکھ مین اسپر پھل آکر پختہ ہو جاتے ہین اور اساڑھ کے مہینہ تک رہتے ہین اور تربوز اور خربوزہ ریتلی زمین مین بڑا اور مزہ دار ہوتا ہے بخلاف اسکے زمین سخت مین اسقدر شیرینی اور لطافت خربوزہ اور تربوز مین نہین ہوتی اور اگر تخم خربوزہ اور تربوز کو چند روز شہد اور دودھ مین تر رکھین اور پھر زمین ریگستان مین اُن کو بودین تو بہت شیرین اور مزہ دار ہوتا ہی اور زمین نشکر کو پندرہ سولہ باہین دیکر ماگھ کے یا پھاگن کے مہینہ مین بحساب فی بیگھہ خام کے تخم نیشکر چارین ڈالتے ہین اور بعد تخم ریزی کے اور جم آنے کے اول خشک کھود دیتے ہین پھر برسات کے آنے تک گرمی بھر پانی دیتے رہین جب برسات آجاتی ہے یعنے بارش شروع ہو جاتی ہے تو پھر پانی دینے کی حاجت نہین ہوتی جب موسم بادو باران تمام ہو کر ماہ کاتک آتا ہی اسکو کاٹتے ہین اور نیشکر اور

نیل اور روئی ہندوستان مین بڑے نفع کی چیزین ہین اور اشیاء بقولات ترب اور بیگن اور اروی اور کدو اور
لکڑی اور زوک اور مجدیہ یعنے پیٹھ اور لوبیا اور تورئی اور باقلا اور اقسام ساگ مثل حلبہ اور شبت کے
یعنے میتھی اور سویہ اور پالک اور پودینہ اور ترہ تیزک اور تر مصالحہ پیاز اور لہسن اور سونٹھ اور ہلدی اور
دھنیا اور سرخ مرچ اور اقسام کی دوائین خرفہ اور کاہو اور کاسنی اور سونف اور سنا اور شیطرج وغیرہ
ہندوستان مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے بونے کی تشریح کی اس کتاب مین گنجایش ہی اصل تیسری باغ
کی تیاری کے بیان مین باغ لگانے کے واسطے گوہان کی زمین بہت بہتر ہی کہ اُسمین کھاد بہت پڑتا ہی اور وہ
زمین زبردست اور پُر قوت ہوتی ہے اور ریگستان نہین ہوتا اور لازم ہی کہ باغ کو شہر یا قصبہ یا گانون کے قریب لگائے
کہ اُس سے زیب و زینت و رونق شہر کی زیادہ ہوتی ہی اور سواد شہر باغ سے مراد ہی اور باغ لگانے کا یہ طریقہ اور آداب ہے
کہ باغ کے واسطے مربع زمین لینا چاہیے اور چار طرف اُسکے کھاوہ کھود کر اُس کھاوہ پر شیشم اور ببول اور نیب وغیرہ بغیر
پھل کے درخت بونا چاہیے اور اُس قطعہ زمین کے بیچ مین رہنے کا مکان تحفہ تیار کرین اور جو طاقت ہو تو تحفہ اور نادر قصر و
ایوان وہان نہ بنائین اور جو باغ بہت طویل و عریض ہے تو چارون کونون پر اُسکے چار کنوین پختہ تعمیر کرین اور جو زمین
تھوڑی ہی تو ایک دو بھی کافی ہین اور اُس قیام کیجگہ کے چار طرف کیاریان اور بعض ہشت پہلو بنائین اور روشین
وسیع تیار کرین اور روشون کی دونون طرف سرو کے درخت موزون نصب کرین اور کیاریون مین طرح طرح کے
پھول لگائین مگر لازم ہے کہ ایک چمن مین رنگارنگ پھول ملا نہ دین اسلیے کہ ہر ایک پھول اپنی بہار دکھاتا ہی اور
خیابان کے گرد نارنگی اور سنگترہ اور انار اور فالسہ اور لیمون وغیرہ میوہ کے بطریق موزون لگائین اور بڑی
بڑی درخت پھل دار انبہ کٹہل اور بڑہل اور شہتوت اور امرود اور لیمو مہتابی اور بیری وغیرہ کے دور باغ
مین لگانا چاہیے اور باغ مین چار دروازے رکھین اور روشون کے پہلو پر سبز گھاس لگانا چاہیے اور ہر روش
پر ابتدا سے انتہا تک پھولون سے محراب بنائین کہ نہایت زیبا ہوگی واسطے دریافت مبتدیون کے اسیقدر
پر اختصار کیا گیا اصل چوتھی تقویت زمین اور افزونی زراعت کی تدبیر مین معلوم رہی کہ ہر سال کی
کھیتی بوئے جانے سے زمین کی قوت گھٹ کر ضعیف ہو جاتی ہی اس سبب سے کہ درخت زمین کی قوت کھینچ لیتے
ہین جسطرح کہ حیوانات اپنی مان کی قوت کھینچ لیتے ہین اور بعد جننے کے عورت جسطرح مضمحل ہو جاتی ہی اسیطرح
کھیتی کے تیار ہونے اور کٹ جانے کے بعد زمین بھی ضعیف اور کمزور ہو جاتی ہی اسواسطے ہوشیار اور عقلانی
زمین کی قوت دینے کے لیے قاعدہ مقرر کیا ہی وہ یہ ہی کہ ہر ملک مین سال بھر مین دو مرتبہ یا زیادہ اس سے

فصلی پیدا ہوتی ہے اُس ملک کی زراعت کرنے والون کو مناسب ہے کہ ایک سال مین زراعت دو فصل کی
ایک زمین مین نہ کرین کہ حاصل کمتر ہوتا ہی مناسب یہ ہی کہ ایکسال مین ایک قطعہ زمین ایک فصل کی کھیتی کرین
مثلاً جس زمین مین گیہون اور جوار اور چنا بوتے ہین وقت تخم ریزی کے وہ ماہ کاتک ہوگا کہ آفتاب برج عقرب مین ہوتا
ہے اور کاتک کے وقت ماہ چیت ہی کہ آفتاب برج حمل مین آتا ہی پس چھ مہینے کی مدت مین خرمن تیار ہوتا ہی اور
اس چھ مہینہ کی مدت مین زراعت قوت زمین کی کھینچ لیتی ہی اس صورت مین بعد درد ہونی زراعت کی سہ چند مدت
چاہیے کہ زمین قوت اصلی پر آوے یعنے اٹھارہ مہینہ کہ ایک سال اور چھ مہینہ ہوتے ہین یعنی ماگھ بیساکھ سی ماہ کنوار
سال آیندہ تک کہ مجموع سترہ مہینہ ہوتے ہین اس زمین مین کچھ نہ بووین اور اس مدت فرصت مین جسقدر کہ ممکن ہو
اُس زمین مین کھاد ڈالین اور موسم برسات مین جسن جس طرحکی گھاس اُسمین جمے اُسکو نہ کاٹین تو بعد برسات کے
خشک ہوکر تخم و برگ اُس گھاس کا اُس زمین کی خاک ہوجاوے اور جس زمین مین گھاس سبز ہو بیلون اور
بکریون کو اُسمین چرنے کیواسطے چھوڑ دین کہ اُسمین وہ گوبر اور مینگیان کرین اور وہ کھاد ہوجاوے اور زمین
قوت بخشے اور بعد مدت معہودہ کے گیہون اور جو اور چنا جو کچھ جاہین اُس زمین مین بوودین لنسبت قوت کے کہ اُس زمین کو
اُس ایام فرصت حاصل ہوتی ہی درخت بہت پر قوت اور بلند اور پر بار ہودین اور محاصل اُس زمین کا دوچند
ہوجاوے پس افزونی محاصل زمین کی واسطے کھاد زمین مین ڈالنا اور ایک فصل کی بعد مقدار مدت دو فصل زمین
کو فرصت دینا بہتر مین تدبیر ہے عملداری سرکار کمپنی بہادر مین سوا زمین قابل کاشت کی سالہا پڑی رہتی ہی
جسوقت برسون کی بعد اُس زمین مین تخم ریزی کرتے ہین تو حاصل زمین بہت زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ ایک بیگہ
مین تو نو دس من غلہ پیدا ہوتا ہی بخلاف اُسکے عملداری سرکار کمپنی بہادر مین کاشتکار زمین کو افتادہ نہین چھوڑتے
اور ہمیشہ فصل بفصل تخم ریزی کرتے ہین اور ایک سال مین ایک یا دو بار زمین مین کھیتی کرتے ہین پس
بسبب ضعیف قوت کی زمین مین حاصل کم ہوتا ہی اور کھیتی کرنی والون کو فائدہ کم حاصل ہوتا ہی اگر کوئی اعتراض
کرے کہ زمیندار موافق قاعدہ مذکورہ بالا کے زمین کو ایک برس یا ڈیڑھ برس معطل رکھین اور کھیتی نکرین
تو زر خراج سرکار کس طرح ادا کرین جواب اُسکا یہ ہے کہ زمین کے معطل رکھنے کے دنون مین جسقدر کہ
زمیندارون کا نقصان ہوگا بعد گذر جانے ایام فرصت کی اور حاصل ہونی پیداوار زمین کی جبر اور
نقصان برابر ہوجائیگا بلکہ محاصل زمین کی بعد وضع کرنے زر خراج سرکار کی بابت ایام تعطیل کے فائدہ کثیر
حاصل ہوتا ہے پس تدبیر کھیتی کرنے کی یہ ہے کہ مثلاً زمیندار کی بارہ بیگہ زمین ہو تو لازم کہ ماہ اساڑھ مین

کہ فصل خریف کی تخم ریزی کا وقت ہی چار بیگھہ مین فصل خریف بوئے اور چار بیگھہ زمین اساڑھ سی کنوار تک خوب
جوت کر تیار کرے اور کاتک یا اگھن مین اُسمین تخم ریزی ربیع کرے اور چار بیگھہ زمین سال آیندہ کی واسطی
معطل رکھی جب سال آیندہ آئی تو اُس زمین افتادہ مین ربیع رکھے اسیطرح دورہ کرتا رہی اور بڑی زمین مین جو
برسات سی گھاس جم آوی تو اُسکو رکھوا کر بعد خشک ہو جانیکے کاٹے اور گری لگا دی جب گرمی کی موسم مین گھاس
نایاب ہو تو چارپایون کی صرف مین لائے اور جو لشکر سرکار آئے تو دواب سرکار کی چرخ مین بھی آئی اور جو
اُسکی قیمت زمیندار کو سرکار سے ملجائی تو اُس زمین افتادہ سی زمیندار کیواسطے فائدہ بالائی ہی فی الجملہ عقل و فہم درکار
ہے کہ اس تدبیر کو جو مجملاً بطور کلیہ کی بیان ہوئی سمجھی اور عقل دقیقہ رس مین تولی اور اُسپر کاربند ہووے فصل سترھوین
فن طبع یعنے چھاپہ کتب کے بیان مین جاننا چاہیے کہ فن طبع کا ایک نادر صنعت ہی کہ حکمای فرنگ نی
اُسکو اختیار کیا ہے اور وہ دو طرح پر ہے ایک یہ ہی کہ سیسے کی حرف بناتی ہین چنانچہ انگریزی چھاپہ کی کتابین پہلی
کے حرفون سی چھپتی تھین اور دوسری قسم یہ ہی کہ قلم سے کاغذ پر حروف لکھکر پتھر پر جما دین اور یہ عجیب تر قسم اول سی ہی
اور اس صنعت عجیب و غریب کی سرانجام کے واسطے چند چیزین کہ ہتھیار اُسکے ہین اُنکا مہیا کرنا ضرور ہی اول آدمی
ملازم کہ اس فن مین مہارت کامل رکھتا ہووی اور چھاپہ کرنے مین بہت تیز دست ہووے دوسرے پینچ اور
اُسکی وضعین مختلف ہوتی ہین اور اس زمانہ مین اس فن نے بنگالہ اور ہندوستان اور بمبئی اور مندراج
مین بہت رواج پایا ہے لوہار اور بڑھئی اسکے بنانے سی خوب واقف ہو گئے ہین مگر مطبع سنگ کی بہتر پینچ
وہ ہین جو انگلستان کے کاریگرون نے بنائے ہون کہ وہ بہت صاف اور لطیف اور مضبوط اور سبک رو
ہوتی ہین اور کلکتہ اور بمبئی مین ہاتھ آتے ہین اور اُنمین ادنے کی قیمت تین سو روپیہ ہین تیسری پتھر اور بہتر پتھر
چھاپنے کی واسطے ایک قسم کا فرنگستانی پتھر ہے کہ انگلستان سی یا فرنگ کے اور ملکون سے لاتے ہین بمبئی اور
مندراج اور کلکتہ مین بہت ملسکتا ہے اور ان مقامون پر نرخ اُسکا بارہ آنہ سے کم نہین ہوتا اور اس پتھر پر
حرف بہت صاف اور روشن اُٹھتے ہین ہندوستان کی پتھرونمین زرد رنگ کا ایک پتھر ہوتا ہی اُسکو کھٹو کہتی
ہین جیلمر کی کان سے نکلتا ہی اس کام کی لیے یہ پتھر موضوع ہوا ہی اسطرح کا پتھر اگر اُسکی کان سی لیا جاوی
تو ہر ایک ٹکڑا اُسکا چھوٹا یا بڑا ولایتی پتھر سے قیمت مین پانچ یا چھ حصہ زیادہ کو ملتا ہی لیکن ایسی پتھر مین یہی نقصان
ہے کہ پانچ یا چار سو کاغذ تک خوب صاف اور روشن چھپتے ہین بعد اسکے حرف سب مشکوک ہو جاتی ہین
بخلاف ولایتی پتھر کے کہ اُسپر ہزار کاغذ تک صاف اور روشن چھپتے ہین اور پتھر کے جلا دینے کی یہ ترکیب ہی کہ دو

ٹکڑون کو جو عرض و طول مین باہمد گر برابر ہین نیچے اوپر برابر رکھکر دریا کا ریتا نیچے کے پتھر پر ڈالین لیکن ریت
ٹھیکریان نہون اور نیچے کے پتھر پر پانی ڈالکر دو شخص باہمد گر سامنے بیٹھے ہین اور اوپر کے پتھر کو نیچے کے پتھر
پر گھستے ہین اور ہر دفعہ ریت اور پانی ڈالتے جاتے ہین یہانتک کہ بعد گھسنے کے دونون پتھر خوب صاف اور
ہموار ہوجاتے ہین اُسوقت ایک ٹکڑا پتھر کا لبنا اور مربع لیکر اُس ہموار صاف کیے ہوے پتھر پر مہرہ کرتے
ہین اور پانی کا چھیٹا دیتے جاتے ہین تین چار روز اس عمل کے کرنے سے صفحہ پتھر کا بہت صاف و مصفا
چھاپنے کے لائق ہوجاتا ہے چوتھے لکھنے کی سیاہی ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ موافق قاعدہ مشہور کے تل کا تیل چراغ مین
ڈالکر دودھ اُسکا کوری رکابی پر اُتارلین بعد اسکے موم سپید اور چربی صاف اور رال صاف اور ولایتی صابون
لینا چاہیے یہ اجزا مختلف الوزن ہین اور انکے وزن مین کمال صنعت ہے مینے انکے وزن کی تعداد نہین لکھی اس لیے
کہ یہ تینون چیزین پوشیدہ رہین غرضکہ ایک کڑھائی لوہے کی منگاکر کوئلون کی آگ پر رکھین اور اول رال کو اسمین
ڈالین اسکے بعد موم ڈالکر چربی کو ڈالین بعد اسکے صابون کو ریزہ ریزہ کرکے ڈالدین جب کہ سب اجزا گلجائین اور
ایکذات ہوجائین اُسوقت تھوڑا تھوڑا دودھ ڈالکر لکڑی یا پتھر یا لوہے کے دستہ کو دست اور ہموار ہو دودھ کو اسمین
گھسکر خوب حلکر دین جب دیکھین کہ قوام اُسکا درست ہوگیا تھوڑا اُسمین چینی کے برتن مین لیکر ایک قطرہ پانی کا
اسمین ڈالکر خوب گھسین اگر رنگت سیاہی کی اچھی معلوم ہوتی ہے اور دودھ اسمین ملکر ایک ذات ہوگیا ہے
تو اُسکو آگ پر سے اُتارکر چینی کے برتن مین ڈالدین اور چاکوسے ٹکیان اُسکی تراش کر گرد و غبار سے محفوظ رکھین
ضرورت کے وقت دریا کا یا مینھ کا پانی تھوڑا چینی کی ظرف مین لیکر ایک ٹکیہ سیاہی کی اُسمین بھگو کر خوب گھسین
اگر جاڑے کا موسم ہے تو ایک لمحہ دھوپ مین رکھدین جب کہ گرمی آفتاب کی اُسمین اثر کرے اُسوقت اُسکو انگلی سے
گھسکر حلکر دین اور صوف کیچکہ بکری کے بال اُسمین ڈالکر لکھین لیکن ہر شخص اُس سیاہی سے نہین لکھ سکتا تاوقتیکہ
چندروز اُسکی مشق نہ کرے اور اُسکے حسن و قبح کی حقیقت سے خوب واقف نہوجاے پانچوین کاپی چھپنے کے کاغذ کی تدبیر
عصارۂ ریوند خطائی پھٹکری میدۂ باریک کاغذ چین کا جسقدر درکار ہو لیکر شب کو میدہ پانی مین بھگودین صبح کو شیرہ
نکالکر آگ پر قوام اُسکا کرین اور پھٹکری کو بھون کر باریک پیسکر چینی کے برتن مین ڈالین اور بقدر حاجت اسقدر
پانی اُسمین ڈالین کہ پھٹکری گھلجاے ایسے ہی عصارۂ ریوند کو بھی علٰحدہ باریک پیسکر دوسرے پیالہ مین رکھین اور
تھوڑا پانی اُسپر ڈالدین اور پھٹکری کے پانی مین اسی ملادین لکڑی یا پتھر کی ایک تختی صاف اور ہموار لیکر ورق
کاغذ چین کا اُسپر رکھکر ایک طرف اُس کاغذ پر میدہ کا اہار دیکر سایہ مین خشک کرلین لیکن چاہیے کہ اہار رقیق ہو

بہت غلیظ نہو بعد اُسکے عصارۂ ریوند اور پھٹکری کو پانی مین ایک کپڑا تر کرکے حسب کاغذونپر بار دیا کیا ہے
اس پانی سے رنگین کرین اور پھر سایہ مین خشک کرین کاغذکی دوسری طرف ابار اور رنگ نہ دینا چاہیے بعد اسکے
ان کاغذون کو دو بھاری پتھرون کے اندر رکھدین کہ درست اور ہموار رہین چھپے چھاپہ کی سیاہی کی تدبیر السی کا
تیل بقدر حاجت لیکر تانبے کے دیگچے مین چولھے کے اوپر رکھدین اور اُسکے نیچے معتدل آگ جلائین اور دیگچے کا
منھ بند کردین بعد ایک ساعت کے منھ اُسکا کھولدین اور ایک لمبی لکڑی لیکر دورسے باحتیاط تمام روغن کو خوب
جلائین جب کہ لکڑی کی گردش دینے سے روغن مین آگ بھڑک جاوے فوراً دیگچے کا منھ کو بند کرکے آگ کم کردین یہانتک
کہ تیل کا قوام ہوکر تار اُسمین بندھنے لگے اُسوقت دیگچے کو آگ سے نیچے اتار نماند کے نیچے ڈھکدین صبح کو بقدر
حاجت اُس مین دودھ ملاکر ایک پتھر پر ڈالدین اور پتھر کے دستے سے خوب حل کرکے ایک دو روز گھسین کہ
ایک ذات ہوجاے بعد اسکے چینی کی قفلی یا کسی پاکیزہ برتن مین رکھکر منھ اُسکا بند کردین لیکن چاہیے کہ روغن
کے جلانے مین بہت احتیاط رکھین مکان کی چھت کے نیچے ہرگز یہ کام نہ کرین کہ مبادا شعلہ بلند ہوکر آگ لگجاے
اور جبتک کسی کامل اُستاد کو بنالتے نہ دیکھ لین ہرگز اُسکی تیاری کا قصد نہ کرین پس جسوقت کسی چیز کو
چھاپنا چاہین اُس سیاہی سے جو پہلے بیان ہوچکی کاغذ پر لکھین بعد اُسکے آفتاب سے یا آگ پر پتھر کو حرارت
معتدل مین گرم کرکے بیچ کے صندوق مین رکھین اور لکھی ہوئی کاپی کو اُلٹ کر پتھر پر جمادین اس طور سے کہ
حرف پتھر پر جم جاوین اور سرپوش یعنی پریس کو اُسپر رکھین اور اُس قاعدے سے کہ چھاپنے والے اُس سے خوب واقف
ہین صندوق کو بیچ کے اندر رکھکر چند مرتبہ اُسکو دبائین اور نکالین انشاء اللہ تعالیٰ سب حرف پتھر پر منقش
ہوجائینگے بعد اسکے سرپوش کو کھولکر وہ کاغذ جو پتھر پر وصل کیا ہے اُسکو پانی سے تر کرکے دور کرین اور بعد
گوند پانی مین گھولکر پتھر کی لوح پر جسپر حرف جمائے ہین خوب طلا کرکے رات کو ویسے ہی چھوڑدین دوسرے
دن پانی لیکر پتھر کے گوند کو خوب دھوکر صاف کردین اور صندوق بیچ مین رکھدین اور السی کے تیل کی
سیاہی کو کسی اور پتھر پر ڈالین بیلن کو اُسمین آلودہ کرین اول اُس پتھر کو جسپر حروف جمے ہوئے ہین پانی
سے خوب تر کرین بعد اسکے سیاہی کے بیلن کو دو تین دفعہ اُسپر پھرائین کہ وہ سب حرف سیاہی کو پکڑلین اور
خوب روشن ہوجائین پس کاغذ کو قدرے نم دیکر اُسپر لگائین اور سرپوش کو بند کرکے صندوق کو ایکمرتبہ
بیچ کے اندر دبائین اور باہر کھینچ لین سب حروف پتھر کے کاغذ پر چھپ جائینگے اور یہ فن عجیب و غریب
طلسم ہے جسقدر اس صنعت مین مہارت ہوتی ہے دقائق اور باریکیان اسکی خود بخود ظاہر اور آشکار ہوتی ہین فصل

اٹھارھوین ارباب رزم اور اہل میدان کے فن مین جاننا چاہیے کہ فن ارباب رزم دشمنون کے حربے کو دفع کرنا اور لڑائی کے قاعدہ اور دستور کی واقف ہونے سے مراد ہی اور یہ امر مردانگی اور شجاعت کے متعلق ہی اور شجاعت انسان کو بہترین صفات ہی حق سبحانہ تعالے مرد شجاع کو دوست رکھتا ہی اور مرد شجاع کو بغیر آلات جنگ کی چارہ نہین زمانہ سابق مین تلوار اور تیر اور گرز اور سنان اور کمند اور فلاخن یعنی گوپھن اور خنجر اور جمدھر وغیرہ جنگ کی آلات تھے لیکن اس زمانہ مین جو اکثر اہل فرنگ نے بندوق کو پسند کیا ہی اس سبب سے سب جہانمین اسکا رواج ہو گیا حقیقت مین دشمن کے دفع کرنے کو اور اسکے گزند سے محفوظ رہنے کے واسطے آلات جنگ مین سے کوئی آلہ بندوق پر فائق نہین اگرچہ تیر و کمان بھی سخت اور جان گداز ہی کہ دور ہی سے دشمن کا کام تمام کر دیتا ہی لیکن بہت سال چاہین کہ انسان اسکے کمال کو پہونچے بشرطیکہ انمین سے کسی استاد شفیق کے سامنے اسکی مشق اور مزاولت مین سرگرم رہے اور ہنر بندوق لگانے کا نسبت تیر اندازی کی بہت آسان ہی جو کام تیر سے ہوتا ہے بندوق سے بھی بلکہ بہتر اس سے نکل سکتا ہے اس فن کے استاد کہتے ہین کہ اگر چالیس روز تک بندوق کے لگانے کی مشق کیجاے نشانہ ہرگز خطا نہین کرتا اور بندوق کی بہت قسمین ہین لیکن انگریزی بندوق کہ بہت مضبوط اور سبک ہوتی ہی وہ نہایت بہتر ہی پرزے اسکے قابل تعریف کہے ہین اور علی ہذا القیاس انگریزی بارود بھی تیز اور زور مین اور ملکون کی بارود سے بہتر ہوتی ہے پس ہر شخص ہوشیار اور بہادر کو زیبا ہے کہ بندوق لگانے کے فن مین ربط بہم پہونچاوے اور مشاق کامل ہو جاے اسلیے کہ ضرورت کے وقت دشمن کے ہاتھ سے نجات پاوے اور اسکے مکر و شر سے محفوظ رہے اور قاعدہ بندوق لگانے کا یہ ہی کہ بندوق بھر کر موافق قاعدۂ مشہور کے ہاتھ مین اٹھائین اور گندہ اسکا داہنے شانہ پر رکھکر زور دیکر ایک آنکھ بند کرلین اور دوسری آنکھ سے دیدبان کی راہ سے دیکھین جبکہ کجی بندوق کی سر کے نشانہ کے برابر ہو جاے اسوقت دم کھینچکر بندوق لگائین کہ گولی نشانہ پر لگے چند روز اس ڈھنگ پر جو مشق کرین عجب نہین کہ قدر انداز ہو جائین اور نشانہ کبھی خطا نہ کرے اور غریب اور ضعیفون کا ستانا بہادرون کا شیوہ نہین ہے بلکہ عین نامردی ہی بلکہ دشمن کو بھی آزار نہ دینا چاہیے جبتک وہ آزار نہ دیوے اگر مال صرف کرنے سے آفت ٹل سکے تو ٹالے اور جان کو خطرے مین نہ ڈالے اور جو بیقصور و بیوجہ کوئی آبرو بگاڑنا چاہی تو آبرو کے واسطے جانکو قربان کرے کہ عزت دار بے آبروئی سے زندگی گوارا نہین کرتے اور شدت رنج و صعوبت مین اپنے ہاتھ سے اپنے تئین ہلاک کرین یا معرض ہلاکت مین دیدہ و دانستہ اپنے تئین نہ ڈالین کہ از روے حکم شرع شریف ایسی موت حرام ہوتی ہے یعنے بعد مدت کے عذاب آخرت مین گرفتار ہوتا ہی اور بہادر کی یہ نشانی ہی کہ سختی و رنج مین

ثابت قدم اور صاحب استقلال رہے یعنی سختی اور رنج اُٹھائے **اصل دوسری قواعد تیر اندازی کے**
بیان مین جاننا چاہیے کہ مثل بندوق کے تیر و کمان بھی بہترین صلاح مین ہی لیکن بندوق اور تیر مین اسیقدر فرق ہی کہ
ہنر بندوق لگانیکا چالیس دن کی مزاولت مین آسکتا ہی اور انسان اُسپر قادر ہوسکتا ہی اور کار تیر اندازی آسان
نہین ہی کبادہ کھینچنے کی مشق کو بھی ایک مدت چاہیے جب کہ ہاتھ اور بازو مین قوت آجاتی ہی اُسوقت خاک کا تودہ بناکر
اُسپر تیر لگاتے ہین تب البتہ اُسکی مشق کا کمال حاصل ہوتا ہی اور تیر نشانہ پر لگتا ہی ہرگز خطا نہین کرتا کمان کی قبضہ
کی گرفت کا طریقہ پہلے بیان کیا جاتا ہی جاننا چاہیے کہ قبضہ کی گرفت چار طرح پر ہے اوّل گردشت یعنی گول مٹھی قاعدہ
اُسکا یہ ہی کہ کمان کی قبضے کو بائین ہاتھ کی مٹھی مین اسطرح مضبوط پکڑ لین کہ چارون انگلیان باہمد گر ملی رہین اور نر
انگشت یعنی انگوٹھا انگشت سبابہ پر رکھنا چاہیے اور شانہ سے مٹھی تک ہاتھ مثل تیر کے سیدھا رکھین کسی جاے
پر خم نہ دین دوسرے جنگل باز اُسکا یہ قاعدہ ہی کہ انگوٹھا اور وسطی اور بنصر فقط انھین تین انگلیون سے قبضہ کو
پکڑتے ہین اور ہتیلی کو کمان کی قبضے سے علیحدہ رکھتے ہین تیسرے بہرام مشت اُسکا یہ دستور ہی کہ تین انگلیون
مین یعنے نر انگشت اور وسطی اور بنصر سے قبضہ کو خوب مضبوط پکڑکر ہاتھ کو مثل تیر کے سیدھا رکھتے ہین لیکن
ہاتھ کے جوڑ کی ہڈی کو یعنے گٹہ کو قبضہ کے نیچے کیطرف قدرے خم دیتے ہین چوتھے شیر دہان قاعدہ اُسکی گرفت
کالبعینہ مثل بہرام مشت کے ہے لیکن یہی فرق ہے کہ گٹہ ہاتھ کا قدرے نیچے جھکا رہتا ہی اور شیر دہان کی گرفت
تیمن برابر رکھتے ہین غرضکہ قبضہ کی گرفت مین علاوہ گردشت کی اُن تینون قسمونمین یہ قاعدہ کلیہ ہی کہ انگوٹھا اور
درمیان کی اور اُسکے پاس کی انگلی یہ تین انگلیان چست اور محکم رہتی ہین اور کلمہ کی انگلی اور خنصر یعنے سب سے چھوٹی
انگلی یہ دونون سست رہتی ہین یعنی فقط انھین تین انگلیون پر زور رہتا ہی اور شست کمان اور سوفار تیر کی گرفت
مین دو انگلیان یعنے نر انگشت اور انگشت شہادت کو چست رکھنا چاہیے اسلیے کہ انھین دو انگلیون سے گرفت ہی وسطی
اور بنصر اور خنصر مخص بیکار ہین کچھ کام نہین آتین القصہ کمان کی گرفت مین بائین ہاتھ کی پانچ انگلیون مین سے تین
انگلیان چست اور دو انگلیان سست رہتی ہین اور شست اور سوفار کی گرفت مین داہنے ہاتھ کی دو انگلیان
چست اور تین سست رہتی ہین اگر تیر اندازی کی مشق کرنا چاہین تو پہلے ایک کبادہ نرم اور ملائم بہم پہنچائین
اُستادون نے بمبالغہ کہا ہی کہ مبتدیون کے واسطے ایسی ملائم اور نرم کمان چاہیے کہ اگر اُسپر مکھی بھی بیٹھ جاے
تو اُسکے بوجھ کی متحمل نہ ہوسکے اور اُسمین خم آجاے غرض کہ کمان بہت نرم چاہیے جسقدر زیادہ ملائم
ہوگی تو آموز کو کشش اُس کی زیادہ تر آسان ہوجائے گی جسوقت ایسا کبادہ کہ اُس کی تعریف

بیان ہوئی ہاتھ آجاے تو قبضہ کی گرفت کے قاعدونمین سے جنکا ذکر پیشتر ہو چکا ایک قاعدہ کو اختیار کرکے
اسی قاعدہ سے کبادہ کو پکڑین اور شست کی گرفت کے قاعدہ سے جو اس سے پہلے لکھا گیا ہی شست کو
پکڑ کر کمال درستی اور نرمی سے داہنے کان کی لو تک کھینچین اور پھر اسکو آہستہ آہستہ کمان تک لیجائین کہ وہ
شست اپنی جگہ پہونچ جاوی آمد و رفت کی اس کشش کو تیر اندازون کی اصطلاح مین ایک قلابہ کہتے ہین پس
اول روز پانچ قلابہ سے زیادہ نہ کھینچین دوسرے روز ایک قلابہ زیادہ کردین اسیطرح ہر روز ایک قلابہ بڑھاتے
جائین جب کہ یہانتک نوبت پہونچے کہ ایک روز مین ایک جگہ بیٹھکر سو قلابہ کھینچ لین اسوقت پانچ قلابہ ہر روز
زیادہ کرتے جائین یہانتک کہ ہزار ہزار قلابہ ایکدن مین کھینچ لیوے تو اس کبادہ کو دور کرے اور دوسرا کبادہ سخت
لیوے اور ہزار قلابہ تک ایکدن مین اس کبادہ سے مشق بہم پہونچاے اسیطرح جسقدر مشق زیادہ تر بڑھیگی اور
ہاتھ پر قوت اور صنعت کا ہو جائیگا تو نہایت سخت کبادہ ایک دوسرے زیادہ لیکر کھینچے اس طریق سے دو تین
سال مین کمال سخت تک نوبت پہونچ جائیگی اسوقت خاک تودہ تیار کرکے پس کا تیر خاک تودہ پر لگائین
اور برسون تک خاک تودہ پر تیر پس لگانے کی مشق کرے یہ جو مین نے بیان کیا ہی یہ سب اصول کی باتین ہین
اس طریق سے جو مشق کریگا تو فن تیر اندازی مین کامل ہو ویگا اب چند نقطہ اور مقولہ جو اس فن کے اُستادون سے
منقول شایقون کے واقف ہونیکے واسطے مین لکھتا ہون مقولہ اُستادون نے کہا ہی کہ زور کمان کا کماندار کی
روز سے نصف بلکہ نصف سے کمتر چاہیے کہ تیر لگانے مین عجیب و غریب صفتین ظاہر ہوین اور کمان سخت سے کہ وہ
کمان قوت کماندار سے قوی تیر ہووے تیر پریشان جائیگا اور کماندار ہرگز قدر انداز نہوگا مقولہ موافق کمان کی
تیر چاہیے اسلیے کہ اگر سبک تیر سخت اور قوی کمان سے لگایا جائیگا تو تیر کے ٹوٹ جانیکا احتمال ہی اور جو کمان نرم کے
بھاری تیر لگایا جائیگا تو نشانہ تک بھی تیر نہ پہونچ سکیگا اور مطلب حاصل نہوگا پس تیر وہی بہتر ہی کہ کمان کے قابل
ہووے اور پیکان مین سنجیدہ اور پسندیدہ ہووے مقولہ قبضہ کمان کا خوب مضبوط و مستحکم پکڑنا چاہیے اور بند و دست
ٹیڑھا نہووے کہ یہ بہت بڑا عیب ہی مقولہ کمان کشی کے وقت اس طریق سے کھڑا ہونا چاہیے کہ داہنے پاؤن
سے بایان پاؤن اسقدر بڑھا رہے کہ آٹھ دس گرہ کا فاصلہ دونون پاؤن مین رہے اور داہنا پاؤن محرف
رکھین اس ڈھنگ پر کہ اگر پاے چپ کی پاشنہ سے ایک خط کھینچین تو پاے راست کے وسط مین آجاے اگر
اس قاعدہ پر کھڑے ہونگے تو چپ و راست اور پیش و پس ہر طرف تیر چلانا اور دشمن کو مارنا ہو سکتا ہی مقولہ
ہندوستان مین ملتان اور گجرات اور لاہور اور سرہند کی کمان خوبی و لطافت مین مشہورۂ آفاق ہی

اور بعد اسکے بہار اور پٹنہ اور حاجی پور کی کمان تحفہ و نادر ہوتی ہی مگر باڑی اور فرید آباد کی کمان کو نہین پہونچتی
مقولہ ایک ٹانک سے کم اور پانچ ٹانک سے زیادہ کمان نہین ہوتی ہی اور تیراندازونکی اصطلاح مین ٹانک
پانچ سیر کے وزن کو کہتے ہین اور جس کمان کی شست مین پانچ سیر کا بوجھ باندھ دین اور اسقدر خم نہووے کہ
کھینچنے کے وقت نرمہ گوش تک شست خم نہووے ایسی کمان کو ایک ٹانک کی کہتے ہین اسیطرح ایک ٹانک
سے پانچ ٹانک تک پچیس سیر ہوتا ہی اگر اسقدر وزن کو کمان کی شست مین باندھدین تو ایسی خمیدہ نہووے
کہ کھینچنے وقت نرمہ گوش تک شست اُسکی پہونچ سکے اور یہ جو بیان کیا گیا اُسکے علاوہ بہت قاعدہ اور
اصول اور اصطلاحین کماندارون کی ہین مجھکو جسقدر معلوم تھا شایقین کی آگاہی کے لیے مین نے لکھدیا اور
وقت پر مجھکو کمان کی فن کا اُستاد ہاتھ نہ آیا کہ اس فن کے سب دقیقہ اور کنہین اُس سے دریافت کرکے اس
مجموعہ مین بتفصیل تمام لکھدیتا حاصل کلام محض بے علمی سے اسقدر آگاہی بھی بہت بہتر ہے اصل تیسری
غلیل لگانے کے قواعد مین یاد رہے کہ غلیل اہل ہند کے محاورہ مین ایک کمان ہوتی ہی کہ بانس کی
کھپاچ کو سوہن سے تراش کر بناتے ہین اور حقیقت مین غلیل کا غلیلہ مختصر ہے اور جو چیز کہ گول ہوتی ہے اُسکو غلیلہ اور
غلولہ کہتے ہین حاصل کلام وجہ تسمیہ غلیل کا یہ ہی کہ غلولہ اُس کمان سے لگاتے ہین اور وہ غلولہ گولی یا تیر کے برابر
کارگر ہوتا ہے اُسوقت مین شکارپور کے سید میر الفت علیصاحب نے غلیل اندازی کے فن مین ایسا کمال بہم پہونچایا
ہے کہ اُنکے برابر یقین ہے کہ ہندوستان مین کم دوسرا نکلیگا مین نے بچشم دیکھا ہے کہ اُنکے غلیل کا غلولہ دوسیر
کے توہ آہنی کو توڑتا ہے اور سوراخ کرکے باہر نکلجاتا ہے اور جانورون کے واسطے گولی اور تیر کے مثل ہی اور
اُنکا نشانہ ہرگز خطا نہین کرتا اول سید صاحب کی زبانی مین نے سُنا کہ شکار کے واسطے جنگل کو گئے تھے اتفاق
کار چند دشمن مسلح تیغ و سپر اور لٹھ سے آگئے اور کینۂ دیرینہ ظاہر کرنے پر مستعد ہوئے میر صاحب بجز چند
غلولون کے اور کمان کے کچھ سلاح نہ رکھتے تھے اپنی قوت کمال سے جسکی پیشانی پر بآسانی ایک غلولہ مار سکتے
اُسکو وہان سے جنبش کا یارا نہوا اور حملہ کرنے کا قصد کیا کرسکتے اور جو زور سے مار ڈالنے کے ارادہ پر غلولہ مارتے
تو یقین تھا کہ پیشانی کی ہڈی کو توڑکر سر کے پیچھے سے نکل جاتا اور اُس شخص کو نیست و نابود کردیتا چونکہ صرف
تہدید سے مطلب تھا لہذا زیادہ ارادہ نہ کیا وہ سب دشمن بے استقلالی سے گھبراکر بھاگے اور یہ صحیح سلامت
اپنے گھر پھر آئے القصہ اگر کوئی شوقی غلیل بازی کا کرے تو اس حد کو مشق پہونچائے اور جو نہوسکے تو
غلیل ہاتھ مین نہ لیوے اور غلیل کی مشق کا یہ قاعدہ ہے کہ نرم غلیل سے پہلے شروع کرے اور آہستہ آہستہ

سخت غلیل تک نوبت پہونچائے اور غلیل کی انتہاے سختی یہ ہی کہ نصفی قوت غلیل انداز کی ہووے اور غلیل بازی
مین قدر انداز ہونا بہت آسان ہے بہ نسبت تیر اندازی کی اور نرم غلیل کے لیے کوزہ گرون کی مٹی کا غلولہ
بنانا چاہیے اور سخت غلیل کے واسطے غلولہ بھی سخت اور بھاری چاہیے اور سخت اور بھاری غلولہ بنانے کا یہ
طریق ہے کہ لوہے کے میل کو ہاون دستہ مین خوب باریک پارچہ بیز کرکے ایک حصہ یہ اور دو حصہ کوزہ گرون
کی مٹی اور قدرے پرانا روڑا اس مین ملاکر گوند کے پانی مین تین دن صبح سے شام تک اہرن پر گھن سے
کوٹین جب خوب ایک ذات ہوجاے تو غلولہ حسب قاعدہ باندھین اور دھوپ مین خشک کرین یہ غلولہ کامل
مشاق کے ہاتھ سے آہنی توہ کو اور دشمن کی مغز کی ہڈی کو توڑتا ہی الغرض غلیل بھی سب ہتھیارون مین کامل
ہتھیار ہے اگر مشق کامل ہوجاے اور بندوق اور تیر کے مثل اسمین خرچ زیادہ نہین ہوتا ہی اور کام گولی اور
تیر کے برابر کرتا ہی مگر یہی فرق ہے کہ دو سو قدم سے زیادہ حریف پر کارگر نہین ہوتا ہی اور وہ بھی کامل درشاق
کے ہاتھ سے اور تیر اور گولی تین سو چار سو بلکہ پانسو قدم تک حریف پر کارگر ہوتا ہے **اصل چوتھی سیف بازی**
کے اصول کے بیان مین معلوم رہے کہ سیف بازی کا فن سب ہنرون سے جنگ کا ایسا زیادہ ہی کہ اسکے دقائق
اور کنہیات کی شرح کا ایک شمہ بھی اس کتاب مختصر مین گنجایش پذیر نہین ہی مگر تبدیلون کی آگاہی کے لیے جو مجھ
اصل اصول اس فن کا ہی بیان کیا جاتا ہے اور اس فن شریف کی یہ صفت ہین کہ جو کوئی اس فن مین کامل ہووے
اسکے اوپر اگر سو آدمی اتاڑی تیغ اور تیر اور برچھی وغیرہ لیکر حملہ آور ہووین تو اسپر کسیطرح غالب نہین آسکتے
مگر وہی سب پر قادر ہوگا جسکو چاہے زخمی کرے اور جسکو چاہے قتل کرے لیکن وہ سیف باز گولی اور تیر سے ناچار
ہے کہ وہ دور سے اسکو تمام کرسکتے ہین استادون سے مین نے سنا ہی کہ سیف بازی کا کامل اپنی ہنر برداری
سے تیر کو کاٹ سکتا ہی یعنے دشمن کیطرف سے جو کوئی تیر اسپر آئیگا اپنی قوت ہنر سے وہ تیر کی گزند سے محفوظ
رہیگا مگر گولی سے ناچاری ہے گولی نہین کٹ سکتی اور اس فن کے کاملین دہلی اور آگرہ اور لکھنؤ وغیرہ ہندوستان
کے نامور شہرون مین موجود ہین اور زمانہ حال کے نامور استادون مین شاہ غریب اللہ اور امیر علی کفی اور میر
اور میر کلب علی دہلوی روشن کرے اللہ مرقد اسکے تمام ہندوستان مین مشہور و معروف ہین اور سب ہندوستان
مین ان بزرگوارون کے خاندان کے شاگرد ممدوح اور موصوف ہین خاص و عام مین حاصل کلام اس فن
کے اصل اصول کی چار قاعدہ ہین ایک پیرا دوسرا درج تیسرے روک چوتھے وار اور انکے علاوہ اور بہت
اصطلاحین ہین کہ اگر انکی شرح لکھی جاے تو ایک اور کتاب اور مجلد ہووے اور ان چارون کی

تشریح بیان لکھی جاتی ہی کہ اصل یہی ہین اول پیترا پیترے کی نوآموز کو بڑا میدان چاہیے اور تنگ جگہ مین پیترا صاف
نہین ہوسکتا ہی جسوقت حریف مقابل آوی ہنرمند کو چاہیے کہ حریف کی آنکھ مین آنکھ ڈالی رہے اور حریف سے
آنکھ نہچکائے کہ پلک مارنی مین وہ اپنا کام کرگیا چاہیے کہ پھکیت ایک مقام پر نہ ٹھہرے اور تیزی وچستی سے
مثل برق کے اپنے جسم مین چمک دمک سے پھرتی اور سرت رکھے اور نہایت ہوشیاری سے حریف کی چوٹ کو
بچاوے اور اپنی چوٹ مارے اور یہ سرت پھرت قوی آدمی سے ممکن ہے اور ضعیف وناتوان سے غیر ممکن ہے دوسرا
قاعدہ پھکیتی کا جسکو اہل فن وہج کہتے ہین جان کہ قاعدہ پھکیتی کے کئی انواع واقسام ہین بعض انمین جو بہتر قسمین
ہین انکا ذکر بیان کیا جاتا ہے ایک انمین ہنومتی وہج ہے طریق اسکا یہ ہی کہ داہنے ہاتھ مین تلوار اور بائین
ہاتھ مین سپر لیکر حسب وخیر سے حریف کا مقابلہ کرے ورزانو کو کشادہ اور خمیدہ رکھے اور سپر وشمشیر کے دونون ہاتھ
کو دونون طرف دراز کرے اور کبھی سیف کو استادہ کرے اور کبھی سیف کے قبضہ کو پیچیدہ رکھے کہ سر سیف
کا زمین پر آئے اور کبھی قبضہ پر پہونچے اسیطرح سپر کی گدی کو پھراتا رہی اور سر اور گردن اور آنکھون کو چار
طرف پھراتا رہے اور پیترا بدلکر داہنے اور بائین اور آگے پیچھے جاے اور جسم کو سمیٹ کر سپر وشمشیر مین
چھپائے اور حریف پر چوٹ مارے اور جو حریف حملہ کرے تو پیترا بدلکر حریف کی چوٹ خالی دیوے اور تڑپکر
پیترا بدلکر حریف کی چوٹ کی حد سے دور ہوجاے یہ باتین تیز اور چالاک اور قوی جوان سے ہوسکتی ہین
اور ضعیف وناتوان سے ممکن نہین ہی دوسرے امر وہج ہے طریق اسکا یہ ہی کہ پانون کے پنجون پر قائم ہوکر دونون
پانون کو آگے پیچھے برابر زمین پر رکھکر کمر کو خم کرکے سیف وسپر کے دونون ہاتھون کو سر کے برابر دراز کرکے
متواتر حریف پر چوٹین مارے اور حریف جو حملہ کرے تو تڑپکر حریف کی چوٹ کو خالی دیوے تیسرے گاوکھ وہج طریق اسکا
یہ ہی کہ سیف وسپر کے ہاتھون کو برابر اور کشادہ رکھکر اور گردن کو حریف کیطرف خم دیکر سپر اور شمشیر کے دونون
ہاتھونکو حرکت دیکر حریف کو چوٹ مارے اور حریف کی چوٹ کو خالی دیوے چوتھے چور وہج طریق اسکا یہ ہی کہ
حریف کے مقابل سیدا نہین آوے تو اپنے اختیار سے کبھی قدم آگے رکھے اور کبھی پیچھے اور تمام جسم کو اپنے چست اور
درست کرکے سیف وسپر کے دونون ہاتھون کو اپنے سینہ کے برابر دراز رکھکر پیترا بدلے اور چوٹ حریف پر کرے
مثل برق کے تڑپ کر ضرب حریف سے دور ہوجاے پانچوین علی مرد وہج یہ سب ہجون مین بہتر اور خوشتر ہی اور سب
بات انمین یہ ہی کہ اس وضع مین پھکیت کے جسم سے صاف علی کی لفظ کی صورت نمایان ہوتی ہی طریق اسکا
یہ ہی کہ روبمقابلہ کھڑے ہوکر بایان پانون اسطرح پر رکھے کہ پاشنہ شمال کیجانب اور انگلیان جنوب

کیطرف رہین اور داہنا پانون غرب کیطرف اسطرح رکھو کہ پاشنہ داہنے پانون کا بائین پانون کے ٹخنے کے مقابل
رہے اور پشت مشرق کیطرف اور دونون پانون مین نو یا دس گرہ کا فاصلہ ہووے اور داہنے ہاتھ کو جسمین
تلوار ہے سینہ کے داہنی طرف ایک بالشت بھر آگے رکھے اور دست راست کے بازو کو بائین طرف قدری خم دیکر
تلوار کو محرف یعنے کج ہاتھ مین قائم رکھے اور داہنے پہلو کیطرف سے حریف کی آنکھ سے آنکھ لڑاے رکھے اور
بند دست کو ملائم رکھے بائین سے قدری پیچ دیوے اور بائین ہاتھ کو جسمین سپر ہے سیدھا لٹکا کر حرکت دیوے
کبھی سپر کو آگے لاوے اور کبھی پس پشت لیجاے اور دونون زانون کو خمیدہ رکھے اور تمام جسم کا بار بائین پانون پر
ڈالکر داہنے پانون کو سبک رکھے اور حریف کی آنکھ سے آنکھ لڑا کر خوب زور سے حریف پر چوٹ ماری اور بائین
پانون کو ایسا مضبوط رکھے کہ مثل میخ کے بجاے خود قائم رہے اور ہرگز جنبش نکرے اور پاے راست کو نرم رکھے
کہ وقت حملہ کے حریف کی آگے آوے اور حریف کی چوٹ بچانے کو اُسکے بائین پانون کے برابر آجاے جو اس وجہ
سے پھکیت کھڑا ہووے تو اُسکی شکل اور صورت سے کلمہ علی کا ظاہر ہووے یعنے سر اُسکا مثل عین مکتوبی کے
اور جس ہاتھ مین کہ سیف ہے موافق لام مکتوبی کے اور جسم نیچے کا مثل یاے معکوس کے ظاہر ہووے تیسرے
قاعدہ چوٹون کے کہ اُسکو اداد کہتے ہین یاد رہے کہ داد چھ ہین کہ تفصیل اُنکی یہ ہے طمانچہ باہرہ کڑک پالٹ سر ہول
طمانچہ وہ ہے کہ داہنے طرف سے حریف کے کلہ پر مارین اور باہرہ اُسکو کہتے ہین کہ بائین طرف سے حریف کے کلہ اور
گردن پر مارین اور کڑک یہ ہے کہ داہنے طرف سے حریف کے پانون پر چوٹ مارین اور پالٹ یہ ہے کہ بائین
طرف حریف کے کولے سے پانون تک چوٹ مارین اور سر یہ ہے کہ حریف کے سر پر چوٹ مارین اور ہول یہ ہے کہ
حریف کے سینہ یا شکم یا پیڑو پر سیدھی چوٹ مارین یہ چھ چوٹین اصل ہین اور فرع اسکی بہت ہین استادون نے داہنے بائین
سر سے پانون تک کی چوٹون مین انچاس چوٹین نکالی ہین اور ہر ایک چوٹ کا نام علیحدہ مقرر کیا ہے انھین مین یہ
چوٹین ہین جو نام انکے اوپر بیان کیے گئے اور سواے انکے پینتالیس چوٹین اور ہین چوتھے حریف کی چوٹون کا روک کا پہلے
بیان ہوا ہے ان سب انچاس چوٹون مین چھ چوٹین اصل ہین اور وہ طمانچہ اور باہرہ اور کڑک اور پالٹ اور سر اور
ہول ہے اب اُن چھوٹی چوٹون کی روک کا بیان کرتا ہون جو اصل سب روکون کی ہے اگر حریف طمانچہ پر سیف
مارے تو اُسکی روک کا یہ قاعدہ ہے کہ فوراً داہنے پانون کو بائین پانون کے متصل کرکے قبضہ سیف اور سپر کو قریب طمانچہ
کے لاے کہ چوٹ حریف کی سر پر پڑے اور پہلوے چپ سے حریف کی آنکھ سے آنکھ لڑاے رکھے اور جو حریف بائین
طرف سے باہرہ کی چوٹ مارے تو وہ بھی اسی قاعدہ سے روکے اور حریف اگر کڑک کی چوٹ مارے جو میدان وسیع ہے

مثل برق کے تڑپ کر پیچھے کو ہٹ جاے اور خالی دے ورنہ سیف کو مقابل کڑک کی زمین پر قائم کرکے
اور اپنے پاے راست کو پیچھے ہٹاے تو حریف کی چوٹ سیف پر پڑیگی اور جو حریف بائین طرف پالٹ کی چوٹ
ماری تو کڑک کی طرح پر اس چوٹ کو بھی روکے اور جو حریف سر کی چوٹ ماری تو داہنے پانون کو بائین پانون پر لاکر
سیف کو داہنے کندھے پر رکھکر سپر سر پر لاے اور دونون زانوؤن کو خمیدہ رکھے اور آنکھین حریف کی آنکھون
سے لڑاکر حریف کی چوٹ پر سر لیوے اور جو حریف ہول کی چوٹ ماری جو اعضاے اعلی کیطرف ہول سے فوراً بائین
پر بیٹھ جاے اور سیف و سپر سے ہول کی چوٹ کو رد کرے اور جو سینہ اور شکم کے برابر حریف ہول کی چوٹ مارے تو
پیتراہ بدلکر پھکیت پہلو مین حریف کے بیٹھ جاے تو حریف کی ہول کی چوٹ خالی جاے حاصل کلام سیف بازی کے فن
مین چستی اور چالاکی اور ہوش و حواس درست رکھنا اور قوت اعضا کی اور قوت آنکھ کی لغیر ہر طرف آنکھ لڑاے
رہنا اصل اصول ہی اور اس سے یہ مطلب ہے کہ حریف کی چوٹ کو خالی دے یا سپر پر روکے اور اپنی چوٹ کو حریف کے جسم
پر پہونچاکر کام اسکا تمام کرے اور باقی پینتالیس چوٹون کی روک کی بھی اسیطرح جدا جدا قاعدے ہین سیف کے
قبضہ کی گرفت کا قاعدہ استادون نے اسطرح بیان کیا ہے کہ قبضہ کی تلی کو پانچون انگلیون مین پکڑین اور
انگلیون کے سر باہمدگر کف دست سے چسپیدہ رکھین اور نرانگشت کو انگشت شہادت پر رکھکر اسطرح زور و
قوت سے پکڑین کہ ہرگز اسکو جنبش نہو اسلیے کہ اگر قبضہ سیف کا ہاتھ مین ڈھیلا رہیگا ہتیلی پر صدمہ پہونچیگا اور حریف
کی ضرب سے اکثر ہاتھ سے نکلجائیگا اور بند انگشت میانہ کا سیف کی دھار کے سامنے رکھنا چاہیے کہ ضرب صحیح اور درست
آوے اس فن کی بعض اصطلاحات کا بیان جاننا چاہیے کہ اکثر اس فن کی اصطلاحات مین سے پیتراہ اور
وار اور واؤ اور رد اور چوٹون اور وجہون کے نام پہلے اس سے بیان ہو چکے اب ان اصطلاحون کا بیان کیا جاتا
ہے جنکا پہلے ذکر نہین ہوا اصطلاح اک انگ اور دو انگ کے معنے اس فن کے کاملین مین اسطرح مشہور ہین کہ
پھکیت بغیر سپر کے صرف سیف سے تنہا جنگ کرے اور حریف کی چوٹ اپنی سیف پر لیوے اور دو انگ یہ ہی
کہ سپر اور شمشیر لیکر جنگ کرے اس فن کے کاملین سے اسطرح تحقیق ہوا ہے کہ مراد اک انگ سے یہ ہے کہ پیادہ
جنگ کرے اور دو انگ یہ ہی کہ سوار ہوا اسلیے اہل ہند کی زبان مین انگ جسم کو کہتے ہین پس ایک انگ
پیادہ کے جسم واحد سے مراد ہی اور دو انگ سوار کے جسم اور اسپ سے مقصد ہے اس فن کی استاد کو اوستا
کہتے ہین گھائی یہ ہے کہ چھوؤن چوٹون مذکور کو ترتیب وار لگائین یعنے پہلے طمانچہ پھر باہرہ پھر کڑک
پھر پالٹ پھر سر پھر ہول ان سب چوٹون مرتب کو گھائی کہتے ہین اور ٹھاٹ و ہیج کے انداز اور شانون کو

کہتے ہین اور حقیقت مین ٹھاٹ اور رہج دونون ایک معنی رکھتے ہین اصل پانچوین بکیتیون اور پٹہ
بازون کے فن مین جاننا چاہیے کہ بکیتی ایسا فن ہی کہ استادون کامل نے خنجر اور چھوہ وغیرہ چھوٹے ہتھیارون
کی چوٹون سے بچنے کیواسطے نکالا ہی اور یہ فن عجیب وغریب ہے کہ شرح اُسکی کتاب مین ہرگز راست نہین آسکتی استاد
کامل اس فن کے اسرارونمین سے جو کچھ کہ گنجینۂ سینہ مین رکھتے ہین شاگردان رشید کو سینہ بسینہ تعلیم کرتے ہین دہلی اور آگرہ
اور لکھنؤ وغیرہ ملک ہندوستان کے اکثر نامور شہرونمین اس فن کے کاملین موجود ہین اور اس فن کا مشاق کوئی
کے سوا کسی ہتھیار سے زخم نہین کھاتا یہانتک کہ تیر اور خنجر وسنان وگوپھن کو بکیتی کے ہنر اور قوت سے بہت آسانی
سے رد کر دیتا ہے اور دشمن کو زخمی کر دیتا ہے اور آپ نلوہ بچ رہتا ہے اور جو بکیت کی پاس ہتھیار نہو اور دشمن
مسلح ہو تو بکیت سلاح کی کچھ پروا نہین رکھتا ہے اور رومال یا موزہ سے یا اپنے جوتے سے ایسی صنعتین اور ہنر عجیب
وغریب ظاہر کرتا ہے کہ آخر کو سلاح حریف کی ہاتھ سے گر جاتے ہین جب حریف کی ہاتھ سے اُسکے ہتھیار گر پڑین
تو سو آدمی اناڑیون سے وہ تنہا کچھ پروا نہین کرتا ہی اور سب پر برابر غالب آتا ہی اور چستی وچالاکی اور بندون
کی گرفت سے واقف ہونا اصل اصول اس فن کا ہے اور بکیت نہایت مغنی ہووی اور حریف پہلوان زبردست
مثل رستم ہو اور اس فن سے ناواقف ہو جو بکیت کی پیچ پر چڑھ جائیگا تو موش کیطرح بلی کے پنجہ مین اسیر ہو جائیگا
اور فن بکیتی اور سیف بازی اور پٹہ بازی کے کاملین نے یہ سب ہاتھی سے اختراع کیے ہین یعنے جسطرح ہاتھی
اپنی سونڈ کو داہنے اور بائین کو سر پر پھراتا ہی اسیطرح پٹہ باز بھی پٹہ کو اپنے داہنے بائین پھراتا ہی اسواسطے کہ حریف
اُسکے منہ پر نہ آئے اور گرد اُسکے نہ پھرے اور پٹہ بازی کے فن کا کمال یہ ہی کہ اس فن کا کامل صف ہزار جوان
کی جو قاعدہ سیف بازی اور بکیتی اور پٹہ بازی سے بیخبر ہو تنہا توڑتا ہے اور معرکہ سے جان بچا کر نکل جاتا ہی

فصل انیسوین مصورون اور نقاشون کے فن مین جاننا چاہیے کہ مصوری اور نقاشی کا فن
مشکل ومشبہ اور صورت انواع حیوانات اور نباتات اور عمارات کی نقل کھینچنے سے مراد ہے اور اس فن کو
اور اس صنعت کو مشاق حضرت ملوک وسلاطین وبادشاہان فلاشکوہ کے مقبول بارگاہ ہوتے ہین اسلیے
کہ عمارات اور قلعہ اور باغ اور انواع حیوانات کی صورتون کی نقل حاصل کرنے کے واسطے بادشاہان
زمان اس فن کے محتاج رہتے ہین اور شرع شریف مین حیوانات کی صورت کھینچنا بڑا گناہ ہے مگر عمارات
اور درختون کی صورت کھینچنے کی اجازت ہے اسواسطے کہ جنس ذیجان سے نہین ہین اور یہ فن مشتمل
ہے چند اصل پر اصل پہلی مصورون کے اوصاف مین ورنگی ہتھیارون کی بیان مین مصورون

اور نقاشون کے واسطے ہاتھ کا نازک ہونا اور روشنی چشم اور ہوش و حواس کی نہایت تیزی ہونی اور ذہن و عقل
کا صاف اور تیز ہونا نہایت ضرور ہی تو اُسکے قلم بدایع نگار سے طرح طرح کی صورتین اور عجیب عجیب شکلین ایسی نکلتی ہین کہ
اصل و نقل مین ہرگز فرق نہین کر سکتے فن مصوری کا یہ کمال ہی کہ جو شکل جسطرح کی ہی قلم جادو رقم سے ویسی ہی صفحۂ تحریر
پر لکھدے اور یہ امر نہایت دقیق اور باریک اور مشکل ہے اسوجہ سی کہ سب بنی نوع انسان مین عورت صحیح البدن کی
اعضا تعداد مین برابر ہین یعنے سر سے پانون تک سب اعضا سر اور آنکھین اور بھوین اور کان اور خسارہ اور
تھوڑی اور گردن اور سینہ اور دونون ہاتھ اور انگلیان اور کمر اور دونون پانون اور ناخن ہر فرد بشر صحیح البدن
کے عدد مین یکسان ہین اور باوصف اسقدر قدرت کاملہ کے مشیت الٰہی نے اسکا اقتضا فرمایا ہے کہ ایک کی
چہرہ کی صورت کو دوسرے شخص سے سراسر مخالف پیدا کیا ہے پس ایسا مصور چاہیے کہ اُسکے قلم سے یہ فرق
ظاہر ہووے اور شبیہ کشی اسی کو کہتے ہین یعنے نقل مطابق اصل کے ہووے اور جو صحیح البدن نہ ہو یعنی
کوئی نقصان اُسکے عضو مین اگر آگیا ہو تو ویسا ہی نقصان نقل مین بھی پایا جاے اور جب تک مصور کا
ہاتھ قادر نہین ہوتا تو یہ امر اصل نہین ہوتا اور بہت مشاقی سے ہاتھ پر قادر ہوتا ہے اور یہ قاعدہ مشق کا جو
کچھ اُستادون نے بیان کیا ہے اُسکو بتفصیل بیان کرتا ہون اور مصورون کی صنعت کے ہتھیار قلم اور مسطر اور
پرکار ہین **اصل دوسری قاعدۂ مشق کے بیان مین** اوّل چاہیے کہ طرح طرح کی حیوانون اور درختون
اور عمارتون شکلین جو اُستادون نے اپنے قلم سے کھینچی ہین وہ بکثرت بہم پہونچا کر اور اُن کے منھ پر آہو
کی جھلی کا باریک پوست جو طبق سازون کی دوکانمین بہم پہونچتی ہی لیکر اہار سے اُس صورت پر چسپان کرین
اسطرح پر کہ اُس پردہ کے اندر سے وہ صورت ظاہر ہووے اور وہ صورت اگر کامل ہے تو باریک سوزن
سے سر سے پانون تک اور جو نصف صورت ہی تو سر سے کمر تک اور جو فقط چہرہ ہے تو سر سے گردن تک اس
صورت کی سب طرف سوزن سے بہت سوراخ کرین مگر لازم ہی کہ سوراخون کی نقطہ برابر اور ہموار اور یکسان ہون
پس شاخ انبلی کی جلا کر جلا کر اُسکا کوئلہ کرین اور اُسکو خوب باریک پیسکر اور کپڑے مین چھانکر تھوڑا سا اُسمین
سے باریک کپڑی مین ڈھیلی پوٹلی باندھین بعد ازان جس تصویر مین کہ سوزن سے سوراخ کیے ہین اُسکے نیچے سادہ
باریک کاغذ مصفا تختہ پر رکھین اور اس کوئلہ کی پوٹلی کو اُس تصویر کے سب اعضا کی مقامات پر پھیرین وہ کوئلہ
پسا ہوا سوزن کی روزنون سے سادہ کاغذ پر نفوذ کریگا اور تصویر کی نقل بعینہ سادہ کاغذ پر لکھ جائیگی پس اس نقل کو
احتیاط سی اُٹھانی اور اس نقل کے سب اطراف اعضا کو پہلے سیسہ کی قلم سے خط کھینچے کہ تصویر قائم اور نمودار ہو جاے

جب اعضا درست ہو جائین تو قلم اور رنگ سے خط اور خال اور سب باریکیان اُس تصویر کے مطابق اصل کے
آراستہ کرے تو نقل مطابق اصل کی ہو جائیگی اسیطرح تصویر کی نقل کھینچنے مین چند سال مشق کرے تو قلم اور ہاتھ قابو مین
اختیار مین ہو جائے اور مشق اور مزاولت کی کثرت سے مختلف تصویرون اور طرح طرح کی شکلون کو دقیقہ اور کنہین دلپذیر
گر ہو جائینگی جب اس حد کو مشق پہونچے تو جس شکل کو چاہیگا بعینہٖ ویسے ہی کاغذ پر کھینچ لیگا اصل تصویری رنگون کے
پیدا کرنے مین اگر گلابی رنگ بنانا ہو تو کاشغری سفیدہ اور شنگرف سے بنائے اس شرط پر کہ شنجرف کا وزن سفیدہ سے چوتھائی
اور جو شنجرف سفیدہ سے نصف ڈالے تو نہایت شوخ رنگ گلابی ہو جائیگا بلکہ سُرخی زیادہ ہو دیگی اور ہرتال اور نیل کی
ملانے سے سبز رنگ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نیل چھٹا حصہ ہرتال کا ہووے اور اگر سبز رنگ کا ہی کرنا منظور ہے تو نیل کو تین
سے چوتھائی حصہ ڈالنا چاہیے بعضے شخص ہرتال کیجگہ ہیوڑی ڈالتے ہین اور وہ مٹی کی ایک قسم ہے کہ ہندوستان مین
مشہور ہے ہرتال کی زردی سے اُسکی زردی زیادہ تر شوخ ہوتی ہے اور فقط زرد رنگ ہرتال یا ہیوڑی سے بنایا
جاتا ہے اور باقی قسمین رنگسازون کے فن مین بیان کیجاوینگی فصل بیسوین سوداگرون کے فن مین جان کہ طرح
طرح کی قماش اور متاع کے بیع و شراء کے دستور اور قواعد کے جاننے کو فن تاجری کہتے ہین اور یہ کسب دشیوہ نہایت
بہتر اور اعلیٰ ہو اس شرط پر کہ تاجر خائن اور خیانت عموماً اپنا شعار نہ رکھے کہ وہ سب ملتون اور دینون مین نہایت
بد بات ہو اور اسکی بڑی مناہی ہے علی الخصوص اہل اسلام سے اور سوائے بیدیانتی اور خیانت کے حرام اور
حلال بیع و شراء مین ضرور خیال اور نظر رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع شریف نہووے کہ جو فائدہ اور نفع تجارت
سے حاصل ہووے شبہ اور شک سے پاک ہووے اور اس فصل کو چند اصل مین بیان کرتا ہون انشاء اللہ تعالےٰ

اصل پہلی خیانت اور بد دیانتی کے بیان مین کہ باتفاق سب دینون مین نہایت بد امر ہے

جان کہ بعضے سوداگر بد دیانت خائن حکمت عملی سے بوڑھے گھوڑون کو تھوڑی عمر کا بناتے ہین اسطرح پر کہ جوان
گھوڑے کی دانتون پر منحصر ہے جیسے کہ گھوڑون کے سوداگرون اور سالوترون کے فن مین مذکور ہوا ہے پس گھوڑے
کے دانتون کو سوہن کرکے زردی اُنکی دور کرکے حکمت عملی سے سیاہی اُنمین بھرتے ہین کہ دانت گھوڑے کے
چھوٹے اور سفید اور سیاہی دار ہو جائین کہ نو عمر گھوڑے کی ہے یا یہ کہ ٹرہ اور کٹر گھوڑے کو بنگ کے نشہ مین
چور اور مخمور کرکے خریدارون کو دکھاتے ہین اور دستور ہے کہ بد گھوڑا مخمور ہو کر سب عیب چھوڑ دیتا ہے اور شائستہ
ہو جاتا ہے یا یہ کہ ہزار پرانے بیش بہا اور باریک کھیسون کو دھلوا کر اور کلپ دیکر مثل نئے کے بنا کر دکھاتے ہین
اور کم نظر خریدارون کو فریب دیکر بیچتے ہین یا یہ کہ بنئے جو فروش گندم نما بعض اناج کم قیمت کو زیادہ وزن

بڑھجانے کیواسطے ملاتے ہین یا یہ کہ گیہون کے آٹے مین اور چیزون کا آٹا ملاتے ہین اور گاے کے گھی مین تل وغیرہ
ارزان چیزون کا تیل ملاکر بیچتے ہین اور بعضے جوہری قیمتی جواہرات مین بعضی جواہر نقلی اور مصنوعی آمیز کرتے ہین کہ
ظاہر مین بعینہ مشابہ اصلی کے ہوتا ہی اور باطن مین بالکلیہ ہیچ و ناچیز ہین اور حقیقت اُس جواہر نقلی یہ ہی کہ بعض عنصر
بلور کو خرچ دیکر سبز اور سرخ اور زرد نیلگون رنگ اُسپر چڑھاتے ہین اور زمرد اور یاقوت اور پکھراج اور نیلم مین ملاوٹ
ہین یا یہ کہ اکثر حلوائی گھی مین تل وغیرہ کا تیل ملاکر شہد نبی بناتے ہین اور وزن کش یعنے تولنے والے ترازو کی تھپر کم رکھتے
ہین اور قصاب بیمار اور جان ملب جانور کو ذبح کرتے وقت شرطین ذبح کرنے کی اُنسے وقوع مین نہین آتین اور علی
ہذا القیاس اسطرح کی چوریان اور خیانتین سب کے مذہب مین مقبوح اور نادرست ہین جو شخص ایسی خیانت کرے وہ
قابل سزا دینے کے ہے اور جاننا چاہیے کہ مکر و فریب کسب حلال کو حرام کردیتا ہی روایت ہی کہ ایک روز پیغمبر صلے
اللہ علیہ وآلہ کا بازار مین گذر ہوا ایک ڈھیر گیہون کا نظر آیا حضرت نے جو دست مبارک اپنا اُسکے اندر ڈالا تو
اندر کا گیہون کو تر پایا فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے بائع نے جواب دیا کہ بارش کے سبب سے اسپر نم آگیا ہی حضرت نے
فرمایا کہ تو نے تر گیہون کو کیلیے اوپر نہ ڈالا جو شخص مسلمانون کو فریب دیا ہی وہ ہرگز ہمارے جنس مین سے نہین ہے

اصل دوسری بعض مسائل شرعی کی بیان مین کہ اہل اسلام کو رعایت کرنا اُنکا ضرور ہے

جاننا چاہیے کہ بیع اور قرض مین سود لینا سب علمار کے نزدیک حرام اور گناہ کبیرہ ہی جو شخص اس کو حرام ہونے
سے انکار کرے وہ کافر ہے احتکار یعنی بند کرنا اور نہ فروخت کرنا غلہ وغیرہ جو آدمیون کے کھانے مین آتا ہی اور
کھاس وغیرہ جو کہ چہارپایون کی خورش کی صرف مین آتی ہے اگر ایسے شہر مین بند کرے کہ وہان کے رہنے والون
کو نقصان ہو تو مکروہ ہی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہر قسم کی چیز کا بند کرنا جس سے عام خلق کو نقصان
پہونچتا ہی ممنوع ہے اور اپنی کھیتی کا غلہ یا اگر کسی دوسرے شہر سے مول لیکر بند کرے تو یہ امر احتکار نہین ہے اور
جمعہ کی اذان کے وقت فروخت کرنا مکروہ ہی اور خریدی ہوئی چیز کی قیمت اور جلدی کا قرض اور مزدوری
مزدوری کی دینے مین بغیر عذر معقول کے دیر کرنا حرام ہے اور بخش بھی از روی شرع کے حرام نون اور جیم دونون پر
زیر ہے اور جیم پر جزم بھی آیا ہے اسیطرح کفایہ مین لکھا ہی اور بخش یہ ہی کہ بغیر قصد خریداری کے کوئی شخص اپنے
تئین مثل خریدارون کے ظاہر کرے اور اس نے کی قیمت بڑھادے تاکہ دوسرا خریدار دھوکا کھاکر فریب
مین آجاے اگر کوئی شخص مسلمان ایک چیز خرید کرتا ہے اور نرخ اُسکا ٹھہرا دیتا ہے اور ہنوز فیصلہ اُسکا نہین ہوا
اس عرصہ مین اگر دوسرا شخص وہان آکر مستعد خریداری کا ہووے تو مکروہ ہی سانپ اور بچھو اور گرگٹ وغیرہ کا

فروخت کرنا بھی جائز نہین ہے مچھلی کے سرطان اور مینڈک وغیرہ دریائی جانورون کا بیچنا جائز نہین ہے اور اسیطرح اِن جانورون کی ہڈیان اور پوست سے بھی نفع اُٹھانا جائز نہین کذا فی المحیط اور نوازل مین لکھا ہے کہ اگر دوا کے واسطے سانپ کو فروخت کرے اور اُس سے نفع اُٹھاوے تو جائز ہے ورنہ جائز نہین ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ہر ایک نفع دار چیز کا فروخت کرنا جائز ہے کذا فی التاتارخانیہ اور بلی اور کتا شکاری اور درندے اور پرند جانورون کا بیچنا جائز ہے خواہ وہ جانور مُعلم یعنے سکھائے ہوئے ہون یا نہون فتاوای قاضی خان مین اسیطرح لکھا ہے جو کتا کہ تعلیم کے قابل ہے اُسکا بیچنا جائز ہے اور جو لائق تعلیم کے نہین ہے بیع کرنا اُسکا ناجائز ہے اور یہی صحیح ہے کذا فی جواہر الاخلاطی ہاتھی کا بیع کرنا ناجائز ہے اور سوائے خنزیر یعنے سُوَر کے سب حیوانات کا بیچنا جائز ہے اور ہر شخص مسلمان کو چاہیے کہ مثل نماز کے زکوۃ کے ادا کرنے کو اپنے اوپر فرض جانے اور موافق حکم شرع کے چاندی اور سونے اور نقد اور مال و متاع پر زکوۃ کے ادا کرنے مین تساہل اور توقف نکرے کہ مال اُسکا سب آفتون سے دنیا مین محفوظ رہے اور عقبے کے سواخذہ سے بچ رہے غرض جو مومن موافق حکم شریعت کے معاملات تجارت کریگا تو مال اُسکا شبہات اور خلل سے پاک رہیگا والله ولی التوفیق **اصل تیسری اصول تجارت کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ سب سوداگر ونکون چند امرون کی رعایت کرنا واجب ہے اور جو شخص انکی رعایت ملحوظ رکھیگا تجارت مین نفع اُٹھائیگا **اول** یہ کہ سوداگر کو چاہیے کہ صاحب اخلاق ہو اور ادب اور لحاظ ہر ایک کا محفوظ خاطر رکھے اور خوشخوئی اور خندان روئی اور شیرین زبانی اور خوش بیانی اپنا شعار رکھے اُسکے اخلاق سے اکثر خریدار مثل مگس کے گرد شہد کے جمع ہو جائینگے تو سوداگر کی رونق بازار بڑھ جائیگی **دوسرے** یہ کہ بہت نفع لینے مین مبالغہ نہ کرے کہ گردان فروشی سے خریدار نفرت کرتے ہین اور ہر ایک شخص ادنیٰ اور اعلےٰ اُسکے پاس نہ آئیگا قضا رعند الله اتفاقیہ کوئی آئیگا اور اس حرکت سے بازار اُسکا کھوٹا ہو جائیگا یعنے جو خریدار کہ آئینگے تو مال مدت دراز تک پڑا رہیگا اور فروخت نہوگا اور دیر تک پڑے رہنے سے اُس مال مین اکثر اشیا خراب اور ابتر ہو جائینگی سوداگر کو چاہیے کہ جس قدر نفع ہاتھ آئے اشیا کے بیچنے مین توقف نکرے کہ اصل مایہ اور نفع جلد ہاتھ آجائیگا کہ اُس سے اور مال خرید کر کے سلسلہ خرید فروخت متواتر جاری رکھے اگر اُس ڈھنگ پر کاروبار تجارت جاری رہیگا اور تھوڑا یا بہت نفع ہمیشہ اُسکو ملتا رہے گا اس طریق سے تھوڑی دنون مین دولت و حشمت بہت جمع ہو جائیگی جیسے کہا ہے بیت اندک اندک بہم شود بسیار + دانہ دانہ است خرمنہ در انبار + **تیسرے** یہ کہ رعایت وقت کی ملحوظ رکھے یعنی جو مال

کہ اُسکے پاس موجود ہی اور وہ بازار مین کمیاب ہے اور باہر سے جلد آبھی نہین سکتا ہی اگر چند روز اُسکے فروخت مین توقف کرے تو مضائقہ نہین ہی لیکن وہ مال جنس غلہ کو قوت انسان ہی یا گھاس وغیرہ گھوڑی اور بیل وغیرہ کی خورش نہو
(احتکار یعنی جمع کرنا غلہ کا بہ نیت گرانی ثابت نہو جاوے اور نفع کثیر کی امید موہوم پر اسقدر وقفہ اور دیر مال کے فروخت
کرنے مین نکرے کہ وہ جنس باہر سے بافراط آجاوے اور تھوڑے نفع سے بھی یاس ہوجاوے اور اسیطرح مال کے خریدنے کے
وقت بھی رعایت وقت کو ملحوظ رکھے یعنی ارزانی کے وقت مین خرید کرے چوتھے یہ کہ اپنے مایہ سے خود تجارت
کرے خواہ مایۂ کثیر ہو یا قلیل ہو اور جہانتک کہ ممکن ہوسکے کسیکو شریک نکرے اسواسطے کہ طبیعتون مین اکثر اختلاف
ہوتا ہے لہذا شریک سے احتمال ضرر کا متصور ہوتا ہے اور اس صورت مین انجام کار رنج و ملال ہوتا ہے پانچوین یہ کہ اگر
ضرورتاً قرض لینے کی حاجت پڑے تو مضائقہ نہین ہے مگر اسقدر قرض لینا بہتر ہے کہ وعدہ پر ادا ہوجاے اور عہد و پیمان
کے وفا کرنے مین اہتمام بلیغ محفوظ رکھین کہ وعدہ پر قرض ادا کرین بلکہ ایک دو روز پہلے وعدہ کی میعاد کے ادا کرنا
چاہیے کہ یہ امر نہایت بہتر اور اولی ہی تو قرض دینے والا راست بازی کا معتقد رہیگا اور جب اُس سے قرض لینے کا قصد
کیا جائیگا تو وہ ہرگز قرض دینے مین دریغ اور مضائقہ نکریگا چھٹے یہ کہ اگر تھوڑا مایہ ہے تو گھوڑے اور ہاتھی اور شتر اور گاؤ
وغیرہ کی تجارت کا خیال نکرنا چاہیے کہ جو اُسکے فروخت ہونے تک توقف ہوجاے اور خریدار بہم نہ پہونچے تو ہر روز کی
خوراک اور سائیس رکھنے کے واسطے مایہ کثیر چاہیے اور انجام کو خرابی آتی ہے اور جو اشخاص کہ صاحب مقدور ہین اور جو
بجاے مدنی رکھتے ہین تو اُنکو تجارت حیوانات کی زیبا ہے ساتوین یہ کہ ہر تجارت پیشہ کو بلکہ نوکری پیشہ کو بھی لازم ہی
کہ آمدنی سے خرچ کم رکھے اور اہل حرفہ کو بھی یہی چاہیے آٹھوین یہ کہ منافع سے جو کچھ کہ حاصل ہووے اُسکے چار حصہ کرے ایک
حصہ مین آدھا جمع کرے اور آدھی کے تین حصہ کرے دو حصہ کا زن و فرزند کے لیے سونے چاندی کا زیور بنادے اور
ایک حصہ مین تانبے کے برتن اور چینی کے اور شیشہ آلات اور فرش اور گرستیان اور تخت وغیرہ اثاث البیت مول
لیوے اور تین حصہ جو منافع کے باقی ہین تو اُسکو مایہ تجارت مین ملاکر تجارت بڑھاوے نوین یہ کہ بیع و شرا مین
سررشتہ و دروبست کا نگاہ رکھنا چاہیے یعنی ایک حصہ متاع تجارت کا ہمیشہ اپنی دوکان مین رکھے اور اثنار راہ مین
اور ایک حصہ اُس مقام پر کہ جہان سے راہ و رسم خریداری کی جاری ہے اور جب مال دوکان کا بیچا جاے جو مال کہ
راہ مین ہی دوکان مین پہونچے اور جبتک کہ مال دوکان مین پہونچے جو متاع کہ مقام معہود مین ہی روانہ ہووے دسوین
یہ کہ دیانت دار اور امانت شعار کارندون اور گماشتون کو نوکر رکھے اور اُنکے صرف اور خرچ کو موافق تنخواہ اُنکی نظر
کرے کہ مبادا کسی حاجت مین عاجز ہوکر بسبب ضرورت کے دست خیانت دراز کرین اور فضول خرچ اور عیاش

اور بدمعاش کو ہرگز نوکر نہ رکھین اس لیے کہ ایسے شخص سے بلاشک خیانت عمل مین آئیگی گیارھوین یہ کہ دور اور نزدیک
ملکون کے مال واسباب اور ہر قسم کی نرخ سے ہمیشہ بلکہ ہر روز خبردار رہین جس چیز کا نرخ ارزان دیکھین فوراً حتیون
کی معرفت اُسکو خرید کرلین اور یہ بات نہین حاصل ہوتی تاوقتیکہ اور شہرون کے سوداگرون سے رسم وراہ پیدا کرکے
راہ تحریر خطوط جاری رکھین بارھوین یہ کہ جو شخص بدمعاملہ مشہور ہو اُس سے معاملہ نہ کرنا چاہیے کہ اُس سے بجز نقصان
کے فائدہ کی امید نہ ہوگی تیرھوین یہ کہ نقد بیچنے کو اُدھار بیچنے سے بہتر سمجھے اور جو کسی خوش معاملہ کو قرض دیوے تو نقصان
نہین ہے مگر قرض پر قرض نہ دیوے یعنے جب تک پہلا قرض وصول نہو جاوے دوسرا قرض اُسکو نہ دینا چاہیے چودھوین یہ
داد وستد اور بیع وشرا کربرے کام مین اول حق تعالیٰ سے صلاح ومشورہ کرنا چاہیے کہ اُسکے فضل سے سب کام سرانجام
پاتے ہین تفصیل اسکی تالیفون کے فن مین مشرح بیان ہوچکی ہے بعدازان اپنے ہم پیشون سے مشورہ کرنا چاہیے
بعد مشورہ کے اپنی راے اور ہم پیشون کی راے کو سنزان عقل مین تولنا چاہیے جو اُنمین بہتر ہو وہی اُسپر عمل کرنا چاہیے
نظم چو آید مشکلے پیش خردمند + کزان مشکل فتد در کار او بند + کند عقل وگرہا عقل خود یار + کہ تا در حل آن گردد
مددگار + پندرھوین یہ کہ ہر حال مین درشتی اور سخت گوئی کی عادت نہ کرنا چاہیے اور جو تنبیہ اور تہدید کیلیے
اسکی حاجت پڑے تو فقط لفظ جاہل یا بیوقوف یا احمق یا نادان پر اکتفا کرے گالیان مغلظہ ہرگز نہ دینا چاہیے
اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رگ حمیت نوکر کی جوش مین آتی ہے اور اپنے آقا پر دست درازی کرتا ہے اور اُسکے سبب
سے کمال ذلت اور بدنامی ہوتی ہے قطعہ ازدادہ چہ بہترست گفتا کہ طعام + نادادہ چہ بہترست گفتا دشنام +
ازخوردہ چہ بہترست گفتا کہ غضب + ناخوردہ چہ بہترست گفتا کہ حرام + سولھوین یہ کہ اسباب تجارت کا لیکر جبکہ
سفر کو جاوے تو معتبر اور صاحب وفا اور دردمند اور خیرخواہ رفیقون کو اپنے ہمراہ لینا چاہیے اور ہتھیار کی
قسم سے جو کہ بہتر ہو وہ اپنے پاس رکھے اور سب رفیق مسلح رہین اور جو شخص کہ جدید ہے اور اُسکے وطن کی اور
گھر کی خبر نہین ہے تو ہرگز ایسے شخص کو نوکر نہ رکھے اور راستہ مین بیگانون اور ناآشناؤن سے ربط ہرگز پیدا نہ
کرنا چاہیے بلکہ اپنے پاس بھی اُنکو نہ آنے دینا چاہیے اور ایسے شخصون سے کوئی چیز لیکر ہرگز نہ کھانا چاہیے
اور گذربانون اور راہدارون اور نگہبانون سے کہ سرکار کی طرف سے معین اور حاکم ہون اُن سے حتی
الوسع سلوک اور رعایت سے پیش آنا چاہیے اور جس گانؤن اور قصبہ مین منزل پذیر ہووے
وہان کے رئیس دیہ سے ضرور ملاقات کرے اور اُس سے مدارا کرے اور بقدر حال تحفہ اور
ہدیہ دے کر اُس کو خوش اور رضامند کرنا چاہیے اور سفر مین کھانا پینا ہر وقت اپنے پاس موجود رکھے

اور روز روشن مین منزل گاہ سے کوچ کرنا چاہیے اور دوپہر کو کہین بہتر مقام تجویز کرکے وہان ٹھہر کر آدمیون کو اور جانورون کو آرام دیوے اور شام سے پہلے منزل پر جاکر ٹھہرا کرے اور سفر مین خشکی کے شائستہ اور قدم باز گھوڑا بہت تحفہ سواری ہے اور دریا کے سفر مین ایسی جگہ کشتی کو لنگر کرے کہ وہان کڑاڑی نہ گرتے ہون اور چورون اور دزدون کا خطرہ نہو اور جس روز طوفان شدید ہووے اندھیری رات مین لنگر کشتی کا وہان سے نہ اٹھائین اور کشتی روان نکرین اور رات کو کشتی مین چراغ جلتا ہوا نہ رکھین ایسا نہو کہ بتی چوہا لیجاکر مال کے بستون مین رکھدے یا کشتی کی چھت مین رکھدے اور آگ لگجاے سترھوین اگر تجارت کا مال کسی ملک کو بھیجنے کا ارادہ کرے اور راہ تری اور خشکی کی محفوظ نہووے تو ہیمہ اسکا ہیمہ کے خریدارون کے ہاتھ فروخت کردیوے کہ پھر نقصان نہوویگا اور ہیمہ اسکو کہتے ہین کہ تمام اور منافع کی قیمت معین کرکے ایک فرد پر لکھکر ہیمہ کے خریدار کو دکھاتے ہین کہ وہ کتاب حساب مین درج کرتا ہے اور ایک روپیہ سیکڑا سے چھ روپیہ سیکڑا تک ہیمہ کا مزد مقرر ہوتا ہے اور دراوی مسافت اور خطرا ہونے راہ پر ہیمہ کے مزد کی افزونی منحصر ہے اور قیمت کے لکھوانے کے بعد اور ہیمہ کے دستاویز لینے کے بعد مالک ہیمہ سے وہ سب مال صاحب ہیمہ کے ملازمین اور معتمدین کی تفویض کیا جاتا ہے جب کہ خیر و عافیت سے منزل مقصد کو وہ مال پہونچتا ہے تو جسقدر روپیہ کہ ہیمہ کے مصرف کا مقرر ہوگیا ہیمہ والہ کے گماشتہ مالک مال کو مال سپرد کرکے وہ روپیہ مالک مال سے لے لیتے ہین اور جو ہیمہ بیچنے کے بعد وہ مال کسیطرح تلف ہوجاتا ہے یعنے چوری جاے یا غرق ہوجاے یا جل جاے تو ہیمہ والا تمام قیمت اس مال کی صاحب مال کو دام دام بلا عذر رتشان ادا کرتا ہے جو حاکم وقت اس مال کو ضبط کرلیوے یا لوٹ لیوے تو اسکی جواب دہی ہیمہ والہ کے ذمہ نہین ہوتی چنانچہ یہ سب شرطین ہیمہ کی دستاویز مین درج ہوتی ہین جو کوئی سوداگران سب مراتب مذکورہ کو نگاہ رکھے اور موافق اسکے عمل کرے تو انشاء اللہ تعالا اپنے کام مین ہرگز خطا نہ پائے اور حسب دلخواہ فائدہ کثیر اٹھاوے اٹھارھوین جمع خرچ اور وصول باقی کو ہر روز حساب کی کتاب مین موافق دستور حساب کے لکھتے رہنا ضرور ہے اور حساب مین کوئی غلطی نہونی پائے اور ایکدرم اور خرمہرہ نہ رہجاے اصل چوتھی اقسام بیع مین ظاہر ہو کہ بیع چند قسم پر ہے ایک یہ کہ بعوض زر نقد کے فروخت کرین اسکو نقد کہتے ہین دوسرے یہ کہ وعدہ پر فروخت کرین اسکو نسیہ کہتے ہین تیسرے معاوضہ یعنے ایک جنس بازار کے نرخ کی قیمت سے فروخت کرین اور اسکے بدلہ مین دوسری جنس بازار کے نرخ سے خرید کرلین اسکو معاوضہ کہتے ہین چوتھے یہ کہ بیچنے والا جنس کے تیار ہونے سے پہلے نرخ اسکا مشتری سے ٹھہراکر نصف یا تمام زر قیمت اس کا وصول کرے اگر سب روپیہ وصول ہوگیا ہے تو اس صورت مین نرخ جنس کا

بکفایت تمام ہوگا اور آدھا روپیہ پہلے دیا ہے اور آدھا روپیہ جنس لینے کے بعد دیا ہے اس حالت مین اسقدر کفایت نہوگی اسطرح کی بیع کو بیع سلم کہتے ہین قیمت بیع سلم کی اُس شخص کو دینا چاہیے کہ معتبر ہو اور جو وہ شخص خود معتبر نہین ہے تو کسی معتبر کی معرفت دینا چاہیے کہ اُسکا مال ضامن ہوجاے پانچوین بیع بالوفا اور وہ یہ ہے کہ زمین کرنے والا زمین یا ملک یا اجناس مین سے کسی جنس کو عوض زر نقد کے کچھ مدت مقرر کرکے مشتری کے پاس رہن کردے اور رہن نامہ مین اس امر کا اقرار ہوجاے کہ اگر اس مدت معینہ تک زر مذکور ادا نہ ہوگا تو یہ شے مرہونہ بمنزلۂ بیع کے تصور کیجائیگی اس کو بیع بالوفا کہتے ہین اسطرح کی بیع اراضی اور املاک مین اکثر واقع ہوتی ہے اصل پانچوین وزن کی بیا ئین جواہر اور سونا اور چاندی اور مشک وعنبر وغیرہ رتی ماشہ اور تولہ اور مثقال اور دام وغیرہ سے تولا جاتا ہی حکمائے حساب وزن کا اسطرح مقرر کیا ہی کہ آٹھ جاول کی ایک رتی اور آٹھ رتی کا ایک ماشہ اور تین ماشہ کا ایک درم اور ساڑھے چار ماشہ کا ایک مثقال اور چودہ ماشہ کا ایک دام خام اور اٹھارہ ماشہ کا ایک دام پختہ اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ اور چالیس تولہ کا ایک رطل اور رطل کا ایک من طبسی ہوتا ہے اور غلہ اور کھانے کی چیزین ہندوستان مین سیر سے تولی جاتی ہین تفصیل اُسکی یہ ہی کہ پانچ تولہ کی ایک چٹنکی اور دو چٹنکیون کی ایک آدھ پئی اور دو آدھ پئون کا پاؤ سیر اور دو پاؤ سیر کا ایک آدھ سیر اور دو آدھ سیرون کا ایک سیر اور پانچ سیر کی ایک دھڑی اور چار دھڑی کا ایک مون اور دو دھونکا ایک من ہوا کہ وہ چالیس سیر کا ہوتا ہی ہندوستان کے اکثر شہرون مین سیر کا وزن مختلف ہے اسی سے کم اور ایک سو پانچ روپیہ سے زیادہ نہین ہوتا اور روپیہ ایک تولہ سے چار رتی کم ہوتا ہے اور کپڑے وغیرہ کی پیمایش کے واسطے حکیمون نے ذرعہ یعنی گز ایجاد کیا ہے حساب اُسکا اسطور پر ہے کہ تین انگشت کی ایک گرہ اور چار گرہ کا ایک بالشت اور دو بالشت کا ایک دست یعنے ایک ہاتھ اور دو ہاتھ کا ایک گز ہوتا ہی فصل اکیسوین ساہوکارون اور صرافون کے فن مین جاننا چاہیے کہ کاغذ زر جسکو اس فن اصطلاح مین ہندوستانی زبان مین ہنڈوی کہتے ہین اُسکے قواعد اور قانون کو فن ساہوکاری کہتے ہین اور یہ فن چند اصل پر شامل ہے اصل پہلی ہنڈوی کی کیفیت کے بیان مین واضح ہو کہ ایک سے سو تک اور سو سے ہزار تک اور ہزار سے لاکھ تک اور لاکھ سے کرور تک ہنڈوی ہوسکتی ہے اور قاعدہ ہنڈوی کا ایسی مقرر ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص زر نقد قاصد کے ہاتھ کسی مقام پر بھیجنا چاہے اور راستہ کے خوف وخطر یا کسی اور سبب سے پہونچا زر نقد کا دشوار ہے پس ایسا شخص خواستگار اور متلاشی ہنڈوی کا ہوتا ہے اور

قاعدہ اُسکا یہ ہے کہ جسقدر روپیہ بھیجنا منظور خاطر ہو ساہوکار یا صراف کے پاس لیجاتین جسجگہ کہ روپیہ بھیجنے کا ارادہ ہے اگر اُس مقام پر اُس ساہوکار کا لین دین اور راہ ورسم ہے یا یہ کہ کوئی گماشتہ اُسکا وہان مقرر ہے پس وہ ساہوکار اُس زر نقد کو لیکر اپنی تحویل مین جمع کرتا ہے اور وصول اُسکا مہینہ اور سال کی قید سے اور نام روپے بھیجنے والے کا کتاب حساب مین یعنے روزنامچہ مین لکھتا ہے اور فیصدی جو کچھ بازار کا نرخ ہوتا ہے اُجرت ہنڈوی کی لے کر ایک پرچہ کاغذ کا کہ اُسمین چند سطرین بخط ہندی لکھی ہوتی ہین لکھکر اور نقل اُس کی اپنے روزنامچہ مین کرکے مالک زر کو دیتا ہے اور صاحب زر اُس ہنڈوی کو خط مین لپٹکر جسجگہ منظور ہوتا ہے روانہ کرتا ہے اور ساہوکار جس روز کاغذ ہنڈوی کا لکھتا ہے اُسی دن ایک خط لکھکر بطور خانگی اُس ساہوکار کے پاس جس کے نام ہنڈوی لکھی ہے ہنڈوی کے روپیہ کی ادا کرنے کیواسطے روانہ کرتا ہے اس فن کی اصطلاح مین اُس خط کو سماچار کہتے ہین جسوقت ہنڈوی مکتوب الیہ کے پاس پہونچتی ہے وہ شخص اُس ہنڈوی کو جس ساہوکار کے نام ہوتی ہے اُسکے پاس لیجاتا ہے پس اگر سماچار اُسکے پاس پہونچ گیا ہی تو وہ ساہوکار ہنڈوی کو دیکھکر فوراً ہنڈوی کا ادا کرتا ہے اور روپیہ لینے والے سے اُسکی پشت پر وصول لکھوا لیتا ہے بشرطیکہ روپیہ وصول کرنے والا شخص معتبر اور مشہور ہو اور جو غیر معتبر اور غیر مشہور ہے تو کسی شخص معتبر کی ضمانت پر روپیہ اُسکو دیتا ہے اور اگر سماچار ہنوز نہین پہونچا تو سماچار کے آنے تک روپیہ دینے مین توقف کرتا ہے دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ کسی مقام دور دراز پر جسقدر روپیہ کسی شخص کو بھیجنا منظور ہو اپنے خط کے ہمراہ ساہوکار کے پاس بھیجدین اور ساہوکار مذکور اُس روپیہ کے ادا کرنے کے واسطے چند حرف اُس خط کے لفافہ پر لکھکر اپنے گماشتہ کو یا ساہوکار کے پاس جو اُس مقام پر رہتا ہے اپنے اہتمام سے بھیجدے پس جسوقت وہ خط اُس دوسرے ساہوکار پاس پہونچا فوراً اپنے آدمی کے معرفت مکتوب الیہ کے پاس پہونچاتا ہے اور مکتوب الیہ جواب خط کا مع رسید مہری اور دستخطی اپنی کے لکھکر حوالہ ساہوکار مذکور کے کرتا ہے اور روپیہ وصول کرلیتا ہے اور وہ ساہوکار خط رسید کو اپنے اہتمام سے جس ساہوکار نے کہ خط بھیجا تھا اُسکے پاس روانہ کردیتا ہے اور جسوقت کہ خط رسید کا اُسکے پاس آیا جس شخص نے کہ روپیہ جمع کیا تھا وہ ساہوکار اُس رسید کے خط کو اُسکے پاس پہونچا دیتا ہے ساہوکارون کی اصطلاح مین اُسکو جواب کہتے ہین اور شرطین ہنڈوی کی یہ ہین کہ جس شخص کے پاس ہنڈوی بھیجی گئی ہے جبتک روپیہ ہنڈوی کا اُس کو وصول نہ ہوجائے ہنڈوی بھیجنے والا دعوے اپنے روپے کا اُس ساہوکار پر کرسکتا ہے اور کبھی ایسا بھی اتفاق

پڑتا ہے کہ بہت نقصان کے عائد ہونے سے کام ساہوکارون کا درہم برہم ہوجاتا ہے اس گروہ کی اصطلاح مین
اُسکو دیوالہ کہتے ہین پس اگر بعد لکھنے ہنڈوی کے کام ہنڈوی لکھنوالے کا ابتر ہوگیا یعنے دیوالہ نکل گیا اس صورت
مین جس ساہوکار کے نام ہنڈوی بھیجی گئی تھی اگر اُسنے ہنڈوی کو قبول کرلیا ہے تو روپیہ ہنڈوی کا اُسکے ذمہ واجب
الادا ہوگا اور جو اُسنے قبول نہین کیا ہے تو جس ساہوکار کی دوکان سے ہنڈوی روانہ ہوئی تھی اُسی کے ذمہ واجب
الادا رہیگا اور ہنڈوی لکھنے کے بعد جس ساہوکار کے نام ہنڈوی بھیجی گئی ہے اگر اُسکا کام ابتر ہوگیا ہے تو روپیہ
ہنڈوی کا ہنڈوی لکھنے والے کے ذمہ واجب الادا چاہیے اور جو دونون ساہوکارون کا دیوالہ نکل گیا ہے تو اس
حالت مین وصول ہونا زر ہنڈوی کا بہت دشوار ہوگا جس نے ہنڈوی لکھی تھی یا جسکے نام ہنڈوی لکھی گئی تھی
جبتک ان دونون ساہوکارون مین سے ایک شخص کا کام بھی درست نہوجائیگا وصول ہونا زر ہنڈوی کا
ملتوی رہیگا اور جو ان دونون مین سے ایک ساہوکار کا بھی کام درست نہوا اور کچھ جائداد بھی اُنکی باقی نہین
رہی اس صورت مین روپیہ ہنڈوی کا ضرور تلف ہوجائیگا اور سلسلہ اُسکے وصول ہونیکا پیدا نہوگا اور کبھی
ایسا ہوتا ہے کہ اکثر جعل ساز جعلی ہنڈوی لکھکر ساہوکار کے پاس لیجاتے ہین پس اگر ساہوکار ہوشیار نہو تو جانے
کہ روپیہ ہنڈوی کا کسی معتبر آدمی کی ضمانت لیکر دیوے صورت مین پھیر لینا روپیہ کا ممکن ہوگا ورنہ سخت دشوار
ہوگا اور ہنڈوی لکھوانے والے کو چاہیے کہ ہنڈوی یا جواب ایسے ساہوکار سے حاصل کرے کہ بہت مالدار اور معتبر
اور ساہوکارون مین عزت دار اور نامور ہووے اور اگر دادوستد کا معاملہ اور ملکون کے ساہوکارون سے بھی ہووے
اور گماشتے اُسکے ہر شہر اور ملک مین ہون روپیہ ہنڈوی کا ایسے ساہوکار سے کم تلف ہوتا ہے اور ذلیل اور کم مایہ
ساہوکارون کی ہنڈوی مین اکثر ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے اور کبھی ہنڈوی گم بھی ہوجاتی ہے اس حالت
مین ہنڈوی لکھوانے کو چاہیے کہ ہنڈوی لکھنے والے مہاجن کے پاس جاکر حال گم ہونے ہنڈوی کا
بیان کرے وہ ساہوکار دوسری ہنڈوی لکھدیگا اور اُسکو اصطلاح مین پینٹھ کہتے ہین اور جو یہ گم ہوجاے
تو اور ہنڈوی لکھدیتا ہے اور اُسکو پر پینٹھ کہتے ہین اور اگر شاید گم ہوجاے تو چوتھی مرتبہ ساہوکار ہنڈوی
لکھنے والا پہلی تینون ہنڈویون کے گم ہونے کا حال خط خاتمی مین درج کرکے معرفت کسی شخص معتبر کے
جس ساہوکار کے پاس پہلے تینون ہنڈویان بھیجی تھین اُسکے نام لکھکر روانہ کرتا ہے اور وہ ساہوکار روپیہ
ہنڈوی کا مالک زر کو دیکر رسید معتبر اُس سے حاصل کرلیتا ہے اور ہنڈوی اور پینٹھ اور پر پینٹھ مین تعداد
روپیہ اور مہینہ اور تاریخ اور سال کی قید اور میعاد دونون کی اور نام اُس شخص کا جسنے ساہوکار کی دوکان

پر روپیہ جمع کرکے ہنڈوی لکھوائی ہے اور نام ہنڈوی لکھنے والے مہاجن کا اور نام اُس مہاجن کا
جس کے نام ہنڈوی لکھی گئی ہے اور نام اُس شخص کا جو کہ روپیہ وصول کریگا سب بالتفصیل درج ہوتا ہے ایسی
ہنڈوی کو کہ روپیہ لینے والے کا نام اُسمین لکھا جاتا ہے نام جوگ کہتے ہین روپیہ ایسی ہنڈوی کا بعد لینے ضمانت
کے صاحب نام کو دیا جاتا ہے اور بعضی ہنڈویون مین خاص روپیہ لینے والے کے نام کی جگہ لفظ ساہ کو
لکھا جاتا ہے جو شخص کہ معتبر اور عزت دار اور نامور اور صاحب تجارت اور زمیندار اور یا کسان اور صرافون اور
ساہوکارون کی بازار مین بہت اعتبار رکھتا ہے اُسکو وصول ہوتا ہے کسی اور شخص کو وصول نہین ہوسکتا
اور ہنڈوی مین موافق دوری مسافت کے مدت دنون کی لکھی جاتی ہے اگر مسافت بہت ہے یعنے وہ مقام
دور ہے مدت وصول ہونے روپیہ کی زیادہ لکھتے ہین اور اگر مسافت راہ کی کم ہے مدت کم لکھی جاتی ہے اور
بعضے نام جوگ ہنڈوی مین تعداد دنون کی نہین لکھی جاتی ہے ایسی ہنڈوی کو اصطلاح مین درشنی کہتے
ہین اور درشن زبان ہنڈی مین دیکھنے کے معنی ہین پس درشنی ہنڈوی جسکے نام لکھی جاتی ہے وہ شخص اُسکو
دیکھتے ہی فوراً روپیہ ہنڈوی کا ادا کر دیتا ہے اور ہرگز توقف نہین کرتا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہنڈوی کو
فروخت کرکے روپیہ اُسکا حاصل کر لیتے ہین مثلاً کسی شخص نے کلکتہ مین معتبر اور نامور ساہوکار سے ہنڈوی
لکھوائی اور اکبرآباد مین کسیکے پاس روانہ کی جو کہ کلکتہ کے ساہوکار کو اکبرآباد مین کسی ساہوکار سے رسم وراہ
اور معاملہ دین لین کا نہین ہے اور اگر کوئی گماشتہ بھی اُسکا وہان موجود نہین لیکن دہلی کے ساہوکارون سے
اسکا معاملہ ہے پس اس ساہوکار نے دہلی کے ساہوکار کے نام ہنڈوی لکھدی جسوقت ہنڈوی مذکور اکبرآباد مین
اس شخص کے پاس پہونچی اور اسکو خط کی تحریر سے معلوم ہوا کہ یہ ہنڈوی دہلی کے ساہوکار کے نام ہے روپیہ
اسکا دہلی سے وصول ہوگا اور دہلی اور اکبرآباد سے بہت مسافت ہے یہ نہین ہوسکتا کہ روپیہ اُسکا وہان
جاکر وصول کیجیے اِس حالت مین ہنڈوی مذکور کو اکبرآباد مین کسی ساہوکار کے ہاتھ کہ وہ ساہوکار دہلی سے
اپنا معاملہ رکھتا ہے فروخت کر سکتا ہے اور مہاجن اکبرآباد کا ہنڈوی کو دیکھکر بشرطیکہ اعتماد کلی رکھتا ہے روپیہ
کے دینے مین راضی ہوجائیگا لیکن کچھ نفع اپنا اُس سے مقرر کرکے وصول کر لیگا اور فروخت کرنیوالا ہنڈوی کا
ہنڈوی کی پیشانی پر یہ عبارت لکھکا منکہ فلان شخص ہون اِس ہنڈوی کو اکبرآباد کو فلان ساہوکار کی دوکان پر
فروخت کیا مین نے پس ساہوکار خرید کرنے والا ہنڈوی کا بعد لینے ضمانت معتبر کے اپنا نفع لے کر روپیہ
اُسکا ہنڈوی کے فروخت کرنے والے کو ادا کردیگا اور اُس ہنڈوی کو دہلی کو ساہوکار کے پاس روانہ کریگا

اگر ہنڈوی مذکور صحیح اور درست ہو تو وہ ساہوکار اُسکو قبول اور منظور کرلیگا اور جو وہ ہنڈوی جعلی ہو تو اسکو نامنظور کرکے اکبرآباد کے ساہوکار کے پاس واپس کردیگا اور ساہوکار اکبرآباد کا ہنڈوی کی فروخت کرنیوالے سے روپیہ اپنا مع اسقدر سود کے جتنی مدت تک اُس کی پاس روپیہ اُسکا رہا ہو فوراً واپس کرلیگا اور اُس جعلی ہنڈوی کو اُس شخص کے حوالہ کردیگا اُسکو اختیار ہے کہ اُس ہنڈوی کو جس نے کلکتہ سے بھیجی ہو اُسکے پاس روانہ کردی اور وہ شخص روانہ کرنے والا ہنڈوی کا جو کلکتہ مین موجود ہو روپیہ اپنا ہنڈوی لکھنے والے سے تقاضا کرکے وصول کرلیوے اصل دوسری ہنڈوی اور پینٹھ اور پرپینٹھ کی عبارت کے بیان مین بھائی مہربان فلان شخص کیطرف سے اور فلان مقام سے معلوم کرین کہ ایک قطعہ ہنڈوی مبلغ دوسو روپیہ کی کہ آدھے اُسکے سو روپیہ ہوے فلان شخص کی امانت رکھی ہے آپکو لکھا جاتا ہے کہ ساہ جوگ کے ضابطہ سے بعد گذرنے اسقدر مدت کے مبلغ مذکور رائج بازار فلان شخص کو خوب تحقیق کرکے اور نشان لیکر ادا کردین تحریر تاریخ ماہ فلان سنہ فلان متی وسمت فلان فقط اگر ہنڈوی نام جوگ ہو ساہ جوگ کیجگہ نام اُس شخص کا لکھتے ہین اور ہنڈوی کی پشت پر پیشانی کے مقابل ایک خانہ مربع بناکر زر ہنڈوی کے عدد اُس خانہ مین لکھدیتے ہین اِس صورت پر ۱۰۰ روپیہ ادا کرنے کے واسطے جس ساہوکار کے نام پر کہ لکھا ہے جسوقت ہنڈوی اُسکے پاس پہونچتی ہو تو وہ ساہوکار اُسکے معتبر ہونے کے واسطے ہنڈوی کے گوشہ پر لکھدیتا ہے کہ یہ ہنڈوی جو فلان ساہوکار نے بھیجی ہے صحیح و درست کردی گئی اور اس صحیح کو ساہوکار کے اصطلاح مین سکرانا کہتے ہین اور اُس قاعدہ سے جو ساہ جوگ اور نام جوگ کا معمول ہے روپیہ ہنڈوی کا دیتا ہے اور مضمون پینٹھ کا اسطرح ہوتا ہے برادر مہربان فلان طرف سے فلان کی معلوم کرین کہ اس سے پہلے مبلغ دوسو روپیہ کی ہنڈوی کا قطعہ کہ نصف اُسکے سو روپے ہوتے ہین اسقدر میعادی فلان شخص کے رکھے ہوئے فلان تاریخ اور فلان روز آپکے نام پر مین نے لکھی تھی فی الحال جمع کرنیوالے روپیہ مذکور نے ظاہر کیا کہ قطعہ ہنڈوی مذکور گم ہوگیا اسلیے پینٹھ ہنڈوی مذکور کی لکھی جاتی ہو چاہیے کہ ہنڈوی مذکور کے روپیہ اگر ندیے گئے ہون تو آپ بموجب اس پینٹھ کے روپیہ رائج الوقت موافق ضابطہ ساہ جوگ کی تحقیق کرکے نشان لیکر ادا کردین تحریر فی التاریخ فلان روز فلان سنہ فلان اور مربع خانہ مین پشت ہنڈوی پر بجاے رقم روپیہ کے لفظ منجملہ کا لکھدین مضمون پر پینٹھ کا برادر مہربان فلان فلان کیطرف سے معلوم کرین کہ اُس سے پہلے دوسو روپیہ کی ہنڈوی کہ آدھے اُسکے ایک سو روپیہ ہوتے ہین فلان شخص کے رکھے ہوئے میعادی اسقدر مدت کی فلان تاریخ سنہ فلان کے نام پر لکھی تھی مین نے اور بعد اُسکے موافق بیان جمع کرنیوالے روپیہ کے کہ ہنڈوی مذکور تلف اور گم ہوگئی پینٹھ ہنڈوی مذکور

کی فلان روز اور فلان سنہ مین لکھی تھی مین نے بعد سکے روپیہ مذکور کی جمع کرنیوالے نے ظاہر کیا کہ پنٹھ مذکور بھی گم ہوگئی ہے
عوض اُسکے یہ پرپنٹھ لکھی گئی ہے اگر ہنڈوی یا پنٹھ مذکور کا روپیہ ندیا گیا ہو تو موافق اس پرپنٹھ کی روپیہ رائج
الوقت بموجب ضابطۂ ساہوجوگ کے تحقیق کرکے اور نشان لیکر حوالہ کرین اور مربع خانہ مین بجای پنٹھ کے نفس
پرپنٹھ کا لکھدین اور جو پرپنٹھ بھی گم ہوگئی ہو اُس حالت مین خط جانگی لکھکر جس شخص کے نام پر ہنڈوی ہو اُسکے یا
اپنے آدمی معتمد کے ہاتھ روانہ کرین اور وہ آدمی برندہ خط جنکے واسطے کہ روپیہ ہنڈوی کا بھیجا ہو اُنکو تلاش
اور تحقیق کرکے اُنکو پہونچاکر اور رسید مُہری اور دستخطی اُنسے لیکر پھر آوے یہ ہی قاعدہ اور دستور ساہوکارونکا
ہنڈوی کے معاملات مین اصل تیسری سود کی بیان مین واضح ہو کہ غیر قوم اسلام مین جو لوگ کہ صراف اور
ساہوکار ہین اُنکا بڑا منافع سود ہے اور نرخ سود کا ہمیشہ ایک دیرہ پر نہین ہوتا ہی اقل مرتبہ آٹھ آنہ سیکڑی سے کمتر اور
اکثر پانچ روپیہ ماہواری سے زیادہ نہین ہوتا اور ایک روپیہ سیکڑہ اور دو روپیہ سیکڑا اور دو روپیہ سیکڑا بیشتر معمول
ہے اور نفع سود کا امید نسیہ کی ہے یعنے مدت دراز پر امید نفع کی ہے نفع طلب ساہوکار نسیہ قلیل کی اُمید پر نقد کثیر
قرض دیتے ہین اور اہل معاملات صادق کمال راستی صداقت سے زر اصل کو مع سود کے مالک کو ادا کردیتے
ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعضے آدمی کم مقدوری کے سبب سے اور جایداد کے نہونے کے باعث سے اُسکے
ادا کرنے سے معذور رہوتے ہین اور اصل مع سود کے تلف ہوجاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض آدمی بد
معاملگی کرتے ہین یعنی باوصف مقدور اور طاقت کے اُسکے ادا کرنے مین مضائقہ کرتے ہین یعنی ادا نہین کرتے
تو محکمۂ حاکم مین نالش اُسکی ہوتی ہی جب دستاویز اور گواہی سے دلائل کامل سے دعوی قرض کا ثابت ہوتا ہی تو مدعی
کا روپیہ حاکم مدعا علیہ سے دلواتا ہے فصل بائیسوین زور آور اور پہلوانون کے فن مین مقدمہ وصف متعلق
قوت مین واضح ہو کہ زور اور قوت بڑی نعمت الٰہی ہی اور بڑی زبردست اور قوی آدمی سے مہمات عظیمہ اور سخت اور
سرانجام پاتی ہین اور جو اشخاص کہ ناتوان اور کمزور ہین اُنسے وہ اُمور جنمین قوت اور محنت و مشقت درکار ہے سرانجام نہین پاتے
اسوجہ کامل سے کہ ناتوان اور ضعیف آدمی کو اپنے سر کا بھی بار بار عظیم ہے مہمات عظیمہ کا بار وہ کسطرح اُٹھائیگا اور زور و
قوت کا کام اُس سے کیا ہوسکیگا اور انسان گھوڑی کی سواری اور لڑائی اور جہاد دشمنان دین و دولت سے اور کل معاملات
دنیا و عقبے مین زور و طاقت کا محتاج ہی اور عالمون اور حکیمون نے ورزش اور ریاضت سے زور و قوت کو حاصل کرنیکو
تاکید فرمائی ہی مرد عاقل کو لازم ہے کہ دنیا و عقبے کے کامون کو سرانجام دینے کیواسطے زور و قوت حاصل کرے اور مرد
کو لازم ہی کہ عاجز اور ناتوان سے اپنے زور و توانائی کا غرور نکرے اور زیردستون پر ظلم نکرے حکیمون نے کہا ہے کہ ورزش

ریاضت ہی سب رگین اور پٹھے کہ بدن انسان کی طنابین ہین ورزش سے چست اور درست ہو جاتی ہین اور فضلات
کو ورزش سے تحلیل ہو جاتی ہین اور کچھ غذا کھائی جائیگی جلد ہضم ہو ویگی اور جزو بدن ہو جائیگی اور پارسائی کہ عین منا
آلہی ہے یہ بھی قوی اور زبردستون کا عظیم لازمہ ہی اسوجہ سے کہ زور اور ورزش کی شائق فسق و فجور سے بالکلیہ تا
کش ہوتے ہین اسواسطے کہ یہ عمل بد ورزش اور زور و قوت کو برباد کر دیتا ہے بلکہ ورزش کرنے والے اپنی زن
حلالہ سے اکثر کم التفات کرتے ہین اصل پہلی کسب زور و قوت کے بیا نمین قوت و زور کے لیے اور بدن
کی تیاری کیواسطے حکیمون نے بہت قسم کی ورزشین ایجاد کی ہین انمین جو قسمین بہتر و اعلے ہین وہ بیان کیجاتی ہین
واضح ہو کہ ورزش کے واسطے جاڑے کے موسم مین اچھا وقت ہی مترجم التماس کرتا ہے کہ موسم سرما ورزش کی
واسطے ہرگز بہتر نہین ہی کہ پسینا نہین آتا بلکہ برسات کا موسم تیاری اور ورزش کیواسطے موضوع ہی کہ ہزار تک
سو ڈنڈ کرنے سے جسم سے اسقدر عرق نکلتا ہے کہ زمین مین پسینے کا تلہ بندھ جاتا ہے اور عرق کا نکلنا سبب تیاری
ہے صاحب کتاب فرماتے ہین کہ جو اشخاص کہ ورزش کے مقید ہین گرمی کے موسم مین ورزش کو بالکل تو موقوف
نہین کرتے ہین مگر کم کر دیتے ہین واضح ہو کہ ورزش کی اقسام سے ایک ڈنڈ ہی اور ڈنڈ کی قسمین مختلف ہین بعضے
بعض شخص ڈنڈ کرتے وقت ہاتھون کو بلند زمین پر رکھتے ہین اور پاؤن کو ہاتھون سے نیچے زمین پر رکھتے ہین
اور ایسے ڈنڈون سے اعلی اعضا کو تیاری اور قوت زیادہ پہونچتی ہی اور اسفل اعضا کو کمتر اور بعض شخص پاؤن کو
بلند زمین پر اور ہاتھون کو ہموار یعنے برابر زمین پر رکھکر ڈنڈ کرتے ہین اور ایسے ڈنڈون سے اعضاے اسفل
کی تیاری اور قوت زیادہ تر ہوتی ہے اور اعضاے اعلی کو کمتر مگر جو کچھ کہ بہتر شکل ہے حکیمون اور طبیبون اور
بڑے پہلوانون کی مطبوع خاطر ہے اور اُس سے تمام اعضا کو رگ و پے سے استخوان و مفاصل تک یکسان
زور و قوت اور تیاری حاصل ہوتی ہی وہ یہ ہے کہ زمین ہموار و مسطح پر ڈنڈ کرین طریق اُسکا یہ ہی کہ دونون ہاتھون
کو تین بالشت یا اڑھائی بالشت کا فرق سے مقابل یک دگر زمین پر رکھین اور دونون پاؤن مین بہ نسبت ہا
کے قدری کم یعنے اڑھائی بالشت کا فرق رکھین اور ہاتھون اور پاؤن مین پانچ بالشت کا فرق رکھکر ڈنڈ
شروع کرین اور احتیاط رکھنا چاہیے کہ ہاتھ اور پاؤن اور مُنھ اور گردن اور سر کج نہونے پائین جیسے کہ ہین اپنی
وضع پر رہین کہ اس فن کے یہ آداب ہین اور جو ڈنڈ کرین سینہ اور سر کو آگے کیطرف زیادہ تر کھینچین اور مُنھ کو
بند رکھین اور دم کو آہستگی اور آسانی سے دیر دیر مین ناک کے نتھنون سے باہر نکالین اور ابتدا مین زیادہ
تر حبس نفس نہ کرین کہ اُس سے امراض پیدا ہوتے ہین اور ڈنڈ کرنے مین غذاے مقوی اور لطیف کھاتے

جائین کہ اُس سے منھ بھرا رہتا ہے اور جو خالی منھ مین ورزش کرتے ہین تو کلہ خشک ہوجاتے ہین غرض ان
سب باتون کو کہ جس طریق سے بیان ہوئین روز اول ایک سو پانچ ڈنڈ تک کرین بعد ازان بقدر طاقت
کے ہر روز بڑھاتے جائین یہانتک کہ سوا اور دو سوا اور پانسو اور ہزار اور دو ہزار تک بتدریج بڑھائین اور
قاعدہ یہ ہی کہ ایک دفعہ مین جسقدر ڈنڈ کہ ہوسکین کرین بعد اُسکے کھڑے ہوکر دم کو راست کرین اور بازوون کو
خوب مالش دیوین اور ٹہلین کہ اس سے دم درست ہوجاتا ہی اور گرمی بدن کی جاتی رہتی ہے اور بعد اسکے پھر
شروع کرین اور ایکدفعہ مین جسقدر ڈنڈ ہوسکین کرنا چاہیے اور شمار کرتے جائین اور پھر موافق قاعدہ اول کے
کھڑے ہوکر دم راست کرلین اور آرام کرین فائدہ ڈنڈون کے یہ ہین کہ تمام اعضا کی رگ اور پٹھے اور ہڈیان
اور جوڑون کو زور اور قوت حاصل ہوتی ہی اور بدن تیار ہوتا ہی **نوع دوسری** ورزش مگدر کی ہی اور مگدر
کی ورزش سے ہاتھ اور بازو اور شانہ اور گردن و سینہ اور بغل تیار ہوتے ہین اور مگدر کا ہلانا دو طرح پر مشہور ہے
اور یہی دونون سب قسمون سے اعلے ہین ایک رومالی قسم ہے اور دوسری بغلی رومالی سے شانہ و سینہ وغیرہ تیار ہوتے
ہین اور بغلی سے بغلین تیار ہوتی ہین اور مگدر کے ہلانے مین جس دم کرنا ضرور ہے اور ڈنڈون کیطرح جدبجہ
مگدر کے ہاتھ بڑھاوین اور اسطرح ہزار اور دو ہزار ہاتھ ہوسکتے ہین **نوع تیسری** ورزش لیزم کی ہی اور
لیزم سے سر سے کمر تک اوپر کا جسم تیار ہوتا ہے اور لیزم کے ہاتھ اُستادون نے انواع طرح کی مختلف الاقسام
ایجاد کیے ہین بعضے لیزم کو ہلانے مین لیزم کی آواز سے کلمہ طیب کی آواز نکالتے ہین اور بعضے اُستاد اسے
جسم کو طریق جداگانہ سے لیزم کی کمان مین سے نکال لیتے ہین اور عجیب و غریب صنعتین دکھاتے ہین **طریق**
ورزش بیٹھک ورزش بیٹھک سے پنڈلیان اور رانین تیار ہوتی ہین اور اس ورزش بیٹھک سے جسم اسفل
پانون سے کمر تک تیار ہوتا ہے اور بہتر طریق اسکا یہ ہی کہ دونون پانون کو زمین پر قائم کرکے کمال راستی سے
سر کیطرح سیدھا کھڑا ہووے کہ گردن اور سر اور پشت خم نہووے اور آدھے جلسہ کے بعد یعنی آدھی بیٹھک
کے بعد قریب زمین کے آکر پھر وہین سے کھڑا ہوجاوے اور دونون پانون کو تڑپ کر پیچھے لیجائین اور پھر نصف
جلسہ کے بعد تڑپ کر آگے کو لے آوین جہان کھڑے تھے پس موافق اس دستور کے متواتر سو دو سو بلکہ ہزار دو ہزار مرتبہ
ورزش کرین اور سوا اسکے اور طریقے ورزش کا ہی لیکن خاص استادون نے انھین چند طریقون کو پسند کیا ہے
غذا یعنے خوراک کا بیان مکھنی اور دودھ اور بیضہ مرغ اور کلہ بکری کا ڈنڈ پیلنے والون کو واسطے نہایت
تحفہ غذا ہی بعد ورزش کے اور ورزش کرنے کے وقت بھنے ہوئے چنے چبانا نہایت بہتر ہے اور خشک

میوہ کی قسم مین پستہ اور بادام اور فندق اور اخروٹ اور کشمش وغیرہ جس سے بدن تیار ہوتا اور اعصاب کو قوت پہونچتی ہی بہت نافع ہے گیہون کی روٹی اور گوشت حلوان کا موافق خواہش کے کھانا چاہیے اور ترش چیزون سے احتیاط لازم ہی کہ اس سے قوت کو ضعیف ہوتا ہے **اصل دوسری کشتی کے پیچون کے بیان مین** پیچ کشتی کے بہت ہین کہ تفصیل اُنکی اس مختصر مین گنجایش نہین رکھتی لیکن ایک قاعدہ کہ عجیب و غریب اور اصل اصول ہے شایقین کی آگاہی کے لیے لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو کسی حریف سے کشتی لڑنے کا اتفاق ہو وی اول حریف جو پیچ باندھے اُس پیچ مین پڑکر زور نکرین بلکہ اپنے جسم کو ڈھیلا کرکے حریف کے حوالہ کردین یہان تک کہ حریف اپنے نزدیک کو کھینچے جب کہ زور حریف کا تمام ہوجاے اُسوقت پیچ اپنا قائم کرکے حریف کو گرانا چاہیے اِس نکتہ مین ایک بھید پوشیدہ ہی کہ اگر قوی اور زبردست حریف کے پنجے مین مبتلا ہوجاے تو اُسکو اس تدبیر سے عاجز کرسکتا ہی **بیان اکھاڑی کا** اِس فن کے اُستادون نے ورزش کرنے کے واسطے ایک جگہ مقرر کی ہے اصطلاح مین اُسکو اکھاڑا کہتے ہین اور اکھاڑی کو ایک تدبیر سے آراستہ کرتے ہین قاعدہ اُسکا یہ ہی کہ ایک قطعہ زمین کا چوکور ساڑھے تین گز کا ایک ہاتھ گہرا کھود کر مٹی اُسکی گرد اُسکے ڈالتے ہین کہ احاطہ اُسکا ایک بالشت اونچا ہوجائے اُسوقت خوب لطیف اور پاکیزہ اور چکنی مٹی باریک کوٹکر چلنی سے چھانین اور اُس مربع کھدی ہوئی زمین مین فرش کرین کہ وہ زمین ایک بالشت یا زیادہ بھر جائے اُسوقت دودھ اور تیل اور دال کے آلٹے کا پانی جوش کرکے اُسمین ڈالدین کہ وہ سب مٹی ان چیزون کے پانی مین خمیر ہوجاے تب اس زمین پر ورزش اور کشتی کرنا چاہیے اور ورزش کے وقت تھوڑی وہ خاک لیکر بدن پر اور بازو پر ملین کہ بدن کو تیار کرتی ہے خاصیت خاک کی خشک ہی لیکن خمیر ہونے سے خاصیت خشکی کی اُس خاک کی مزاج سے دور ہوجاتی ہی اور پھر اُس خاک مین لوٹنے سے کچھ نقصان نہین ہوتا بلکہ نفع پہونچتا ہی **فصل تیئسوین شاہد بازون کے فن مین** جاننا چاہیے کہ فن شاہد بازی حلال اور پاک معشوقون کی آداب صحبت اور ملاقات کی جاننے سے مراد ہے اور اکثر علماے شرح متین اور حکماے مدققین نے حسن مباشرت کے باب مین انواع طرح کے احکام اور آداب مقرر کیے ہین اور واقعی جو شخص اس سے بیخبر ہے گویا جانور ہے اسواسطے تھوڑا سا اُن احکام مین سے جو کہ اس فن کے طالب کو کفایت کرسکے شایقین کی آگاہی کے لیے قید عبارت مین لاتا ہون مین کہ طالب اس فن کی اُن مراتب کو فرض جانکر معشوقون کی لذت مواصلت سے کامیاب ہون اور یہ فصل شامل ہے ایک مقدمہ اور سات اصل پر مقدمہ آلہ مباشرت کی تشریح کے بیان مین یاد رہی کہ آلہ مباشرت کے پیدا کرنے مین حکمت کاملہ

پروردگار عالم اسطرح مقتضے ہوتی ہے کہ درمیان حیوانات کے توالد اور تناسل یعنے پیدایش ظاہر ہو حکیمون نے جسطرح اُسکی شرح کی ہے اسمقام پر لکھا جاتا ہے کہ شایقین اول اعضای تناسل کی کیفیت اور حقیقت سے واقف ہو جائین اسلیے بغیر اسکی شناخت کے فن شاہد بازی مین مرد ہرگز کامل نہین ہوتا واضح ہو کہ ذکر ایک جسم ہے کہ گوشت قلیل اور عصب یعنے پٹھ اور اوردہ اور شرائین اور رباط اور عضلہ سے مرکب ہے گوشت اُسکا غددی اور نازک ہے اور رباط مین بہت جوف ہوتا ہی اور رگین اُسکی بہت فراخ ہوتی ہے اس لیے کہ روح اور ریح اُسمین داخل ہو کر شہوت پیدا ہو اور حقیقت شہوت طبعی کی یہ ہی کہ جوف اسکے رباط کا ریح سے بھرتا ہے اور شرائین روح سے اور اوردہ خون سے بھرتی ہین اور جاننا چاہیے کہ ذکر کے استادہ ہونے کی قوت دل سے ہے اور حس اُسکی عصب نخاعی سے ہے کہ پشت کیجانب سے نکلا ہے اور اصل اُس عصب کی دماغ سے ہے اور غذا ذکر کی جگر سے آتی ہے اور شہوت مباشرت کی جگر اور گردہ کی شرکت سے ظہور مین آتی ہے اور صحت اُسکی دل اور دماغ اور جگر یعنے اعضای رئیسہ کی صحت پر منحصر ہے قضیب یعنے ذکر خصوصاً حشفہ یعنے سر ذکر بہت حس رکھتا ہے اور کثرت حس کی بہت اعصاب کی جمع ہونے کے سبب سے ہی اور ظاہر ہے کہ اگر قضیب مین بہت حس نہوتی مقام مخصوص کے احکاک سے یعنے رگڑنے سے لذت تمام کبھی حاصل نہوتی اور نفع قضیب کا یہ ہی کہ توالد اور تناسل ظاہر ہو اور قضیب کے تین راستہ ہین اول راستہ پیشاب کا دوسرا راستہ منی کا تیسرا راستہ ودی کا اور ان تین راستون کے پیدا کرنے مین حکمت الٰہی یہ ہے کہ راستہ پیشاب کا چاہیے منحنی مائل ہو کہ پیشاب کی تیزی سے رنج و ایذا اُسکو نہ پہونچے اور راستہ منی کا نرم ہونا چاہیے کہ وقت نکلنے منی کے باسانی کھل جاے اور منی بسرعت تمام مبدا سے نکلکر فرج مین پہونچ جاے پیشاب اور منی کے راستون کے درمیان راستہ ودی کا ہی ودی مین دال مہملہ ہے اور وہ ایک رطوبت لعابی کہ پیشاب کرنیکے بعد نکلتی ہے اور یہ بات عورتون مین بھی ہے لیکن مذی بذال معجمہ ایک رطوبت ہے کہ شہوت کے وقت ذکر کے سر پر آجاتی ہے اور مقام اُسکا ایک غدہ ہی کہ مجری بول کے ابتدا مین ہوتا ہی ہر شخص کے ذکر کا طول اپنے ہاتھ کی انگلیون سے اکثر چھ انگشت سے کم اور گیارہ انگشت سے زیادہ نہین ہوتا اور گردن رحم کا طول بھی اسیطرح ہے اور رحم یعنے فرج ایک جسم ہے عصبی یعنے نرمی اور سفیدی مین عصب سے مشابہ ہے مثانہ اور ناف نیچے کی آنت کے درمیان اُسکا مقام ہی اور گردن رحم کی منفذ بول تک تمام ہوتی ہے اور فائدہ رحم کا یہ ہی کہ حمل کو قبول کرے اور جاننا چاہیے کہ شکل رحم کی مردون کے خصیہ اور ذکر کیطرح ہے کہ الٹا ہوا ہے اور نفس رحم کا مردون کے خصیون کے کیسہ کیطرح ہی اور گردن رحم ذکر مرد کیطرح مثل ایک کالبد کے ہے خاص گردن رحم کو اور گردن رحم

مثل ایک خلاف کے ہو خاص رحم کے واسطے قضیب نفس گردن رحم مین داخل ہوتا ہے اور منفذ فرج گردن رحم کی
اسی جوف سے مراد ہے طول اس منفذ کا گردن رحم سے مراد ہی اکثر چھ انگشت سے کم اور گیارہ انگشت سے زیادہ نہین
ہوتا اور طول قضیب کا بھی اسیطرح ہوتا ہی جیسا کہ پیشتر اسکا ذکر ہو چکا ہے اور موافقت مرد کی عورت سے اوظاہر
ہونا حمل کا دونون کی موافقت پر موقوف ہی اور نہ مطابق ہونا اُنکا اسپر دلیل ہی کہ باہمدگر دشمنی ہوگی اور حمل بھی نہ رہیگا
اور گردن رحم کی اگرچہ عصبی اللحم اور غضروفی یعنے سختی مائل ہے لیکن باطن اُسکا نرم اور گوشت دار ہے کہ ذکر خود اُس سے
رنج و آسیب نہ پہونچے اور مانع لذت اور دخول کا نہ ہووے اور اصل گردن رحم مین کہ بعد داخل ہونے قضیب کے انتہا
پہونچنے ذکر کا ہے غضروفی جو معلوم ہوتی ہے اُسکو فم رحم کہتے ہین اور فم رحم ہمیشہ بند رہتا ہے خصوصا ایام حمل
مین ایسا بند ہوجاتا ہے کہ اُسمین باریک سلائی بھی نہین جاسکتی لیکن جماع کیوقت کھلجاتا ہی کہ منی اُسمین پہونچ جاے
اور رحم بالطبع شایق جذب منی کی ہے اور مس ہونا ذکر کا فم رحم پر عورتون کی لذت کا باعث ہی اور نفس رحم کہ
ماسوا گردن رحم سے مراد ہی مثل مثانہ کے وسیع القعر ہے طول اُسکا بھی موافق اندازۂ طول گردن رحم کے ہے
اور نفس رحم بذات خود نرم اور سپید رنگ ہے فائدہ فربہی کا یہ ہی کہ جنین یعنی بچہ کی بڑھنے مین جارح نہو اور فائدہ سپیدی کا
یہ ہے کہ جنین کے بوجھ سے اُسکو رنج نہ پہونچے اور رحم کو جو عصبانی کہا ہی یہ امر نہین ہے کہ پیدائش اُسکی اعصاب
دماغ سے ہو بلکہ مراد اُس سے یہ ہے کہ جوہر اُسکا مثل عصب کے نرم اور سپید ہوتا ہے لیکن ایک عصب دماغ
سے رحم کیطرف آیا ہے پس بشرکت رحم کی دماغ کیساتھ اسی عصب کی وجہ سے ہے نابالغہ عورتون کی رحم مثانہ
سے چھوٹی ہوتی ہے اور بعد واقع ہونے حیض کے اُسکے برابر ہوجاتی ہے اور حمل کیوقت اُس سے بھی زیادہ بڑھ
جاتی ہے رحم کے دو طبقہ ہین ایک خارجی اور ایک داخلی طبقہ داخلی مین بہت رگین ہین اور مُنہ اُن رگون کے طبقۂ مذکور
کے جرم مین مانند غار کے واقع ہین اور ان غارون کو قعر الرحم کہتے ہین غشار جنین اسی قعر مین لپٹی ہوتی ہے
اور خون حیض کا اسی جگہ سے آتا ہے اور غذا جنین کی اسی مقام سے پہونچتی ہے اور عورتون مین طبقۂ مذکور
کے دو خانہ ہین دہنے اور بائین گویا دو رحم ہین لیکن گردن دونون کی ایک ہے سوا عورتون کے اور
حیوانات مین خانہ رحم کے موافق عدد پستان کے ہوتے ہین اُنھین خانون کے شمار سے بچے پیدا
ہوتے ہین عورتون کے جو دو خانہ ہین اسوجہ سے اکثر ایکدفعہ مین دو بچہ پیدا ہوتے ہین اور بعض عورتون
مین جو ظاہر ہوا کہ ایک حمل مین تین یا چار بچہ پیدا ہووے احتمال ہی کہ اُنکے رحم مین اُسیقدر خانہ ہونگے یا ایک خانہ
کے اندر دو بچہ پیدا ہووے ہون کیفیت پیدا ہونے جنین کی حکمانے اسطرح لکھی ہے کہ جسوقت منی مرد اور عورت کی

باہم گر مختلط ہو کر رحم مین قرار پکڑتی ہے اُسوقت بحکم خالق حقیقی قوت عاقدہ جو مرد کی منی مین ہی اور قوت منعقدہ
کہ عورت کی منی مین ہی اُسکی وجہ سی اُس منی ممزوج مین ایک غلبہ پیدا ہو کر چار نقطہ مثل حباب کی ظاہر ہوتے ہین اور ان
چارون نقطون مین ایک نقطہ مقام قلب مین اور دوسرا نقطہ مقام دماغ مین تیسرا مقام جگر مین اور چوتھا نقطہ ان
سب پر حاوی ہوتا ہی یہ غلیان ایک ہفتہ تک رہتا ہے اور نام اُسکا حالت اولی ہی بعد اُسکے سُرخ نقطے پیدا ہو کر
منفذ رگون کے ظاہر ہوتے ہین اور خون طمث کا ناف کیطرف جاری ہوتا ہے یہ حالت چار روز تک رہتی ہی اور
نام اُسکا حالت ثانیہ ہے بعد اُسکے علقہ ہوتا ہے اور وہ چھ روز تک تمامی کو پہونچتا ہے اِسکا نام حالت ثالثہ ہی بعد اُسکے
مضغہ یعنے گوشت کا لوتھڑا بنکر بعض اعضا کی بھی شکل بن جاتی ہی اور تھوڑا خون طمثی اُسپر گرتا ہے اور صورت
حیوانی پیدا ہو جاتی ہی یہ کیفیت بارہ دن مین تمام ہوتی ہے اور نام اُسکا حالت رابعہ ہی بعد اُسکے مرد یا عورت کا مزاج
فائز ہوتا ہی اور اعضاے اصلی تمام ہوتی ہین اور یہ تین دن مین تمام ہوتا ہے اور اُسکا نام حالت خامسہ ہے اور بعد اُسکے سب
اعضا پیدا ہوتی ہین اور مجاری مفاصل یعنی جوڑ ظہور مین آتی ہین اور یہ پانچ دن مین تمام ہوتا ہے اور اِسکو حالت سادسہ
کہتے ہین اور یہ سب سنتیس دن ہوے کہ اس مدت مین نقطۂ مذکور چھ حالت پر متغیر ہوتا ہی اور اس تعین ایام اور حالات کی
بنا اکثر یہ ہی اور تحقیقات سی ثابت ہوا کہ حالات مذکورہ مرد مین مدت قلیل مین اور عورت مین مدت دراز مین ظاہر ہوتے ہین
جیسے کہا ہی کہ خلقت پسر کی تیس روز سی چالیس دن تک اور خلقت دختر کی چالیس دن سی پچاس روز تک ہے اور بعد
اِسکے چھ مہینہ کی مدت تک کہ انتہای مدت وضع حمل ہے یہ مدت نشو و نما مین گذرتی ہی اور واضح ہو کہ رحم مین جو منی
جاتی ہے اُسکو نطفہ کہتے ہین جب چند روز گذر جاتی ہین تو ایک پردہ اُسپر آجاتا ہے مثل اُس حجاب کی جو خمیر پر آجاتا
ہے ہوا مین چند ساعت رکھنی سے اور اُسکو علقہ کہتے ہین اور جب گوشت ہو جاتا ہی تو اُسکو مضغہ اور جب اعضا اور
خطوط ظاہر ہو جاتے ہین تو اُسکو جنین کہتے ہین بفتح جیم اور جب اُسمین حس و حرکت ہو جاتی ہے تو اُسکو حیوان کہتے
ہین اور اسوقت مین اطلاق جنین کا مجازاً آیا ہے اور ظاہر ہو کہ وہ چند دنون کی تمام ہونے مین خلقت کی جنین حرکت
مین آتا ہے اور دو سو دس دن مین کہ سات مہینہ ہوتے ہین وجود مین آتا ہی اور جو کہ ساتوین مہینہ تولد ہوتا ہی
غالب یہ ہے کہ بچ جای اور جو خلقت چالیس روز مین تمام ہو جاتی ہے اسی روز مین حرکت کرتا ہے اور دو سو چالیس
روز مین کہ آٹھ مہینہ ہوتے ہین پیدا ہوتا ہی غالب یہ ہی کہ جلد مر جای اور نادر یہ ہی کہ ایک ہفتہ زندہ رہی اسیطرح
خلقت کی تمام ہونے کے دنون کو قیاس کرنا چاہیے چھ مہینہ یا سات مہینہ یا آٹھ مہینہ یا نو مہینہ یا دس مہینہ
اور جو لڑکا آٹھوین مہینہ پیدا ہوتا ہے جلد تر روانہ ملک عدم ہو جاتا ہے بہت دلیلین اس باب مین حکیمون

لکھی ہین از انجملہ ایک دلیل معقول یہ ہے کہ ساتوین مہینہ جب کہ خلقت مولود کی تمام ہوتی ہے تو باہر نکلنے کیواسطے
ہوکر حرکت کرتا ہے پس اگر صحیح المزاج اور قوی الحال ہے حکم الٰہی سے غشا کو یعنی پردہ کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے اور جو
اسقدر طاقت نہین رکھتا کہ غشار مذکور کو چاک کرسکے حرکت قوی سے کہ واسطے پھاڑنے پردہ کے کرتا ہے خستہ اور رنجور
ہوجاتا ہے پس اگر ضعیف القوی ہے اور خستگی اور درد کا متحمل نہوسکا رحم مین مرجائیگا اور اگر اسقدر قوت رکھتا ہے کہ متحمل اس
صدمہ کا ہوجاے حرکت اور اضطراب سے کہ ساتوین مہینہ اُسکو صدمہ پہونچا ہے نوین مہینہ تک وہ درد اور
خستگی اُسکی موقوف ہوکر طاقت آجاتی ہے اور باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے اور صحیح وسالم پیدا ہوکر زندہ رہتا ہے اور
جو ساتوین مہینہ حرکت کرے خستہ اور رنجور ہوکر پھر آٹھوین مہینہ حرکت کرتا ہے اور باہر نکلتا ہے خستگی اس آٹھوین
مہینہ کی ساتوین مہینہ کی حرکت پر علاوہ ہوتی ہے باوصف اسقدر خستگی کے جب کہ ہواے خارجی اُسپر اثر کرتی
ہے بسبب ضعف اور خستگی کے مضمحل ہوکر ضرور ہلاک ہوجاتا ہے اور توقف اور جلدی ہلاک ہونے مین ساتوین
اور آٹھوین مہینہ کی حرکت کے قرب وبعد کے موافق ہوتی ہے اور خون طمث کا حالت حمل مین تین قسم پر منقسم
ہوتا ہے ایک حصہ غذاے جنین کے واسطے آتا ہے دوسرا حصہ چھاتیون کیطرف جاکر مادہ دودھ کا بن جاتا ہے
اور ایک حصہ مثل فضلہ کے رحم مین رہتا ہے جنین اور مشیمہ کے نکلنے کی آسانی کے واسطے وقت نفاس کے دفع
ہوجاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جنین پہلے اس سے کہ واسطے باہر نکلنے کے حرکت کرتا ہے اس شکل وہیئت سے رحم مین
رہتا ہے کہ دونون زانو اپنے اُٹھا کر اور شکم سے ملاکر دونون ہاتھون کی ہتیلیان دونون زانو پر رکھتا ہے دہنی
ہتیلی دہنے زانو پر اور بائین ہتیلی بائین زانو پر رہتی ہے اور سر دونون زانو پر رکھتا ہے اسطور پر کہ ناک دونون
زانو کے درمیان رہتی ہے اور ایڑیان پانون کی اسفل سے ملی رہتی ہین اور منھ مانکی پشت کیطرف رہتا ہے
اور سر اوپر کیطرف ہوتا ہے لیکن نکلنے کے وقت بسبب ثقالت کے بالطبع سر کیطرف اوندھا ہوجاتا ہے تولد
طبعی اسی سے مراد ہے اور اسطرح کا وضع حمل خوف وخطر سے خالی نہین ہوتا اور بعضے طبیبون کی یہ راے ہے کہ
لڑکے کا منھ پشت مادر کی طرف ہوتا ہے اور منھ لڑکی کا مان کے شکم کی طرف رہتا ہے یہ ہے کیفیت پیدائش مولود
کی اور تشریح آلہ تناسل کی حسبطور پر کہ حکیمون نے معتبر کتابون مین لکھا ہے اصل پہلی بازاری اور ناجنس
معشوقون کی قباحت وصال اور مذمت کے بیان مین جاننا چاہیے کہ بازاری معشوق ہرچند کہ حسن
وجمال اور ناز وادا مین کامل تر اور فائق ہوتے ہین لیکن اُنکی ملاقات سے انواع طرح کے فساد اور
قباحتین دینی اور دنیوی ظہور مین آتی ہین فسادات دینی یہ ہین کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

زن بے نکاح کو حرام فرمایا ہے اور زانی اور زانیہ کے واسطے عذاب سخت مقرر کیا ہے پس خواہش کرنا اُسکا
بموجب حکم شرع کے باعث ذلت دُنیا اور فساد آخرت کا ہوتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ آگ زنا کی متاع ایمان
کو جلا دیتی ہے اور قباحتین دُنیا کی یہ ہین کہ شامت زنا کی فقط زانی کی ذات پر عائد نہین ہوتی بلکہ باشندے اُس قریب
وجوار کے اُسکی بلا مین مبتلا ہوتے ہین جسجگہ یہ فعل بدبہت رواج پاتا ہے اکثر آفتین اور بلائین آسمانی وہان
نازل ہوتی ہین اور اُس ملک مین اکثر وبا بھی پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ مولوی معنوی علیہ الرحمہ فرماتے ہین مصرع
از زنا آید وبا اندر جہات + اور آنکھون سے دیکھا جاتا ہے کہ جب سے زنا ولایت مین رواج پایا ہے اکثر وبا آتی
ہے اور زنا کی شامت سے برکت اور فراخی زائل ہوتی ہے اور عسرت اور تنگی عائد ہوتی ہے جیسے کہ آج کل زنا کی کثرت
سے تمام عالم کے لوگ بہت فقر اور فاقہ مین گرفتار ہین اہل عالم مین برکت نرہی اور رزق جاتا رہا نعوذ باللہ مین
سیات الزنا مذہب اسلام کے قطع نظر فعل قبیح زنا و بدکاری کسی ملت و مذہب مین روا نہین ہے پس جو فعل کسی ملت
و مذہب مین اور دین اسلام مین جائز نہو بلکہ سب ملتون کی مخالف کیا اعلے کیا ادنی اس فعل بد کو منہیات کہتے ہین
سب افعال و اعمال مین یہ امر نہایت قبیح ہے اور اس سے پرہیز کرنا دنیا و عقبی کی نجات کا سبب ہے اور ان قباحتون
کے سوا انواع طرح کے امراض پیدا ہوتے ہین کہ اُنسے بڑی ہونا مشکل ہو جاتا ہے اُن امراض مین ایک مرض لاعلاج
ہے کہ ہر ایک فرد بشر پر اُسکے فساد روشن ہین سب حکیم کہتے ہین کہ اس مرض کا فساد نسل مین باقی رہتا ہے اور
آتشک کی ایک قسم ہے کہ اُسکے ہوتے ہی کھوپڑی شق ہو جاتی ہے اور پلک مارنے مین قالب سے روح پرواز کر جاتی
ہے یہ حال جو بیان کیا گیا ان مقدمات کے قطع نظر شرافت اور غیرت اور عقل کسطرح پسند کرکے اجازت دیگی کہ جو
محبوبہ کہ شرم و حیا سے بے نصیب ہوتی ہے اور کس و ناکس سے پرہیز نہین کرتی ہے اور روپیہ کی لالچ مین ہر دم نئے
خاوند کی بغل مین جا بیٹھتی ہے اُسکو اپنا مصاحب کرین اور اُسکے وصل سے خوش ہون اور اہل تجربہ نے کہا ہے
کہ بازاری معشوق تماشا بینون کے دلون کے گرفتار کرلینے مین اور اُنسے روپیہ وصول کرلینے مین ہزارون طرح
کے مکر و فریب کرتی ہین اُنمین ایک یہ ہے کہ کھانے کے واسطے وہ محبوبہ ظاہر مین اپنے تئین عاشق بناتی ہین اور
ملاقات سے نہایت خوش ہوتی ہین اور مفارقت سے نہایت غمگین ہوتی ہین اور اس مکر و فریب سے اُس مرد
سادہ لوح بیوقوف کو اپنے دام مین لے لیتی ہین اور اس مکر و حیلہ سے غرض اُنکی زرکشی ہے اور جبتک اُسکے
پاس زر ہے اُسکا پیچھا نہین چھوڑتین اور جب وہ مفلس کنگال ہو جاتا ہے تو اُس سے کج ادائیان کرتی ہین اور اُس سے
رُخ نہین ملاتین بلکہ اپنے گھر اُسکے آنے کی روادار نہین ہوتین دانا و ہوشیار وہ شخص ہے کہ جو اُس فرقہ خود غرض سے

ہرگز سروکار نہ رکھے اور انکا ظاہری حسن جو خط کے مثال ہی اسپر ہرگز مائل نہووے شعر غزالان بود عیش بود بر
کہ ہر بادا دش بود شود ہرے ۔ اسی مضمون کو دیگر قافیون مین موزون کیا ہے اگرچہ ہندی لغت ہین مگر خوب کہا ہی
وہ یہ ہے شعر ہندی چاتر کا نہین کام کہ پاتر سے انکے ۔ پاتر کا یہی کام ہی کھایا پیا سکے ۔ لغت ہندی مین چاتر بمعنی
وہوشیار کو کہتے ہین اور مالزادی قحبہ بازاری کو کہتے ہین معانی شعر کے یہ ہین کہ جو لوگ دانا زن بازاری سے
ہرگز آشنائی نہین کرتے اسلیے کہ زنان فاحشہ وقحبہ کا یہی شیوہ وخاصہ ہے کہ جبتک مال وزر دیکھتی ہین تو گرویدہ
ہو کر لیتی ہین جبکہ ہین اور جب تہیدست اور مفلس جانتی ہین تو ہنارا ستہ پکڑتی ہین پس مرد عاقل کو لازم ہی کہ اس
فرقہ شنیعہ کے قریب ہرگز ہو کر نہ نکلی اور انکے دام مین نہ پھنسے کہ انسے سوائے خرابی دین اور بے آبروئی اور
تباہی ونقصان مایہ وشماتت ہمسایہ اور کچھ فائدہ حاصل نہین اور جسقدر اس فرقہ شنیعہ مین صرف کرتا ہین
اگرچہ گھر کی بی بی منکوحہ کہ ہر دم مونس وغمخوار ہے اور وفادار ہے اسکے اوپر صرف کرین تو گھر کی رونق زیادہ
ہووے اور خوشنودی خلق ہووے اور خالق رضامند ہووے اور تعداد مایہ جو کچھ گھر کی بی بی کے ہووینگا ضرورت کے
وقت وہ کام آتا ہے برخلاف اسکے کہ جو کچھ مالزادیون کو دیا جاتا ہے وہ کھاری باولیمین جا پڑتا ہے اور یاد
رہے کہ زنان غیر کف ہر چند کہ حلالہ ومنکوحہ ہووین انکی مواصلت سے ہزار طرح کا رنج وغم وبال جان ہوتا
ہے اسواسطے کہ انکی حرکات وسکنات اور قول وفعل بسبب نادانستگی آداب کے ادب شناس اور صاحب تمیز
لوگون کے اکثر خلاف طبع ہوتے ہین اور جسجگہ گھر کی بی بی کہ رات دن کی ہم صحبت ہی نیک عادت وخصلت نہ
رکھتی ہووے اور ہر چند وہ صاحب عصمت ہووے لیکن ہزار طرح کے رنج وملال اس سے دل کو پہونچینگے اور طبیعت
کو شگفتگی حاصل نہوگی اور زندگی بھر اس بلا سے نجات نہ ملیگی اور جو اپنے خاندان اور کف کی بی بی نکاح مین آوے
اور سب اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مین موصوف ہووے اور ہر چند خوبصورت نہووے مگر لاکھ درجہ
غنیمت ہے اور صاحب جمال اور باعصمت ہے تو وہ نعمت عظمی اور عطیہ کبری ہی اسی مقام پر عقلا نے کہا
ہے نظم زن پاک وخوش سیرت وپارسا ۔ کند مرد درویش را بادشا ۔ ہمہ روز گر غم خوری غم مدار ۔ چو شب غمگسارت بود
در کنار ۔ مگر اخانہ آباد وہمخوابہ دست ۔ خدارا برحمت نظر سوے اوست ۔ جو محبوبہ یعنی بی بی اس صفت کی میسر آوے
مرد کو چاہیے کہ ہر امر مین اسکی خاطرداری کرے اور اس سے باخلاق پیش آوے اور اشیاء ضروری جنکی کفالت اسپر
واجب ہی بقدر مقدور بمطلب پہونچائے اور جو کبھی وہ مریض ہو تو اسکی تیمارداری اور غمخواری کرے اور جو
کسی اور عورت پر میلان خاطر ہووے تو بی بی سے ظاہر نکرے کہ عورتین اس سے منغص ہوتی ہین فصل

دوسری عورت اور مرد کی قسمون کے بیان مین اور انکی صفت مین کتاب خلاصۃ العیش اور
لذت النسا اور رسالہ حکیم فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور رسالہ ترجمہ نسخہ کوکا پنڈت وغیرہ جو اس خاکسار کے مطالعہ مین
آئے ان سب کتابون کا خلاصہ یہان بیان کیا جاتا ہے حکمانے کہا ہے کہ تین قسم کی عورتون سے پرہیز کرنا چاہیے حنانہ
اور منانہ سے اور انانہ سے حنانہ ایک قسم کی عورت ہوتی ہے کہ پہلے کوئی اور اسکا شوہر ہو اسکے مرنے سے یا طلاق سے
اسکی مفارقت ہوئی ہووے اور ایسی عورت پھول کے ہار کے مثل ہے کہ رات کو تو کسی اور کے گلے مین تھا اور دوسرے روز
اور کسی کے کام آوے اور منانہ وہ ہے کہ مالدار ہووے اور اپنے مال وجاہ کے زور مین شوہر پر احسان رکھے اور
انانہ وہ ہے کہ شوہر کو جو دیکھے تو ضعیف اور بیمارون کی سی آواز بنا کر باتین کرے اور حالت صحت مین اپنے تئین
بیمار قرار دے ایسی عورت کی شکل دیکھنے سے ہر دم مرگ تازہ ہوتا ہے بیت زن بد در سرائے مرد نکو + ہمدرین
عالم ست دوزخ او + زینہار از قرین بد زنہار + وقنا ربنا عذاب النار + اور مرد کو صحبت بڑھیا سے کہ عمر اسکی اس مرد
سے بہت زیادہ ہو زہر قاتل سے بھی زیانکار تر ہے اور اسکی مباشرت سے ضعف اور سستی آتی ہے اور چہرہ کی تازگی
اڑ جاتی ہے اور چہرہ ارغوانی یعنی زعفرانی ہو جاتا ہے بیت آن زنی را کہ پشت شد چو کمان + نفسش جانگزا چو تیر شود +
صحبت دختری کہ جان بخشد + زہر قاتل بود چو پیر شود + بارہ برس کے سن سے بیس برس کے سن تک عورت عروس ہے
اور بیس برس کے سن سے تیس برس کے سن تک لذت بخش و راحت دہ طالبان ہے اور تیس برس سے چالیس
برس کے سن تک خانہ داری کے قابل ہے کہ گھر کا مال و متاع بہت احتیاط سے رکھتی ہے اور چالیس برس سے پچاس
برس کے سن تک اس امر کے قابل ہے کہ دخترون کے واسطے اماد طلب کرے اور لڑکون کے لیے دولھن اور
عروس پیدا کرے اور پچاس سے گذر کر خزان دیدۂ باغ اور باران دیدہ یعنے افتادہ عمارت ہے اور اژدہا
گنج اور ہزارون محنت و رنج کی کان ہے بیت زن چو زنجہ قدم آنسو نہد + مرد ہمان بہ کہ بیکسو جہد + اور حکمانے
عورتون کی سنین کو پانچ قسم پر اعتبار کیا ہے اول سن حداثت کا اور وہ گیارہ برس تک ہوتا ہے اور اس عمر
مین سوائے کھانے اور پینے اور لہو و لعب کے کچھ خیال دل مین نہین آتا ہے دوسرے سن مراہق یعنے بلوغ اور
یہ سن بارہ برس سے بیس برس تک ہوتا ہے اور اس عمر مین دل لذت و کامرانی کیطرف مائل ہوتا ہے مگر شرم
و حیا سے تیسرے اوسط الشباب ہے وہ اکیس برس سے تیس برس کے سن تک ہوتا ہے اور اسوقت مین حیا
سے محض بے پروائی ہوتی ہے اور مرد کی تلاش مین ہر دم بے آرام اور سراسر ہوا پر ہوتی ہے چوتھے نہایۃ الشباب
اور وہ اکتیس سال سے چالیس برس کے سن تک ہے ہر دم اور ہر ساعت مرد کے وصل کی

فکر مین رہتی ہے اور جو وطن نہ بنی ہو فساد کی طرف رجوع کرے اور چالیس برس سے آخر عمر تک گل شگفتہ
اور باغ خزان دیدہ ہی اسکی ملاقات سے مردون کا دل خوش نہین ہوتا ہی اور غنچہ مراد کا نہین کھلتا ہی اور ہند
کے حکمانے عورتون کی چار قسمین لکھی ہین اول پدمنی وہ ایسی عورت ہوتی ہی کہ اسکے پسینہ مین کنول کے پھول
کی خوشبو آتی ہے جو نیلوفر ہندی کی ایک قسم ہے اور پدمنی مین بارہ صفتین ہوتی ہین اول یہ کہ نازک بدن
میانہ بالا اور خوش اندام اور خوشخرام اور خوش آواز ہوتی ہی دوسرے یہ کہ کم خوراک اور خوشخور ہوتی ہے تیسرے
کم سخن اور شیرین زبان اور خوش تقریر اور خندہ رو اور شگفتہ پیشانی ہوتی ہے چوتھے کم شہوت ہوتی ہے
اور مرد کی ملاقات کیطرف حرص نہین رکھتی پانچوین عقیل و ہوشیار اور نکتہ فہم اور سخاوت و کرم اور لطف
و رحم سے از سر تا پا آراستہ ہوتی ہے چھٹے شیر و شہد وغیرہ غذاہاے چرب و شیرین سے نہایت رغبت رکھتی ہی
اور عطر و پھول سے نہایت محظوظ ہوتی ہے ساتوین سفید و باریک لباس اسکو نہایت پسند خاطر ہوتا ہی
آٹھوین مرد کی اطاعت اور فرمانبرداری بہت کرتی ہے نوین نہایت پارسا اور صاحب عصمت ہوتی ہی اور
فسق و فجور سے نہایت متنفر ہوتی ہے دسوین دو سے کم نہین اور چار سے زیادہ فرزند نہین جنتی گیارھوین بہت
عابدہ و زاہدہ ہوتی ہے بارھوین اسکے پسینہ مین کنول کے پھول کی خوشبو آتی ہے اور محققین نے لکھا ہے کہ عورت
کے حسن مین چار چیزین سیاہ درکار ہین یعنے بال اور پلک اور دیدہ اور پتلی آنکھ کی اور چار چیزین سفید چاہئے
ہین جلد بدن کی اور ڈھیلے آنکھون کے اور دانت اور سر کی درمیان کا خط اور چار چیزین سرخ ہوین زبان اور
ہونٹھ اور رخسارہ اور تالو اور چار چیزین دراز چاہئین سر کے بال اور گردن اور بھوین اور قد اور چار عضو پر
گوشت چاہئین چھاتیان اور سرین اور کفل اور شرمگاہ اور چار عضو فراخ چاہئین پیشانی اور آنکھ اور سینہ اور کفل
اور چار عضو تنگ چاہئین ناف اور عضو مخصوص اور سوراخ بینی یعنے نتھنے ناک کے اور سوراخ کانون کے اور چار
عضو چھوٹے چاہئین منھ کا دہانہ اور ہاتھ اور کعبین یعنی ٹخنے لنگ اور قدمین اور چار عضو باریک چاہئین زبان
اور لب اور انگلیان اور ناک یہ سب صفتین پدمنی مین ہوتی ہین دوسری چترنی وہ ایک عورت ہوتی ہے حسن
صورت مین اور کمال سیرت مین پدمنی کے مشابہ ہوتی ہے یعنے مثل پدمنی کے ہوتی ہے مگر پدمنی سے چترنی
گونہ جسیم اور لمبی ہوتی ہے اور رنگ اسکا سونہرا یعنے سونے کی رنگ پر ہوتا ہے اور رنگ صبیح ہوتا ہے مگر
ملاحت آمیز زردی مائل ہوتا ہے اور صاحب عصمت و حیا بدرجہ کمال ہوتی ہے اور نہایت شوخ اور شنگ
اور تیز و چالاک ہوتی ہے اور گانے بجانے کا اسکو کمال شوق و ذوق ہوتا ہے اور رنگین کپڑے سے

اور شیر مین غذا سے نہایت محفوظ رہتی ہی اور صاحب خلق اور شیرین زبان ہوتی ہی تیسرے سنکھنی ایک عورت ہوتی ہے دراز قد اور ہاتھ پانون بھی لمبے اور لاغر بدن یعنی کم گوشت اور چال جلد چلے اور شرم وحیا کم رکھتی ہی اور درشت رو اور چین ابرو اور کلہ دراز اور لڑانکا اور بدخو ہوتی ہی اور لباس سُرخ کو نہایت پسند کرتی ہے اور بہت پرشہوت ہوتی ہے اور مباشرت مین نہایت حریص ہوتی ہے چوتھے ہستنی ایک عورت قوی ہیکل ہوتی ہے اور رخسار اور ناک اور سُرین اور لب اور بازو اور ران اور پنڈلیان اُسکی پُرگوشت ہوتی ہین اور ہاتھ پانون کی انگلیان چھوٹی اور موٹی ہوتی ہین راستہ آہستہ چلتی ہی اور چلنے مین پانون کی آواز آتی ہے اور اُسکے پسینہ مین ہاتھی کی مستی کی بو آتی ہے اور پدمنی کا اندام نہانی چار انگشت کا اور چترنی کا چھ انگشت کا اور سنکھنی کا نو انگشت کا اور ہستنی کا بارہ انگشت کا گہرا ہوتا ہے اور مرد بھی چار قسم کے ہوتے ہین پہلی سسا کہ خرگوش سے منسوب ہی ایک مرد ہوتا ہی صاحب حسن وجمال میانہ قد نازک اندام شہلا چشم اور کمان ابرو اور صاحب شرم وحیا ظریف طبیعت اور لطیف مزاج اور علم وفضل اور ہنر سے آراستہ شگفتہ رو اور پسندیدہ خصلت صاحب ادب اور تمیز دار اور کم خورا اور کم خواب اور کم غضب اور کم جماع ہوتا ہی شیرینی کو دوست رکھتا ہی اور طبیعت اُسکی عیش وعشرت اور راگ کیطرف مائل ہوتی ہے اسطرح کا مرد پدمنی کے جوڑی کے لائق ہے دوسرے مرگا اُسکو ہرن کیساتھ منسوب کرتے ہین اور وہ ایک مرد ہے کہ سسا کی مشابہ ہوتا ہے لیکن اُس سے ذرا جسیم اور زبردست ہوتا ہی خوبصورت اور خوشرو اور شیرین گفتار اور خوشخو اور لطیف اور خوش مزاج اور شوخ اور شاہد باز اور چست وچالاک اور عیش دوست ہوتا ہے اور باغ کی سیر اور جماع اور راگ وغیرہ سے بہت شوخ رکھتا ہے ایسا مرد چترنی کی جفت کے لائق ہے تیسرے برکھ بیل کیساتھ نسبت کیا جاتا ہے پُرگوشت اور قوی ہیکل اور بہت کھانے والا اور پُرشہوت اور خود مطلب اور بیحیا اور بے غیرت اور فریبی مکار اور بلند آواز اور بدخصلت اور تلخ گفتار ہوتا ہے بازو اور رانین اُسکی قوی اور زبردست ہوتی ہین ایسا شخص سنکھنی کے جوڑے کو دیا اور سزاوار ہی چوتھے ترنگ اُسکو گھوڑے سے منسوب کرتے ہین اور قوی ہیکل اور دراز قد اور ہاتھ پانون دراز اور بہت کھانے والا اور بہت سونے والا اور فاسق اور بدکار اور بدخصلت ہوتا ہے صحبت اور مباشرت کے وقت طرفین کی لذت کو رعایت نہین کرتا فقط دھکے بازی کو پسند کرتا ہے اور فراغت کے بعد سست اور کاہل اور بے دماغ ہوجاتا ہے اور سب صفات مین ہستنی کے مطابق ہوتا ہے اور وہی اُسکے جوڑی کے لائق ہے اور عضو تناسل کا طول چارون قسم کے مردون کا چارون قسم عورات مذکورہ کی اندام نہانی کے موافق ہوتا ہے پس اگر پدمنی کو سسا سے

اور چترنی کی مرگا سے اور سنکھنی کی برکھ سے اور ہتنی کی ترنک سے مواصلت ہو جائے تو اُنمین خوب موافقت آئی
اور طرفین کو لطف حاصل ہووے اور جو بالعکس ہووے تو ہرگز موافقت نہووے گی اور انجام کو مفارقت ہو جاویگی
اور یاد رہے کہ خاصکر عورتون کا یہی مقصد و مدعا ہے کہ مرد خلیق اور خوبصورت اور پرشہوت ہووے کہ خلوت مین
جسوقت باہم ہووین تو ملاعبت کرے اور بوس و کنار مین مصروف ہو اور دوسری عورت سے ہرگز ملتفت نہو اور جبکہ یہ
آرزو حسب مراد حاصل ہوگی پھر اولاد کی آرزو پیدا ہوگی اور جسوقت کہ یہ آرزو حسب دلخواہ ظہور مین آئی لباس فاخرہ اور
پوشاک اور زیور اور مال و اسباب اور لباس بیش بہا اور دیہات وغیرہ کی خواستگاری کریگی اور جب کہ اس مراد
سے بھی کامیاب ہوئی تو وہ عورت حقیقت مین بڑی نصیبور ہے عورت کیواسطے بدتر اس سے کوئی عذاب نہین ہے
کہ مرد بے شہوت اُسکی صحبت مین ہو یا یہ کہ پرشہوت ہو لیکن اُسپر التفات نکرے یا یہ کہ پرشہوت ہو اور اپنی عورت
کیطرف التفات بھی کرتا ہے لیکن اکثر سفر مین رہتا ہے اور آتش مفارقت سے اُسکو جلاتا ہے اکثر ایسے مرد دنیا کی عورتین
رنج و غم اور حزن و ملال کی کثرت سے پرانے پرانے مرضون مین گرفتار ہو جاتی ہین پس اگر اپنی عصمت و صلاحیت
پر قائم ہین اور شربت وصال اُنکو میسر نہین تپ فراق ہی مین مر جاتی ہین اور جو شہوت غالب ہے تو جادہ عصمت
سے منحرف ہو کر ان دونون طریق مین ایک امر اختیار کرتی ہین یعنی کسی غیر مرد کے ساتھ ملاقات کرکے شوہر
کے ننگ و ناموس کو برباد کرتی ہین اور یا کسی عورت کو شوہر اپنا بنا کر اُس سے مساحقہ کرتی ہین اور بعض
عورتین باوجودیکہ اُنکا شوہر ہے لیکن پھر بھی ان دونون فعلونمین سے جو بیان کیے مین نے ایک فعل کو اختیار
کرتی ہین باعث اُسکا سوا اسکے اور نہین ہے کہ مرد ضعیف الباہ ہے اور تشفی و تسلی عورت کی اُس سے نہین ہوتی
پس مرد عقلمند کو جو اپنی آبرو کا خواہان ہے لازم ہے کہ اُسکی خواہش کے موافق اُس سے معاملہ کرے کہ ننگ و ناموس
مین فساد نہ آئے اور اگر اپنی قوت مین کسیطرح کا ضعف دیکھے تو اُس ضعف کے دور کرنے مین اور قوت کی
پیدا ہونے مین کوشش کرے اصل تیسری سامان معاشرت اور آداب مباشرت کے بیان مین
عیش و عشرت کے یہ سامان ہین کہ بہت تحفہ مقام فرحت افزا خوابگاہ کیواسطے مقرر کرنا چاہیے اور وہان بہت
سا در فرش بچھا کر اُسپر بہت تحفہ پلنگ یا مسہری بچھائین اور اُسپر بستر لطیف و پاکیزہ بچھا کر اُسپر پھولون کی سیج بنائین
اور بستر پر خوب عطر لگائین کہ دل و دماغ سے قوت شہوت کی ہے اور عطران دونون اعضاے رئیسہ کا قوت
دینے والا ہے اور اُس مقام مین اغیار کا اندیشہ اور وسواس نہووے کہ خدشہ اور فکر ان شہوت کو زائل کر دیتی ہین اور
عورت زیور اور لباس فاخرہ سے آراستہ ہو جو اُس مقام خلوت مین آوے لازم ہے کہ ایکسا اُس سے باتین نمکین اور شیرین کرے

باہم اختلاط کرین اور بوس وکنار و مساس مین مصروف ہووین تو روح حیوانی عیش مین آجاوی اور دونون طرف شہوت مباشرت کی غلبہ کرے اُسوقت عورت عاقلہ کو چاہیے کہ طہارت خانہ مین جاکر استنجا کرے اور مقام مخصوص کو خوب دھووے اور رومالی سے پاک کرے اور جو عطر کہ مطبوع ہووے جاے مخصوص پر لگاوی اور بستر پر آوی اور مرد کو مباشرت مین مشغول ہووین بس ایک ادب یہ ہے کہ عورت کی اندام نہانی کو نہ دیکھے کہ شرعاً ممنوع ہے اور حکیمون نے کہا ہے کہ عورت کے ستر دیکھنے سے اگر شہوت کو غلبہ ہوتا ہے مگر نہایت ضرر بخش ہے یعنے ہمیشہ کی واسطے بینائی کو ضعیف کرتا ہے مرد کو چاہیے کہ سر آلت کا عورت کی اندام نہانی منھ پر ایک لمحہ گھسے تو عورت کی شہوت بھی غلبہ کرجاوی اور عورت کی آنکھون پر سُرخی اور تغیر پیدا ہوجاوی اُسوقت جلد بزور دخول کرے اور نرمی سے نکالے اور جلد جلد اور شدت دھکون سے اور بیہودہ حرکتون سے احتراز کرین کہ عورت کو اُس سے کراہیت آتی ہے کہ زنان کمزور اُس سے اکثر رحم کی مرض مین گرفتار ہوجاتی ہین اور جو عورت سخت ضربون اور چوٹون سے رضامند ہو تو مضائقہ نہین ہے کہ عمل خاطر خواہ انجام پکڑے اور جب انزال کا وقت پہونچے تو برابر دونون کی منزل ہونیکو خیال رکھین یعنی مرد عورت سے پہلے اگر منزل ہوجاتا ہے تو عورت نہایت منغص ہوتی ہے اور رنجیدہ ہوتی ہے اور ٹھنڈی دم کھینچکر بدو ماغی ظاہر کرتی ہے اور جماع سے سیر نہین ہوتی بہتر یہی ہے کہ دونون باتفاق منزل ہووین اور انزال کے بعد عورت کو لازم ہے کہ پلنگ پر لیٹی رہے کہ نطفہ رحم مین جگہ پکڑے اور جلد اُٹھ کھڑے ہونے سے نطفہ اپنی جگہ سے پریشان نہوجاے اور بہتر شکل جماع کی یعنے اچھا خوب آسن جو حکماے تجویز کیا ہے وہ یہ ہے کہ بستر نرم پر پشت دیکر یعنے چت لیٹ جاے اور مرد اُسکی دونون رانون کے بیچ مین بیٹھکر جماع کرنے مین مشغول ہووے اور اُسکے سواے اور چھتیس آسن جو حکمانے ہند نے لکھے ہین اگرچہ اُنمین لذت اور سرور بہت حاصل ہوتا ہے مگر اُنسے صدہا مرض بھی مردون کو عائد حال ہوتے ہین اور اُن شکلون سے نطفہ رحم مین نہین جاتا خصوصاً اس شکل سے یعنے مرد لیٹ جاے اور عورت اوپر ہوکر جماع کرے اس آسن مین اگرچہ لذت حاصل ہوتی ہے مگر نطفہ رحم مین نہین جاتا اور لواطتہ کو اہل شرع بھی مانع ہین اور حکما بھی مضر کہتے ہین اور یہ امر خوب تجربہ سے حاصل ہوگیا ہے کہ جو کوئی اپنی عورت سے لواطت کرے اور اُس عورت سے جو لڑکا کہ پیدا ہوگا ضرور مابون ہوگا اسلیے اُس سے پرہیز واجب ہے اور بقراط اور ارسطو اور جالینوس متفق اللفظ کہتے ہین کہ الجماع للنساء کالمرہم للجرح یعنے جماع عورتون کے لیے مثل مرہم کے ہے زخم پر اور اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ شوہر کی مفارقت کو حسب طول کھینچ جاتا ہے تو عورت اکثر مرض تپ اور ضعف الرحم وغیرہ مین مبتلا ہوجاتی ہے ایسے مریضون کے واسطے مقاربت مرد بہتر اور خوشتر علاج ہے اور جسقدر مساس

اور پیار و ملاعبت اعضاے مناسب پر زیادہ کرتے ہین تو شہوت عورت کی جوش مین آتی ہے اور زیادتی شہوت اور عورت کے غلبۂ اشتیاق مین جو مباشرت کا اتفاق ہوتا ہے تو عورت نہایت محظوظ ہوتی ہے مرد ہوشیار کو لازم ہے کہ جبتک عورت منزل نہووے تو اپنے تئین انزال سے بچائے اور جو مرد قریب انزال کے پہونچا ہو تو عورت سے فوراً علیحدہ ہو جاے اور اوپر کو دم کشی کرے اور ایک لحہ بھر توقف کرے کہ منی اپنی جگہ پر ٹھہر جاے تو اسوقت جماع کرنے مین مشغول ہونا چاہیے اور جماع کرتے مین عورت کے لبون کا بوسہ لیتا جاے اور چھاتیون کے سر پر مساس کرتا جاے اور آلت کے سر سے یعنی سپاری سے بچہ دان کے منہ پر مساس کرے کہ اس سے عورت منزل ہوتی ہے اور عورت قریب انزال کے آجاتی ہے تو حال اسکا متغیر ہوتا ہے یعنی بزور دم کھینچتی ہے اور مرد سے لپٹتی ہے مرد کو لازم ہے کہ وہ بھی عورت کی برابر ساتھ ہی منزل ہووے جو مرد اسطرح کا قاعدہ عمل مین لاے گا تو بالضرور اُس مرد کی محبت عورت کے دل مین پیدا ہوگی یہانتک کہ اسکو دیکھکر شاد ہو جائیگی اور اُس کی ملاقات عورت کا ثمرہ زندگانی ہووے گا اور مرد ہر چند کہ خوبصورت اور خوشخو اور صاحب مقدور ہووے مگر ان طریقون سے بیخبر ہووے تو عورت اُس سے محبت صادق نہین کرنے کی اور اُسکی ملاقات سے رنجیدہ ہووے گی

فصل چوتھی جماع کرنے کے وقتون کے بیانمین اور بعد جماع کے غذا کے بیان مین

حکمانے کہا ہے کہ جماع کرنے کا وہ وقت ہے کہ غذا معدہ مین قریب ہضم کے پہونچی ہو یعنی بالکل ہضم نہو گئی ہو کہ خلو معدہ ہو جاے اور یہ بھی نہووے کہ غذا سے معدہ پُر ہووے اور ان دونون حالتون مین یعنی خالی معدہ مین اور پُر معدہ مین جماع کرنا نہایت مضر ہے کہ اُس سے انواع طرح کے مرض پیدا ہوتے ہین عورت اور مرد دونون کو لازم ہے اور جسوقت شہوت صادق ہووے اُسوقت جماع کرنا چاہیے اور ظرف منی کا بھرا ہووے بغیر واقع ہونی سبب خارجی کے یعنی خیال جماع اور مساس اور ملاعبت وغیرہ سے اور تکلف والحاح کے یعنی جماع کے تصور سے اور مساس و ملاعبت سے شہوت کو رجوع کرکے جماع کرنا خالی تکلف سے نہین ہے اور اس قسم کی شہوت رانی بہت نقصان کرتی ہے اول انجام کار باہ کو ضعیف کرتی ہے اور ریاضات شاقہ کے بعد اورقے اور فصد اور بہت بیخوابی کے بعد اور شدت بوہ و برز مین اور نہایت شدت و سختی مین اور موسم کی شدت حرارت مین جماع سے پرہیز کرنا چاہیے کہ کسی مرض کی آفت مین مبتلا نہو جاے اور حکمانے کہا ہے کہ جماع کرکے تین روز برابر وقفہ کرے اور جماع اس درمیان نکرے اسلیے کہ خروج منی کا بھی ایک استفراغ ہے اور حکیمون نے ہر استفراغ مین تین دن کی مہلت کو لازم رکھا ہے اور جماع کے بعد ذکر کو آب سرد سے دھونا یا فوراً پانی پی لینا یا ٹھنڈے پانی سے غسل کرنیسے مرض استرخا اور سستی رگون کی ذکر پر ہو جاتی ہے اور جو شخص جماع

و انزال کے بعد فوراً پیشاب کر لیتا ہے خواہ ایک قطرہ بھی نکلجائے تو اُسکو ذکر کی رنگون مین سستی کا مرض حادث
نہین ہوتا اور جماع کے بعد ضرور ہے کہ کچھ غذاے چرب اور شیرین کہ جس سے دل اور دماغ اور جگر اور کلیتین کو
فرحت اور قوت حاصل ہووے اور منی بڑھے اور کل اعضا کو قوت ہووے وہ کھاوین اور اسوقت کیواسطے بہتر غذا یہ ہے کہ
گاے کا دودھ کہ جوش ہونے مین چند چھوہارے اُسمین پڑے ہووین شہد خالص کیساتھ بقدر خواہش کے تناول
کرین اور جو دودھ خلاف مزاج ہووے تو صرف شہد قدرے تناول کرین اور اسیطرح بالائی شیر قند مین
ملاکر کھائین یا لوزیات و حلویات جو مطبوع خاطر ہووے وہ کھائین اور دو تولہ مغز بادام اور دو تولہ مصری
چار تولہ گاے کے مسکہ کے ساتھ ملاکر کھائین کہ نہایت مفید ہے اور گذر کا حلوا بھی بہت مقوی ہے اور اسوقت
بعد غذا کے فوراً ٹھنڈا پانی نہ پیین اور جو بہت پیاس ہو بعد ایک ساعت کے مضائقہ نہین **فصل پانچوین ضعف
باہ کے سبب مین اور اُسکی تدبیر مین** واضح ہو کہ باہ کا نقصان دو طرح پر ہے قسم پہلی یہ ہے کہ شہوت ضعیف
ہوجاتی ہے قسم دوسری یہ ہے کہ عضو تناسل کو سستی اور استرخا ہوجائے مگر یہ کہ شہوت مین ضعف آجائے سبب
اور علامتین اُسکی گئی ہین **اول** یہ کہ غذا کے نہ ملنے سے بدن ضعیف اور لاغر ہوجاتا ہے اُس سبب سے روح اور
ریح اور خون کہ شہوت کا مادہ ہے کم ہوجاتا ہے علامت اُسکی ناتوانی بدن کی ہے اور ضعیف ہونا قوت کا اور زردی
رنگ کی اور قلت غذا کی علاج اُسکا یہ ہے کہ قوت بدن کے لیے غذا لطیف جلد ہضم ہونے والی جید الکنموس
بہت کھاوین اور بہت سووین اور جماع ترک کرین اور لہو و لعب مین اور گانے بجانے مین اور سیر و تماشا
مین اور خوشبو مین اپنے تئین مشغول رکھین **دوسرے** یہ کہ منی جو کم ہوجاتی ہے تو قلت منی سے شہوت ضعیف
ہوجاتی ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ مغز بادام شیرین اور چار مغز اور پستہ اور مغز فندق اور مغز نارجیل اور شقاقل مصری
اور بہمن سفید اور بہمن سرخ اور ثعلب مصری وغیرہ جو دوائین کہ منی پیدا کرتی ہین اُن کا استعمال کرین اور ترکیب
یہ ہے کہ سب دوائین مساوی الوزن لے کر باریک پیسکر پارچہ بیز کرین اور سب ادویہ سے سہ چند
شہد خالص ڈالین اور سب مغزیات کو باریک پیسکر اُسمین ملاوین اور ہر روز صبح کو بقدر خواہش کھائین
اور بہت روزون تک جماع کو ترک کرین اور اسی سبب سے باہ مین ضعف آجاتا ہے **علاج جس کتاب
مین کہ جماع کا بیان** اور معشوقون کا وصف ہووے مطالعہ کرین اور جانورون کے جماع کرنے کو دیکھین
چوتھے یہ کہ بعلت بہت تکلیف اور سختی کے یا مرض طویل کے رنج و غم وغیرہ کے دل ضعیف ہوجاتا ہے اور
ضعف دل کے سبب سے باہ مین بھی ضعف آجاتا ہے علاج یہ ہے کہ تقویت دل کے واسطے کوشش کرین اور

مقوی اور مفرح دل شربت اور معجون استعمال کرین اور معشوقان دلنواز کی صحبت مین بیٹھکر گانے بجانے سے دل
کی قوت کا علاج کرین پانچوین یہ کہ جس عورت سے کراہیت دل مین آئے تو اُس عورت پر شہوت نہ ہوگی
علاج اُسکا سواے اِسکے اور کچھ نہین ہے کہ سبب مین کوشش کرین کہ دل سے کراہیت زائل ہووے چھٹی
یہ کہ اہل دول یا باکرہ عورت سے دل مین نوعی وخوف وہراس ہوتا ہے اور اس علت سی شہوت ضعیف ہوجاتی
ہے علاج اِسکا بھی سواے اِسکے اور کچھ نہین ہی کہ تدبیر مناسب سے دل کی خوف وہراس کو دور کرین اور اُنکے
علاوہ ضعف باہ اور بہت سبب ضعف باہ کی ہین قسم دوسری کہ بسبب استرخای آلہ کے یعنی فروہشتہ ہونی آلہ کے باہ
مین ضعف آجاتا ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ مجرب اور دہنیت کی چیزین اور طلائی وغیرہ معجونون کا استعمال کرین
کہ اُنسے آلہ کی رگین اور پٹھے مقوی ہوجائین تو پھر قوت اصلی پر آئے اور جو شخص کہ پیدایش کی دن سے اس مرض
مین گرفتار ہو وہ عنین ہے علاج اُسکا غیر ممکن ہے فصل چھٹی عورتون کی شہوت کی ضعف کے علاج
مین اور استحکام رحم مین کہ اِدھر اُدھر نہ ہٹ جائی اور فرج کی تنگی کے علاج مین کبھی ایسا ہوتا
ہے کہ شہوت عورت کی زائل ہوجاتی ہے اور جماع سے نفرت کرتی ہے علاج ضعف شہوت عود ہندی گذر کے
تخم بوزیدان مولی کی بیج شلغم کے بیج مساوی الوزن باریک کوٹکر پیسکر اور چھانکر پیاز سفید کی پانی مین اور شہد خالص مین
خمیر کرکے ایک ایک درم کی مقدار کی گولیان بنائین اور تین دن تک نہار ہر روز ایک گولی پانی مین حلکر کے عورت
کو کھلاوین عورت کی شہوت اسطرح جوش مین آئیگی کہ مرد کی طلب مین بی اختیار ہوجائیگی اور جو اس گولی کو تھوڑا سا
پانی لیکر گھسین اور فرج مین عورت کے ڈالین تو عورت کو نہایت غلبہ شہوت کا ہوجائی استحکام رحم کا علاج کہ اطراف
مین میل نکرے بچھو جلا ہوا خرچنگ کا سر جلا ہوا پتھر مقناطیس سنگ پشت یعنے کچھوی کا تپا سرگین گوہ کنیر سفید
کے درخت کی جڑ کریلے کے درخت کی جڑ ہر ایک ایکدام خوب باریک پیسکر روغن زنبق مین ملائین اور وقت
حاجت کے ایک درم پرانی روئی مین آلودہ کرکے غسل حیض کے بعد حمول کرین اور دو تین گھڑی کی بعد دور
کردین سال بھر مین سات روز اس حمول کی استعمال کرنی سے رحم نہایت قوی اور مستحکم ہوجاتا ہی اپنی جگہ سے
ہرگز جنبش نہین کرتا اور اطراف کی جانب کو بھی مائل نہین ہوتا اور چاہیے کہ جب اس دوا کا استعمال ہو تو جماع
سے پرہیز کرین اور پانی کم پینا چاہیے اور دہی اور دودھ اور چاول وغیرہ ترش و سرد چیزون سی احتیاط کرین نسخہ
دوسرا سلیخہ شقاقل مصری قنطوریون انیسون حماما ابہل اسطوخودوس اکلیل الملک انجیر کی لکڑی کی خاک
ہر ایک ڈھائی ماشہ خوب باریک کوٹکر روغن زنبق مین ملاکر پرانی روئی مین آلودہ کرکے قریب شام

معمول کرین اور صبح کو دور کر دین اور بعد استعمال دوا کے شب کے وقت پانی نہ پیین اور بہتر یہ ہو کہ رات کو وقت سونے کے معمول کرنا چاہیے نسخہ دوسرا کہ عورت کی منی کو زیادہ کرتا ہو اور کمر کو قوت دیتا ہو اور شہوت کو غالب کرتا ہے تخم گندنا چنے سیاہ ترہ تیزک کی بیج حبۃ الخضرا حرمل کے بیج ان سب کو باریک پیسکر بارچہ بنیر کرکے ہموزن شہد مین معجون تیار کرین خوراک اسکی پانچ ماشہ ہے اس دوا کے استعمال کرنے مین ٹھنڈی اور ترش غذاؤن سے پرہیز کرنا چاہیے نسخہ دیگر کہ فرج کو تنگ کرتا ہے پستہ کے پھول دھادہ کے پھول ہر ایک ڈیڑھ ماشہ خشک کرکر خوب باریک پیسکر ترحلوی مین ملا کر سات روز نہار کھائین کمال تنگی پیدا کرتا ہو اور رطوبتین فرج کی جذب ہو جاتی ہین ایضا مازو مائین شب یمانی آگ پر بھنا ہوا دھادہ کے پھول ہموزن باریک پیسکر خشک قریب ۲ ماشہ کے پرانے کپڑے مین بطور پوٹلی کے باندھکر فرزجہ کرین فرج کو نہایت تنگ کرتا ہے ایضا مباشرت کیوقت جس عورت کی فرج سے زیادہ تر رطوبت نکلے علاج اسکا یہ ہو کہ دو ماشہ گیرو اسکو کھلائین کہ پانی کے ساتھ نگلجائے اور دم الاخوین باریک پیسکر روغن بید انجیر مین ملا کر تین روز تک معمول کرین رطوبت فرج کو جذب کرتا ہے ایضا نسخہ فرزجہ قوی کا کہ فرج کو تنگ اور خوشبودار کرتا ہے جرجیر سپیاری وحشی مازو کات ان چاروں چیزون کو ہموزن چوکوب کرکے ایک شبانہ روز گاے کے دودھ مین تر رکھین اور پتال جنتر کے طور پر روغن کھنیچیز اور نگاہ رکھین وقت حاجت کے جماع سے تین گھڑی پہلے روئی مین آلودہ کرکے فرزجہ کرین ایضا۔ بڑی یا چھوٹی مائین پھٹکری بھنی ہوئی جوانسے کی جڑ کی چھال دھادہ کے پھول ہموزن لیکر پانی مین پیسین کہ مثل ضماد کے ہو جاے پس قدرے اس مین سے عورت اپنے اندام نہانی مین ملے بعد اسکے سرد پانی سے دھو ڈالے نہایت تنگی پیدا ہوتی ہے **فصل ساتوین غازہ کے بیان مین کہ چہرے کے رنگ کو سرخ وسپید اور روشن کرتا ہی** جاننا چاہیے کہ جن چیزون سے رنگ چہرہ کا صاف اور روشن ہوتا ہی وہ اکثر چیزین ہین جو کا آٹا باقلے کا آٹا چنے کا آٹا گرسنہ کا آٹا جسکو ہندی مین سٹر کہتے ہین مسور کا آٹا چاول کا آٹا بادام شیرین یا تلخ کا مغز ککڑی کے بیجون کا مغز مولی کے بیج کا مغز جرجیر کے بیج کا مغز سیب پسی ہوئی قسط خرد ل یعنی رائی زعفران سفید اب قلعی نشاستہ گوند ببول کا گلاب کی پھول پوست نارنج طباشیر سفید ہلدی قاقلین یعنی چھوٹا اور بڑا قاقلہ صندل سرخ وسفید عود وہ چیلی سعد لسان العصافیر کافور یہ سب دوائین چہرہ کی سیاہی کو دفع کرتی ہین اور رنگ کو جلا دیتی ہین نسخہ غازہ کا جو کلف کو دور کرتا ہی بورہ ارمنی ایک حصہ مغز بادام شیرین دو حصہ دونون کو خوب باریک پیسکر اگر روغن بادام ممکن تو فبہا ورنہ چنبیلی کے تیل مین ملا کر شب کو وقت چہرہ پر ملین صبح کو گرم پانی سے دھو

دھو ڈالین اسیطرح ہر روز اسکا استعمال کرین چند روز مین سب کلف دور ہوکر چہرہ روشن صاف وشفاف چمکتا ہوا نکل آئیگا ایضاً غازہ کہ کلف کو دور کرتا ہے اور چہرہ کی رنگت کو روشنی دیتا ہے صفت اسکی یہ ہے خربزہ کے بیج کا مغز پانچ درم مولی کے بیج جرجیر کے بیج کندش ہر ایک دو درم نرم کوٹ کر مولی کے پانی مین آلودہ کرین شب کو وقت سونے کے چہرہ پر ملکر صبح کے وقت گیہون کی بھوسی کے جوشاندہ سے منھ دھو ڈالین چند روز یہی کرین کہ چہرہ کا رنگ صاف وشفاف ہو جائے

فصل چوبیسوین اہل سیاق یعنی محاسبون کے فن مین

واضح ہو کہ کتاب مطلع العلوم کی جلد اول مین اور باب بائیسوین مین مبتدیون کے دریافت ہونے کے لیے روزمرہ قاعدے علم حساب کے قلم بند ہو چکین ہین اب اس جگہ بعض قاعدے فن سیاق کے جو محاسبون کے روزمرہ مین مستعمل ہین چند اصل پر بیان کرتا ہون کہ مبتدی دفتر وغیرہ کے حساب کی کاغذات کی مدات کے لکھنے سے آگاہی حاصل کرین

اصل پہلی اعداد اور وزن کے بیان مین جو اہل سیاق نے ہر ایک کیواسطے مختلف صورتین اور جدا جدا شکلین مقرر کی ہین

ہندسہ	رقم	بیگھہ	آثار	من	آنہ پائی	ٹکہ	چاول رتی	ماشہ	تولہ	گرہ	گز
۱	عہ	بیگہ	ر	یک من	۱ پائی	ے	۱ برنج	۱ ماشہ	۱ تولہ	۱ گرہ	۱ گز
۲	عہ ر	بگھان	ر	منوان	۲ پائی	سالے	۲ برنج	۲ ماشہ	۲ تولہ	۲ گرہ	۲ گز
۳	سے ر	سے بیگہ	ر	سے من	۳ پائی	سے ر	۳ برنج	۳ ماشہ	۳ تولہ	۳ گرہ	۳ گز
۴	للعہ ر	للعہ بیگہ	ر	للعہ من	۴ پائی	للعہ ر	۴ برنج	۴ ماشہ	۴ تولہ	۴ گرہ	۴ گز
۵	صہ ر	صہ بیگہ	ر	عہ من	۵ پائی	صہ ر	۵ برنج	۵ ماشہ	۵ تولہ	۵ گرہ	۵ گز
۶	سے	سے بیگہ	ر	سے من	۶ پائی	سے	۶ برنج	۶ ماشہ	۶ تولہ	۶ گرہ	۶ گز
۷	معہ	معہ بیگہ	ر	معہ من	۷ پائی	معہ ر	۷ برنج	۷ ماشہ	۷ تولہ	۷ گرہ	۷ گز
۸	سے ر	سے بیگہ	-	سے من	۸ پائی	سے ر	۸ برنج یک سرخ	۸ ماشہ	۸ تولہ	۸ گرہ	۸ گز
۹	لعہ	لعہ بیگہ	۰ مار	لعہ من	۹ پائی	لعہ ر	۲ سرخ	۹ ماشہ	۹ تولہ	۹ گرہ	۹ گز
۱۰	عہ ر	عہ گہ	۱ مار	عہ	۱۰ پائی	عہ ر	۳ سرخ	۱۰ ماشہ	۱۰ تولہ	۱۰ گرہ	۱۰ گز
۱۱	لہ عہ	لہ عہ گہ	۲ مار	لہ عہ	۱۱ پائی	لہ عہ	۴ سرخ	۱۱ ماشہ	۱۱ تولہ	۱۱ گرہ	۱۱ گز
۱۲	عہ	عہ گہ	۳ مار	عہ	۱۲ پائی	عہ	۵ سرخ	۱۲ ماشہ ایک تولہ	۱۲ تولہ	۱۲ گرہ	۱۲ گز

ہندسہ	رقم	بیگھہ	۲ثمار	من	آنہ	ٹنکہ	رتی	تولہ	گرہ	گز	.
۱۳	۱۳	۱۳بیگھہ	۴ثمار	۲من	۲ر	۱۳ٹنکہ	۶رتی	۱۳تولہ	۱۳گرہ	۱۲گز	.
۱۴	۱۴	۱۴بیگھہ	۵ثمار	۳من	۳ر	۱۴ٹنکہ	۷رتی	۱۴تولہ	۱۴گرہ	۱۳گز	.
۱۵	۱۵	۱۵بیگھہ	۶ثمار	۴من	۴ر	۱۵ٹنکہ	۸رتی	۱۵تولہ	۱۵گرہ	۱۵گز	.
۱۶	۱۶	۱۶بیگھہ	۷ثمار	۵من	۵ر	۱۶ٹنکہ	ماشہ	۱۶تولہ	۱۶گرہ	۱۶گز	.
۱۷	۱۷	۱۷بیگھہ	۸ثمار	۶من	۶ر	۱۷ٹنکہ	.	۱۷تولہ	۱. گز	۱۷گز	.
۱۸	۱۸	۱۸بیگھہ	۹ثمار	۷من	۷ر	۱۸ٹنکہ	.	۱۸تولہ	.	۱۸گز	.
۱۹	۱۹	۱۹بیگھہ	۱۰ثمار	۸من	۸ر	۱۹ٹنکہ	.	۱۹تولہ	.	۱۹گز	.
۲۰	۲۰	۲۰بیگھہ	۱۱ثمار	۹من	۹ر	۲۰ٹنکہ	.	۲۰تولہ	.	۲۰گز	.
۲۱	۲۱	۲۱بیگھہ	۱۲ثمار	۱۰من	۱۰ر	۲۱ٹنکہ	.	۲۱تولہ	.	۲۱گز	.
۲۲	۲۲	۲۲بیگھہ	۱۳ثمار	۱۱من	۱۱ر	۲۲ٹنکہ	.	۲۲تولہ	.	۲۲گز	.
۲۳	۲۳	۲۳بیگھہ	۱۴ثمار	۱۲من	۱۲ر	۲۳ٹنکہ	.	۲۳تولہ	.	۲۳گز	.
۲۴	۲۴	۲۴بیگھہ	۱۵ثمار	۱۳من	۱۳ر	۲۴ٹنکہ	.	۲۴تولہ	.	۲۴گز	.
۲۵	۲۵	۲۵بیگھہ	۱۶ثمار	۱۴من	۱۴ر	۲۵ٹنکہ	.	۲۵تولہ	.	۲۵گز	.
۲۶	۲۶	۲۶بیگھہ	۱۷ثمار	۱۵من	۱۵ر	۲۶ٹنکہ	.	۲۶تولہ	.	۲۶گز	.
۲۷	۲۷	۲۷بیگھہ	۱۸ثمار	۱۶من	۱۶ر	۲۷ٹنکہ	.	۲۷تولہ	.	۲۷گز	.
۲۸	۲۸	۲۸بیگھہ	۱۹ثمار	۱۷من	عہ ر	۲۸ٹنکہ	.	۲۸تولہ	.	۲۸گز	.
۲۹	۲۹	۲۹بیگھہ	۲۰ثمار	۱۸من	۰	۲۹ٹنکہ	.	۲۹تولہ	.	۲۹گز	.
۳۰	۳۰	۳۰بیگھہ	۲۱ثمار	۱۹من	۰	۳۰ٹنکہ	.	۳۰تولہ	.	۳۰گز	.
۳۱	۳۱	۳۱بیگھہ	۲۲ثمار	۲۰من	۰	۳۱ٹنکہ	.	۳۱تولہ	.	۳۱گز	.
۳۲	۳۲	۳۲بیگھہ	۲۳ثمار	۲۱من	۰	۳۲ٹنکہ	.	۳۲تولہ	.	۳۲گز	.
۳۳	۳۳	۳۳بیگھہ	۲۴ثمار	۲۲من	۰	۳۳ٹنکہ	.	۳۳تولہ	.	۳۳گز	.
۳۴	۳۴	۳۴بیگھہ	۲۵ثمار	۲۳من	۰	۳۴ٹنکہ	.	۳۴تولہ	.	۳۴گز	.
۳۵	۳۵	۳۵بیگھہ	۲۶ثمار	۲۴من	۰	۳۵ٹنکہ	.	۳۵تولہ	.	۳۵گز	.
۳۶	۳۶	۳۶بیگھہ	۲۷ثمار	۲۵من	۰	۳۶ٹنکہ	.	۳۶تولہ	.	۳۶گز	.
۳۷	۳۷	۳۷بیگھہ	۲۸ثمار	۲۶من	۰	۳۷ٹنکہ	.	۳۷تولہ	.	۳۷گز	.

ہندسہ	رقم	بیگھہ	سیر	من	ہندسہ	رقم	بیگھہ	من	ہندسہ	رقم	بیگھہ	من	۰
۳۸	[illegible]	[illegible]	۲۹ بار	[illegible]	۶۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۳۹	[illegible]	[illegible]	۳۰ بار	[illegible]	۶۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۰	[illegible]	[illegible]	۳۱ بار	[illegible]	۶۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۱	[illegible]	[illegible]	۳۲ بار	[illegible]	۶۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۲	[illegible]	[illegible]	۳۳ بار	[illegible]	۶۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۳	[illegible]	[illegible]	۳۴ بار	[illegible]	۶۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۴	[illegible]	[illegible]	۳۵ بار	[illegible]	۶۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۵	[illegible]	[illegible]	۳۶ بار	[illegible]	۷۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۶	[illegible]	[illegible]	۳۷ بار	[illegible]	۷۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۷	[illegible]	[illegible]	۳۸ بار	[illegible]	۷۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۸	[illegible]	[illegible]	۳۹ بار	[illegible]	۷۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۴۹	[illegible]	[illegible]	۴۰ بار	[illegible]	۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۵۰	[illegible]	[illegible]	ایک من	[illegible]	۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰	ما	ما بیگہ	ما من	۰
۵۱	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۷۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰۰	ماا	ماا بیگہ	ماا من	۰
۵۲	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۷۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۰۰	سا	سا بیگہ	سا من	۰
۵۳	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۷۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴۰۰	اما	اما بیگہ	اما من	۰
۵۴	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۷۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۰۰	حا	حا بیگہ	حا من	۰
۵۵	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۸۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶۰۰	سا	سا بیگہ	سا من	۰
۵۶	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۸۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۷۰۰	لما	لما بیگہ	لما من	۰
۵۷	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۸۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸۰۰	لما	لما بیگہ	لما من	۰
۵۸	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۸۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۰۰	لعا	لعا بیگہ	لعا من	۰
۵۹	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۸۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰۰	الـ	الـ بیگہ	الـ من	۰
۶۰	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۸۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰۰۰	اعـ	اعـ بیگہ	اعـ من	۰
۶۱	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۸۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۰۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
۶۲	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۸۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴۰۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰



اصل دوسری ضرب کے بیان میں یعنی مفرد عددوں کو ضرب مفرد میں اور ضرب اعداد مرکب کی مرکب عددوں میں

۱	۲	۲	۱	۲	۳	۱	۴	۴	۱	۵	۵	۱	۶	۶
۲	۲	۴	۲	۲	۶	۲	۸	۴	۲	۱۰	۵	۲	۱۲	۶
۳	۲	۶	۳	۲	۹	۳	۱۲	۴	۳	۱۵	۵	۳	۱۸	۶
۴	۲	۸	۴	۲	۱۲	۴	۱۶	۴	۴	۲۰	۵	۴	۲۴	۶
۵	۲	۱۰	۵	۲	۱۵	۵	۲۰	۴	۵	۲۵	۵	۵	۳۰	۶
۶	۲	۱۲	۶	۳	۱۸	۶	۲۴	۴	۶	۳۰	۵	۶	۳۶	۶
۷	۲	۱۴	۷	۳	۲۱	۷	۲۸	۴	۷	۳۵	۵	۷	۴۲	۶
۸	۲	۱۶	۸	۳	۲۴	۸	۳۲	۴	۸	۴۰	۵	۸	۴۸	۶
۹	۲	۱۸	۹	۳	۲۷	۹	۳۶	۴	۹	۴۵	۵	۹	۵۴	۶
۱۰	۲	۲۰	۱۰	۳	۳۰	۱۰	۴۰	۴	۱۰	۵۰	۵	۱۰	۶۰	۶
۱	۷	۷	۱	۸	۸	۱	۹	۹	۱	۱۰	۱۰	۱	۱۱	۱۱
۲	۷	۱۴	۲	۸	۱۶	۲	۱۸	۹	۲	۲۰	۱۰	۲	۲۲	۱۱
۳	۷	۲۱	۳	۸	۲۴	۳	۲۷	۹	۳	۳۰	۱۰	۳	۳۳	۱۱
۴	۷	۲۸	۴	۸	۳۲	۴	۳۶	۹	۴	۴۰	۱۰	۴	۴۴	۱۱
۵	۷	۳۵	۵	۸	۴۰	۵	۴۵	۹	۵	۵۰	۱۰	۵	۵۵	۱۱
۶	۷	۴۲	۶	۸	۴۸	۶	۵۴	۹	۶	۶۰	۱۰	۶	۶۶	۱۱
۷	۷	۴۹	۷	۸	۵۶	۷	۶۳	۹	۷	۷۰	۱۰	۷	۷۷	۱۱
۸	۷	۵۶	۸	۸	۶۴	۸	۷۲	۹	۸	۸۰	۱۰	۸	۸۸	۱۱
۹	۷	۶۳	۹	۸	۷۲	۹	۸۱	۹	۹	۹۰	۱۰	۹	۹۹	۱۱
۱۰	۷	۷۰	۱۰	۸	۸۰	۱۰	۹۰	۹	۱۰	۱۰۰	۱۰	۱۰	۱۱۰	۱۱

۱۲	۱	۱۲	۱۳	۱	۱۳	۱۴	۱	۱۴	۱۵	۱	۱۵	۱۶	۱	۱۶
۱۲	۲	۲۴	۱۳	۲	۲۶	۱۴	۲	۲۸	۱۵	۲	۳۰	۱۶	۲	۳۲
۱۲	۳	۳۶	۱۳	۳	۳۹	۱۴	۳	۴۲	۱۵	۳	۴۵	۱۶	۳	۴۸
۱۲	۴	۴۸	۱۳	۴	۵۲	۱۴	۴	۵۶	۱۵	۴	۶۰	۱۶	۴	۶۴
۱۲	۵	۶۰	۱۳	۵	۶۵	۱۴	۵	۷۰	۱۵	۵	۷۵	۱۶	۵	۸۰
۱۲	۶	۷۲	۱۳	۶	۷۸	۱۴	۶	۸۴	۱۵	۶	۹۰	۱۶	۶	۹۶
۱۲	۷	۸۴	۱۳	۷	۹۱	۱۴	۷	۹۸	۱۵	۷	۱۰۵	۱۶	۷	۱۱۲
۱۲	۸	۹۶	۱۳	۸	۱۰۴	۱۴	۸	۱۱۲	۱۵	۸	۱۲۰	۱۶	۸	۱۲۸
۱۲	۹	۱۰۸	۱۳	۹	۱۱۷	۱۴	۹	۱۲۶	۱۵	۹	۱۳۵	۱۶	۹	۱۴۴
۱۲	۱۰	۱۲۰	۱۳	۱۰	۱۳۰	۱۴	۱۰	۱۴۰	۱۵	۱۰	۱۵۰	۱۶	۱۰	۱۶۰
۱۷	۱	۱۷	۱۸	۱	۱۸	۱۹	۱	۱۹	۲۰	۱	۲۰	۲۱	۱	۲۱
۱۷	۲	۳۴	۱۸	۲	۳۶	۱۹	۲	۳۸	۲۰	۲	۴۰	۲۱	۲	۴۲
۱۷	۳	۵۱	۱۸	۳	۵۴	۱۹	۳	۵۷	۲۰	۳	۶۰	۲۱	۳	۶۳
۱۷	۴	۶۸	۱۸	۴	۷۲	۱۹	۴	۷۶	۲۰	۴	۸۰	۲۱	۴	۸۴
۱۷	۵	۸۵	۱۸	۵	۹۰	۱۹	۵	۹۵	۲۰	۵	۱۰۰	۲۱	۵	۱۰۵
۱۷	۶	۱۰۲	۱۸	۶	۱۰۸	۱۹	۶	۱۱۴	۲۰	۶	۱۲۰	۲۱	۶	۱۲۶
۱۷	۷	۱۱۹	۱۸	۷	۱۲۶	۱۹	۷	۱۳۳	۲۰	۷	۱۴۰	۲۱	۷	۱۴۷
۱۷	۸	۱۳۶	۱۸	۸	۱۴۴	۱۹	۸	۱۵۲	۲۰	۸	۱۶۰	۲۱	۸	۱۶۸
۱۷	۹	۱۵۳	۱۸	۹	۱۶۲	۱۹	۹	۱۷۱	۲۰	۹	۱۸۰	۲۱	۹	۱۸۹
۱۷	۱۰	۱۷۰	۱۸	۱۰	۱۸۰	۱۹	۱۰	۱۹۰	۲۰	۱۰	۲۰۰	۲۱	۱۰	۲۱۰
۲۲	۱	۲۲	۲۳	۱	۲۳	۲۴	۱	۲۴	۲۵	۱	۲۵	۲۶	۱	۲۶
۲۲	۲	۴۴	۲۳	۲	۴۶	۲۴	۲	۴۸	۲۵	۲	۵۰	۲۶	۲	۵۲
۲۲	۳	۶۶	۲۳	۳	۶۹	۲۴	۳	۷۲	۲۵	۳	۷۵	۲۶	۳	۷۸
۲۲	۴	۸۸	۲۳	۴	۹۲	۲۴	۴	۹۶	۲۵	۴	۱۰۰	۲۶	۴	۱۰۴
۲۲	۵	۱۱۰	۲۳	۵	۱۱۵	۲۴	۵	۱۲۰	۲۵	۵	۱۲۵	۲۶	۵	۱۳۰
۲۲	۶	۱۳۲	۲۳	۶	۱۳۸	۲۴	۶	۱۴۴	۲۵	۶	۱۵۰	۲۶	۶	۱۵۶
۲۲	۷	۱۵۴	۲۳	۷	۱۶۱	۲۴	۷	۱۶۸	۲۵	۷	۱۷۵	۲۶	۷	۱۸۲
۲۲	۸	۱۷۶	۲۳	۸	۱۸۴	۲۴	۸	۱۹۲	۲۵	۸	۲۰۰	۲۶	۸	۲۰۸
۲۲	۹	۱۹۸	۲۳	۹	۲۰۷	۲۴	۹	۲۱۶	۲۵	۹	۲۲۵	۲۶	۹	۲۳۴
۲۲	۱۰	۲۲۰	۲۳	۱۰	۲۳۰	۲۴	۱۰	۲۴۰	۲۵	۱۰	۲۵۰	۲۶	۱۰	۲۶۰
۱	۰	۰	۵	۰	۰۲	۹	۰	۰۶	۱۳	۰	۰۹	۱۷	۰	۰۱۲
۲	۰	۰۱	۶	۰	۰۴	۱۰	۰	۰۷	۱۴	۰	۰۱۰	۱۸	۰	۰۱۳
۳	۰	۲	۷	۰	۵	۱۱	۰	۸	۱۵	۰	۱۱	۱۹	۰	۱۴
۴	۰	۳	۸	۰	۶	۱۲	۰	۹	۱۶	۰	۱۲	۲۰	۰	۱۵

۲۱	÷	۱۲	۲۲	÷	۱۶	۲۳	÷	۱۷	۲۴	÷	۱۸	۲۵	÷	۱۸
۲۶	÷	۱۹	۲۷	÷	۲۰	۲۸	÷	۲۱	۲۹	÷	۲۱	۳۰	÷	۲۲
۳۱	÷	۲۳	۳۲	÷	۲۴	۳۳	÷	۲۴	۳۴	÷	۲۵	۳۵	÷	۲۶
۳۶	÷	۲۷	۳۷	÷	۲۷	۳۸	÷	۲۸	۳۹	÷	۲۹	۴۰	÷	۳۰
۴۱	÷	۳۰	۴۲	÷	۳۱	۴۳	÷	۳۲	۴۴	÷	۳۳	۴۵	÷	۳۳
۴۶	÷	۳۴	۴۷	÷	۳۵	۴۸	÷	۳۶	۴۹	÷	۳۷	۵۰	÷	۳۷
۱	۱	۱	۲	۱	۲	۳	۱	۳	۴	۱	۵	۵	۱	۶
۶	۱	۷	۷	۱	۸	۸	۱	۱۰	۹	۱	۱۰	۱۱	۱	۱۲
۱۱	۱	۱۳	۱۲	۱	۱۵	۱۳	۱	۱۶	۱۴	۱	۱۷	۱۵	۱	۱۸
۱۶	۱	۲۰	۱۷	۱	۲۱	۱۸	۱	۲۲	۱۹	۱	۲۳	۲۰	۱	۲۵
۲۱	۱	۲۶	۲۲	۱	۲۷	۲۳	۱	۲۸	۲۴	۱	۳۰	۲۵	۱	۳۱
۲۶	۱	۳۲	۲۷	۱	۳۴	۲۸	۱	۳۵	۲۹	۱	۳۶	۳۰	۱	۳۷
۳۱	۱	۳۸	۳۲	۱	۴۰	۳۳	۱	۴۱	۳۴	۱	۴۲	۳۵	۱	۴۳
۳۶	۱	۴۵	۳۷	۱	۴۶	۳۸	۱	۴۷	۳۹	۱	۴۸	۴۰	۱	۵۰
۴۱	۱	۵۱	۴۲	۱	۵۳	۴۳	۱	۵۳	۴۴	۱	۵۵	۴۵	۱	۵۶
۴۶	۱	۵۷	۴۷	۱	۵۸	۴۸	۱	۶۰	۴۹	۱	۶۱	۵۰	۱	۶۳
۱	۱	۱	۲	۱	۳	۳	۱	۴	۴	۱	۶	۵	۱	۷
۶	۱	۹	۷	۱	۱۰	۸	۱	۱۲	۹	۱	۱۳	۱۰	۱	۱۵
۱۲	۱	۱۸	۱۳	۱	۱۹	۱۴	۱	۱۵	۱۵	۱	۲۲	۱۶	۱	۲۴
۱۷	۱	۲۵	۱۸	۱	۲۷	۱۹	۱	۲۸	۲۰	۱	۳۰	۲۱	۱	۳۱
۲۲	۱	۳۳	۲۳	۱	۳۴	۲۴	۱	۳۶	۲۵	۱	۳۷	۲۶	۱	۳۹
۲۷	۱	۴۰	۲۸	۱	۴۲	۲۹	۱	۴۳	۳۰	۱	۴۵	۳۱	۱	۴۶
۱	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۲	۴	۴	۲	۱۰	۵	۲	۱۲
۶	۲	۷	۷	۲	۸	۸	۲	۹	۹	۲	۱۱	۱۰	۲	۱۲
۱۱	۲	۱۳	۱۲	۲	۱۴	۱۳	۲	۱۴	۱۴	۲	۱۶	۱۵	۲	۱۷
۱۶	۲	۱۸	۱۷	۲	۱۹	۱۸	۲	۲۰	۱۹	۲	۲۱	۲۰	۲	۲۲

یہ عبارت پہلی اصل کی ہے فراموش ہوگئی تھی اب یہان دوسری اصل کے بعد ترجمہ اسکا لکھتے ہین ترجمہ جاننا چاہیے کہ ایک پیسے کی پچیس دام کوڑیان ہوتی ہین اہل سیاق صورت دامون کی اس طرح لکھتے ہین

۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
بیسوی	اُنیسوی	اٹھارہوی	سترہوی	سولہوی	پندرہوی	چودہوی	تیرہوی	بارہوی	گیارہوی
۱	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
ایکی	اُنیسی	اٹھارہی	سترہی	سولہی	پندرہی	چودہی	تیرہی	بارہی	گیارہی

اصل تیسری کاغذات جمع خرچ اور وصول باقی وخسرہ پیمایش اراضی کے نمونہ کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ جمع خرچ اور وصول باقی اور خسرۂ پیمایش کے حساب کا طریقہ اہل سیاق نے جدا جدا طور پر مقرر کیا ہے چنانچہ مبتدیون کی آگاہی کرنے کیواسطے نمونہ ہر ایک کا ذیل مین لکھا جاتا ہے نقشہ کاغذ وصول باقی کا یادداشت

حساب وصول باقی آمدنی موضع فلان پرگنہ فلان متعلقہ ضلع فلان من ابتدائے یکم ماہ کنوار سنہ ۱۲۵۵ فصلی لغایت ماہ بھادون سنہ لیاے

جمع	وصول	باقی	فاضل
ہری سنگھ زمیندار	۱۲ ر ۹ ح ۱۲ ہے	عہ ۱۲ ر	۹ ر ۱۲ ہے +
	بقایا عہ ۵ ر	حال ۹ ر ۱۲ ہے	
رام ناتھ پٹی دار	۱۰ ح ۱۲ عہ ۹ ر	مالہ	+ للعہ
چین سنگھ کاشتکار	۱۰ ح ۱۲ ہے	۱۰ مالہ للعہ	عہ ۱۲ ر +
پرم سنگھ زمیندار	الہ ۱۲ ر	الہ ۹ ر	۱۰ ح ۱۲ ہے +
شیخ مداری نمبردار	مالہ للعہ		

نقشہ کاغذ جمع خرچ کا

جمعہ ——— حسابے

حساب جمع خرچ آمدنی موضع فلان پرگنہ فلان متعلقہ ضلع فلان بابت سنہ فلان

جمعہ ——— وحسابے

یکم ماہ کنوار سنہ ۱۲۵۵ فصلی ہری سنگھ زمیندار بابت محصول نمک	دوم ماہ مذکور سنہ الیہ شیخ چھنگا بابت قیمت پنبہ	۳ کنوار سنہ ۱۲۵۵ فصلی چاول خریدنے کے واسطے	۳ ماہ مذکور سنہ الیہ گیہون خرید کرنیکے واسطے
۳ ماہ مذکور سنہ الیہ کو شیخ محمد بخش سے دستگردان بابت قرض کے	۴۔ ماہ مذکور سنہ الیہ کو شیخ عیدو سے بابت دستگردان	۵ ماہ مذکور سنہ الیہ کو واسطے خرید کرنے ایک لاکھ اینٹ کے	۶۔ ماہ مذکور سنہ الیہ کو بابت خرید کرنے ۳ عدد شہتیر
۵۔ ماہ مذکور سنہ الیہ کو بابت فروخت کرنے ایک من نیل کے	۶۔ ماہ مذکور بابت فروخت کرنے شورہ کے	۷۔ ماہ مذکور سنہ الیہ کو بابت تنخواہ نوکرون کے	۸۔ ماہ مذکور سنہ الیہ کو واسطے خرید کرنے دو سو گز گزی کے
۷۔ ماہ مذکور بابت فروخت کرنے ایک من روئی کے	۸۔ ماہ مذکور سنہ الیہ کو بابت فروخت کرنے پچاس دستہ کاغذ کے	۹۔ ماہ مذکور کو بابت خریدنے کرنے ولایتی گھوڑی کے	۱۰ ماہ مذکور بابت حساب کے چین سنگھ مودی کے نام

طریقہ زمین کی پیمایش کا واضح ہو کہ حکماے ہند نے زمین کی پیمایش کے واسطے جریب مقرر کی ہے اور ایک جریب کامل یعنی تمام اور پوری ساٹھ گز کی ہوتی ہے اور ایک جریب کے بیس حصہ کرکے ہر حصہ کا نام گٹھ رکھا ہے اور ہر گٹھ تین گز کا ہوتا ہے اور بیس انوانسی کی ایک طسوانسی اور بیس طسوانسی کی ایک بسوانسی اور بیس بسوانسی کا ایک بسوہ اور بیس بسوہ کا ایک بیگھہ کامل ہوتا ہے انوانسی اور طسوانسی کو اہل پیمایش حساب مین نہین لیتے ہین اس لیے کہ قلیل المقدار ہے صرف بسوانسی کو محسوب کرتے ہین اور قدم سے بھی پیمایش زمین ہوتی ہے اسکا جو دستور ہے کہ تین قدم کا ایک گٹھ ناقص اور بیس قدم کی ایک جریب ناقص مقرر کی ہے اور تین بیگھہ قدمی ناقص کا ایک بیگھہ کامل ہوتا ہے اور اہل سیاق کا معمول ہے کہ بیگھہ کا حساب رقم سے لکھتے ہین اور بسوانسی اور بسوہ کا حساب ہندسہ سے اور زمین کی پیمایش کا یہ قاعدہ ہے کہ کمیت کے طول اور عرض کو جریب ناپکر جسقدر کہ عرض وطول ہووے دونون کو باہم ضرب دیتے ہین اور دستور ہے کہ اگر گٹھ کو گٹھ سے ضرب دیوین تو بسوانسی ہوتی ہے اور جو گٹھ کو جریب سے ضرب دیوین تو بسوہ ہوتا ہے اور جو جریب سے جریب کو ضرب دیتے ہین تو بیگھہ ہوتا ہے اور مربع اور مستطیل زمین کا ناپنا بہت آسان لیکن زمین مثلث اور معین اور شبہ منحرف کو جدا جدا قسمت کرکے پیمایش کرتے ہین اور یہ کام مشق سے تعلق رکھتا ہے مبتدی پیمایش کی طریق کو جو ایک بار دیکھ لیوے تو اسکی کیفیت سے آگاہ ہو جائے اور دیگر قواعد اور اصول حساب کی ضرب اور قسمت اور جمع اور تفریق اور تضعیف اور تنصیف وغیرہ باب بست و دوم کتاب مطلع العلوم مین مذکور کیا گیا ہے تکرار اسکی ضرور نہیں

پیمایش زمین کے خسرہ کا نمونہ

خسرہ پیمایش زمین موضع فلان پرگنہ فلان متعلقہ ضلع فلان باہتمام فلان قانونگو اور مروہہ یعنے جریب کش

نام مالک	نام کاشتکار	نام کشت	طول ـــ عـ ـــ سـ ـــ عـ ـــ	قسم زمین	نام جنس
دمان سنگھ	رام سنگھ	بنبور والہ	ص للع	صہ بیگھہ	بیٹار جاہی
مان سنگھ ٹھاکر	نین سنگھ	لبنور یا	ع صع	ہ البسوہ	دومٹ جاہی نیشکر

جو نمونہ کہ لکھا گیا ہے اسی قرینہ اور مدد سے زمین کی پیمایش کا خسرہ سیاق دان لکھتے ہین اور یہ جو مذکور ہوا اصل اصول ہے اور فروعاتین اسکی بہت ہین سرانجام کار کیوقت سب معلوم ہو جاتی ہین اصول کے بیان سے مجکو غرض تھی کہ مجملاً مذکور ہوا یہی کھاتہ کے نقشہ کا نمونہ کہ اسکو کھتونی بھی کہتے ہین

کھتونی اسامی وار موضع فلان پرگنہ فلان متعلقہ ضلع فلان بابت سنہ ۱۲۵۵ فصلی ردیف وار بقید حروف تہجی

اتواری سنگھ زمیندار

مقررہ

وصول

نقد بموجب پٹہ قسط وار		جنس بابت بٹائی		نقد		جنس	
کنوار	اگہن	کنوار	آخر کاتک	۲۵ کنوار سنہ حال	۲۹ اگہن سنہ حال	۲۹ کنوار سنہ الہ	۳۰ کاتک سنہ حال
ے	عیا	باجرہ بیسے من	جوار بیعہ من	عصیان ۱۲	عصیان ۴	باجرہ بیسے من	جوار بیعہ من
ماگھ	چیت			۲ ماگھ سنہ حال	۲۵ چیت سنہ حال		
ے	عا ۴			عصیان	عہ		

جنس جوار ۵

اسی طرح بہی کھاتہ مین جدا جدا ورقون پر زمیندارون اور کاشتکارون کے نام وصول باقی کے طور پر لکھتے ہین۔

فصل چوتھی اُن چیزون کے بیان مین کہ اہل سیاق حیوانات اور اشیا کو اس نام سے لکھتے ہین

زر سرخ اور سفید اور مسکوک کو مبلغ اور عدد لکھتے ہین اور پل سیاہ یعنی فلوس کو مرادی اور غلہ اور گھاس وغیرہ حبوب کو من اور آثار اور زمین کو مواذی اور مردم کو نفر اور گھوڑی اور گاے اور بکری اور بھیڑ اور بھینس کو راس اور ہاتھی کو زنجیر اور شتر کو مہار اور قطار اور آہو اور خرگوش کو دور اور شیر اور چیتا اور سیاہ گوش اور کنہ کو قلادہ اور باز اور شاہین اور ترمتی وغیرہ جانوران شکاری کو دست اور خنجر اور تلوار اور چھری اور کمان اور درفش کو قبضہ اور توپ اور بندوق کو ضرب اور تیر اور کاغذ کو دستہ اور جو تھوڑا کاغذ ہووی تو اسکو بند اور تختہ اور مکانات اور اسناد کو قطعہ اور کوس اور نقارہ کو زوج اور سب طرح کے فرش کو فرد اور انگوٹھی کو اور مروارید یعنی موتی اگر ایک یا دو ہووین تو دانہ اور جو زیادہ ہون تو لڑی اور عقد اور جواہرات کو قطعہ اور زیور کو عورتون کے اور ہاون دستہ کو اور موزہ و کفش کو جفت اور سب طرح کے لباس کو ثوب اور پردہ اور قنات اور شامیانہ کو ظل اور خیمہ اور ارابہ اور پالکی اور کشتی اور جہاز اور بہل اور رتھ اور حویلی کو منزل اور طلا اور نقرہ یعنی سونا اور چاندی غیر سکہ دار کو تولہ لکھتے ہین فصل پچیسوین رنگریز اور نیلگرون کے فن مین یاد رہے کہ ہندوستان مین جو اشیا کہ کثیر النفع ہین اُن مین ایک نیل بھی ہے کاشتکارون کے فن مین کاشت کے کام کا

طریق تو لکھا گیا ہی یہان نیل بنانے اور بونے کا طریقہ لکھا جاتا ہی نیل کے بنانے کے واسطے پہلے چند حوض کمال نفیس
اور پاکیزہ اور صاف بگھاری کے تیار کرنا ضرور ہی اور حوض برابر ہوون اور پانی نکلنے کے واسطے ہر ایک حوض مین
بدرروہ مہین ساون اور بھادون کے مہینے مین جو نیل کے درخت خوب تیار ہو جاوین تو ایک بالشت جڑ
چھوڑ کر کاٹ لیوین اور قریب عصر انکو حوض مین ڈالکر اُسپر اسقدر پانی بھر دین کہ اُن درختون پر بالشت بھر پانی چڑھ
جائے اور نیلگرون کی اصطلاح مین اُن درختون کو لانک کہتے ہین ایک رات مین پتی اور پوست نیل کی شاخون
کا گلکر سب رنگ اُسکا پانی مین آجاتا ہے دوسرے دن اُس حوض کی بدرروہ کھولکر دوسرا حوض جو اُسکے برابر ہی
پانی کو نیل کے اُسمین لیے لیتے ہین اور شاخ و برگ کو نیل کے حوض سے نکالکر حوض کو صاف کرتے ہین پھر عصر کے
وقت شاخ نیل و برگ تازہ اُس حوض مین ڈالکر اُسی قدر پانی سے حوض کو پُر کرکے تمام شب چھوڑ دیتے ہین
اور پھر دوسرے دن حوض اول کے پانی کو بدرروئی راہ سے دوسرے حوض مین کر لیتے ہین اسی طریق پر
روز عمل کرتے ہین اور دوسرے حوض مین کہ نیل کے رنگ کا پانی لیا ہے مزدور اُس حوض مین جاکر اُس پانی کو
رنگ کی ہاتھونسی درہم برہم کرے صبح سے دوپہر تک یا کم زیادہ جو اُس پانی کا رنگ آبنوس کی رنگ کا یا طاؤس کی
گردن کا سا یا مطلق سیاہ ہو جاوے اُسوقت پلاس کا گوند اس حساب سے کہ اگر بارہ من نیل ہو تو ایک سیر یا سوا سیر پانی
مین گھولکر اور پارچہ بیز کرکے پانی مین نیل کے ڈالدین اور چند ساعت مزدور پانی مین کھڑا ہو کر پانی کو ہاتھ سے درہم
برہم کرے جسوقت وہ پانی کف لاوے اور کف بیٹھ جائین اُسوقت مزدور پانی سے باہر نکل آئے اور ایک ساعت اسیطرح
چھوڑ دین جب نیل تہ نشین ہو جاوے اور صاف پانی اوپر آجائے تو اُسوقت صاف پانی کو بدرروسے نکالدین اور چبوترہ
ریت کا بناکر دو چادرین گزی کی اُسپر بچھا دین اور نیل کو حوض سے اُٹھاکر چادر پر ڈالدین جو رنیل مین
پانی ہو گا ریت اُسکو جذب کر لیتی ہے صرف خالص نیل چادر پر رہجاتا ہے اُسوقت اُس نیل کی ٹکیان باندھکر اُنکو
خشک کرکے رکھ چھوڑتے ہین اور جو انگریز کہ تجارت پیشہ ہین اُنسے اگر معاملہ کیا جائے تو اُس تر نیل کو اسیطرح
چادر مین باندھکر تاجر کی کوٹھی مین پہونچاتے ہین کوٹھی کے کارندے امتحاناً اُس نیل کو دیکھتے ہین کہ اعلیٰ قسم ہے
یا اوسط ہے یا ادنیٰ ہے اُسکے موافق اُسکی قیمت محسوب کرکے زیادہ تر صفائی اور پاکیزگی اور لطافت کے
واسطے اُس خام نیل کو پھر کوٹھی کے حوض مین ڈالکر اور پانی اُسپر بھر کے چند ساعت کے موافق قاعدۂ مشہور
کے پانی کو خوب درہم و برہم کرکے چھوڑ دیتے ہین کہ نیل تہ نشین ہو جاوے اُسوقت پانی دور کرکے بانات کی چادرون
مین نیل کو صاف کرکے تیسرے بار دوسرے حوض مین ڈالکر موافق قاعدۂ مذکور کے عمل کرکے اور بانات کی

چادرون سے صاف کرکے لوہے کیظرف مین ڈالکر آگ پر پکاتے ہین جسوقت قوام اور رنگ اُسکا درست آجاتا
ہے اُسوقت میز پر پھیلا دیتے ہین کہ جم جائے جب قریب انجماد کے آتا ہے اُسوقت نیل کو بیچ مین کھینچتے ہین اسلئے
کہ بیچ کی قوت سے نیل سے پانی جدا ہوکر لطیف اور پاکیزہ نیل خالص دکھائی دیتا ہے پس موافق دستور کے قطع
اُسکے تراش کر موافق قدر قیمت مال کے یعنے قسم اعلےٰ اور اوسط اور ادنیٰ پر مُہرین اُن قتلون پر لگاکر خشک
ہونے کے واسطے حفاظت تمام سے کمرون مین رکھتے ہین جب خوب خشک ہوجاتا ہے تو صندوقون مین بھر
ملک مشرق کو روانہ کرتے ہین یہ ہے نیل بنانے کا طریق جو بیان ہوا **فصل چھبیسوین مُہر کنی کے فن مین**
مُہر کنی بھی ایک فن شریف ہے اور مُہرکن کو ضرور ترہے کہ خط نسخ اور خط ثلث اور نستعلیق اور طغرا کے قواعد اور
اصول سے خوب واقف اور آگاہ ہو اور خطوط کی واقفیت بغیر وہ مہرکن اپنے فن مین کامل نہین ہے بلکہ ناقص ہے
اور جو ان خطوط کے علاوہ سنسکرت اور انگریزی اور فرانسیسی وغیرہ کے خطوط سے واقف ہووے تو ایسا
آدمی اس فن مین کامل ہوتا ہے اور مُہرکن آہن اور تانبا اور چاندی اور سونا وغیرہ فلزات پر آہنی قلم سے کندہ کرتے
ہین اور اجرت اُسکی بہت کمتر ہوتی ہے لیکن جواہرات پر بقدر تفاوت درجات جواہر کندہ کرنا بڑی صنعت کا کام ہے
قاعدہ اُسکا یہ ہے کہ قلم کی نوک پر ریزۂ الماس جڑتے ہین اُس سے پہلے جواہرات پر حرفون کو نقش کرتے ہین اور اُسکے
بعد جس قلم سے کہ تانبے کے ریزۂ گول قلم آہن کی نوک پر لگے ہون اُن حرفون کو کہ الماس کے قلم سے نشان
کیا ہے طول اور عرض اور عمق یعنی گہراؤ مین درست اور ہموار کرین اور مشہور معروف ایک پتھر ہے کہ اہل ہند اُسکو
کرنڈ کہتے ہین اُسکو باریک پیسکر تھوڑا پانی اُسمین ڈالین اور قلم کی نوک سے اُس سنگ آلودہ پانی کو حرفون کی عمق
مین لگائین اور قلم کو اُن حرفون کی عمق پر رکھکر سان کو کھینچین سان کی حرکت سے حرفون کی عمق مین قلم بیٹھیگا اور
کرنڈ پتھر کا دمبدم حرفون کے عمق مین ڈالین کہ اُسکے سبب سے جرم جواہر کا میدان حرف سے جلد چھل جائیگا جس
وقت کہ حروف مع اور پھول پتی اور نقش ونگار کے جو منظور خاطر ہے درست اور نمودار ہوجائین پس اُس کندہ کیے
ہوئے نگینہ پر جلا کرین صنعت و دستکاری مُہرکن کی یہ ہے کہ چھوٹے جواہر پر جسکا میدان بہت کم ہو بڑی بڑی عبارتین
نام اور لقب اور خطاب وغیرہ ایسی عمدہ تقسیم سے کندہ کرے کہ سب عبارت اُسپر آجائے اور حرف خوب کھلے ہوئے
اور واضح ہون اور بین السطور حرفون کا نقش ونگار سے بھرا ہوا اس زمانہ مین ملک ہندوستان مین خانصاحب جلیل القدر
بدرالدین خان دہلی کے باشندے اس فن مین یکتا اور بے مثل ہین اگرچہ کارنامہ اور اوصاف اُنکے زیادہ تر اُس
سے ہین کہ احاطۂ تحریر مین آسکین لیکن اسی زمانہ مین نام اور خطاب مہاراجہ والاجاہ والی بھوپور کا

ایک رنگین زمرد پر جسکا عرض وطول جوان آدمی کی انگشت شہادت کے ناخن سے زیادہ نہوگا انگریزی اور فارسی کے حرفون مین خانصاحب موصوف نے اس صنعت سے کندہ کیا تھا کہ ایک ایک حرف اُسکا صاف علیحدہ معلوم ہوتا تھا اور دیکھنے والے اُسکو دیکھکر حیران رہجاتے تھے عبارت نام وخطاب مہاراجہ بہادر کی یہ ہو مہاراجہ برج اندر سوائی بلونت سنگھ بہادر اُس صنعت کے عوض مین مہاراجہ بہادر نے ہاتھی اور گھوڑا مع خلعت فاخرہ اور نقد گران انعام کے طور پر خانصاحب موصوف کو مرحمت فرمایا اور عام اجرت مُہر کنون کی کہ جواہر کم قیمت عقیق اور لیشب وغیرہ پر کندہ کرتے ہین فی حرف ایک آنہ سے کم اور ایک روپیہ سے زیادہ نہین ہوتی پس نام مین جسقدر حرف ہونگے اُسی حساب سے ایک آنہ سے ایک روپیہ تک فی حرف اُجرت اُسکی لیجائیگی اور مہر کنون کا قاعدہ ہی کہ سن یعنی سال کی جو حرف کندہ کرتے ہین اُنکی اُجرت نہین لیتے اور اسقدر معتبر ہوتے ہین کہ اگر کوئی شخص سالگذشتہ یا سال آیندہ کی حرف کندہ کرائے تو ہرگز اُسکو کندہ نہین کرتے اور کبھی روپیہ کی لالچ مین نہین آتے جس سال مین نگینہ کندہ ہوتا ہی اُسی سال کی عدد(ون) کو نقش کرتے ہین سالگذشتہ اور سالہای آیندہ کے اعداد کو ہرگز کندہ نہین کرتے اس صنعت کی آلات مین تانبا اور پیتل وغیرہ کندہ کرنے کے لیے ایک قلم فولاد کا اور ایک مطرقہ یعنی ہتوڑا ہوتا ہی اور جواہر کے کندہ کرنے کی واسطے ایک قلم آہنی ہوتا ہی اُسکی نوک پر الماس جڑا ہوتا ہی اور دوسرا لوہے کا قلم ہوتا ہی اُسپر ریزہ تانبے کا نصب کیا جاتا اور ایک سان اور سان کھینچنے کی لیے ایک کمانچہ اور کرنڈ پتھر ہوتا ہی اور باقی کوئی شے درکار نہین **فصل ستائیسوین** زمیندار کے فن مین زمینداری بیگہ زر کھیوٹ ٹھہراکر ایک سال یا دو سال یا تین سال کی واسطے زمین آسامیون کو دیتے ہین اور موافق دستور کے پٹہ لکھکر اسامی سے قبولیت لکھوا لیتے ہین اور قیمت زمین کی کہ اُسکی قسمون کا بیان سولھوین فصل مین کاشتکارون کے فن مین ہوچکا ہے مختلف ہوتی ہے اسلیے جو زمین روئی اور گیہون اور چنا اور تیلہن اور نیل اور جو بونے کے لائق ہے پٹہ اُسکا تین روپیہ سے کم اور پانچ روپیہ سے زیادہ نہوگا اور جس زمین مین فصل خریف کی کھیتی ہوتی ہی یعنے مکا اور باجرہ اور جوار اور مونگ اور ماش اور کھاس چوپاؤن کی جس زمین مین ہوتی ہی شرح اُسکی فی بیگہ آٹھ آنہ کمتر اور اڑھائی روپیہ سے زیادہ نہین ہوتی ہی اور بہ نسبت خاکی زمین کے کہ کنوان اُسمین نہین ہوسکتا ہی چاہی زمین کی قدر زیادہ تر ہوتی ہی اسلیے اُنکا کھیوٹ زیادہ ہوتی ہی اور دریا اور ندیان اور نہرون کے کنارہ کی زمین نہایت عزیز ہوتی ہی اور افتادہ زمین کو ایک دو سال کیواسطے تھوڑی کھیوٹ پر یعنے فی بیگہ دو آنہ اور چار آنہ اور چھ آنہ اور آٹھ آنہ تک غرض موافق حیثیت زمین کے کاشتکارونکو زمیندار دیتے ہین اور پٹہ دیگر قبولیت میعادی لکھوا لیتے ہین جب ایک دو برس اُس زمین مین کھیتی ہوتی ہی تو پھر خوب جوت کر کاشتکار اُسمین گندم اور کھودا اور جو وغیرہ زراعت فصل ربیع بوتے ہین تو وہ زمین زیادہ محاصل کی

ہوجاتی ہے اُسوقت اُسکا پٹہ زیادہ کرتے ہین اور پٹہ قبولیت دونون سندون کے نام ہین یعنے زمیندار جو کاشتکار کو سند لکھدیتا ہے اُسکا نام پٹہ ہی اور یہ مضمون اُسکا ہوتا ہے کہ پٹہ باسم فلان کاشتکار آنکہ اسقدر زمین موضع فلان کی فلان طرف بحساب فی بیگہ دوآنہ یا آٹھ آنہ اسقدر مدت کی وعدہ پر فلان کاشتکار کو دیگئی اور قبولیت کاشتکار سے لیکر پٹہ اُسکو لکھدیا گیا چاہیے کہ زمین مذکور کو کاشتکار مذکور اپنے تصرف مین کرے اور روپیہ پیشوٹ کا بموجب پیمایش کے قسط بقسط اور سال بسال بلا حجت وتکرار ادا کرتا رہی اور پٹہ کے سوا زیادہ ستانی ہرگز نہوگی اور جو وعدہ خلافی ہوگی تو ٹھیکہ فسخ ہوجائیگا اور جو وعدہ خلافی نہوگی تو اتمام وعدہ پر پٹہ واپس کرکے موافق شرح دیہ کے زمین مذکور دیجائیگی اطمینان کے لیے یہ پٹہ لکھدیا فقط اور اسامی یعنی کاشتکار سے سند قبولیت مضمون پٹہ کی موافق اسطرح لکھوی جاتی ہے مین کہ فلان کاشتکار ساکن فلان موضع ہون اسقدر زمین موضع فلان کی فلان زمیندار سے اسقدر مدت کو واسطے کاشت کرنیکے لی مین نے وزبحساب فی بیگہ دوآنہ یا آٹھ آنہ شرح اسکی مقرر کرکے ذمہ اپنے کرلی مین نے اقرار کرتا ہون کہ بعد پیدایش زمین کے زرقسط بقسط اور سال بسال ادا کرتا رہونگا اور عذر وتکرار کچھ نہ کرونگا اور بعد گذرنے میعاد کے زمین مذکور زمیندار کو واپس کرونگا اور درصورت خلاف وعدگی ادای زرقسط زمیندار کو فسخ ٹھیکہ کا اختیار ہی اطمینان کیلیے یہ سند قبولیت مین نے لکھدی فقط پس زمیندار کو اختیار ہی کہ انقضای مدت پٹہ کے بعد شرح بڑھاکر اسامی مذکور کو جدید پٹہ لکھدے خواہ زمین اُس سے نکالکر دوسری اسامی کو بشرح اعلے حوالہ کرے کاشتکار کو اسمین کچھ دعوے مزاحمت نہین ہوسکتا ہی اور زمیندار اپنا اسامیون سے محصول زمین لیکر تحصیلدارون کے پاس پہونچاتے ہین اور تحصیلدار خزانۂ سرکار مین ارسال کرتے ہین اور سرکار انگریز بہادر کا معمول ہی کہ اگر زمیندار زر سرکار ادا نہ کرسکے تو سرکار حق زمیندار فروخت کرکے زر مال واجب ذمگی زمیندار وصول کرلیتی ہی اور حق زمیندار کا خریدار کے ہاتھ منتقل ہوجاتا ہے اور دستور سرکار دولتمدار کا ایسا ہے کہ تابند وبست مقررہ زر مالگزاری جو کچھ کہ زمینداروں کے ذمہ معین کی گئی ہی تحصیلدار محال اس سے زیادہ ایک حبہ نہین لے سکتے فصل اٹھائیسوین پٹواریون کے فن مین واضح ہو کہ ہر گانون مین سرکار کی طرف سے ایک شخص حساب کا لکھنے والا مقرر ہوتا ہے اسی کا لقب پٹواری ہی اور مؤلف کتاب کی قیاس مین وجہ تسمیہ پٹواری کا یہ ہے کہ زمین دیہ کے پٹون کا لکھنا جو اُسکے تعلق ہوتا ہی لہذا لقب اُسکا پٹواری مقرر ہوا اور اس زمانہ سرکار دولتمدار انگریزی مین جو تحریر کے کام پٹواریون کے متعلق ہین تفصیل اُنکی بیان کرتا ہون اول زمینداروں کیطرف سے پٹہ اور کاشتکارون کیطرف سے قبولیت دوسرے خسرہ گنکوت گانون کا تیسرے خسرہ ضبطی کا چوتھے خسرہ تقسیم جنس کا پانچوین خسرہ پیایش زمین جاہی اور بارانی کا چھٹے جمعبندی

جنس کنکوت کی ساتوین بہی روزنامچہ کی آٹھوین قبض الوصول کہ اُسکو داخلہ کہتے ہین نوین نقشہ خانہ شماری کا دسوین نقشہ چوکیداری کا بندوبست جدید کے موافق جو ان روزون مین سرکار انگریزی کیطرف سی عمل مین آیا ہے اکثر تحریرین اور حساب کی کاغذ پٹواریون کے تعلق ہوی ہین شرح اور تفصیل باعث طول کلام کا ہے لیکن جو امر کہ ضروری ہین نمونہ اُسکا ذیل مین لکھا جاتا ہے مضامین پٹہ اور قبولیت کی لکھنا اُنکا پٹواریون سی تعلق رکھتا ہی ستائیسوین فصل مین زمیندارون کی فن مین قلم بند ہو چکے ہین اب اسجگہ مکرر اُنکا لکھنا ضرور نہین

نمونہ خسرۂ کنکوت کا

نام کاشتکار کا	نمبر کھیت کا	نام کھیت کا	طول	عرض	تعداد زمین کی	نام جنس کا	وزن جنس کا
رام سنگھ	۱	تاڑ والا	عـ	عـ	۱۳ بسوہ	جوار	دو من

نمونہ خسرہ ضبطی اراضی کا

نام کاشتکار کا	نمبر	نام کھیت کا	طول	عرض	تعداد زمین کی	نابود	باقی	نام جنس
پران سنگھ	۲	کیکر والہ	صـ	عـ	بیگہان	۲ بسوہ	بیگھہ ۱۸ بسوہ	نیل

نمونہ خسرہ تقسیم جنس کا

نام کاشتکار کا	تعداد کھیت کی	نام جنس کا	کل پیداوار	حصہ رعیت کا	حصہ سرکار کا	حق پٹواری کا	خرچ گانون کا	میزان کل
موہن سنگھ	۴	باجرہ	صـ	عـ	سے من	۴ ر	۳۶ ر	لعہ من

نمونہ خسرہ پیمایش زمین چاہی اور بارانی کا

نام کاشتکار کا	نمبر کھیت کا	نام کھیت کا	طول	عرض	زمین	چاہی	بارانی
کیسری سنگھ	۵	رستہ والا	مـ	صـ	سے بیگھہ ۲ بسوہ	سے بیگھہ ۲ بسوہ	+

نمونہ جمعبندی غلہ کنکوت کا

آسامی	تعداد کھیت کی	زمین	نام جنس کا	کل پیداوار	حق رعیت	حق سرکار	حق پٹواری	گانون کا خرچ	میزان کل
آسا	۴	۱۲ بسوہ	باجرہ	۳۰ ر	سے من ۵ ر	سے من ۵ ر	۴ ر	۶ ر	سے من ۱۵ ر

نمونہ تحریر بہی آمدنی روزنامچہ پٹواری کا

آمدنی تحصیل موضع فلان پرگنہ فلان من ابتدائے یکم کنوار سمبت فلان روز پنجشنبہ مطابق دسوین ستمبر سنہ فلان
یکم کنوار روز پنجشنبہ مطابق دسوین ستمبر سنہ فلان

نین سنگھ زمیندار — موہن سنگھ نمبردار — کیسری سنگھ پٹی دار — تاراسنگھ کاشتکار — ہیراسنگھ کاشتکار
باجت قسط فلان — باجت قسط فلان — باجت قسط فلان

نمونہ داخلہ قسط سرکاری کا

نام کاشتکار کا	تعداد زمین کی	تعداد محصول کی	تاریخ وصول	تعداد روپیہ	معرفت	دستخط نمبردار	دستخط پٹواری
ایشری سنگھ	بیگھہ بسوہ		پانچوین کنوار		ایشری سنگھ	موہن سنگھ	بانکے لال

نمونہ نمبر خانہ شماری کا

نمبر	نام گھر کا	نام صاحب خانہ کا	قوم	مرد	عورت	بچہ
۱	بھولا سنگھ	بہادر سنگھ	راجپوت	۴	۳	۲

نمونہ تحصیل زرچوکیداری

نمبر	نام	قوم	تعداد چوکیداری	معاف
۱	بھرت سنگھ	راجپوت	۲	+
۲	کشن سنگھ	ٹھاکر	+	معاف

واضح جاننا چاہیے کہ رسوم پٹواریون کے مختلف ہوتی ہین لیکن علی العموم حق زمیندار سے آنہ مال واجب سرکار سے فی روپیہ آدھ آنہ اور فی صدی تین روپیہ دو آنہ مقرر ہین **فصل انتیسوین عجیب و غریب صنعتون کے بیان مین زبرجد مصنوعی بنانے کی ترکیب** واضح ہو کہ زبرجد بھی ایک قسم زمرد کی ہے اور وہ کان مین پیدا

ہوتا ہے جو ہرلون کے فن مین فصل چھٹی مین خواص و کیفیت زبرجد کی لکھدی گئی ہے مگر حکیمون نے جو زبرجد مصنوعی کے
بنانے کی تدبیر نکالی ہے وہ یہ ہے کہ سبز شیشہ جسقدر چاہین لیکر اُسکے نگینے بنائین اور مقدار اُنکی جسقدر چاہین رکھین بعد ازان
پھٹکری کو پانی مین حلکر کے اپنے پاس موجود رکھین اور شیشہ کے سبز نگینون کو کوری رکابی سفالی مین کہ جسپر پانی
نہ پڑا ہو علیحدہ علیحدہ چُن دین اور رکابی سفالین کو کوئلہ کی آگ پر رکھدین جب وہ نگینہ ایسی گرم ہو جائین کہ انگلی
اُسپر نہ رکھین جائے اُسوقت اُس پھٹکری کے پانی کو قطرہ قطرہ نگینون پر ٹپکانا چاہیے کہ سرد ہو جائین پھر موافق
دستور اول کے گرم کرین اور اُسی طرح پھر پھٹکری کا پانی ٹپکائین اسیطرح تین دفعہ گرم کرین اور پھر سرد کرین
بعد ازان سرد پانی سے دھو ڈالین انشاء اللہ تعالیٰ ایسا رنگ ہو جائیگا کہ زبرجد یمانی کانی کے مثل وہ نگینہ سب
ہو جانیگے کہ اصل اور نقل مین کوئی ہرگز فرق نہ کر سکیگا مگر البتہ وزن سے تمیز ہوگی کہ زبرجد کانی مصنوعی سے
بھاری ہوگا مگر رنگ مین کچھ فرق اور تفاوت نہوگا طریق زر خالص کے حل کرنیکا معلوم رہے کہ حل کیے سونے سے
ملمع بآسانی ہو سکتا ہے اور نقاشی اور لکھنے کے کام مین بھی آتا ہے ترکیب اُسکی یہ ہے کہ زر خالص دو مثقال نوشادر
ایک دانگ زرد گندھک ایک دانگ اول نوشادر اور گندھک کو مرغ کے بیضہ کی زردی مین خوب گھسین کہ ایک
ذات ہو جائے پھر دو مثقال ورق طلا کو چینی کے کاسہ مین کرین اور ایک دانگ نوشادر اور گندھک گھسی ہوئی
ورق طلا مین ملا دین اور شیشہ کی دستہ سے خوب حلکرین کہ ورق طلا بھی حل ہو جائین اُسوقت اُس چینی کے کاسہ
کو تھوڑی دیر نرم آگ پر رکھدین آگ کی گرمی سے نوشادر اور گندھک جاتی رہیگی صرف خالص سونا حل کیا ہوا
رہجائیگا اُسوقت قدری گوند اُس مسولے مین ڈالدین اور نقاشی یا لکھنے کا کام کرین یا تانبے اور چاندی اور لوہے
کے ظروف پر ملمع کرین مگر ظروف کو اول خوب ملکر اور دھو کر صاف کر لین یعنی ایسا مانجین کہ زنگ اور کثافت انکی
دفع ہو جائے اور خوب روشن اور چمکدار ہو جائین اور ملمع سازون کے فن مین ملمع کرنے کی تدبیر دیکھ لین دوسری
ترکیب ورق طلا حل کرنے کی سونے کے ورق اور برابر اُنکے طبقی ہرتال پھٹکری کے پانی سے جو آفتاب مین حل کیا ہو
سنگ صلابہ پر ایک ساعت گھسین کہ فی الفور حل ہو جائے بعد ازان گوند کے پانی سے رقیق کر کے جدول کشی یا نقاشی
اور نوشت کے کام مین لاوین سنگ راسخ کے بنانے کی ترکیب کہ اُسکو روسخت بھی کہتے ہین تانبے کے باریک ورق
اور دو چند گندھک زرد کہ جسکو اہل ہند چھاچیہ کہتے ہین لیکر گندھک کو باریک پیسکر تھوڑی سی کاسہ سفالی مین بچھائین
اُسکے اوپر تانبے کے ورقونکو علیحدہ علیحدہ چُن دین اور اُسپر پھر گندھک کو بچھائین اسیطرح گندھک اور تانبے کو تہ بہ کرین جب
تانبے کے ورق تمام ہو جائین تو گندھک اُسپر بچھا کر اُس کاسہ پر دوسرا کاسہ رکھین دونون کاسون کا منہ مٹی سے

خوب بند کرکے آٹے سے اُپلون مین بند کرکے آگ دیوین جب سرد ہوجاوے آگ تو اُسکو نکال لین کہ تمام روسخت ہوجائیگا
اور تانبے کی ظرف مین کہ شنگرف بنائین گندھک کے سبب سے کہ شنگرف کا جزو ہے جسقدر تانبا دیگچے کا جل گیا ہوگا وہ روسخت
ہے حاصل کلام روسخت کی اصل تانبے اور گندھک سے ہے ترکیب خضاب کی جو ایک ساعت مین بال سیاہ
کرے مردارسنگ اور چونہ بغیر بجھا ان دونون اجزا کو برابر لیکر باریک پیسکر چینی کے برتن مین کرین اور چار انگشت
پانی اُسپر چڑھادین اور دھوپ مین اتنی دیر رکھین کہ جو سفید بال کو اُسمین ڈالدین تو سیاہ ہوجاوے اُسوقت اُسکے
صاف پانی کو شیشہ مین کرلین اور فضلہ اُسکا دور کرین جسوقت خضاب کرنا چاہین تو تھوڑا سا اُس پانی مین سے لیکر دو چند مہندی
اور ایک حصہ وسمہ اُس پانی مین بھگو دین اور لگائین اور ساعت بھر رومال سے باندھ لین پھر دھو ڈالین اور چنبیلی کا
تیل بالون پر لگائین لبان کے جوہر کھینچنے کی ترکیب عود یعنی لبان جسقدر چاہین جو کوب کرکے مٹی کی ہانڈی
مین بچھائین اِس ڈھنگ پر کہ لبان کے ریزے باہم ملے ہون مگر تلے اوپر نہون پس ہانڈی کو سرپوش سے بند کرکے
اوپر اُسکے خوب مٹی لگائین کہ جوف باقی نہ رہے یعنے کوئی روزن اور درز نہ رہجائے کہ اُسمین سے دھوان نکلنے
لگے بعد اُسکے اُس ہانڈی کو چولہے پر رکھکر پاؤ سیر تل کے تیل سے چراغ بھرے اور اُس ہانڈی کے نیچے رکھکر
اُس چراغ کو روشن کرین اور چراغ مین ایسی بتی ڈالین کہ وہ پاؤ سیر روغن تمام رات مین جلے اور باقی نہ رہے
اور چراغ کی لو سے اور ہانڈی سے دو تین انگشت کا فاصلہ رہے صبح کو دیکھین اگر دیگچہ سرد ہوگیا ہو اور مطلق
اُسمین گرمی باقی نہین رہی ہو تو احتیاط تمام سے دیگچے کا مُنھ کھولکر عود کے تمام جوہر کو کہ خالص چاندی کی ریزون
کے رنگ پر ہانڈی کے گرد پیش اُڑکر لپٹ گیا ہے اُسکو گھرچ لین اور رکھ چھوڑین جس مرد بلغمی مزاج کو جوڈہ
بلغم کی کثرت سے اُسکی شہوت مین ضعف آگیا ہووے اور جو عورت کہ پرسوت کی مرض مین گرفتار ہووے اُن کو
بغیر مصالحہ کے پان مین رتی بھر ڈالکر کھلا دین اور ایک ماشہ ہاتھ پانون کی ہتیلی اور تلوون مین ملین امراض بالکل
دفع ہوجائینگے اور حار مزاج کو نہ دینا چاہیے البتہ ہاتھ پانون پر ملنے سے فائدہ ہوگا دوسری ترکیب لبان کی
جوہر کھینچنے کی ایک چھٹانک لبان کو جو کوب کرکے آدھ سیری ہانڈی مین بچھادین اور ہانڈی کے پیٹ
مین اِسطرح سیخین رکھدین کہ باہم ملی ہوون اور ہانڈی کے مُنھ پر سرپوش رکھکر مٹی سے خوب بند کرین اور دھوپ
مین خشک کرکے رات کے وقت دیگدان پر رکھکر بموجب طریق مذکورہ چراغ ہانڈی کے نیچے روشن کرین رات بھر
مین سب جواہر لبان کا اُڑکر سیخون مین لپٹ جائیگا صبح کو ہانڈی کو سرد دیکھکر کھولین اور کبوتر کے پر سے تمام جوہر کو لپیٹ
کے جمع کرلین اور رکھ چھوڑین اور بطریق مذکور اُس عورت کو دیوین جسکو پرسوت ہووے اور اُسکے بدن سے بہت عرق

جاری ہوا اور سرد اور ترش چیزین اُسکو کھانے نہ دین اور جاڑون مین دو ہفتہ اور گرمی مین ایک ہفتہ کھلائین انشاء اللہ تعالی
فائدہ کلی بخشیگا اور کم شہوت بلغمی مزاج آدمی کو بھی فائدہ کرتا ہے کہ شہوت اُسکی قوی ہو جائیگی اور بھوک پیدا کرتا ہی
اور بوی بدن اور بوے دہن خوشبودار ہو جائیگی پلاس پاپڑہ کے روغن کھینچنے کی ترکیب پلاس پاپڑہ کہ طلا
اُسکا آلت کم شہوت کو قوت تمام بخشتا ہی جسقدر پلاس پاپڑہ چاہین لیکر پانی مین تر کرین جب بالیدہ ہو جائی تو پوست
اُسکا دور کرکے مغز اُسکا خشک کرلین کہ تری پانی کی کچھ باقی نہ رہے ایک ہانڈی کے وسط مین یعنے تہ مین دو تین
سوراخ کرکے اُسمین بھر دین جب کہ نصف ہانڈی سے کچھ کم بھر جائے تو ہانڈی پر سرپوش رکھکر مٹی سے منھ اُسکا
خوب بند کرین اور دھوپ مین سکھالین اور ایک ہاتھ گہرا اور اسیقدر عرض مین اور اسیقدر طول مین گڑھا کھود کر گڑھے
کے بیچ مین ایک گڑھا چھوٹا اور کھودین اور اُس چھوٹے گڑھے مین چینی کی پیالی رکھدین اور اُس چھوٹے گڑھے
کے منھ پر بڑے گڑھے مین ہانڈی کو رکھدین مگر اسطرح رکھین کہ تہ کے سوراخ جو ہانڈی مین ہین وہ چینی کے پیالی کے
اوپر ہین اور اُنے اُپلے گڑھے مین ڈالکر ہانڈی کے پہلو مین ادھر ڈھیر کردین لیکن خوب چنکر رکھین اور آگ دیوین جب اُپلے
جلکر وسرد خاک ہو جائین تو ہانڈی کو گڑھے سے اُٹھالین اور دیکھین کہ روغن سوراخون سے ہانڈی کے چینی کی پیالی مین آگیا
ہوگا اُسکو شیشے مین کرلین اور ہر روز وقت شب دو ماشہ وہی روغن قضیب پر ملین اور پان گرم کرکے اُسپر لپیٹین اور کچے
دوڑے سے باندھ دین صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالین سات دن مین فائدہ کلی بخشیگا اور اسیطرح لونگ اور دارچینی اور
جوز اور مال گنگنی اور سرپھوکہ اور اجوائن وغیرہ کا روغن اگر کھینچنا چاہین تو ہو سکتا ہی خشک یعنی سخت سونے کے نرم کرنے
کی ترکیب اگر تانبے کے الحاق سے یا سوہن مکی سے سونا اسقدر سخت ہو گیا ہو کہ ہتوڑی کی چوٹ نہ کھا سکے اور چوڑا نہ ہو
تو قدری نوشادر نیلہ تھوتھ برابر باریک پیسکر چنے چنے کی برابر گولیان بنائین اور آمیزش کے سونے کو گلا کر دو تین گولیان
اُسمین ڈالین اور سونے کو سرد کرکے اہرن پر رکھین اور ہتوڑی سے چوٹ لگائین اگر سونے کیطرح نرمی آگئی تو فبہا والا
پھر چرخ دیکر دو تین گولیان اُسمین ڈالین اور سرد کرکے دیکھین مثل خالص سونے کے نرم ہو جائیگا نباتات کے نمک نکالنے
کی ترکیب مولی اور چرچرہ کہ اُدنگا بھی اُسکو کہتے ہین اور درخت انگور وغیرہ جس نباتات کا نمک نکالنا منظور ہو اُس
نبات کو دھوپ مین خشک کرلین اور آگ مین جلا دین اور اُسکی خاک کو اُٹھا کر جسطرح رنگریز کسوم سے رنگ ٹپکاتی ہین
اسیطرح اُس خاک پر پانی چھڑک کر تیزاب اُسکا کھینچین جب تمام پانی ٹپک جائے تو اُس تیزاب کو پھر اُسی خاکستر پر دوبارہ
ڈالین اور اسیطرح پھر اُس تیزاب کو تیسری مرتبہ اُسی خاکستر پر ڈالین ان تین مرتبہ مین اُس خاکستر سے بالکلیہ
شوریت نمک کی تیزاب مین آجائیگی کچھ حدت نمک باقی نہ رہیگی اُسوقت اُس تیزاب کو قلعی دار دیگچے مین ڈالکر

پکائین کہ سب پانی خشک ہوجائے اور خالص نمک باقی رہے اُس نمک کو کام مین لائین اور جس مطلب مین چاہین صرف
کرین تانبے کے مارنے کی ترکیب کہ مثل کاغذ کے سفید ہوجائے درخت انکول خاردار کا خشک پوست اور
موٹی جڑ اُسکی بالشت بھر زمین کے نیچے سے نکالین اور اُس جڑ کو چاقو سے کھود کر گودا اور مغز اُسکا لین اور اُسکے اندر پیتل
مد وشاہی یا ورق تانبے کے ڈالین پھر اُسپر وہی مغز اُس جڑ کا بھر دین اور خشک پوست کو خوب پیسکر اُسکے اوپر بھر دین اور
ایک طرف اُسپر رکھکر مٹی سے خوب بند کر دین اور اُس جڑ کو دو تین تہون سے گل حکمت کرکے دھوپ مین خشک کر لین
اور خوب دھکتی ہوئین منگنیون کی آگ مین بحبت یعنی دبا دیوین انشاء اللہ تعالیٰ تانبا خوب سفید ہوجائیگا اور کشتہ
ہوجائیگا جہان چاہین کام مین لاوین مگر لازم ہی کہ اس عمل سے پہلے پیسے کو یا تانبے کے ورقون کو دس بار آک
مین سُرخ کرین اور پانچ دفعہ لیمو کے عرق مین یا ترش سرکہ مین سرد کرین اور پانچ مرتبہ روغن زیتون مین یا تل کے
تیل مین سرد کرکے وہی عمل کرین اور یاد رہے کہ انکول دو قسم کا ہوتا ہی ایک خاردار ہوتا ہی اور ایک بیخار ہوتا ہی
یہان خاردار درکار ہی اور بیخار محض بیکار ہی حشرات الارض کے دفع کرنیکی ترکیب سانپ کے دفع کرنے کی ترکیب
جس قسم کا کہ ہو وہ شاخ گوزن کی یعنی بارہ سنگے کے سینگ یا بکری کے سم یا عاقرقرحا کو آگ پر جلائین اُسکے دھوئین سے
سب قسم کے سانپ بھاگتے ہین اور جرائی کو سانپ کے راستہ مین ڈالدین تو فوراً سانپ بھاگ جاے اور جو نوشادر کے پانی مین
رائی کو حلکر کے سانپ کے سوراخ مین ڈالدین تو سانپ اپنا گھر چھوڑ دے اور چلا جاے بچھو کے دفع کرنے کی ترکیب
ہرتال کے دھوئین سے بچھو بھاگ جاتا ہے مولی کا عرق یا مولی کے پوست کا عرق یا مولی کے پتون کا عرق بچھو پر
ڈالدین تو فوراً مرجائے اور جو چرچرہ کی جڑ کہ جسکو اوگا کہتے ہین ہاتھ مین رکھکر اور بچھو کو اُٹھالین تو ڈنک نہین
مارتا پسو کے دفع کرنے کی تدبیر اگر خطل کو پانی مین پیسکر سب گھر مین چھڑک دین تو اُسکی بو سے پسو بھاگ جاتی
ہین اور جو خار پشت کی چربی کو ایک لکڑی پر ملکر کھڑا کر دین تو تمام گھر کے پسو اُس لکڑی کو لپٹ جائینگے اور مرجائینگے
اور کیلو اسہ گھاس اگر بستر پر چھڑک دین تمام پسو مرجائین اور جو سداب کے پتون کا پانی اور گوکھرو کے پتون کا پانی اور
خربوب کا پانی اگر گھر مین چھڑک دین تو پسو دفع ہوجائین مچھرون کے دفع کرنے کی تدبیر اگر صنوبر کی لکڑی کو آگ
پر جلائین تو اُسکے دھوئین سے مچھر دفع ہوجائین اور اشق کے دھوئین سے اور مورد کے پتون کے دھوئین سے اور سرو کے
سے اور گوگل اور گندھک اور شاخ گوزن کے دھوئین سے اور بکولون کی منگنیون کے دھوئین سے اور اسپند کے دھوئین
سے سب پسو بھاگ جاتے ہین اور سرو کے پتے اگر بستر پر رکھین تو اُسکی بو سے پسو بستر کے گرد نہ آئینگے دیمک کے دفع
کرنیکی ترکیب خار کے پتون کے دھوئین سے دیمک بھاگ جاتی ہی اور جس گھر مین کہ مہ ہوتا ہی وہان دیمک نہین رہتی اور جو ہا

جلاکر اُسکی خاکستر جس جگہ گھر مین دیمک ہو وہان چھڑکدین دیمک دفع ہوجائیگی مکھیون کو دفع کرنیکی ترکیب
ہرتال کے دھوین سے اور کندش کے دھوین سے مکھیان مرجاتی ہین اور جوزرد ہرتال کو پیسکر پانی یا دودھ مین ملاوین
اور ایک ظرف مین رکھدین تو تمام گھر کی مکھیان اُسمین جاکر پینگی موشون کے دفع کرنے کی تدبیر جس گھر مین کہ
موش بہت ہون تو ایک موش کو پکڑکر اُسکو خوجہ کرکے چھوڑدین تو سب موش وہان کو بھاگ جائینگے اور سنکھیا موشون
کا زہر ہے جس چیز مین چاہین ملاکر کھلائین اگر پانی نہ پائینگے تو مرجائینگے نملہ کے دفع کرنے کی تدبیر اگر قطران کو
گھر مین جلائین تو اُسکے دھوین سے نملہ بھاگ جائین اور زنبور یعنے بھڑ گندھک کے اور لہسن کے دھوین سے
بھاگ جاتی ہین باب دوسرا فنون اوسط کی بیان مین شامل چند فصل پر فصل پہلی حدادون یعنی لوہارون
کی فن کے بیان مین تواریخ کی کتابون لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے پیشتر آہنگری نے دنیا مین رواج
پایا ہے اور وہ حضرت اکثر زرہ بناتے تھے اور اُسکی قیمت سے اوقات بسری کرتے تھے اور اس پیشہ کا نفع اور مزدوری
شرع مین حلال اور طیب ہے زمان قدیم مین جمشید بڑا بادشاہ ایران کا تھا اُسنے تلوار اور برچھا اور گرز و کمند وغیرہ ہتھیار ایجاد
کیے ہین اور اس پیشہ والی کو اسکے نفع اور محنت مین پانچ چھ روپیہ یا دس روپیہ ماہواری البتہ ملتے ہین اس سے
کم و زیادہ نہین ملتے اسکی کاریگری کے ہتھیار ہتھوڑا اور اہرن اور زنبور اور منفخ اور کوئلہ اور کورہ ہے اور لوہے کی
قسم قسم کے ہتھیار اور برتن بناتے ہین اور لوہا چند قسم کا ہے ایک فولاد ہے کہ سب قسمون مین اعلےٰ ہے کہ تلوار اور
جمدھر اور خنجر اور چھری وغیرہ انواع طرح کے ہتھیار اُس سے بنتے ہین اور فولاد بہتر اور قسم اول ایران مین پیدا
ہوتی ہے اور ہند کے بھی بعضے ملکون مین پیدا ہوتی ہے دوسری قسم اسپات ہے کہ مشہور ہے اُسکی بہتر قسم جین کی
ولایت سے آتی ہے اور ہتھیار اور قلمتراش اور بندوق کے پرزے اُس سے بناتے ہین تیسری ہندی لوہا ہے کہ قرولی
اور گوالیار وغیرہ اور کوہستان ہند مین بھی اُسکی کان ہے اور یہ قسم بہت کم قیمت ہوتی ہے فولاد کی انتہاے قیمت
ایک روپیہ مین دو سیر اور اسپات ایک روپیہ مین تین سیر اور ہندی لوہا ایک روپیہ مین چار سیر ہے ہندی لوہے
سے کیلین چھوٹی بڑی اور ماہی توا اور ڈول اور تغار اور خوان وغیرہ بہت قسم کے ظرف بناتے ہین اور ایک
دفعہ جو لوہے کو آگ مین لال کرکے تل کے تیل مین بجھائین اور دوسری دفعہ لال کرکے صرف پانی مین بجھائین تو
سب لوہون کو آہن ربا کیطرح وہ اپنے مین ملائیگا اور لوہے کا خواص ہے کہ جو آگ مین گرم کرکے پانی مین بجھائین
اور اُس پانی کو سرد کرکے اپنے صرف مین لائین تو نہایت مقوی باہ ہے اور قابض ہے آنتون کے زخمون کے
واسطے اور اسہال دموی کے لیے جو مزمن ہوگیا ہو اور اسہال بواسیری کے واسطے اور ورم پھیپھڑہ کو اور

سلسل بول کے مرض کو اور مقعد کے درد کو اور زردی رخسارہ کو اور ہضم کو نفع کرتا ہی اور معدیت کو تقویت دیتا ہی اور
شراب مین اگر لوہے کو بجھاوین اور استعمال کرین تو اسہال و موی اور خفقان کو واسطے اور استسقا اور ضعف جگر اور
معدہ اور باہ کے لیے پانی کے بجھے سے تو تیر ہے اور ہتھیار بنانے کے وقت لوہے مین سے میل جو نکلتا ہی اسکو خبث الحدید
کہتے ہین اور فارسی مین ریم آہن کہتے ہین اسکو جو شہد کے ساتھ پیسین اور پانی مین دھولین اور دھوپ مین سکھا لین
تو مدبر ہو جائے اسکی مقدار دو دانگ تک ہی اور جو دو درہم ایک دفعہ کھالین تو آدمی کے واسطے زہر قاتل ہے درجۂ دوم
مین گرم ہی اور درجۂ سوم مین خشک ہے اور مزمن الدم کو مانع ہے اور حیض کو جاری کرتا ہے اور سلسل بول اور استرخاے
مقعد اور معدہ اور بواسیر اور طحال کے واسطے نافع ہے لازم ہی کہ اسکو اور دواؤن مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے اور یہ
طبیب کی راے پر منحصر ہے تلوار بنانے کی تدبیر گھوڑی کا نعل جو سم سے گھس گیا ہو اور جدا ہو گیا ہو تو ایسے نعل
جمع کرکے سب کو آگ مین سرخ کرکے بجھا کرین اور ہر مرتبہ آگ مین تاؤ دیکر سجی کے نمک مین اور ساٹھی کے چاول کے
پیچ مین بجھا دین یہانتک کہ تلوار بنانے کے لائق مقدار مین رہجائے اور تلوار بنائین تو ایسی نرم ہو کہ مثل کاغذ
پیچیدہ ہو جائیگی اور زمین سے درم اٹھالیگی اور شیشہ کو کھینچ لیگی دوسری ترکیب تلوار اور بھال بنانے کی اس کا
زخم کسی علاج سے اچھا نہین ہوتا نرم لوہا دس حصہ اور تانبا تین حصہ سب کو بوتہ کرین اور تھوڑا سا سوہاگہ اس پر
ڈالکر چھوڑ دین جسوقت خوب چرخ کھاوے تو آگ سے نکالکر آدمی کے پیشاب مین یا گدھے کے پیشاب مین بجھا کر
اسی طرح تین دفعہ کرین پھر جو چاہین بنائین نوع دوسری تلوار اور چھری اور خنجر وغیرہ کی آبداری دینے کی ترکیب
پھٹکری اور نوشادر پیکانی برابر پانی مین گھسین اور تلوار پر لگائین تو وہ تلوار آئینہ کے مثل آبدار ہو جائیگی کہ منھ
اسمین نظر آئیگا دوسری ترکیب مٹی اور ترگوبر کو آمیز کرین اور تلوار کو اسمین آب دین اور ترکیب گاے کے گوبر
کو ملاکر کوٹین اور برابر انکے ہرتال ڈالین اور خوب کوٹین اور ملائین اور گدھے کے پیشاب مین تر کرین اور اس
سے تلوار کو آبدیدین اور سب لوہے سہاگہ اور سنکھیا سے چرخ کھا جاتے ہین اور سنکھیا کے بدلے مین اگر ہرتال ڈالین
تو وہی اثر ہوتا ہے اور نرم لوہا گندھک سے بھی گل جاتا ہے اور لوہے کے آدھے وزن کے برابر بوتہ مین بھر
اوپر اسکے کردین تو اور زیر کی طرح چرخ کھا جائے اور لوہا سب نمکون سے زنگ ہو جاتا ہے اسکو زعفران الحدید کہتے
ہین خصوصاً نوشادر سے جلد تر زنگ ہو جاتا ہے برادہ مین لوہے کے چوتھائی نوشادر پیسکر ملادین اور قدرے نمی پانی کی
دیکر سرد جگہ کہ جہان دھوپ نہ جائے پیالہ مین رکھدین تین چار دن مین سب زنگ ہو جائیگا فقط فصل دوسری
روشنائی بنانے والے کے فن مین واضح ہو کہ لکھنے کی سیاہی کو روشنائی کہتے ہین یہ کام آسان ہے مگر نفع کم ہی اسلیے

مجرد آدمی جو کچھ ہنر نہ جانتا ہو تو یہ سہل کام اختیار کرے اور اس سے وجہ معاش کرے اسکے بنانے کی یہ تدبیر ہے کہ چند پیالہ مٹی کے کورے لیکر معتدل بتیان آنمین ڈالدے اور تیل تل کا یا سرسون کا یا خشخاش کا یا السی کا آنمین بھردے اور کوٹھری مین رکھے جہان ہوا اثر نہ کرے اور ہر چراغ کے گرد تین تین انٹین رکھدے اور چراغ کو روشن کرکے سفالی رکابیان اُن پیالون کا سرپوش کرے اور سرپوش اندک بلند رہے کہ دودھ زیادہ تر اسمین جمع ہو اور چار ساعت کے بعد جسقدر دودھ اُن رکابیون پر جمع ہوگیا ہو اُسکو جدا کرلے اور باحتیاط نگاہ رکھے اور پھر بدستور سرپوش ڈھکدے اور جس چراغ مین تیل کم ہوگیا ہو تو روغن ڈالدے کہ دودھ حسب دلخواہ اُترے پھر ہیرا کیس اکیس ماشہ اور گوندپول کا جسکو صمغ عربی کہتے ہین چار دام اور مازو دو دام انکو لیکر مازو کو جوکوب کرکے سیر بھر پانی مین تین دن تر رکھے پھر جوش دین کہ نصف پانی رہ جائے اُس پانی کو چھانکر اور کسیس اور گوند کو باریک پیسکر اسمین ڈالدے اور اکدام دودھ لوہے کی کڑھائی مین ڈالکر اُس پانی مین بقدر حاجت کہ دودھ پر ڈالے اور لوہے کی دستہ سے یا سنگین لکڑی سے چند روز برابر مسین جسوقت پانی خشک ہوجائے تو ضرور تہ اُسی پانی مین ڈالدے اور رکھے سات دن تک ہر صبح سے شام تک گھسے بعد ازان خشک کرکے رکھچھوڑے یہ روشنائی بہت صاف اور روان ہوتی ہے دوسری نوع یہ ہے ترکیب بھی بہتر ہے روشنائی نہایت خوب ہوتی ہے کسی شاعر نے موزون کیا ہے بیت ہموزن ۱۰ دودھ زاک ست ہموزن ہر دو مازو ہموزن ہر سہ صمغ ست انگاہ زور بازو + نکتہ اگر سیاہی بہت گاڑھی ہو تو قدری پانی لیمو کا اسمین ڈالین خوب روان ہوجائیگی اور چوتلی ہے تو تھوڑی سے بتاشہ اُسمین ڈالین خوب درست ہوجائیگی اور روشنائی مین اگر گوند زیادہ پڑگیا ہووے تو روشنائی کو گھونٹ کر پانی مین ایک لمحہ آگ پر رکھدین درست ہوجائیگی اور نوع دودھ ایک دام صمغ عربی چار دام مازو اور منھدی کی پتی دو دام اور نیلا تھوتھ ایک دام اور بجے سار کی لکڑی ایک دام کسیس ایکدام سوہن کی دو ماشہ لازم ہے کہ مازو اور منھدی کی پتی خشک اور بجے سار کی لکڑی اور نیلا تھوتھ کو جوکوب کرکے دو سیر پانی مین ڈالدین اور تین دن تر رکھین بعد ازان جوش دیوین کہ نصف پانی باقی رہجائے پھر کسیس اور مار قشقشان اور گوند کو باریک پیسکر اُسی پانی مین ڈالدین اور صمغ وغیرہ کے حل ہونے کے بعد اُس پانی کو پارچہ بیز کرکے شیشہ مین رکھچھوڑے اور تھوڑا تھوڑا دودھ مین ڈالکر گھسین اکیس دن مین بہت نادر اور اعلےٰ روشنائی ہوتی ہے یعنی چھ یا سات روپیہ سیر بکتی ہے خوشنویسون کے لکھنے کے لائق اور بادشاہی دفترخانہ کے قابل ہوتی ہے اور گھوٹنے مین جسقدر مدت گذریگی روشنائی بہتر اور تحفہ ہوگی روشنائی کے داغ چھٹانے کی ترکیب اگر کپڑے پر روشنائی گر پڑی ہو تو تل کے روغن یا ہر ایک روغن کو اُس داغ پر خوب ملکر تر بتر کردین اور گرم پانی سے دھو ڈالین داغ چھوٹ جائیگا اور جو کپڑے پر

۱۰ بجہت کاہل پڑنے کے اور بجہت دوون کا بجوزن نہ ہونے کے اسکا بجوزن ہونا بیان ہوا ہے

تیل گر پڑا ہو تو اُس داغ پر روشنائی ملکر گرم پانی سے دھوین داغ بالکل دور ہو کر بیداغ ہو جائیگا اور واضح ہو کہ رسمی سیاہی تین روپیہ سیر بکتی ہے اور روشنائی بنانے والون کو تین چار روپیہ ماہواری سے زیادہ منافع نہین ہوتا

فقط فصل تیسری زنگار بنانے والون کے فن مین یہ فن بھی نہایت سہل اور آسان ہی اور اُستادی شاگردی کی کچھ حاجت نہین ہے اور اس کام کے واسطے کچھ ہتھیار نہین درکار ہین ترکیب یہ ہی کہ تانبے کا برادہ نہایت باریک اور لطیف کہ اُسمین کچھ گرد و غبار نہو اور برادہ برنج کا کہ اُسمین کچھ اور نہ ملا ہوا ایک دیگچی قلعی دار مین ڈالین اور سرکہ مقطر نہایت تیز اور تند بھی اِسقدر اُسمین ملائین کہ برادہ کے اوپر آجائے اور دو ہفتہ برابر اُسکو دھوپ مین رکھین اور جس ظرف مین وہ ہو اُسکا منھ بند کر دین کہ گرد و غبار سے محفوظ رہے جب سرکہ خشک ہو جائے تو اور سرکہ ڈالدین کہ تمام برادہ زنگار ہو جائیگا دوسری نوع تانبے کا برادہ جسقدر چاہین لیکر چوتھائی اُسکی نوشادر اور آٹھوان حصہ اُسکا نمک لاہوری نمک اور نوشادر کو جدا جدا پیسکر برادہ مین ملائین اور بدقلعے ظرف مسی مین رکھکر سرکہ مقطر کہ بہت تند اور تیز ہو یا لیمو کا غذی کا عرق اُسپر ڈالدین اسقدر کہ اُسکے اوپر آجائے اور ظرف کو بند کر کے دھوپ مین رکھدین اور ہر روز لکڑی سے تہ و بالا کرتے رہین اور عرق یا سرکہ خشک ہو جائے تو اور ڈالدین جب دیکھین کہ برادہ تمام زنگار ہو گیا اور جسم بھی اُسکا کچھ باقی نہ رہا تو خشک کر کے فروخت کرین تیسری نوع تانبے کا برادہ دس جزو اور نوشادر تین جزو نوشادر خوب پیسکر برادہ مین ملاوین اور تانبے کے بے قلعے برتن مین رکھین اور سرکہ نہایت تیز اور تند عرق لیمو کے ساتھ اُسپر ڈالدین اور اسقدر ڈالین کہ اُسپر ایک انگشت عرق آجائے اور اُس ظرف کو بند کر کے گھوڑے کی لید مین پانچ روز تک دباوین اور ہر روز نئی لید اُسپر ڈالین زنگار خوب ہو جائیگی ڈیڑھ روپیہ سیر سے کم اور چار روپیہ سیر زیادہ فروخت نہوگی چوتھی نوع زنگار سبز دہن زنگار سبز دہن اسوجہ سے کہتے ہین کہ سبزی اُسکی دہن پر ہوتی ہے اور پاکیزگی اور لطافت مین سبزۂ نو دمیدہ کے مثل ہوتی ہے ترکیب اُسکی یہ ہے کہ خالص چاندی کا برادہ سنگ صلایہ مین ڈالین اور تھوڑا سا نمک کھانے کا اُسمین ڈالین اور پانی ڈالکر خوب گھوٹین ایک پہر تک پھر صاف پانی مین دھوین کہ تمام میل دور ہو جاوے اور چاندی صاف نکل آوے اُسکو دھوپ مین خشک کرین اور پھر نمک اور پانی ڈالکر گھونٹین بعد ازان پانی سے دھوکر دھوپ مین خشک کرین تین مرتبہ یہی عمل کرین اور یہ امر برادہ کو صاف کرنے کے لیے ہے تیسری دفعہ خشک کر کے برادہ نقرہ کے ہموزن بہت پاکیزہ اور صاف اور مصعد نوشادر اُسمین ملاوین اور سرکہ نہایت تیز و تند مقطر اسقدر اُسمین ڈالین کہ سب اجزا سرکہ مین ڈوب جائین پھر سرکہ کرین ایسا کہ تمام سرکہ اجزا مین جذب ہو جائے اور خشک ہو جائے دوسری دفعہ پھر سرکہ فقط بغیر نوشادر کے ڈالین اور اسقدر گھونٹین کہ سرکہ خشک ہو جائے اسیطرح سات مرتبہ سرکہ

ڈالین اور خشک کرین ساتوین دفعہ نہایت تحفہ و نادر زنگار ہو جائیگا اور تانبے کے زنگار کیطرح بوے بد اُسمین نہ آئیگی
پانچوین نوع زنگار فرعونی کی تانبے کے برادہ کو گرد و غبار سے پاک کرکے چاندی کی زنگار کیطرح نمک اور پانی مین
ایک پہر گھونٹ کر پانی سے دھو ڈالین اور دھوپ مین سکھالین دو تین بار اسیطرح کرین کہ تانبے کی سب کثافت دور
ہو جائی اور خوب روشن ہو جائے اُسوقت چینے کی کاسہ مین کرکے سرکہ مقطر تیز و تند اُسمین ڈالین اور دھوپ مین رکھدین
اور کاسہ کو سرپوش سے ڈھانک دین کہ گرد و غبار سے محفوظ رہے اور ہر روز دیکھین جب رنگ سرکہ کا سبز ہو جائی اُس سبز سرکہ
کو دوسرے کاسہ مین کرلین سرکہ اُس برادہ پر ڈالدین ہر روز یہی عمل کرین یہانتک کہ سب برادہ تانبے کا سرکہ مین حل
ہو جائے اُسوقت اُس سرکہ محلول کو خشک کرکے کام مین لاوین کہ لطیف و پاکیزہ زنگار ہوگی نوع چھٹی حکما کے صنعت
کی زنگار سونے کا برادہ ایک جزو نوشادر مصعد لطیف و پاکیزہ ایک جزو نوشادر اور برادہ کو ملاکر شیشہ اور چینی کے کاسہ مین کرین
اور مقطر سرکہ اُسپر ڈالین اور دن کو دھوپ مین رکھین اور گرد و غبار سے بچائین چند روز مین سب زنگار ہو جائیگی پھر خشک کرکے
کام مین لاوین فقط **فصل چوتھی آتشبازون کے فن مین** واضح ہو کہ آتشبازون کا فن نہایت خطرناک ہی اسلیے کہ
حالت غفلت مین اگر ایک چنگاری بارود مین جا پڑی تو جان اور مال اور گھر تمام جلکر خاک ہو جای جس کام مین خوف مضرت زیادہ
ہوتا ہے اُس کام کو دانا اور عقیل نہین کرتے ہین بلکہ خدرا در احتراز واجب جانتے ہین اور پیشہ اور شیوہ اپنا اُسکو نہین کرتے
اگر ضرورت بیحد کچھ اُسکی پڑتی ہے تو کمال احتیاط سے اُسکو سرانجام دیتے ہین تو خطر کی دہشت سے امن مین رہتے ہین
مبتدیون کی دریافت کے لیے بعض آتشبازیون کی وزن مین لکھتا ہون کہ اس فن سے بالکل بیخبر ہین **وزن مہتاب کا**
شورہ پاؤ سیر گندھک چار دام نیل ساڑھے چار ماشہ ہرتال دو دام سب کو باریک پیسکر موافق قاعدہ مشہورہ کی بھرین
نوع دوسری وزن مہتاب مین شورہ قلمی آٹھ دام گندھک چار دام ہرتال دو دام شنگرف ایک دام کافور آدھا دام
سب کو خوب باریک پیسین اور بھرین **تیسرا وزن مہتاب کا** شورہ قلمی سولہ دام گندھک بیس دام ہرتال دو دام نیل
نو ماشہ سب کو باریک پیسین اور بھرین **وزن آفتابی** شورہ دس مثقال گندھک دو نیم مثقال نمک اندرانی دو
نیم مثقال کوئلہ دو مثقال عیار گل شورہ چودہ مثقال گندھک ساڑھے تین مثقال فولاد سات مثقال عیار گل ریز
شورہ دس مثقال گندھک دو مثقال کوئلہ دو مثقال فولاد ایک مثقال دوسرا عیار شورہ قلمی دس مثقال گندھک
ایک مثقال کوئلہ ایک مثقال فولاد تین مثقال عیار گل زنبق شورہ دس حصہ گندھک ایک و نیم حصہ کوئلہ ایک
و نیم حصہ فولاد پانچ مثقال عیار گل صد برگ یعنے گیندہ شورہ دس مثقال گندھک آدھا مثقال کوئلہ ڈیڑھ
مثقال فولاد پانچ مثقال **وزن انار کا** شورہ دو دام کوئلہ ایک دام گندھک پاؤ کم ایک دام برادہ لوہے کا

ایک وام سب کو باریک پیسکر اور ملا کر مٹی کے انار مین بھرین عیار گل چنار شورہ پندرہ مثقال گندھک چار مثقال کوئلہ ساڑھے چار مثقال فولاد سات مثقال عیار گلسخ شورہ دس مثقال گندھک ایک مثقال ہر قال ایک مثقال فولاد دس مثقال یہ فن جو نہایت خطرناک ہے اسلیے جن چیزون مین خطرہ تھا وہ مین نے نہین لکھین اور اس فن والے کو چار پانچ روپیہ ماہواری سے زیادہ حاصل نہین ہوتا اور اس فن والے طرح طرح کی گل کاریان اور خیابان اور نخلبندی کاغذ اور طلق سادہ اور رنگین سے بناتے ہین اور وہ شادیون مین صرف ہوتا ہے فقط **فصل پانچوین غلہ فروشون کے فن مین** غلہ فروش طرح طرح کے غلہ سالم اور گیہون اور چنا اور جو اور جوار وغیرہ کا آٹا اور مونگ اور ماش اور موٹھ اور مسور وغیرہ کی دالین اور انواع و اقسام کے چاول اور گھی یعنی روغن متور کا اور سرسون کا اور السی اور جروع اور خشخاش کا اور گڑ اور شکر سفید اور شکر سرخ اور ساتھ نمک اور شورہ نمک وغیرہ اپنی دوکان پر رکھتے ہین اور خریدارون کے ہاتھ بیچتے ہین اور اس فن مین جو اشخاص کہ امین اور نیک اندیش ہوتے ہین لطیف اور بہتر چیزون مین ناقص چیز بڑھانے کے واسطے نہین ملاتے اور ایک آدھ روپیہ سے زیادہ نفع نہین لیتے ہین اور تحفہ اور بہتر و لطیف چیزین خریدارون کو دیتے ہین اور باٹ ترازو بھی درست رکھتے ہین اور وزن مین کم نہین دیتے اور جو اشخاص بدنیت ہوتے ہین سب امرون مین غبن اور تغلب کرتے ہین اور اس فن مین نفع واجبی خریدارون کے لینے پر ہے اگر پانچ روپیہ کی جنس فروخت ہوگی تو پانچ آنہ روز نفع کے ملینگے اور اسی حساب سے دس روپیہ یا ہوا ہی کم بیش حاصل ہوتی ہین فقط **فصل چھٹی تانبے اور برنجی برتن بیچنے والون کے فن مین** اس فن کے آدمی کو بہنڈ کسیرہ کہتے ہین دیگ اور دیگچے اور چھوٹی بڑی رکابیان اور خوان اور حقہ اور لوٹا اور شمعدان اور سلفچی آفتابہ پاندان اور خاصدان اور طشت وغیرہ تانبے کے اور برنج اور جست وغیرہ سے بناتے ہین اور نفع سے بیچتے ہین اور ان جنسون کا نرخ بازار مین یکسان ہوتا ہے یعنی سب دوکانون مین برابر ہوتا ہے کم و بیش نہین ہوتا اور وزن پر اسکی قیمت ہوتی ہے تانبے کے اور برنجی برتن سوا روپیہ سیر سے کمتر اور پونے دو روپیہ سے زیادہ نہین بکتے اور جست اور سفید روے کے برتن تانبے اور برنجی سے ارزان قیمت کو بکتے ہین اور پرانے تانبے کا برتن سترہ آنہ اور اٹھارہ آنہ کی قیمت رکھتا ہے اور ٹوٹا برتن تیرہ آنہ اور چودہ آنہ سیر تک بکتا ہے اور اس فن والے کو آدھ آنہ روپیہ سے زیادہ نفع نہین ملتا ہے فقط **فصل ساتوین ہاتھی دانت کے رنگ کرنے کے فن مین** رنگ سبز ہاتھی دانت کو ترانگبین جوشے چاہین بنائین اور گائے کے دودھ یا دہی مین ڈالدین اور تانبے کے بے قلعی برتن مین ڈالین جب ایک رات دن گذر جائے تو بقدر حاجت زنگار باریک پیسکر اسمین ڈالدین اور خوب درہم و برہم کردین اور بیس دن تک دانت کو اسمین رکھین اور دودھ یا دہی اگر خشک ہوجائے تو اور ڈالدین تمام ہاتھی دانت سبز رنگ ہوجائیگا اور جو چالیس روز اسطرح رکھین

تو دو دن بھی اُسکا سبز ہو جائیگا رنگ سُرخ دانت کو تراشکر ایک ہفتہ گائے کے سُرخ دودھ مین ڈالدین جب ایسا
ہو جائے کہ دانت مین چاقو کی نوک چلی جائے تو لاکھ کے رنگ کو دہی مین ڈالین اور دانت کے اوپر ڈالکر ایک ہفتہ
اُسمین دانت کو تر رکھین رنگ سُرخ دانت کا ہو جائیگا رنگ لاجوردی دانت کو تراش کر ترش دہی مین ڈالین اور
نیل کو خوب باریک پیسکر اُسمین ملادین اور ہر روز چند بار اُسکو حرکت دیتے رہین ایک مہینہ بھر اسیطرح رکھین رنگ لاجوردی
دانت پر آجائیگا رنگ سیاہ دانت کو تراشکر لوہے کے ظرف مین ڈالدین اور انار کا پوست موافق اُسکے باریک پیسکر
اُسمین ملائین اور بقدر حاجت اُسمین پانی ڈالکر ظرف آہن کو آگ پر رکھدین اور ایک ساعت جوش دیوین بعد ازان
اُتارلین اور سرد کرین اور قدرے برادہ لوہے کا اور تھوڑا سا عرق ترنج یا لیمو کا غذی کا اُسمین ڈالدین اور بارہ دن
توقف کرین رنگ دانت کا سیاہ ہو جائیگا رنگ زرد نارنجی دانت کو تراشکر ترش دہی مین ڈالین اور ہر روز دہلدی
یا ہرتال بقدر حاجت باریک پیسکر اُسمین ملائین اور تہ و بالا کردین اور چالیس دن تک رہنے دین رنگ نارنجی ہو
جائیگا حل کرنا دانت کا دانت کو برادہ کو دو رات دن گائے کے دودھ مین تر رکھین اور پھر باہر نکالکر سرشم بھی ملائین
اور جو چاہین اُس سے بنائین اور رکھ چھوڑین کہ خشک ہو جائے اور اُسکے بنانے والے کا منافع مقرر و معین نہین ہے فقط

فصل آٹھوین مینا کاری کے فن مین بلور کو پیسکر سرمہ سا کرین اور ہموزن اُسکے روئی سوختہ اور سفیدہ ارزیر اور
دس جزو بلور نمک اشخار سُرخ سب کو باہم ملائین اور بوتہ مین کرین اور اُس بوتہ کے نیچے ایک سوراخ کرین اور اُس
بوتہ کو دوسرے بوتہ پر رکھدین اسطرح پر کہ پہلے بوتہ کی سطح بیرونی دوسرے بوتہ کی سطح اندرونی سے ملحق نہو جائے
بلکہ بلند رہے بعد اُسکے اور بوتہ سے سرپوش کرکے اُسکو لتہ اور مٹی مین بند کرکے کوزہ مین رکھین اور پھونک لگائین یہان تک
کہ گداختہ ہو جائے جو لطیف تر ہوگا نیچے کے بوتہ مین ٹپک آویگا پھر باہر نکالین جو کہ بوتہ پائین مین ٹپکا ہوگا مینای سبز ہوگا
دوسرا طریق سنگ بلور اور ہموزن اُسکے سفیدۂ ارزیر اور تھوڑا سا نمک اشخار سب کو ملائین اور اسطرح کہ بیان کیا گیا
اسیطرح عمل کرین آسمان کے رنگ کا مینا ٹپکیگا تیسرا طریق سرب کا سفیداب اور بلور گھسا ہوا ہموزن اور ایک حصہ
اُسکا نمک اشخار اُسی طریق پر بنائین مینائے زرد ہوویگا چوتھا طریق بلور گھسا ہوا دس جزو اور نمک اشخار اور پارہ
اور گندھک اور سفیدہ ارزیر ہر ایک ایک جزو اُسی طریق پر عمل کرین مینائے سُرخ ہوگا اور نمک اشخار بنانے کی
یہ ترکیب ہے کہ سجی سُرخ کو گھسکر پانی مین ڈالین کہ حل ہو جائے پھر اُسکے پانی کو مقطر کرکے آگ مین جلائین نمک سفید
اور پاکیزہ نکل آویگا فقط فصل نوین سفیداب بنانے کے فن مین جسقدر سُرب کو چاہین مٹی کی ہانڈی مین ڈالکر
چولھے پر رکھین اور آگ جلائین اِسقدر کہ سیسہ گل جائے پس کفچہ آہنی سے سیسہ کو زیر و زبر کرتے رہین اور

آگ خوب تیز اور تند جلائین تمام سرب سفید خاک ہوجائیگا پھر اُس خاک کو مٹی کی ہانڈی مین مٹی بھر کر اور منھ اُسکا
محکم باندھکر چولھے پر رکھین اور ایک روز صبح سے شام تک آگ جلائین پھر سرد کرلین صبح کو سفید اب کو اُسمین سے
نکال لین نہایت صاف ہوگا اور ارزیر اور جسد یعنے سیسہ کو بھی اسیطرح بنائین فصل دسوین شنجرف بنانے کی
فن مین ترکیب شنجرف رومی کی سیماب خالص بارہ جزو زرد گندھک کہ آٹھ جزو دونون کو ملاکر خوب پیسین کہ ایک ذات
ہوجائین اور سیاہ خاک ہوجائین تو موافق اجزا کے آتشی شیشی لمبی گردن کی خوب پُر کارالیسی لیوین کہ وہ اجزا نصف
شیشی مین آجائین بلکہ نصف سے زیادہ شیشی خالی رہے غرض شیشی کلان ہو تو بہتر ہے اُس شیشی کو بالکلیہ چند تہ
کی گل حکمت کرین اور دھوپ مین خشک کرکے وہی پسے ہوئے اجزا اُسمین ڈالین اور سوراخ شیشی کے منھ کا مٹی سے
یا لکڑی کی ڈانٹ سے خوب بند کردین کہ جوف نہ رہے پھر ایک بڑی ہانڈی کو ریت سے یا چولھے کی راکھ سے بھردین
اور شیشی کو ریت مین رکھدین اسطرح پر کہ شیشی کی گردن ریت سے باہر رہے مگر شیشی کو ریت مین چھپا دین پھر اُس
ہانڈی کو چولھے پر رکھکر اُسکے نیچے آنچ کرین اور پہر بھر نرم آنچ کرین بعد اُسکے تین پہر کامل تیز آنچ کرین جب چار پہر
کی بہم اور تیز دونون آنچین ہوجائین تو بعد چار پہر کے آگ کو سرد کرین اور اُسی طرح چھوڑ دین دوسرے دن جب
خوب سرد ہوجائے تو شیشی کو توڑکر شنجرف نکالین دوسری طرح مٹی کے دو کاسہ لیکر دونون کے کنارے پتھر پر
گھسین کہ برابر دونون کاسہ ملجائین اور جوف اور درز اُنمین نہ رہے پھر دونون کاسون کو باہر سے گل حکمت کرین اور
خوب صاف پارہ اور اُس سے آدھی گندھک زرد دونون کو خوب پیسکر ایک ذات کرین جسطرح کہ پیشتر بیان ہوا یعنی
خاک کیطرح سیاہ ہوجائے تو اُسکو کاسہ مین رکھکر دوسرا کاسہ اوپر اُسکے ڈھانک کر دونون کاسون کے لبون کو گلاؤ
سے بند کرین اور آفتاب مین اُسکو خشک کرکے تنور کو پہلے خوب گرم کرین پھر ایک اینٹ اُس گرم تنور مین رکھکر پیالے
کو اُس اینٹ پر رکھدین اور تنور کا منھ تمام رات بند رکھین صبح کو تنور سے کاسہ کو نکالین کہ نہایت مصفا اور تحفہ شنجرف
ہوجائیگا اُسکو لیوین اور اُس شہر مین شنجرف بنائین کہ پارہ اور گندھک وہان ارزان ہو اور جہان گران ہوگا وہان شنجرف
بنانا کچھ فائدہ نہ دیگا اور ہندوستان کے اکثر شہرون مین شنگرف اور پارہ کی قیمت ایک آنہ تولہ سے کمتر اور دو آنہ تولہ سے
زیادہ نہین ہوتی اور زرد گندھک سبز گندھک سے ارزان ہے ایک روپیہ مین کم وبیش تین سیر ملتی ہے اور تانبے
اور لوہے کے برتن مین بھی شنگرف کو تیار کرتے ہین جہان اجزا بہت ہوتے ہین مگر وزن کا وہی حساب ہے
جو کہ بیان ہوا یعنے بارہ سیر پارہ اور آٹھ سیر گندھک لیوین اور پیسنا اُسکا ضرور نہین صرف ریزہ ریزہ گندھک
کو کرلین اور لوہے یا تانبے کے دیگچے مین ڈال دین مگر دیگچہ لمبی گردن کا ہووے اور پارہ کو گندھک

پر ڈالین اور اُس دیگچہ آہنی یا مسی کا مُنھ سرلوپش سے بند کرکے لب اُسکے خوب مستحکم کردین اور دیگ دان پر رکھکر اُسکے نیچے آنچ نرم کرین اِسطرح کہ آگ کا شعلہ فقط دیگ کی تہ مین ہووے اور اُس سے زیادہ بلند نہو اور اُس کام کے واسطے اگر بھٹی گندین کے منھ کی طرح کی بنائین اور دیگچے کو اُسمین بٹھادین اور اِسطرح بٹھائین کہ کوئی درز نہو کہ شعلہ اُس سے نکلنے لگے اور صبح سے شام تک آنچ کرین تمام شنگرف ہوجائیگا اور جو تانبے کے دیگچے کی تہ مین جلی ہوئی گندھک نکل آوے اُسکو سنگ راسخ بھی کہتے ہین اور تانبے کے دیگچے سے یہ بہتر اور سُرخ رنگ آویگا اور لوہے کی برتن سے کسیف اور سیاہ رنگ ہوویگا فقط **فصل گیارھوین پنیر کا سرپوش جو شیشہ اور چینی کے ظروف کے وصل پیوند مین** کام آتا ہے اُسکے تیار کرنے کے فن مین جسقدر چاہین تازہ پنیر لیکر چاقو سے ورق اُسکے دُہری کا نذر کی مثل کرین اور ایک تپھر صاف اور مسطح ہموار کرلیوین اور بغیر بجھے چونہ کو آٹے کی طرح باریک پیسکر دو انگشت بلند اُس تپھر پر پھیلائین اور اُس چونہ پر پنیر کے ورق علیحدہ علیحدہ بچھائین اور پنیر کا اوپر اُسیقدر چونہ پیسکر پھیلا دین اور ایک بہت بھاری تپھر مسطح اور ہموار اُسپر رکھکر دس روز تک برابر دھوپ مین رہنے دین کہ پنیر کی چکنائی چونہ سب جذب کرلے اور روز پنیر کو چونہ مین سے نکالکر پانی سے دھودین کہ چونہ سب چھوٹ جائے پھر دھوپ مین اُس پنیر کو خشک کرکے کھانے کا نمک یا شورہ نمک کو باریک پیسکر اُسی تپھر پر پھیلائین اور پنیر کے ورقون کو نمک پر بچھاکر اور نمک اُسپر بچھائین اور اُسپر تپھر بھاری رکھکر سات روز پھر دھوپ مین رکھین اور سات روز کے بعد پنیر کو نمک سے نکالکر گرم پانی سے دھودین اور دھوپ مین خشک کرلین اگر گرمی سے مومیت یعنی چکنائی پنیر مین معلوم ہووے تو موافق ضرورت کے نمک کو پانی مین ڈالکر جوش کرین جسوقت نمک گھل جائے پنیر کو اُس نمکین پانی مین ڈالکر خوب جوش دیوین کہ ساری چکنائی زائل ہوجائے اور پھر بغور ملاحظہ کرین کہ بہتر ہوگیا تو فبہا وگرنہ پھر نمک کے پانی مین یہانتک پنیر کو جوش دین کہ بالکل سُرخی اور چربی پنیر کی زائل ہوجائے پھر اُسکو دھوپ مین سکھاکر خوب باریک سرمہ سا پیسکر شیشے مین رکھ چھوڑین ضرورت کیوقت بیضۂ مُرغ کی تھوڑی سفیدی شیشے مین ڈالکر خوب ہلادین کہ کف لے آوے پھر پنیر کے سفوف کو موافق حاجت کے لیکر تپھر پر صلایہ کرین اور بیضہ کی سفیدی جھاگ مین بھری ہوئی کے چند قطرہ اُسمین ڈالین اور تپھر کے دستہ سے اِسقدر سحق کرین کہ نیچے کا تپھر اُس تپھر کے دستہ کو پکڑلے پھر چونے کے پانی کے چند قطرے اُسپر ڈالکر سحق کرین کہ روان ہوجائے پھر اُٹھالین اور کام مین لادین اور یہ سرپوش ایسا ہے کہ آگ اور پانی اُسپر کارگر نہین ہوتے اور یہ صنعت عجیب و غریب ہے فقط **فصل بارھوین** صابون گرون کے فن مین دس سیر سیاہ سجی اور پانچ سیر چونہ بغیر بجھا دونون کو کوٹکر جُدا جُدا دو ظرف مین کرے سجی مین ایک من پانی ڈالے اور چونہ مین بیس سیر پانی ڈالکر خوب دونون کو درہم برہم کردے اور ایک رات دن

رہنے دے دوسرے دونون کا آب مقطر لے لیوے اور گراہی مین ڈالے اور دس سیر سرسون کا تیل اور پانچ سیر
گاے کی چربی یا بھینس کی چربی اُسمین ملاوے اور اُس ظرف کو چولھے پر رکھکر اُسکے نیچے آگ جلائے جب جوش
مین آوے کفچہ سے اُسکو حرکت دیوے کہ کڑاہی کی تہ مین اُسکو داغ نہ لگجائے جب کہ قوام درست ہو جائے تو
آگ پر سے اُتار لے اور سانچہ مین ڈالے اور ٹکیان اُسکی بنا کر رکھ چھوڑے اِس قسم کا صابون بہت تحفہ اور اعلیٰ ہوتا ہے
اور جو چاہے کڑاہی کو آگ سے جدا کرنے کے قریب جو خوشبودار چیز عطر وغیرہ ڈالنا چاہے اُسمین ڈالے نہایت خوشبودار
ہوگا اور قیمت ایسے صابون کی روپیہ سیر سے کمتر اور روپیہ کا ڈیڑھ سیر سے زیادہ نہین ہوتی اور صابون فروش جو
عموماً تیار کرتے ہین کہ دھوبیون کے کام مین آتا ہے وہ سجی کی جگہ شورہ کی خاک اور چربی کی جگہ صرف سرسون وغیرہ کے ارزان
تیل مین بنتا ہے اور تین سیر علانیہ بازار مین بکتا ہے دوسری طرح صابون بنانے کی سجی پانچ سیر چونہ بغیر بجھا پانچ
سیر دونون کو جُدا جُدا جوکوب کرکے مٹی کی ہانڈیون مین کرین اور ہر ایک کو دس دس سیر پانی مین تر کرین ایک رات
دن تر رکھین اور بار بار حرکت دیتے رہین کہ سجی اور چونہ پانی مین خوب ملجائے دوسرے روز اُسکے زلال کو لیکر احتیاط سے
رکھین پھر اُسکے سجی اور چونہ کے پھوک کو ہانڈی سے نکالکر گزی کے کپڑے مین کرین اور کپڑے کے چارون گوشون کو
تہ پانی پر جُدا جُدا باندھین اور اُسکے تغار رکھین اور اڑھائی سیر تازہ پانی ہر واحد پر اُسیقدر ڈالین کہ تیزاب اُسکا ٹپکے جو
سب پانی ٹپکجائے پھر اُسی پانی کو چونہ اور سجی پر ڈالین اور خوب تہ و بالا کردین کہ تمام پانی صاف ٹپکے اِس پانی کو پہلے پانی
کے شامل کردین تیسری دفعہ پھر تازہ پانی سجی اور چونہ پر ڈالکر بدستور تیزاب کھینچین جو ایک دفعہ پانی ٹپکجائے اُسی ٹپکے ہوئے
پانی کو پھر اُسی پر ڈالین اور خوب درہم و برہم کرین جب تمام پانی ٹپکجائے اُسکو اُسی پانی مین ملاوین پھر دس سیر
تیل ایک قسم کا یعنے تل اور سرسون وغیرہ جس چیز کا چاہین مگر دوسری قسم اُسمین مخلوط نہو پھر اُس روغن کو پتیلے مین
ڈالین اور سجی اور چونہ کا تیزاب جو لیا ہے اُسپر ڈالین اور دیگدان پر رکھکر آنچ کرین اور لکڑی کے چمچے سے کہ مُنھ اُسکا باریک
اور تیز ہو حرکت دیتے رہین اور داغ کھانے کی احتیاط رکھین اور نہ نہ لگے جب قوام اُسکا گاڑھا ہو جائے تو تھوڑا سا
اُسمین سے لیکر امتحاناً سرد کرین اور دیکھین کہ جمتا ہے یا نہین اگر جمتا ہے تو پتیلے کو آگ سے اُتار کر جو کہ مناسب جانین
عطریات مین سے اُسمین ڈالین اور کفگیر سے خوب ملاوین اور جو رنگین کرنا چاہیے اگر زرد منظور ہو تو قدرے زعفران
پیسکر اُسمین ڈالدین اور جو سُرخ منظور ہو تو قدرے شنگرف پیسکر ڈالدین اور جو رنگ منظور نہو تو سادہ قالب مین ڈالکر
بہت تحفہ اور نادر لطیف لوحین تیار کرین اور جو صابون بازاری منظور ہو تو عطر اور رنگ نہ دین اور پتیلے کو
آگ سے اُتار کر غلولہ باندھین یا قالب مین ڈالکر لوحین بنا کر فروخت کرین یہ صابون بہت پاکیزہ و لطیف

ہوتا ہے اور پہلے صابون سے بدرجات بہتر ہے کہ اُسمین چربی ڈالتے ہین اور جس صابون مین چربی ملی ہوتی ہے اکثر ناپسند خاطر ہوتا ہے فقط فصل تیرھوین سنارون کے فن مین عورتون کا زیور اور ظروف وغیرہ جو سونے چاندی سے سُنار بناتے ہین تو خالص سونے مین فی تولہ نیم کوڑی بھر چاندی براہ بیدیانتی ملادیتے ہین اور سونا اُسیقدر یعنے نیم کوڑی بھر نکال لیتے ہین اور سونا اکثر اٹھارہ روپیہ تولہ بکتا ہے اور نیم حبہ سونا ڈیڑھ آنہ کا ہوتا ہے اور سنارون کی مزدوری بحساب فی تولہ ایک آنہ سے کمتر اور بارہ آنہ سے زیادہ نہین ہوتی ہے اور مزدوری سنارون کی دستکاری پر منحصر ہے اور تانبے کے ملانے سے سُنار سونے کو جوڑتے ہین جس زیور مین تانکا زیادہ لگیگا تانبے کا وزن زیادہ ہوگا وہ سُنارون کا نفع ہوتا ہے اور تانبے کے وزن کو مجرا نہین دیتے اور ایک تولہ سونے کے جوڑ مین ایک کوڑی سے کم تانبے تانکا نہین لگتا اور جو زیور کہ پانچ تولہ سونے مین بنتا ہے اُسمین پانچ کوڑی برابر تانکا لگتا ہے اور قیمت اسکی پندرہ آنہ ہوے اور مزدوری علیحدہ ہوتی ہے اور نیم حبہ تولہ پیچھے چاندی ملاکر جو سونا نکال لیا ہے وہ فائدہ اور مزد علاوہ ہے اور سونے کو نمک اور نوشادر اور پھٹکری اور گیرو سے جلا دیتے ہین اور تولہ بھر چاندی مین بدیانتی سے ایک کوڑی بھر تانبا ملاتے ہین اور براہ خیانت کوڑی بھر چاندی نکال لیتے ہین اور چاندی کے زیور مین تولہ بھر چاندی پر کوڑی بھر جسد کی آمیزش کا جوڑ لگاتے ہین اور جو وزن اُسکا بڑھتا ہے تو خالص چاندی مین سے نکال لیتے ہین اور مزدوری چاندی کے زیور کی آدھ آنہ تولہ سے کمتر اور چھ آنہ سے زیادہ نہین ہوتی اور نمک اور نوشادر اور ترشیون سے چاندی کو جلا دیتے ہین اور میل کے سونے کو اسطرح خالص کرتے ہین کہ سونے کے کاغذ کی طرح باریک ورق کرتے ہین اور کھاری نمک ایک جزو اور سرخ اینٹ کا اینٹ کھویا دو جزو باریک کرکے گائے کے گوبر مین بجھاتے ہین اور سونے کے ورقون کو تل کے تیل مین تر کرکے جُدا جُدا اُسپر رکھتے ہین اور اُسکے اوپر بھی وہی اجزا بجھا کر ڈھانک دین اور اُپلے گرد رکھکر آگ دین اور اسیطرح چند بار آگ دین جسقدر کہ ملونی سونے مین ہوگی سب جائیگی خالص سونا نکل آئیگا اور جس چاندی مین تانبا یا جسد ملا ہو وہ اسطرح صاف کیجاتی ہے کہ بوتہ مین چاندی کو رکھتے ہین اور سیسہ کے ٹکڑے بار بار اُسمین ڈالتے ہین یہانتک کہ سیسہ جلجائے اور چاندی مین جسقدر آمیزش ہو اُسکو بھی جلادے اور خالص صاف اور روشن باقی رہجائے اور جو چاندی زیادہ ہو یعنے پاؤ سیر یا آدھ سیر یا اور زیادہ اس سے جسقدر کہ ہووے تو برابر زمین مین بوتہ کی شکل کا گڑھا کھودین اور اُس بوتہ مین شیشہ گرون کے کورہ کی خاک بھرین اسلیے کہ چاندی کی آمیزش کیواسطے یہ خاک عجیب الاثر ہے پھر آمیزش کی چاندی کو تھوڑی سیسہ کیساتھ اُس بوتہ مین رکھین اور اُسکے چارطرف کوئلہ چنکر دو دھونکنیان ماربن سُرب کے ملنے سے بے سہاگہ کی پلک زدنمین چاندی پانی ہوجائیگی پھر دھونکنی کو دھونکین اور سیسہ کے ٹکڑے

متواتر اُسمین ڈالین سرب آپ بھی جلتا ہے اور چاندی مین جو کچھ ملا ہو وے اُسکو بھی جلاتا ہے اُس گلی ہوئی چاندی مین جب تک کالا برسیاہ ظاہر ہو وین سرب کے ٹکڑے ڈالتے ہین جب چاندی صاف اور روشن ہوجاوے تو جسقدر سرب اُسمین موجود ہو دھونکنی مار مار کر اُسکو جلا دین جب تمام سُرب جلجائے تو خالص چاندی خود بخود جم جائیگی چاندی کے خالص کرنے کا یہی طریق ہے اور حکیمون نے تجربہ کرکے دریافت کیا ہے کہ سب اجساد معدنی سے سونا کا ملتر اور گران ہے اور نوقدرات کے اوزان حجم حکیمون نے اِس حساب سے شمار کیے ہین مثلاً ایک تولہ خالص سونا جسقدر کہ حجم رکھتا ہے اُسکو سو شمار کرتے ہین دوسرے سے ایک تولہ پارہ کو حجم مین اکھتر وزن شمار کیا ہے تیسرے سرب کے حجم کو اُنسٹھ وزن چوتھے قلعی کو اُسی قدر حجم مین اڑتیس وزن پانچوین چاندی چون وزن رکھتی ہے چھٹے لوہا چالیس وزن رکھتا ہے ساتوین تانبا اور آٹھوین جسد پینتالیس وزن رکھتا ہے اور برنج چھیالیس وزن رکھتا ہے کسی شاعر نے ان وزنون کو رُباعی مین موزون کیا ہے رباعی نہ فلز مستوی الوزن راچون برکشی ۔ اختلاف وزن دار دہر یکے بے اشتباہ + زر لکن زیبق الم اسرب دہن ارزیر حل + فضہ نذ آہن یکے مس وشبہ مہ صفر ماہ + اور سُنارون کی تمام دن کی مزدوری چار آنہ سے کم اور چھ آنہ آٹھ آنہ سے زیادہ نہین ہوتی اور سُنارون اور لوہارون کے ہتھیار ایک ہین چنانچہ قبل بیان ہوچکا ہے فقط

فصل چودھوین سنگتراشون کے فن مین مطرقہ اور فانہ سنگتراشون کے ہتھیار ہین مطرقہ اور فانہ سے اگر پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنا چاہین تو ممکن ہے اور کامل الفن سنگتراش ظروف وغیرہ پتھر کے تراش بناتے ہین اور عمارت کے واسطے ستون اور دیوار گیریان مع گل وبتی اور رگ ریشہ کے بناتے ہین اور جر ثقیل کے ہتھیارون کے ذریعے سے یعنی محور اور چرخ سے بہت بھاری پتھر کو نیچے سے بلندی پر باسانی چڑھاتے ہین اور بیرم کی قوت سے بہت بھاری پتھر کو اُسکی جگہ سے حرکت دیتے ہین اور ایک رُخ سے دوسرے رُخ پھیر لیتے ہین چنانچہ مطلع العلوم کے پچیسوین باب مین علم جر ثقیل بیان کیا گیا ہے اُسمین حال مطرقہ اور فانہ اور محور اور چرخ اور بیرم کا مشرح مذکور ہے مبتدیون کے دریافت کرنے کے واسطے بعض قسم کے پتھر جو عمارت مین لگائے جاتے ہین اُنکی تفصیل بیان کرتا ہون سفید پتھر جسکو سنگ رخام اور سنگ مرمر کہتے ہین اُس کے ٹکڑون کا چونہ بناتے ہین اور سلیمن اُسکی عمارت مین صرف ہوتی ہین اور صوبہ اجمیر کے گرد وپیش نکلتا ہے اور سنگ موسیٰ جو سیاہ ہوتا ہے وہ بھی صوبہ اجمیر کے گرد پیش نکلتا ہے وہ بھی اکثر عمارت مین صرف ہوتا ہے اور سُرخ پتھر قسم اولی کے پہاڑ مین نکلتا ہے اور کار عمارت مین خرچ ہوتا ہے اور سنگ بالنسی جو سُرخی اور سفیدی آمیز ہوتا ہے بیانہ کے پہاڑون مین نکلتا ہے وہ بھی عمارت مین خرچ ہوتا ہے اور سنگ خارا سیاہ اور سخت ہوتا ہے وہ نہایت سخت پتھر ہوتا ہے سب پتھرون کو توڑتا ہے اور آپ کسی پتھر سے نہین ٹوٹتا کابل کے صوبہ مین

یہ پتھر نکلتا ہے دوائین پیسنے کے ہتھیار کھرل دوستہ وغیرہ اُس سے بناتے ہین اور سنگ محک یعنی کسوٹی کا پتھر سیاہ ہوتا ہے اور سونے کو اُسپر گھسکر عیار سونے کا اُس سے دریافت کرتے ہین اور سنگتراشون کی مزدوری دو آنہ روز سے کمتر اور چھ آنہ روز سے زیادہ نہین ہوتی **فصل پندرھوین دوا فروشون کے فن مین** دوا فروشون کو غلطی سے عطار کہتے ہین اسوجہ سے کہ عطر فروشون کا نام عطار ہے حاصل کلام دوا فروشون کو ہندوستان مین عطار کہتے ہین اور دوا فروش اپنی دوکانون مین معجونین اور شربت وغیرہ ادویات مرکب اور مفرد جُدا جُدا برتنون مین باحتیاط رکھتے ہین مثل شربت بنفشہ اور شربت گاؤزبان اور شربت نیلوفر اور شربت عناب اور شربت انار اور شربت دینار اور شربت توت اور شربت بزوری معتدل اور اچار اور طرح طرح کے خمیرے یعنے خمیرہ صندل اور خمیرہ گاؤزبان وغیرہ اور انواع طرح کی معجونین معجون بنفشہ ملین اور معجون خیارشنبر اور معجون فلاسفہ وغیرہ اور اطریفل مثل اطریفل کشینزی اور اطریفل اسطوخودوس اور نوشدارو مثل نوشداروے لؤلؤی وغیرہ اور قسمین عرقون کی مثل عرق بادیان اور عرق نیلوفر اور عرق گاؤزبان اور عرق شاہترہ اور عرق مکوے اور سکنجبین اور جوارشین اور لعوق مثل سکنجبین سرکہ اور سکنجبین لیمو اور جوارش عود اور جوارش سونٹھ اور جوارش مصطگے اور لعوق سپستان اور لعوق بادام اور متفرقات مثل دوا المسک معتدل اور دوا المسک حار اور گلقند وغیرہ مرکبات اور ادویات مفردہ ہندی اور ولایتی بزور اور اصول اور حشایش قسمون سے مثل سونف اور بنفشہ اور خطمی اور خبازی اور تخم کاسنی اور کاہو اور تخم خیارین اور تخم کدوے شیرین اور عناب ولایتی اور سپستان اور گاؤزبان اور ملہٹی اور سونف کی جڑ اور کاسنی کی جڑ اور کبر کی جڑ اور اسطوخودوس اور زوفا اور افتیمون اور انیسون اور افسنتین اور شاہترہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور شیطرج اور تودری اور تودری سفید اور بہمن سُرخ اور بہمن سفید اور عطریات مثل عنبر اشہب اور مشک زعفران وغیرہ اور مسب دوا اور نوشت خواند فارسی مین ایک گونہ سواد رکھتے ہین کہ طبیب جو نسخون مین دوائین لکھتے ہین اگر کچھ بہرہ نام کے پڑھنے مین نہ ہو تو محض عاری رہتے اور عاجز ہوتے اور طبیبون کو بعض دوا فروشون کو شائستہ ہوتی ہے یعنے جو نسخہ کہ طبیب لکھتا ہے چہارم قیمت نسخہ کی طبیب کو پہونچاتے ہین اور اُس چوتھائی کو دوا کی قیمت سے اپنے نفع کے علاوہ لیتے ہین اور بعض دوا فروش ناخدا ترس خیانت اور غبن فاحش کرتے ہین یعنی خلائق کو پہچان دواؤن کی نہین ہوتی خصوصاً دوائے مرکب کی اور وہ نالایق بجاے شربت بنفشہ اور شربت اور عرق گاؤزبان کی جگہ اور عرق دیتے ہین اور ادویات مرکبہ اور مفردہ کی قیمت جو چاہتے ہین وہ لیتے ہین کمی اور بیشی مین اُسکے خریدار کو کچھ اختیار نہین ہوتا **شربتون کی قسمون** کی ترکیب اجزاؤن کو چونے پانی مین شب کے وقت بھگودین صبح کو جوش دیکر اُسکا صاف پانی پارچہ بیز کرکے دواؤن کو

وزن سے اٹھگنی شکر سفید یا مصری اُسمین داخل کرین اور قوام کرین اور شربتون کا قوام رقت اور گاڑھے پن مین معتدل ہووے اور پانی کا اثر اُسمین مطلق نرہے کہ وہ شربت کو خراب کردیگا **معجونون کی ترکیب** دواؤن کو جُداجُدا باریک پیسکر اور کپڑے مین چھانکر سب کو ملاوین اور مصری کا قوام معتدل کرین اور آگ سے اُتارلین اور اُن پسی ہوئی دواؤن کو اُسمین ملاکر رکھچھوڑین اور جس معجون مین ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دواؤن کے علاوہ ہووین اُسکو اطریفل کہتے ہین اور جسمین صرف آملہ اور دیگر اجزا ہوتے ہین اُسکو نوشدارو کہتے ہین اور جوارشون کے اجزا کو بہت باریک پیسین اور معجون کیطرح جوارش بنتی ہے **عرقون کے کھینچنے کی ترکیب** چھ گونہ پانی مین رات کے وقت سب دواؤن کو بھگودین صبح کو دیگ مین ڈالین اور آدھی دیگ سے زیادہ بھری نہو پس دیگ کو سرپوش کرکے نے اُسمین وصل کرکے پرنی کا ایسے برتن مین کہ مُنھ اُسکا تنگ ہو کردین اور ہَوا کے نکلنے کی جگہ کو بند کرین اور اُس ظرف کو دوسرے ظرف پانی بھرے ہوے مین رکھین اور جسقدر کہ دیگ مین پانی پڑا ہو تہائی اُسکی عرق اُسکا کھینچین اور اِس بات کی احتیاط کرین کہ دیگ کی اندر کی دوا مین داغ نہ لگا جائین کہ اس سے عرق بگڑجائیگا اور معجون اور لعوق کے قوام مین یہ فرق ہے کہ معجون کے قوام سے لعوق کے قوام کو نرم کرتے ہین اور دوافروش کو لازم ہے کہ مفرد دواؤن کی قسمون کے حسن و قبح سے خوب آگاہ اور واقف ہو اور اصلی اور نقلی شے کو پہچان لے اور اس امر سے جبتک خوب ماہر نہو جائے دُکان دوافروشی کی ہرگز نہ کھولے کہ آپ بھی نقصان اُٹھائیگا اور غیرون کو بھی نقصان پہونچیگا چنانچہ پنساریون کا فن ایسا ہی ہے کہ انکو بھی فارسی مین دوافروش اور بزار عربی مین کہتے ہین اور یہ لوگ سوائے مرکب دواؤن کے انواع مفردات بزور اور اصول اور حشایش اور معدنی اشیا اور فواکہ خشک اور زہر دُکان مین رکھتے ہین اور نفع سے بیچتے ہین اور اِن کا منافع کچھ مقرر اور معین نہین ہے مگر از روے تخمینہ کے ایک روپیہ روز سے کمتر منافع نہین ہوتا ہے فقط **فصل سوطھوین صباغ یعنے رنگریزون کے فن مین** بعض صاحب علم رنگریز کو رنگرز کہتے ہین اور اپنے فہم پر ناز کرتے ہین کہ لفظ رز کو خوب تحقیق کیا ہے مگر اس کتاب کے مؤلف کے قیاس مین وہ سراسر غلطی مین پڑے ہین کہ رز صیغۂ امر ہے زریدن سے کہ رنگ کرنے کے معنی پر ہے پس ترکیب مین درست نہین آتا اور خوب معنی نہین ہوتے اور رنگریز مین اُسکے برخلاف خوب معنی پیدا ہوتے ہین یعنے ریز امر کا صیغہ ہے ریختن سے موافق قاعدۂ فارسی کے جسوقت رنگ سے کہ اسم ہے مرکب ہوا تو اسم فاعل کے معنی پیدا ہوے یعنے ریزندہ رنگ کا کہ کسوم وغیرہ سے تیار رنگ نکالتا ہے اور یہی لفظ رنگریز صحیح اور فصیح و بلیغ ہے نہ رنگرز اب رنگریزون کے کام کا بیان شروع کرتا ہون یعنی کسوم خشک جسقدر چاہین لیکر قدرے پانی اُس پر ڈالین اور خوب ملین کہ پانی نرم ہو جائے ایک ساعت کے

بعد ایک کپڑے مین کرکے بتائی مین لٹکائین اور اُسپر پانی ٹپکائین اسقدر کہ زرد پانی اُسمین سے بالکل نکل آوے اور
اُس زرد پانی کو رکھ چھوڑین جب دیکھین کہ صاف پانی نکلتا ہے تو اُسپر پانی ڈالنا موقوف کرین اور کسوم کو نانہ یا لگن مین
ڈالین اور پانی کو اُسمین خوب نچوڑین اور بحساب فی آثار کسوم آدھی چھٹانک سجی ملاکر اُسمین ملائین اور ہاتھ سے
ایسا اُسکو ملین کہ کسوم نرم اور ملائم ہوجائے پھر موافق قاعدۂ اول کے پھر کپڑے مین کرین اور لٹکادین اور پانی اُس پر
ڈالین کہ رنگ ٹپکے کہ یہ رنگ اول ہے نہایت سُرخ اور نادر ہوگا اسکو علیحدہ رکھین اور پھر پانی اُسپر ڈالین کہ تمام رنگ
نکل آوے جب دیکھین کہ صاف پانی ٹپکتا ہے تو موقوف کرین جو رنگ کہ اول ٹپکا ہے اُس سے سُرخ اور گلنار
کپڑا رنگین اور دوسری اور تیسری دفعہ جو رنگ کہ ٹپکا ہے اُس سے گلابی اور نارنجی اور جنبئی اور کاسنی وغیرہ جو رنگ
کہ منظور ہو رنگ کرین اور کپڑے کو اول پانی مین تر کرلین اور نچوڑ ڈالین پھر رنگ مین غوطہ دین اور تھوڑی دیر
رہنے دین کہ رنگ کو خوب جذب کرے پھر نچوڑ ڈالین اور پاؤ سیر لیمو کا عرق نکالکر پانی مین ملاکر قدرے بیچ چاول
کی یا گیہون کی اُسمین ڈالکر اُس رنگین کپڑے کو اُسمین ڈوب دین اور نچوڑ کر سایہ مین خشک کرین جب کہ خفیف نمی
کپڑے مین باقی رہے چین اور شکن اُسکی نکالکر تہ کرین رنگ سُرخ آتشین ہوگا اور یک دوپٹہ یا ایک پٹہ سیر بھر
کسوم مین خوب سُرخ آتشین ہوتا ہے اور آدھ سیر کسوم مین رنگ سُرخ تو ہوجائیگا لیکن آتشین نہوگا گل کاسنی کا رنگ
دو پیسا بھر رنگریزون کے ماٹ کا پختہ نیل لیکر لگن مین ڈالین اور تین سیر صاف پانی اُسمین ڈالین اور ملادین کہ نیل
اور پانی ایک رنگ ہوجائے تو دوپٹہ یا ایک پٹہ کو اُسمین غوطہ دین اور ایک ساعت چھوڑ دین کہ نیل کا رنگ جذب
کرلیوے تو نچوڑ کر سکھالین پھر کسوم کے رنگ مین غوطہ دین اور توقف کرین پھر نچوڑین اور قدرے کلپ چاول کا یا
گیہون کا مع ترشی پانی مین ڈالکر اُسمین ڈوب دین اور نچوڑ کر خشک کرین اور تہ کرین کاسنی کے پھول کا رنگ نفیس
اور اعلے ہوتا ہے رنگ نارنجی ایک دوپٹہ کے واسطے ہارسنگار کے پھول چھٹانک بھر اڑھائی سیر پانی مین جوش
کرین جب سوا دو سیر پانی رہ جائے تو پارچہ بیز کرکے دوپٹہ کو پانی مین بھگو کر نچوڑ ڈالین اور ہارسنگار کے رنگ
مین غوطہ دے کر ایک ساعت توقف کرین کہ رنگ خوب جذب ہوجائے پھر نچوڑ کر ہوا مین سکھائین اور کسوم کے
دوبارہ رنگ مین رنگین اور ایک ساعت چھوڑ دین پھر نکالکر نچوڑین اور دو لیمو اور تھوڑا سا کلپ چاول کا یا گیہون
کا پانی مین ملاکر پھر غوطہ دین پھر نچوڑ کر ہوا مین خشک کرکے تہ کرین بہت خوب رنگ ہوگا شربتی رنگ ایک دوپٹہ
کے واسطے ہارسنگار کے پھول پیسا بھر اور کسوم کا رنگ دوبارہ ڈیڑھ پیسا بھر بطریق معلوم عمل کرین رنگ جنبئی
نیل چھ ماشہ ایک لیمو کا عرق بطریق معمول عمل کرین رنگ گلابی کسوم کا رنگ دو تولہ آدھے لیمو کا عرق بطریق معلوم

عمل کرین رنگ پستئی پہلے رنگریزون کی پختہ نیل مین ایک خفیف غوطہ دیوین پھر ہلدی کے رنگ مین رنگین پھر خوب پانی مین دھوکر دہی کے پانی مین چند بار غوطہ دیوین کہ ہلدی کی بو جاتی رہے پھر تھوڑا کلپ اور لیمو کے عرق مین غوطہ دیکر نچوڑ لین تیار ہو گیا رنگ سبز ترکیب اُسکی مثل پستئی کے ہے صرف نیل زیادہ دینے کا فرق ہے رنگ زرد ہلدی کے پانی مین کپڑے کو غوطہ دین اول صاف پانی مین چند بار دھوین پھر دہی کے پانی مین مکرر دھوین اور آخر کو عرق لیمو اور کلپ دیوین اور نچوڑ کر سکھا لین اور تہ کر لین کہ تیار ہے رنگ کا فوری ہار سنگار کے پھول کی ڈنڈیان پیسا بھر لیمو ایک کلپ تھوڑا سا بالطریق معلوم عمل کرین بسنتی رنگ ترکیب اُسکی رنگ زرد کے مثل ہے مگر بسنتی کو رنگ کم دیتے ہین کوئی رنگ نیل خام چھ ماشہ کسوم کا رنگ چھ ماشہ لیمو ایک عدد پہلے نیل کا رنگ دیوین پھر کسوم کا رنگ دیوین پھر عرق لیمو اور کلپ دیوین رنگ طوطکی پہلے پختہ نیل ہین غوطہ دیوین پھر ہلدی کے رنگ مین اور لیمو کے عرق مین غوطہ دیوین فیروزئی رنگ نیل خام ایک تولہ گل پلاس آدھ سیر لیمو دو عدد پہلے پلاس کے پھولون کے رنگ مین رنگین پھر نیل مین بعد ازان لیمو دیکر تیار کرین انگوری رنگ ترکیب اُسکی فیروزئی کے موافق ہے مگر انگوری مین نیل کم دیوین رنگ عباسی خام نیل چار ماشہ اور کسوم کا رنگ پاو سیر پہلے نیل کا رنگ دیوین پھر کسوم کا رنگ دیکر لیمو اور کلپ دیوین بادنجانی رنگ کسوم اور نیل پکا کر بطریق معلوم عمل کرین گل شفتالو کا رنگ کسوم اور کٹھائی انبہ سے رنگا جاتا ہے زعفرانی رنگ کسوم اور ہار سنگار کے ملانے سے یہ رنگ رنگا جاتا ہے رنگ نافرمانی کسوم اور نیل سے رنگا جاتا ہے رنگ طوسی کسوم اور لوہے کی سیاہی سے رنگا جاتا ہے کہ جسکو رنگریز تیار کرتے ہین رنگ کاکریزی آل اور لوہے کی سیاہی سے رنگا جاتا ہے بادامی رنگ کسوم اور ہار سنگار سے رنگا جاتا ہے خشخاش رنگ کسوم اور نیل سے رنگا جاتا ہے اموہ رنگ لوہے کی سیاہی سے اور ہلدی سے رنگا جاتا ہے کپاسی رنگ گل پلاس اور لیمو سے رنگا جاتا ہے رنگ عنابی ہلیلہ زرد آدھی چھٹانک لوہے کی سیاہی دو پیسا بھر پھٹکری دو پیسا بھر پتنگ کی لکڑی تین چھٹانک پہلے ہلیلہ کو رنگ مین غوطہ دیوین اور خشک کرین پھر لوہے کی سیاہی مین غوطہ دیوین تیسری دفعہ پتنگ کی لکڑی کے رنگ مین چوتھی مرتبہ پھٹکری اور کلپ مین غوطہ دیکر خشک کرین کہ تیار ہو گیا رنگ کشمشی پہلے رنگ ہلیلہ کا پھر رنگ سیاہی کا پھر رنگ ہلدی کا پھر رنگ کسوم کا پھر رنگ ناسپاتی کا یعنے انار کے پوست کا پھر پھٹکری مین غوطہ دیکر تیار کر لین اور رنگ نگا نیلہ تھوتھ اور چونہ کے پانی سے بناتے ہین مگر رنگنے مین احتیاط شرط ہے اگر دیر تک نیلہ تھوتھ اور چونہ کے پانی مین کپڑا تر رہیگا تو تار تار اس کا جدا ہو جائے گا **فصل سترھوین مرغبازون کے فن مین** واضح ہو کہ ہر جانور پرند کو مرغ کہتے ہین اور ہند کے آدمی ماکیان کے نر کو یعنے خروس کو مرغ کہتے ہین اور وہ بھی مرغون کی قسمون

ہین ایک قسم ہے حاصل کلام یہان لفظ مرغبازصرف خروس بازون سے غرض نہین ہے بلکہ کبوتر بازاور لعل باز
اور تیتر باز بھی شامل ہے ہندکے اکثر اشخاص کیا خاص کیا عام کمال شوق مرغبازی کا رکھتے ہین اور سب علمای
مذاہب کے نزدیک یہ فعل نہایت بداور شنیع ہے خصوصًا شرع شریف مین یہ حرام ہے اور عقل بھی اس نالائق
شیوے کو پسند نہین کرتی اسلیے کہ ایک حیلہ کرکے مرغون مین فساد ڈالیے اور اونکے آرام کو تکلیف اور عداوت سے
مبدل کیجیے اور اپنے تئین انمین مفسد اور فتنہ انگیز قرار دیجیے اور اونکی لڑائی اور خون ریزی کا تماشا دیکھکر حظ نفس
اور سرور دل حاصل کیجیے اور عقلمندون کے نزدیک دُنیا مین بیوقوف مشہور ہوتے ہین اور بعض عاصی اور
گنہگار ہوتے ہین صاحب فہم لوگون کو چاہیے کہ ایسے شغلون کی طرف ہرگز میل اور التفات نہ کرین اور یہ شغل کرکے
عقلمندون کی نظرون مین اپنے تئین ذلیل اور خوار نہ کرین اور بہت تجربہ کرنے عقلمندون نے دریافت کیا ہے
کہ مرغ لڑانا نہایت منحوس ہے اور نتیجہ افلاس اور کنگالی ہے و پتنگبازی بھی ایسی ہی ہے اور مصارف اُسکے بیہودہ
خرچون مین شمار کیے جائینگے اور بیہودہ صرف کرنے والے کیواسطے دنیا اور عقبی مین تکلیف اور کنگالی اور عذاب اور عقاب
ہے اب مرغون کو وصف مین سے کہ ہر ایک خاص و عام اُسکے کھیل کا شوق رکھتے ہین تھوڑا چند اصل مین بیان کرتا ہون

اصیل پہلی نسلون کے بیان مین اور لڑانے اور اڑانی کے قاعدہ مین اور کبوترون کی مرضون کے علاج مین

واضح ہو کہ کبوترون کی سب قسمون مین ایک قسم گولہ کی ہے اور گولہ دو قسم پر ہے ٹینی اور اصیل ٹینی بدرنگ
سے مراد ہے جیسے نیلا اور بھورا اور نفت اور کھیرا وغیرہ اور اصیل خوشرنگ سے مراد ہے کہ اسکو رنگین بھی کہتے ہین جیسے شیرازی
اور کابرہ اور گلی اور چپ وغیرہ ٹینی قسم کا گولہ اڑانی اور لڑانے کیلیے مخصوص ہے اور اصیل قسم کا گولہ یعنے رنگین اڑانے
اور لڑانے کے واسطے نہین ہوتا ہے ٹینی گولہ کا وصف یہ ہے کہ قد مین بڑا اور دونون بازو کے پر سخت اور دراز اور دم کے
پر چھوٹے اور آنکھین سُرخ اور ٹانگین مضبوط اور چھوٹی اور نوک چھوٹی ہوتی ہے اور اس قسم کے کبوتر بہت تیز باز و اور
بلند پرواز ہوتے ہین اور رنگین کا وصف یہ ہے کہ باز و اور دُم کے پر چھوٹے ہوتے ہین اور سینہ وسیع اور پوٹا چھوٹا
لٹکا ہوا اور چونچ چھوٹی اور آنکھین سفید یا سیاہ یا سُرخ اور بلکین آنکھون کی باریک اور سُرخ ہوون قسم دوسری
گرہ باز ہے وصف اُسکا یہ ہے کہ چونچ نہ بہت بڑی ہو نہ چھوٹی اوسط ہووے اور آنکھین سفید اور باز و اور دُم کے
پر دراز اور سخت اور سر چوڑا اور پانوُن دراز اور محکم ہون قسم تیسری نساورا وصف اُسکا یہ ہے قد مین دراز ہو
اور سر چھوٹا اور چونچ چھوٹی اور پاے موزا اور جسقدر اُسکے پانوُن پر بہت پر ہون اُسکے اصیل ہونے کی دلیل ہے
چوتھی قسم لقہ وصف اُسکا یہ ہے کہ سینہ چوڑا اور دم کے پر بہت گنجان اور لمبے ہون اور اپنے تئین اس قدر

کھینچیے کہ سر اُسکا دُم سے جا لگے اور گردن کشتی مین اسقدر مصروف رہے کہ دانہ پانی کم کھایا جاے پانچوین قسم لوٹن تعریف اُسکی یہ ہے کہ جو کوئی تھوڑی حرکت دیکر زمین پر چھوڑ دے تو مرغ بسمل کیطرح تڑپنے لگے اور جبتک اُسکو اُٹھا کر سر اُسکا نہ پھونکین تڑپنا نہ چھوڑے قسم چھٹی یاہو اصیل اُسکی موتر اور قمری سے ہے اکثر سفید رنگ ہوتا ہے اور یاہو صدا کہتا ہے اسواسطے اسی نام سے مشہور ہو گیا ہے یہ چھ قسمین جو بیان ہوئین اصل کبوترون کی ہے باقی سب فرع ہین قاعدہ اڑانے کا اور محکوم اور فرمانبردار کرنے گولہ کبوترون کا نوخرید اور نوآموز کبوتر کہ سب نوعمر ہون ایک مکان مین نگاہ رکھنا چاہیے کہ اُستاد کبوتر باز معلم کے سواے اُس مکان مین اور شخص نجاوے یعنے وہ مکان سواے اُستاد کے وجود اغیار سے خالی ہو اور احتیاط کے واسطے اُس مکان کے صحن مین ایک جال کھینچ دیوین کہ کوئی کبوتر جال سے باہر نہ جاسکے اور باجرہ کا دانہ اور پانی اُس مکان مین ہر وقت موجود رکھین اور شام کے وقت بند کرین اسیطرح تین روز کھلے رکھین اور شام کے وقت بند کرین کہ گھر کو اور اُستاد کو پہچان لین چوتھے دن ایک وقت کھولین اور چند ساعت کھلے رکھکر اور دانہ پانی کھلا کر بند کرین پانچوین دن مقرری وقت پر کھولین اور آدھے پیٹ دانہ دیوین اور پانی کچھ جو شاندہ دین جوشاندہ کے اجزا یہ ہین ہلیلہ زرد سونٹھ پرانا گڑ ان سب دواؤن کو پانی مین جوش دیکر اور چھانکر پانی کیجگہ دیوین اور بند کرین چھٹے روز مقرری وقت کھولین اور کبوترون کو دانہ کی طرف بلائین اور تھوڑا سا باجرہ ڈالین جو تہ پر کھاوین تو اڑاوین کہ وہان سے دور تر جاکر آ بیٹھین اس صورت مین غالب ہے کہ اپنے گھر سے اور معلم سے کبوتر آشنا ہو جائین پھر وقت شام بند کرین ساتوین دن موافق دستور معین کے کبوترون کے بیٹھنے کے واسطے اڈا بنائین اور بوقت مقرری کھول کر دانہ کی طرف بلائین اور تھوڑا دانہ ڈالین جب سب کھا جائین تو اڈہ پر اُڑاوین کہ اُسپر بیٹھین پھر زنبیل دیوین اور بلائین اور تھوڑا دانہ کھلائین اور پھر اڑائین کہ اڈہ پر جا بیٹھین چار روز تک اسی طرح کرین گیارھوین روز جال کو کھولین اور قاعدہ معینہ کے موافق کبوترون کو بلاوین اور اڑادین جو ایک مہینہ یا چالیس دن اسی طرح پر عادت کرین تو اس قدر عرصہ مین کبوتر معلم کے مطیع اور فرمان پذیر خاطر خواہ ہو جائین تو ایک زنبیل مین ہوا پر اُڑ جائینگے اور دور چلے جائینگے اور ایک مرتبہ کے بلانے مین چلے آئینگے اور اڈے پر بیٹھ جائینگے جب محکومی اور تابعداری مین ایسے ہو جاتے ہین تو لڑانی کے قابل ہوتے ہین کبوترون کی بیماری کا علاج اگر کبوتر ہوا کی علت سے سست ہو گیا ہو تو اُسکی علامت یہ ہے کہ اڑ نہ سکے اور جو اڑے تو بار دمارے اور بلند پروازی سے عاجز ہو جاے علاج اُسکا یہ ہے کہ مال کنگنی چار دانہ اندرائن بھر اور پرانا گڑ ایک ماشہ سب دواؤن کو پیسکر گڑ مین گولیان باندھین اور دانہ

پانی کے کھانے سے چار گھڑی بعد ایک گولی کھلائین تین روز مین اچھا ہو جائیگا علاج کبوترون کی کھانسی کا ایک دو قطرہ ادرک کے عرق کے حلق مین کبوتر کے ٹپکائین دو دن مین آرام ہو جاتا ہی علاج کبوترون کی لاغری کا ملاحت لاغری کی یہ ہے کہ سست ہوتا ہی اور دانہ نہین کھاتا مگر پانی بہت پیتا ہے اور پیخال سبز کرتا ہے اور لونی مٹی کیطرح میل کرتا ہے یہ مرض چونہ یا چوڑی کے ریزہ کھانے سے پیدا ہوتا ہے اگر چونہ کھایا ہے تو دو تین روز خون حلق سے ڈالتا ہی یا پیخال مین اُسکی خون آتا ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ سیاہ مرچ کے چار ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑا جلیبی تر کی شاخ مین بھر کر کھلاوین اسیطرح مرچ سیاہ کے چارون ٹکڑون کو چار دنمین کھلا دین آرام ہو جائیگا اور جو ریزہ چوڑی کا کھا گیا ہی تو فورا خون کی قے کرتا ہے یا پیخال مین خون آتا ہی تو صبح کو ایک ماشہ شربت انار شیرین کھلائین اور دوپہر کو بالائی تھوڑی سی یا شکر سفید اور شام کو ایک ماشہ سیوتی کا گلقند دیوین اور غذا مین روٹی کو گھی مین تر کرکے کھلائین اور غذا کے بعد ایک ساعت توقف کرکے پانی دیوین علاج زہر باد کا علامت اُسکی یہ ہے کہ کبوتر بیہوش اور پژمردہ ہوتا ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ سونٹھ اور سولف اور ہلیلہ اور بہینگ سب دواؤن کو کوٹکر اور چھانکر پانی سے میوٹھ کے دانون کے برابر گولیان بنائین اور کھلائین علاج بلغم علامت اُسکی یہ ہے کہ دانہ بہت کم کھاتا ہے اور اُسکے گلے سے بلغم کی آواز آتی ہی علاج اُسکا یہ ہے کہ پانی نہ دین اور پانی کی جگہ آدمی کے پیشاب کے چند قطرے ڈالین چند روز مین اچھا ہو جائیگا علاج آنکھ کی تکلیف کا اگر آنکھ سے کبوتر کے پانی جاری ہو تو تھوڑی سی ہلدی اور پاہ لیمبو کے عرق مین گھسکر آنکھ کے گرد لگائین چند روز مین صحت ہو جائیگی علاج قبض کا اگر کبوتر کو عارضہ قبض ہو اور پیخال خشک کرے اور پیخال کرنے مین کانپنے لگے علاج اُسکا یہ ہے کہ سعدی نمک لاہوری سیاہ مرچ تینون دوائین ایک ایک ماشہ لیکر باریک پیسین اور ایک ماشہ بھر کھلائین دوسری دوا ایلوا ایک ماشہ گڑ ایک ماشہ دونون کو ملاکر ماش کے برابر گولیان بنائین اور ایک گولی روز کھلائین دو تین دن مین آرام ہو جائیگا کبوترون کے دانہ کا بیان واضح ہو کہ باجرہ اور جوار اور ارزن اور سرسون صیف و شتا کے موسم مین کبوترون کو کچھ نقصان نہین کرتی اور بہر حال بہتر ہین اور گندم اور مسور اور کاتھی باڑان کی قوت بخشتی ہین مگر خون مین غلبہ اُٹھاتی ہین اور تخمہ بھی پیدا کرتی ہین اور مونگ اور موٹھ اور چاول اور گڑ کبوترون کو ہلکا کرتے ہین اور مستی انکی مٹا دیتے ہین اور ماش اور باقلا اُڑنے کی قوت بخشتے ہین فصل زمستان مین دانہ ارزن کا اور موٹھ کا اور مسور کا فائدہ بخشتا ہے اور تابستان مین مونگ اور جوار اور جو اور چاول مفید ہین اور موسم برشکال مین سرسون اور گڑ اور تل مضر ہوتے ہین اور جوار اور باجرہ جس موسم مین چاہین دین نقصان نہین کرتے لازم ہی کہ بلند پرواز کبوترون کو باجرہ اور جوار کے سوای اور کچھ دانہ مذدینا چاہیے کہ اس دانہ سے کبوترون کی طبیعت معتدل رہتی ہی مدبر سادہ کبوتر کو کلی کرنے کی

اگر چاہین کہ سادہ کبوتر کو کلی کرین بطریق اُسکا یہ ہے کہ سادہ کبوتر کے پر کو جڑ کی قریب سے کاٹین اور گلدار کے پر اُن کٹے ہوے پرون کے جوف مین کرین اور بہت صفائی اور دستکاری کے ساتھ ریشم سے باندھین اور جو چاہین پر کٹے کبوتر کو ہوا پر اُڑائین طریق اُسکا یہ ہے کہ اور کبوتر کے سالم پر لیکر بطریق مذکور پہلے کبوتر کے پر کی جڑ مین ریشم کے تار سے مضبوطی اور صفائی کے ساتھ باندھین تو کبوتر اڑنے لگے **فصل دوسری خروسون کی نسلون کے بیان مین** واضح ہو کہ ہندوستان مین اصل خروس کی چار قسم پر ہے ٹینی گھاگس کوکناٹ اصل ٹینی وہ ہے کہ جسکو تمام مخلوق علی العموم پالتے ہین اور اُنکے بیضہ اور چوزہ کھاتے ہین اور گھاگس وہ ہین کہ اصیل اور ٹینی کے میل سے پیدا ہووین اور کڑکناٹ وہ ہے کہ جسکا گوشت اور پوست اور خون اور ہڈی سب سیاہ ہووے اور کڑکناٹ کی یہ شناخت ہے کہ اُسکی زبان دیکھین اگر سیاہ ہو تو بیشک کڑکناٹ ہے اور گوشت اور ہڈی سیاہ ہووے اور اصیل کہ اُسکو گلنگ بھی کہتے ہین لڑانے کے واسطے مخصوص ہین اور علامت اصیل کی یہ ہے کہ اوپر کی چونچ اُسکی خوب سفید ہووے اور تاج چھوٹا ہو اور گلہ اور سر قوی ہو اور دُم کے پر چھوٹے اور پانون اور کانٹے زبردست اور مضبوط اور پانون مین سُرخ تل نہون اور ٹینی کیطرح بانگ کھینچکر نہ دے یہ سب وصف اصیل کے ہین اور ہندوستان مین حیدر آبادی اصیل مشہور ہین اور بانگانون کے مرغ اگرچہ قوی ہیکل اور بہت بڑے ہوتے ہین مگر صفت مین حیدر آبادیون کو ہرگز نہین پہونچتے اور ایک سالہ بچہ جبتک نہو جائے ہرگز نہ لڑانا چاہیے کہ اعضا اُسکے ایک برس مین البتہ قوی اور مضبوط ہو جاتے ہین اور جنگی مرغون کو مرغیون سے علیحدہ رکھنا چاہیے اور رات کا بھیگا دانہ باجرے کا دیوین اور زمین پر دانہ نہ ڈالین کہ چونچ گھس جائیگی بہتر یہی ہے کہ اپنے ہاتھ پر دانہ کھلائین اور برشگال کے موسم مین باجرہ کی جگہ اگر سرسون دیوین تو نہایت بہتر ہے اور مرغ جنگی کو توانا اور قوی کرنے واسطے ایک وقت قریب شام یہ خوراک دیوین میدہ گھی ہلدی شکر سفید یہ سب اجزا دو دو پیسا بھر اور کالی مرچ تین ماشہ ہلدی اور مرچ سیاہ کو خوب باریک پیسکر میدہ مین ملاکر بطریق معلوم حلوا تیار کرین اور مرغ کو کھلائین اور دو گھڑی کے بعد پانی دیوین اور مرغون کو مرض زہرباد کا اکثر عارض ہوتا ہے علامت اُسکی یہ ہے کہ تمام اعضا نیلے ہو جاتے ہین اور دانہ ہضم نہین ہوتا اور ہر وقت سست و مضمحل رہتا ہے اگر علاج اُسکا جلد نہین ہوتا تو مرجاتا ہے علاج اُسکا یہ ہے اجوائن دیسی تین دام اجوائن خراسانی دو دام سیاہ مرچ سات ماشہ فلفل دراز سات ماشہ سونٹھ خشک پیسا بھر گندم سوختہ سات ماشہ ہابرنگ سات ماشہ کنکی سات ماشہ سونف سات ماشہ انیسون ڈیڑھ ماشہ سیاہ زیرہ سات ماشہ کالیسر سات ماشہ نمک سنگ ایک تولہ نمک شور ایک تولہ نمک سیاہ ایک تولہ نمک سانبھر ایک تولہ کسوندی ترکی پتی ایکتولہ بکاین تازہ کی پتی ایکتولہ مکوہ تازہ کی پتی دو تولہ نیب تازہ کی پتی دو تولہ بند کے پتون کا

عرق بقدر حاجت سب داؤن کو کوٹکر اور چھانکر اور پتون کو بھی بغیر پانی کے پیسکر خشک اور تر سب دواؤن کو ملا کر ارنڈ
کے پتون کے عرق مین خمیر کرین جھربیری کے برابر گولیان بنائین اور ایک صبح کو اور ایک شام کو دیوین چند روز مین صحت
ہو جائیگی اور مرغ نوجوان یعنے ایک سالہ بچہ کی لڑائی کا یہ قاعدہ ہے کہ پہلے زور ہموزن اور ہم عمر مرغ سے ایک پانی
لڑاوین اور مرغبازون کی اصطلاح مین پانی ایک گھڑی بھر لڑنے کو کہتے ہین پھر ایک ساعت کے بعد فوراً جدا کرین اور پھونکین
اور چاٹین جسطرح قاعدہ ہے اور مرغ کے سر اور گردن اور پشت پر شفقت و مہربانی سے ہاتھ پھیرین اسیطرح بتدریج زیادہ کرین
یعنے پہلے چند روز ایک پانی لڑائین پھر دو تین چار پانی اور جسقدر کہ زیادہ اُس سے ممکن ہو لڑاوین اصل تیسری بٹیر
کی تعلیم کے بیان مین اول لازم ہے کہ وحشی بٹیر کو چند مدت ہاتھ مین رکھین کہ وہ رام ہو جاے اور ہلجائے اور اس
عرصہ مین ہر وقت دانہ سے بٹیر کو سیر رکھین جب مانوس ہو جائے تو دانہ معتاد سے دیوین یعنے تین ماشہ صبح اور تین ماشہ شام اور
سواے ارزن یعنی گنگنی کے دوسرا دانہ نہ دیوین اور جسدن کہ لڑانا منظور ہو ایک روز پیشتر اُس سے شیر گرم پانی دیوین
اور اُس دن نرم نرم مشت مال کرین کہ اُس سے بٹیر لڑائی مین چست و چالاک ہوتا ہے دوسرے دن کہ روز جنگ ہے
اُس روز صبح کو ایک ماشہ دانہ دیوین اور پہر بھر کے بعد لڑاوین جب لڑائی سے فارغ ہو تو دانہ معتاد کے موافق دیوین
اور جو بٹیر بیمار یا سست ہووے تو ہلیلہ سیاہ کو پانی مین گھسکر اور پر کو اُسمین آلودہ کرکے دو تین مرتبہ بٹیر کے منھ مین کھینچ دین
اُس سے شفا پائیگا یا مصری کے چند قطرے اُسکے حلق مین ٹپکا دین آرام ہو جائیگا اصل چوتھی تیتر کی تعلیم کے بیان مین نر تیتر
کو چند روز پنجرہ مین رکھین اور گیہون کا آٹا گھی ملا ہوا کھلائین اور کبھی باجرہ کا دانہ کھلائین اور موسم زمستان مین ہر روز
بادام کا مغز ایک عدد باریک پیسکر آٹے اور گھی مین ملا کر کھلائین اور جو بادام کی جگہ ایک جوالہسن کا دیوین یہ بھی بہتر ہے اور
جب دیکھین کہ اپنے پرورش کنندہ سے تیتر خوب مانوس ہو گیا اور ہلگیا تو اُسوقت لڑاوین لڑائی کے دن آٹا دانہ باجرہ
کا شراب مین تر کرکے کھلائین کہ نشہ مین شراب کے خوب لڑتا ہے اور بعضے کھلاڑی ہوشیار ایک روز پہلے لڑائی سے
ہینگ یا ایلوا پانی مین تر کرکے تیتر کے سر اور منھ اور گردن اور بازو مین لگاتے ہین اور یہ ایک حیلہ و مکر ہے کہ تیتر محفوظ رہے
یعنے اُسکا حریف جو اُسپر چونچ مارے اور ایلوا اور ہینگ کی کڑواہٹ اُسکی زبان پر پہونچے تو پھر چونچ نہ مارے اور تیتر
کو کبھی پانی نہ دین اور پانی نہ دینے سے اُسکو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور اکثر اوقات تیتر کو جنگل مین لیجائین اور پنجرے سے
رہا کرین کہ میدان مین دوڑے اور پھرے اور دیمک اور کیڑے کہ اُسکی خوراک ہے کھائے اور جو غذا کہ تیتر کو قوت دیتی
ہے یہ ہے بیضہ مرغ کی زردی دو عدد گردہ بکری کا ایک مغز بادام پانچ عدد مغز پستہ پانچ عدد بریان چنے کے چھلے ہوئے
دانہ ایک چھٹانک بتاشہ چار عدد لونگ دو عدد سب اجزا کو باریک پیسکر بیضہ کی زردی مین ملا کر نگاہ رکھین اور

تھوڑا گھی آگ مین گرم کرکے دو جوے لہسن کے اُس مین ڈالین لہسن جب سُرخ ہو جائے تو اجزاے مذکورہ کو اسمین ڈالکر
خوب بریان کرین جب بادامی رنگ اُسپر آجائے تو آگ سے اُتارلین اور رکھ چھوڑین ہر روز تھوڑا سا اُسمین سے لیکر آٹے کے
غلولہ مین کھلائین نہایت قوت اور توانائی تیتر کو پہونچیگی **اصل پانچوین پتنگبازی کے قاعدون کے بیان مین**
ہندی مین پتنگ پروانہ کو کہتے ہین اور وہ ایک کیڑا ہی کہ شمع پر عاشق ہے اِس کتاب کی مؤلف کی خیال مین ہی کہ پتنگ کی صورت
پتنگ سے مشابہت کلی رکھتی ہے اِس سبب سے پتنگ نام رکھا ہے اور پتنگبازی بھی مرغبازی کے قبیل سے ہے اسواسطے بعض
اصول اُسکے اسی فصل مین لکھے جاتے ہین پتنگبازی مین چند امرون کی رعایت ضرور ہے اوّل یہ کہ چھوٹے پتنگ کو بڑی پتنگ
سے نہ لڑائین دوسرے یہ کہ ہوا مین اپنے پتنگ کو حریف کے پتنگ سے زیادہ رکھین تیسرے یہ کہ ڈور اور پتنگ باہم دگر
موافق ہون یعنے اگر بڑے پتنگ کو باریک ڈور مین جو اُسکے لایق نہین ہے کھینچینگے تو اُسکے ٹوٹ جانے کا احتمال ہی اور
جو ڈور موٹی ہی اور پتنگ چھوٹا ہے تو ڈور بسبب گرانی کے نہ کھنچیگی بلکہ اُسمین خم پڑجائیگا اور یہ امر باعث قباحت کا ہی چوتھے
یہ کہ جسوقت اپنا پتنگ حریف کے پتنگ سے ملائین اسقدر جلد اور زیادہ ڈور نہ دینا چاہیے کہ پتنگ اُسکے کھینچنے سے تنگ
آجائے اور ڈور مین خم پڑجائی اور نہ اِسقدر ضبط کرین کہ پتنگ حریف کا بلند ہو جائے اور اپنا پتنگ اُسکے نیچے دبجائے پانچوین
یہ کہ اگر ہوا تند ہے تو حریف کے پتنگ پر ڈور کے اوپر پیچ ڈالین اور جو ہوا ضعیف ہے تو حریف کے پتنگ کی نیچے سے پیچ ڈالنا
چاہیے چھٹے یہ کہ پتنگبازی مین رعایت ہوا کی ضرور کرنا چاہیے یعنے ہوا معتدل ہو نہ بہت تند ہو نہ ضعیف ہو ساتوین یہ کہ
اگر پتنگ دور جاکر ہوا کی تیزی کے سبب سے گردش کرے اور چرخ مارے تو شہ دینے کا ضرور اُسوقت لحاظ رکھین کہ گردش
سے باز رہے یہ چند امر جو ہم نے بیان کیے پتنگبازی کے شرائط سے ہین **مصالحہ پتنگ کی ڈور کا یعنی مانجھا شیشہ**
کو خوب باریک پیسکر پکے ہوے چاولون مین حل کرین کہ یکذات ہو جائے بعد اسکے اگر سُرخ رنگ درکار ہی تو ہرمزی یا
شنگرف یا تھوڑا سیندور پیسکر اُسمین ملائین اور جو نیلگون درکار ہے تو اُسمین نیل ڈالنا چاہیے اور جو رنگ منظور ہے
تو اُسمین تھوڑی پیوری یا ہلدی یا ہرتال داخل کرین اور جو سبز رنگ پسند خاطر ہے تو ہلدی مین تھوڑا نیل ملانا چاہیے
اور اِسلیے کہ مصالحہ نہ بکھرے اور ڈور خوب مضبوط ہو جائے چند چیزین مقرر کی ہین گھیکوار کا مغز مصطگی رومی سپیدی
مرغ کے انڈے کی گوندی کا لعاب سریش ان چیزون مین سے جسکو مناسب جانین مصالحہ مین ملائین فقط **فصل**
اٹھارہوین بزازون کے فن مین بزار فقط کپڑے کی تجارت کرتے ہین ہندوستانی اور ولایتی کپڑے کہ اصل
اُنکی روئی سے ہے سادہ اور نقش دار جیسے شبنم اور ململ اور تنزیب اور خاصہ اور بافتہ اور نینوا اور جامدانی وغیرہ اور
نقشدار کپڑا کہ جسکو چھیٹ کہتے ہین چین اور فرنگستان اور دکن سے اور طرح طرح کے ریشمی کپڑے گلبدن اور

اطلس اور دارائی اور شروع اور قلندرہ اور بانات طرح طرح کی رنگارنگ بہت اعلےٰ اور ادنیٰ اور اوسط دکانین
نگاہ رکھتے ہین اور قیمت تھان پر ہوتی ہے اور جو کوئی تھان کی حاجت نہین رکھتا تو جس قدر کہ اُسکو کپڑا مطلوب ہوتا
ہے گز سے ناپ کر دیتے ہین اور قیمت گز سے ناپ کر مقرر کرتے ہین اور کل بزاز قیمت کپڑے کی ہرگز واجبی نہین کہتے ہین
اگر خریدار مسافر نووارد ہوتا ہے اور نرخ و قیمت سے مطلع نہین ہوتا ہے تو البتہ فریب کھاتا ہے اور جو ہوشیار خبردار ہوتا
ہے تو بہت تکرار کے بعد آخر راستی پر آجاتے ہین اور واجبی قیمت کہتے ہین اور دکان مین دو طرح کا گز رکھتے ہین ایک کامل
دوسرا ناقص یعنے ایک گرہ کم دہقانی کم رو کم نظر کم فہم مسافرون کو ناقص گز سے ناپ دیتے ہین اور جو بزاز کہ نیک اندیش
اور امین ہین آنہ روپیہ سے زیادہ وہ نفع نہین لیتے ہین اور انمین جو کہ امین نہین ہین دغا اور فریب و مکر سے آنہ دو آنہ
تین آنہ روپیہ نفع لے لیتے ہین اور بڑے شہرون مین بزازون اور خریدون مین دلال ہوتے ہین اور جس کپڑے مین
دلال کا درمیان ہوتا ہے بزاز دلال کا حق بڑھا کر قیمت کرتے ہین اور دلال کا کم قیمت کپڑے پر پاؤ آنہ روپیہ سے زیادہ
نہین ہوتا ہے اور بزازون کا منافع ماہواری معین نہین ہے فروخت مال پر مقرر ہے فقط فصل انیسوین زری فروشون
کے فن مین زری فروش طرح طرح کی اشیا زری کی تاش اور زربفت اور گوٹہ و مقیس اور کلابتون اور نبت اور
اقسام نقش و نگار سونے کے تارون کے دکان مین موجود رکھتے ہین اور قیمت اُسکی نرخ مقرری سے سب دکانون مین
یکسان ہوتی ہے اور قیمت کی کمی بیشی ریشم کی کمی اور زیادتی پر منحصر ہے یعنی جس چیز مین کہ ریشم زیادہ تر ہوتا ہے قیمت
اُسکی کمتر ہوتی ہے اور جسمین ریشم کمتر اور باریک ہوتا ہے اُسکی قیمت زیادہ ہوتی ہے اور یہ چیزین تولہ کے وزن پر بکتی ہین
اور تولہ پر قیمت مقرر کرتے ہین نقرئی اشیا کی قیمت فی تولہ ایک روپیہ اڑھائی آنہ سے کمتر اور ایک روپیہ بارہ آنہ سے زیادہ
نہین ہوتی اور اس سودا مین بھی دلال شریک ہوتے ہین اور حق اپنا لیتے ہین اور زری فروش بہت طرح کی زری پرانی اور
مستعمل کو خرید کرتے ہین نقرئی قیمت کا نرخ گیارہ آنہ سے کمتر اور تیرہ آنہ سے زیادہ نہین ہوتا اور طلائی کی قیمت چودہ آنہ
سے کمتر اور ایک روپیہ دو آنہ سے زیادہ نہین ہوتی بعضے شہرون مین غیر خالص چاندی کی زری بناتے ہین قیمت اُسکی
کم ہوتی ہے اور چند روز مین رنگ اُسکا سیاہ ہو جاتا ہے اکبرآباد اور لکھنؤ اور دہلی مین بہت تحفہ اور نفیس اور پاکیزہ
زری بنتی ہے پیشتر اس سے اکبرآباد مین غیر خالص چاندی کی زری بنتی جاتی تھی لیکن آجکل سب زری فروشون نے
متفق ہو کر یکقلم بنانا اُسکا موقوف کر دیا خالص چاندی کی بناتے ہین اور کمی بیشی اُسکے نفع کی خریدارون کی قلت
و کثرت پر موقوف ہے فصل بیسوین نیچہ بندون کے فن مین ہندوستان مین سب خاص و عام خواہ ہندو خواہ
مسلمان حقہ پینے کے عادی ہین نیچہ بند بڑے اور چھوٹے حقون کے واسطے انواع طرح کے نیچہ بناتے ہین

اکبر آباد مین بہت لطیف اور پاکیزہ اور سبک اور صاف اور خوش وضع نیچہ بنایا جاتا ہے ازانجملہ ایک پیچوان ہے نی
اُسکی طول مین پانچ گز سے کم اور آٹھ سات گز سے زیادہ نہین ہوتی اور وہ سیسہ کے تارون سے اور نے کی بعض ٹکڑون سے
خواہ چوبی ہون یا دستی ہون اور بھوج پتر اور شالباف اور ریشم سے بنایا جاتا ہے اسطرح کے نیچہ کو سادہ کہتے ہین
اور قیمت اُسکی خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اکبر آباد کی بازار مین ڈیڑھ روپیہ سے کم اور تین روپیہ سے زیادہ نہین ہوتی تار جسد
کا ایک روپیہ سیر آتا ہے اور نرخ بھوج پتر کا فی آثار بارہ آنہ سے ایک روپیہ تک ہے اور نے یعنی نلکیان جو کہ پیلی بھیت
کی طرف سے آتی ہین وہ طول مین دس گرہ ہوتی ہین اور تین روپیہ ہزار ملتی ہین اور عظیم آبادی نے بہت مستحکم اور
طول مین ایک گز ہوتی ہین پانچ روپیہ ہزار یا آٹھ روپیہ ہزار ملتی ہے اور ریشم سبز اور سُرخ اور زرد رنگ کا ایک روپیہ
مین ساڑھے تین تولہ آتا ہے اور جو نیچہ کہ مکلل ہوتا ہے وہ کلابتون سے بنایا جاتا ہے اور کلابتون وہ ہے کہ سونے یا چاندی
کے تار کو ریشم مین ملا کر بٹتے ہین ناقص کلابتون سوا روپیہ تولہ ملتا ہے اور قسم اعلےٰ ایک روپیہ بارہ آنہ تولہ فروخت
ہوتا ہے جس نیچہ مین کلابتون کا کام ہوتا ہے موافق وزن کے کلابتون کے قیمت اُسکی زیادہ ہوتی ہے اور کلابتون کی کام مین
فی تولہ ایک روپیہ اُجرت مقرر ہے اگر ایک روپیہ سے کم دیتے ہین تو نیچہ بند کلابتون چورا لیتے ہین اور جو ایک روپیہ کامل
اُجرت مین دیا جاتا ہی تو اُسمین ہرگز چوری نہین کرتے اور چھوٹی حقون کے نیچے بعضے دو خمہ اور بعضے ڈیڑھ خمہ ہوتی ہین اور خم
یعنے قفلی تانبے یا لوہی کی بنتی ہی تانبے کی بہتر ہوتی ہی اکثر تانبے کی قفلیان بنائی جاتی ہین اور تین روپیہ سیر فروخت ہوتی
ہین ہر قفلی آدھی چھٹانک سے کم اور ڈیڑھ چھٹانک سے زیادہ وزن مین نہین ہوتی اور آہنی قفلیان ارزان بکتی ہین
قفلی مین دونون طرف نلکیان وصل کرتے ہین ایسا نیچہ بھی مثل نیچہ پیچوان کے سادہ ہوتا ہے سادہ نیچہ پانچ چھ آنہ مین
آتا ہے اور مکلل یعنی کلابتونی نیچہ اُسکی قیمت بارہ آنہ سے کم اور ایک روپیہ سے زیادہ نہین ہوتی اور موافق زیادتی
کلابتون کے دو تین روپیہ سے زیادہ تک قیمت ہوتی ہے **فصل اکیسوین آبدارون کے فن مین** برسات کے
موسم مین نہر وغیرہ کا پانی بہت گرد آلودہ اور کثیف ہو جاتا ہے آبدار اُس پانی کو انواع طرح کی تدبیرون سے صاف
اور لطیف کرتے ہین پس تدبیر صاف کرنے کی یہ ہے کہ ایک عدد مغز بادام کو تھوڑے پانی مین پتھر پر ڈال کر مثل
صندل کے گھسین جب کہ وہ خوب پس جائے اُسکو تھوڑے پانی مین ملائین اور پانی بھرے ہوے گھڑے مین
ڈال کر ہاتھ سے یا چمچہ سے خوب درہم و برہم کر دین تھوڑی دیر مین سب گرد تہ پر بیٹھ جائیگی اور پانی صاف و پاکیزہ
رہ جائے گا اور جو نرملے کے دانون کو اسیطرح عمل مین لائین قائم مقام مغز بادام کے ہے اور علی ہذا القیاس پھٹکری
بھی کثیف پانی کو لطیف کرتی ہے لیکن ملانا پھٹکری کا نقصان سی خالی نہین اور اُوسکی ترشی کے سبب سے پانی بدمزہ

کبھی ہوجاتا ہے پس اُس صاف پانی کو صراحیون مین بھرکر تختہ پر رکھدین اور ایک صافی سفید اُسپر ڈالدین اور جو پانی کوزہ کو تر لطیف کرنا چاہین تو ایک تغار پتھر کا یا مٹی کا جو کوزہ گر بناتے ہین لائین اور نصف تغار تک ریزہ پتھر کے اور کوری ٹھیکریان بھرکر صاف پانی اُسپر ڈالین اور اُس تغار کی تہ مین ایک سوراخ کرکے بلند لٹکن یا تپائی پر اُسکو رکھدین اور ایک کھڑے کے منھ پر باریک کپڑا باندھکر اُسکے نیچے لٹکاوین کہ پانی تغار کا ایک ایک قطرہ گھڑے کے منھ پر ٹپکے اور گھڑا بھر جائے اِسطرح کا صاف کیا ہوا پانی نہایت لطیف اور نافع ہوتا ہے کنوین کا پانی اگر اسی طور پر صاف کیا جاوی تو نہایت لطیف اور خوشگوار ہوجائی اور جو ٹھیکریان اور سنگریزون کی جگہ ریت دریا کا نہایت چمکتا ہے نصف تغار تک بھرا جائے تو بہت بہتر ہے اور جس کنوین کا پانی کھاری ہوتا ہے اگر دواؤن کے عرق کیطرح اُس پانی کو نان پھلکے سے کھینچین تو سوریت اُسکی دور ہوکر لطیف اور خوش ذائقہ ہوجاتا ہی فقط **فصل بائیسوین درزیون کے فن مین**

واضح ہو کہ خیاطی کا فن جناب حضرت ادریس علی نبینا و علیہ السلام سے عالم مین مروج ہوا اور یہ بہت بہتر فن ہے اور سب خاص وعام اس فن والے کے محتاج ہوتے ہین اور اس فن والے کے گز اور قینچی اور ڈورا اور سوئی ہتھیار ہین ایسے ہتھیار سبک اور خفیف کسی صاحب فن کے نہین ہوتے اور جو شخص اس فن مین کامل ہوتا ہے اپنے صرف وخرچ ضروری سے عاجز و محتاج نہین ہوتا ہے اور جس شہر و دیار مین چلا جائے وجہ معاش وہان موجود ہوجائے اور اس فن والے کا یہ کمال ہے کہ کپڑا خوش وضع قطع کرے کہ جسم مین ٹھیک اور درست آئے اور کسی مقام پر جھول اور شکن نہو اور بخیہ وغیرہ باریک سلائی قابل تعریف سے اور کپڑے مین چوری کی فکر نہ کرے اور کپڑے کو احتیاط سے رکھے کہ کثیف نہوجائے اور وعدہ کے دن تیار کردے اور کپڑے کے مالک کو پہونچائے اور خلاف وعدگی سے احتراز کلی کرے اور واجبی مزدوری پر قناعت کرے اور ٹکڑے پارچہ بعد قطع کے جو بچ رہین وہ مالک جامہ کو بجنس پہونچاوے اور دوڑا اپنے پاس سے صرف کرے اور کپڑے کے مالک کے مال مین سے ایک تار صرف نہ کرے جو درزی کہ ایسی صفت رکھتا ہو تو ہر ایک خاص وعام کے نزدیک صاحب اعتماد ہوویگا اور ہندوستان مین رسم ہے کہ عورتون کا لباس عورتین سیتی ہین اور مردون کا لباس درزی سیتے ہین اور اس زمانہ مین جو مردون کا لباس مروج ہے اور اُسکے سینے کی ضرورت ہوتی ہے اُسکی یہ تفصیل ہے پہلے پایجامہ کہ طول اُسکا ٹخنے تک چاہیے کہ حد شرعی ہے اور کشادہ موافق عرض جامہ کے رکھین یا تنگ رکھین جسقدر کہ چاہین اور اجرت پایجامہ کے دوخت کی عموماً آدھ آنہ سے کمتر اور ایک آنہ سے زیادہ نہین ہوتی ہے دوسرے زیر جامہ کہ اہل ہند اُسکو انگرکھا کہتے ہین اور وہ چند چیز سے مرکب ہوتا ہے پیش و پیش اور پردہ اور ترپز کہ جسکو ہندی مین کلی کہتے ہین اور بغل اور آستین اور گریبان پس و پیش

جوانان معتدل القامت کے واسطے عموماً سوا گز لمبی اور معتدل البدن آدمیون کا دو کمر گیارہ بارہ گرہ کا ہوتا ہے پیش دامن کا عرض گیارہ بارہ گرہ تک کافی ہووے اور پردی کا عرض تین گرہ تیار ہووے اور گلے سے کمر تک چھ گرہ پر کمر توی لگائین اور چار کلیان پیش مین اور دو کلیان پس مین حد کمر سے دامن پیش و پس تک چودہ گرہ ہوتی ہین قطع کرین اور عرض کلیون کا دامن کیطرف تین گرہ تیار چاہیے اور آستین کا طول بارہ گرہ کا اور دور چھ گرہ کا بہت خوشنما ہوتا ہے اور چوغلہ ساڑھے تین گرہ کا اور گریبان کے پیچھے عرض مین آدھ گرہ اور طول مین پانچ گرہ کافی ہوتا ہے تیسرے کمری حساب اسکا آستین اور گریبان اور چوغلہ سے انگرکھے کے برابر ہے مگر طول مین پس و پیش اور پردہ آٹھ گرہ سے اور نو گرہ سے زیادہ نہین ہوتا ہے گلے سے اور کمر کے پیچے تک اور کلیان اوسکی موافق اسکے ہوتی ہین چوتھے قبا اسکے پس و پیش کا طول عموماً ایک گز اور چھ گرہ اور پردہ کا طول ایک گز تین گرہ کا چاہیے اور اسکو قزلباشی پردہ کہتے ہین اور جو طول پس و پیش کا گلے سے کمر تک چھ گرہ ہو تو قبا کی کلیون کا طول گز بھر کا ہوتا ہے اور قبا کے اجزا مرکب ہین پس اور پیش و پیش اور پردہ اور چار کلیان اور بالابر اور گریبان اور آستین اور بالابر پس و پیش کے دامن سے طول مین برابر چاہیے مگر عرض مین دامن سے دو گرہ اور اوپر کی طرف سے تین گرہ چاہیے اور طول ہر آستین کا تیرہ گرہ اور دور ہر ایک کا سات گرہ بہتر ہوتا ہے اور گریبان نو گرہ طول مین اور آدھ گرہ عرض مین کفایت کرتا ہے اور قبا کا سنجاف عرض مین ایک گرہ یا دو بالا اور طول مین نو گز تمام دور دامن اور آستینون اور پردہ اور گریبان اور چاک دامن مین کافی ہوتا ہے پانچوین کلاہ جوانون کی کلاہ طول مین پانچ گرہ اور عرض مین تین گرہ اور سلائی کے تکلفات کلاہ مین مالک کلاہ کی رائے پر ہے اور مزدوری سادی ٹوپی کی سلائی چار آنہ سے زیادہ نہین ہوتے اور انگرکھے کی سلائی دو آنہ سے چار آنہ تک اور قبا کی سلائی آٹھ آنہ سے ایک روپیہ تک اور سکری کی سلائی ڈیڑھ آنہ مقرر ہے پایجامہ ایک ساعت مین اور سکری چار گھڑی مین اور انگرکھہ ایک روز مین اور قبا تین دن مین تیار ہوتی ہے اور درزیون کے روز کا منافع تخمیناً تین آنہ سے کمتر اور پانچ آنہ سے زیادہ نہین ہوتا ہے فقط **فصل تیئیسوین رنگ سازون کے فن مین**

رنگ ساز طرح طرح کے رنگ لکڑی وغیرہ کے ہتھیارون پر کرتے ہین اور اس کسب مین اپنی وجہ معاش حاصل کرتے ہین اور رنگ ساز کیواسطے پہلے روغن تیار کرنا چاہیے اور ترکیب اُس روغن کی یہ ہے سیر بھر رال اور سیر بھر روغن السی رال کو کڑھائی مین کر کے آگ پر رکھین کہ گلجائے اور لکڑی سے درہم و برہم کرین جب سب گلجاے تو روغن السی کو اسمین ڈالین اور لکڑی سے چلاتے رہین کہ قوام اُسکا معتدل آوے یعنے نہ گاڑھا ہو اور نہ پتلا ہو پھر پاکیزہ برتن مین رکھ چھوڑین اور بعض رال کی جگہ چندرس ڈالتے ہین اور یہ اعلےٰ تر ہوتا ہے

اِسواسطے کہ اگر روغن مین رال ملی ہو تو رنگ اُسکا تین چار دن مین سوکھتا ہی اور جس روغن مین چندرس ملا ہو گا رنگ
کرنے کے پہر بھر کے بعد خشک ہو جاتا ہے اور نہایت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور قیمت ہر ایک کی تفصیل وار
بیان کرتا ہون رال روپیہ کی چار سیر السی کا روغن روپیہ کا چار سیر اور چندرس تین روپیہ کا سیر بھر بکتا ہے اور
بعضے رنگسار السی کے روغن مین تارپین کا روغن ملا دیتے ہین اور روغن تارپین سوداگرون کی دُکان مین ملتا ہے
اور اُسکا ایک شیشہ ایک روپیہ کو آتا ہے کہ اُسمین کم و بیش تین پاؤ کے قدر ہوتا ہے اور ترکیب اُسکی یہ ہے کہ سیر بھر
چندرس آگ مین جوش کرین جب چندرس گلجائے تو آدھ سیر السی کا روغن اور ادھ سیر تارپین کا روغن اُسمین ڈالدین اور
لکڑی سے خوب چلاتے رہین جب روغن معتدل قوام پر آجائے تو آگ سے اُتار کر ٹھنڈا کرین اور شیشہ مین بھر رکھین
یہ روغن بہت لطیف اور نادر ہے اور امیرون کے کارخانون مین صرف ہوتا ہے جب چاہین کہ رنگ کرین سُرخ اور زرد
اور سبز اور سیاہ و سفید وغیرہ اجزا کا رنگ یعنے جسطرح کا منظور ہو اُسکو تیار کرکے اُس روغن مین ملا دین اور لکڑی سے
جسپر چاہین رنگ کردین رنگون کی قسمون کی ترکیب رنگ سفید کا شغرفی سفیدہ لیکر خوب باریک پیسین اور
تیار روغن مین ملائین اور کام مین لائین اور سفیدہ کی قیمت سیر بھر کی سات آنہ سے کمتر اور بارہ آنہ سے زیادہ نہین ہوتی
رنگ سیاہ چراغ کا دودھ بقدر حاجت روغن مین ملائین اور صرف مین لائین رنگ زرد ہرتال زرد کو پانی مین یا روغن
کنجد مین مثل سُرمہ کے باریک پیسین اگر مائی مین پیسا ہو تو دھوپ مین خشک کرکے روغن مین ملائین اور جو روغن کنجد
مین سحق کیا ہے تو خشک کرنے کی ضرورت نہین ہی ویسے ہی اُٹھالین اور روغن مین ملا دین اور کام مین لا دین اور رنگنی
مین جو ہرتال کام آتی ہے دس بارہ آنہ سیر بکتی ہی رنگ سُرخ سیندور کو پانی مین یا تل کے تیل مین پیسکر اُس روغن مین
ملائین اور سیندور روپیہ کا دو سیر بکتا ہے رنگ سبز وہ کئی طرح کا ہوتا ہے رنگ زنگاری زنگار کو خشک باریک پیسکر
روغن مین ملاکر کام مین لا دین قیمت سیر بھر زنگار کی اڑھائی روپیہ یا تین روپیہ ہوتی ہے رنگ سبز مائل بکبودی
سیر بھر زرد ہرتال مین چھٹانک بھر نیل ملائین اور خوب باریک پیسکر روغن مین ملاکر کام مین لائین اور جو ماشی یا
مونگیا یا تربوزی رنگ چاہین تو کم و بیشی کی رعایت کرکے تھوڑا دودھ ہرتال اور نیل مین ملا دین قیمت ہرتال کی
پہلے مذکور ہوئی ہے اور نیل کی قسم اول تین روپیہ سیر آتا ہے رنگ بادنجانی یعنے بیگن کا رنگ دودھ اور ہرمزی سی ہوتا ہے
اور ہرمزی ایک روپیہ کی بازار مین چار سیر بکتی ہی رنگ بادامی اُس مٹی سے جو ملتانی مٹی کے ہمرنگ ہے عمل کرین اور
رنگسازون کا روزگار منافع تین آنہ سے کمتر اور چار پانچ آنہ سے زیادہ نہین ہوتا فقط فصل چوبیسوین طبق سازون
کے فن مین طبق ساز چاندی اور سونے کی ریزہ کو کوٹ کر ایسے باریک ورق بناتے ہین کہ پیاز کے چھلکے سے بھی

زیادہ باریک ہوتے ہین اور طریقہ اُسکا یہ ہے کہ خالص سونا اور چاندی لیکر اُسکے ٹکڑے کرتے ہین کہ ہر ایک ریزہ وزن
مین تین چاول سے زیادہ نہین ہوتا اُن ٹکڑون مین سے ڈیڑھ سو ٹکڑے تک لیکر بھیڑ کی کھال کے ورقون مین رکھتے ہین رکھتے
ہین اور اُن ورقون کو چمڑے کی تھیلی مین رکھکر پتھر کی چٹان پر رکھ دیتے ہین اور لوہے کے ہتوڑے سے اُسپر چوٹ لگاتے
ہین یہانتک کہ موافق معمول کے اُن ٹکڑون کو باریک باریک ورق بناتے ہین اور صبح سے شام تک دو روز برابر کوٹنے
سے تکمیل اس کام کی ہوسکتی ہے پس اُن چاندی اور سونے کے ورقون کو چمڑے کے ورقون مین سے جنمین رکھکر کوٹا ہے نکالکر
کاغذ کے ورقون مین تہ لگا کر رکھتے ہین اور خریدارون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین اور ورق چاندی اور سونے کے دو
قسم کے ہوتے ہین ایک باریک ہین کہ دواسازون کے صرف مین آتے ہین اور مفرحات اور معجونات مین پڑتے ہین
قیمت اُنکی دو روپیہ تولہ ہے اور دوسری قسم کسی قدر غلیظ اور دبیز ہوتے ہین وہ مطبخ سازون وغیرہ کے صرف
مین آتے ہین قیمت اُسکی ایک روپیہ بارہ آنہ تولہ ہے اور طلائی ورقون کی قیمت بھی اسیطرح قیاس کرنا چاہیے یعنے
باریک ورقون کی فی تولہ اکیس روپیہ قیمت اور اُس سے زیادہ غلیظ بیس روپیہ تولہ ملتے ہین اور مطبخ سازون
کو دو ڈھائی آنہ روز سے تین آنہ روز تک نفع ملتا ہے اور اوراق عشار یعنی جملی کے ورقون کو پہلے رنگ دیتے ہین بعد اسکے
صرف مین لاتے ہین اور قاعدہ اُنکے رنگنے کا یہ ہے کہ چار چھیلا اور ناگر موتھہ اور لونگ اور الائچی اور بالچھڑ اور تھوڑا
مشک اور زعفران لیکر سب کو پانی مین جوش دیکر اوراق عشار کو اُس پانی مین غوطہ دین بعد اُسکے ایک پتھر کھول ہوتا ہے
اُسکو جلاکر باریک پیسکر اُن اوراق پر ملین پس ٹکڑے چاندی یا سونے کے اُن ورقون پر تہ بتہ رکھکر کوٹتے ہین اور باریک
کرتے ہین فقط فصل پچیسوین حلوائیون کے فن مین حلوائی انواع طرح کی شیرینی قند اور گھی اور مادہ اور آرد
اور چنے وغیرہ کے میدہ سے ترکیب دیکر نہایت لطیف اور خوش ذائقہ تیار کرتے ہین اور نفع سے فروخت کرتے ہین
اور سب حلوائی علاوہ شیرینی کے بعض چیزین نمکین کھانے کی مثل پوری اور کچوری اور لچئی وغیرہ کے اور بیسن اور مونگ
اور ماش کے برہ اور بہت طرح کی ترکاریان اور اچار تیار کرکے خریدارون کے ہاتھ بیچتے ہین اور فی روپیہ نخ شیرینی
کا دھائی سیر سے کم اور پانچ سیر سے سوا نہین ہوتا اور فی روپیہ دو آنہ سے کم اور تین آنہ سے زیادہ نفع اُس کا حلوائیون
کو نہین ملتا سب مٹھائیون کے بنانے کی شرح اِس مختصر مجموعہ مین گنجایش پذیر نہین لیکن بعض اُس مین سے
مبتدیون کے دریافت کرنے کے واسطے بیان کرتا ہون جلیبی بنانے کی ترکیب میدہ سیر بھر مادہ
خمیر کا آدھ پاؤ میدہ کو گرم پانی مین گوندھین اور مادہ خمیر کو گرم پانی مین حلکر کے اُس گوندھے ہوے میدہ مین
ملاوین اور خوب ہاتھ سے لت کردین کہ خمیر درست ہوجائے وقت لت کرنے کی آدھ پاؤ گھی گاے کا

داغ کرکے ڈال دین اور گھی کی جگہ مسکہ یا صاف وشفاف تل کا تیل یا روغن بادام یا روغن خشخاش اگر ڈالا جائے تو بہتر ہے اور خمیر کو غلظت اور رقت مین معتدل رکھین اور ایک لحہ توقف کرین کہ خمیر درست ہو جائے پس قند سفید لاکر اُسکا قوام کرین اور علحدہ رکھین اور ایک پتیلہ چولھے پر رکھکر بقدر حاجت اُسمین گھی ڈالین جسوقت گھی باعتدال تمام گرم ہو جائے خمیر کو ایسے ظرف مین رکھین کہ بقدر چھوٹی انگلی کے اُسمین سوراخ ہو پس اُس سوراخ کو انگلی سے بند کرکے پتیلہ تک لیجائین اور انگلی اپنی سوراخ سے ہٹاکر ہاتھ کو گردش دین کہ خمیر بطور سلسلہ کے سوراخ سے نکلکر روغن پر جا پڑے جب کہ تمام سطح روغن کا اُس سے بھر جائے اُسوقت موقوف کرین اور چمچہ سے اُٹھاکر ایک طرف سے دوسرے رُخ پر اُسکو پلٹ دین جب کہ رنگ اُسکا بادامی ہو جائے سوراخ دار کفچہ سے اُٹھاکر اُسکو شیرہ مین یعنے قند کے قوام مین جو تیار رکھا ہے غوطہ دیدین اور ایک ساعت چھوڑ دین جب کہ شربت قوام کا خوب اُسمین جذب ہو جائے اُٹھاکر دوسرے برتن مین رکھ لین اور نوش جان کرین حلوائی ایسی جلیبیان ساڑھے چار سیر کم اور پانچ سیر سے زیادہ نہین دیتے اور اُسکے وزن کی کمی وبیشی قند کے اور گھی کے حسن وقبح پر موقوف ہے پیڑہ بنانے کے ترکیب پانچ سیر دودھ گاے کا جوش کرین اور چمچہ سے زیر وزبر کرتے رہین کہ بالائی اُسکی نہ گرجائے جب کہ پانی خشک ہوکر نوبت قوام کی پہونچے خوشبو کی قسم سے گلاب یا کیوڑہ یا کیوڑہ اور گلاب مین مشک پیسکر اُسمین ڈالدین اور چمچہ سے تہ وبالا کرتے رہین کہ داغ نہ لگجائے جسوقت کھوہ تیار ہو جائے آگ پر سے اُتار کر سرد کرین بعد سرد ہو جانے کے پھر آگ پر رکھین اور بقدر شیرین کے قند سفید اُسمین ڈالکر چمچہ سے خوب حل اور یکذات کردین اور آگ سے اُتار کر پیڑے تیار کرین اور مغز پستہ باریک تراشکر اُسپر لگائین اور خوان مین رکھدین لطیف پیڑہ جنمین قند سفید پڑتا ہے فی روپیہ تین سیر ملتے ہین بالوشاہی کی ترکیب میدہ سیر بھر گھی سیر بھر شکر سیر بھر میدہ مین اول گھی ڈالکر خوب ملائین بعد اُسکے گرم پانی مین گوندھ لین اور ہاتھ سے خوب ملکر جسقدر چاہین برہ تیار کرکے جُدا جُدا خوان مین چنین اور قند کا قوام بناکر علحدہ رکھدین بعد اُسکے باقیماندہ گھی کو کڑھائی مین ڈالکر گرم کرین اور برون کو اُسمین ڈالکر تلین جب کہ رنگ بادامی ہو جائے سیخ کی نوک سے جسبوکر گھی مین سے نکالکر قوام مین ڈالین اور چمچہ سے تہ وبالا کرکے خوان مین رکھدین بہتر اور نفیس بالوشاہی جنمین گھی پاکیزہ اور خوشبو اور قند سفید پڑتا ہے فی روپیہ ساڑھے چار سیر آتی ہے ترکیب مرتی کی باش کی دال مقشر خوب باریک پیسکر گرم پانی ڈالکر اسقدر لت کرین کہ مثل شہد کے ہو جائے بعد اُسکے بطور جلیبی کے گھی مین سُرخ کرکے شکر کے قوام مین ڈال دین ترکیب برفی کی مثل ترکیب پیڑہ کے اول دودھ کا کھوہ بناکر گھی مین ڈالکر اسقدر بھونین کہ اثر رطوبت کا بالکلیہ برطرف ہو جائے اور دانہ پڑ جائے لیکن احتیاط رہے کہ داغ نہ لگنے پائے رنگ اُس کا

سفید اور پاکیزہ رہے بعد اسکے کھوہ کے برابر قند سفید لیکر قوام تیار کرین اور اُس بھنے ہوے کھوہ کو قوام مین ڈالکر
خوب درہم و برہم کردین اور خوان مین پھیلا دین جب کہ وہ سختی مائل ہو جائے چاندی کے ورق اُسپر چڑھاکر چاقو سے قتلے
اسکے تراشکر خوان مین چن دین اور کم و بیش نرخ برفی کا فی روپیہ مین سیر ہوتا ہے کلڈو بنانے کی ترکیب بیسن
یعنے چنے کا آٹا کپڑے مین چھانکر مثل خمیر گلگلے کے خمیر اُسکا تیار کرین اور گھی کڑھائی مین ڈالکر آگ پر رکھدین جب کہ
روغن گرم ہو جائے چوڑا اور سوراخ دار کفچہ لیکر کڑھائی کے منہ پر رکھکر خمیر بیسن کا کفچہ مین ڈالکر حرکت دین بیسن کفچہ
کے سوراخون مین سے دانہ دانہ ہو کر گھی مین گر یگا اور بھن جائیگا پس قند کے قوام مین کہ تیار رکھا ہے بیسن کے دانون کو
ڈالدین جبکہ دانہ بیسن کے سب شیرۂ قوام کو جذب کرلین کشمش اور سیاہ مرچ اُسمین ملاکر بقدر خواہش کے ہاتھ سے
گلولہ اُسکے بناکر خوان مین چنین اور فی روپیہ نرخ لڈو کا ساڑھے چار سیر سے پانچ سیر تک ہوتا ہے اور باقی کھانڈ کی
چیزون مین شیرین اور نمکین جو حلوائی بناتے ہین بتفصیل اُنکی اسجگہ گنجایش نہین رکھتی اسلیے اسیقدر پر اکتفا کیا گیا اور
نفع حلوائیون کا شیرینی کے فروخت ہونے پر منحصر ہے فصل چھبیسوین اچار اور مربّا بیچنے والون کے فن مین
اچار فروش انواع طرح کی چٹنیان اور اچار سرکہ اور عرق لغناع اور لیمو کا پانی اور تیل مین اور طرح طرح کے مربے بھی اور
ناشپاتی اور سیب اور انبہ اور انناس اور آملی اور آملہ وغیرہ کے بہت لطیف و خوشگوار بناکر فروخت کرتے ہین سرکہ
اور روغن کے اچار کا نرخ فی روپیہ چار سیر سے چھ سیر اور سات سیر تک ہوتا ہی اور فی روپیہ ڈیڑھ سیر سے چار سیر
تک مربے کا نرخ ہے آنب کے مربے کی ترکیب پوست آنب کا دور کرین اور اُسکے مغز کی قاشین اُتارکر چاقو
کی نوک سے چونکین اور چار گھڑی تک چونے کے مقطر مین ڈالدین بعد اُسکے نکالکر صاف پانی سے دھوکر پانی مین
جوش دین جب کہ معتدل گداختہ ہو جائین آگ پر سے اُتارکر پانی اُسکا دور کرین اور خوان مین پھیلا کر ہوا مین رکھین
یہانتک کہ سب رطوبت پانی کی خشک ہو جائے پس جسقدر وزن قاشون کا ہے مضاعف اُس سے قند سفید
لیکر قوام اُسکا تیار کرین اور قاشون کو اُس قوام مین ڈالکر بار دیگر ملایم آگ پر جوش دیکر نیچے اُتارلین اور سرد
کرکے مرتبان مین رکھدین سیب اور ناشپاتی اور بہی اور کدو اور پیٹھہ اور انناس اور زردک وغیرہ کا مربا بھی اسی
طور پر تیار کرتے ہین ترکیب اچار کچونبر کی پانچ سیر بے ریشہ آنب کا پوست دور کرکے قاشین اُتارکر چینی کے
مرتبان مین ڈالین اور سیر بھر لہسن اور پاؤ سیر کلونجی اور پاؤ سیر مرچ سرخ اور پاؤ سیر سونف اور آدھ پاؤ نمک پیسکر
قاشون مین ملاکر اور منہ مرتبان کا بند کرکے تین روز دھوپ مین رکھین ہر روز چند مرتبہ مرتبان کو حرکت دے کر
رکھدین کہ سب اجزا خوب تہ و بالا ہو جائین چوتھے دن سرسون کا تیل اسقدر اُسمین ڈالین کہ سب اجزا

تیل مین ڈوب جائین پس دو ہفتہ تک ہر روز دھوپ مین رکھتے رہین بعد اُسکے صرف مین لائین شلغم کے اچار کی ترکیب
شلغم کا پوست دور کرین اور قاشین اُسکی اور ملائم ملائم تپے لیکر پانی مین جوش دین کہ گداز معتدل پر آجائے بعد
اُسکے پانی دور کرکے ہوا مین رکھدین کہ پانی سب خشک ہوجائے پس مٹی کی ہانڈی مین ڈالکر نمک اور لہسن اور مرچ
سُرخ موافق اُسکے ملائین کہ خوش ذائقہ ہوجائے تین روز تک دھوپ مین رکھین چوتھے روز پانی گرم کرکے سیر بھر
پانی مین چھٹانک بھر قند سیاہ ڈالین جب کہ قند سیاہ گرم پانی مین حل ہوجائے اُس پانی کو شلغم مین ڈالدین اور تین روز
تک پھر دھوپ مین رکھدین اور اُٹھالین کہ تیار ہے سرکہ کے اچار کی ترکیب آنب کا پوست دور کرکے دو دو
ٹکڑے کرین ایک ٹکڑے مین ادرک اور کلونجی اور نمک بھرین اور دوسرا ٹکڑا اُس پر وصل کرکے دوڑے سے
باندھ دین اور مرتبان مین ڈالکر سات آٹھ روز تک دھوپ مین رکھدین بعد اُسکے سرکہ مقطر اُسمین ڈالین چاشنی دار
اچار کی ترکیب خرما خستہ تخم دور کیا ہوا سیر بھر کشمش سیر بھر امچور یعنی انبہ خشک آدھ سیر کلونجی پاؤ سیر لہسن چھلا ہوا سیر
بھر اِن سب اجزا کو چھ سیر مقطر سرکہ مین ڈالین اور تین سیر قند سفید اُس مین داخل کرین اور دو ہفتہ برابر آفتاب مین
رکھین تیار ہوجائے گا اچار زمین قند کا زمین قند سیر بھر املی کی پتی تین پاؤ رائی ایک دام نمک تین دام اول زمین قند
کو مع پوست کے ٹکڑے کرکے املی کی پتی اُس مین ملائین اور پانی ڈالکر جوش کرین بعد اُس کے پوست زمین قند کا
دور کرکے رائی اور نمک پیسکر زمین قند کے پارچون پر ملکر تین روز تک آفتاب مین رکھین اور روغن تلخ کی مٹکی
مین ڈال دین کاغذی لیمو کے اچار کی ترکیب کاغذی لیمو سیر بھر نمک سانبھر آدھ پاؤ نمک کو باریک پیسکر
لیمو مین ملائین اور تین چار روز تک ہانڈی مین رکھکر دھوپ مین رکھدین اِس عرصہ مین جسقدر پانی لیمو کے
اندر سے نکلے اُسکو دور کردین بعد اُسکے لیمو کو صاف کرکے عرق لیمو مین کہ صاف اور مقطر ہو ڈالدین اور نمک
بقدر ذائقہ کے ڈالکر آفتاب مین رکھین مُربّا اور اچار کی بہت قسمین ہین تفصیل اُنکی تمام و کمال اِس مقام پر نہین ہوسکتی
فقط فصل ستائیسوین فن بحاری کے بیان مین تواریخ کی کتاب مین لکھا ہے کہ بڑھئی کے کام نے حضرت نوح
علیہ السلام سے دنیا مین رواج پایا ہے چنانچہ مطلع العلوم کے نوین باب مین حکایت کشتی نوح کی مع حالات اُن کے
قلمبند ہوچکی اور بہت چیزین بڑھئی لکڑی سے بناتے ہین تفصیل اُنکی متعذر ہے اور رندہ اور نہائی اور برما اور بسولا
اور آرا اور پرکار بڑھئی کے ہتھیار ہین اور ساکھو کی لکڑی ہندوستان مین سب لکڑیون سے اعلےٰ ہے شمال
کے پہاڑون مین ساکھو پیدا ہوتا ہے وہ نہایت مضبوط اور بھاری ہوتا ہے کار عمارت مین اُسکی لکڑی بہت
صرف ہوتی ہے اور گھن کیڑا سب لکڑیون کو کھاتا ہے اُسکی لکڑی کو کم کھاتا ہے اور کشتی بھی اِسی کی

لکڑی کی بنتی ہے اور ہندوستان مین شیشم کی لکڑی بہت ہوتی ہے وہ خاصیت مین آبنوس کے قائم مقام ہے اور شیشم کی لکڑی مین راچھ جو اندر کو ہوتا ہے وہ نہایت سُرخ اور مضبوط ہوتا ہے اور گھن اُسکو نہین کھاتا اور اوپر راچھ کے سفید لکڑی جو شیشم کی ہوتی ہے وہ کچی ہونے کی علامت ہے اور خام شیشم مین گھن بہت لگتا ہے اور اُسکی لکڑی سے منبر اور گرسیان اور صندوق وغیرہ اکثر ضرورت کی چیزین بناتے ہین اور تُن کی لکڑی بہت ہلکی اور صاف و لطیف ہوتی ہے اور کنگھیان اور چمچے وغیرہ سبک چیزین تُن کی لکڑی سے بناتے ہین اور املی کی لکڑی بہت بھاری بھی ہوتی ہے اور مضبوط بہت ہوتی ہے مگر راچھ جو سُرخ ہوتا ہے وہی پختگی کی نشانی ہے اور سفید لکڑی جو راچھ کے گرد و پیش ہوتی ہے وہ محض خام ہے چند روز مین اُسکو گھن کھالیتا ہے اور ببول یعنی کیکر لکڑی بھی اسی قیاس پر ہے یعنے راچھ اُسکا بہتر اور کارآمدنی ہے اور چوب انبہ کے تختے بہتر ہوتے ہین اس شرط پر کہ بڑے عظیم الشان پُرانے درخت کے ہوون اور چوب خشک ہو مگر سُرخ ہونا اُسکا بھی ضروری ہے کہ وہی نشانی پختگی ہے اور جو خامی کا اثر اُس مین ہوتا ہے تو جو چیز اُسکی بنائین خشک ہو کر ٹیڑھی اور ناہموار ہو جاتی ہے اور جوڑ اُسکے سب جُدا ہو جاتے ہین یہ بات ہر لکڑی مین ہے کہ خام مین نقصان ہے اور سندری کی لکڑی بھی بہتر ہوتی ہے مگر ہندوستان مین کم ہے بنگالہ مین بہت ہے گھرون کے ستون اور کڑیان اُسی کی بناتے ہین اور اِن درختون کے لکڑیون کے سوا اور درختون کی لکڑیان صفت مین اور فائدہ مین اور قیمت مین اِنسے کمتر ہوتی ہین بڑھیون کا روزینہ تین آنہ سے کمتر اور چھ آنہ سے زیادہ نہین ہوتا فصل اٹھائیسوین علاقہ بندون کے فن مین علاقہ بند جھالر اور جال اور ازار بند وغیرہ چیزین ریشم سے بناتے ہین اور ریشم کیڑے سے نکلتا ہے بنگالہ اور پنجاب اور ملتان سے ہندوستان مین لاتے ہین وہ چار قسم کا ہوتا ہے اول دوم سوم چہارم علاقہ بندون مین چارون قسمون کے نام مقرر ہین پہلی قسم کو کورہ اور باسا بھی کہتے ہین چار روپیہ سیر سے کمتر اور پندرہ روپیہ سیر سے زیادہ قیمت اُسکی نہین ہوتی دوسری قسم نکتا چار روپیہ سیر سے کم اور چھ روپیہ سیر سے اُسکی قیمت زیادہ نہین ہوتی تیسری قسم ناگا تو اُن قیمت اسکی اڑھائی روپیہ سیر سے چار روپیہ سیر تک ہوتی ہے چوتھی قسم کو ہزارہ کہتے ہین اِسکا نرخ ڈیڑھ روپیہ سے کم اور دو روپیہ سے زیادہ نہین ہوتا ہے اور یہ نرخ چارون قسمون کا بغیر رنگ کے ہے اور جو ریشم کو سبز سُرخ زرد گلنار قرمزی بادنجاتی سیاہ وغیرہ رنگون سے رنگتے ہین اُسکی قیمت رنگ کے دواؤن کے دام اور محنت اُسکی حساب سے بڑھا دیجاتی ہے اور سادہ ریشم کو سجی کے پانی مین خوب دھوتے ہین کہ کثافت اور چرک سے پاک ہو جائے اور رنگنے کے قابل ہو جائے اور قاعدہ ہے کہ سیر بھر سادہ ریشم مین سے چوتھائی ریشم دھونے سے کم ہو جاتا ہے پھر جو رنگ کہ چاہتے ہون رنگ لین اور

بعد رنگنے کے مزدوری رنگ اور قیمت مالیت رنگ اور کمی چوتھائی کی رعایت ملحوظ رکھکر مال تیار پر قیمت بڑھاتے ہین اور
رنگون مین بعض پختہ ہوتا ہے اور بعض خام ہوتا ہے سبز رنگ خام نیل اور ہلدی سے بناتے ہین اور مزدوری اِس رنگ
کی سیر بھر ریشم کے آٹھ آنہ ہوتے ہین رنگ سبز پختہ بیری کے گودے سے اور نیل سے رنگتے ہین مزدوری اُسکی سیر بھر پونے دو
روپیہ ہوتا ہی رنگ زرد خام ہلدی سے اور رنگ زرد پختہ بیر کے گودے سے تیار کرتے ہین مزدوری خام کی سیر بھر پچاس آنہ
اور مزدوری پختہ کی سیر بھر کے چودہ آنہ ہوتے ہین رنگ سُرخ پختہ لاکھ سے بناتے ہین مزدوری اُسکی سیر بھر کے دو روپیہ
ہوتے ہین رنگ گل انار کسوم سے بناتے ہین اُسکی مزدوری سیر بھر کے چار روپیہ ہوتے ہین اور سیاہ رنگ زرد ہڑ اور
انار کے پوست اور لوہے کی سیاہی سے بناتے ہین اور مزدوری اُسکی دس آنہ سیر سے بارہ آنہ سیر تک ہوتی ہے اور قرمزی
رنگ قرمز سے کرتے ہین وہ ایک کیڑا ہے کہ اُسمین سے رنگ سیاہی مائل نکلتا ہی اور قرمز کی قیمت بارہ روپیہ سیر سے کم
نہین ہوتی اور کبھی قیمت اُسکی گران ہوجاتی ہے کہ پندرہ بیس سیر بھر کے ہوجاتے ہین اور سیر بھر ریشم کو پاؤ سیر قرمزی کافی
ہوتا ہے اور رنگون کی قسمون کی ترکیب صباغون کے فن مین بیان ہوچکی ہے اور علاقہ بندون کی رو دکا نفع چار آنہ سی کمتر اور
چھ آنہ سی زیادہ نہین ہوتا فقط فصل اُنتیسوین پیرنے والون کے فن مین جاننا چاہیے کہ سوای اونٹ کی سب جنس
پانی مین پیرتے ہین یاد کرنا ہے اِس فن کا بہت بہتر ہے کہ اکثر ضرورت کیوقت کام آتا ہی اور قاعدہ اسکے سیکھنے کا یہ ہی کہ
ایک گھڑا لیکر مُنھ اُسکا چمڑے سے مضبوط باندھدین اور جس حوض مین کہ سینہ تک یا کمر تک پانی بھرا ہو مع گھڑے کے اُس پانی
اُتر جائین اور گھڑے کو دونون ہاتھ سے مضبوط پکڑکر پانی کی اُوپر شکم کے بھل لیٹ جائین اور سانس روک لین جسوقت دم
بہت رُک جائے آہستہ سانس لینا چاہیے اور جسم کو سبک کرکے دونون پانون کو پانی مین حرکت دین یعنے پانون کے
تلوون سے پانی کو دفع کرین اور حوض کے اِس کنارہ سے دوسرے کنارہ تک جائین اگر چند روز اِسیطرح مزاولت کرین
البتہ مہارت پیرنے کی حاصل ہوجائیگی پس گھڑے کو موقوف کرکے پانی پر لیٹ جائین اور جسطرح کف پاسے پانی کو
دفع کرتے تھے ویسے ہی دونون ہاتھون کو بھی حرکت دیکر پانی کو قطع کرین جب کہ خوب مشق ہوجائے کسی شخص کے
ہمراہ جو اس فن مین کامل ہو گہرے پانی مین جاکر تھوڑی تھوڑی مشق بہم پہونچائین کہ خوف وہراس دل سی نکلجائے
اِس فن کے کامل شخص بہت طرح سے پیرتے ہین بعضے کھڑے ہوکر اور بعضے پشت کے بھل آسمان کی طرف منھ کرکے
پیرتے ہین غرض کہ جسطرح پر ہو سبک رکھنا جسم کا اور ضبط کرنا سانس کا اور ہاتھ پانون کا حرکت دینا لازم ہے اور
غواصی یعنی غوطہ لگانا عجیب ہنر ہے غوطہ خور دریاے ناپیدا کنار مین غوطہ لگاکر سیپ نکالتے ہین اور سیپ کے
اندر سے انواع طرح کے موتی ادنیٰ اور اعلےٰ اور اوسط قسم کے نکلتے ہین جزیرہ سراندیب کہ اُسکو سیلان

کہتے ہین ہندوستان کے دکن کی سمت مین واقع ہی اور ہندو اُسکو لنکا کہتے ہین وہان سے گوہر دار سیپ نکلتا ہے اور
دریاے عدن کہ ہندوستان کے مغرب کی جانب مین بحر عرب کے کنارے کوہستان کے درمیان واقع ہی وہان سے
بھی موتی دار سیپ نکلتا ہے اور قاعدہ سیپ نکالنے کا یہ ہی کہ غوطہ خور ایک پتھر کف پا کی عرض وطول کے موافق لیکر
پانوٗن کے تلون پر خوب مضبوط باندھتے ہین اور دونون ہاتھون پر چمڑے کے دستانہ پھنکر ایک تھیلی چمڑے کی شانہ
پر باندھتے ہین اور اُس تھیلی کے سرے پر مضبوط رسّی باندھکر ایک سرا رسّی کا کسی شخص کو دے دیتے ہین کہ وہ
شخص اُسکو ہاتھ مین تھام کر کشتی پر بیٹھتا ہی اور تھیلی کے اندر خنجر یا چاقو تیز ڈالتے ہین کہ مبادا کوئی جانور موذی دریائی
آزار پہونچائے اُس سے عہدہ برا ہونے کے لیے خنجر رکھتے ہین پس غواص سانس روک کر دریا مین غوطہ لگاتا ہی اور
قعر دریا مین اُتر جاتا ہے اور پانی مین جاکر آنکھین کھول دیتا ہے جسقدر چیزین پانی مین ہین وہ سب غواص کو نظر آتی
ہین اور جو کچھ سیپ ملتی ہین اُنکو اُٹھاکر جھولی مین ڈال لیتا ہے اور غوطہ خور جتنی دور ہوجاتا ہے اہل کشتی رسی کو دراز کرتے
ہین اور جب دریا کے اندر سے غواص کو نکلنا منظور ہوتا ہے تھیلی مین جو رسّی بندھی ہے اُسکو حرکت دیتا ہے
اہل کشتی رسی کو کھینچتے ہین اور غواص کشتی پر آجاتا ہے غوطہ خور ایسے مشاق ہوتے ہین کہ پہر بھر اور دو پہر ملکہ
بعضے اِس سے بھی زیادہ سانس روک سکتے ہین جس زمانہ مین آفتاب بُرج حمل یا ثور یا سرطان اور اسد مین جاتا ہے
اُسوقت سیپ کے تلاش کے واسطے غوطہ خور غوطہ لگاتے ہین یہ فن نہایت خوفناک ہے لیکن غواص بخوف وخطر دریا
مین غوطہ مارتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے شعر غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ + ہرگز نکند دُرِ گرانمایہ بچنگ +

**فصل تیسوین رفوگرون کے فن مین ریشمین اور پشمینہ اور روئی کے طرح طرح کے کپڑے جو بوسیدہ ہوکر
جا بجا سے پھٹ جاتے ہین یا کٹکر خراب ہوجاتے ہین رفوگر اُسکو سوئی اور دوڑے سے باہم دگر وصل کردیتے
ہین جسطرح کا کپڑا ہوتا ہے ویسا ہی اُسمین ڈورا بھی لگایا جاتا ہے کمال صنعت رفوگری کی یہ ہے کہ وصل کرنے مین
ایسی دستکاری کرتے ہین کہ دیکھنے والون کو ہرگز تمیز رفوگری نہین ہوتی اور پشمینہ کے کپڑے جو مستعمل ہوکر کثیف
ہوجاتے ہین رفوگر اُنکو دھوتے ہین اکثر صابن سے صاف کرتے ہین یا رٹھون کو پانی مین جوش دے کر اُس
پانی سے دھوتے ہین بعد دھونے کے اگر پشمینہ کے رنگ مین نقصان معلوم ہوتا ہے تو پھر از سر نو جیسا رنگ و شالہ
کا ہوتا ہے تازہ رنگ اُس پر دیا جاتا ہے سبز اور سُرخ اور زرد اور بادنجانی یعنے اودہ اور سیاہ اور گلنار وغیرہ پیشتر
اِس سے اِن سب رنگون کا بیان ہوچکا ہے لیکن حاشیے دوشالون کے جن پر انواع طرح کا رنگ ہوتا ہے دوشالہ
کے رنگ دینے کے وقت اُنکا ضرور خیال رہے اور بہت احتیاط چاہیے کہ فقط دوشالہ کے حوض پر رنگ آئے**

اور حاشیہ بچارہے حوض رنگنے کے بعد حاشیہ کو بھی قلمکاری سے تازہ کرتے ہین جب کہ رنگت اور رفو اور دھونے سے فارغ ہوجاتے ہین اُسوقت قدرے نم دیکر قالب مین کھینچتے ہین کہ دھوکر نچوڑنے کے بعد جسقدر شکن اُسمین آگئی ہے وہ نکلجاے اور مزدوری رفوگرون کی دو آنہ سے کم اور چار آنہ سے زیادہ نہین ہوتی **فصل الکتیسوین معمارون کے فن مین** کتب تواریخ مین مذکور ہے کہ فن معماری جناب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام سے جہان مین مروج ہوا ہے اور تواریخ کی بعضی کتابون مین حضرت سلیمانؑ سے اِس فن کو منسوب کرتے ہین جو شخص کہ علم ہندسہ سے آگاہ ہوتا ہے اِس فن کو اچھی طرح انجام دے سکتا ہے قلعہ اور بارہ اور برج وغیرہ کی تعمیر سب اِس فن سے متعلق ہے اور قواعد اِس فن کے اسقدر ہین کہ اِس کتاب مختصر مین اُنکی گنجایش نہین لیکن بعض مراتب کہ عام خلق کو مفید ہین اور عمارات کی تعمیر مین کام آتے ہین اور معمار سب اُنکی رعایت واجب جانتے ہین ان چند سطرون مین بیان کرتا ہون اگر کوئی عمارت بنایا چاہین تو اِن چند چیزون کی رعایت لازم جانین **اول** یہ کہ بنا عمارت کی ایسی جگہ ڈالنا چاہیے کہ مٹی وہان کی سخت اور پائدار ہو ریتلی اور ملائم مٹی مین بناے عمارت کی ہرگز مستحکم نہین ہوتی اور عرض اور عمق یعنی گہراؤ اور چوڑاؤ بنا کا عمارت پر منحصر ہے یعنی اگر عمارت مختصر ہے اور ایک منزلہ رکھنا منظور ہے تو نیو اُسکی عرض اور عمق مین گز بھر یا ڈیڑھ گز کافی ہے اور جو دو منزلہ یا سہ منزلہ بنایا چاہتے ہین تو اسی حساب سے عرض اور عمق نیو کا زیادہ رکھین اور انٹین اسطور پر لگائین کہ پانی اُسمین جذب نہوسکے **دوسرے** یہ کہ نیو جبکہ اندر سے بھر کر سطح زمین کے برابر آجائے نیو کے عرض سے دیوار کا عرض مناسب دیکھکر قدرے کم کردین اور پھر اُسیقدر عرض پر جہانتک دیوار کی بلندی منظور ہو پہونچائین اور اگر اُسکے اوپر ایک درجہ اور بنایا چاہین تو نیچے کی دیوار کے عرض سے اوپر کے درجے کی دیوار کا عرض کم رکھین اور بلندی کی حد تک یکسان رکھین اِسیطرح ہر درجہ مین کمی عرض کی ملحوظ خاطر رہے **تیسرے** یہ کہ بلندی مکان کی عرض سے برابر یا کم نہ رکھین مثلاً عرض دلان کا چار گز ہے چاہیے کہ بلندی دیوار کی چار گز سے زیادہ رہے اور اگر چار گز سے کم یا برابر ہے تو مکان منحوس اور بدنما رہیگا **چوتھے** یہ کہ جس مقام پر بنا مکان کی ڈالی ہے اگر قطعہ زمین کا مثلث ہو تو اِس مثلث کو عمارت مین ڈالدین اور صحن کو چوکور رکھین **پانچوین** یہ کہ مکان کے صحن کو مربع نہ رکھین کہ وہ منحوس ہے بلکہ طول عرض سے زیادہ رہے خواہ مشرق و مغرب کی طرف یا جنوب رویہ اور شمال رویہ ہو **چھٹے** یہ کہ گھر کا دروازہ جسمین گھر کی آمد و رفت کا راستہ ہے طول صحن مین رکھین عرض مین نہ رکھین کہ منحوس ہے اور دروازہ کا رُخ ذکھن کی طرف نہ رکھنا چاہیے کہ یہ خالی بخوست سے نہین ہے **ساتوین** یہ کہ چھت کی کڑیان طاق رکھین جفت رکھنا بہت منحوس ہے **آٹھوین** یہ کہ اگر گچ کا کام بنوائین تو بہت عمدہ مصالحہ اُسپر لگائین وزن مصالحہ اِس تفصیل سے ہے

کہ ایک من سُرخی مین دس سیر گٹی چونہ کی اور آدھ سیر قند سیاہ اور پاؤ سیر ماش کا آٹا اور آدھ سیر موم گری اور آدھ سیر
سن کترا ہوا ڈالین اور فقط گلابہ کا کام اگر منظور خاطر ہووے تو چکنی مٹی خواہ زرد یا سیاہ کا استعمال کرین نویں
یہ کہ دیوار کے گوشے ایسے وصل کرنا چاہیے کہ نشان جوڑ کا ہرگز نہ معلوم ہووے اور اینٹین ایسی لگائین کہ جوڑ
خوب وصل ہو جائے درز باقی نہ رہے دسویں یہ کہ عمارت کی زمین کو موافق قاعدۂ علم ہندسہ کے ایسا تقسیم کرین
کہ اگر قطعہ زمین کا مثلث یا معین یا شبہہ بمعین ہے تو بعد وضع کرنے کسرات کے صورت عمارت کی مربع یا مستطیل
یا مسدس یا مثمن رہجائے اسلیے کہ شکل مثلث یا معین نہایت منحوس اور بد وضع ہوتی ہے گیارھوین ہوا کی آمد و رفت
کا راستہ ضرور ملحوظ رہے یہ امر عمارت کے بہت بڑے اوصاف مین سے ہے کہ راستہ ہوا کے آنے جانے کا کھلا رہے اسوجہ
سے کہ اگر ہوا کے نکلنے کا راستہ نہ رہے گا ہوائے داخلی مین بخارات کی آمیزش سے کثافت پیدا ہو جائے گی پس
بند ہونا اُس ہوائے کثیف کا مکان کے باشندون کے لیے باعث پیدا ہونے امراض کا ہوگا بارھوین یہ کہ کوٹھریان
اور دلان کے دروازے بلند اور چوڑے رکھین اور جو دروازہ صدر کا کہ گھر کی آمد و رفت کا راستہ اُسمین سے ہے
مکان کے سب دروازون سے زیادہ تر بلند اور چوڑا رکھنا چاہیے کہ شان عمارت مکان کی دروازے کی خوبصورتی
اور زیبایش سے ظاہر ہوتی ہے چھوٹا دروازہ بہت عیب دار اور منحوس اور بد قطع ہوتا ہے تیرھوین یہ کہ مکان کی کرسی
کا بھی ضرور خیال رہے کہ بلند کرسی سے شان و شوکت عمارت کی ظاہر ہوتی ہے چودھوین یہ کہ پشتہ عمارت کا
قوی رکھنا چاہیے کہ پانی نہ جذب ہونے پائے اور معمارون کی اُجرت تین آنہ روز سے کم اور چار آنہ روز
سے سوا نہین ہوتی فقط فصل پینتیسوین کندلہ کشون اور تار کشون کے فن مین جاننا چاہیے کہ چاندی
کی شلاق پر سونے کے ورق کی ملمع کرنے کو کندلہ کشی کہتے ہین کیفیت اُسکی یہ ہے کہ ساٹھ تولہ بھر خالص چاندی
لے کر ایک شلاخ تخمیناً چھ گرہ کی لمبی اِس شکل پر تیار کرین کہ دونون سرے اُسکے گاؤدم رہین اور اُس شلاخ
پر سوہن کرین کہ تمام سطح اُسکا پُر خار ہو کر صفائی اُسکی ایک قلم کافور ہو جائے بعد اِسکے چھ ماشہ یا ایک تولہ یا
ڈیڑھ تولہ خالص سونے کے ورق لیکر موافق طول اور عرض اور دَور کے اُن ورقون کو شلاق مذکور پر اسطرح پر
چڑھائین کہ دونون لب ورق کے شلاق کے دَور کے برابر آجائین اور باہم دگر ملجائین اور جس جگہ بسبب گاؤدم
ہونے شلاق کے لب ورق کا دوسرے لب پر آجائے لب زائد کو مقراض سے تراشکر رکھ یا دوڑا سپر لپیٹ دین
ورق شلاق پر چمٹ جائے بعد اُسکے خوب تیز اور نوکدار فولادی برمے کی نوک سے شلاق پر لپٹے ہوے ورقون
پر چونکے دین خصوصاً اُس جگہ پر کہ دونون لب ورقون کے ملے ہین اور برمے کی نوک سے چونکنا اِسلیے ہے کہ اجزا اُسکے

ورق چاندی کے شلاق کے اجزا سے وصل ہوجائین اور دوڑی سے باندھنے کی حاجت نہ رہے اور ایک سرا چاندی
کی شلاق کا زنبور کے پکڑنیکے لائق ورق طلا سے خالی چھوڑ دین جب یہ تیار ہوجائے تو آتشدان مین کوئلہ خوب لال کرین اور
شلاق کو آگ مین رکھدین اور تھپکہ جھلین کہ سُرخ ہوجائے اُسوقت وہ خالی سرا شلاق زنبور سے پکڑ کر آگ سے باہر کرین
اور بہت جلدی اور چالاکی سے ایک ہاتھ مین زنبور سے وہی خالی سرا شلاق کا پکڑے رہین اور دوسرے ہاتھ سے
بہت صاف مُہرہ سنگ سبز سے شلاق کی چارطرف مُہرے سے گھوٹین اور یہ شلاق کا سُرخ کرنا اور مہرون سے گھوٹنا
اِسواسطے ہے کہ سونا چاندی کا جزو ہوجائے اسیطرح تین دفعہ سُرخ کرین اور مہرہ مارین بعد اُسکے تھوڑا سا موم اُسپر لگاکر
سرا شلاق کا بارہ مین دیوین اور جرثقیل کے آلہ سے اُسکو کھینچ لین پس وہ شلاق جو ایک دفعہ بارہ کی سوراخ سے نکل آئی
تو اُسکے گاڑھے پن مین پتلاپن آجائیگا دوسرے مرتبہ بارہ کے دوسرے سوراخ مین کرین اور اُسیطرح کھینچین ایسے ہی
ہر دفعہ علیحدہ سوراخ مین کرین اور کھینچین کہ وہ شلاق ساٹھ تولہ کی کہ چھ گرہ کے طول مین ہے باریک تار ہوجائے جب
وہ باریک تار کہ گاڑھے پن کے ساتھ گھوڑی کی دُم کے دو بالون کے برابر ہووے تو اُسکو تارکشون کے حوالہ کرین اور
تارکش اُسکو باریک جنتر لون مین کھینچین کہ وہ ساٹھ تولہ کی شلاق باریک ہوکر ساٹھ ہزار گز کی ہوجائے یعنے انسان کی
سر کے بال کے برابر باریک کرین کندلہ تین قسم پر ہوتا ہی اعلےٰ اور اوسط اور ادنیٰ اعلیٰ وہ ہی کہ ساٹھ تولہ چاندی پر ڈیڑھ
تولہ سونے کا ورق لگائین اور ساٹھ ہزار گز کھینچکر رنگ سونے کا خوب سُرخ اور شوخ ہوتا ہے اور جو سونا ایک تولہ ہوتا
ہے رنگ اُسکا اوسط درجہ مین ہوتا ہے اور جو چھ ماشہ سونا ہوگا رنگ اُسکا بہت کم دکھائی دیوے گا اور جو چیز کلابتون
یا گوٹہ اِس تار سے بنائین بہت کم رنگ اور کم قیمت ہوگا اور کندلہ کشون کا دستور ہے کہ خالص تولہ بھر سونے
مین چار رتی تانبے کے حساب سے اُس تانبے کو طوطیا سے کھینچکر ملادیے ہین کہ رنگ بہت سُرخ ہوجاتا ہے
اور یہ سب کام کندلہ کی صنعت کی شلاق کا بنانا اور سونے کے ورق کا لپیٹنا اور تار باریک کھینچنا دو روز
مین ہوجاتا ہے اور ان دنون مزدوری اِنکی اڑھائی روپیہ سے کمتر اور تین روپیہ سے زیادہ تر نہین ہے
اور اکثر اشخاص کو گمان ہے کہ کندلہ مین چند دوائین سونے مین ملتی ہین اور انھین ہی کے باعث سے چھ ماشہ
اور ایک تولہ یا ڈیڑھ تولہ کا رنگ سونے کا رنگ ساٹھ ہزار گز پر یکسان ہوتا ہے اور کسی مقام پر سفید رنگ
ظاہر نہین ہوتا مجکو خوب دریافت ہوگیا ہے کہ سوائے طوطیا اور تانبے کے کچھ اور چیز نہین ملاتے مگر چاندی
کی شلاق بنانے مین اور طلا کے ورق بنانے مین اور شلاق پر ورق لپیٹنے مین اور آگ مین ڈال کر سُرخ
کرنے مین اور مہرہ مارنے مین اور بارہ کے کھینچنے مین کاریگری ہے اور جب تک بہت دنون اُستاد

کے پاس بیٹھکر اس کام کی ترکیب کو خوب غور نہ کریگا تو ہرگز نہ بنا سکیگا اور تار چاندی کا بھی اسی طرح بناتے ہین
اور تار کش جو ساٹھ ہزار گز باریک تار کھینچتے ہین ایک روپیہ اُنکی مزدوری کا ہوتا ہے اور تار کشون کی مزدوری ہر
روز کی ڈیڑھ آنہ سے کمتر اور اڑھائی آنہ سے زیادہ نہین ہوتی اور کندلہ کشون اور تار کشون کے پاس جو بارہ ہوتا ہی
وہ ایک تختی فولاد کی ہوتی ہے کہ اُنمین ایک دوسرے سے باریک سیکڑون سوراخ ہوتے ہین جو ایک بار ایک سوراخ سے
تار نکل جاتا ہے دوسری دفعہ اُس سوراخ مین نہین ڈالتے ہین دوسرے سوراخ مین کرتے ہین جو اُس سوراخ سے
زیادہ باریک ہوتا ہے یہانتک باریک تار کو کرتے ہین جو حد معین ہے **فصل تنیتیسوین کیمیا گرون کے فن مین**
علم کیمیا کی حقیقت مطلع العلوم کے تیئسوین باب مین بیان ہوچکی ہے سوای اولیاء اللہ اور ولی اللہ کے کیمیا اور ون
کو معلوم نہین ہوتی ہے مگر کیمیا کو چند دلائل وعلامات سے پہچاننا چاہیے **اول** یہ کہ بادشاہ اور وزیر کے آگے بوجہ
بے پروائی کے سر نہین جھکاتا پھر اور عوام الناس کی کیا حقیقت ہی **دوسرے** یہ کہ مخلوق سے متنفر ہوتا ہے اور کسی سے
ہرگز ربط نہین کرتا **تیسرے** یہ کہ آبادی مین یا جوار آبادی کی رقبہ مین ہرگز نہین ٹھہرتا جنگل اور بیابان اور بیشہ اور پہاڑ
ان لوگون کی منزل گاہ اور ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے **چوتھے** یہ کہ کسی کے سامنے کچھ حاجت اپنی نہین لیجاتا اسلیے کہ جو شخص
شیوہ محتاجون کا ہے وہ محتاج نہین ہوتے بلکہ بادشاہون سے بھی زیادہ تر غنی ہوتے ہین **پانچوین** یہ کہ اگر کوئی اُنسے
کچھ مراعات کرتا ہی یعنے کسیوقت کچھ روٹی یا کٹورا بھر پانی پلاتا ہے تو اُسیوقت فوراً اُسکے بدلے مین وہ اُسکے ساتھ احسان
کرتے ہین یعنی سونا یا چاندی جو ممکن ہوتا ہے فوراً اُسکو دیتے ہین اور اپنی راہ لیتے ہین اور ایسے غائب ہوتے ہین کہ پھر نظر
نہین آتے **چھٹے** یہ کہ کیمیا گر اپنی تئین کیمیا گر نہین کہتا اور جو کوئی علانیہ اپنے تئین کیمیا گر کہے یا اشارے سے ظاہر کرے
یا اور لطائف الحیل سے اظہار کرے تو یقین جاننا چاہیے کہ وہ ہرگز ہرگز کیمیا گر نہین ہے مکار اور فریبی ہے **ساتوین** یہ کہ کیمیا
بھید کیمیا کا کسیکو نہین بتاتا مگر اُس شخص کو جسنے دنیا کو ترک کردیا ہے اور اُسکی خدمتگاری مین اپنی تئین فنا کردیا ہی اور
سیکڑون جور اور ظلم جو وہ امتحان کے واسطے اُسپر کرتا ہے وہ سب کو برضا ورغبت اُٹھالیتا ہی اور لڑکپن سے تمام عمر اُسکی
خدمتگاری مین کاٹی ہی اور ہر طرح اُسکی خدمت کا نقد امتحان کی کسوٹی پر نہایت کامل نکلا اور نفس کی ریاضت شاقہ
تصفیہ نفس اور تزکیہ باطن مین مصروف ہوا تو ایسے شخص کو جسوقت کہ وہ مرتا ہے کیمیا کے بھیدون پر مطلع اور آگاہ کرتا
ہے اور مرجاتا ہے یہ ساتون دلیلین جو بیان ہوئین کیمیا گرون کی عمدہ آثار اور علامتین ہین اور جسمین یہ علامتین نہون یا
ایک دو علامت کم اُسمین ہون تو یقین جاننا چاہیے کہ یہ کیمیا گر ہرگز نہین ہے اُسکے دام فریب مین نہ آنا چاہیے اور اُسکے
درپے ہرگز نہونا چاہیے کہ محنت ومال دونون رائگان جاوین مین نے ابتدائے عمر کو اسی ہوس بیجا مین

صرف کیا ہے اور اس فن کے مکارون سے بہت زیان اُٹھائی ہین اور مکر و فریب کھاکر تجربہ حاصل کیا ہے اگر اُن سب کی تفصیل لکھون تو ایک دفتر ہوجائے انشاء اللہ ہر خاص و عام کے آگاہ کرنیکے واسطے بوقت فرصت ایک رسالہ لکھونگا اور شرح جو بہت طولانی ہی لہذا مختصر کرکے یہ چند دلیلین بطریق قاعدۂ کلیہ کے مین نے لکھدین ہین کہ بندگان خدا لوگ مکارون کے مکر سے محفوظ رہین اور جس مین دلائل ہفتگانہ پائین تو یقین واثق جانین کہ یہ کیمیا گر نہین ہے بیشک مکار ہے کہ مکر و فریب سے لوگون کو ٹھگتا پھرتا ہے فقط **فصل چونتیسوین نساجون یعنی جولاہون کے**

فن مین فن نساجون یعنی جلاہون کا مراد ہی کپڑون کی قسمون کی قاعدے اور دستور دریافت کرنے سے واضح ہو کہ کپڑا یا تو ردئی سے بنتا ہے جیسے شبنم اور ململ اور تنزیب اور نینوا اور جامدانی اور جھولا اور دوڑیا اور خاصہ اور محمودی اور بافتہ اور سہن اور گزی اور ادھوتر اور جھونا اور دودامی اور سوسنی اور کھیس اور دوسوتی اور شطرنجی وغیرہ یا ریشم سے بنتا ہی جیسے اطلس اور مخمل اور پیلام اور تافتہ اور دارائی اور گلبدن اور الایچہ اور مشروع اور قلندرہ وغیرہ یا پشم سے پہاڑی بکریون کے کشمیر اور پنجاب مین بنا جاتا ہے جیسے دوشالہ اور رومال اور چادر اور دھوسا وغیرہ یا ہندوستان کی بکریون کی پشم سے اجمیر مین اور جے پور وغیرہ ہند کے شہرون مین بنا جاتا ہے جیسے لوئی اور کمل اور قالین وغیرہ یا بکریون کی پشم سے اور جزیرون اور بندرون مین بنتے ہین جیسے فلالین اور سقرلات وغیرہ یا چاندی کے تارون سے اور ریشم سے بنتے ہین انواع طرح کے کم عرض اور بیش عرض گوٹے اور زربفت وغیرہ ان سب کپڑون کے بننے کی ترکیب اور تدبیر مختلف ہوتی ہے اور اسکی شرح اور تفصیل کی اس کتاب مین گنجایش نہین ہے ناگزیر اسکو ترک کرکے نساجون کے روز کا نفع بیان کیا جاتا ہے کہ ہر روز مزدوری انکو آدھ آنہ سے کمتر جو کمل بافون کو ملتی ہے اور چار آنہ سے زیادہ نہین ملتی ہے **فصل پینتیسوین عطر سازون کے** فن مین عطر ساز انواع طرح کے عطر پھولون سے اور معطر چیزون سے مثلاً گلاب کے پھول اور کیوڑا اور کیتکی اور خس اور عنبر اور مشک وعود وغیرہ سے تیار کرتے ہین اور جس چیز کا عطر کھینچتے ہین زمین اسکی صندل کی ہوتی ہے اول زمین صندل کی ترکیب بیان کیجاتی ہے صندل کی لکڑی بہت صاف اور پاکیزہ کہ اسمین دہنیت ہو لاکر باریک باریک اسکا برادہ کرین جسقدر منظور ہو دیگچی مین ڈالکر خوب صاف پانی اسقدر اسپر ڈالین کہ اسکے اوپر آجائے اور تین چار روز تک ویسے ہی اسکو رہنے دین کہ خمیر اسکا درست ہو جائے بعد اسکے پہلے پانی کے علاوہ جسمین برادہ تر کیا تھا اور پانی لیکر نصف دیگ کے قریب ڈالین اور دیگ پر سرپوش ڈھانک کر اسکی کنارون کو گیہون یا ماش کے آٹے سے خوب بند کردین کہ ہوا کے نکلنے کی راہ نہ رہے پس ایک سرانے کا سرپوش دیگ مین لگادین دوسرا سرا بھپکہ مین لگائین اور بھپکہ کو پانی بھری ہوئی ناند مین رکھدین اور اس قدر ناند

بھری ہو کہ پانی بھپکہ کے گلے تک رہے دیگ کے نیچے آگ جلائین اور یہ دھیان رکھین کہ جسقدر پانی دیگ
مین ڈالا ہی ایک حصہ نی کے راستہ سے بھپکے مین آجائی اور ایک حصہ جلنے کا حق رہی اور ایک حصہ پانی دیگ مین
باقی رہی کہ بسبب خشک ہونی پانی کے دیگ کی دوائین نہ جل جائین پس موقوف کرین اور عرق جو بھپکہ مین آگیا ہی
اُسکو دوسرے ظرف مین لیکر روغن جو عرق کی اوپر ہووی اُسکو باحتیاط تمام اُٹھا کر شیشہ مین رکھ لین کہ وہ زمین صندل
کی ہی اور اگر چاہین کہ عطر گلاب کا یا کسی اور چیز کا کھینچین تو اُسکو بطریق معروف دیگ مین ڈالین اور اُسپر پانی
ڈالکر چولھہ پر رکھدین اور بھپکہ لگا کر جسقدر منظور ہو زمین صندل کی یعنی روغن صندل کا بھپکہ کی اندر ڈالین اور دیگ
کے نیچے آگ جلا کر بدستور عرق کھینچین جب کہ ظروف مذکور موافق حد معین کی عرق سے بھر جای آگ موقوف کرکی
اُس عرق کو کسی صاف اور پاکیزہ ظرف مین رکھدین اور عطر کو عرق پر سی ہاتھ سے اُتار کر شیشہ مین رکھلین جو شی یا
جس چیز کا پھول دیگ مین ڈالا جاتا ہی بسبب مصاحبت عرق کے بو اُسکی اُس روغن پر غالب ہو جاتی ہی اور
اُسی چیز کا عطر کہا جاتا ہی بعضے عطر فروش ازراہ خیانت کی روغن گل مین چند قطرے عطر گل کے ملا کر گلاب کی
عطر کی جگہ احمقون اور ناتجربہ کارون کی ہاتھ بیچکر خوب نفع اُٹھاتی ہین امتحان عطر کا اسطرح ہی کہ قطرہ عطر کا
کاغذ کے پرچہ پر ڈالکر اُس کاغذ کو قریب آگ کے لیجائین اگر آگ کی گرمی سی روغن اُڑ جائی اور بو اُسکی دور ہو جائے
یا کم ہو جائے تو جاننا چاہیے کہ عطر خالص نہین ہے اور اگر بو اُسکی قائم رہے تو عطر کے خالص ہونی کی دلیل ہی
عطر ساز طرح طرح کے تیزاب شورہ اور نوشادر اور پھٹکری اور سجی اور گندھک اور ہرتال وغیرہ کی اور انواع طرح
کے عرق گلاب اور کیوڑا اور بہار وغیرہ کی اسیطرح کھینچتے ہین لیکن تیزاب کھینچنی مین خصوصًا عرق گندھک کی کھینچنے
مین قرع اور انبیق یعنی آتشی شیشہ کی دیگ اور نی درکار ہی اور چاہیے کہ قرع کو باہر سے گل حکمت کر دین اور
انبیق پر کپڑا لپیٹ کر گھڑی گھڑی اُسکو ٹھنڈی پانی سی تر رکھین یعنی عطر ساز گلاب اور چنبیلی وغیرہ کی پھولون کو دھوئے
تلون کی تیل مین ڈال دیتے ہین چند روز مین پھولون کی خوشبو سے روغن معطر ہو جاتا ہی جو پھول جس روغن مین ڈالا
جائیگا وہ روغن اُس پھول کی نام سے موسوم ہوگا نفع عطر سازون کا عطر کے فروخت ہونی پر منحصر ہے آجکل جو کہ خلق
کو استطاعت کم ہے اسوجہ سی عطر فی تولہ ایک روپیہ سی کم اور چار روپیہ سی زیادہ نہین فروخت ہوتا فصل چھبیسوین
مطربون کے فن مین جاننا چاہیے کہ فن مطربان گانی اور بجانے اور ساز و سرود کی اصول و قواعد کی دریافت
کرنے سے مراد ہے یہ فن علم موسیقی کی متعلق ہی کہ مطلع العلوم کے چھبیسوین باب مین بیان اُسکا ہو چکا ہی لیکن مطربون
کی قسمین اور اُنکے رسومات کی شرح اسمقام پر بیان کرتا ہون واضح ہو کہ مرد اور عورت قوم مطرب کی ہندوستان مین

چند قسم کے ہین اول قوال ہین کہ علم موسیقی کے اصول سے آگاہ ہوتے ہین انواع طرح کی غزلین کہ عاشقون کے سوز
وگداز سے بھری ہوتی ہین اور رباعیان جو عارفون کے راز و نیاز سے مملو ہین مشایخ اور بزرگون کی محفل مین گاتے ہین اور
جانسوز سے ارباب مجلس کو حالت وجد مین لاتے ہین سارنگی اور ستار اور طنبورہ ودائرہ اور دھولکی اور مجیرہ وغیرہ چیزین
قوالون کے ساز مین سے ہین یہ لوگ سطربون کی قوم مین مغزز ہین انعام انکا کچھ مقرر نہین صاحب مجلس کے حوصلہ اور
ہمت وسعت پر منحصر ہے خلعت یا نقد جو کچھ ممکن ہوتا ہے دیا جاتا ہے دوسرے ڈھاڑی ہین انکو ڈوم بھی کہتے ہین
فن ساز وسرود مین کامل ہوتے ہین ناچنے والی عورتونکو یعنی رنڈیون کو غمزہ وناز اور ناچنے کے اصول وقواعد تعلیم کرتے
ہین جشن اور شادی کی مجلسون مین رنڈیون کے پیچھے ساز بجاتے ہین اور انکی عورتین ڈومنیان کہی جاتی ہین ایام
شادی مین شریفون کی محلسرا مین جاکر ڈھول اور مجیرہ وغیرہ بجاکر گاتی ہین لیکن اس علم کے اصول کمتر آگاہ ہوتی ہین۔
تیسرے طوائف علم صرف عربی کے قاعدے سے طوائف جمع طائفہ کی اور لفظ عربی کا ہے ایک پر صادق نہین آتا یہ لفظ
گانے ناچنے والی عورت کے واسطے ہندوستان کے خاص وعام مین بعرف مخصوص ہوکر نام ہوا تو نام کے لفظ پر ازرہ قاعدۂ علم
کے اعتراض لازم نہین آتا ہے اس پرشور وشر زمانہ مین اس فرقہ قتالہ نے ایسی بلندی پائی ہے کہ عموم خلائق رذیل اور شریف
اور عام اور خاص اور عاقل اور جاہل انکے دام محبت مین سب گرفتار ہین اور اس فرقہ کی روزی دو طرح پر ہوتی ہے ایک
یہ کہ محفل وجلوت مین ناچ اور گانے سے اور ناز کرشمہ سے اہل مجلس کا دل بہلاتی ہین انعام ان کا اس خدمت کے
عوض مین چار روپیہ سے کمتر اور پچیس روپیہ سے زیادہ یومیہ علی العموم نہین ہوتا ہے اور سطربہ خواہ دو ہون یا ایک مگر دو
سارنگی نواز اور ایک طبلہ نواز اور ایک مجیرہ نواز انکے ہمراہ ہوتا ہے اور مجموع ان چند انفار کو طائفہ کہتے ہین دوسرے
یہ کہ خلوت مین بغیر نکاح کے بعوض مرسوم معین یعنی خرچی مقرری کے کہ تعین اسکا دونون کی رضامندی پر موقوف
ہے اپنے طالبون کی بغل مین آتی ہین اور عیش وعشرت اور لذات نفسانی سے دادشادمانی دیتی ہین چوتھے نوبت نواز
وہ چار آدمی ہوتے ہین دو نوبت بجانے والے اور دو آدمی نفیری بجانے والے اور مزدوری اُن چارون کی ایک روپیہ
روز ہوتا ہے پانچوین تاشہ نواز وہ سات آدمی ہوتے ہین دو آدمی تاشہ نواز اور ایک نفیر دہل نواز اور ایک نفیر
جھانجھ نواز اور دو نفر نشان بردار انکی مقرری مزدوری بھی نوبت نوازون کی برابر یا کچھ کم کسنے ہوتی ہے چھٹے بارہ
تالیان وہ عورتین ہوتی ہین اور مرد انکے ساز بجاتے ہین اور انکا ہنر یہ ہے کہ ہاتھون اور پانون مین بارہ جگہ مجیرہ باندھے
ہین اور ہاتھ مین جو مجیرہ ہوتا ہے اُس سے ہر مقام کے مجیرے کو تال کے موافق بجاتی ہین اور یہ فرقہ بہت
معزز نہین ہوتا ہے مثل گداؤن کے دربدر پھرتی ہین اور جو کچھ کوئی دیتا ہے لے لیتی ہین ساتوین کنجرنی

یہ فرقہ گردیہ اور قرنون کی بیشتر رہتی ہین مرد انکے ساز بجاتے ہین اور عورتین ناچتی گاتی ہین اور گداؤن کیطرح در بدر شہرون مانگتی پھرتی ہین عزت اور وقار انکا کچھ نہین ہوتا اور دام ودرم پیسا اور کوڑی جو کچھ پاتی ہین لے لیتی ہین فصل سنتیسوین تمباکو فروشون کے فن مین تمباکو دو قسم کا بناتے ہین سادہ اور خمیرہ ترکیب سادہ کی یہ ہی کہ خشک تمباکو اول کوٹا جاتا ہی جب وہ خوب باریک ہو جاتا ہے تو گڑ پتلا اُسمین ملاتے ہین اور اُوکھلی مین یا پتھر پر اُس تمباکو قند آمیختہ کو ڈالکر ایسا مونگرے سے کونٹتے ہین کہ گڑ اور تمباکو ایک ذات ہو جاے اور تعداد گڑ کی تمباکو مین بقدر ہے کہ تمباکو بستہ کردے اور کونٹے مین پانی کا ہاتھ مونگرے مین لگاتے جاتے ہین جب دونون جز ایک ذات ہو جاتے ہین تو کوٹنا موقوف کرکے اور پانی مین ہاتھ نم کرکے اُس تمباکو کی ٹکیان باندھتے ہین بعض چھٹانک بھر کی بعضے آدھ پاؤ کی بعضی پاؤ سیر کی اور بعضی آدھ سیر کی بناتے ہین اور خوان پر چنتے ہین اور اس قسم کی تمباکو کی قیمت فی روپیہ سات سیر سے کم اور آٹھ سیر سے زیادہ نہین ہوتی ترکیب خمیرہ خوشبودار جھبریری کے بیر پانچ سیر لیکر سات سیر پانی مین جوش دیوین جب پانچ سیر پانی باقی رہے تو آگ سے اُتار کر اُن بیرون کو خوب ہاتھون سے ملین اور کپڑے مین چھان لین اور خشک تمباکو کو باریک کوٹکر اُسمین ملادین اور مٹی کی مٹکی مین کرکے تین دن دھوپ دین چوتھے دن اڑھائی سیر گلقند اور آدھ پاؤ بڑی الائچی اور آدھ پاؤ ناگرا اور آدھ سیر پانڑی باریک پیسکر تمباکو مین ملادین اور مٹکی کا منھ مٹی اور سرپوش سے بند کرکے دھوپ مین خشک کرین اور گڑھا کھود کر گھوڑے کی لید اُسمین ڈالین اور مٹکا اُسپر رکھکر اور بہت لید کا ڈھیر اُسپر کردین اور اُسپر خاک ڈالکر پنہان کردین اور چالیس دن تک اسیطرح دفن رکھین مگر مٹکا بڑا ہو کہ چہارم خالی ہووے کہ تمباکو خمیرہ پھولتا ہی بعد چالیس دن کے تمباکو خمیرہ تیار ہو جاتا ہی ترکیب خمیرہ دوسری طرح تمباکو باریک کوٹین اور سیب یا بہی یا اناس یا آملہ کا مربہ مع شیرہ خوب باریک کرکے اور ملکر بجاے گڑ کے تمباکو مین ملائین اور مٹکے مین ڈالکر اور منھ اُسکا بند کرکے تین دن دھوپ دین چوتھے دن آدھ پاؤ لونگ اور آدھ پاؤ الائچی خرد کی دانہ اور آدھ سیر ناگر اور آدھ سیر پانڑی اور دو ماشہ مشک یا عنبر خوب باریک پیسکر تمباکو مین ملاکر جسطرح پہلے بیان ہوا چالیس روز تک لید مین زیر زمین دفن رکھین بعد چالیس دن کے نکالکر استعمال مین لائین بہت لطیف و پاکیزہ و خوشبودار تمباکو تیار ہو گیا ہوگا اور پہلے خمیرہ کی قیمت روپیہ کا دو سیر اور دوسرے خمیرہ کی قیمت روپیہ کا ڈیڑھ سیر ہے اور تمباکو فروشون کا منافع روز کا معین نہین ہی تمباکو بکنے پر منحصر ہے لیکن علی العموم دو آنہ سے کم نہین ہوتا ہے فقط فصل اڑتیسوین قلعی گرون کے فن مین تانبے اور پیتل کے ظروف پر قلعی گرانگے اور سیسہ سے قلعی کرتے ہین سیسہ کی قلعی مین سیاہی ہوتی ہے اور رانگ کی قلعی بہت سفید اور صاف ہوتی ہے اور طریقہ اُسکا یہ ہے کہ اول

برتن مین سنگریزہ اور خاک ڈالکر اور تھوڑا پانی ڈالکر خوب مانجتے ہین کہ سب زنگ اور کثافت دفع ہو جاتی ہی اور صاف
اور روشن برتن ہو جاتا ہی اُسوقت کوئلہ کی آگ پر برتن کو گرم کرتے ہین اور گرم کرنا دھونکنی سے ہوتا ہی اور گرم ظرف
پر اول قدری نوشادر لگاتے ہین اور پھر گرم کرتے ہین بعد ازان رانگ تھوڑا سا اُس ظرف مین گھس دیتے ہین اور پرانا
روڑ لیکر اور نوشادر سائیدہ پر خوب لگا کر اُس رانگ پر ڈالکر برتن کی چار طرف اُس رانگ کو پھیلاتے ہین رانگ
پانی ہو کر تمام برتن مین لپٹ جاتا ہی اور قلعی گردن کی یہ بڑی کاریگری ہی کہ ہر طرف برتن مین قلعی یکسان ہو اور سیاہ
داغ نہ معلوم ہون اور مزدوری قلعی گردن کی برتنون کی خردی اور بزرگی پر منحصر ہے اور قلعی گردن کی روز کا نفع
دو آنہ سی کمتر اور چار آنہ سی زیادہ نہین ہوتا **فصل انتالیسوین مردار سنگ بنانی مین** یاد رہے کہ بغیر بجھے چونہ سے
اور سیسہ سی مردار سنگ بنتا ہی ترکیب یہ ہے کہ جسقدر سیسہ چاہین لیوین اور اُسکے ورق باریک کرین اور سخت زمین مین
ایک گڑھا کھود کر اُسمین خوب گلکاری کر دین کہ صاف و پاکیزہ ہو جائے جب وہ خشک ہو جائی اُسوقت بغیر بجھا چونہ
کو جو کوب کر کے ایک انگشت بھر اُس گڑھی مین بھرین اور اُسپر سیسہ کی ورق جدا جدا چن دین پھر اُسیقدر چونہ اُسپر بچھاوین
اور پھر اُسپر سیسہ کی ورق رکھین اور پھر چونہ پھیلاوین یہانتک کہ تمام چونہ اور سیسہ کو تہ بتہ کر دین اور ایک دن بھر آگ
اُسکو دیوین تمام چونہ اور سیسہ باہم مخلوط ہو کر مردار سنگ ہو جائیگا **فصل چالیسوین کاغذ بنانے کی فن مین** معلوم رہے
کہ ہندوستان مین سن سی کاغذ بناتے ہین اور وہ ایک درخت کا پوست ہی مشہور اور معروف رسیان بھی اُسی سی تیار ہوتی
ہین اِس دیار مین کاغذ اِسطرح بنتا ہی کہ سن کو ریزہ ریزہ کر کے اور صبح سی شام تک دن بھر ڈھینکلی سی کوٹکر پھر پانی مین دھوتے
ہین پھر سجی اور چونہ بغیر بجھا دونون کو خوب باریک پیسکر اور اُسمین ملا کر دوسری دفعہ چند روز متواتر صبح سے آخر روز
تک متواتر کوٹکر پانی مین دھووین سجی اور چونہ مین ملنی سے اور متواتر دھونے اور کوٹنی سے سن کے ریزہ سفید اور باریک ہو
جاتے ہین اور کثافت اور چرک اُسکا دور ہو جاتا ہی اُسوقت سجی اور چونہ کی جگہ اِنکا تیزاب اُسمین ملا کر پھر چند روز کوٹتے ہین
اور دھوتے ہین یہانتک کہ وہ سن میدہ کی مثل باریک اور سفید ہو جاتا ہی اُسوقت اُسکو حوض مین ڈالکر اور خمیر اُسکا درست
کر کے چاولی سی تختے کاغذ کی بناتے ہین اور خشک ہونیکی بعد اہار اور مُہرہ کر کے فروخت کرتے ہین حاصل کلام پانچ من سن
مین سے دو ہفتہ بھر کوٹنے اور دھونی سے نصف اُسکا یعنی اڑھائی من میدہ صاف و خالص حاصل ہوتا ہی اُس سے
کاغذ بناتے ہین اور چوبیس تختون کا ایک دستہ اور دس دستون کی ایک گڈی کاف فارسی مفتوح اور دال مشدد
سے ہندی مین کہتے ہین اور ہر گڈی پانچ سیر کی ہوتی ہی اور گڈی کی قیمت کا کم زیادہ ہونا کاغذ کی پاکیزگی اور
صفائی اور لطافت پر منحصر ہے حاصل کلام یہ کہ سن جس قدر صاف و پاکیزہ سفوف باریک ہوویگا کاغذ بھی

خوب بنیگا اور کاغذسازون کا منافع ماہواری جو خریدار مول لیتے رہین تو دو روپیہ سے زیادہ نہین ہوتا فقط فصل
اکتالیسوین نعل بندون کے فن مین جاننا چاہیے کہ ہتوڑا اور زنبور اور پوزمال اور سمتراش اور سوہن اور
سندان اور نعل اور لوہے کی کیلین نعلبندون کے ہتھیار ہین اور چمڑے کے توبرہ مین سب اوزارون کو بند رکھکر
اپنے کندھے پر رکھے ہوے امرا کے طویلون مین جاتی ہین اور گھوڑون کی نعل باندھتے ہین ہتوڑا میخ ٹھونکنے کو
اور زنبور میخ کھینچ لینے کیواسطے ہی اور پوزمال جانورون کے بالون کی رسی ہوتی ہی کہ ایک سرا اُسکا ہڈی مین یا لکڑی
مین بندھا ہوتا ہے اور حرامزے بدذات سرکش گھوڑون کو اُس سے قابو مین لاتے ہین اور اُسکا یہ طریق ہی کہ اُن
بالون کی رسی کو دُہرا گھوڑے کے ہونٹھ مین ڈالکر تاب دیتے ہین گھوڑا فوراً قابو مین آجاتا ہی اور سمتراش ایک چاقو
تیز اور خمدار ہوتا ہے اُس سے گھوڑون کے سُم تراشتے ہین اور سوہن سے سم کو صاف اور پاکیزہ کرتے ہین اور سندان
یعنے گھن پر نعل کو اور کیلون کو درست اور ہموار کرتے ہین اُستادی اور ہنرمندی نعلبندون کی سُم تراشنے مین
اور نعل کے باندھنے مین ہے یعنی سُم تراشنے مین تازہ سم نہ ترش جاے اور نعل سم کے موافق ہونا چاہیے سُم
تراشنے مین اور نعل باندھنے کے وقت کمال احتیاط اور خودداری کرین یعنی گھوڑے کی لات سے بچے رہین اور
جس پاؤن کا سُم تراشنا منظور ہو حلقہ رسی کا اُسمین ڈالکر سرا رسی کا دوسرے شخص کے حوالہ کردین کہ وہ اُسکو
ہاتھ مین لیے رہے ہر نعل مین چھ کیلین لگائی جاتی ہین تین دہنی طرف اور تین بائین طرف اِس حساب سے چارون
پاؤن کی چوبیس کیلین ہوئین اور جو کسی سبب سے گھوڑے کے سم مین نشیب و فراز پیدا ہو جائے اُس نشیب کی
جگہ نعل اور سم کے درمیان پُرانا چمڑا رکھدین کہ نعل برابر اور ہموار ہو کر سم سے چسپان ہو جاوے اور مزدوری کامل
یابو کی نعلبندی کی آٹھ آنہ اور بڑی گھوڑی کی نعلبندی کا ایک روپیہ مقرر ہے آٹھ آنہ مین سو چار آنہ نعلبند کی
مزدوری اور تین آنہ نعل اور میخون کی قیمت اور ایک آنہ حق سائیس کا اور ایک روپیہ مین سات آنہ نعلبند کی
مزدوری اور سات آنہ قیمت چارون نعلون کی اور چوبیس عدد میخون کی ہی اور دو آنہ حق سائیس کا ہی حق سائیس کا چھپا کر
دیتے ہین اور گھوڑے کے مالک پر ظاہر نہین کرتے جو گھوڑا کہ ہمیشہ سواری مین رہتا ہی اُسکے نعل ایک مہینے سے زیادہ نہین
رہتے فقط فصل بیالیسوین صیقل گرون کے فن مین صیقل گرون کے ہتھیار سان اور کرنڈ کا پتھر اور فولادی چھری اور
مصقلہ ہی اور صیقل کرنیکا یہ قاعدہ ہی کہ زنگ آلود ہتھیارون کو روغن مین چرب کرکے کرنڈ کے پتھر سے صاف کرتے
ہین اسلیے کہ زنگ دور ہو جاتا ہے بعد ازان پتھر کے گھسنے سے ہتھیارون پر خطوط پڑ جاتے ہین اُنکے دفع کرنیکو اور
ہتھیارون کی صفا ہونیکو واسطے ہتھیار پر روغن لگاکر گاے کے سینگ سے رگڑتے ہین کہ خط زائل ہو جائین پھر مصقلہ سے

روشن اور جلا کرتے ہین دوسرے تلوار وغیرہ اور ہتھیار سان پر تیز کرتے ہین اور تلوار اور جمدھر اور خنجر اور چھری وغیرہ
ہتھیارون جنگ کی میان یعنی نیام سنبھل کی لکڑی کے بناتے ہین اور ہتھیارون کو جو مورچہ لگجاتا ہی تو فولاد کی چھری سے
تراشتے ہین اور محو کردیتے ہین اور سان کا پتھر چپڑالاکھ سے اور دریا کی ریت سی کہ دانہ دار ہوتا ہی بناتے ہین طریق
اُسکا یہ ہی کہ دونون اجزا کو ہموزن لیکر اول ریت کو سفال مین کرکے آگ پر رکھکر خوب گرم کرتے ہین پھر آہستہ آہستہ
لاکھ اُسمین ڈالتے ہین اور لکڑی سے حرکت دیتے ہین کہ ریت اور لاکھ دونون باہم ملجائین پس دونون جز باہم ملکر مثل
آٹے کی خمیر کے ہوجاتے ہین اُسوقت تختہ یا پتھر پر ڈالکر مثل روٹی کی چھوٹا یا بڑا جیسا منظور ہووے گرد بنائین
جب سرد ہوجائیگا تو مثل پتھر کے محکم ہوجائیگا اور بعضے ریگ دریا کی جگہ کرنڈ کا پتھر باریک سرمہ سا پیسکر بطریق مذکور
اُس سی بناتے ہین اور جوہر لوہے کا نکر پاکیزہ اور فولاد کا کسیس سے نکلتا ہی اور جور وغن کو ہتھیار سی چرب رکھا جاے
تو زنگ لوہی مین نہین لگتا فقط **فصل تینالیسوین زردوزون کے فن مین** صنعت زردوزی کو عرب مین کارچہ
کہتے ہین اِسکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اول لکڑی کا ایک اڈا مربع تیار کرکے سوئی دوڑے سی سفید کپڑا اُسپر چڑھاتے ہین
اُس وقت گیرو اور سیاہی وغیرہ سے بیل بوٹے اور نقش ونگار اُس کپڑے پر کھینچتے ہین جب کہ وہ نقش ونگار درست
ہوجاتے ہین رنگین دوڑا لیکر سوئی سی اُن نقشون پر پُر کرتے ہین اِس سے فارغ ہوکر نقرہ یا طلائی کلابتون سوئی سی اُس
دوڑے پر لگاتے ہین اور اسیطرح انواع طرح کے کپڑے اور فرش اور لباس وغیرہ اور ہاتھی اور اونٹ اور گھوڑونکی جھول
اور پردون پر زردوزی کا کام کیا جاتا ہی اور اجرت زردوزونکی کلابتون کی تولہ پر منحصر ہے یعنے جب ایک تولہ کلابتون
سیتے ہین تو چودہ آنہ اُسکی اجرت لیتے ہین منجملہ اُسکے بارہ آنہ زردوز کی اُجرت کی ہوے اور دو آنہ کارفرما کی ہوتی ہی
زردوزون کی اصطلاح مین کارفرما چودھری کو کہتے ہین اور اگر زردوز کو روز پر مقرر کرتے ہین تو مزدوری اُسکی
تین آنہ سے کم اور چار آنہ سے زیادہ نہین ہوتی فقط **فصل چوالیسوین دلالون کے فن مین** جاننا چاہیے کہ دہلی
اور آگرہ وغیرہ ہندوستان کے بڑی بڑے نامی شہرون مین ریشم فروش اور ذری فروش اور جوتہ فروش اور بزازون
وغیرہ کے بازار مین دلال ہوتے ہین خریدار جب اِن لوگونکی دُکانون پر جاتے ہین دلال ہمراہ ہوکر قیمت شی کی ٹھہراتے
ہین جو کہ دلالون اور دُکاندارون کے درمیان قدیمی رسم وراہ ہی اِس لیے دُکاندار دلالون سے نفرت نہین کرتے
لیکن بعضے خریدار وجود دلائل کو باعث زیادہ ہونے قیمت شے کا قصور کرکے اپنے ساتھ دلالون کو نہین
رکھتے الغرض خریدار دلال کو ہمراہ رکھے یا نہ رکھے دُکاندار دلال کا حق لگاکر قیمت شے کی مقرر
کرتے ہین دلال بزازون سے ململ اور نین کلاٹ اور نینو وغیرہ انگریزی کپڑے مین اور ولایتی اور سندھی

مندراسی اور ہندوستانی چیزون کی قیمت مین کہ اُسکی قیمت سے سب خاص وعام آگاہ ہین فروخت شدہ مال پر فی روپیہ پاوآنہ سے کم اور ایک آنہ سے زیادہ نفع نہین لیتے اور زری فروشون کے دلال بھی اسیقدر لیتے ہین لیکن کمخواب اور اطلس اور گلبدن وغیرہ ریشمی اور عمدہ کپڑے اور جوتہ بیش قیمت زردوزی کے اور شطرنجیان اور سالو وغیرہ جو فروخت ہوتا ہی آدھ آدھ روپیہ سے تین آنہ اور چار آنہ تک حق دلالی لیتے ہین مثلاً اگر خریدار نے سو روپیہ کا مال خریدکیا تو حق دلالی مین چھ روپیہ سے کم اور پچیس روپیہ سے زیادہ نہ لیگا بڑے ذی مقدور دُکاندارون کے نزدیک دلال ایسے معتبر ہوتے ہین کہ ہزار ہار روپیہ کا اسباب خریدارون کے دکھلانے کے واسطے دُکاندارون سے لے جاتے ہین اور دُکاندار اُنکے اعتبار کی وجہ سے بغیر اپنا آدمی ساتھ کیے اسباب اپنا اُنکے حوالہ کردیتے ہین اور دلال قیمت شے کی خریداروں کے روبرو اپنی اصطلاح مین دُکاندارون سے ٹھہراتے ہین چند اصطلاحات اُنکے مبتدیون کی آگاہی کے لیے ذیل مین لکھتا ہون اور وہ یہ ہین۔ کہن آنہ سانگ آنہ سوان آنہ ایکوائی آنہ پتوا پھوک آنہ بدھ آنہ ڈیگ آنہ پینت آنہ نالی کون آنہ سلا آنے ایکلا آنے جولا آنے

۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲
رگھلا آنے پھوکلا آنے بدھلا آنے بڑ لسیا پینلا آنے منگلا آنے ایکوائی آنے روپی

۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱
بدھ پاؤ بدھ آنے اکلا ڈیگ آنے اکلا پینت آنے اکلا ساڑھے سولی ڈیگ پائی

۲ ۳ ۴ ۵
کون آنے اکلا سلا آنے اکلا ابکلا آنے اکلا جولا آنے اکلا رگھلا آنے اکلا پھوکلا آنے اکلا بدھلا آنے اکلا

۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵
سانگ آنہ کم سترہی سترہی پت اکلی سترہی ساڑھے سترہی پونے ایکوائی اوبن ایکوائی اوبن

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷
پھوک اوبن بدھ اوبن ڈیگ اوبن پینت اوبن ماجی اوبن کون اوبن سلا اوبن

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷
گھوڑون کے دلالون کی اصطلاحین گھوڑی کی قیمت مین اسپنیا باز اسپنیا گیری اسپنیا کایا اسپنیا
کفی اسپنیا ریگھی اسپنیا اسپنیا بال ریگھی یا زبس کیلنہی دینگا اسپنیا لے دینگا یا زیالی دینگا

گیری مالی دینگا گاپامالی دینگا سری نیم اسپینا مالی سری نیم یاز اسپینا مالی سری نیم گیری مالی سری نیم
۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸
گاپامالی سری نیم سوتی اسپینامالی سوتی یازاسپینا مالی سوتی گیری اسپینا مالی سوتی گاپا اسپینا مالی سوتی
۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴
ماسامالی سوتی اسپینا مالی ماسا یازاسپینامالی ماسا گیری ماسامالی اسپینا ماسامالی گاپا گیری دینگا
۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰
یازسوتی کفی دینگا گیری سوتی دینگا مالی گیری سوتی گاپاسوتا گاپاسوتا مالی دینگا لانگ ماسا
۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰
مالی لانگ ایکیل نیم بازنیم بازلانگ گیری لانگ گاپا لانگ کفی لانگ
۱۲۰ ۱۵۰ ۱۷۵ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰
ریکھی لانگ لانگ مالی ریکھی یازبس لانگ کھیٹی لانگ پگی لانگ
۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

اور جاننا چاہیے کہ دلال گھوڑون کو بول سیاہ کو سُرپا کہتے ہین اور خبردار اگر عورت ہو تو کلوکنی واو مجہول اور یاے معروف کے ساتھ اور اگر مرد ہے تو اُسکو کلوک کہینگے گھوڑی کو گورپا کہتے ہین کاف فارسی کو پیش ہے اور واو مجہول ہے اور مادہ کو گورنی کہتے ہین کاف فارسی کو پیش اور واو مجہول اور یاے تحتانی معروف ہے فقط فصل پینتالیسوین نمک اور شورہ بنانے کے فن مین زمین شور کی خاک جو بسبب شوریت کے سفید ہوجاتی ہو اُسکو جمع کرکے کچ کی کیاریون مین ڈالکر پانی اُس مین بھر دیتے ہین اور اُس شور خاک کو پانی مین ایسا ملاتے ہین کہ پانی اور خاک ایک ذات ہوجائے پھر ایک شب چھوڑ دیتے ہین کہ دُرد بیٹھ جاے اور آب زلال اوپر آجاے اُسوقت کیاری کی بدررو کو کھولدیتے ہین کہ وہ آب زلال کیاری مین جو پہلی کیاری سے وہ پنچ کچ سے بنائی ہے اُسمین چلا جاے اور اُس آب زلال کو اُس کیاری مین ایک شب بند رکھتے ہین کہ نمک ہوجاتا ہو اور یہ نمک کثیف اور خاک آلود ہوتا ہو بار دیگر اُس نمک کو اور کیاری مین ڈالتے ہین اور اُسپر پانی ڈالکر اُس کا آب زلال دوسری کیاری مین لیجاتے ہین اِس مرتبہ بہت صاف اور لطیف و پاکیزہ نمک ہوجاتا ہے اور جو خاک مین شوریت کمتر ہوتی ہے تو بجاے نمک کے شورہ بناتے ہین اور اُس شورہ کو دوسری دفعہ پاتیلہ مین یعنی کڑاہی مین ڈالکر اور اُس پر

پانی ڈالکر آگ مین پکاتے ہین اور جوش دیتے ہین کف جو اُسپر آجاتا ہے دور کرتے ہین کہ وہ اُسکا میل ہے پھر اُس پانی کو سفالون مین پھرتے ہین شورہ کی قلمین بندھ جاتی ہین اور دوبارہ شورہ اُسیکو کہتے ہین اور بواسی طور سے ایک دفعہ اور آگ مین جوش دین تو سہ بارہ شورہ ہوجاے اور بیضۂ مرغ کی سفیدی سی بھی وہ شورہ صاف اور پاکیزہ ہوتا ہی حالت جوش مین جو سفیدی بیضہ اُس مین ڈالدین تو سب کثافت کو دور کردے پھر اُس پانی کو کپڑے مین چھانکر سفالون مین ڈالین شورہ کی قلمین بندھ جاوین فقط **فصل چھیالیسوین شیشہ گرون کے** فن مین واضح ہو خاک شور کہ اُسکو ہندی مین ریہ کہتے ہین اُس سی ازراہِ حکمت عملی شیشہ گر آبگینہ یعنی کانچ نکالتے ہین طریق اُسکا یہ ہے کہ پہلے کوزہ بناتے ہین یعنی بھٹی جیسے شیشہ گرون کی ہوتی ہے پھر ریہ لاکر دریا یا کنوین کے پانی سی آٹے کیطرح خمیر کرکے غلولہ باندھتے ہین اور بھٹی مین بھرتے ہین اور آگ دیتے ہین یہانتک کہ وہ غلولہ خوب سرخ ہوجاے اُسوقت اُن غلولون کو سرد کرکے توڑتے ہین اور آٹے کیطرح باریک پیسکر اور چلنی مین چھانکر پھر بھٹی مین ڈالتے ہین اور آگ دشن کرتے ہین اور اسقدر آگ جلاتی ہین کہ وہ خاک گداختہ ہوجاے اگر وہ خاک بیس سیر ہو تو پاؤ سیر شورہ صاف پاکیزہ اُس گداختہ خاک مین ڈالتے ہین اُس شورہ کے ڈالتے کے بعد وہ گلی ہوئی خاک کف لاتی ہے اُس کف کو کفگیر سے اُٹھاکر علحدہ رکھتے ہین اسلیے کہ وہ کف جو سرد ہوکر جم جاے تو نمک ہوجاے اور شیشہ کے نمک کو ہندی مین کچلون کہتے ہین اور وہ بھی نمک ہی جب کف موقوف ہوجاے اور رنگ کانچ کا خوب سفید ہے تو بھٹی سے نکال لین اور کام مین لادین اور جو رنگ دینا منظور ہو تو جس رنگ کی مرضی ہو اُس گداختہ کانچ مین ڈالدین لطیف اور پاکیزہ رنگ ہوتا ہی رنگون کے بنانے کا طریق رنگ زرد سہ سیر ارزیر یعنی رانگ پاؤ سیر سرخ تھپر پیسکر چھانکر آدھ پاؤ کا بوتہ مٹی کا بناکر اول رانگ اور سیسہ کو اُس بوتہ مین ڈالین اور بھٹی مین رکھدین اور کفگیر سے پھراتے جائین کہ سب خاک ہوجاے دوسری دفعہ پھر اُس خاک کو بھٹی مین رکھین اور آگ تیز کرین کہ وہ خاکستر خوب سرخ ہوجاے پھر سنگ سرخ پیسے ہوے کو اُسمین ڈالین ڈالتے ہی وہ خاکستر مثل سرپوش کے نرم ہوجائیگی اُسوقت کفگیر سے تہ و بالا کرین کہ باہم خوب ملکر ایک ذات ہوجاے اُسوقت آگ سے اُتار کر رکھ چھوڑین وقت کار سیر بھر کانچ گداختہ مین اُس رنگ زرد مین سی چھٹانک بھر ڈالین اسیقدر سے تمام کانچ زرد ہوجائیگی رنگ زرد کی طرح رنگ سبز کے بنانے کا طریق تانبے کا برادہ سیر بھر شورہ نمک آدھ پاؤ دونون کو باہم خشک ملاکر بوتہ مین ڈالکر بھٹی مین رکھدین اور چار پہر بھٹی مین آگ جلائین جب برادہ تانبے کا خاکستر ہوجاے تو نکالکر خوب سرد کرین اور باریک پیسین اور چھان کر دوبارہ بھٹی مین دو ساعت تک رکھین اور آگ تیز کرین بسبب تیزی آگ کے تمام خاک تانبے کی سیاہ غلولہ ہوجائیگی تو اسکو بھٹی سے نکالکر رکھ چھوڑین جب چاہین کہ

کاچ کو سبز رنگ کرین تو سیر بھر کاچ گداختہ مین دو پیسا بھر وہ خاک شابنی کی ڈالدین سبز رنگ زمردی ہو جائیگا سُرخ رنگ بنانے کی ترکیب سیسہ سیر بھر پاؤ بالا رانگ پاؤ سیر جسد آدھ پاؤ موافق طریق مذکور کے رانگ اور سرب کی خاک کرکے نگاہ رکھین پھر جسد کو اسیطرح خاک کرین اور بھٹی سے نکالکر اُس خاک کو جسد کو اُس خاک اولین مین ملاکر خوب باریک پیسین اور جامہ بیز کرکے بوتہ مین کرین اور بھٹی مین رکھین اور آگ تیز کرین ایک پہر مین اینٹ کیطرح سُرخ رنگ ہو جائیگا اُسوقت بھٹی سے نکالکر رکھ چھوڑین سیر بھر کاچ گداختہ مین پاؤ سیر اس رنگ مین سے ڈالدین تمام کاچ سُرخ ہو جائیگی آسمانی رنگ بنانے کی ترکیب آسمانی رنگ کے اجزا مین سے ایک جزو ریت ہے کہ کرانہ جمنجانہ کیطرف سے آتا ہے اور گران بکتا ہے اور شیشہ گرون کی دُکان مین چار روپیہ سیر بکتا ہے اُس ریت کو سیر بھر لیکر پانی مین ڈالین اور خوب دھوین کہ گرد و غبار دور ہو جائے اور ریت کے دانہ صاف دکھائی دین اُسوقت دھوپ مین خشک کرین اور بوتہ مین کرکے بھٹی مین رکھدین اور خوب بریان کرین یہانتک کہ دھوان ریت مین سے اُٹھنے لگے اسیطرح بھٹی مین رہنے دین جب کہ دھوان موقوف ہو جاے تو بھٹی سے باہر نکال لین رنگ اُسکا مثل سرمہ کے سیاہ ہو جائیگا سیر بھر کاچ گداختہ مین دو پیسا بھر باریک پیسکر ڈالدین آسمانی رنگ بہت لطیف اور پاکیزہ ہو جائیگا بادنجانی رنگ کی بنانے کی ترکیب انجنی نام ایک پتھر ہے مشہور اور معروف کہ اُسکو سینڈھی کہتے ہین آگرہ سے مشرق کیطرف بارہ کوس پر فیروز آباد ہے وہان شیشہ گرون کی دُکان مین بہت بہم پہونچتا ہے اُسکو لیکر مثل سرمہ کے باریک پیسے کہ اُسمین پتھر کا نشان نرہے اور پارچہ بیز کرکے رکھ چھوڑے سیر بھر گداختہ کاچ مین تین پیسا بھر اُسمین سے ڈالین اور کفگیر سے مخلوط کرین کہ خوب ملجاے مگر آگ موقوف نکرین جب دیکھین کہ ایک فات ہو گئی تو باہر نکال لین بادنجانی رنگ کا تحفہ و نادر ہوتا ہے

فصل سینتالیسوین چھاپہ گرون کے فن مین کہ کپڑون کو چھاپتے ہین

چھاپہ گرون کا قاعدہ ہے جس کپڑے کو چھاپتے ہین پہلے کپڑون کو روغن مین چند روز تر کرکے مدبر کرتے ہین پھر اُس کپڑے کو چھاپتے ہین اور مدبر کرنیکا یہ طریق ہے کہ کنجد کا روغن یا انڈی کا روغن انمین سے ایک ہو اور محض خالص بے میل ہو اور سجی جو کوب کرکے پانی مین ڈالتے ہین جب سب حل ہو جاے اور دُردتہ نشین ہو جاے تو آب زلال اُسکا لیکر اُس روغن کے آمیز مین کرکے اور خوب ملائین اور بھیڑ کی تھوڑی سی مینگنیان جلاکر کے اُسمین ملائین اور کپڑون کو اُسمین غوطہ دین اور خوب تر کرکے نچوڑین اور کپڑون کو نچوڑنے مین جسقدر پانی کہ ٹپکے اُسکو رکھ چھوڑین اور اُن غوطہ دادہ کپڑون کو دھوپ مین سکھا کر بقچہ مین باندھکر ایک شب رکھ چھوڑین اگر گرمی کا موسم ہو تو کپڑون کے بقچہ کو دیکھتے رہین اس لیے کہ سجی اور تیل کے ملنے سے حرارت کی شدت سے کپڑون مین آگ نہ لگجاے اسبات کی احتیاط ضرور ہے اور اگر معلوم ہو جاے کہ کپڑونمین گرمی بہت ہے فی الفور بقچہ کو کھولکر کپڑونکو ہوا دیوین اور جُدا جُدا ڈالین یہانتک کہ سرد ہو جائین پھر ایک جا باندھ دین اور رکھ چھوڑین دوسرے دن وہی پانی سجی کا کپڑون کو نچوڑنے مین جو نکلا تھا تھوڑا سا تیل اور پانی ملاکر

کپڑون کو اُسمین تر کرین اور نچوڑکر خشک کرین اور موافق پہلے دن کے بقچہ مین رکھ چھوڑین تیسرے دن اور چوتھے دن بھی
اُسی طرح کرین فی الجملہ چارون مین بارہ مرتبہ غوطہ دیوین اور خشک کرین یعنی ہر روز تین بار دھوین پھر اُن کپڑون
صابون مین خوب دھوین اور صاف کرکے دھوپ مین سکھائین پھر ہلیلہ زرد کا پوست اور چہارم اُس کے ہلیلہ لیکر
خوب باریک پیسکر پانی مین تر کرین کہ رنگ نکل آئے اور کپڑونکو اُسمین غوطہ دیکر دھوپ مین سکھائین یہ ہے کپڑون کو مدبر کرنے
کا طریق کہ قابل چھپنے کے ہووین اگر اُن مدبر کپڑون کو سانولا بنانا چاہین یا چھینٹ چھاپین اور سانولا یا سُرخ کپڑا ہوتا ہے
ہنود کے صرف مین آتا ہے اور بنجہ بند بھی پنجونین لگاتے ہین سانولے رنگنے کا طریق پھٹکری اور لودھ دونون برابر لیکر خوب باریک
پیسین اور اُسمین پانی ڈالکر ہانڈی یا دیگچی مین جوش کرین جب خوب جوش آوے اور رنگ مین سُرخی معلوم ہو تو آگ
اُتار لین اور کپڑے کو اُس پانی مین غوطہ دین اور دھوپ مین سُکھا لین اور خالص پانی سے دھوڈالین پھر آل کی
لکڑی اور چوتھائی اُس سے دھاوہ کے پھول جو کوب کرکے دیگ پُر آب مین ڈالین اور کپڑون کو بھی اُسمین غوطہ دین
اور دیگ کے نیچے آگ جلائین جسوقت پانی جوش مین آئے تو کپڑون کو تہ و بالا کرین کہ رنگ کپڑون کا سُرخ ہو جاے پھر
دیگ کو آگ پر نہ رکھین کہ سرد ہو جاے دوسرے دن کپڑونکو اُسمین سے نکالکر نچوڑین اور دھوپ مین خشک کرین پھر بھیڑ کی
تازی مینگنیان لاکر پانی مین حلکرین کہ حریرہ کی مثل ہو جاے اُسوقت کپڑون کو جو رنگین ہین اُسمین غوطہ دین اور تمام رات اُسی
مین تر رکھین اور صبح کو دریا کی پانی مین دھوین اور ریت پر پہلا دین جب قریب خشکی کے آئے تو کپڑون پر پانی کے چھینٹے
مارتے رہین چند بار اسیطرح کرکے پھر خشک کرین دوسرے روز کپڑے کو بھیڑ کی مینگنیونمین بھگو کر دھوئین اور خشک کرلین
اسیطرح پانچ چھ بار یا ساتھ آٹھ مرتبہ عمل کرین پس صابون کو پانی مین جوش دیکر کپڑون کو ڈبوئین اور دریا مین دھوئین
اس دفعہ تیار ہو جائینگے قاعدہ چھینٹ بنانے کا اگر چاہین کہ اُس مدبر کپڑے پر چھاپہ کرین اول چھاپہ کی لکڑیان تیار کرین
اور چھاپہ کی لکڑیان شیشم یا آبنوس کی ہوتی ہین جسطرح منظور ہوتا ہے اُن لکڑیون پر نقش و نگار بناتے ہین پس اُن نقشین
لکڑیون کو سُرخ اور سبز اور کبیاہ اور زرد وغیرہ رنگتون مین آلودہ کرکے کپڑے کو میز پر بچھاتے ہین اور چھاپتے ہین تدبیر
اُن رنگتون کی جو چھینٹ کے بیل بوٹہ مین کام آتے ہین رنگ سوسنی یا نیلا تھوہ شنجرف سفیدۂ کاشغری ہیرا
اِن سب کو باریک پیسین اور پاؤ سیر سیاہی لیئے لوہے کا پانی اور تین پاؤ خالص پانی اور پاؤ سیر پانی لودھ کا یعنی
لودھ کو باریک پیسکر پانی مین اُسکا رنگ نکالا جاے اور ڈیڑھ پاؤ ببول کا گوند خوب پسا ہوا ان سب اجزا کو آب
مذکور مین حل کرکین سوسنی رنگ تیار ہو جائیگا اور نافرمانی رنگ اگر بنانا منظور ہے تو اجزاے مذکور مین پاؤ سیر کی
جگہ تین پاؤ سیاہی داخل کرنا چاہیے رنگ نافرمانی بن جائیگا قاعدہ زرد رنگ کا جو چھینٹ کی زمین کو دیا جاتا ہے

ہلدی مین حصہ ناسپال ایک حصہ دونون کو باریک پیسکر پانی مین خمیر کرکے رات بھر رکھ چھوڑین دوسرے دن اس خمیر کو
جورقت اور غلظت مین کاغذ کے ابار کیطرح ہوتا ہی کپڑے پر مثل ابار کے لگاکر خشک کرلین تیسرے دن پھٹکری کو دہی کے پانی
مین گھولکر کپڑے کو اسمین غوطہ دیکر سکھالین اور رات بھر رہنے دین چوتھے دن پانی سے دھوڈالین سبز رنگ کا طریق کپڑے کو
اول نیل مین غوطہ دین بعد اسکے ناسپال مین ڈبوئین سبز رنگ ہوجائیگا رنگ بادنجانی پھٹکری ایک حصہ ہیرا کسیس چار حصہ سیاہی
سولہ حصہ سب اجزا کو پانی مین ملاکر کپڑے کو غوطہ دین بادنجانی رنگ ہوجائیگا طریقہ سیاہی بنانی کا گھوڑونکی نعلون کا لوہا کر
بوسیدہ ہوکر ہم سے اُتر جاتا ہے پانچ سیر لیکر روغن کنجد یا سرسون کا تیل مین چرب کرین اور آگ مین جلائین جب سرد ہوجائین
چرک یعنی میل اُسکا دور کرکے گھڑی مین بھر دین اور پانچ سیر پانی اور آدھ سیر قند سیاہ اسمین ڈالکر گھڑی کو دھوپ مین یا سایہ مین
رکھدین ایک ہفتہ کے بعد لوہا حل ہوکر رنگ سکا پانی مین آجائیگا پس اُس پانی کو علیحدہ کرکے اور پانی اسمین ڈالدین اور ایک
ہفتہ کے بعد پھر اُس پانی کو جُدا کرلین اور پھر اور پانی اور قند سیاہ اُسمین ڈالدین اسیطرح رنگ نعلون کا لیتے رہین فقط

فصل اڑتالیسوین مرصع سازون کے فن مین بیش قیمت اور کم جواہرات کو مُرصع ساز طلائی چیز و نیز ترصیع کرتے

یعنے جڑتے ہین قاعدہ اُسکا یہ ہی کہ جس چیز کا مُرصع کرنا منظور ہوتا ہی اول اُسکو لاکھ پر جماتے ہین کہ جنبش نکرسکے بعد اُسکے
انگشتری وغیرہ کی خانونمین جسکو ترصیع کرنا چاہین بقدر ضرورت کے لاکھ بھرکر سطح اُسکا برابر کرلین اور اُسکا ڈاک پر رکھین یعنی چاندی
کے ورق کو نگینہ کی رنگت کے موافق رنگ دیکر لاکھ کے اوپر جماتے ہین اور اُسکے اوپر نگینہ رکھتے ہین اور سونے کا خالص ورق
لیکر جسکو کندن کہتے ہین اور قیمت مین اکیس روپیہ تولہ آتا ہی اُسکو ریزہ ریزہ کرکے انوکدار فولاد کی قلم سے نگینہ کی گوشومین
اور درزونمین بھر دیتے ہین کہ تمام درزین اُسکی بھر جائین بعد اُسکے فولادی قلم سے کہ مُنھ اُسکا بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہی
اُسپر مہرہ کرتے ہین کہ صاف و روشن ہوجائے اور مرصع سازون کی اجرت کچھ مقرر نہین جو قرار پاتا ہی دیا جاتا ہی لیکن کندن کو
بھرنے مین اجرت مقررہ کے علاوہ بہت نفع اُنکو حاصل ہوتا ہے یعنی ایک ماشہ کندن کی صرف مین ایک رتی یا زیادہ اسمین سے
چُرا لیتے ہین اور جو لوگ امانت دار ہین ہرگز خیانت نہین کرتے فقط **فصل انچاسوین پنیر سازون کے فن مین** شیروان بکری
کا لاکر پانی سے دھو دین اور کھانے کا نمک باریک پیسکر اسمین بھر دین اور دھوپ مین خشک کرلین تین دنمین خشک ہو
جائیگا جب کہ پنیر تیار کرنا چاہین آدھ سیر دودھ مین آدھ سیر پانی ڈالکر شیروان مذکور کو چار روز اُس مین تر رکھین چوتھے روز
اُس شیر آب کا امتحان کرین یعنے اگر ایک قطرہ اُسمین سے لیکر آدھ سیر خالص دودھ مین ڈالینگے تو وہ دودھ بستہ
ہوجائیگا پس سیر بھر کچے دودھ مین ایک سیر شاہی کہ اکیس ماشہ کے قریب ہو شیر آب لیکر ڈال دین پنیر بندھ جائیگا
بعد اسکے شیر کو کپڑے مین ڈالکر تھپر پر رکھدین اور نمک لاہوری یا سانبھر بقدر حاجت آمیز کرکے قالب مین بھر دین

کہ تیار ہو گیا ہے اور چاہیے کہ شیر آب مذکور مین جسمین شیردان پڑتا ہی تھوری سونف اور کلونجی کو ٹکر پوٹلی مین باندھکر ڈالدین
کہ شیر آب اور شیردان خوشبودار ہو جائینگے اور جو پانی شیر آب کا کم ہو جائے تو وہ پانی جو پنیر مین سے نکلا ہی اُسیکو شیردان
اور شیر آب مین ڈالدین کہ وہی پانی باعث پنیر بندھنے کا ہے اور جو دیکھین کہ شیردان مذکور قریب جلنے کے
پہونچا یا بوسیدہ ہو گیا ہے تو اُسوقت دوسرا شیردان لاکر پھر اُسیطرح عمل کرین قاعدہ پنیر بنانے کا دوسرے طور پر
شیردان بکری کا لے کر خوب دھوئین اور نمک اور سونف اور کلونجی ہم وزن لیکر شیردان مذکور مین بھر دین اور
دونون سرے اُسکے باندھکر تین روز برابر دھوپ مین سکھائین بعد اُسکے آدھ پاؤ تازہ دہی اور آدھ پاؤ نمک اور
سیر بھر کچا دودھ خالص مٹی کے برتن مین یا اُسی شیردان کیساتھ مین لیکر اگر گرمی کا موسم ہے تو سایہ مین اور جو سردی
کا موسم ہے تو دھوپ مین تین روز تک رکھین تین روز کے بعد سیر بھر دودھ خالص اور اُسمین ڈالین اور ایک دن
رہنے دین اور مادہ پنیر کا یہ ہے پس پانچ سیر کچا دودھ خالص اور تازہ لیکر تھوڑا پنیر اُس مین ڈالکر ایک ساعت
چھوڑ دین سب دودھ بستہ ہو جائیگا بعد اُسکے زرد پانی اُسمین سی علیحدہ کرین اور نمک پنیر مین ملاکر ایک کپڑا چھوٹی ٹوکری
مین بچھائین اور اُسپر پنیر رکھین یہانتک کہ ٹوکری بھر جاے تو ایک ٹوکری اور اُس پر اُلٹی کرکے رکھدین اور ایک
بھاری پتھر اُلٹی ٹوکری پر رکھدین دوسرے دن پنیر کو ٹوکری کے نیچے نکالکر نمک پیسکر اور اُسپر ملکر رکھ چھوڑین
اِس قسم کا پنیر چھ مہینے تک بدذائقہ اور بدمزہ نہین ہوتا اور نفیس و پاکیزہ قابل کھانے کے ہوتا ہی اور ہندوستان مین بہتر
پنیر اگر نرخ گران ہوتا ہی تو ایک روپیہ کا دو سیر آتا ہے اور جو نرخ ارزان ہوتا ہی تو ایک روپیہ مین تین سیر ملتا ہی اور کبھی مابین
دو سیر اور تین سیر ملتا ہی اور محاصل پنیر فروشون کا پنیر بکنے پر منحصر ہے حاصل کلام ایک مہینہ مین تین چار روپیہ سی کمتر پنیر فروشون
کو نہین ملتا ہی فصل پچاسوین حکاکون کے فن مین طرح طرح کی جواہرات کم قیمت اور بیش قیمت عقیق اور یشب اور فیروزہ
اور زمرد اور پکھراج اور نیلم وغیرہ کو تار آہن سی حکاک تراشتے ہین کہ وہ تار مثل شست کی ایک کمان مین باندھ لیتے ہین کہ ٹکڑے
اور ریزے ہو جاتے ہین پہلی مرتبہ اُن ریزون کو فسان پر درست اور ہموار کرتے ہین یعنی جسطرح کا دل چاہتا ہی مربع یا مستطیل
یا مثلث یا مخمس یا مسدس یا مثمن نگینہ تیار کرتے ہین دوسری دفعہ داغ اور جرم وغیرہ عیب کہ نگینون کے جرم مین
ظاہر ہوتے ہین اُنکو فسان پر درست کرتے ہین اور تیسری دفعہ فسان سے جلا کرتے ہین اور جواہرات بیش کو عقیق
سُرخ کی خاک سے جلا دیتے ہین کہ سنگ صلایہ پر سرمہ سے باریک تر پیسا ہو اور جواہرات کم قیمت کو بلور کی خاک سے
جلا دیتے ہین کہ وہ بھی عقیق کی خاک کیطرح سرمہ سا کی ہووی اور شیشہ کی نگینون کا کانچ کی خاک بطریق مذکور پسی ہووی
جلا دیتے ہین اور حکاکون کا روز کا نفع تین آنہ سے کمتر اور چار آنہ سے زیادہ نہین ہوتا ہے فقط فصل اکاون

ملمع سازون کے فن مین معلوم ہو کہ چاندی اور تانبے اور لوہے کی چیزون پر ملمع ساز حکمت عملی سے خالص سونا چڑھاتے ہین اور قاعدہ اُسکا یہ ہی کہ جس چیز پر ملمع کرنا منظور ہوتا ہے تو اُس چیز کو پہلے خوب اور جلادار کر لیتے ہین کہ کچھ کدورت اور رنگ اُسپر نہ رہے اُسوقت تھوڑا سا ورق سونے کا خالص پارہ مین حلکر کے اُس صاف چیز پر طلا کرتے ہین اور اُسکے اوپر سونے کا ورق لپیٹ کر کوئلہ کی آگ پر رکھکر سُرخ کرتے ہین اور آگ سے باہر نکالکر تھوڑا سرد کر کے پُرانی روئی مین لپیٹ کر مٹھی سے دبائین کہ دبنے سے سونا اپنی جگہ مضبوط بیٹھ جاے تو غوری اور توتیا پتھرون سے اُسپر فہرہ کرین اور جلادیوین اگر چاندی کا ملمع منظور ہو تو اُس چیز کو خوب صاف اور جلادار کر کے فولاد کے ہتھیار سے بال سے باریک خط کھینچین پھر چاندی کے ورق کو اُسپر لپیٹ کر آگ پر سُرخ کرین اور اُنھین نہرون سے فہرہ کرین اور جلادین اور ملمع ساز کو ہر روز تین آنہ سے کمتر اور چار آنہ سے زیادہ مزدوری نہین ملتی ہی فقط **فصل باون باغبانون کے فن مین** باغ کا آراستہ کرنا یعنے کیاریان اور روشین بنانا اور چھوٹے اور بڑے پھل دار اور پھولون کے درختون کی تخم ریزی کا وقت پہچاننا اور چھانٹنا درختون کا اور قلم کرنا شاخون کا اِسکو فن باغبانی کہتے ہین یہ امورات اِس فن کی جزئیات مین ہین لیکن پرورش کرنا نئے پودون کا باغبان کی عمدہ ہنرمندی مین ہی اور اُسکی تین قسمین ہین اول یہ کہ وقت معین پر جو تخم ریزی کی فصل ہوتی ہی زمین مین بیج بوتے ہین جب کہ درخت سبز ہو جاتا ہی سال بھر تک اُسی جگہ رکھتے ہین بعد ایک سال وہانسے سب درختونکو اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگاتے ہین ہر سال جگہ بدلتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ درخت فروخت ہو جاتے ہین یا خود باغبان اُن درختون کو ایسے موقع پر لگاتا ہی کہ پھر وہان سے ارادہ اُکھاڑنے کا نہ رکھتا ہو غرض کہ یہ امر ضرور ہی کہ جب تک زمین نہ لجواہ پر وہ درخت نہ لگا دی جائین ہر سال اُنکو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لگاتی رہین دوسرے یہ کہ وقت معینہ پر انجیر اور انگور اور گلاب وغیرہ جو درخت کہ قلم کرنے کے قابل ہین شاخین اُنکی قلم کر دین اور قلم کی ہوئی شاخون کو بقدر ڈیڑھ ڈیڑھ بالشت کے ٹکڑی کاٹکر کیاریون مین لگائین مگر قلم لگانے کے وقت احتیاط چاہیے کہ قلم کے سرا اور جڑ کی شناخت رکھین جڑ کی طرف سے زمین مین لگائین اور سرا اُسکا اوپر کیطرف رکھین اور معمول ہی کہ شاخین گاؤدم ہوتی ہین یعنے جڑ کی طرف سے موٹی اور سر کیطرف سے باریک ہوتی ہین پس ایک شاخ مین سے جسقدر ٹکڑی کیے جائینگے ہر ٹکڑی مین جڑ اور سر معلوم ہوگا موٹی طرف جڑ ہوتی ہے اور باریک طرف سر ہوتا ہی جڑ کو زمین مین لگائین اور سر کو ہوا مین کھلا رکھیز لیکن ضرور ہی کہ تراشی ہوئی قلمون کو ٹکڑی کر کے چند روز ہفتہ عشرہ حوض پر آب مین ڈالدین کہ زخم تازہ جو بسبب تراشنے کے قلمون پر پہونچا ہی چند روز پانی مین پڑے رہنے سے خشکی مائل ہو جاے اُسوقت اُنکو پانی مین سے نکالکر کیاریون مین اِس طور سے لگائین کہ باہم گرانکے چھ یا آٹھ انگشت کا فرق رہی ہمیشہ اُس کیاری مین پانی چھڑکتے رہین

کہ قلمین سبز ہو جائین دوسرے برس اُن سبز قلمون کو اُس کیاری مین سی اُکھاڑ کر دوسری کیاری مین لگائین مگر احتیاط
رکھنی چاہیے کہ اُکھاڑتے وقت جڑ اُسکی نہ کٹ جای اور جڑ کی چارطرف کی مٹی بھی لگی رہی گرنے نہ پائی اور جڑ کی مٹی پر
گھاس لپیٹ کر باندھ دین اور اُن اُکھاڑی ہوے درختون کو سایہ مین رکھکر ہر وقت پانی اُنپر چھڑکتے رہین اس تدبیر
سے تخم اور قلم درختون کا بہت دور و دراز منزلون تک لیجاتے ہین تیسرے یہ کہ بڑے درخت کی شاخ کو جسمین ہر سال
پھل اور پھول آتا ہے اگر مرغل کرین یعنی دبہ لگایا چاہین تو اُسکا قاعدہ یہ ہی کہ اگر بڑی شاخ ہے تو اُسکے نیچے ایک دمدمہ یعنی
چبوترہ ایسا اونچا باندھین کہ شاخ سے ملجاے پس جس جگہ شاخ مین گرہ ہو چاقو سے پوست اُس جگہ کا شگافتہ کرکے سانپ
کی یا بنی کی خاک اور لونگ اور گوبر تازہ اور پانی مینھ کا یا دریا کا پانی اُن چارون چیزون کو مثل مرہم کی باہم گرآمیز
کرین اور اُس شاخ کی چارطرف جسپر زخم چاکو کا لگا ہے ضماد کرین اور اس ضماد کے اوپر گاے کا گوبر اور چکنی مٹی پانی مین
خمیر کرکے ہر طرف لگاوین اور بقدر حاجت کے گھاس اُسپر لپیٹ کر دوڑے سی خوب مضبوط باندھ دین اور ایک گھڑی
کے نیچے باریک سوراخ کرکے اُسکے اوپر لٹکا دین کہ گھڑی کے سوراخ مین سے پانی اُسپر گرتا رہے قدرت الٰہی سے دو
تین مہینہ مین اُس مقام پر رگ و ریشہ پیدا ہو کر چبوترہ کی مٹی مین فرو ہو جائیگا گویا کہ اُس شاخ مین جڑ پیدا ہو کر دوسرا درخت
ہو گیا پس جسوقت ثابت ہو جاے کہ جڑ اُس شاخ کی چبوترہ کی مٹی مین بیٹھ گئی اُسوقت اُس شاخ کو جس جگہ جڑ پیدا ہوئی ہی
وہان سے دو تین بالشت کی فاصلہ پر کاٹکر درخت سے جُدا کر دین بعد کاٹنے کی جب کہ اور تین مہینہ گذر جائین اُس شاخ کو
کہ بسبب پیدا ہونے جڑ کی گویا کہ ایک درخت تازہ ہو گیا ہے موافق قاعدہ مذکورہ کے وہان سی اُٹھا کر دوسری جگہ لگائین
درخت اُس شاخ کا اگر پہلے بارور تھا تو اُس مین بھی پھل پھول ہر سال آئیگا اور درخت سی جُدا ہو کر جو اُسکی جڑ قائم ہو گئی ہے
زمین تازہ پر مثل نئے درخت کی نہایت پُرزور اور پُرقوت ہو کر نشو و نما پکڑیگا اور فائدہ اُسکا یہ ہی کہ اگر نیا باغ تیار کرنا
منظور ہو اور چاہین کہ پہلے ہی سال سب درختون مین پھول اور پھل آجاے پس اسی تدبیر سے جو ہم نے بیان کی بڑی
بڑے درختون کی شاخین جدا کرکے نیا باغ تیار کرلین انشاء اللہ اول ہی سال پھل آجائیگا چوتھے یہ کہ ایک میوہ دار
درخت کو دوسرے درخت تر مین پیوند کرین قاعدہ اُسکا یہ ہی کہ جہان سی اول شگوفہ نمودار ہو ہنوز وہ شگوفہ کھلنے نہ
پائے کہ اُس مقام کے پوست کو مع شگوفہ کی چاقو سے چھیلین اور جس درخت پر جس جگہ پیوند کرنا منظور ہو پوست وہان
کا چاقو کی نوک سے سست کرکے اُس شگوفہ کو یعنے کونپل کو درمیان اُس پوست کی پُر کر دین اور سرا کونپل کا چھوڑ کر
دونون طرف دوڑے سی باندھ دین اور مٹی اور گوبر اُس مقام پر لگاوین چند روز مین وہ شگوفہ بڑھ جائیگا اور شاخ پیدا
ہو جائیگی پس اس درخت کی اصلی شاخ کو کاٹ دین کہ پیوند کی شاخ کو قوت پہونچے اور پھل اُسمین آجای اور جاننا چاہیے کہ

اساڑھ اور ساون کے مہینہ مین کہ آفتاب برج جوزا اور سرطان مین ہوتا ہی بیج بونے کا وقت ہی اور کنوار کے مہینہ مین
کہ آفتاب برج سنبلہ مین ہوتا ہی اور ماگھ کے مہینہ مین کہ آفتاب برج جدی مین ہوتا ہی اُسوقت قلم تراش کر بونا اور پیوند
کرنا اور دبہ لگانا چاہیے فقط **فصل ترپن حمامیون کے فن مین** حمامی اُسکو کہتے ہین کہ حمام کو گرم کرتا ہی اور جو شخص
غسل کرنے کے لیے حمام مین آتا ہے حمامی اُسکو نہلاتا ہے ہندوستان مین حمام پیشہ حمامی کا کرتے ہین اور حمام کی کئی درجہ
ہوتے ہین اول درجہ صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور راستہ ہوا کا وہان بالکل بند ہوتا ہی کئی حوضون مین پانی بھرا جاتا
ہے بعضے حوض مین بہت گرم اور بعضے مین شیر گرم اور بعضے حوض مین ٹھنڈا پانی آپ گرم کے معتدل کرنے کے
لیے بھرتے ہین حمام مین اسقدر گرمی رہتی ہی کہ نازک طبع اور گرم مزاجون کے واسطے مثل ہواے دوزخ کے ناگوار
معلوم ہوتا ہے لیکن سرد مزاجون کو آسایش بہشت برین کی بخشتا ہی اور لقوہ اور فالج اور وجع المفاصل اور نقرس
وغیرہ بلغمی امراض کے بیمارون کو حمام مین لیجا کر بٹھانا اور غسل دینا مفید پڑتا ہے اس لیے کہ حمام کی حرارت سے
مسامات کھل جاتے ہین اور تمام جسم سے سیل پسینہ کی جاری ہو کر رگین اور پٹھے اور رباطات نرم اور مسترخی ہو جاتے
ہین اور مواد بلغمی مسامات کی راہ سے دفع ہوتا ہے اور مؤلف کتاب ہذا کی راے ناقص یہ ہی کہ جسکو فساد خون
کا آغاز ہوتا ہے اُس کو بھی حمام فائدہ کرتا ہے حمام کے باہر ایک اور درجہ ہوتا ہے کہ ہوا وہان کی نسبت ہوا حمام
کے کم گرم ہوتی ہے لیکن قریب اعتدال بھی نہین ہوتی گرم مزاجون کو وہان کی تھوڑی ہوا بھی ناگوار طبع ہوتی ہے
یہ مقام پوشاک بدلنے کا ہے حمام سے نکل کر ایک ساعت یہان توقف کرتے ہین اور پوشاک پہنتے ہین اور
اس درجہ کو جامہ خانہ کہتے ہین باہر اس کے ایک درجہ اور ہوتا ہی اُس کو نعمت خانہ کہتے ہین ہوا یہان کی بہت
لطیف اور پاکیزہ اور طبیعت کو گوارا ہوتی ہے غسل کرنے کے بعد یہان ٹھہر کر کھانے کی چیزون سے جو کچھ موجود
ہوتا ہے نوش جان کرتے ہین لیکن بعد حمام کے اُسی وقت سرد چیزون کا استعمال کرنا ممنوع ہے کہ بڑے بڑے
سخت مرض پیدا کرتا ہے یہ جو ہم نے بیان کیا حمام کے درجون کی کیفیت تھی فی الجملہ حمام کے درجون پر یہ مثل
صادق آتی ہے کہ درجہ حمام کا بمنزلہ جہنم کے ہے اور جامہ خانہ اعراف ہے اور نعمت خانہ بہشت برین ہے
ایک روز مؤلف کتاب ہذا براے تفنن طبع حمام کا حال معلوم کرنے کے لیے حمام کے دروازے پر جا نکلا نعمت خانہ
جو اُس کا پہلا درجہ ہے جب کہ مین اُس کے اندر پہونچا بہت مکلف اور آراستہ پایا غم دل سے محو ہوا اور غنچہ
خاطر اُس کی ہوا سے شگفتہ ہو گیا اور جب کہ جامہ خانہ مین پہونچا وہان کی ہوا سے دل میرا پریشان ہوا جب حمامی
نے پردہ دروازہ کا اُٹھایا کہ حمام کو دکھلائے ہنوز مین جامہ خانہ مین ہی تھا کہ ہواے گرم مثل لون کے

ایسی مجھ تک پہونچی کہ مین بے طاقت ہوگیا اور اپنے مزاج کو غیر مستقل اور متغیر پاکر بے اختیار جامہ خانہ سے باہر نکل آیا
حمام کی گرم ہوا نے جو دماغ مین صعود کیا تھا فوراً دردسر پیدا ہوگیا اور مین بہت حیران ہوا غرضکہ اسقدر جو ہم نے بیان کیا
کیا کیفیت حمام کی اور اُسکے درجون کا حال تھا اب حمامی کی خدمت کا حال بیان کرتا ہون جاننا چاہیے کہ عورتون کے حمام مین
کے حمام مین عورتین غسالہ یعنی نہلانے والیان اور مردون کے حمام مین مرد غسال مقرر ہوتے ہین عورت مرد غسل کے لیے
جب حمام مین آتے ہین تو غسالہ یا غسال اول جامہ خانہ مین اُسکو بٹھاتے ہین اور تمام جسم پر اور سب اعضا پر اچھی طرح
مشت مال کرتے ہین کہ رگ رگ اور بند بند اور ہر عضو کو آسایش پہونچتی ہے پس اگر خضاب اور وسمہ اور نورہ اور
روغن ملنے کی حاجت ہے تو حمامی یہ سب چیزین مہیا کر دیتا ہے اگر استعمال کرنا نورہ کا عضو مخصوص پر منظور ہوتا ہے تو
حمامی وہانسے علیحدہ ہوجاتا ہے اور وہ شخص اپنے ہاتھ سے اُسکا استعمال کرتا ہے اور جو پنڈلی اور ران اور سینہ کے بالونکا
دور کرنا منظور ہوتا ہے تو حمامی اپنے ہاتھ سے نورہ ملتا ہے اور وسمہ اور مہندی اور روغن لگاتا ہے جب کہ اس کام سے
فارغ ہوکر حمام کے اندر پہونچے تو حمامی سب اعضا پر کیسہ مارتا ہے اور پھر مشت مال کرتا ہے اور سر کے بالون کو دھو
کر تمام جسم پر پانی ڈالتا ہے بعد غسل کے جامہ خانہ مین لاکر لباس پہناتا ہے اور نعمت خانہ مین بٹھاتا ہے اگر نہانے والے
والے کو کھانے کی خواہش ہے تو کھانے کی چیزین جو شے اُسکے پسند خاطر ہے حاضر کرتا ہے پس کھانا کھانے کے بعد آرام
کرکے مشتری حمامی کو انعام دیکر رخصت ہوتا ہے اور انعام ان لوگون کا مقرر نہین ہے مشتری کے ہمت اور حوصلہ پر
موقوف ہے لیکن وسمہ اور مہندی وغیرہ کی قیمت اور مزدوری سے زیادہ انعام دینا چاہیے کہ صرف ان سب چیزون کا
حمامی کے ذمہ ہے اور کھانے کی چیزون کا صرف مشتری کیطرف ہے بعضے جوان عیش دوست شاہدان طناز اور معشوقان
عشوہ ساز کو قبل از غسل نعمت خانہ مین رکھتے ہین اور بعد عیش و عشرت کے حمام مین جاکر غسل کرتے ہین اور ترکیب نورہ
کی یہ ہے کہ گنیان چونہ کی پاؤ سیر ہرتال زرد ایک تولہ گل خیرو چٹانک بھر چنبیلی کا تیل آدھی چٹانک سیر بھر پانی مین گلخیرو
کو تمام رات تر رکھین صبح کو پانی اُسکا صاف کرکے چونہ کی گیتو پر ڈالین اور خوب درہم برہم کرکے کپڑے مین چھان لین
اور دیگ مین ڈالکر آگ پر رکھین جب تھوڑا جوش اُسمین آجاے ہرتال باریک پیسکر اور کپڑے مین چھانکر تھوڑا تھوڑا
اُسمین ڈالین اور لکڑی سے تہ و بالا کرین جسوقت پانی قریب خشک ہونے کے آجاے اور مثل فالودہ کے ہوجاے
آگ سے نیچے اُتارلین اور چنبیلی کا تیل اُسمین ڈالکر رکھ چھوڑین وقت ضرورت کے اُس نورہ کو بالون پر ضماد کرکے
دو لمحہ بعد دور کردین مع بالون کے دور ہوجائیگا اور بدن صاف و پاکیزہ ہوجائیگا فقط **فصل چون جلد گرون کے**
فن مین واضح ہو کہ شکنجہ اور سیف اور چھری اور مقراض اور مسطر اور رانپی اور سوتالی کہ اُس سے سوراخ

کرتے ہین اور طرح طرح چرخیان اور طرح طرح کے گل اور بیلین جلد گرون کے اوزار ہین جلد گر جو کتاب کی
جلد باندھے اور کتاب پھٹی ہوئی پرانی ہو تو پہلے شکستہ ورقون کو جوڑے جب اُس سے فرصت پاوے تو جربندی اور شیرازہ
بندی کرے اِسکا قاعدہ آنکھ سے دیکھنے پر منحصر ہے لکھنے مین نہین آسکتا اُسوقت کتاب شکنجہ مین کھینچکر زیادہ حاشیون کو
سیف سے تراشے تو سب ورقون کے لب برابر اور ہموار ہوجائین اور وصلیان اچھی لیکر بکری یا گوسالہ کی چمڑی مین
وصل کرکے کتاب مین چسپان کرین اور وصلیونمین اگر ابر دینا منظور ہو تو کسیس کا پانی کتاب پر چھڑکین کہ روان ہووے
کسیس کے رنگ سے بہت ابر جلد پر نمایان ہوونگے بعد اسکے اگر جلد پر زرکاری منظور ہو اور سونا جان لگانا منظور
ہو بہت سے خط مار کر بیضۂ مرغ کی سفیدی ملکر اُسکے اوپر گاے یا بکری کی چربی یا روغن ملکر سونے یا چاندی کا ورق مقراض
سے تراش کر اُس مقام پر لگا وین اور چرخی پھول اور بیل کی آگ مین گرم کرکے سونے کے ورق پر بہت زور اور قوت
تمام سے اُسپر لگائین ورق جلد مین منجمد ہو جائیگا اور ورق پر نقش و نگار ہوجائینگے پھر روئی سے اُسکو صاف کرین کہ
شکنین اُسکی دور ہوجائین ورق سونے کا نقش صاف و مصفا قائم رہیگا اور بعضے پھول چرخی پر نہین ہوتے بلکہ
نگینہ کیطرح مختلف شکلون سے یعنے مثلث اور مخمس اور مربع اور مسدس اور مثمن نحاس یا برنج پر کندہ کرکے
لوہے کی سلاخ پر وصل کرتے ہین پھر سونے یا چاندی کے ورق کو موافق طریق مذکور کے دلخواہ مقام جلد پر لگائین جیسے
کہ نگینہ سے لاکھ پر نقش لگاتے ہین اُسی طرح اُس نقش گل اور بیل کو گرم کرکے اور سونے کے ورق پر قائم کرکے
زور اور قوت کرین نقش سونے پر نمودار ہووے گا پھر روئی سے صاف کرے کہ شکن دور ہوجائین اور نقش نمودار
رہین اور جلد گر سیاہی اور شنگرف اور نیل اور حل کیے ہوے سونے کے ورقون سے صفحہ پر جدول کھینچین اور جدول کشی
کے واسطے لوہے کا قلم اور مسطر درکار ہے اور ہر روز کا نفع جلد گرون کا چار آنہ سے کمتر اور ایک روپیہ سے زیادہ نہین
ہوتا ہے فقط **فصل پنجم خوگیر دوزون کے فن مین** خوگیر دوز نمدہ اپنے ہاتھ سے تیار کرتے ہین اور قاعدہ اُسکا یہ ہے
کہ بکری کے بال سیاہ ہون یا سفید ہون یکرنگ لیکر گرد و غبار سے پاک کرتے ہین اور نداف یعنی دھنیے کو دیتے ہین دھنیا
اُسکو مثل روئی کے دھنکر تیار کرتا ہے پس خوگیر دوز اُسکو صابون کے پانی مین جاکر طول اور عرض مین بقدر خواہش
کے تیار کرتے ہین اور ایک روپیہ کا چار سیر نمدہ فروخت ہوتا ہے اور اہل ہند گھوڑے کے زین کے نمدے کو چارجامہ
کہتے ہین اُسکے اندر نمدہ اور باہر کھاردہ ہوتا ہے بہتر اور خوش رنگ کھاردہ بزازون کی دُکان سے ایک روپیہ
مین چار گز ملتا ہے فرمایشی چارجامون مین اچھا عمدہ نمدہ اور خوش رنگ کھاردہ لگایا جاتا ہے اور جو چارجامہ
کہ فرمایشی نہین ہوتا اُسمین ایک تہ نمدہ کی دیکر پرانے کمل کے ٹکڑے بھر دیتے ہین اور خوش رنگ کھاردہ کی جگہ

کم قیمت اور خام رنگ کا کھاروہ جو ایک روپیہ مین پانچ گز یا زیادہ ملتا ہو لگاتے ہین چار جامہ اکثر دکانون پر تیار رکھتے ہین اور ایک روپیہ اور دو روپیہ اور تین روپیہ اور چار روپیہ تک علی قدر مراتب فروخت کرتے ہین اسطرح کی بازاری چار جامہ ایک سال مین بوسیدہ ہوکر بیکار ہو جاتے ہین اور فرمایشی چار جامہ تین چار برس تک قائم رہتے ہین ہر روز نفع خوگیر دو زون کا تین آنہ سے کم اور چار آنہ سے زیادہ نہین ہوتا اور خیمہ دوز بھی اسیطرح مزدوری پاتے ہین فقط **باب تیسرا فنون دنی کے بیان مین اور یہ باب چند فصل پر شامل ہے فصل پہلی حجامون کے فن مین** حجامون کو کئی چیز کی رعایت لازم ہے جو شخص اُن مراتب کا لحاظ رکھیگا فن حجامت مین کامل ہوگا اول یہ کہ استرہ اور مقراض اور نہرنی اور پیالی اور کھنگھا اور آئینہ اور گلوبند اور کسوت وغیرہ کو تیز اور صاف و پاکیزہ رکھنا چاہیے دوسرے یہ کہ سر کے بالون کو ایسے نرم اور ملائم پانی سے تر کرین کہ صاحب سر کو راحت اور آرام پہونچے تیسرے یہ استرہ کمال صفائی اور ہاتھ کی سبکی سے چلائین کہ خط استرہ کا سر پر نہ پہونچے اور خون نہ نکلے کہ اس امر سے فن موتراشی مین کمال نقصان ہے چوتھے یہ کہ خط کی تحریر پر نگاہ رکھین کہ ناہموار اور کج نہو جائے پانچوین یہ کہ ناخن تراشنے مین بہت احتیاط رکھین کہ زندہ ناخن نہ ترش جائے اور مردہ ناخن رہنے نہ پائے اور تراش ناخن کی مثال ہلال کی چاہیے کم و بیش اور ناہموار نہ ہو چھٹے یہ کہ اگر ڈاڑھی یا بالون مین گتھی پڑ جائے کنگھی کو زور سے کھینچین مگر اسطرح کہ تکلیف نہو ساتوین یہ کہ بہت صفائی اور شایستگی سے جلد تر کام اپنا انجام کو پہونچائے زیادہ تر توقف نہ کرے کہ سستی اور کاہلی کی دلیل ہے اور امیرون کو دیر تک ایک کام مین مقید رہنا خوش نہین آتا ہے اور حمام مین کیسہ کرنا اور نہلانا اور ختنہ کرنا اور خواستگاری کا پیغام مرد کیطرف سے عورت کے اقربا کے پاس لیجانا عموماً پیشہ حجامون کا ہے ہند مین اور بعض حجام فصد کھولنے مین اور جراحی مین بھی کامل ہوتے ہین اور شادیون کی محفلون مین اور غمی کی مجلسون مین حاضر رہتے ہین اور مہمانون کی خدمت بجالاتے ہین اور خدمت کرنے مین محض بے عذر اور فرمان پذیر ہوتے ہین منافع انکا علی العموم چار روپیہ سے کمتر اور آٹھ روپیہ ماہواری سے زیادہ تر نہین ہوتا ہے فقط **فصل دوسری شتربانون کے فن مین** دو اونٹون کی محافظت ایک شتربان اچھی طرح کرتا ہے اور تین کی بدقت کرتا ہے اور جو تین اونٹون کی محافظت کرتا ہے تو پانچ روپیہ تنخواہ پاتا ہے اور شتربان اونٹون کو خرید کا چارہ نہین کھلاتے ہین جنگل مین تمام دن اُونٹ کو چراتے ہین اور شام کو چارہ کاٹ کر اور اونٹ پر لاد کر گھر لاتے ہین اور سوداگر اور حاکم باربرداری کے واسطے اونٹون کو نوکر رکھتے ہین اور ہر ایک اونٹ کی تنخواہ ماہواری آٹھ روپیہ سے کم اور دس روپیہ سے زیادہ نہین ہوتی اور ہر بار اونٹ پانچ کوس سے کم اور سات کوس سے زیادہ نہین چلتا اور جو اس سے زیادہ لیجائین اور منزل مقصود دور دراز ہو تو عاجز اور تھک جائے اور شاید کہ بیمار ہو کر راہ چلنے سے معذور

ہو جاے اور جن روزونمین آفتاب برج حمل یا ثور مین آتا ہے تو اونٹون کے بال شتربان تراشتے ہین اور بال تراشنے
سے اونٹ موٹا ہوتا ہی اور اونٹ کو اکثر خارش کا مرض ہو جاتا ہے اُس سی بہت بیقرار ہوتا ہی پس اس حالت مین وقت
مقرر کرکے اول بال تراشتے ہین پھر خارش کا علاج کرتے ہین شتر کے خارش کی دوا یہ ہی گندھک آدھ پاؤ چوک چھٹانک بھر سانبھر
نمک چھٹانک بھر تل کا تیل سیر بھر تینون دواؤن کو خوب باریک پیسکر روغن مین مخلوط کرکے خارش والی اونٹ کی بدن پر ملتے
ہین اور دھوپ مین اونٹ کو باندھتے ہین اور پانی اور چارہ قریب شام دیتے ہین اور اونٹ کے سب مقام کی ورم کا علاج
داغ ہے اور طریق اُسکا یہ ہی کہ لوہے کو آگ مین لال کرکے ورم کی مقام پر داغ دیوین اور صورت داغ کی بیشتر اعضا
مین اونٹ کی اس صورت کی ہوتی ہی ۞۞۞۞ اور اکثر مقام پر ایک خط یا دو یا تین موافق تناسب اعضا کے اور بعضے خط
منحنی کی شکل اور بعضے سے بصورت خط مستقیم داغ دیتے ہین اور اکثر اونٹ کا پیٹ چلنے لگتا ہی علاج اُسکا یہ ہے کہ
کتیرا پاؤ سیر دھنیا پاؤ سیر خشک منھدی پاؤ سیر رات کو سرد پانی مین بھگو دین اور صبح کو مع پانی سب اجزا کو اُسکے حلق
مین ڈالدین اور مرض قبض کا اونٹ کو ہو جای یا چارہ کم کھائے تو کچری پاؤ سیر اور نمک پاؤ سیر تین سیر پانی مین جوش
کرین جب آدھا پانی رہ جاے تو سرد کرکے اجزا کو مع پانی اونٹ کے حلق مین ڈالدین اور اونٹ کی پیٹ مین اگر درد
لاحق ہووے علامت اُسکی یہ ہی کہ کبھی زمین پر لوٹتا ہی اور کبھی اُٹھتا ہے اور ہاتھ پانؤن زمین پر مارتا ہے اور بیتاب اور بیقرار
ہو جاتا ہے علاج یہ ہے کہ پاؤ سیر شحم حنظل اور پاؤ سیر نمک شور پانی مین جوش کرین اور کھلائین اونٹ کی زکام کا علاج اگر
جاڑون مین لاحق ہووے تو سیاہ زیرہ پاؤ سیر اور میتھی پاؤ سیر اور گڑ دو سالہ دواؤنمین مخلوط کرکے کھلائین اور ایک دن
پانی نہین دیتے یا بہت کم دیتے ہین اور رات کی وقت خشک چارہ اُسکے آگے رکھتے ہین اور جو گرمی مین زکام ہو جای
تو دوا وہی ہے مگر اُسکی پیاس کے لائق دونون وقت دیتے ہین اور تھوڑا نہین دیتے اور جو اونٹ دیوانہ ہو جاے
علامت اُسکی یہ ہے کہ اونٹ کے بدن پر لرزہ آتا ہے اور پریشان ہوتا ہے اور رسیان توڑتا ہے اور جنگل کا رُخ کرتا ہے
علاج یہ ہی کہ بائین طرف ناک پر گوشۂ چشم کے مقابل جو رگ ہے اُسمین فصد کھولین اور اڑھائی یا تین سیر خون لین نفع
کلی بخشتا ہے فقط **فصل تیسری بہلبانون کے فن مین** بہلبانی کا فن اُسکو کہتے ہین کہ رتھ اور بہل اور چھکڑہ
وغیرہ کے پرزون کو خوب کھولنا اور باندھنا جانتا ہو اور دوڑانے اور آہستہ روی قاعدہ اور رتھ اور بہل کے
بیلون کی محافظت سے خوب واقف ہووے میوات اور ناگور کا بیل بہت قددار اور بڑا ہوتا ہے اور تیز رفتاری مین
مشہور ہی لیکن گجرات کا بیل تیز رفتاری مین کبھی ناگور کے بیل پر سبقت لیجاتا ہی اور میوات کا بیل اُسکے سامنے ہیچکارہ معلوم
ہوتا ہی گجرات کا بیل اگر تعلیم پاے اور گھی اور قند سیاہ اور دانہ اُسکے مناسب حال مقرر کیا جای تو صبح سے شام تک تیس کوس

راہ طے کر سکتا ہے اور عاجز اور ماندہ نہین ہوتا بہلبان کامل فن ہیوات اور ناگور کے بیلون کو بیل یا رتھ مین ضرورت کے
وقت اپنی حکمت اور تدبیر سے بیس کوس تک ہانکتے ہین اور بیل باوصف بارکشی بیل اور رتھ اور سواریون کی ہرگز نہین
تھکتے اور تدبیر اسکی یہ ہے کہ اگر ایک روز مین بیس کوس راہ طے کرنا منظور ہو تو دس کوس تک خوب تیز لیجائین بعد اسکے کسی
جگہ ٹھہر کر بیلون کو پانی اور گھاس دینا چاہیے اور آدھ سیر گڑ ہر ایک بیل کو کھلائین اور ایک دانہ چنے کا زہر پروردہ لیکر دو ٹکڑے
کرین اور تھوڑے سے چنے کے آٹے مین ملا کر ایک ایک ٹکڑا دونون بیلون کو دین بعد اسکے آدھا آدھ سیر روغن دونون کو دیکر
چل کھڑے ہون ہنوز چار گھڑی دن باقی ہوگا کہ منزل پر پہونچ جائینگے اور بیل ہرگز ماندہ نہونگے اور چنون کے پروردہ کرنے
کی یہ ترکیب ہے کہ ایک سانپ بہت سیاہ مار کر ٹکڑے اسکے کسی برتن مین رکھین اور آدھ سیر چنے اسمین ڈالکر منھ اس ظرف
کا بند کر کے چالیس روز زمین مین دفن کر دین بعد چالیس روز کے اسکو نکالکر چنون مین جو رطوبت اور گوشت اور خون سانپ
کا جذب ہو گیا ہے چن لیوین اور بحفاظت تمام رکھ چھوڑین ضرورت کے وقت ایک دانہ چنے کا لیکر دو ٹکڑے کرین اور دو
بیلون کے استعمال مین لاوین بعضے بہلبان خود پروردہ کی جگہ پاؤ سیر بھنگ پیسکر کھلاتے ہین بیل بھنگ کے نشہ مین
خوب تیز چلتے ہین گاڑی یعنے چھکڑہ کے بیل روزمرہ پانچ چھ کوس سے زیادہ نہین چلتے اور بہلبان کی تنخواہ چار روپیہ
سے کم اور پانچ روپیہ سے زیادہ نہین ہوتی ہے فقط فصل چوتھی سائیسون کے فن مین فن سائیسی گھوڑونکی خدمت
اور حفاظت کرنے سے مراد ہے سائیسون کو گھوڑے کی خدمت مین کئی چیز کی رعایت کرنا چاہیے اول یہ کہ گرد و غبار سے پاک
کرنے مین اور گھوڑون کے جسم کی مالش کرنے مین اسقدر کوشش کرین کہ بال جسم کے نہایت پاکیزگی اور صفائی سے چمکدار
ہو جائین دوسرے یہ کہ گھوڑے کے تھان کو کثافت بول و براز سے پاک رکھین جسوقت لید کرے جلد اٹھا کر دور پھینکدین
تیسرے یہ کہ گھوڑے کے سم کے نیچے ہر وقت نگاہ رکھین کہ ٹھیکری اور کنکر وغیرہ نعل کے جوف مین نہ رہ جائے چوتھے یہ کہ جب گھوڑا
سواری سے پھر کر آئے آہستہ آہستہ ٹہلائین کہ جسم کی گرمی فرو ہو کر پسینہ خشک ہو جائے بعد ازان تھان پر لاکر اسکو باندھ دین
اگر ایسا نہ کرینگے تو سینہ کا مرض اکثر گھوڑے کو لاحق ہوگا پانچوین یہ کہ گھوڑے کو ایسی جگہ کھڑا کر دین کہ اسکے ہاتھون کی جگہ
پاؤن کی جگہ سے بلند رہے چھٹے یہ کہ گھوڑے کو دکھن رخ نہ باندھین یعنی منھ گھوڑی کا دکھن کی طرف نہ رہے اسلیے کہ اسکو
نے منع کیا ہے ساتوین یہ کہ دانہ پانی کا وقت مقرر کر دین بے وقت دانہ پانی ہرگز نہ دینا چاہیے مگر وقت ضرورت مضائقہ
نہین آٹھوین یہ کہ دانہ اور راتب مین چوری نہ کرین نوین یہ کہ احتیاط رہے کہ دانہ مین سنگریزہ وغیرہ نہ پڑنے پائے دسوین
یہ کہ بعد مالش کے صبح و شام ایک ساعت قازہ کھنجار رکھین کہ قازہ کھینچنے سے شان و شوکت گھوڑے کی معلوم
ہوتی ہے گیارھوین یہ کہ ہر ہفتہ کے بعد گھوڑے کو غسل دیتے رہین اور جاڑے کے موسم مین دو ہفتہ کے

بعد نہلانا چاہیے اور دُم اور گردن کے بالون کو صابون سے دھوکر اسمین کنگھی کرنا چاہیے بارھوین یہ کہ ہر وقت گھاس اُسکے سامنے رکھین اور ہر گھڑی کے بعد گھاس جھاڑکر ڈالتے ہین تیرھوین یہ کہ صبح کو یا شام کے وقت قازہ کھینچکر گھوڑے کو میدان مین لائین اور آہستہ قدم سے پھرائین جو سائیس ان مراتب کا خیال ملحوظ رکھیگا گھوڑا اُسکا بہت راحت و آرام سے رہے گا اور تنخواہ سائیسون کی چار روپیہ سے کم اور چھ روپیہ ماہواری سے زیادہ نہین ہوتی فقط **فصل پانچوین دھوبیون کے فن مین** دھوبی امیرون اور بزرگون کے کپڑون کو کہ صاف اور پاکیزہ دھوتے ہین فقط صابون سے دھوکر آخر کو چاولون کی پیچ یا گیہون کا آٹا پانی مین ملاکر اُس مین کپڑون کو غوطہ دیتے ہین اور نچوڑکر خشک کرتے ہین اور ہنوز کچھ نمی باقی رہتی ہے کہ شکن اور چین اُسکی صاف کرکے کندی کرتے ہین اور غریبون کے کپڑے کہ نہایت کثیف اور میلے ہوتے ہین اول اُنکو کھاری مٹی اور بھیڑکی مینگنیون مین پانی ملاکر آگ پر ایک جوش دیتے ہین بعد اسکے پٹرے پر مارکر دھوتے ہین کہ میل اور کثافت دور ہوجاے پھر اُن کپڑون کو صابون مین دھوکر صاف اور پاکیزہ کرلیتے ہین اور نفع دھوبیون کا چھ روپیہ سے کم اور آٹھ روپیہ ماہواری سے زیادہ نہین ہوتا فقط **فصل چھٹی آب کشون کے فن مین** آب کش سقہ کو کہتے ہین سقہ دریا اور کنوئین اور چشمون سے پانی بھرتے ہین اور قیمت اُسکی نہین دیتے ہندوستان کے ملک مین شیرین اور مزہ دار پانی جو ہر گانون اور شہر اور قصبہ مین بہت افراط سے بہم پہونچتا ہے اسلیے قیمت پانی کی مقرر نہین لیکن سقہ جو گھرون مین جابجا پانی پہونچاتے ہین علاوہ تنخواہ مقررہ کے دو روٹیان مع سالن کے پاتے ہین پس سقون کو ہر روز اسقدر روٹیان اور سالن ملتا ہے کہ پھر اُنکو روٹی پکانے کی حاجت نہین رہتی اور پانی کے خرچ کے موافق تنخواہ اُنکی ہر ایک گھر سے ایک آنہ سے کم اور ایک روپیہ ماہواری سے زیادہ نہین ہوتی اور سقہ اگر خاص ایک شخص کا ملازم ہوتا ہے تو ماہواری تنخواہ اُسکی چار روپیہ سے کم اور پانچ روپیہ سے زیادہ نہین ہوتی اور چھوٹی بڑی مشکون مین کہ جوان اپنے کندھے پر اُٹھاکر رکھتے ہین تیس سیر سے کم اور پینتیس سیر پانی سے سوا نہین ہوتا اور بڑی بڑی مشکون مین کہ بیلون اور بھینسون کی پشت پر ڈال کر پانی اُس مین بھرلے ہین اور گھر گھر لیے پھرتے ہین ساڑھے چار من سے پانچ من تک بھرا جاتا ہے اور کم و بیش چھ مشکین کندھے پر اُٹھانے کی اُس سے بھری جاتی ہین فقط **فصل ساتوین بازی گرون کے فن مین** بازیگر انواع طرح کے طلسم اور طرح طرح کے شعبدے کرتے ہین اور دیکھنے والون کو حیرت ہوتی ہے اور اس فن کے اعمال جو علم ریمیا کے متعلق ہین تشریح اور تفصیل بہت شعبدون کی مطلع العلوم کی سینتیسوین باب مین بیان ہوئی ہے مگر یہان بھی تھوڑی سی بیان ہوتی ہین جو اول مذکور نہین ہوئی شعبدہ رائی

کے دانہ کو سرسون کے دانہ کو چند روز قوم یعنے تدھارا کے دودھ مین تر رکھین جب سب عرق کو جذب کرکے خشک ہوجائے
تو رکھ چھوڑین اور قلبہ رانے کے وقت تھوڑی مٹی ہل مین سے چھٹا کر خوب باریک کرکے ہاتھ مین یا کسی برتن مین رکھدین
دانے سرسون کے اُسمین ڈالین اور تھوڑا پانی چھڑکین اور بند کردین ایک لحظہ مین وہ دانے سبز ہوجائینگے اور شاخ و برگ
لائینگے شعبدہ تال مکھانا باریک پیسکر تھوڑا اُسمین سے دودھ مین ملائین فوراً مثل دہی کے بندھ جائے گا چاہیے کہ
اہل مجلس سے پوشیدہ کرکے تال مکھانہ ملائین اور لکڑی یا چمچے سے خوب تہ و بالا کردین تال مکھانے کے ملتے ہی دودھ
بستہ ہوجائیگا اور اگر کتیرا خشک باریک پیسکر دودھ مین ملائین وہ بھی یہی عمل کرتا ہے شعبدہ پارہ اور کافور اور آکھ کی
لکڑی ہموزن لیکر خوب باریک پیسین اور گولی باندھکر سایہ مین خشک کرلین جسوقت اُس گولی کو آگ مین سُرخ کرکے کپڑے
پر یا کسی اور چیز پر ڈالینگے انگارہ کیطرح غلطان رہیگا اور کپڑا ہرگز نہ جلیگا شعبدہ ہرتال زرد اور سُرخ ہموزن دونون
کو باریک پیسکر آٹے مین خمیر کرین اور طاؤس یعنی مور کو کھلاوین اور بیٹ اُسکی باحتیاط رکھین وقت حاجت کے تھوڑا
اُسمین سے لیکر ہاتھ پر ملین جو چیز ہاتھ مین لینگے وہ غائب ہوجائیگی شعبدہ جس مقام پر آدمیون کو مچھر ستاوین گندھک
یا اسپند کو جلائین اُسکے دھوئین سے مچھر بھاگ جاتے ہین شعبدہ مکھیان ہرتال کے دھوئین سے مرتی ہین اور بھاگ
جاتی ہین شعبدہ کایفل کو باریک پیسکر اور کسی چیز مین ملاکر کوّے کو کھلائین تو فوراً بیہوش ہوجائے گا اور جو گرم پانی
مین غوطہ دینگے ہوش مین آجائیگا شعبدہ خالص شہد مین ہینگ حل کرکے گیہون کے دانے اُسمین تر کردین جو
پرندہ اُن گیہوونمین سے ایک دانہ کھائیگا بیہوش ہوجائیگا اور سرد پانی پلانے سے پھر ہوش مین آجائیگا بازیگر ہندوستان
کے فقیرون کیطرح دربدر پھرتے ہین اور اپنے ہنر کے موافق انعام پاتے ہین فقط فصل آٹھوین صیادون کے فن مین
صحرائی اور دریائی اور پرند جانور جو کھانے کی قسم مین ہین صیاد اُن جانورون کو بندوق اور جال وغیرہ انواع طرح
کے مکر و حیلہ سے شکار کرکے فروخت کرتے ہین یہ پیشہ شرع شریف مین منع ہے اور صیاد جو اُن جانورون کو شکار کرتے ہین
محنت اور تردد اور باروت کے خرچ کے کچھ زر نقد اُنکا صرف نہین ہوتا اور باوصف اسکے کوئی صیاد مرفہ حال نہین
دیکھا بلکہ ہمیشہ پریشان اور خستہ حال رہتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صیاد مبتلائے بلا ہوجاتا ہے اور پھر جانبر نہین ہوتا
بیت صیاد نہ ہر بار شکاری ببرد + باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد + جوانمردون کو چاہیے کہ فن صیادی کو اپنا پیشہ نہ
کرین کہ ہرگز اسمین فلاح اور آسایش نہ ہوگی فصل نوین قصابون کے فن مین قصاب کا پیشہ بھی صیاد کی
قسم سے ہے ہرچند کہ قصاب بہت گوشت بیچکر نفع اُٹھاتے ہین لیکن اُسمین برکت نہین ہوتی اور فارغ البال بھی
نہین رہتے اور مشہور ہے کہ گاے ذبح کرنیوالا اور درخت کاٹنے والا اور پتھر پھینکنے والا بخشا نہ جائے گا اور اکثر

تجربہ مین آیا کہ بہ نسبت گوشت ذبیحہ کے جو نذر خدا کیا جاتا ہی قصاب کی دکان کا گوشت مزہ دار نہین ہوتا اور سبب اسکا کئی وجہ پر ہے اول یہ کہ قصاب جانورون کی گھاس دانہ کی فکر نہین کرتے دوسرے یہ کہ ضعیف اور بیمار جانورون کو بسبب طمع اور لالچ کے ذبح کرتے ہین تیسرے یہ کہ جیسا کہ چاہیے شرطین ذبح کی ادا نہین کرتے غرض فن قصابی مقبول اور پسندیدہ نہین ہے جانورون کے سب اعضا مین عضلہ اور پٹھ اور گردن کا گوشت بہت لطیف اور بے ریشہ ہوتا ہی اور قصاب سیر بھر گوشت مین پاؤ سیر ہڈیان ملا کر خریدارون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین اور ہڈی دار گوشت سے بغیر ہڈی کے گوشت کی زیادہ قیمت ہوتی ہے فقط **فصل دسوین شراب کھینچنے والون کے فن مین** جاننا چاہیے کہ شراب پینا اور کھینچنا اور بیچنا اسکا اہل اسلام کے نزدیک منہیات شرع مین داخل ہے لیکن اگر کوئی مرض ایسا پیدا ہو جائے کہ خارج سے علاج اسکا شراب کے استعمال پر موقوف ہو تو اسوقت مین فقیہون نے جائز رکھا ہی اور ہاتھی اور گھوڑا اور بیل وغیرہ چارپائون کے اکثر امراض مین شراب کام آتی ہے اور زخمون کے علاج مین نہایت سریع الاثر ہے واضح ہو کہ جمشید بادشاہ نے شراب ایجاد کی ہے لیکن اسکے عہد مین فقط خمر تیار کی جاتی تھی اور خمر اس سے مراد ہی کہ انگور کے دانون کا شیرہ نچوڑ کر جوش کرین جب کہ جوش آجائے تو اسپر طلاق خمر کا عائد ہوگا خمر مین اگر نمک ڈال دین تو خمار اسکا دور ہو کر سرکہ بن جائیگا اور سرکہ شرع مین حلال اور پاک ہی اور فضلیتین اسکی بہت لکھی ہین شراب کی قسم مین شراب انگوری بہت تحفہ ہے اور انگوری سرکہ سب سرکون پر فائق ہی ہندوستان مین اکثر قند سیاہ اور مہوہ کی شراب کھینچتے ہین مہوہ ایک پھل ہے کہ مثل انگور کے شیرین اور مزہ دار ہوتا ہے اور شراب اس طور سے کھینچتے ہین کہ پندرہ سیر قند سیاہ مٹکے مین ڈال کر ببول کی چھال ریزہ ریزہ کی ہوئی اور ایک گھڑا مادہ شراب کا اس مین ڈالدین اور اسقدر پانی اسپر ڈالین کہ مٹکے کے منہ تک آجائے پس آٹھ روز تک ویسے ہی چھوڑ دین کہ خمر اسکا درست ہو جائے اور سب اجزا مین شراب کے مادہ کے سبب سے جوش آجائے نوین روز سب اجزا کو مٹکے سے باہر نکالکر دیگ مین ڈالین اور سونف اور الائچی کے دانے اور لونگ اور برادہ سرخ صندل کا پانچ پانچ تولہ ہر ایک دیگ مین داخل کرین اور پانی ڈالین اسقدر کہ آدھی دیگ بھر جائے پس موافق مشہور طریق کے جیسے کہ دواسازون اور عطر سازون کی فصل مین مذکور ہوا ہے عرق کھینچین کہ وہ شراب ہی اور ایسی شراب ایک روپیہ مین تین شیشہ اور ہر شیشہ مین تین ماشہ کچھ زیادہ ہوتی ہے اور اسکو ایک بارہ شراب کہتے ہین اور اس نسخہ مین اجزا اور پانی کا بیان ہوا اسمین چودہ اور پندرہ شیشے شراب کے کھینچ جاتے ہین اور جو کشید شراب کو پھر اسی دیگ مین دیگ مین ڈالدین اور کھینچین تو نو دس شیشہ شراب ٹپکیگی اور قیمت اسکی بارہ آنہ فی شیشہ ہوگی اور اسکو دوبارہ شراب کہتے ہین اور اس دوبارہ کو بار سوم دیگ مین ڈالین

اور کھینچین تو سات شیشہ شراب کے نکلینگے اور یہ اعلیٰ قسم ہی تندی اور تیزی اور خواص مین ایک بارہ اور دوبارہ پر فائق تر ہوتی ہی اور جس مقام پر مہوہ یا انگور بہم پہونچتا ہی تو گڑ کی جگہ انکو اور اجزا کی شامل خم مین ڈالتے ہین اور خمیر کرتے ہین اور کھینچتے ہین اور امیر دولت مند قوت زیادہ ہونے کے لیے جسوقت اجزا کو دیگ مین ڈالتے ہین تو حلوان کا گوشت اور مرغ اور تیتر اور بعض دوائین اور عطریات دل اور دماغ اور معدہ کی قوت دینے والی بالچھڑ اور زعفران اور مشک عنبر اور بعضے شیرۂ نارنگی اور شیرۂ رنگترہ اور شیرۂ گاجر اور عرق گاؤزبان اور کیوڑہ اور عرق بہار وغیرہ ڈالتے ہین اسطرح کی شراب ایک بارہ اور دوبارہ اور سہ بارہ دو روپیہ اور چار روپیہ اور چھ روپیہ شیشہ ملتی ہے فقط

فصل گیارھوین فراشون کے فن مین کمال فن فراشی کا یہ ہی کہ صدر اور پائین یعنے سرہانے اور پائنتی کی موقع کو پہچانین اور شطرنجی اور جاجم اور قالین اور سوزنی وغیرہ موقع پر اسطرح بچھائین کہ کسی جگہ شکن باقی نہ رہے اور خط دوخت کا خطِ مستقیم کیطرح سیدھا اور درست معلوم ہو ٹیڑھا اور نادرست نہ رہے اور علے ہذا القیاس تکیون کے غلاف کا خط دوخت بھی سیدھا ہونا چاہیے اور فراش کو چاہیے کہ پردہ اور سائبان اور نمگیرہ اور خیمہ کھینچنے کا قاعدہ سے بھی قرار واقعی آگاہی حاصل کرے امیر اور وزیر اور بادشاہون کی سرکار کے سوا اور خلق کو فراشون کی ضرورت نہین ہوتی اور تنخواہ فراشون کی چار روپیہ سے کم اور آٹھ روپیہ ماہواری سے زیادہ نہین دیجاتی فقط **فصل بارھوین خدمتگارون کے فن مین بہت چیزون کی رعایت خدمتگارون کو لازم ہے اول یہ کہ نشہ دار چیز کا استعمال** عادی اُسکے نہو جائین اسلیے کہ خدمتگار جب نشہ باز ہوا تو کار خدمت اچھی طرح انجام نہ دی سکیگا دوسرے یہ کہ قمار بازی کی عادت بھی نہو اسلیے کہ جواری ہرگز معتبر نہین ہوتا تیسرے یہ کہ کامون کے انجام دینے مین چست و چالاک رہین سستی اور کاہلی نہ کرین چوتھے یہ کہ جس کام کو اپنا آقا فرمائے بلا عذر اُسکو بجا لائین پانچوین یہ کہ اپنے آقا کے دردمند اور خیرخواہ رہین چھٹے یہ کہ اپنے آقا کو دشمنون سے اخلاص اور سازنکرین ساتوین یہ کہ اسباب خرید کرنے مین آقا کی نفع کو اپنے نفع پر مقدم رکھین اسلیے کہ اکثر خدمتگار ایسے ہوتے ہین کہ ایک پیسہ یا آدھ آنے کے نفع کے لیے آقا کے ساڑھے پندرہ آنہ کا نقصان گوارا کرتے ہین یعنی ناقص اور بُری چیز لاتے ہین اور اُس تھوڑے نفع کے مہیا کرنے کے لیے انواع طرح کے حیلے اور زبان درازی کرتے ہین آٹھوین یہ کہ مکار حیلہ باز اور دروغ گو اور بدمعاش نہون اسلیے کہ ایسے خدمتگار کے وجود سے طرح طرح کے فتنہ اور فساد پیدا ہوتے ہین نوین یہ کہ باادب اور باتمیز ہون بادب اور بےتمیز آدمی ہیچکارہ محض ہوتا ہی یہ اوصاف جو ہم نے بیان کیے اگر کوئی خدمتگار ان صفتون کے ساتھ موصوف ہوا اور ہاتھ آجائے تو اُسکی قدر و منزلت کرکے راحت و آرام سے رکھین کہ وہ بھی اچھی خدمت کرنے مین کوشش بلیغ کرے اور ہوداری اور

خیر خواہی مین زیادہ تر مصروف رہے فصل تیرھوین چوپانی کے فن مین گاے اور بھنیس اور بکریون چرواے
جُدا جُدا ہوتے ہین صبح کو گھر گھر پھر کر پہر دن چڑھے تک سب مویشی جمع کرتے ہین بعد اُسکے چراگاہ کو لیجاتے ہین ہندوستان
مین دس مہینے تک گھاس چراگاہ مین اکثر بہم پہونچتی ہو لیکن جس زمانہ مین آفتاب بُرج جوزا اور سرطان مین آتا ہو گھاس
چراگاہ مین کم ہوتی ہے اور پانی تالاب اور حوض کا خشک ہوجاتا ہو اور لون اور آفتاب کی شدت سے گرمی جو اِس موسم مین بے
انتہا ہوتی ہو جانور پیاس کے صدمہ سے بیتاب ہوتے ہین چرواہے دوپہر کے وقت جانورون کو کنوئین پر لاتے ہین یا
یا اگر نہر اور ندی پاس ہوتی ہے تو وہان لاکر اُنکو پانی سے سیراب کرتے ہین اُسوقت کہ حرارت کی زیادتی سے میدان
زمین کا لو ہارون کی بھٹی کیطرح روشن ہوتا ہو اور ہوا مثل ہواے حمام کے بلکہ زیادہ تر اُس سے گرم ہوتی ہے اسوجہ سے
چرواہے پیپل اور پاکھر اور برگد وغیرہ بڑے بڑے درختون کے نیچے جسجگہ خوب سایہ ہوتا ہو مویشی کو وہان ٹھہراتے ہین
کہ سایہ مین بیٹھین اور آرام لے اور خود کسی درخت کے نیچے کمل کا فرش بچھا کر بیلون کے ہانکنے کی لکڑی پہلو کے نیچے رکھتے
ہین اور ایک ساعت سو رہتے ہین بعد زوال کے یعنی دوپہر ڈھلے مویشی کو چراگاہ مین لیجاتے ہین اور قریب عصر کے دودھ
والے جانوران کا دودھ دُھتے ہین علاوہ تنخواہ مقررہ کے نفع بالائی اُن کا یہی ہوتا ہے شام کے قریب چراگاہ آبادی کیطرف
پھر کر آتے ہین اور جانورونکو اُنکے گھر دیر پہونچاتے ہین اور تنخواہ چرواہون کی فی بکری دو ٹکہ اور ایک گاے یا ایک
بھنیس کے عوض مین چار ٹکہ ماہواری مقرر ہوتے ہین زمانہ سابق مین بزرگان والانسب اور امیران عالی حسب نی
ضرورت کے وقت پیشہ چوپانی کا اختیار کیا تھا چنانچہ تواریخ کی کتابون مین ظاہر ہوتا ہے فقط فصل چودھوین فقیرون
کے فن مین نقل ہے کہ ایک شخص عباس نام عرب کے فقیرون مین نامی تھا ایک روز ایک فقیر اُسکے پاس آیا اور
عرض کی کہ اے اُستاد مجکو گدائی کا شوق ہے مین چاہتا ہون کہ چند روز آپ کی خدمت مین رہکر فن گدائی یاد کرون عباس
نے جواب دیا کہ اے فقیر گدائی ایسی آسان نہین ہے بلکہ اصول اور قاعدے اُسکے مدتون مین یاد ہوتے ہین گدائی
تین اصل پر ہے اگر تو اِن تینون اصل کو معلوم کریگا گداے کامل ہوجائیگا اصل پہلی یہ ہو کہ جو جگہ ہو وہان سوال کرنا چاہیے
دوسرے یہ کہ جو شخص روبرو آئے اُس سے سوال کرے تیسرے یہ جو کچھ کوئی دیوے اُسکو فوراً لینا چاہیے فقیر
نے یہ سُنکر صفت و ثنا عباس کی بیان کی اور بعجز تمام اُسکی پانو پر سر رکھکر رخصت ہوا اور عباس حجام سے
اُسترہ لیکر حمام مین گیا فقیر نے حمام کے دروازہ پر آکر سوال کیا کہ شیئاً للہ یعنے براے خدا کوئی چیز مجکو دو عباس
نے کہا کہ اے درویش دروازہ حمام کا جگہ سوال کرنے کی نہین ہے فقیر نے جواب دیا کہ کوئی جگہ ہو عباس نے
کہا کہ اپنے اُستاد سے طلب کرتا ہے اُس نے کہا کوئی شخص ہو اُستاد پر کیا موقوف ہے عباس نے

کہا کہ خیر چند موے زہار یعنی بشم کے بال حاضر ہین لیجیو فقیر نے جواب دیا کہ بسم اللہ جو موجود ہو عنایت کیجیو عباس
بہت ہنسا اور بعد تحسین و آفرین سنے کہا کہ زہے شاگرد کہ فقط ایک مرتبہ تعلیم مین استاد پر سبقت لے گیا اور ہندوستان
مین ایک قسم فقیرون کی ہے کہ انواع طرح کے مکر و حیلہ سے خلق کو دام فریب مین لاتے اور نقد اور لباس حاصل
کرتے ہین علی الخصوص پنجاب اور کشمیر کے فقیر اکثر ہندوستان مین آکر سرائے مین ٹھہرتے ہین اور ایک کمل اور لنگوٹ
کے سوا کچھ اسباب اور لباس اپنے پاس نہین رکھتے شہر مین محلہ در محلہ اور کوچہ بکوچہ پھرتے ہین اور جب کسی کے گھر
جاتے ہین تو اپنے تئین اصحاب شوق و ذوق کی حالت مین ظاہر کرکے اشعار عاشقانہ پڑھتے ہین اسلیے کہ آدمیون کو
اُنکے حق مین کمال اعتقاد ہو جائے اور جب کوئی شخص اُنکے دام فریب مین آجاتا ہے تو اُس سے اکثر کپڑے کا سوال
کرتے ہین اور کپڑا جو گدائی مین حاصل ہوتا ہے اُسکو دوسرے شہر مین لیجاکر فروخت کرتے ہین اور ایک جماعت فقیرون
کی ہندوستان مین ہے کہ پریشان حال بال سر کے بڑے اور شیر کا چمڑا بغل مین رکھتے ہین اور بدن پر خاک ملکر پارہ
کرپاس یعنی گدڑی وغیرہ سے جسم کو ڈھکتے ہین بہت چالاک اور مکار ہوتے ہین ناتجربہ کار اور بے عقل آدمیون کو اپنے دام
فریب مین لاکر جو چاہتے ہین لیجاتے ہین فقط **فصل پندرھوین اینٹ پزا اور چونہ پزون کے فن مین خشت پزی**
کا پیشہ پاک اور حلال ہے کہتے ہین کہ بعضے بزرگان دین نے بھی اِس پیشہ کو وسیلہ سے معاش اپنی پیدا کی ہے اور اِسمین
بہت دستکاری کی حاجت نہین لیکن اینٹ بنانے کے لیے ایسی جگہ سے مٹی لینا چاہیے کہ وہ زمین اپنی ملکیت ہو اور
چوری اور غصب وغیرہ کی آمیزش نہ ہو اور چکنی مٹی لینا چاہیے کہ اینٹ مضبوط اور پائدار ہو ریتلی مٹی سے جو اینٹ بنائی
جاتی ہے وہ مستحکم نہین ہوتی پس جسقدر چوڑی اور لمبی اینٹ بنانا منظور ہو موافق اُسکے ایک قالب لکڑی کا بنائین اور
مٹی اُس قالب مین بھرین جب قالب کے کنارے تک مٹی آجائے قالب کو اُٹھالین اور اینٹ کو وہین چھوڑ دین کہ
خشک ہو جائے اِسیطرح ایک اینٹ کے پہلو مین دوسری اینٹ بناکر رکھتے ہین جب ایک رُخ اُنکا خشک ہو جائے دوسری طرف
کو آفتاب کی سامنے پلٹ کر رکھدین کہ خوب سوکھ جائے جسوقت دو تین لاکھ اینٹین تیار ہو جائین اُسوقت پزا یہ چنا چاہیے
ایک تہ اینٹ کی دوسری تہ لکڑی اور کوڑے وغیرہ کی لگائین پس جسوقت سب تہین درست ہو جائین ہر طرف سے آگ
لگادین کم و بیش دو ہفتہ مین آگ پزادہ کی سرد ہو جائیگی آج کل بھاری اور درست اینٹین ایک روپیہ مین دو ہزار ملتی
ہین اور جو نرخ ارزان ہو جاتا ہے تو تین ہزار مل سکتی ہین اور موسم اینٹ بنانے کا شروع پھاگن سے جیٹھ کے
مہینے تک ہے اسلیے کہ اندنون مینھ کا خوف نہین ہوتا اور اس موسم سے علاوہ برسات کے موسم مین اینٹ بنانا
دشوار ہوتا ہے چونہ پز کنکر اور سنگ مرمر اور سیپ کا چونہ تیار کرتے ہین سنگ مرمر اور سیپ کا چونہ بہت

لطیف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور قاعدہ اُسکا یہ ہے کہ اِن چیزون مین جو مستور خاطر ہو مثل اینٹون کے جسطرح ہم نے بیان
کیا زیادہ اُسکا لگا کر آگ دین اور چونہ تیار کرلین فصل سولھوین دربانون کے فن مین عمائد اور بزرگون کے
دروازہ پر حفاظت کے لیے دربان مقرر ہوتے ہین اِس لیے کہ اپنے اور بیگانہ پر نظر رکھین اور مشہور اور غیر مشہور اور آشنا
اور ناآشنا کو پہچانین اور جس ناآشنا کو آنے کی اجازت نہو اُسکو اندر نہ آنے دین دربان اکثر تندخو اور بدمزاج ہوتے ہین
علی الخصوص مفلسون اور محتاجون کو جو دروازہ پر کھڑا دیکھتے ہین ہاتھ روکا اُنکے سینون پر مار کر بدمزاجی کے سبب سے
سخت و سست کہتے ہین اور امیرون کے پاس جانے نہین دیتے اور بیچارہ دربان اگر ایسا نہ کرے تو کیا کرے کہ
وہ خود اسی کام کے واسطے مامور ہے اور جو دربان محتاجون اور مفلسون اور حاجت مندون کو تندخوئی سے نہ جھڑکے
تو دربانی کے فن مین کامل نہین ہے اور دربان کرنے کے قابل نہین ہے کہ اُسکو دربان کرین اور جو بیچارہ کہ دربان سے
جفا اور رنج اُٹھاتا ہے دربان کو معذور رکھتا ہے اِسوجہ سے کہ وہ جس خدمت کے واسطے مقرر ہے بجا لایا اور جو ایسا
نہ کرے تو گویا اپنے کام مین سُستی اور خیانت اُس نے کی اور اہل کار جن سے اجراے کار ہوتا ہی اُنکے گھر پر اہل غرض
آمد و شد رکھتے ہین تو عید و جشن وغیرہ ایام خوشی مین وہ اہل غرض دربانون کو انعام دیتے ہین اور دربانون کے واسطے
تنخواہ وغیرہ مقرری کے علاوہ بھی نفع ہوتا ہے اور ہندوستانین امراکے دربان تین روپیہ یا چار روپیہ ماہواری پاتے
ہین اور سوائے امراکے اور جگہ دربانون کا دو روپیہ اور اڑھائی روپیہ مہینہ ہی فقط فصل سترھوین کوزہ گرون کے
فن مین کوزہ گر طباق اور طشتریان اور حقہ اور لوٹہ اور گھڑی وغیرہ انواع طرح کے برتن مٹی کے سادہ اور روغنی تیار
کرتے ہین اور یہ سب برتن سب غریب اور امیرون کے کام مین آتے ہین اور چھوٹے بڑے برتن آبخورے وغیرہ چاک
پر اُتارتے ہین اور وہ ایک چرخ ہوتا ہے کہ محور پر قائم ہوتا ہے اور چرخ کے وسط مین محور کیجگہ چرخ پر مٹی رکھتے ہین اور
چرخ کو خوب گردش دیتے ہین اور دونون ہاتھون کو کاریگری اور دستکاری سے اُس مٹی پر جو چرخ کے وسط پر ہے رکھتے
ہین جب موافق خواہش کے برتن بن جاتے ہین تو باریک دوڑا برتن کے تلے مین لگا کر اُس ڈورے سے قطع کرلیتے
ہین اور جو برتن اُتارتے جاتے ہین دھوپ مین خشک کرتے جاتے ہین اسیطرح ایک روز مین سو دو سو برتن سے بھی
زیادہ تیار کرلیتے ہین اور جب برتن خوب خشک ہوجاتے ہین تو اینٹ پزون کیطرح آوہ مین جنتے ہین اور قاعدہ مشہور کے
طور پر آوہ کو آگ دیتے ہین ایک دو کوزہ مین جب آگ آوہ کی سرد ہوجاتی ہی تو ظروف کو آوہ سے نکالتے ہین اور فروخت کرتے
ہین اور چھوٹے بڑے برتن کی موافق قیمت ہوتی ہے حاصل کلام بڑا برتن جو کوزہ گر بناتے ہین وہ بڑا مٹکا ہی قیمت اُسکی چار اور
چھ اور آٹھ آنہ سے روپیہ تک ہوتی ہی اور چھوٹے بڑے برتن اُنکے بنائی ہوی سکورہ ہین ایک کوڑی کو ایک سکورہ فروخت کرتے ہین اور

بنانے کے لیے پاکیزہ اور لطیف اور چکنی مٹی چاہیے ایسی مٹی ایک روپیہ مین ساٹھ گدھے ملتی ہے ریتلی مٹی سے کچھ کار برآری
نہین ہوتی اکبر آباد کے کوزہ گر کنکر کے آبخورہ اور کوزہ ایسے لطیف اور نازک اور خوش وضع بناتے ہین کہ گرمی کے موسم مین
امیرون اور غریبون کے صرف مین آتے ہین جب اُسمین پانی بھر کے رکھا جاتا ہے اور پچھوا ہوا مین رکھ دیتے ہین تھوڑی دیر مین
پانی اُن کوزون کا برف کے پانی کی طرح ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور موسم گرما مین اکبر آبادی آبخورہ اور کوزہ بطور تحفہ کے دور دور
مقامون پر بھیجے جاتے ہین اور قاعدہ اُنکے بنانے کا یہ ہے کہ اول کنکر کو مثل آٹے کے خوب باریک پیسین بعد اسکے سہ حصہ
لیکر بیس حصہ مٹی مین خمیر کرین اور بطریق مذکور کوزے اور آبخورے اُسکے بنائین چھوٹا کوزہ کنکر کا دو پیسے اکبر آبادی کو ملتا
ہے اور بڑا کوزہ پانچ چھ پیسے تک آتا ہے اور آبخورہ ایک پیسے مین چار آتے ہین قصبۂ امروہہ جو ہندوستانین صوبۂ کٹیر
کے متعلق ہے وہان کے کوزہ گر اس فن کی دستکاری مین شہرۂ آفاق ہین یعنے انواع طرح کی مٹی کے برتن کمال لطافت
ونزاکت سے بناتے ہین کہ اور ملکون کے کوزہ گر ایسی خوبی اور نزاکت سے نہین بنا سکتے اور وہان کے ظروف کی لطافت
کوزہ گرون کی دستکاری پر کچھ منحصر نہین ہے بلکہ حق سبحانہ تعالی نے اُس سرزمین کی آب وہوا اور خاک کو بھی تاثیر بخشی
ہے اگر وہان کے کوزہ گر کسی دوسرے شہر مین جاکر ایسے لطیف اور نازک برتن بنایا چاہین تو ہرگز نہ بنا سکینگے اسوجہ سے
معلوم ہوا کہ پروردگار نے وہان کی خطہ کو اور تاثیر بخشی ہے عمائد اور نامور امروہہ کے دور دور ملکون مین اپنے دوستون
کہ بطور تحفہ کے وہان کے برتن بھیجتے ہین اور کوزہ گر انواع طرح کے کھلونہ یعنے انسان اور ہاتھی اور گھوڑے اور اونٹ
وغیرہ حیوانات کی تصویرین بناکر مختلف رنگ وروغن سے رنگین کرکے ہندؤن کی عید کے روز بازار مین لیجا
فروخت کرتے ہین قیمت ادنے کھلونہ کی ایک پیسا اور اعلے کھلونون کی قیمت ایک روپیہ سے پانچ روپیہ تک ہے
پیالہ اور کوزہ وغیرہ مٹی کے ظرف رنگنے کا قاعدہ کہ مثل زمرد کے معلوم ہون اور نہایت خوبی ولطافت اُن مین پیدا
ہو جاے قلقند دس حصہ تابنا جلا ہوا دس حصہ دونون کو سکھا کر خوب پیسین اور انڈے کی سفیدی مین ملاکر کوزون
وغیرہ پر رنگ دین اور دھوپ مین خشک کرکے ایک شب کوزہ گرون کے آوہ مین رکھدین دوسرے روز جب
آوہ سرد ہو جائے باہر نکال لین رنگ اُسکا زمرد کے رنگ کیطرح ہو جائیگا اور پانی سے کچھ نقصان نہین پہنچیگا
قلقند سبز کسیس کو کہتے ہین اور قلقند بس سپید کسیس کو کہتے ہین اور قلقطار زرد کسیس ہوتا ہے اور سرخ کسیس کو سوری
سوری اور قبرسی کہتے ہین لاکھ کی رنگت کا قاعدہ ہے کہ سبوچون اور صحنکو پر رنگ پھرا جاتا ہے لاکھ بقدر
حاجت کے لیکر موافق اندازہ کے پانی اُس مین ڈالکر آگ پر جوش دین جسوقت لاکھ گھل جائے ہر من بار یک
پیسکر اُسمین ڈالدین اور چمچہ سے خوب تہ وبالا کردین یہان تک کہ پانی جل جائے اور لاکھ اور ہر مزی

باہم گرملکر مثل فالودہ کے ہو جائے اُسوقت آگ پر سے اُتار کر ٹکیان باندھکر رکھ لین جب کہ برتنون کو رنگین کرنا چاہین تو آدہ سیر گرم نکالکر لاکھ کی ٹکیا کو اُسپر رگڑین سفالین برتن کی گرمی سے لاکھ پگھل کر سب برتن پر پھیلانی سے پھیل کر چسپان ہو جائیگی اور جو سبز رنگ کرنا چاہین لاکھ مین ہرتال اور نیل ڈالین اور بدستور عمل کرین اور رنگ سبز کی ٹکیان کرکے رکھ چھوڑین وقت حاجت گرم برتنون پر ملین سبز رنگ ہو جائیگا اور جو زرد رنگ چاہین تو لاکھ مین صرف ہرتال پیسکر ڈالین اور جو سیاہ رنگ مطلوب ہو وی تو ہرتال کی جگہ دودھ لاکھ مین ملائین اور کام مین لائین **فصل اٹھارھوین دودھ بیچنے والون کے فن مین** شیر فروش اگر مسلمان ہین اُن کو ہندی مین گدی کہتے ہین اور جو ہنود مین ہین اُن کو اہیر اور گھوسی کہتے ہین اہیر گاؤن کو اور بھینسون کو پالتے ہین دودھ اور بالائی اور دہی اور مسکہ تیار کرکے ہین اور فروخت کرتے ہین اور نفع لیتے ہین معلوم رہے کہ گائے تین چار برس کی حاملہ ہوتی ہے اور نو مہینے مین جنتی ہے اور بھینس چار برس کی حاملہ ہوتی ہے اور دس گیارہ مہینے مین جنتی ہے گائے بھینس ہریانہ کے ضلع مین اور میوات مین بہت فربہ اور توانا اور قوی ہیکل ہوتی ہین اور دودھ بہت دیتی ہین اور بہت عمدہ گاؤ نر یا مادہ ناگور کی ہین گائے بھینس جو وہان جنتی ہے تو وہان کے شیر فروش جیگر بہت حفاظت کرتے ہین اسواسطے کہ معمول ہے کہ اگر گائے بھینس مشیمہ کو کھا جائیگی تو دودھ ہرگز نہ دیگی پس جسوقت گائے بھینس مشیمہ ڈالتی ہے تو فوراً اُٹھا کر پھینکدیتے ہین اور جننے کے بعد سفید زیرہ اور گڑ چند روز متواتر دیتے ہین اور دانہ گھاس کم دیتے ہین اور پندرہ یا بیس دن کے بعد گیہون کا دلیہ گڑ مین شیرین کرکے کھلاتے ہین اور گرمی کے موسم مین سرسون کی اور جاڑون مین تل کی کھلی دیتے ہین اور بنولون کو پانی گرم مین تر کرکے تمام دن نگاہ رکھتے ہین اور دودھ والی گائے کو شام کے وقت کھلاتے ہین اور جو گائے بھینس موافق اشتہا کے غذا پاتی ہین ہر روز تین بار یعنے صبح کو دوپہر اور شام کو تو دودھ بہت دیتی ہین اور گائے بھینس کو گرمی مین دو وقت پانی دیتے ہین اور جاڑون مین ایک وقت گائے کے پانچ سیر دودھ مین سے آدھ سیر اور بھینس کے پانچ سیر دودھ مین اڑھائی پاؤ بالائی نکلتی ہے اور پانچ سیر دودھ مین ساڑھے تین سیر دہی جمتا ہے اور ڈیڑھ سیر پانی باقی رہتا ہے اور پانچ سیر دہی مین سوا پاؤ مسکہ نکلتا ہے اور مسکہ کو آگ پر جوش دیکر پانی اُسکا جلایا جاتا ہے تو دانہ دار گھی رہ جاتا ہے سرکش اور بدذات گائے بھینسون کو محبت اور اخلاص سے گھوسی رام اور مانوس کرتے ہین اسلیے کہ دودھ دہی وقت سرکشی اور انحراف نہ کرین فقط **فصل انیسوین حجامون کے فن مین** سر تراش جسکو فارسی مین موتراش اور عربی احلاق کہتے ہین اہل ہند غلطی سے اُسکو حجام کہتے ہین اور حجام عربی لفظ ہے یعنے حجامت کرنے والا اور حجامت درم پر زخم لگالے کو کہتے ہین ہندی مین نام جسکا پچھنا ہے ہندوستان مین مسلمان عورتون کا ایک گروہ ہے کہ پیشہ حجامی کا رکھتی ہین

اہل ہند اسکو سینگی والیان کہتے ہین ضرورت کے وقت ایک تھیلی جسمین چند مجمہ چھوٹے اور بڑے کہ وہ بیل کے سینگون
سے مراد ہے اور چند استرے بڑے ہوتی ہین کندھے پر ڈالکر ادنی اور اعلے کے گھر حاضر ہوتی ہین اور پچھنے لگاتی ہین جاننا
چاہیے کہ اکثر اوقات سینگی والیون کی حاجت پڑتی ہو اول یہ کہ تپ پیدا ہوکر بخارات جو دل و دماغ کی طرف چڑھتے ہین اور
حواس مین خلل ڈالتے ہین اور دیر تلق اور صدمہ واقع ہوتا ہو اسلیے ہاتھ پانون کی ہتیلیون پر اور پنڈلیون پر شاخین لگا
کر دم کھینچتی ہین کہ قلب و دماغ پر جو ابخرات چڑھگئے ہین وہ اترآئین اور فوراً بخار کو اس حالت بیقراری سے افاقہ ہوجائے
دوسرے یہ کہ دق اور دہن اور خلع یا ضربہ اور سقطہ کے سبب سے جسم پر ورم آجاتا ہے پس اس مقام پر سینگیان لگاکر
کھینچتے ہین کہ تمام مواد یا خون فاسد وہان کا ایک جگہ جمع ہوجائے پس سینگی اٹھاکر اس جگہ استرہ سے پچھنے لگاتی ہین اور پھر
سینگی لگاکر دم کھینچتی ہین زخمون سے مواد اور خون فاسد باہر نکلتا ہو پچھنا ایک دفعہ لگاتے ہین اور سینگیان بار بار لگاکر کھینچتی
ہین کہ سب مواد نکل جاے اور خشک ہلدی باریک پیسکر زخمو پر چھڑک دیتے ہین اسیوقت مریض کو آرام ہوجاتا ہے اور
سینگیون کی اجرت کا یہ معمول ہے کہ بغیر پچھنے کی سینگیان ٹکہ سیکڑا اور پچھنی کی سینگیان جس مقام پر لگائی جاتی ہین فی
شاخ دو ٹکہ مقرر ہین اور رئیس و امیر بے حساب انعام دیتے ہین حساب مذکورہ کی رعایت نہین کرتے ہندوستان کی ولایت
مین ہندؤن مین سے ایک رزیل قوم کنجڑون کی ہے بہت کثیف اور پلید اور ناپاک ہوتے ہین سانپ وغیرہ اور
سانڈا اور گوہ اکثر زمین کے جانورون کو کھاتے ہین وہ لوگ بھی حجامی کا پیشہ کرتے ہین لیکن چمار اور بھنگی وغیرہ رزیل
قوم اُن سے خدمت لیتے ہین فقط **فصل بیسوین کان کا میل نکالنے والون کے فن مین** ہندوستان کے
ملک مین ایک جماعت قوم مسلمان سی ہین پیشہ انکا یہی ہے کہ ہر خاص و عام کے کان کا میل نکالتے ہین اور لوہے کی
سخین میل نکالنے کی آلات مین ہین کہ سرے انکے بعضے چوڑی اور بعضے گول اور بعضے خمدار ہوتے ہین بعض شخصون کے
کان کا میل نرم اور تر اور بعض کا سخت اور خشک جو نکلتا ہو اس فن کے استاد اسکے نکالنے مین کمال ہنرمندی ظاہر
کرتے ہین کہ ہرگز کان کے پردہ پر تکلیف نہین پہونچتی بلکہ ایک انواع کی آسایش معلوم ہوتی ہو کان کا سب میل
صاف کرکے تھوڑی روئی دھنی ہوئی شیخ کے سر پر لپیٹکر کان کے اندر رکھتے ہین اور اسکو گردش دیتے ہین اسوقت
میل نکلوانے والے کو عجیب و غریب لذت حاصل ہوتی ہے نقل ہو کہ ایک رندی باک اور بدمعاش سفاک نے کسی
حکیم سے دریافت کیا کہ جماع مین عورت کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے یا مرد کو حکیم نے جواب دیا کہ اپنے کان مین
انگلی ڈالکر دیکھیے انگلی کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے یا کان کے سوراخ کو یہ نکتہ نہایت باریک اور مثال
روشن ہے اس فن کے استاد دہاتیون کے فریب دینے کو ایک شے کان کے میل کی صورت پر تیار کرتے ہین

اپنے پاس رکھتے ہین جسوقت کسی دیہاتی کے کان کا میل نکالتے ہین تو مصنوعی چیز کو میل مین آمیز کرکے دکھلاتے
ہین اسلیے کہ اُس دیہاتی کو یہ ثابت ہوجائے کہ میرے کانمین سے بہت میل نکلا اور یہ سمجھکر مزدوری زیادہ دیتا ہے اور
زیادہ مزدوری ایک پیسے سے ایک آنہ اور دو آنہ اور تین آنہ اور چار آنہ اسیر اور دولت مند انعام دیتے ہین اور فقیر
اور غریب آدمی دو دانگ اور ایک پیسے تک دیتے ہین اور وہ قصے کہ مثل کان کے تیار کرتے ہین ترکیب اُسکی
یہ ہے کہ صابون کو روغن کنجد یا تھوڑے سرسون کے تیل مین پکائین جسوقت صابون روغن مین حل ہوکر قوام اُسکا
درست ہوجائے اور باہمدگر ایک ذات ہوجائے آگ پر سے اُتار کر رکھین فقط فصل اکیسوین تبردارون کے
فن مین تبردار بڑے بڑے درختون کو کلہاڑے سے کاٹکر گدمے اُسکے تراشتے ہین اور چھوٹے چھوٹے کرتے ہین کہ
جلانے کے قابل ہوجائے جن چیلون مین گرہ نہین ہوتی اور ریشہ برابر اور ہموار ہوتا ہے گرہ دار چیلون کی نسبت وہ خوب
آسان پھٹ جاتی ہین اسلیے کہ گرہ دار لکڑی کا پھاڑنا دشوار ہوتا ہے بڑی گدھون کو دو تبردار بآسانی تمام پھاڑ سکتے
ہین یعنی ایک تبردار اول چوٹ مارے کہ منھ تبر کا لکڑی مین بیٹھ جائے اور شگاف پیدا ہوجائے پس وہ شخص اپنی کلہاڑی
کو باہر نہین کھینچتا بلکہ کلہاڑی اُسکی وہان سے دھانس کیطرح لکڑی کے شگاف مین رہتی ہے دوسرا تبردار اُس شگاف کے مقابل
پر چوٹ لگاتا ہے اُسوقت وہ تبردار جس نے اول چوٹ لگائی تھی اپنی کلہاڑی کو باہر کھینچکر پھر اُسی شگاف پر چوٹ لگاتا ہے
اور جسوقت کلہاڑی اُسکی شگاف مین بیٹھ جاتی ہے دوسرا تبردار اپنی کلہاڑی کو اُس شگاف سے باہر کھینچکر پھر دوسری
دفعہ چوٹ لگاتا ہے اسیطرح بڑے بڑے گدھون کو پھاڑ کر جلانے کے قابل چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلیتے ہین دو تبردار
ایک روز مین صبح سے شام تک بیس من یا زیادہ اُس سے لکڑیان پھاڑ سکتے ہین اور تنہا تبردار صبح سے شام تک آٹھ
سات من سے زیادہ نہین پھاڑ سکتا اور اجرت تبردارون کی لکڑی کے وزن پر موقوف ہے یعنے اگر ایک من پھاڑی
جائیگی اُسکی اُجرت آدھ آنہ ہوگا پس دو نفر تبردار اگر تمام دن مین بیس من لکڑیان پھاڑینگے تو اُنکی اُجرت کم دس آنہ
ہوگی فی نفر پانچ پانچ آنہ ملینگے اور صاحب اس فن کا چاہیے کہ بہت قوی اور شہزور ہو اسلیے کہ ضعیف اور کمزور آدمی
اس کام کو نہین کرسکتا فقط فصل بائیسوین مزدورون اور بیلدارون کے فن مین جاننا چاہیے کہ بھاڑوہ اور
کسی اور نوکری مزدورون اور بیلدارون کے آلات مین ہین اور مزدور معمارون کے ساتھ کام کرتے ہین اور
اُن کے مطیع و فرمانبردار ہوتے ہین زمین کھودنا اور عمارت کی جڑ کھودنا اور گارہ اور مصالحہ اور اینٹ درست کرکے
معمارون کے پاس لانا اور پاڑہ باندھنا مزدورون کا کام ہے اور بیلدارون کا اور مزدورون کا بڑا کام پاڑہ
باندھنا ہے اسلیے کہ عمارت بلند کے واسطے بہت بلند فلک فرسا پاڑہ باندھتے ہین اور معمار دیکھکر بناتے جاتے ہین

یعنے لکڑیون کے باندھنے مین خوب مضبوطی اور پائداری سے جو کچھ کہ معمار کہتا ہی اُسطرح مزدور عمل کرتے ہین جب پاڑہ بہت بلند عمارت کی چوٹی پر پہونچتی ہی وہان بیٹھکر معمار کام کرتا ہے اور مزدور چوبی سیڑھیون کے راہ سے اینٹ اور گارہ اور کچ کی ٹوکریان سر پر رکھکر معمارون کے ساتھ جلد جلد پہونچاتے ہین اِسکو دیکھکر دیکھنے والون کا زہرہ آب ہوجاتا ہی اور حیرت آتی ہی اور دہشت و ہراس پیدا ہوتا ہے اِسواسطے کہ ایسے مقام بلند پر کہ آسمان سے برابری کرتا ہے یہ مزدور سر پر بار عظیم رکھکر ہر بار آتے جاتے ہین یہ البتہ بڑا خطرناک کام ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مزدور کا پانون پھسلکر اوپر سے نیچے گر پڑتا ہے تو مرجاتا ہے اور مزدوری مزدور دیتی لڑکے کو ایک آنہ روز اور جوان کو دو آنہ روز ملتا ہے فقط فصل تیئیسوین چھپر بنانے والون کے فن مین چھپر بندون کو زبان ہندی مین چھپر بند کہتے ہین چھپر کے عرض وطول کو پہلے ناپ کر بانس اور بینڈو وغیرہ سے ٹھاٹھ اُسکا تیار کرتے ہین بعد اُسکے اُس گھانس کو جو چھپر کے واسطے مخصوص ہے بچھاتے ہین اور گھانس کے اوپر بینڈ کی بتیان باندھکر ڈالتے ہین اور بند لگاتے ہین جب کہ ایک سطر یعنے ایک بتی بندھ جاتی ہی ایک بالشت یا زیادہ کے فرق سے پھر اُسپر گھاس بچھاکر سینٹھے کی بتیان ڈالتے ہین اور بدستور بندش باندھتے ہین اِسطرح آخر تک تمام کرتے ہین اور جب چھپر تیار ہوجاتا ہی تو دیوار پر چڑھاتے ہین اور چھپر کے مضبوطی کے واسطے جا بجا رسیون کی بندشین باندھتے ہین کہ ہوا کی شدت سے نہ اڑجائے اور بہت بڑے چھپر دنکو یعنے بنگلے کے چھپرون کو زمین پر ٹھاٹھ باندھکر چار طرف سے دیوارون پر قائم کرکے خوب مستحکم بند باندھتے ہین اور بطریق مشہور گھاس بچھاکر تیار کرتے ہین کمال صنعت چھپر بندون کی یہ ہے کہ بندش مضبوط باندھین اور گھاس اسطرح بچھائین کہ پانی نکلنے کا راستہ نرہے اور مزدوری اُن کی دو طرح پر ہے اول ٹھیکہ جب کچھ قرار پائے دوسرے یومیہ کہ ڈھائی آنہ سے کم اور ساڑھے تین آنہ سے زیادہ نہین ہوتا فقط فصل چوبیسوین ملاحون کے فن مین کشتی کے قاعدے اور دستور کے جاننے کو فن ملاحی کہتے ہین جاننا چاہیے کہ کشتی کے چلنے کا مدار کئی چیز پر ہے اول سکان یعنے وہ تختہ کشتی کہ پیچھے کشتی کے لٹکائی جاتی ہے اور سردار ملاحون کا اُسکو ہاتھ مین رکھتا ہے تھوڑی گردش مین اُسکی کشتی ایک جانب سے دوسری جانب پھر جاتی ہے اور مقصود پر روانہ ہوتی ہی اور سکان کشتی کی گھوڑی کی لگام کیطرح ہی دوسرے تیر کشتی جسکو اہل ہند مستول کہتے ہین مثل عمود کے کشتی کے درمیان قائم ہوتا ہے اور سر اُسکا ہوا کی طرف رہتا ہے خوب مضبوط رسیون سے ہر طرف سے اُس کو باندھتے ہین اِسلیے کہ طوفان وغیرہ کے صدمے سے کچھ اندیشہ اُسکے گرنے کا نرہے اور سیڑھیان مضبوط رسیون کی بناکر اُس پر باندھتے ہین کہ ضرورت کے وقت ملاح مستول کے سرے تک پہونچ جائین تیسرے بادبان اور وہ بمنزلہ کشتی کے پر کے ہے

ملاح جب ہوائے موافق دیکھتے ہین تو کشتی کو تیر پر یعنے مستول پر بادبان کھینچ دیتے ہین اسلیے کہ بادبان مین ہوا بھر کر اُسکے زور پر کشتی ہوا کیطرح روانہ ہوجائے جو تھے اُسکو ہندی زبان مین ڈانڈ کہتے ہین تعداد کے موافق کشتی کے دونون طرف باندھتے ہین اور ملاح اُسکو پانی مین حرکت دیتے ہین اور بیل کشتی کے واسطے پیراک کے ہاتھون کیطرح ہے یعنے جسطرح پیرنے والے حالت شناوری مین ہاتھ اپنے پانی پر مارتے ہین اور پانی پر پیرتے چلے جاتے ہین اسی طرح ملاح ڈانڈ کو پانی مین حرکت دیتے ہین کہ کشتی جلد روان ہوجائے اور ملاح ڈانڈ مارنے کے وقت رنگین اور دلچسپ راگ گاتے ہین پانچوین قصب جسکو اہل بانس کہتے ہین ملاح بڑے لمبے بانس کشتی مین رکھتے ہین کہ اُس سے پانی کا حال معلوم کرین جہان بیل اور بادبان کا کام نہین ہوتا مثلاً نہر وغیرہ سے عبور کرتے ہین تو وہان پانی مین بانس لگاتے ہین اور اُسکی قوت سے کشتی کو نکال لیجاتے ہین اور بانس کشتی کے لیے بڑھون کی لاٹھی کیطرح ہے چھٹے مضبوط رسیان بعض اُنمین سے موٹی رسیان ہوتی ہین کشتی کے باندھنے کے کام آتی ہین اور بعضی رسیان باریک ہوتی ہین کہ ضرورت کے وقت ایک سرا اُنکا مستول پر کھینچتے ہین اور دوسرے کو لکڑی مین باندھکر ملاح اُس لکڑی کو اپنے کندھے پر رکھتے ہین اور کشتی کو پانی کی مخالف کی طرف یعنے دھار پر لیجاتے ہین ساتوین لنگر کہ اُس کو پنجۂ مرغ یا پنجۂ طاؤس کی صورت لوہے سے بناتے ہین جو چاہین کہ کشتی کو گہرے پانی مین ٹھہرائین لنگر کو مضبوط رسیون مین باندھکر پانی مین چھوڑ دیتے ہین کہ لنگر زمین پر پہونچکر مٹی مین بیٹھ جائے اور اُسکی قوت سے کشتی پانی پر قائم ہوجائے اور بڑی بڑی کشتیون مین کئی لنگر ڈالتے ہین آٹھوین میخین بڑی اور مضبوط کہ جب کشتی کنارے پر پہونچے میخ کو مٹی مین گاڑکر کشتی کو مستحکم رسی سے باندھدین نوین ناخدا یعنے کشتی بان اور ناخدا اُن کشتیون مین ہوتا ہے جو بڑے دریا مین روان ہوتی ہین اور ناخدا کو معلم کہتے ہین اسلیے کہ کشتی چلانا اُس کے اختیار مین ہے اور وہ دریا کے احوال سے واقف اور آگاہ ہوتا ہے دسوین آلات جنگ کہ بڑی بڑی کشتیونمین جو دریاے زخار مین چلتی ہین اور ایک جزیرہ سے دوسرے مین جاتی ہین رکھتے ہین کہ مبادا چور دریا کی یورش کرین دفع کرنا اُن کا اُن ہتھیارون سے ممکن ہوتا ہے گیارھوین کھانا اور پانی کہ چارپایہ اور آدمی وغیرہ کشتی نشینون کی صرف وخرج کے لیے رکھتے ہین بارھوین قطب نما ہے کہ اُن کے وسیلہ سے بڑے بڑے قہرناک دریاؤن مین اطراف اور جوانب معلوم کر سکتے ہین اور معلم ہر وقت اُس کو پیش نظر رکھتا ہے کہ راستہ نہ بھول جائے اور ملاح ہر دم ہوا پر نظر رکھتے ہین جب ہوا کو موافق دیکھتے ہین تو فوراً بادبان ہوا پر کھینچتے ہین اور جب ہوا مخالف چلتی ہے تو بادبان کے کھولنے مین جلدی کرتے ہین اسلیے کہ باد مخالف کے چلنے کے وقت بادبان کے قائم رہنے سے کشتی کے لیے

خوف ہوتا ہی بڑے دریا مین فقط ہوا اور بادبان کی قوت سے کشتی چلتی ہے اگر ہوا موافق چلتی ہے تو ایک مہینے کا راستہ
دس روز مین طے ہو جاتا ہے اور مخالف ہوا مین دس روز کی راہ ایک مہینے مین بھی نہین طے ہو سکتی اور دریاے نا پیدا
کنار مین رات دن کشتی چلتی ہے جب کوئی جزیرہ سامنے آجاتا ہے تو کنارہ پر لیجا کر کشتی کو لنگر کرتے ہین اور کھانے
پینے کی چیزین خرید کر پھر وہان سے اپنے منزل مقصود کو چل دیتے ہین فصل پچیسوین سبد گرون کے فن مین
سبد گر انواع طرح کی چھوٹی اور بڑی ٹوکریان ملائم لکڑی کی بنا کر تھوڑے نفع پر فروخت کرتے ہین ملک ہندوستان
مین چار قسم کی لکڑیون سے ٹوکریان بنائی جاتی ہین آرہر اور کپاس اور جھاؤ اور قضیب یعنے بانس اول ان
لکڑیون کو چند روز پانی مین تر رکھتے ہین کہ رگ و ریشہ اُن کا نرم اور ملائم ہو جائے پس ارہر اور کپاس کی لکڑیون
کو بیچ مین سے دو ٹکڑے کر کے اُس کی ٹوکریان بناتے ہین اور جھاؤ کی لکڑیون کو ثابت رکھتے ہین دو ٹکڑے نہین
کرتے کپاس کی لکڑی کی ٹوکریون کی نسبت جھاؤ اور ارہر کی لکڑی کی ٹوکریان مضبوط اور مستحکم ہوتی ہین اور
بانس کی لکڑی سے جو بناتے ہین وہ بہت لطیف اور عمدہ ہوتی ہے اور زیادہ قیمت کو بکتی ہے اِس وجہ سے کہ
اِس کے بنانے مین بہت محنت کی جاتی ہے یعنی بانس کو اول چند روز پانی مین تر رکھتے ہین کہ رگ و ریشہ اُسکا نرم ہو جائے
اُسکو پانی سے نکالکر باریک باریک تیلیان اُسکی تراشتے ہین اور صاف کر کے ٹوکریان اُسکی بناتے ہین اور قاعدہ
بنانے کا یہ ہے کہ مضبوط تیلیان لیکر اول ٹھاٹھ اُس کا تیار کرتے ہین بعد ازان گرد اُسکے پیچ در پیچ تیلیان ڈالتے ہین یہان
تک کہ آخر تک پہونچکر تیار ہو جائے چھوٹی ٹوکری جس مین دو سیر گیہون آسکین دو پیسے اکبر آبادی کو آتی ہے اور بڑی
ٹوکریان جن مین ایک من یا دو ڈیڑھ من گیہون بھرے جائین چار اور پانچ اور چھ پیسے تک فروخت ہوتی ہے اور بانس
کی ٹوکریون کی قیمت دو چند اس سے تصور کرنا چاہیے فقط فصل چھبیسوین سانپ پکڑنے والون کے فن مین
ہندوستان مین فقیرون کی ایک قسم ہے کہ ہندؤن کے آئین اور اہل اسلام سے اختلاط رکھتے ہین اور جوگی جی گوپال
کے مریدون مین اپنے تئین قرار دیتے ہین اور گیرو کے رنگے ہوے کپڑے پہنتے ہین اور اپنے دونون کان کی لو مین
سوراخ کر کے لکڑی یا لاکھ یا سیسے کے حلقے اُسمین ڈالتے ہین اور ایک بین یعنے بین کدو کی تومڑی لگا کر بجاتے ہین اُسکے اندر
سے بہت رنگین اور پر سوز آواز نکلتی ہے انواع انواع طرح کے سانپون کو پکڑتے ہین اور بقوطی یعنے زہر دفع کرنے کی چیزین
اپنے پاس رکھتے ہین در در پھرتے ہین اور بین بجا کر سانپ کے ساتھ بازی کرتے ہین اور زہر دار سانپون کے پکڑنے مین
ہنرمندی اِن لوگون کی فقط چستی اور چالاکی اور حکمت عملی ہے جاننا چاہیے کہ زہر دار سانپون کے دونون جانب دانت مین
آبلون کی طرح دو غدود ہوتے ہین اُن مین مثل شہد کے سفید رنگ کا زہر بھرا ہوتا ہے سانپ جب کسی شخص کو

کاٹتا ہے تو اُن دونون غدودون کے سوراخ مین سے کہ آدمی کے سر کے بالون کیطرح باریک ہوتے ہین زہر نکلتا ہے پس اگر وہ زہر سانپ کے کاٹے ہوے زخم مین گر گیا تو اسیوقت خون مین ملجاتا ہے اور پھر وہ شخص سانپ کا کاٹا ہوا بغیر تریاق کامل کے زندہ نہین ہوتا اور جو زہر زخم تک نہین پہونچا تو فقط سانپ کا کاٹنا کچھ نقصان نہین کرتا مار گیر یعنے سپیرا جب کسی جگہ سانپ کو دیکھتا ہے تو نہایت چالاکی سے سانپ کی گردن پر لکڑی رکھدیتا ہے اور اپنے قابو مین لاکر فوراً اسکا ہاتھ سے پکڑتا ہے اور مُنھ اُسکا کھولکر لکڑی سے اُن آبلون کو توڑکر زہر نکال دیتا ہے کہتے ہین کہ ایک دفعہ کے توڑنے سے پھر وہ آبلے نہین پیدا ہوتے پس سانپ کو بند کرکے رکھ لیتے ہین اور اس فن کے اُستادون سے معلوم ہوا کہ ایک میعاد مقررہ تک سانپ سے جسقدر عہد و پیمان ہوجاتا ہے اُسی مدت تک سانپ کو رکھتے ہین جب وہ میعاد گذر جاتی ہے تو جنگل مین لیجاکر اُسکو چھوڑ دیتے ہین اور دوسرے کو پکڑ لیتے ہین ہر حیوان کا گوشت سانپ کی غذا ہے اور جب حیوان کا گوشت کھلاتے ہین تو اُسکو تین روز تک کھانے کی خواہش نہین ہوتی اکثر سپیرے لوگون کے گھرونمین سے سانپ نکالتے ہین وہ فقط اُنکی چالاکی اور ہنرمندی ہے یعنی سانپ کو تھیلی مین بندکرکے لنگوٹے کے اندر شرمگاہ کے مقام پر رکھ لیتے ہین اور بین بجاکر چارطرف پھرتے ہین اور دیکھنے والون کو ایک ذرا غافل پاکر سانپ کو تھیلی مین سے نکالکر باہر پھینکدیتے ہین اور دوڑکر پکڑ لیتے ہین اب مختصر از زہردار اور بغیر زہر کے سانپون کا حال بیان کرتا ہون زہردار سانپون کی تفصیل مع حلیہ کے پونیا باے فارسی مفتوح ہے اور واؤ ساکن مجہول ہی زہردار سانپون کی قسم مین ہی زہر اُسکا نہایت قاتل ہی کہتے ہین کہ دم اُسکا یعنے پھنکار اُسکی جس جاندار پر پڑجائے طرفۃ العین مین مرجائے اور کاٹنے کا تو بھلا کیا ذکر ہے کسی زہرمہرہ اور تریاق سے زہر اُسکا باطل نہین ہوتا بلکہ اُسکے کاٹے ہوئے کو اتنی فرصت نہین ملتی کہ اُسکو دوا دی جائے جسطرح نمک پانی سے گھل جاتا ہے اِسیطرح اُسکے کاٹتے ہی لحہ بھر مین سب اعضا پانی ہوکر بہ جاتے ہین یا جلکر خاک ہوجاتے ہین جہان ایسا سانپ ہوتا ہے اُسکے زہر کی تیزی سے اُس زمین پر گھاس نہین جمتی حلیہ اُسکا یہ ہے کہ طول مین ہاتھ بھر سے کم اور مثل انگوٹھے کے یا قدرے زیادہ اُس سے موٹا ہوتا ہے سپید رنگ اور کنجہ دار ہوتا ہی اور زمین سے ایک بالشت سے کم کھڑا ہوجاتا ہے تیلیہ سانپ بھی رکھتا ہی اگر اُسکا کاٹا ہوا تریاق کامل اور دوا لے سریع الاثر نہین پاتا تو دو تین گھڑی مین مرجاتا ہے ہندوستان مین کالا سانپ بہت مشہور اور معروف ہی ہر کس و ناکس اِس کے حلیہ سے خبردار ہے جاننا چاہیے کہ مار سیاہ کی بہت قسمین ہین اوّل تیلیہ جس کا حال پیشتر بیان ہوچکا دوسرے پتولیہ رنگ اُس کا زردی اور سبزی اور سیاہی آمیز ہوتا ہے زہر اُس کا سیاہ تیلیہ کے زہر برابر ہے تیسرے لکوریہ یہ سانپ بھی سب اوصاف مین اُنھین کے برابر ہے

لیکن فقط یہی فرق ہے کہ رنگ اُسکا گونہ خاکستری ہوتا ہے چوتھے بھیناڈون کی شناخت اسکی یہی ہے کہ اسکی گردن
ر قدری سُرخی معلوم ہوتی ہے پانچوین گوانیسی سر سے گردن تک گائے کی سم کیطرح نقش ہوتی ہین چھٹے پھول پھپکر
شناخت اسکی یہ ہے کہ غصہ مین آتا ہے تو اپنے پھن کو چوڑا کر لیتا ہے اور چھوٹے چھوٹے سپید گل اُسکے جسم پر پڑی ہوتے
ین ساتوین پدم ناگ طول مین ایک بالشت سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور انگشت شہادت کیطرح موٹا ہوتا ہے یہ چھ قسمین
ہم نے بیان کین مثل اُن کے اپنے آدھے جسم کے موافق پھن رکھتا ہے کاٹا ہوا اسکا کالے سانپ کیطرح چند ساعت
ین مرجاتا ہے تفصیل اُن زہردار سانپون کی جو پھن نہین رکھتے چیتل طول مین ایک گز لمبا اور آدمی کی
لائی کیطرح موٹا ہوتا ہے سیاہ سیاہ چتیان گول اُسکے تمام جسم پر ہوتی ہین اور کاٹا ہوا اُسکا دو گھڑی مین مرجاتا ہے۔
کال گنڈاس سر سے دم تک سیاہ حلقے ہوتے ہین طول مین کالے سانپ کے برابر ہوتا ہے کاٹا ہوا اسکا اُسیوقت
مرجاتا ہے سکسور یا سبز اور زرد اور سُرخ اور سیاہ اور سفید نقطہ اسکے تمام جسم پر ہوتے ہین طول مین ایک گز سے کچھ
کم ہوتا ہے کاٹا ہوا اُسکا فوراً مرجاتا ہے کوڑیالا خاکستری رنگ ہوتا ہے طول مین دو بالشت سے کم ہوتا ہے اسکا کاٹا
طرفۃ العین مین راہی عدم ہوتا ہے افعی بالشت بھر سے کسیقدر زیادہ ہوتا ہے اور خاکستری رنگ رکھتا ہے جب زمین
پر چلتا ہے تو سر اور دم کو ایک جا کر کے چلتا ہے اس صورت سے سہ کاٹا ہوا اسکا چشم زدن مین آخر ہو جاتا ہے دیول رنگ
اس کا سُرخ سیاہی اور زردی امیز ہوتا ہے طول مین گز بھر ہوتا ہے دم کے اوپر خار ہوتے ہین اگر دم مارے اور
خار اسکے کسی کے جسم مین چبھ جائین یا دانت سے کاٹے دونون حالتون مین انسان اس سے جانبر نہین ہوتا
تفصیل اُن سانپون کی جو زہردار نہین ہین دھامن سر سے پانون تک سبز زردی مائل ہوتا ہے طول مین
دو گز اور اس سے زیادہ بھی ہوتا ہے رکت بنسی سر اسکا سیاہ اور جلد سُرخ گلابی ہوتی ہے اور تمام جسم پر رنگ
برنگ کے گل پڑے ہوتے ہین جو سراسر خرنگ زردی مائل اور سیاہی آمیز اور طول مین گز بھر یا کچھ زیادہ
ہوتا ہے ہریل طول مین آدھ گز اور سبز رنگ ہوتا ہے تاکرا اسکو ارنا بھی کہتے ہین جست مار کر جاتا ہے طول
مین ہاتھ بھر سے کچھ زیادہ ہوتا ہے کڑھا دسیاہ رنگ ہوتا ہے اژدھا نہایت قوی جثہ ہوتا ہے بکری اور ہرن
اور بچھڑے وغیرہ کو نگل جاتا ہے اور ایک بزرگ سے ہم نے سُنا ہے کہ جو شخص اپنی تمام عمر مین ایک مرتبہ ان لفظون
کو زبان پر لائیگا سانپ کے کاٹنے سے محفوظ رہیگا معنی اور املا ان الفاظ کا صحیح معلوم نہین ہے اور وہ لفظ ہین
اتر باحوا موتلا ہندی قت الدعا اور مین نے بعض بزرگون سے سُنا ہے کہ جس شخص کو سانپ کاٹے اگر ایک
کوڑی بھر نیلا تھوتھہ باریک پسا ہوا نلکی مین رکھکر اُسکی ناک کے دونون نتھنون مین پھونک دیا جاوے۔

انشاء اللہ اگر کف بھی لے آیا ہو تو اچھا ہو جائیگا اور اگر چودہ ماشہ پیکری پسی ہوئی پانی مین گھولکر اسکے حلق مین ڈالین تو زہر دفع ہو جائیگا اور جو مور کھلائین یا مثل تمباکو کے دھوان اُسکا کھینچکر مریض کی ناک مین پھونکدین زہر دفع ہو جائیگا اور ہوش مین آجائیگا اگر کسی شخص کو بچھو کاٹے فوراً تھوڑا نوسادر خشک چونہ مین پیسکر اُسکی ناک کے پاس لیجائین جسوقت بوے تند اُسکے دماغ مین پہونچیگی زہر دفع ہو جائیگا فقط **فصل ستائیسوین چمڑا درست کرنے والون کے فن مین جاننا چاہیے کہ بکرے اور گاے اور بھینس وغیرہ کے چمڑے کو دباغ صاف کرکے بہت طرح سے رنگتے ہین اور ان جانورون کا چمڑا نہایت کارآمد اور نفع کی چیز ہے انواع انواع طرح کے کام کی چیزین ڈول اور مشک اور کپہ اور ترازو کے پلے اور جوتہ اور رسیان وغیرہ چمڑے سے بناتے ہین گاے اور بھینس کے چمڑے کے صاف کرنے کی ترکیب** تر و تازہ چمڑا لیکر دونون طرف اُسپر چونہ ملین اور آٹھ روز تک حوض پر آب مین تر رکھین نوین روز حوض مین سے نکالکر کھرچنی سے کہ وہ دباغون کے آلات مین ہے اُس چمڑے کے بالون کو تراش کر صاف کرین بعد اُسکے دوسرے حوض مین پانی بھرین اور ببول کی چھال جوکوب کرکے اُسمین ڈالکر خوب تہ و بالا کرین اور چمڑے کو اُس پانی مین بھگو دین بعد تین روز کے باہر نکالکر بطور تھیلی کے بنائین اور چھال ببول کی جوکوب کی ہوئی اور پانی اُس تھیلی مین ڈال کر حوض کے کنارے کسی لکڑی مین باندھ دین کہ سب پانی اُس چمڑے کے مسامات کی راہ سے نکل کر حوض مین گر جائے بعد اسکے کھاری نمک باریک پیسکر اُسپر لگائین اور دھوپ مین خشک کرلین اور پانی چھینٹا دے دے کر تہ کرین اور خوب کوٹین یہ کوٹنا بمنزلہ کندی کرنے کے ہے جب دیکھین کہ چمڑیان اُسکی صاف ہو گئین بازار مین لیجاکر فروخت کر ڈالین اس چمڑے کا رنگ بادامی ہوتا ہے اگر رنگ دینا چاہین تو گاے بھینس کے چمڑے پر سیاہ رنگت کے سوا اور دو رنگ نہین آتا ایک چمڑے کے رنگنے کے واسطے سیاہ رنگ کی اجزا کا اسقدر وزن چاہیے آملہ چٹانک بھر نیلا تھوتھ چٹانک بھر ببول کا گوند آدھ پاؤ لوہے کا برادہ آدھ پاؤ ان اجزا کو جوکوب کرکے دو سیر پانی مین جوش دین پانی جب رنگین ہو جائے آگ پر سے اُسکو اُتار کر چمڑے کو اُسمین بھگو دین سیاہ رنگ ہو جائیگا اور بکری کے چمڑے کو بھی اسیطرح سیاہ کر سکتے ہین **بکری کے چمڑے کے صاف کرنے کی ترکیب** بکری کے چمڑے پچاس عدد آگ کا دودھ سوا سیر آٹا جوار کا ڈھائی سیر کھاری نمک پاؤ سیر سب اجزا کو مع چمڑون کے حوض مین ڈالکر خوب درہم و برہم کرین اور حوض مین پانی بھر دین کہ چمڑون کے اوپر آجائے اور ہر روز تہ و بالا کرتے رہین اسیطرح آٹھ روز تر رکھین کہ بال چمڑے کے قابل تراشنے کے ہو جائین اُسوقت بطریق معلومہ کھرچنے سے بالون کو تراش کر ہر چمڑے پر چھٹانک بھر کھاری نمک ملین اور دھوپ مین خشک کرلین بعد اسکے پانی سے قدرے نم دے کر نشنہ سی

جسکو ہندی مین جھانوان کہتے ہین میل اُسکا صاف کرکے تہ کرین اور کوبہ سے درست کرکے رکھین اگر سیاہ رنگنا چاہین
تو اجزا اُسکے ہم پیشتر بیان کرچکین اور باقی رنگتون کا قاعدہ ذیل مین لکھا جاتا ہی نیلگون رنگ کا طریق تانبے کو برادہ
کو آگ مین جلائین کہ جلکر خاکستر سیاہ ہوجائے اُس خاک کو لیمون کے عرق مین اور تھوڑے پانی مین ملائین اور چمڑے
چار میخون پر کھینچکر رنگ مذکور کو چمڑے پر ڈالین یہانتک کہ رطوبت پانی اور عرق کی سب اُسمین جذب ہوجائے چمڑا نیلگہ
ہوجائیگا پس دھوپ مین سکھاکر پانی مین دھوئین اور پھر خشک کرکے صرف مین لائین سرخ رنگ کا طریق ڈھاک یا
پیپل کی لاکھ سیر بھر سجی آدھی چھٹانک لود پاؤ سیر سب اجزا کو جوکوب کرکے مٹی کی ہانڈی مین بقدر حاجت پانی ڈالکر جوش کرین
جب کہ پانی خوب رنگین ہوجائے آگ پر سے اُتار کر سرد کرین اور چمڑے کے رُخ کو اُس پانی مین رنگین رنگ پاکیزہ اور آبدار
آجائیگا اور اگر بلبلی رنگ چاہین اسی رنگ کو چمڑے کے دونون طرف یعنے پشت اور رُخ پر ملین بلبلی رنگ ہوجائیگا زرد
رنگ کا طریق تن کے پھول بقدر حاجت لیکر پانی مین جوش دین جسوقت پانی رنگین ہوجائے اُس پانی سے چمڑے
کے رُخ کو رنگین اور تُرشی دیکر دھوپ مین خشک کرلین فصل اٹھائیسوین چمڑا سینے والون کے فن مین چرم دوز
یعنے موچی موزے اور جوتہ کم قیمت اور بیش قیمت سادہ اور زردوزی کے اور انواع طرح کا چمڑا رتھ اور بہل اور گھوڑون
وغیرہ کا اسباب سیکر تیار کرتے ہین بیش قیمت جوڑی جوتون کے دوڑی پر موم لگاکر سیتے ہین اور دہقانیون کی جوتیان چمڑی
کے تسمہ سے سیجاتی ہین راپنی اور سوتالی اور سوئی اور ڈورا اور قالب وغیرہ موچیون کے آلات مین ہین راپنی سے چمڑا کاٹتے
ہین اور پشت چمڑے کی چھیل کر صاف کرتے ہین اور سوتالی سے چمڑی مین سوراخ کرتے ہین اور دوڑا سوراخون مین ڈالتے
ہین اور قالب جو پانون کی صورت کا لکڑی سے بنایا جاتا ہے اُس سے جوتون کو درست اور ہموار کرتے ہین اوپر کا رخت
بکری کی کھال کا ہوتا ہے اور پشت یعنی تلیان گاے بھینس کے چمڑی کی بناتے ہین صبح سے شام تک ایک روز کی محنت
مین بڑا ہنرمند کفش دوز ایک جوڑا خوش وضع لایق تعریف کے تیار کرسکتا ہے اور مزدوری موچیون کی دو آنہ روز
سے کم اور تین آنہ روز سے سوا نہین ہوتی فقط فصل انتیسوین حمالون کے فن مین ہندوستان مین دو طرح کے حمال ہوتے ہین
بعضے پالکی اور میانہ وغیرہ کندھے پر رکھکر نزدیک اور دور جگہ پر پہونچاتے ہین عرف مین اُنکو کہار کہتے ہین ان مین ایک شخص
سردار ہوتا ہے اُسکو چودھری کہتے ہین وہ شہر مین نامی ہوتا ہے اپنے وسیلہ اور ضمانت سے کہارون کو جابجا نوکر رکھتا
ہے اپنی مزدوری سے فی روپیہ دو آنہ حق ضمانت ایک مرتبہ اُسکو دیدیتے ہین بار بار نہین دیتے اور بہنگی اُٹھانے والے
چار بیس سیر بوجھ بہنگی مین رکھکر دور و دراز منزلون پر لیجاسکتے ہین زیادہ اس سے نہین لیجاتے اور باوصف
مقدر بوجھ کے ہر روز بارہ تیرہ کوس راہ طے کرتے ہین مزدوری اُنکی ٹھیکہ مین چار آنہ روز سے کم نہین ہوتی ہے

اور نوکری مین کھلے عام چار روپیہ ماہواری کا معمول ہے اور سفر مین علاوہ تنخواہ کے خوراک بھی ہوتی ہے دوسرا فرقہ پلہ داران
کا ہے کہ سر پر بوجھ اٹھا کر جابجا پہونچاتے ہین ٹھیکہ مین جیسا کچھ قرار پائے اور یومیہ اجرت انکی دو آنہ روز سے کم نہین ہوتی
اور حمال قوی گردن قریب کوس دو کوس جو بوجھ لیجاتے ہین تو ایک من سے دو من تک اور بعضے اڑھائی من تک سر پر رکھکر
لیجا سکتے ہین اور بہت دور مسافت پر ایک من سے زیادہ نہین اٹھاتے اور کہارون کی طرح پلہ دارون مین کوئی چودہری
نہین ہوتا فصل تیسوین بھربھوجون کے فن مین گلخن افروز یعنی بھڑبھوجے چنا اور جوار اور جوار اور باجرہ اور بھٹہ
اور مٹر وغیرہ بہت طرح کے غلہ بھونکر اپنی دکانون پر رکھتے ہین اور خریدارون کے ہاتھ بیچکر نفع اٹھاتے ہین گرمی کے موسم مین
گیہون اور جوار اور چاول بھونکر آٹا اسکا تیار کر رکھتے ہین اسکو ہندی مین ستو اور فارسی مین پست اور عربی مین سویق
کہتے ہین یہ غذا بہت سہل اور آسان ہے کہ پانی مین گھولکر اور شیرینی ڈالکر حلوے کی طرح کھا لیتے ہین لیکن اکثر اسکے کھانے
سے پیٹ مین کدو دانہ ہو جاتے ہین اور کل بھنے ہوے اناج سے کدو دانے پیدا ہوتے ہین اور گلخن افروز انواع طرح
کے غلہ کو اسطرح بھونتے ہین کہ پہلے جیسا کچھ اسکے [illegible] کا قاعدہ ہے ایک بھاڑ بنا کر تیار کرتے ہین بعد اسکے تین چار من
ریت اسکے اندر بچھا کر بھرتے ہین اور اسکے نیچے آگ روشن کرتے ہین یہانتک کہ ریگ سرخ ہو جائے اسوقت آگ موقوف
کرے اور بھاڑ کے منھ کو بند رکھے جب دانہ بریان کرنا چاہے تو مٹی کے ٹھیکرے مین دانون کو ڈالے اور بھاڑ مین سے سرخ ریگ بقدر
ضرورت کھونچہ سے کھینچکر جلد دانون پر ڈالے اور دانون کو کھونچون سے خوب پھرا دے اور چلنے مین ڈالکر پھر اسی بھاڑ کے مقابل
جو گڑھا ہے ریت اس مین جمع ہو جائیگا پس دوبارہ ان دانون پر ریت کے پڑے ہی سب دانے کھل جائینگے ریت کو چھانکر
ان کھلے ہوے دانون کو دکان مین اٹھا کر رکھ لے اور نفع یومیہ بھڑبھوجون کا چبینے کے بکنے پر موقوف ہے لیکن تخمیناً دو آنہ
سے کم اور تین آنہ روز سے زیادہ نفع نہین ملتا فقط فصل اکتیسوین مچھلی پکڑنے والون کے فن مین ماہی گیر یعنی دینھور
تالاب اور نہر اور ندیان اور بڑے بڑے قہرناک دریاؤن مین جال ڈالکر مچھلیان پکڑتے ہین اور خریدارون کے ہاتھ فروخت
کرتے ہین عمیق پانی مین کشتی پر سوار ہوکر جال ڈالتے ہین اور پایاب پانی مین خود مع جال کے اتر جاتے ہین اور چھوٹا جال
ہاتھ مین لیکر پانی مین اس کنارہ سے اس کنارہ تک لیجا کر اٹھاتے ہین مچھلیان اسمین آجاتی ہین انکو پکڑ لیتے ہین اور
مچھلی پکڑنے کے عوض مین کچھ محصول سرکار کو نہین دیتے اور سرکار بھی انسے کچھ طالب نہین ہوتی سمندر کے کنارے
کے دینھور گرمی کے موسم مین بڑی مچھلیان پکڑ کے پیٹ انکا چاک کرتے ہین اور خوب صاف کرکے نمک لگا کر دھوپ
مین خشک کر لیتے ہین اور دریا کے مسافرون کے ہاتھ بقیمت فروخت کرتے ہین اہل جہاز اسکو برغبت لے کر غذا
مین لاتے ہین خشک مچھلی متعفن ہوتی ہے لطیف طبع اور نازک مزاج آدمی اس کے کھانے پر ہرگز رغبت

نہین کرتے اگرچہ ماہی گیر صفت مچھلیان پکڑتے ہین اور انکو بیچکر قیمت حاصل کرتے ہین لیکن مفلس اور ذلیل و خوار رہتے ہر گز دولت اور فراغت کو نہین پہونچتے غرض کہ سب قسم کے صیاد خواہ دریائی جانورون کا شکار کرتے ہین یا خشکی کے جانورون کا ہمیشہ تنگ دست اور محتاج رہتے ہین کبھی دولت نہین پاتے اور منافع انکا مچھلیان بیچنے پر منحصر ہے فقط

فصل پینتیسوین بھٹیارون کے فن مین لفظ بھٹیارہ اصل مین بٹیارہ ہے بٹ مخفف ہے باٹ کا اور باٹ ہندی زبان مین راستہ کو کہتے ہین اور یارہ یار دوست کو کہتے ہین بٹیارہ جو راستہ چلنے والون کی خدمت کرتے ہین اس لیے اس نام سے مشہور ہین تواریخ مین لکھا ہے کہ بادشاہان تیموریہ کی سلطنت سے پہلے شیر شاہ ہندوستان کا بادشاہ تھا بادشاہ موصوف نے مسافرون کی راحت و آرام کے لیے اپنے ملک محروسہ کی ہر منزل مین سرائے اور مسافر خانہ بنایا اور لونڈیان اور غلام خرید کر مسافرون کی خدمت کے واسطے انکو مقرر کیا بھٹیارون کے حسب و نسب کا یہ حال تھا جو ہم نے بیان کیا اب جاننا چاہیے کہ مسافر جو تمام دن راستہ چلکر اور منزل کی گڑبڑیان جھیلکر سرائے مین آتا ہے بھٹیارے یا بھٹیاریان اسکو بلاتی ہین اور مکان اور پلنگ کا پتا بتا کر اپنی خدمتون کا حال اسکو سناتی ہین مسافر کو اختیار ہے جہان اپنے آرام کی جگہ دیکھتا ہے وہان اترتا ہے بھٹیارا یا بھٹیاری حاضر ہو کر پلنگ بچھاتی ہے اور گھڑا پانی کا بھر کر لاتی ہے اور گھوڑی ٹٹو کے واسطے دانہ گھاس لاکر کھانے کی قسم سے مسافر کے جو مرغوب طبع ہوتا ہے اپنے یا پڑوسیانہ مین پکاتی ہے اور حاضر کرتی ہے مسافر سیر ہو کر کھاتا ہے اور باتیمانہ بھٹیارہ کو پھیر دیتا ہے عام کرایہ پلنگ اور مکان کا ایک پیسا یا دو پیسے اس شہر کے چلن کے ہوتے ہین صبح کے وقت بھٹیارے کو پیسا دیکر مسافر اپنی راہ لیتا ہے اور بھٹیارون کا دستور ہے کہ مسافر کے آنے کے وقت بہت لطف و تپاک سے پیش آتے ہین اور جانے کے وقت نہایت غمزہ اور بد ماغیان کرتے ہین خاصکر امیرون کے ساتھ ہر چند معمولی محنت کے علاوہ انعام بیحساب دیتے ہین لیکن کبھی شکر گذار نہین ہوتے بلکہ اپنی خدمت کی تعریف اور اُن کے انعام کی توہین کر کے شکایت اور زبان درازی کرتے ہین یہ گروہ بہت نجس اور ناپاک اور غلیظ ہے اور برتن بھی انکے بالکل نجس ہوتے ہین اکثر اوقات کتا انکے گھڑون مین پانی پیتا ہے اور ہانڈیان اور دیگچیان چاٹتا ہے اور یہ مردود وہی پانی اور دیگچیان بیچارے مسافرون کے صرف مین لاتے ہین اور کھانا پکانے مین آٹا والی بھی گوشت وغیرہ جو کچھ مسافر پکواتا ہے اس مین سے چوراتے ہین اور سیر بھر آٹے مین سے آدھ پاؤ آٹا علانیہ نکال لیتے ہین مسافر اگر جوان اور ہوسناک ہوتا ہے تو رات کو اسکے لیے رنڈی لاتے ہین اور رنڈی کی خرچی مین سے چہارم حصہ اپنا حق المحنت لے لیتے ہین اور لڑائی بھٹیاریون کی قابل تماشے کے ہے جب کہ باہم کرا تمین لڑائی ٹھنتی ہے تو ہفتون اور مہینون اس کو قائم رکھتی ہین ہر روز

گھڑی دو گھڑی فرصت پاکر خبگ کرتی ہین اور انواع طرح کے فحش اور گالیان زبانپر لاتی ہین اور جب تھکر عاجز ہوتی
ہین دوسرے روز کے وعدہ پر لڑائی موقوف کر دیتی ہین اور باوصف اسقدر خیانت اور بدذاتی کے ایسی امانت دار ہوتی
ہین کہ مسافر مال و اسباب اُن کے سپرد کرکے اپنے کام کو چلے جاتے ہین جب وہان سے پھر کر آتے ہین تو اپنا سب اسباب صحیح و سالم
پاتے ہین امانت کی چیز مین ہرگز خیانت نہین کرتے لکھنو اور متھرا وغیرہ بعضے نامی شہرونمین بھٹیاریان بازاری لسبیون کیطرح
بہت زیب و زینت سے اپنے تئین آراستہ رکھتی ہین اور غمزہ اور دلفریبی اور ناز و نیاز سے مسافرون کا دل اڑاتی ہین جسوقت
مسافر اُنکے دام گیسو مین گرفتار ہوا بے اختیار سب مال و متاع اپنا اُنکی نذر کر دیتا ہی جب دیکھتی ہین کہ اس پاس اب کچھ نہین رہا
اور کیسہ خالی ہوگیا تو اُسکے ساتھ کج ادائیان کرکے نکال دیتی ہین اور پھر کسی اور کو اسطرح کمند فریب مین پھانستی ہین فقط

فصل تہتیسوین تیلیون کے فن مین آلہ تیلیون کا مشہور و معروف ہی جسکو ہندی مین کولھو اور فارسی مین چرخشت اور
عربی مین معصار کہتے ہین سرسون اور تل اور خشخاش اور ارنڈی اور السی وغیرہ کا تیل کھینچکر بقیمت فروخت کرتے ہین
ہر قسم کے اناج مین سے جو تیل نکلکر فضلہ باقی رہ جاتا ہے اُسکو ہندی مین کھلی اور فارسی مین کنجارہ اور عربی مین کسب کہتے
ہین تل اور سرسون کی کھلی کو گدی اور گھوسی مول لے کر گاے بھینسون کو کھلاتے ہین ایک روپیہ کی کھلی ڈیڑھ من یا
کچھ کم و زیادہ فروخت ہوتی ہے تل اور سرسون اور خشخاش کا تیل اکثر آدمی کھانے مین استعمال کرتے ہین علی الخصوص
روغن خشخاش بہت لطیف اور سفید اور پاکیزہ ہوتا ہے بو اُسمین نہین آتی اور گردہ اور دماغ کی قوت کے لیے بے مثل ہے
السی کا تیل رنگسازون کے صرف مین آتا ہے من بھر سرسون مین پندرہ سیر اور من بھر تلون مین سولہ سیر اور من بھر خشخاش
مین تیرہ سیر اور من بھر السی مین دس سیر اور من بھر ارنڈی مین اٹھارہ سیر تیل نکلتا ہے مسلمان تیلی ارنڈی کا تیل نکالنا
بہت عیب جانتے ہین ہرگز اُس کا تیل نہین کھینچتے ہین لیکن بعضے تیلی ہندو اُس کا تیل نکال لیتے ہین تیلی کھولو مین دس سیر
جنس ایک دفعہ ڈال دیتے ہین اس قدر جنس مین سے تین گھڑی مین بخوبی تمام تیل نکل آتا ہے صبح سے شام تک
چار دفعہ مین بھر جنس کا تیل کھینچتے ہین اور شام سے آدھی رات گئے تک بیس سیر جنس کا تیل نکال لیتے ہین دس
سیر السی کا تیل چھ گھڑی مین نکلتا ہے صبح سے شام تک دانے السی کے دو مرتبہ کولھو مین ڈالتے ہین اور قاعدہ
تیل نکالنے کا یہ ہے کہ جنس کو جھاڑکر اور آمیزش سے پاک کرکے دس سیر کولھو مین ڈالتے ہین اور پانی کا چھینٹا دیکر
درہم و برہم کر دیتے ہین دو گھڑی مین سب دانے دو دو ٹکڑے ہوجائین گے اسوقت چھٹانک بھر چونہ خشک لیکر
اُس مین ملائین اور جب تیل نکلنے کا وقت قریب آجائے اُسی جنس کا تیل اُس کے آدھے وزن کے موافق
اوپر سے ڈال دین تیل کے ڈالتے ہی روغن نکلنا شروع ہوجائے گا گھڑی بھر مین سب روغن نکل

آنے کا پس مشعل جلا کر دوسے آگ کی گرمی دینا چاہیے کہ جسقدر تیل بائی رہا ہے وہ بھی نکل آئے اُسوقت کھلی کو کوھو سے
باہر نکالکر اور دانے مسمن ڈالین اسیطرح تمام دن اور آدھی رات گئے تک روغن کھینچین ایک تیلی کو دو بیل کافی ہین صبح سے
دوپہر تک ایک سے کام لیا اور دوپہر سے شام تک دوسرے کو کوھو مین جوڑا اور نرخ تیل کا ہمیشہ یکسان نہین رہتا گران
ہوتا ہے تو ایک روپیہ مین چھ سیر سے کم نہین بکتا اور جب ارزان رہتا ہے تو نو سیر سے زیادہ نہین آتا **فصل چونتیسوین**
قبر کھودنے والون کے فن مین گورکن قبرستان کے مجاور ہوتے ہین ہمیشہ مُردون کے آنے کے منتظر رہتے
ہین جب کسی شخص کے مرنے کی خبر سنتے ہین جان تازہ اُن کے قالب مین آجاتی ہے فوراً اُٹھکر قبر کھودنے پر امادہ ہوتے
ہین سخت زمین مین قبر تیار کرتے ہین اور جہان ریتلی اور خراب مٹی نکلتی ہے وہان ہرگز قبر نہین کھودتے سخت زمین
مین دو آدمی گورکن پہر ڈیڑھ پہر مین قبر کھود سکتے ہین قبر دو طرح کی ہوتی ہے بغلی اور صندوقچی اِن دونون قسمون مین
سے جیسی قبر ہو بنواؤ اور چوڑاو اور گہراؤ اُس کا ایسا رکھنا چاہیے کہ لاش مردہ کی بفراغت تمام اُسمین آجائے جگہ
تنگ نرہے بعضے گورکن ناخدا ترس مُردون کا کفن چُرا لیتے ہین جن روزون موت کم ہوتی ہے گورکن بہت ملول اور
غمگین پھرتے ہین اِسلیے کہ رزق اُنکو کم ملتا ہے اور جب موت کی بہت کثرت ہوتی ہے تو نہایت خوش بشاش رہتے ہین
ایام تعطیل مین جسقدر قرض دام لیکر کھاتے ہین وبا کے دنونمین وہ سب ادا کر دیتے ہین اُجرت اُنکی کچھ مقرر نہین ہے
مُردہ کے وارثون کی ہمت اور استطاعت پر منحصر ہے فقط **فصل پینتیسوین رسی بٹون کے فن مین** رسن ساز یعنی رسی
بٹنے والے ناریل کی چھال اور سن اور مونج وغیرہ کی رسیان بناتے ہین سن کی رسی سے مونج کی رسی بہتر اور مضبوط ہوتی
ہے اور مونج کی رسی سے ناریلی کی رسی بہت پائدار ہوتی ہے بڑی بڑی رسیان یعنی جہازون کی لنگر باندھنے
مین اور چھوٹی بڑی کشتیون مین صرف ہوتی ہین بڑا جہاز یا بڑی کشتی کے دو تین رسون کا بوجھ ایک گاڑی مین آتا
ہے ایسی بڑی رسیون کو جر ثقیل یعنی چرخی اور محور کی قوت سے استعمال مین لاتے ہین اور قاعدہ اُنکے بنانے کا یہ ہے
کہ پہلے باریک تار بنائے پھر اُنکو باہمد گر بل دے کر موٹی موٹی رسیان بنائین اسطور پر کہ برابر اور ہموار زمین پر جسقدر
لمبی رسی رکھنا منظور ہو اُتنی ہی دور پر دو میخین گاڑین اور تارون کو اُن میخون پر تین جب سب تار جمع ہو جائین میخ
کے ایک جانب کے تارون کو اُٹھا کر چرخی کے سوراخ مین ڈالین اور دستہ چرخی کا ہاتھ مین لیکر پھرائین یہانتک کہ
آخر تک بل پہونچ جائے اور سب تار بل کھا کر ایک ہو جائین پس ان تارون کو اور دوسرے بل دیے ہوئے تارونمین
ملا کر بل دیوین گے بھینس کے چمڑے کے تسمے کاٹ کر اور باہم دگر پیچ و تاب دیکر رسیان بناتے ہین اِسکی بھی رسیان بہت
مضبوط اور پائدار ہوتی ہین **فصل چھتیسوین ساقنون کے فن مین** نامور اور بڑے شہرون مین بعضی فاحشہ عورتین

بھنگ کی دُکان کرتی ہین بھنگ تیار کرکے گھڑون مین بھرتی ہین اور چند قعبہ پُرتکلف دُکان پر آراستہ رکھتی ہین صبح وشام بلکہ ہر وقت اور ہر گھڑی اُنکی دُکانپر بھنگیڑون کا ہجوم رہتا ہے صاحب دکان یعنی ساقن کے ہاتھ سے ایک دو پیالے بھنگ کی اور تمباکو اور گانجہ اور چرس پیکر اُسکے عوض مین زرنقد اُسکو دیتے ہین اور بعضے بھنگڑ نشہ باز ساقنون کی دکان پر نغمات دلچسپ گاتے ہین اور ڈھول اور دائرہ اور ستار اور طنبورہ وغیرہ بجاکر عجیب وغریب نقلین اور حکایتین سُناتے ہین ساقن جسقدر حسین وجمیل اور حسن وجمال مین بیمثل ہوتی ہی اُسیقدر اُسکی دُکان پر ہجوم خریدارون کا زیادہ تر ہوتا ہی ساقن خاص ایک شخص کی تابعدار نہین ہوتی اکثر آزاد منش اور مطلق العنان ہوتی ہی جسکو اپنا دل چاہتا ہی سب کو اپنی آغوش مین بیٹھکر مزے اڑاتی ہی اور اس فعل مین دُکان کے علاوہ بہت نفع حاصل کرتی ہین فقط فصل سنتیسوین گلگڑ والون کے فن مین بڑی بڑی نامی شہرونمین بعض شخص راہ گیرون کو بازار مین حقہ پلاتے ہین اکثر آدمی شوقین حقہ کے دو تین دم کھینچکر اُسکے عوض مین گلگڑ والے کو ایک پیسا دیتے ہین اور گلگڑ والا حقہ ہاتھ مین لیے ہوی اور کوئلہ تمباکو کا تھیلا کندھے پر ڈالے ہوی شہر کے کوچہ وبازار مین اور عُرس اور میلے وغیرہ مین پھرتے ہین اور اس پیشہ سے وجہ معاش حاصل کرتے ہین بعضے گلگڑ والون کے حقون کی نے اسقدر دراز ہوتی ہی کہ جب زمین پر حقہ اپنا رکھدیتا ہی تو سر اُسکا گھوڑی کے سوار کے منہ تک پہونچتا ہی موسم بہار مین بہار تازہ گلگڑ والون کے حقونپر ہوتی ہے پھولون کے ہار پیچ در پیچ پیچون پر پڑی ہوتے ہین کہ خوشبو اُنکی حقہ کشون کے دماغ کو معطر کرتی ہے کم وبیش گلگڑ والے کو دو آنہ کا نفع ہوتا ہے فصل اڑتیسوین دھینون کے فن مین مذاف دُھنکی مار کر روئی دُھنتے ہین اور سیر بھر روئی کی مزدوری چار پیسے لیتے ہین اور روئی دُھنتے وقت دُھنکی مین سے عجیب وغریب رنگین آوازین نکلتی ہین کہتے ہین کہ حکیم فیثاغورس نے دُھنکی کی آواز سے بربط ایجاد کیا ہے لحاف اور توشک اور تکیہ اور قبا اور انگرکھا اور کمری اور پائجامہ وغیرہ مین روئی بھرنا دھینون کا کام ہے کمال اُستادی مذاف کی یہ ہے کہ دُھنی ہوئی روئی مین بنولہ باقی نہ رہے اور انگرکھا وغیرہ مین اسطرح روئی بچھائے کہ سب جگہ یکسان ہو پست وبلند نہ رہے لیکن جس جگہ روئی زیادہ چاہیے وہان زیادہ بچھائین اور جہان کم چاہیے وہان کم بچھائین اور ان کپڑون مین روئی بھرنے کی اجرت ایک آنہ سے چار آنہ تک ہے فقط فصل اُنتالیسوین مخنثون کے فن مین مخنثون مین بعضے مادرزاد خنثی ہوتے ہین اور بعض مرد مخنثون کے صحبت مین رہکر اُنکی صحبت کی تاثیر سے دائرہ مردی اور مردانگی سے گذر کر اُنھین کے قدمون پر قدم رکھتے ہین اور اُن مین شامل ہوکر آلۂ تناسل کے قطع ہونے کی تکلیف اپنے اوپر گوارا کر لیتے ہین تمام ہیجڑے عورتون کی طرح اپنے تئین آراستہ کرکے لونڈے بازون کی آغوش مین بیٹھتے ہین اور

اور کون سے فرج کی لذت حاصل کرتے ہین جس گھر مین لڑکا پیدا ہوتا ہے وہان جاکر ڈھول اور دف بجاکر گاتی ہین اور انعام پاتے ہین اکثر اتفاق پڑا ہے کہ شہسوار راہ طریقت کے اور گرم چلنے والے صحرائے حقیقت کے اپنے اسرار کے چھپانے کے لیے اس فرقہ مین پوشیدہ ہوکر خدمت اور مزدوری اس گروہ کی اختیار کرلیتے ہین اسلیے کہ انکے احوال سے کوئی شخص خبردار نہو فقط فصل چالیسوین شہدون کے فن مین دہلی اور لکھنؤ وغیرہ ہندوستان کی نامور شہرون مین ایک گروہ بیچارہ خانماں آوارہ ہے کہ انکو شہدے کے لقب سے ملقب کرتے ہین شہدہ زبان اردو مین زناکار اور بدکار کو کہتے ہین مؤلف ہذا کو دہلی اور لکھنؤ مین ان لوگونکی صحبت کا اکثر اتفاق پڑا ہے اور انکے حالات سے بہرہ آگاہی حاصل ہوا ہے اگرچہ شہدہ یعنی فاسق ان کا لقب رکھا ہے لیکن اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ زیادہ تر ان مین پائے جاتے ہین سچ بولنا اور اکل حلال کھانا اور توکل اور رضا اور تسلیم اور صبر اور حلم اور امانت اور سخاوت اور قناعت اور بیریائی کے ساتھ موصوف ہین جو شخص یہ اوصاف نہین رکھتا شہدے اسکو اپنی جماعت سے خارج کردیتے ہین تمام دن کی محنت و مشقت سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے شام کے وقت اپنے اہل و عیال کے صرف مین لاتے ہین جسقدر پس انداز ہوتا ہے وہ اسیوقت مفلسون اور محتاجون کو خیرات کردیتے ہین دوسرے دن کے لیے ایک حبہ نہین رکھتے اور اگر کوئی شخص انکو برا کہتا ہے اور گالیان دیتا ہے تو اسکے عوض اسکی دلجوئی کرتے ہین اور اچھا کہتے ہین اور حرف دروغ کبھی زبانپر نہین لاتے ہین اور مال حرام مین سے ایک لقمہ بھی نہین کھاتے جسقدر اپنی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتا ہے اسی پر قناعت کرتے ہین اور ایسے معتبر ہوتے ہین کہ امیر اور رئیس ہزارہا روپیہ کا مال و اسباب انکے حوالہ کردیتے ہین سر مو جسمین خیانت نہین کرتے اگر کسی رئیس کو منظور ہو کہ ایک روز مین سامان سلطنت کا تیار ہوجائے تو اس فرقہ کے سرگروہ کو یعنی مرشد کو بلواکر شے مطلوبہ کا پتا اور نشان بتلادے تھوڑی دیر مین سب سامان خیمہ اور فرش اور مسند اور انواع طرح کے کپڑے اور پوشاک قیمتی اور شیشہ آلات اور نقرہ برتن وغیرہ سب چیزین کرایہ پر اسکی معرفت مہیا ہوجائینگی سوداگر وغیرہ شہدون کے اعتبار پر بلا ضمانت صدہا روپیہ کا مال حوالے کردیتے ہین اور اپنی حاجت کو خداوند تعالی سے اسطرح طلب کرتے ہین جس طرح کوئی دوست دوسرے نیرنگ کسی مشفق یک رنگ سے کوئی شے طلب کرتا ہے اور یہ دلیل ہے انکے کمال صدق و محبت و اخلاص درگاہ کبریائی مین غرض کہ اوصاف اس گروہ حق اندیش کے زیادہ تر اس سے ہین کہ احاطہ تفصیل مین آسکین اور باوصف ایسے اخلاق پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ کے اپنے تئین محض ہیچکارہ اور ناچیز جانتے ہین اور خلق کی نگاہ مین ذلیل و خوار رہتے ہین اکثر شہدے افیون اور بھنگ اور چرس اور گانجہ پینے کے عادی ہوتے ہین

اور یہ امر اپنے نفس پر ظلم کرنا ہے کسی غیر کے نفس پر نہین ہے اور اس فرقہ کا معمول ہے کہ شادی اور غمی وغیرہ مین
جو خدمت کرتے ہین مزدوری واجبی سے ایک کوڑی زیادہ نہین لیتے فقط فصل اکتالیسوین نقالون کے فن
مین نقالون کو ہندی زبان مین بھانڈ کہتے ہین یہ لوگ مثل ڈومون کے چند نفر ہوتے ہین کہ شادی کی محفلون مین ستار
وغیرہ لیکر حاضر ہوتے ہین اور ستار بجا کر بہت دلچسپ راگ گاتے ہین قوالون اور ڈومون کی طرح راگ کا علم موسیقی
کے اصول سے محض خارج ہوتا ہے اور مقامات سے کمتر خبر رکھتے ہین لیکن عجیب وغریب نقلین بیان کر کے اہل مجلس کا دل خوش
کر دیتے ہین اور دلچسپ حرکتون سے مجلس کو ہنساتے ہین اور نقل کرنے مین کسی امیر وزیر کی کچھ پرواہ نہین کرتے اور جو
نقل کرنا انکا پیشہ ہے بزرگ انکی نقل کرنے سے پریشان اور منغص نہین ہوتے بلکہ معذور رکھتے ہین نقل کرنے مین اکثر
قول بیان کر کے کلمات فحش زبان پر لاتے ہین انعام انکا بانی مجلس کے حوصلہ اور ہمت پر موقوف ہے فقط فصل بیالیسوین
خاکروبون یعنی بھنگیون کے فن مین ہندوستان مین ایک فرقہ ہے کہ خاکروبی کا پیشہ رکھتے ہین یعنی پاخانہ
کی نجاست صاف کر کے شہر سے باہر ڈالتے ہین مذہب ان کا نہایت خراب اور مجہول ہے ہر ایک قوم کا کھانا
کھاتے ہین ٹوکری اور جھاڑو اور مٹی کا ٹھیکرا اور گائے کی پسلی کی ہڈیان یہ چیزین انکے آلات ہین ہڈی سے نجاست
جمع کر کے ٹھیکرے سے ٹوکری مین بھرتے ہین اور جھاڑو سے زمین کو صاف کرتے ہین بڑے شہرون کے ہر محلہ
مین ایک بھنگی ہوتا ہے اور خاکروب کو جب کوئی ضرورت پڑتی ہے تو جو محلہ اسکے متعلق ہے اسکے چند گھرون کو گھیر
زر نقد کسی دوسرے خاکروب کے پاس گرو رکھکر اپنی رفع ضرورت کر لیتا ہے جبتک وہ روپیہ ادا نہین کر لیتا اُن مکانون
کی خدمت اور تنخواہ اُس کی مرہن کے تعلق رہتی ہے اور تنخواہ بھنگیون کی صاحب مکان کی وسعت اور استطاعت
کے موافق آدھ آنہ سے چار آنہ تک مقرر ہوتی ہے بعضے گھرون سے دودھ دہی اور تھوڑا سالن ہر روز
ملتا ہے اور اکثر گھرون سے جمعہ کے روز مقرر ہے اگر صاحب خانہ جانور رکھتا ہے تو ہر روز اسکی لید وغیرہ کے
اُٹھانے کے عوض مین راتب مین سے ایک مٹھی دانہ خاکروب کو دیا جاتا ہے خاکروب سرکاری حکم سے مقرر مین
ہر روز جو واقعہ تازہ گھرون مین ہوتا ہے مثلاً کسی کے گھر مہمان آیا یا لڑکا پیدا ہوا اور شادی غمی وغیرہ کا
حال کوتوالی مین جا کر لکھواتے ہین اور جو نہین لکھواتے تو مجرم ٹھہرتے ہین فقط باب چوتھا ادنےٰ
فنون کے بیان مین جاننا چاہیے کہ فن ادنیٰ اور شیوہ خسیس وہ ہے کہ سب علماے مذہب اُس کو
بُرا اور معیوب جانین اور کسی مذہب مین وہ جائز نہ ہو اور کوئی عقلمند اُس کو پسند نہ کرے اور وہ چند فن ہین
اول چوری چور ہر جگہ ذلیل وخوار رہتا ہے دنیا و آخرت مین رستگار نہین ہوتا اور کوئی شخص چور کی ضمانت

ضمانت نہین کرتا دوسرے جو جواری ہفت اقلیم کی دولت کو ایک داؤ پر کھو بیٹھتا ہی اکثر اتفاق پڑا ہے کہ جواریون نے
روپیہ پیسا اور مال و اسباب اور باغ وغیرہ برباد کرکے انجام کار کو جورو بچون کو بھی جوے مین ہار دیا ہی تیسرے لونڈے
بازی اس فعل مین فاعل اور مفعول دونون برابر ہین پروردگار جل شانہ نے حضرت لوط علی نبینا و علیہ السلام کی قوم پر
اسی وجہ سے غضب نازل فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی مطلع العلوم کے نوین باب مین حضرت لوط کے ذکر مین ہم بیان
کر چکے ہین چوتھے قلتبانی کہ حقیقت مین من شیطانی ہے زمانۂ سیاحی مین بنارس سے یہ فقیر کشتی پر سوار ہوا اور قصد
کالپی جانے کا تھا اُس زمانہ مین قوم برہما سے سرکار کمپنی بہادر کی جنگ درپیش تھی اور کشتیان بیگار مین پکڑی جاتی تھین
جس روز کشتی میری مرزاپور کے کنارے پہونچی کوتوالی کے سپاہیون نے اُسکو بیگار مین پکڑ لیا غرض مجبوراً جبراً قہراً مین
اپنا اسباب لیکر کشتی پر سے اترا اور سرائے مین مقیم کر بہل کی تلاش مین نکلا ایک شخص نے مجھکو بتلایا کہ فلان شخص کی
بہل بہت عمدہ ہے اور بیل بھی بہت تیز و چالاک ہین یہ سُنکر مین اُسکے گھر کا نشان دریافت کرتا ہوا پہونچا دیکھا کہ ایک
بڑا دیوان خانہ ہے اور تخت پر فرش پاکیزہ اور قالین عمدہ بچھا ہوا ہے اور ایک شخص معقول صورت سُرخ سفید رنگ
ڈاڑھی سفید تسبیح ہاتھ مین مصلے پر بیٹھا ہوا وظیفہ پڑھ رہا ہے مین نے اُس خبیث کی صورت دیکھکر کمال ادب سے سلام
کیا اور فرش کے کونے پر باادب تمام بیٹھ گیا اور وہ مردود ویسے ہی اپنے ورد وظائف مین مشغول رہا ایک شخص
میرے پاس بیٹھا تھا مین نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگوار ہین اُس نے جواب دیا کہ یہ ایسے بزرگوار ہین کہ
جنھون نے اپنی دو بیٹیون کی خرچی مین اسقدر دولت اور حشمت حاصل کی ہے یہ سُنکر آتش غیرت میرے جسم مین بھڑک اٹھی
دل نے گوارا نہ کیا کہ اپنے حاجت اُس خبیث کے روبرو بیان کیجیے اُس ملعون پر لاحول پڑھکر فوراً وہان سے اُٹھ کھڑا
ہوا اسطرح کے شیطان خلق کے فریب دینے والے نامی شہر و نہین اکثر ہوتے ہین پانچوین زناکاری اس فرقہ کی برائیان
زیادہ تر اس سے ہین کہ شمار مین آسکین لیکن بعض اُنمین سے بیان کرتا ہون اول یہ کہ دُنیا دار المکافات ہی جو شخص
غیرون کے ننگ و ناموس کے ساتھ جیسا عمل کرتا ہے اور شخص بھی اُسکے ننگ و ناموس کے ساتھ ویسا ہی عمل کرتے
ہین خواہ جلد ہو یا دیر مین واقع ہو لیکن یہ ممکن نہین کہ دنیا مین کوئی کام عوض اور بدلے سے خالی ہو بیت گندم
از گندم بروید جو ز جو + از مکافات عمل غافل مشو + پس جو شخص اپنے ننگ و ناموس کا پاس و لحاظ رکھتا ہے اُس کو
چاہیے کہ غیرون کے ننگ و ناموس پر نظر بد نہ ڈالے اس لیے کہ ننگ و ناموس اور اولاد اُسکی غیرون کی شر سے محفوظ رہیگی
دوسرے یہ کہ زناکار کو دنیا اور آخرت کے عذاب کے مواخذہ سے ہرگز نجات نہ ملیگی تیسرے یہ کہ اس زمانہ شور و شر مین
جسطرح خاص و عام اس عیب کو ہنر جانتے ہین اگر بازاری فاحشہ عورتون کے ساتھ زنا کیا تو چند روز مین مرد غنی مفلس ہو جائیگا

اور امیر فقیر بن جائیگا چوتھے یہ کہ احتمال قوی ہے کہ اکثر مرض مہلک آتشک وغیرہ پیدا ہوتے ہین کہ انسان کبھی اُنسے جانبر نہین
ہوتا ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی کہ اکثر شخص شامت اعمال سی اس مرض مین مبتلا ہو کر انواع طرح کی تکلیف اور عذاب
اٹھا کر ملک عدم کو روانہ ہو گئے اور بالفرض اگر دوائے کامل بہم پہونچی اور صحت کے آثار نمودار ہوے یہ ممکن نہین کہ خلل
اسکا بالکلیہ جسم وجان سے دور ہو جائے بلکہ اثر اس مرض بد کا نسل مین باقی رہتا ہی پانچوین یہ کہ برکت اور فراغت
زناکار کے گھر مین نہین ہوتی اسوجہ سے کہ اس بدمعاش اور خانہ خراب فرقہ کا دستور ہے کہ تمسک قرض کو اور ہبہ نامہ
اور بیعنامہ اور رسیدین اور مہرین جعلی بناتے ہین اور انجام کار بھید اُنکا جب کھل جاتا ہے تو قید اور جیل خانہ کی مصیبت
مین گرفتار ہو کر نہایت سختی اور پریشانی سے زندگی بسر کرتے ہین ساتوین قلب ساز کہ سونے اور چاندی مین میل
کر کے اپنی حکمت عملی سے اُسپر سکہ لگاتے ہین یعنے جعلی روپیہ بناتے ہین اور آخر کار جب کہ احوال ظاہر ہو جاتا ہے حاکم کے
سامنے گرفتار ہو کر جاتے ہین اور بہت سختی اور عذاب مین مبتلا ہوتے ہین آٹھوین قزاق کہ مسافرون کی راہ بند
کرتے ہین اور مال واسباب راہ گیرون کا لوٹتے ہین اور آخر الامر ایک روز پنجۂ حاکم مین گرفتار ہو کر پچھلے اعمال کا نتیجہ
ایک دفعہ پاتے ہین نوین ٹھگ اور وہ ایک فرقہ ہے کہ انواع طرح کے مکر وحیلہ سے لباس خوشامد پہنکر مسافرون کے
کے نزدیک معتبر ہو جاتے ہین اور انجام کار زہر یا کمند سے سب کو مار کر لباس اور اسباب اُسکا لوٹ لیتے ہین دسوین
زنان محتالہ یعنے کٹنیان کہ انواع مکر وحیلہ اور فن وفریب سی شریف اور بھلے آدمیون کے گھر مین آمد ورفت پیدا
کر کے اُنکے شیشۂ ننگ وناموس کو سنگ رسوائی پر توڑتی ہین ای سعادتمندان ازلی اور برگزیدگان لم یزلی براے
خدا ان شیوون سی پرہیز کرو اس لیے کہ ان شیوون سی کوئی پیشہ اور شیوہ ذلیل تر نہین ہی ظاہر مین بھنگی چمارون کا پیشہ
برا معلوم ہوتا ہے لیکن اُنکی نگاہون مین بھی اس پیشہ کے لوگ بہت ذلیل وخوار ہین بھنگی چمار بھی اس پیشہ والون کی
کبھی تعریف نہین کرتے مذہب وملت کے سب عالم ان افعال اور اعمال کی برائیون پر اتفاق رکھتے ہین عند اللہ اپنے تئین
ان کریہ شیوون سے باز رکھو اور جو شخص ایسی فعل بد کرتے ہون اُن سے آمیزش نہ کرو فقط واللہ ولی التوفیق

خاتمہ عذر تقصیر اور تاریخ کتاب کے بیان مین

شکر خدا کا اور احسان اُسکا کہ اس نگارین نامۂ عقل وفرہنگ رشک کارنامۂ مانی ارژنگ نے بہترین وقت اور خوشترین
زمانہ مین کہ مثل ابر کے سعادت ونیکبختی آسمان سے برستی تھی اور آواز مژدۂ غیبی کی گوش جانمین پہونچتی تھی حسن اہتمام
اور زیور اختتام سے آرایش پائی جو خوش نصیب والا نظر اس مجموعۂ علم وہنر کو ایک دفعہ اول سے آخر تک دیکھیگا ہر علم وفن

فن کے دقایق سے کم و بیش آگاہ ہو جائیگا اور غرض اس کتاب کی تالیف سے یہ ہے کہ آجکل جو بمقتضاے وقت غربت فرصت اہل دنیا پر تنگ ہو گیا ہے اور خلق کو اسقدر فراخی اور استطاعت نہین ہے کہ مدت دراز تک تحصیل علم مین مصروف ہو کر سرمایۂ کمال حاصل کرین اسلیے اس دفتر عقل و دانش کو شیرازہ تالیف مین کھینچا مین نے کہ طالب اور شایق چند روز مین علم و ہنر حاصل کرین اور استعداد بہم پہونچا کر کار معیشت مین مصروف رہین اور بنا اس کتاب کی ایسی ترتیب پر قائم ہوئی ہے کہ الف بے پڑھنے والا بھی اگر اسکو شروع کریگا تو جسقدر استعداد اسکی بڑھتی جائی گی اسیقدر علم و ہنر سے بہرہ مند ہوگا اب بزرگان عالی فطرت اور عالی فکران بلند ہمت کی خدمت مین یہ التماس ہے کہ سہو و نسیان انسان ضعیف البنیان کی سرشت مین خمیر ہے اگر کسی جگہ اس رسالہ مین سہو و خطا ملاحظہ فرمائین تو بمقتضاے کثرت لطف و عنایت زبان طعن دراز نہ کرین بلکہ اصلاح فرما کر بار احسان جان ناتوان پر رکھین فقط

تاریخ تالیف اس کتاب کی مؤلف کتاب ہذا کی تصنیف سے

تمالیف این نامۂ دلپذیر — کہ چون دریکتا ندارد و نظیر — زدم غوطہ در بحر عمان علم — بر آوردم این گوہر از کان علم
بسے خون دل روز و شب خوردہ ام — بسے رنج بر نفس خود بردہ ام — ہمہ روز شغلم درین کار بود — خداوند عالم مددگار بود
ہمہ مرغ ماہی بآرام و خواب — ولے من ہمہ شب بشغل کتاب — بیک سال کین رنج برداشتم — چنین گنج گوہر بیرداختم
مؤلف نامہ بعالم مدام — ولیکن بماند درین نامہ نام — چو سہو ست خاصیت ہر بشر — اگر سہو بینند اہل نظر
نباید کہ تیغ زبان بر کشند — باصلاح آن بار منت نہند — بافضال آن ایزد بی ہمال — کہ ملکش منزہ نہ بیم زوال
چو شد ختم این نامۂ درفشان — کہ مثلش ندیدست چشم جہان — دلم خواست تاریخ سازد رقم — در آمد ز الہام حق در دلم
قلم کن سر دہم را در ضمیر — بخوان سال او نامۂ بے نظیر ۱۲۶۲

خاتمہ مترجم کتاب ہذا در بیان عذر تقصیرات

بعد حمد کردگار و نعت سید ابرار و منقبت ائمہ اطہار احقر العباد زین العابدین خان ساکن مراد آباد ناظرین عالی نژاد اور شایقین والا نہاد کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ یہ کتاب لاجواب یادگار زمانہ ہی مطبوع طبع ہر یگانہ و بیگانہ ہی سیاہی حرف کی غیرت سواد چشم حور ہے اور بین السطور بلا تشبیہ دریاے نور ہے واہ واہ عجب نسخۂ کیمیا ہی کہ شعلۂ مرض غم اسکے دیکھنے سے کافور ہوتا ہے واقعی منشی واجد علیخان صاحب نے بڑا کار نمایان کیا ہی کہ دریاے علم و ہنر کو کوزہ مین بھرا ہے ہے

ہمچو ان روزگار اگرچہ اسکے ایک فقرے کے سمجھنے کی لیاقت نہین رکھتا لیکن حسب الارشاد فیض بنیاد جناب منشی صاحب سرد فتر نشان جہان رونق بزم نکتہ سنجان عالی ہمم والا حشم آب تاب گوہر فصاحت زیبایش جوہر بلاغت صاحب علم وشعور ممشی نول کشور صاحب بہادر دام اقبالہ اس خاکسار سراپا انکسار نے بکمال علالت و شدت تپ واسہال سال بھر کے عرصہ مین بصحت تمام ترجمہ اسکا انجام کو پہونچایا اب ناظرین عالی طبع سے یالتماس ہے کہ اگر بحالت شدت امراض شاید کسی جگہ ترجمہ مین اس حقیر سے غلطی واقع ہوئی ہو تو اُس مقام پر اصلاح فرما کر خاکسار کو مرہون منت فرمائین اور حرف طعن زبان پر نہ لائین واللہ علی کل شی قدیر فقط

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

مطالعہ کتب سے زیادہ کوئی عمدہ اور عظمی نعمت اہل نظر واہل دل اور ارباب خرد کے نزدیک نہین ہے لیکن افسوس ہے کہ مطالعہ کتب کے واسطے فرصت نہین ملتی ہزارون لاکھون کتابین ایک سے ایک بڑھکر مفید دنیا وعقبیٰ موجود ہین مگر انکے دیکھنے کے لیے فرصت درکار ہے اگرچہ کتب بینی کا مذاق ہمیشہ اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ دونون جہان کی فکر سے درگذر اور ایک گوشۂ عافیت مین بیٹھکر مطالعہ کتب کرلیکن یہ کیونکر ہو سکتا ہے انسان تو اسیواسطے پیدا ہوا ہے کہ دنیا مین رہکر قلیل وکثیر سبھی طرف مصروف اور متوجہ رہے سب سے زیادہ مقدم انسان کو معاش ہے اگر اس طرف سے فارغ البالی اور آسودگی اور مرفہ الحالی حاصل ہے تو وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے مگر بے فکری سے کوئی بسر نہین کرسکتا ہر ایک کی جان کے پیچھے سو سو آفتین لگی ہوئی ہین جسکو اہل تجربہ ہی خوب جانتے ہین کوئی کسی جھگڑے مین مبتلا ہے کسی کو کچھ سودا ہے اسواسطے حسرت ہے کہ انسان ایسی نعمت سے جسکا نام مطالعہ کتب ہے اکثر محروم رہتا ہے جو حضرات مدت العمر مطالعہ کتب مین صرف کرتے ہین اُنکو بھی اخیر پر یعنی دم واپسین حسرت لیجاتے دیکھا ہے چہ جائیکہ جو حضرات ہمیشہ اس سے محروم رہتے ہین اُنکے پچتاوے اور حسرت اور مایوسی کی کچھ انتہا ہی نہین بارہا دیکھا ہے کہ ہزار ہا جاہل جو حرف آشنا تک نہین ہین وہ جسوقت عالمون کو مطالعہ کتب مین مستغرق ومنہمک دیکھتے ہین تو اپنی چھوٹی قسمت پر پھوٹ پھوٹ روتے ہین اور اس غم مین اپنی جان کھوتے ہین کہ ہاے ہم نے علم کیون نہ پڑھا مگر اُسوقت بجز افسوس کے اور کیا حاصل ہوتا ہے اسیطرح ہزارہا حرف شناس بڑے علوم وفنون کی کتابون کے پڑھنے پر نہ قادر ہونے پر حسرت لیجاتے ہین اور پچتاتے ہین کہ کاش ہماری قسمت مین بھی یہ دولت ہوتی تو کیا اچھی بات تھی مگر بے وقت کی حسرت سے بجز ندامت اور کیا حاصل ہوتا ہے یا الٰہی تو ہم کو دولت علم سے فقیر نہ کر گنجینہ علوم سے ہمارے سینون کو مالا مال رکھ اور

خسرالدنیا والآخرہ سے بچا کیونکہ جو شخص علم سے محروم رہا اوسکی زندگی ہزار مرگ سے بدتر ہے البتہ بہ نحوای
العلم ما نفع علم وہی بہتر ہے جو نفع دے اور اوسکے عمل کی توفیق عطا ہو ورنہ ہزارون آدمی ایسے بھی ہین کہ
علم سیکھا اور بھول گئے معاذ اللہ ایسے لوگ سوادالوجہ فی الدارین کے مصداق ہین انسان کو چاہیے کہ
کیسا ہی قلیل الفرصت ہو مگر اس ضیق فرصتی مین بھی مطالعۂ کتب کو نہ چھوڑے جو ضروری اور دین و دنیا کی مفید
اور کارآمد کتابین ہین اونکو ضرور دیکھا کرے چونکہ ہر شخص کو اسقدر مقدور نہین کہ وہ تمام کتابون کا ذخیرہ اپنے
پاس جمع کرسکے اسواسطے عدیم الفرصت یا غریب آدمی کے واسطے اس سے بہتر کوئی بات نہین کہ وہ ایک
ایسی کتاب کو دیکھا کرے جیسے مطلع العلوم و مجمع الفنون ہے کیونکہ یہ کتاب تمام علوم و فنون پر حاوی اور
جامع ہے اگر اس کتاب کو مجمع بحار علوم و فنون کہیے تو بجا ہے سبحان اللہ عجب نایاب کتاب ہے کہ معاش اور
معاد دونون کے لیے ازبس ضروری ہے علم فقہ اور حدیث اور تفسیر اور منطق اور حکمت اور معانی اور آداب
اور اخلاق اور عروض اور تواریخ و جغرافیہ و قصص و حکایات لطائف و ظرائف تذکرۂ معاشرت وغیرہ غرض
کہ جسقدر سلف سے آجتک علوم و فنون جاری رہے ہین اون سب کا بیان ضروری کمال اعجاز و اختصار کے
ساتھ اس کتاب مین موجود ہے اسمین شبہہ نہین کہ اگر انسان اس کتاب کو اپنے پاس رکھے تو بجای ہزارون
کتب کے صرف اسی کتاب سے استفادہ حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ صدہا کتابون کا لب لباب اور انتخاب
اس کتاب مین موجود ہے ازانجاکہ یہ کتاب فارسی زبان مین تالیف و تصنیف ہوکر چھپی تھی اسواسطے ہزارون
لاکھون آدمی ہندوستان کے جیسا کہ چاہیے اس سے فائدہ نہین اٹھاسکتے تھے کیونکہ کسادبازاری علوم
متداولہ و متدارسہ فی زمانہ جیسی کچھ کہ ہے ظاہر ہے اور ہر فرد بشر اس سے بخوبی ماہر ہے اور یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ
جو شخص جس علم سے واقف نہین ہوتا ہے وہ اس سے کسی طرح کا فائدہ نہین حاصل کرسکتا اور زیادہ تر
اسکا سبب جہالت و نادانی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ سالہا سال سے مکاتب اور مدارس فارسی کے رفتہ رفتہ
اسطرح بلاد و امصار ہندوستان سے یکقلم مفقود ہوگئے اور ایسے کمی مین آگئے کہ دفعۃً نیست و نابود ہوگئے
حتی کہ تحصیل عربی و فارسی برائے نام رہ گئی علی الخصوص فارسی کی تحصیل تو ایسی جاتی رہی کہ نہ تو کسیکو اسکے
حاصل کرنیکا شوق رہا اور نہ اسکا کسی جگہ چرچا باقی رہا اور طبیعتونکا رجحان بھی اسقدر کمی پر آیا کہ اشخاص
فارسی دان بھی نام ہی نام کو باقی رہ گئے ہان بعض بعض حضرات بابرکات معمر اور سالخوردہ لوگ جو متعدد
اور معدودے باقی رہ گئے وہ فیصدی دو ایک نظر آتے تھے وہ بھی بفحوای الشاذ کالنادر والنادر

کالمعدوم کہلاتے تھے انکا ہونا نہونا برابر ہے بفضلہ تعالیٰ زمانۂ سابق مین جسطرح اہل کمال کی کثرت ہوتی تھی اسی طرح چیزے فی زمانتا ان حضرات کی بیحد قلت ہوگئی حتی کہ کوئی مضمون فارسی کسی جگہ کا کوئی اردو آجاتا ہے تو اسکے مطلب معنی سمجھنے مین بہت بڑی دقت ہوجاتی ہے طالب معنی ہر جگہ اسکے حل کرنیکے لیئے مارا مارا پھرتا ہے اور وہ عقدہ لاینحل کسی سے حل نہین ہوتا ہے اللہ اکبر کسقدر تاسف اور حسرت کا مقام ہوتا ہے کہ یا تو یہ ہندوستان انواع علوم اور اقسام اقسام فنون اور طرح طرح کے کمالات اور ہنر کا ہادی بلکہ معدن و مخزن تھا یا وہی ہندوستان اب ہے کہ جسمین اہل کمال عنقا کا حکم رکھتے ہین ہان فی زمانتا شاہنشاہ وقت کا علم یعنی علم انگریزی جس کسی نے محنت اور مشقت کرکے حاصل کرلیا ہے وہ تو البتہ خاطر خواہ فارغ البال اور کیفیت سے درست پایا جاتا ہے لیکن عربی فارسی خوان جو فی صدی دو ایک نظر بھی آتے ہین تو اُن بیچارون کی مٹی آج کل خراب ہو رہی ہے جب ہندوستان مین فارسی عبارت کے سمجھنے سے عام لوگون کو مجبوری ہوئی تو بغرض فائدہ رسانی عام فیاض زمان مقبول دوران صاحب دانش و بینش زیب افزای مسند ریاست رینت دہ سریر عزت و اقبال ذی المجد والجلال شہیرۂ امصار و دیار ذوی المناصب والاقتدار مشہور و معروف ترویک و دور عالی مناقب رفیع القدر والشان مستغنی الاوصاف ملک التجار جناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای مالک مطبع اودھ اخبار نے جن کی دریا دلی اور اولوالعزمی سے ہزارہا کتب مبسوط ترجمہ اور تالیف ہوکر طبع ہومین جاہا کہ اس دریای فیض و افاضت سے عام لوگون کو بھی محروم نہ رکھا جاے چنانچہ حسب ایماے ممدوح جامع کمالات صوری و معنوی عالم علوم عقلی و نقلی ادیب لبیب جربیل واقف رموز خفی و جلی مصدر تجلیات لم یزلی مخزن والاشان حضرت مولنا زین العابدین خان مرحوم و مغفور داغرقہ اللہ فی بحار افضالہ و اسکنہ بحبوحۃ الجنان مولف کتاب تحفہ حنفیہ وغیرہ رئیس مراد آباد نے عرصہ ایک سال مین اس مبسوط کتاب کے دونون دفترون کا ترجمہ اردو زبان مین فرمایا جسکو ہر شخص کی زبان پر کلمہ مرحبا اور جزاک اللہ ہے کیونکہ مترجم صاحب ممدوح نے نہایت سلیس اردوے عام فہم ترجمہ کیا ہے سچ تو یہ ہے کہ بہت بڑی لیاقت کا کام کیا ہے اسجگہ اس ترجمہ کی تعریف جسقدر کی جاے وہ کم اور مختصر ہے خوبی اسکے دیکھنے پر الحق موقوف و منحصر ہے الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب فیض انتساب نادر الوجود و نایاب مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع شہر کانپور حرسہا اللہ من الفتور و صانہا اللہ عن شر الدہور مین بسربرستی امیر باذل و

سخی دریا دل مہر سپہر بختیاری ماہ سماے کامگاری ذی الجود والخزائن ممدوح ومفتخر روزگار معلی القاب عالی جناب راے بہادر منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ واعز اجلالہ باہتمام منصرم کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع بتصحیح وتنقیح ذی الجد والمجاہد مولنا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی سلمہ الہادی بآئین شایستہ بقوانین بایستہ بماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء پانچوین مرتبہ حلیۂ طبع سے آراستہ اور زیور انطباع سے پیراستہ ہوکر مقبول خاص وعام ہوئی والحمد للہ علی ذلک ٭٭٭٭٭٭٭٭

تاریخیات طبع کتابہذا

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان صاحب عاقل ایجنٹ مطبع

این مطلع العلوم کتابیست بی نظیر
واساختہ عجیب مؤلف در فنون
عاقل رقم نمود چہ خوش بہر یاض دل
تاریخ سالِ ہجریِ او مظہر فنون

از اسوۂ سخنوران ہمپایہ سحبان مولنا محمد حامد علیخان صاحب مصحح مطبع

بوکیجئے وصف بالیقین زیبا ہے
احوال فنون کا اسمین سب لکھا ہے
حامد تاریخ سال ہجری مین یہی
تم لکھو یہ مظہر علوم اچھا ہے

اشتہار

ارباب خرد پروران دیار و امصار اور اصحاب نکتہ سنجان باوقار کو واضح ہو کہ یہ کتاب فیض انتساب جو بسبب اپنی جامعیت علوم و فنون اور ہر دل عزیز ہونے کے شہرۂ آفاق ہے بزبان فارسی بھی مطبع اودھ اخبار مین طبع ہوئی ہے اور ہدیۂ ناظرین باتمکین کے لیے موجود ہے

اعلان

چونکہ اس کتاب لاجواب کا ترجمہ بزبان اُردو سلیس و بامحاورہ واسطے فائدہ خاص و عام کے بصرف کثیر مطبع ہوا ہے لہذا بدون اجازت مالک مطبع اودھ اخبار کوئی صاحب اسکے طبع کرنے کا ارادہ نفرمائین عوض نفع نقصان نہ اُٹھائین ورنہ مواخذہ دار سرکار ہونگے